جدید دستورِ علاج

یا

فیملی ڈاکٹر

اِس کتاب میں سر سے لے کر پاؤں تک تمام اعضا کی ساخت۔ افعال۔ ہر عضو میں لاحق ہونے والے امراض کی علامات، اسباب تشخیص اور یونانی و ڈاکٹری علاج یکجا درج کر دیا گیا ہے۔ جدید معلومات اور علاج بالتلقیح پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ مختلف اعضا کی تصاویر وضاحتِ مطالب کے لئے کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔

مؤلفہ

شمس الاطبا حکیم غلام نبی ایم۔ اے (گولڈ میڈلسٹ)

پرنسپل پاک جامعہ طبیہ لاہور

ناشران

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

ناشران ——— ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

طابع ——— ملک محمد عارف

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

تعداد طبع ——— ۱۰۰۰

هو العلی

کتابیات

جدید دستورِ علاج کی ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے :-

۱- **قانونِ طب** - یہ شیخ الرئیس بوعلی سینا (۳۷۰ھ ۹۸۰ء تا ۴۲۸ھ ۱۰۳۷ء) کی تصنیف ہے جو اپنی گوناگوں خوبیوں کی بنا پر تمام دنیا میں انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ یورپ میں پندرھویں صدی مسیحی تک یہ داخلِ نصاب تھی۔ چنانچہ ۱۵۶۴ء تک صرف لاطینی زبان میں اس کے تئیس ایڈیشن شائع ہوئے اس کتاب کی ترتیب میں قانون کی مندرجہ ذیل شروح سے بھی اخذ مطالب میں مدد لی گئی ہے۔

ا- **شرحِ قرشی** - یہ علامہ علاؤالدین علی بن حازم المکی القرشی (وفات ۶۸۷ھ) کی مکمل شرح ہے۔ اس میں قرشی نے شیخ پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں۔ اس شرح میں سے حصہ "حمیات" شائع ہو چکا ہے۔

ب- **شرحِ جیلانی** - یہ شرح حکیم علی جیلانی کی تصنیف ہے یہ قانون کی مکمل اور بہترین شرح تسلیم کی جاتی ہے۔

ج- **شرحِ آملی** - یہ شرح علامہ قطب الدین شیرازی کے تلمیذ خاص فاضل آملی کی لکھی ہوئی ہے شرح جیلانی اور شرح آملی ہر دو کے مجموعے کا نام جامع الشرحین ہے۔

د- **شرحِ حکیم شریف خاں** - یہ شرح مسیح الملک حکیم اجمل خاں رحمۃ اللہ علیہ کے جدِ امجد کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ شرح فارسی میں ہے۔

۲- موجز القانون از علامہ قرشی

۳- نفیسی از مولانا نفیس بن عوض کرمانی

۴- سدیدی از سدید الدین گازرونی

۵- اقسرائی از جمال الدین اقسرائی

۶- حاوی کبیر از محمد زکریا رازی

۷- شرح اسباب از ملا نفیس بن عوض کرمانی

۸- کامل الصناعۃ از علی بن عباس مجوسی

۹- ذخیرہ خوارزم شاہی از سید اسماعیل جرجانی

۱۰- خلاصۃ العلاج از حکیم میر عوض علی

۱۱- رموزِ اعظم از حکیم اعظم خاں ناظم جہاں

۱۲- اکسیرِ اعظم از حکیم اعظم خاں ناظم جہاں

۱۳- نیرِ اعظم از حکیم اعظم خاں ناظم جہاں

۱۴- کفایۂ منصوری از حکیم منصور بن محمد

۱۵- خلاصۃ الحکمت از نواب میر حسن علی خاں علوی

۱۶- مفرح القلوب از حکیم محمد اکبر ارزانی

۱۷- طبِ اکبر از حکیم محمد اکبر ارزانی

۱۸- شفائیہ از مرزا عبد الکریم

۱۹- پزشکی نامہ

۲۰- علاج الامراض فارسی از حکیم شریف خاں رح

(ورق اُلٹیے)

21. The Practice of Medicine by RICHARDSON

22. Clinical Approach to Fevers by
McSWCENAY M.D.

23. Antibiotics by F.C.O. VALENTINE

24. Progress in Clinical Medicine by RAYMOND

25. Vitamins by Leslie J. HARRIS

26. Short Practice of Midwifery by JELLET

27. A Handbook of Midwifery by BERKELEY

28. A Text book of Midwifery by JOHNSTONE

29. Practical cure by SARMA.

30. Encyclopaeadia of Health in 4 Vol by
MACFODDEN

31. Progress in Allergy by KALLOS

32. A Short History of ophthalmology by
A. SORSHY

33. Medicine in its Human Setting by
CLARK-KENNEDY

اُن اطبائے نامدار کے نام

جو

مشرق و مغرب کے بے معنی فرق و امتیاز

سے بالاتر ہو کر

مریض دنیا کی خدمت ہی کو اپنا مقصدِ حیات

سمجھتے ہیں

حمیات کا دستور العلاج

حضرت اجمل اعظمؒ فرماتے ہیں:-

۱- حمیات میں ہر روز بحران کی رعایت از بس ضروری ہے۔ اس روز ہرگز مسہل نہ دیں۔

۲- صفراوی مزاج شخص جب ترش شربت پیتا ہے تو وہ اکثر مستحیل الی الصفراء ہو جاتا ہے۔ مگر شربت نیلوفر اس سے مستثنیٰ ہے۔ شربت میں زیادہ پانی ڈالنا مانع استحالہ ہے۔

۳- روغن بادام کے سوا جملہ روغنیات حمیات میں ازدیاد عفونت کا موجب ہوتے ہیں۔

۴- روز نوبت میں خلوئے معدہ مفید ہے۔ اس روز سکنجبین سے قے کرانا بھی مفید ہے مگر مسہل مضر ہے۔

۵- ہلیلہ جات کا استعمال حمیات میں ضرر رساں ہے اور حتی الوسع انہیں نہیں دینا چاہیئے۔

۶- اگر خلط معدے میں ہوں تو قے کرائیں۔ اگر امعاء میں ہوں تو جلاب دیں۔

۷- ابتدائے نوبت میں سونا ممنوع ہے بخصوصاً جب سردی لگ رہی ہو اور رونگٹے کھڑے ہوں۔ اسی طرح اگر احشاء میں ورم ہو تو بھی ابتدائے نوبت میں سونا منع ہے البتہ انحطاط میں مفید ہے۔

۸- شدید الحرارت بخار میں سرد پانی پینا مفید ہے۔ بشرطیکہ احشاء ضعیف نہ ہوں اور خلط غلیظ وخام نہ ہو۔

۹- ورم احشاء کی صورت میں سکنجبین نہ پلائیں۔

۱۰- اگر تپ کے ساتھ قولنج بھی ہو۔ تو جب تک حقنہ کے ساتھ سدّہ نہ کھول لیں۔ ماء الشعیر نہ دیں۔

۱۱- حمی تپ میں تبرید و ترطیب کریں۔

۱۲- ترنجبین حصبہ میں بہت مضر ہے۔

۱۳- کبھی بحران کا دن یوم راحت ہوتا ہے پس اس صورت میں اگر یوم بحران (مثلاً ہفتم) قوی نہ ہو تو مسہل دے سکتے ہیں۔ اور اس طرح نوبت کو مسہل سے بچا سکتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وقت نوبت سے پہلے ہی مسہل کو ختم کر دیں۔

۱۴- بہتر یہ ہے کہ مسہل ایک ہفتہ گزرنے پر دیا جائے۔ شدید صورت میں پہلے بھی دیا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کے لئے رسالہ بخار، تشخیص و تجویز، مسیح الملک مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے دیکھیں۔

پیش لفظ

پاکستان میل فراٹے بھرتی ہوئی منزلِ مقصود کو قریب سے قریب تر لا رہی تھی اور مسافر اِس سہانے خیال میں مست کہ وہ ابھی منزلِ مقصود پر پہنچ جاتے ہیں خیالوں کی دنیا آباد کر رہے تھے چنانچہ گاڑی کے پہیوں کا لائنوں سے ٹکراؤ خوبصورت لوری بن کر ہر کس و ناکس کو دعوتِ غنودگی کر رہا تھا۔ ہر شخص اونگھتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اور یہ منظر کچھ ایسا مضحکہ خیز تھا کہ ایک منچلا نوجوان اس جمود کو برداشت نہ کر سکا۔ چنانچہ اس نے ڈبہ کی فضا سے غنودگی کے پردوں کو چاک کرنے کے لئے اپنے قریب ہی بیٹھے ہوئے خوش پوش مسافر کے ساتھ بحث کا دروازہ کھول دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بحث نہایت گرما گرم صورت اختیار کر گئی۔ جس نے سبھی مسافروں کو چونکا دیا۔ اور وہ پوری توجہ سے اس میں دلچسپی لینے لگے۔ مسئلہ زیرِ بحث یہ تھا کہ مختلف طرق شفا بخشی میں سے حکومت پاکستان کس طریقہ کو اپنائے آیا ڈاکٹری ملک کے لئے نافع ہے یا طبِ اسلامی؟ نوجوان جو خیر سے ڈاکٹر تھے۔ اس چیز پر مصر تھے کہ ڈاکٹری ہی دنیا کے امراض و علل کے لئے سرچشمۂ شفا ہے اور پاکستان اسی کو اپنا کر مہذب اقوامِ عالم میں بیٹھ سکتا ہے۔ ہمارے خوش پوش بھائی طبِ اسلامی کے فیوض و برکات میں رطب اللسان تھے۔ اور بعد میں معلوم ہوا کہ جناب ملتان میں ایک کامیاب مطب کے مالک ہیں۔ بحث طویل سے طویل تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اور ڈسٹریپٹومائی سین۔ آریومائی سین پینی سلین وغیرہ کے حدود ماء الجبن۔ لبوب کبیر اور معجون خلک سیبر کی حدود سے گڈمڈ ہوتے چلے جا رہے تھے اور چونکہ اب بحث خالص علمی رنگ اختیار کرتی جا رہی تھی جس میں عوام کے لئے کوئی وجہ جاذبیت نہ تھی اس لئے فضا پر جمائیوں کا پھر سے تسلط ہونے لگا۔ اس موقع پر ایک نہایت ہی بارعب چودھری حکم بن کر آگے بڑھے اور انہوں نے نہایت مختصر الفاظ میں بحث کا خاتمہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

بھائیو! ہم جب مرض کے چنگل میں گرفتار ہو کر کسی ڈاکٹر صاحب کی ڈسپنسری یا کسی حکیم صاحب کے مطب کا رُخ کرتے ہیں۔ تو اُس وقت ہمیں اس چیز سے بحث نہیں ہوتی کہ وہ ہمیں کیا دوا کھلا رہے ہیں۔ ہمارا مقصدِ اولیٰ صرف مرض کی اذیت سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض کو جہاں کہیں اور جس کسی دوا سے صحت حاصل ہو جائے وہی طریقہ علاج مفید اور قابلِ ستائش ہے۔ اس لئے ہمارے ملک میں ڈاکٹروں اور حکماء کو چاہیئے کہ وہ اپنے لفظی نزاعات کو خیرباد کہہ کر ملک سے بیماریوں کے خاتمہ کے لئے شب و روز

کوشاں ہوں۔ یہی طریقہ ہے جس سے کسی فن کی نافعیت ثابت کی جا سکتی ہے۔ اور جب کسی چیز کی نافعیت مسلم ہو جائے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی قانون اسکو مٹا نہیں سکتا۔"

ان الفاظ سے متاثر ہو کر میں نے پیش نظر کتاب کی ترتیب و تدوین کا کام شروع کیا۔ چنانچہ اس میں مختصر طور پر طب اسلامی اور ایلوپیتھک طریق علاج کو نہایت خوبصورتی سے سمو دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ قارئین کرام اسے پسند فرمائیں گے +

لاہور
۱۲ دسمبر ۱۹۵۳ء — حکیم غلام نبی ایم اے

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۰ کا مضمون)

۲۔ الحاقی ساخت (Connective Tissues) ان ساختوں سے جسم کا ڈھانچہ بنتا ہے۔ انہیں الحاقی ساختیں کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک عضو کو دوسرے عضو کے ساتھ ملحق کرتی ہیں۔ یہ ساختیں خانہ دار۔ ریشہ دار اور لچکدار تین قسم کی ہوتی ہیں۔ انہی سے ہڈیاں۔ کریاں۔ رباطات۔ عضلات۔ اوتار اور ہر قسم کے غدود بنتے ہیں۔

۳۔ لحمی ساخت (Muscular Tissues) یہ ساختیں جسم کے عضلات بناتی ہیں۔ جو جسم کی حرکت کا باعث ہوتے ہیں۔ انہیں لحمین (Myosin) نامی مادہ باہم جوڑتا ہے۔ موت کے بعد اس مادہ کے جم جانے سے مردہ کا جسم اکڑ جاتا ہے۔ اسی ساخت میں باریک باریک ریشے ہوتے ہیں جو باہم مجتمع ہو کر گچھوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

۴۔ عصبی ساخت (Nervous Tissues) اس ساخت کے ہر خلیہ کا قطر قریباً $\frac{1}{500}$ انچ ہوتا ہے اور عام خلیات کے برعکس ان خلیات کی کئی کئی شاخیں ہوتی ہیں۔ جو ریشوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جنکی اوسط جسامت $\frac{1}{1000}$ انچ ہوتی ہے۔ ان سے دماغ۔ حرام مغز اور اعصاب بنتے ہیں۔

(اس مضمون کے آگے پھر صفحہ نمبر ۱۱ پر پڑھیے)

"پہلا حصہ"

"طلسم جسم انسانی"

ہمارا جسم ایک طلسم خانہ ہے۔ جس میں قدم قدم پردہ وہ راز ہائے سربستہ بکھرے پڑے ہیں کہ جن کی عقدہ کشائی بڑے بڑے فلسفی اور دانش ور نہیں کر سکے۔ انسان جسے تخلیق کا محمل سر سبد اور لسانِ وحی میں خلقناہ فی احسن تقویم کے پُرشکوہ الفاظ سے یاد کیا گیا ہے اسرار و رموز کا وہ مجموعہ ہے جسے دوسرے تو کیا سمجھیں گے وہ خود بھی اپنی حقیقت سے نا آشنا ہے۔ چنانچہ عارفِ کامل نے اس عقدہ لاینحل سے ان الفاظ میں پردہ کشائی کی۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ چنانچہ انسانی فطرت کو سمجھنے والے اگر انبیاء و رسل علیہم التحیۃ والسلام کہلائے جنہیں بالفاظ دیگر اطبائے روحانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تو اس کے وجود کا علم رکھنے والے دانش وروں کو حکمائے نامدار کے نام سے یاد کیا گیا۔ ان خادمانِ انسانیت نے وجود انسانی کی تاریک گہرائیوں میں جھانک کر ان اسباب و علل کا پتہ چلایا جو موجب مرض بنتے ہیں۔ پھر فطرت کی فیاضیوں کو کام میں لاکر علم الادویہ کی بنیاد رکھی آئیے آپ کو بھی انسانی جسم کے طلسم کی ایک جھلک دکھائیں۔

انسانی جسم کا طلسم ہڈیوں، پوست، گوشت، رگ، پٹھوں وغیرہ پیچیدہ ساختوں پر مشتمل ہے جو دراصل چھوٹے چھوٹے کیسوں یا خلیات کا مجموعہ ہیں جنہیں سیلز (Cells) کہتے ہیں۔ یہ سیلز انڈے کی سفیدی کی طرح ایک پتلے شفاف مادے (پروٹوپلازم) سے مرکب ہوتے ہیں۔ آئیے ہر چیز کا مختصر ذکر سنیئے:۔

خلیات (cells) وہ چھوٹے چھوٹے دانے یا ذرات جن سے جسم انسانی کی ساخت معرض وجود میں آتی ہے خلیات کہلاتے ہیں۔ ہر کیسہ انڈے کی سفیدی کی مانند ایک شفاف۔ رقیق اور لعاب دار رطوبت سے بنتا ہے جسے مادۂ حیات (Proto plasm) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ان خلیات کے اوپر ایک حبابی جھلی ہوتی ہے جو خلیات کے لئے بمنزلہ کھال کے ہوتی ہے۔ خلیات کے درمیان میں ایک گٹھلی سی ہوتی ہے۔ اسی گٹھلی پر خلیات کی

زندگی کی دارو مدار ہوتی ہے۔ اسے نواۃ (نیوکلی) کہتے ہیں۔ خلیات کی جسامت $\frac{1}{40}$ سے $\frac{1}{100}$ انچ تک ہوتی ہے۔ انہیں خوردبین کے بغیر دیکھا نہیں جا سکتا۔

کیسے باہم مل کر کئی قسم کی ساختیں بناتے ہیں انہیں ابتدائی ساختیں (Elementary Tissues) کہتے ہیں۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ بشری ساخت (Epithelialtissues) چوڑے چوڑے کیسے آپس میں ملکر باریک جھلی بناتے ہیں۔ بعض اوقات یہ مچھلی کے پوست کی طرح ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی اشکال مختلف ہوتی ہیں مثلاً مدور۔ مخروطی۔ رؤیں دار وغیرہ ان کی ایک شاخ کو محور عصبی (ایکسس سلنڈر) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (باقی مضمون صفحہ نمبر ۱۶ پر دیکھیں)

جسم انسانی کی ساخت انہی مذکورہ بالا ساختوں سے ہوتی ہے یہ ساختیں پہلے اعضائے مفردہ مثلاً ہڈیاں، کریاں، اوتار، اعصاب عروق اوتار وغیرہ بناتی ہیں پھر ان سے اعضائے مرکبہ مثلاً دل۔ جگر۔ معدہ۔ گردے۔ پھیپھڑے۔ آنکھ، ناک، کان وغیرہ صورت پذیر ہوتے ہیں۔ ذیل میں اعضائے مفردہ کا ذکر کرنے کے بعد اعضائے مرکبہ کا اپنے اپنے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز!

ہڈیاں۔ انسانی ڈھانچ ہڈیوں سے بنا ہوا ہے۔ جنہیں تمام جسم کا سہارا اور بنیاد کہنا بے جا نہ ہوگا۔ ہڈیاں اپنی ساخت میں سخت اور مضبوط لیکن ہلکی اور لچک دار ہوتی ہیں۔ عضلات بدن ان کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ یہ اندرونی اعضاء مثلاً دماغ دل وغیرہ کو بیرونی صدمات سے محفوظ رکھتی ہیں۔

انسانی ڈھانچ میں ۲۴۶ ہڈیاں بہ تفصیل ذیل موجود ہیں:۔

سر کی ہڈیاں	۸
چہرہ کی ہڈیاں	۱۴
زبان کی جڑ کی ہڈی (عظم لامی)	۱
دانت اوپر اور نیچے کے	۳۲
ہر دو طرف کی کان کی ہڈیاں	۶
ریڑھ کے ستون کی ہڈیاں یا مہرے	۲۶
دونوں طرف کی ہنسلی کی ہڈیاں	۲
سینے کی ہڈی	۱
دونوں طرف کی پسلیاں	۲۴

دونوں طرف کے شانوں کی ہڈیاں	۲
دونوں طرف کے بازوؤں کی ہڈیاں	۲
دونوں طرف کی کلائی کی ہڈیاں	۴
دونوں طرف کے پنجے کی ہڈیاں	۱۶
ہردو ہتھیلی کی ہڈیاں	۱۰
دونوں طرف کی انگلیوں کے پوروں کی ہڈیاں	۲۸
دونوں کولہوں کی ہڈیاں	۲
دونوں رانوں کی ہڈیاں	۲
دونوں طرف کی چپنی کی ہڈیاں	۲
ہردو پنڈلیوں کی ہڈیاں	۴
دونوں طرف کے ٹخنوں کی ہڈیاں	۱۴
ہردو طرف کے تلوؤں کی ہڈیاں	۱۰
ہردو پاؤں کے پوروں کی ہڈیاں	۲۸
چھوٹی چھوٹی تل کے مانند ہڈیاں (بعض اطباء انہیں ہڈیوں میں شمار نہیں کرتے)	۸
کل ہڈیاں	۲۴۶

ہڈیوں کی شکل شکل و شباہت کے لحاظ سے ہڈیوں کی چار بڑی قسمیں ہیں (۱) لمبی ہڈیاں جیسے ران اور بازو کی ہڈیاں (۲) چپٹی کی ہڈیاں جیسے شانے کی ہڈیاں (۳) چھوٹی ہڈیاں جیسے پنجے اور ٹخنے کی ہڈیاں (۴) بے قاعدہ ہڈیاں جیسے ریڑھ کے مہرے۔

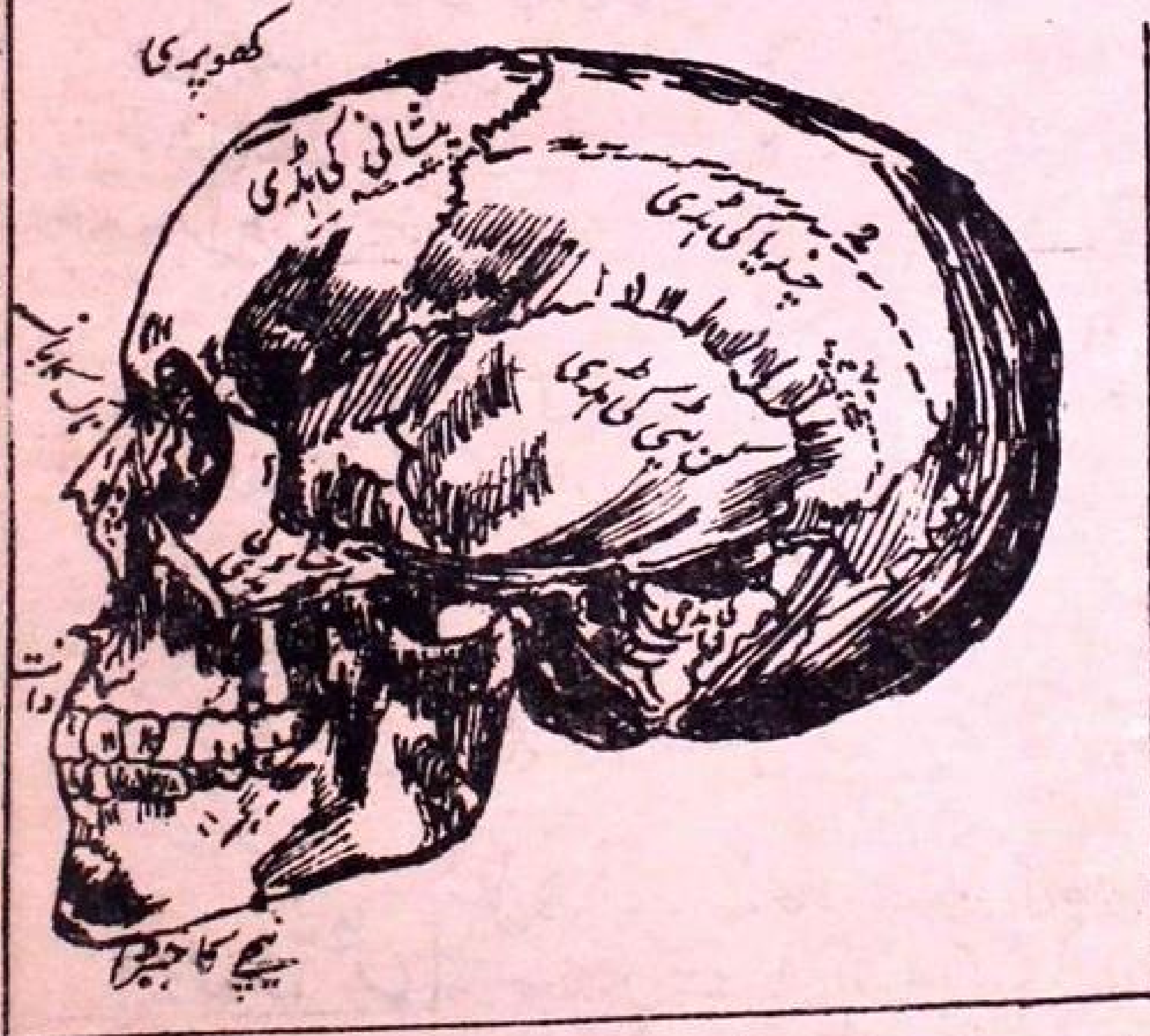
ہڈی کی ساخت ہڈی کی ساخت میں ایک تہائی حیوانی مادہ اور دو تہائی خاکی مادہ (چونے کی قسم کا) ہوتا ہے۔ چنانچہ ہڈی کو جلانے سے حیوانی مادہ جل کر وہ کھریا مٹی کی طرح سفید اور خستہ ہوجاتا ہے۔ بچوں کی ہڈیوں میں ارضی مادے کے مقابلے میں حیوانی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے ارضی مادہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔

جنین (پیٹ کے اندر کا بچہ) میں پہلے سارا ڈھانچہ کریون (نرم اور لچکیلی ہڈی) کا بنا ہوتا ہے جو بعد میں ہڈیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں جس میں سب سے پہلے ریڑھ کا ستون بنتا ہے۔

سر

سر — رأس — سکل (Skull)

سر کی ساخت میں کل ۲۲ ہڈیاں شامل ہیں۔ جن میں کھوپری کی آٹھ اور چہرے کی ۱۴ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اوپر کے گول حصہ کو کھوپری (جمجمہ۔ کرے نیم (Cranium)) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ سامنے اور نیچے والے حصہ کو چہرہ کہتے ہیں۔ سر میں کان کی ہڈیوں کے علاوہ کل آٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اور چہرہ میں دانتوں کے علاوہ کل چودہ ہڈیاں ہوتی ہیں کھوپری کی پچھلی یعنی گدی کی ہڈی

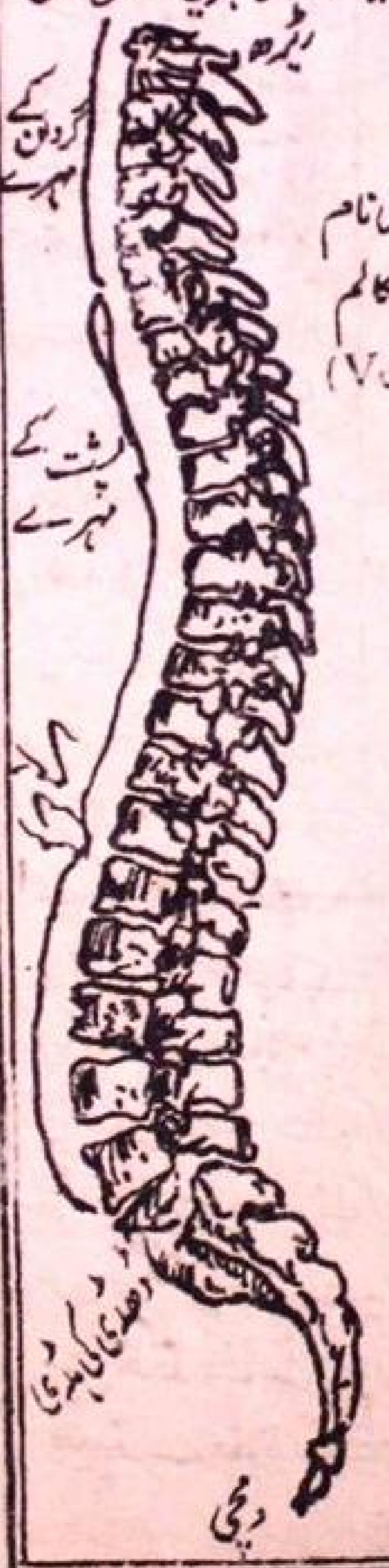


میں ایک بہت بڑا سوراخ ہوتا ہے جس کے راستہ حرام مغز باہر آکر ریڑھ کے ستون کی نالی میں جاتا ہے۔ سر کے نیچے والی ہڈی میں کئی ایک سوراخ ہوتے ہیں جن میں سے چند اعصاب یا دماغی پٹھے نیچے آتے ہیں۔

چہرہ جو سر کے سامنے اور نیچے کا حصہ بناتا ہے وہ ہڈیوں سے مل کر بنتا ہے۔ دو ناک کی ہڈیاں مل کر ناک کا بانسہ بناتی ہیں۔ دو سیپ نما ہڈیاں (ٹربی نیٹڈ بونز) ناک کے غار کے ہر دو پہلوؤں میں ہوتی ہیں۔ ایک پتلی سی ہڈی (دومر) ناک کی بیچ کی دیوار بناتی ہے۔ دو اوپر کے جبڑے کی ہڈیاں (سوپیریر میگزلری) باہم مل کر اوپر کا جبڑا بناتی ہیں۔ جس میں اوپر کے سولہ دانت لگے ہوتے ہیں۔ دو آنسوؤں کی ہڈیاں (لیکری مل بونز) چشم خانوں

کے اندرونی کونوں میں ہوتی ہیں۔ دو رخساروں کی ہڈیاں (میلر بونز) رخساروں کا ابھار بناتی ہیں دو تالو کی ہڈیاں (پے لیٹ بونز) مل کر تالو بناتی ہیں۔ اور ایک چودھویں ہڈی نیچے کے جبڑے کی (انفیریر میگزلری بونز) کی جس میں سولہ دانت لگے ہوتے ہیں۔ یہ آخری ہڈی سر اور چہرے کی باقی ہڈیوں سے پیوست نہیں ہوتی بلکہ متحرک ہوتی ہے۔ اور غذا کے چبانے میں یہی ہڈی حرکت کرتی ہے۔

کان (Ear) کان کا بیرونی حصہ نرم گری کا بنا ہوتا ہے مگر ہر ایک کان کے اندر تین چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کی شکل ہتھوڑی کی (میلی نس) دوسری آہرن کی (انکس) تیسری کی رکاب کی طرح (اسٹیپیز) ہوتی ہے۔ ان کے ذریعہ آواز کی لہریں اندرونی کان اور عصبہ سامعہ تک پہنچتی ہیں۔



ریڑھ کا ستون

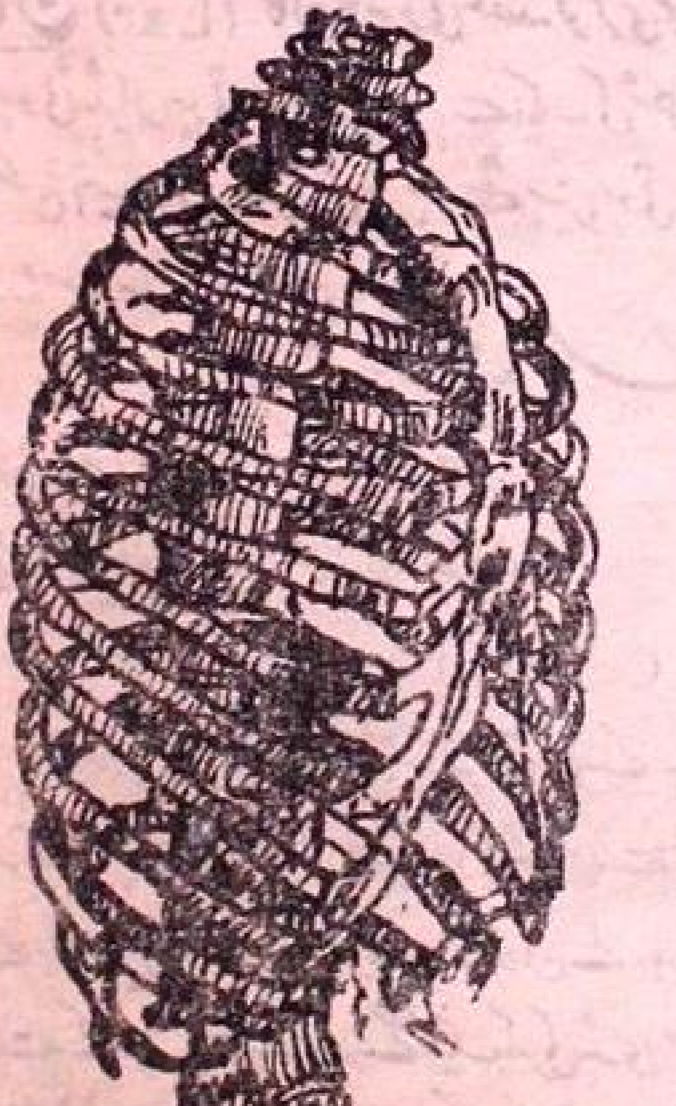
اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
ریڑھ کا ستون	عُمود الفقرات	ورٹی برل کالم (Vertebral Column)

ریڑھ تمام جسم کے لئے بمنزلہ ستون کے ہے۔ اس پر سر قائم ہے۔ یہ چھبیس ۲۶ مہروں (ورٹبری) سے مل کر بنا ہوا ہے۔ جن میں سے سات مہرے گردن کے۔ بارہ مہرے پشت کے۔ پانچ مہرے کمر کے۔ ایک کمر کی ہڈی جس میں پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک دمچی کی ہڈی (جس میں چار ٹکڑے ہوتے ہیں) جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ جنین میں ریڑھ کا ستون باقی سب ہڈیوں سے پہلے بنتا ہے۔ اس لئے اسے انسانی جسم میں مرکزی مقام حاصل ہے۔ یہ ستون بے حد مضبوط ہوتا ہے اور اس کے درمیان ایک سوراخ ہوتا ہے۔ جس میں حرام مغز محفوظ رہتا ہے۔ ستون کے ہر دو مہروں کے درمیان کُری کی ایک گدی ہوتی ہے جو انہیں باہمی رگڑ سے بچاتی ہے۔ گردن کے پہلے مہرے پر سر قائم ہوتا ہے اور دوسرے مہرے (محور) پر حرکت کرتا ہے۔ ستون میں اوپر سے لے کر نیچے تک چار خم ہوتے ہیں (دیکھو تصویر)

سینہ

سینہ صدر تھورکیس (Thorax)

سینہ کا پنجر



۱۔ ریڑھ (سپائن)
۲۔ پسلیاں (ربز)
۳۔ سینہ کی ہڈی (تھورکیس)

سینہ کے جوف کی پچھلی طرف ریڑھ کی ہڈی کے پشت والے بارہ مہرے ہوتے ہیں۔ سامنے کی طرف سینہ کی ایک ہڈی۔ دونوں طرف بارہ بارہ (۲۴) پسلیاں ہوتی ہیں۔ ہر ایک طرف کی بارہ پسلیوں میں سے اوپر کی سات پسلیاں بذریعہ کُرّیوں کے سینے کی ہڈی سے ملی رہتی ہیں۔ اور باقی پانچ پسلیوں کو جھوٹی پسلیاں (False ribs.) کہتے ہیں جن میں سے اوپر کی تین کے اگلے سرے کرّیوں سے ملتے ہیں۔ مگر وہ کرّیاں سینے کی ہڈی سے نہیں ملتیں بلکہ آٹھویں پسلی کی کرّی ساتویں پسلی سے اور نویں کی آٹھویں سے اور دسویں کی نویں سے مل جاتی ہے اور گیارھویں اور بارھویں پسلیوں کے اگلے سرے آزاد ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں آزاد پسلیوں کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

پہلی پسلی سے لے کر ساتویں پسلی تک بڑھتی جاتی ہے مگر آٹھویں سے لے کر بارھویں تک پھر گھٹتی جاتی ہے یہ انتظام سہولت تنفس کے لئے ہے۔ نیز اسی مقصد کے پیش نظر قدرت نے ہڈیاں نرم اور لچک دار بنائی ہیں۔ سینے کے جوف میں دل اور پھیپھڑے محفوظ رہتے ہیں۔

اُوپر کے اطراف

اردو نام	عربی نام	
اوپر کے اطراف	الاطراف العُلیا	اپر ایکس ٹری می ٹیز (Upper Extremetics)

اوپر کے اطراف



جسم کی ہر ایک بالائی طرف یعنی بازو۔ کلائی، اور ہاتھ میں بتیس ہڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ تمام اطراف ہنسلی کی ہڈی (کلیویکل) کے جوڑ کے ذریعے جسم سے وابستہ ہوتے ہیں۔ کندھے میں سامنے کی طرف ہنسلی کی ہڈی ہوتی ہے۔ اور پیچھے کی طرف شانے کی ہڈی (سکے پولا) بازو میں ایک ایک بازو کی ہڈی (ہیومرس) اور ہر ایک کلائی میں دو دو ہڈیاں ہوتی ہیں پنجے میں آٹھ آٹھ چھوٹی ہڈیاں (کارپل بونز) ہیں۔ ہتھیلی میں پانچ ہڈیاں (میٹا کارپس) ہیں۔ اور ہاتھ کی انگلیوں میں دو اور باقی چار انگلیوں میں سے ہر ایک میں تین تین پورعل کی ہڈیاں ہوتی ہیں۔

نوٹ:۔ شانے کی ہڈی کے اوپر بیرونی گوشہ پر ایک خلا ہے۔ اسے گلینوائیڈ کیویٹی کہتے ہیں۔ کلائی کی بالائی ہڈی کو ریڈیس اور زیریں ہڈی کو اُلنا کہتے ہیں۔ ریڈیس لمبائی میں اُلنا سے چھوٹی ہوتی ہے۔

نیچے کے اطراف

(اردو نام)	(عربی نام)	(انگریزی نام)
نیچے کے اطراف	الاطراف السفلیٰ	لوئر ایکس ٹری مٹیز (Lower Extremities)

نیچے کے اطراف میں کولہے۔ ران۔ پنڈلی اور پاؤں شامل ہیں۔ ان میں ہر ایک طرف کل ۳۱ ہڈیاں شامل ہوتی ہیں۔ ترتیب یہ ہے:۔

کولہے میں	ایک ہڈی
ران میں	۲ ہڈیاں
پنڈلی میں	۲ " "
ٹخنے میں	۷ " "
پاؤں کے تلوے میں	۵ " "
پاؤں کی انگلیوں کے پوروں میں	۱۴ " "

نیچے کے اطراف کی ہڈیاں اوپر کے اطراف کی ہڈیوں کی نسبت کثرت و اختلاف حرکات کی وجہ سے بڑی اور زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔ نیز انہیں اوپر کے اطراف کے مقابلہ میں زیادہ بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔

نوٹ:۔ ران تھائی کی ہمارے جسم میں سب سے لمبی ہڈی ہے جسے فیمر کہتے ہیں۔

نیچے کے اطراف



تل کی مانند ہڈیاں

تل کی مانند ہڈیاں　　العظام السمسمانیہ　　سیسی مائیڈ بونز
(Se Samoid Bones)

تل کی مانند کل آٹھ ہڈیاں جسم انسانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں دو دو ہر ایک ہاتھ اور پاؤں کی عضلاتی نسوں میں ہوتی ہیں۔ انہیں بعض اطبا ہڈیاں نہیں تسلیم کرتے۔

کُرّی

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام	
کُرکُری ہڈی	غضروف	کارٹی لیج	(Cartilage)

ہڈیوں کے علاوہ انسانی جسم میں کُریاں بھی موجود ہیں۔ یہ ہڈیوں کے مقابلہ میں نرم اور لچکدار ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض موتی کی مانند سفید بعض میں نیلاہٹ اور بعض میں زردی پائی جاتی ہے۔ مہروں کے ستون میں ہر دو مہروں کے درمیان کی ایک ایک گدی ہوتی ہے۔ جو کُرّی سے بنی ہوتی ہے۔ پسلیاں کُریوں ہی کے ذریعہ سینے کی ہڈی سے ملی ہوتی ہیں۔ دیگر ہڈیوں کے جوڑوں میں بھی کُریاں پائی جاتی ہیں۔ ہوا کی نالی تمام تر کُریوں سے بنی ہوئی ہے۔ فمِ معدہ یا کھوڑی کے مقام پر بھی ایک کُری ہوتی ہے۔ کان کے بیرونی حصے بھی کُریوں ہی سے بنے ہوتے ہیں۔ ناک نتھنوں اور آنکھ کے پپوٹوں میں بھی کُریاں پائی جاتی ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) زمنی کُریاں جو پیدائش کے وقت کُریاں لیکن بعد میں ہڈیاں بن جاتی ہیں۔ (۲) دائمی کُریاں۔ ان میں کوئی تغیر رونما نہیں ہوتا۔

بندھن اور جوڑ

بندھن	رباط (رباطات)	لگے منٹ	(Ligament)
جوڑ	مفصل (مفاصل)	جوائنٹ	(Joints)

ہڈیوں کے اس ڈھانچ کو جس کا تفصیلی تذکرہ ابھی ختم ہوا باہم جوڑنے کے لئے جوڑوں سے کام لیا گیا ہے۔ جن کی کل تعداد ایک سو اسی (۱۸۰) ہے۔ جب دو یا اس سے زیادہ ہڈیاں باہم ملتی ہیں تو اس قسم کے ملاپ کو جوڑ کہتے ہیں۔

جوڑ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) متحرک (Moveable) (۲) غیر متحرک (Im Moveable) اس قسم کے جوڑ میں ہڈیاں حرکت نہیں کرتیں۔ جیسے کھوپڑی

کلائی کے بندھن



اور چہرے کی ہڈیوں کے جوڑ۔
متحرک جوڑ دو قسم کے ہوتے ہیں
(۱) مکمل (۲) غیر مکمل

مکمل جوڑ (Perfect Joint) اس قسم کے جوڑوں میں ہڈیوں کو کم و بیش آزادی سے حرکت کرنے کا موقع ملتا ہے اس قسم کے جوڑوں پر کُرّی کی ایک تہہ چڑھی ہوتی ہے جسے مفاصل کُرّی کہتے ہیں۔ جوڑ بنانے والے سروں کو ایک چھوٹی تھیلی قابو کئے رہتی ہے۔ اس تھیلی میں ایک نہایت پتلی جھلی لگی ہوتی ہے۔ جسے رطوبت کی جھلی کہتے ہیں۔ جس میں ایک قسم کا تیل رہتا ہے۔ جو جوڑوں کو چکنا رکھتا ہے۔

غیر مکمل جوڑ (Im Perfect Joint) اس قسم کے جوڑوں میں ہڈیوں کے درمیان کُرّی واقع ہو کر جوڑ بناتی ہے۔ کُرّی کا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہڈیوں کے سرے رگڑ کھا کر نقصان سے محفوظ رہیں۔ جیسے مہروں کے جسموں کے درمیانی جوڑ ہنسلی کی ہڈی کے بیرونی مہرے۔

قفلی دار جوڑ (Ball & Socket Joints) ان جوڑوں میں ایک ہڈی کا گول سرا دوسری ہڈی کے پیالہ نما جوف میں ٹھیک پھنسا ہوتا ہے یہ جوڑ ہر سمت آزادی سے حرکت کر سکتے ہیں۔



قبضہ دار جوڑ

قبضہ دار جوڑ (Hinge Joints) اس جوڑ میں حرکات صرف ایک سطح پر ہو سکتی ہیں۔ جیسے کہنی۔ ٹخنہ۔ ہاتھ۔ پاؤں کی انگلیوں کے پورے۔

چُول دار جوڑ (Pivot Joints) اس قسم کے جوڑوں میں ایک ہڈی کا میخ نما سرا دوسری ہڈی کے سوراخ والے

سیرے میں درست طور پر قابو آجاتا ہے۔

گدی نما جوڑ یہ دو ہرے قبضوں والا جوڑ ہوتا ہے۔

رباط یا بندشیں (Ligaments) یہ فیتہ نما ہوتے ہیں ان کا کام ہڈیوں کو ایک جوڑ پر باندھے رکھنا ہوتا ہے۔

تھیلی نما رباط (Capsuiar Ligaments) یہ ایک قسم کی تھیلی ہوتی ہے۔ جو پوری طرح متحرک جوڑوں کی ہڈیوں کے سروں پہ چڑھی ہوتی ہے۔

اُفقی رباط (Tran sverse Ligaments) یہ ریشہ دار بافتوں کا ایک مضبوط فیتہ ہوتا ہے جو اٹلس (گردن کے پہلے مہرے) کے حلقہ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

جوف کے رباط (Glenoid Ligaments) یہ رباط ان پیالہ نما جوفوں پہ ہوتے ہیں۔ جن سے کندھے اور کولہے کا جوڑ بنتا ہے۔

رباطی ٹیرس (Ligamentem Teres) ایک مضبوط۔ موٹا اور گول رباط ہے۔ جوران کی ہڈی کے اوپر کے سرے کو کولہے کے جوڑ کے نچلے حصہ سے باندھتا ہے۔

دانت

یہ سخت ہڈی کے بنے ہوتے ہیں، اور جبڑے کی ہڈیوں میں گڑے رہتے ہیں۔ سامنے کے اوپر نیچے کے چار چار دانت کترنے والے دانت (Incisst) کہلاتے ہیں ان دانتوں کے پیچھے دونوں طرف ایک ایک دانت اوپر نیچے ہوتا ہے۔ انہیں کچلیاں (Canine Teeth) کہتے ہیں۔ کچلیوں کے پیچھے اوپر اور نیچے دونوں طرف پانچ پانچ دانت ہوتے ہیں۔ یہ داڑھیں (Grinders) ہیں۔

ہر دانت کے تین حصے ہوتے ہیں دانت کی جڑ (Tang) یہ حصہ جبڑے کی ہڈی میں گڑا ہوتا ہے۔ دانت کی گردن (Neck) یہ حصہ سوڑھے کے اندر ہوتا ہے۔ اور دانت کا سر (Crown) یہ حصہ سوڑھے سے باہر رہتا ہے۔ دانت کے سر پہ ایک سخت اور چمکنے والے مادے کی تہ چڑھی ہوتی ہے۔ جسے دانت کا جلا (Enamel) کہتے ہیں۔ اگر دانت کو طول کے رُخ تراشا جائے تو اس کے اندر ایک سوراخ ہوتا ہے۔ اس کے

اندر تھوڑا سا نرم اسفنج کی طرح مادہ بھرا ہوتا ہے۔ جس میں خون کی رگیں اور دانت کے اعصاب ہوتے ہیں۔ دانت زندگی میں دو بار نکلتے ہیں۔ دودھ کے دانت بیس ہوتے ہیں، مستقل دانت بتیس ۳۲ ہوتے ہیں۔

عضلات

پٹھے عضلہ (عضلات) مسلز (Muscles)

اگر جسم کے کسی حصہ سے جلد کو چربی سمیت علیحدہ کر دیں تو اس کے نیچے سرخ رنگ کا گوشت نظر آتا ہے۔ گوشت کی سُرخی اس میں خون کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ گوشت کی ساخت میں بے حد باریک ریشے پائے جاتے ہیں۔ جو بذریعہ ایک جھلی کے پہلو بہ پہلو مل کر ایک عضلہ بناتے ہیں۔ اور اندرونی اعضاء کو سردی اور گرمی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ بیرونی اعضاء کی شکل ان ہی سے بنتی ہے جسم کا تقریباً $\frac{2}{5}$ حصہ عضلات ہی سے بنا ہوا ہے عضلات ہی سے جسم کی ظاہر اسجاوٹ اور مختلف حرکات قائم ہیں۔

انسانی جسم میں عضلات کے کل ۲۴۹ جوڑ یعنی کل ۴۹۸ عضلات ہیں۔ ان میں نصف جسم کے ایک طرف اور نصف دوسری طرف بہ ترتیب ذیل واقع ہیں:۔

سر اور گردن میں	۸۵ جوڑے یا ۱۷۰ عضلات
پشت شکم۔ سینہ اور سیلن میں	۵۰ جوڑے یا ۱۰۰ عضلات
بازو کلائی اور ہاتھوں میں	۵۴ جوڑے یا ۱۰۸ عضلات
کولہے ران۔ پنڈلی پاؤں میں	۶۰ جوڑے یا ۱۲۰ عضلات
کل	۴۹۸

عضلات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ارادی (۲) غیر ارادی

۱۔ ارادی عضلات (Voluntary Muscles) یہ بازوؤں۔ ٹانگوں۔ دھڑ گردن میں پائے جاتے ہیں۔

۲۔ غیر ارادی عضلات (Involuntary Muscles) یہ دل۔ معدے پھیپھڑوں اور دانتوں وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔

عضلات کی شکلیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اُن کا درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے جسے عضلہ کا جسم (Belly) کہتے ہیں۔ اِن کے دونوں سرے گاؤدم ہوتے ہوئے مضبوط چمکیلے

ریشوں میں منتقل ہوجاتے ہیں، جنہیں نس (Tendon) کہتے ہیں۔ بازو کے عضلہ میں تین نسیں ہوتی ہیں۔ اس قسم کے عضلہ کو دو شاخہ عضلہ Biceps Muscie کہتے ہیں بازو کے پیچھے ایک عضلہ میں تین نسیں ہوتی ہیں۔ اسے سہ شاخہ عضلہ (Triceps Muscle) کہتے ہیں۔ ران کے آگے کے حصّہ میں چار نسیں ہوتی ہیں۔ اسے چہار شاخہ عضلہ (Gusndriceps Muscle) کہتے ہیں۔ ٹانگ کی پنڈلی میں ایک عضلہ ہوتا ہے۔ جسے گیسٹروکنی میس (Gastronemius) عضلہ کہتے ہیں۔ اس عضلہ میں جسم کی مضبوط ترین نس ہوتی ہے جسے ٹنڈن اکیلیز (Tendon Achillies) کہتے ہیں۔

غیر ارادی عضلات اندرونی اعضا میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں سفید عضلات بھی کہا جاتا ہے۔ ڈیافرغا (Diaphragm) غیر الادی عضلہ کی بہترین مثال ہے یہ دھڑ کے جوف کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

ارادی عضلات کے اعصاب یا حرام مغز سے اور غیر ارادی اعصاب کے عضلات اشتراکی اعصابی نظام سے حاصل ہوتے ہیں۔

عُروقی نظام

عُروقی نظام — نظامِ دعائی — ویس کیولر سسٹم (Vascular System)

انسانی جسم میں چار قسم کے عروق ہوتے ہیں۔

۱۔ **شرائین (شریان)** (Arteries) یہ سرخ خون کی رگیں ہیں۔

۲۔ **عُروق شعریہ** (Capillaries) یہ بال کی مانند باریک رگیں ہیں۔

۳۔ **وریدیں**۔ (Veins) ان کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔

۴۔ **عُروقِ جاذبہ** (Lymphatics) یہ جذب کرنے والی رگیں ہیں۔

اب ان کا مختصر حال سنیئے۔

۱۔ شرائین یا سرخ خون کی رگیں۔ یہ نرم اور لچکیلی ٹیوبیں یا نالیاں ہیں جو دل سے پاک وصاف خون لے کر بدن کے جملہ حصوں تک پہنچاتی ہیں۔ جس سے جسم کی نشوونما ہوتی ہے۔ ان میں سے سب سے بڑی رگ (شاہ رگ) دل کے بائیں جوف (بطن) سے شروع ہوتی ہے۔ اور پھر اس کی شاخیں تمام جسم میں پھیل جاتی ہیں۔ ہر ایک رگ کے خاتمے پر نہایت باریک باریک رگوں یا عروقِ شعریہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ ان عروقِ شعریہ سے وریدیں شروع ہوتی ہیں۔ چنانچہ شرائین جس پاک وصاف سُرخ خون کو دل سے جسم کے مختلف حصّوں کی پرورش کے لئے لاتی ہیں۔ چونکہ عروقِ شعریہ تک پہنچ کر کثیف اور سیاہی مائل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ وریدوں کے ذریعہ پھر دل کے بائیں اُذن میں اور پھر وہاں سے دائیں بطن میں آجاتا ہے۔ جہاں سے وہ پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے چلا جاتا ہے۔ (اس کا مفصل حال بیان دورانِ خون میں دیکھو) بالوں۔ ناخن۔ جلد کے اوپر کے باریک پرت کریلیں اور آنکھوں کے پردہ قرنیہ کے سوا باقی تمام جسم میں رگوں کا اس طرح جال بچھا ہوا ہے کہ اگر جسم میں کسی جگہ سوئی بھی چبھوئیں۔ تو ضرور کسی نہ کسی باریک رگ پر لگ کر خون کے نکلنے کا موجب ہوجاتی ہے۔

اگرچہ تمام شرائین دل سے لطیف اور سرخ خون جسم کی پرورش کے لئے لے جاتی ہیں۔ مگر ایک شریان اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ ہے۔ اسے شریانِ الریہ (پھیپھڑے کی رگ) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ خلاف قاعدہ دل کے دائیں بطن سے کثیف اور سیاہ خون پھیپھڑوں میں صفائی کے لئے لے جاتی ہے۔ اس لئے اسے شریان وریدی بھی کہتے ہیں۔ شریان تو اس لئے کہ یہ اور شریانوں کی طرح دل سے خون لے جاتی ہے اور ورید اس لئے کہ دیگر شرائین کے برخلاف وریدوں کی طرح کثیف اور سیاہ خون ہوتا ہے۔

جسم کی تمام شرائین شاخوں کے ذریعے باہم مربوط ہیں۔ چنانچہ اس سے یہ فائدہ ہے کہ اگر کسی مقام کی کوئی شریان مسدود ہوجائے تو دوسری شرائین کی شاخیں مسدود شریانوں کی شاخوں کے ساتھ مل کر اس مقام میں دورانِ خون کو جاری رکھتی ہیں۔ اور کسی کی پرورش میں کسی قسم کا خلل اور فتور واقع نہیں ہونے پاتا۔

ذیل میں مختلف شریانوں کے نام اور اُن کے آغاز و انجام کا مفصل حال لکھا جاتا ہے:۔

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام	آغاز و انجام و وضع قیام وغیرہ
پھیپھڑے کی رگ۔	الشریان الوریدی	پلمونری آرٹری	قریباً دو انچ لمبی شریان جو دل کے دائیں بطن سے شروع ہو کر دو شاخوں میں منقسم ہو کر دونوں پھیپھڑوں میں جاتی ہے
شاہ رگ	اُورطی	اے آرٹا	سب رگوں سے بڑی رگ ہے دل کے بائیں بطن سے شروع ہوتی ہے اس کے تین حصے ہیں (۱) محراب شاہ رگ۔ (۲) سینہ کی شاہ رگ (۳) پیٹ کی شاہ رگ۔
رگ بے نام	شریان لا اسم لہٗ	ان نامی نیٹ آرٹری	یہ محراب شاہ رگ سے شروع ہو کر دو انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ اس کی دو شاخیں ہیں۔
گردن کی رگ۔	الشریان السباتی	کامن کیرا ٹڈ آرٹری	دو ہیں۔ دائیں طرف کی رگ بے نام سے اور بائیں طرف کی محراب شاہ رگ سے شروع ہوتی ہے ہر ایک طرف کی رگ گردن میں کنٹھ کے قریب دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ جن میں سے ایک کھوپری کے اندر جا کر اور دوسری کھوپری کے باہر آٹھ آٹھ شاخوں میں بٹ جاتی ہے
ہنسلی کی رگ۔	شریان تحت الترقوۃ	سب کلے وی ان آرٹری	ان کی تعداد دو ہے۔ دائیں طرف کی رگ بے نام سے اور بائیں طرف کی محراب شاہ رگ سے شروع ہوتی ہے۔ ہر ایک رگ پہلی پسلی کے زیریں کنارے پر پہنچ کر "بغل کی رگ" میں اختتام پذیر ہوتی ہے۔
بغل کی رگ	شریان الابطی	اگزلری آرٹری	یہ بھی دو ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی طرف کی ہنسلی کی رگ سے شروع

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام	آغاز و انجام و وضع قیام وغیرہ
			ہوکر بازو کی رگ میں ختم ہوتی ہے۔
بازو کی رگ	شریانُ العضدی	بریکیئل آرٹری	یہ بغل کی رگ سے شروع ہوکر بازو کے اندر کی طرف نیچے کو جاکر کہنی کے جوڑ سے قریباً نصف انچ نیچے دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے۔
کلائی کی بالائی رگ	الشریان الکعبری	ریڈیل آرٹری	یہ بازو کی رگ سے شروع ہوکر کلائی کے بیرونی کنارے کی سامنی سطح کے برابر نیچے کو جاکر ہتھیلی میں گہرا شریانی محراب بناتی ہے
کلائی کی زیریں رگ	الشریان الزندی	النر آرٹری	یہ بازو کی رگ سے شروع ہوکر کلائی کے اندر کی طرف جاکر شریانی محراب بناتی ہے
سینے کی شاہ رگ	اورطی الصدری	تھوریکس اے آرٹا	یہ محراب اورطی کا بڑھاؤ ہے سینے سے حجاب حاجز کے سوراخ کے راستے پیٹ میں جاکر یہ پیٹ کی شاہ رگ کہلاتی ہے
پیٹ کی شاہ رگ	اورطی البطنی	ایب ڈومی اے آرٹا	یہ سینے کی شاہ رگ کا بڑھاؤ کر کے چوتھے مہرے کے مقابل دونوں شاخوں پیڑو کی عام رگ نالی میں منقسم ہو جاتی ہے
پیڑو کی عام رگ	الشریان الحرقفی الاصلی	کامن الی اک آرٹری	ان کی تعداد دو ہے پیٹ کی شاہ رگ سے شروع ہوکر ایک دائیں اور ایک بائیں طرف پیڑو میں نیچے اور باہر جاکر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔
پیڑو کی اندرونی رگ	الشریان الحرقفی الباطن	انٹرنل الی اک آرٹری	یہ پیڑو کی عام رگ سے شروع ہوتی ہے پیڑو کی ہڈی کے سوراخ میں پہنچ کر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے
پیڑو کی بیرونی رگ	الشریان الحرقفی الظاهرة	اکسٹرنل الی اک آرٹری	یہ پیڑو کی عام رگ سے شروع ہوتی اور نیچے و باہر کی طرف جاکر کنج ران پر سے گزر کر ران کی رگ میں ختم ہو جاتی ہے۔

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام	آغاز و انجام و وضع قیام وغیرہ
ران کی رگ	الشریان الفخذی	فیمرل آرٹری	یہ پیڑو کی بیرونی رگ سے شروع ہو کر ران کے سامنے اور اندر کی طرف نیچے جاکر گھٹنے کے جوڑ سے ذرا اوپر گھٹنے کی رگ میں ختم ہو جاتی ہے
گھٹنے کی رگ	الشریان المابضی	پاپ لے ٹی ال آرٹری	یہ ران کی رگ کا بڑھاؤ ہے گھٹنے کی پچھلی طرف سے ترچھے طور پر نیچے اور باہر جاکر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے
پنڈلی کی سامنی رگ	الشریان القصبی المقدم	این ٹی ریر ٹی بی ال آرٹری	یہ گھٹنے کی رگ سے شروع ہو کر اور پنڈلی کے سامنے کی طرف آکر نیچے کو جاتی ہے ٹخنے کے جوڑ کے نیچے پہنچ کر پشت پائی رگ میں ختم ہو جاتی ہے
پشت پا کی رگ	الشریان الحذی الظہری	ڈارسے لس پیڈس آرٹری	یہ پنڈلی کی سامنی رگ سے شروع ہو کر پشت پا پر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔
پنڈلی کی پچھلی رگ	الشریان القصبی الخلفی	پوسٹری آر ٹی بی ال آرٹری	یہ گھٹنے کی رگ سے شروع ہو کر اندر کی طرف جاتی ہوئی ٹخنے اور ایڑی کے درمیان جاکر دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے۔

عروق شعریہ بال کی مانند باریک عروق ہیں جنہیں خوردبین کی مدد کے بغیر دیکھا نہیں جا سکتا خون کی رگیں ان پر ختم ہوتی ہیں اور وریدیں یہاں سے شروع ہوتی ہیں۔ ان کی جسامت انچ کا $\frac{1}{3000}$ حصہ ہوتی ہے۔

اوردہ انہیں نیلی رگوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ جسم سے کثیف خون کو واپس لاکر دل کے دائیں اذن میں پہنچاتی ہیں۔ جہاں سے وہ خون دل کے بائیں بطن میں ہو کر پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے چلا جاتا ہے۔ اگرچہ تمام وریدیں جسم کا

کثیف خون دل میں واپس لاتی ہیں۔ مگر پھیپھڑے کی وریدیں اس قاعدے سے الگ ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ پھیپھڑوں سے صاف شدہ خون دل کے بائیں اُذن (کان) میں واپس آتا ہے۔ اس لئے انہیں ورید شریانی بھی کہتے ہیں۔

وریدوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) جلدی وریدیں۔ یہ جلدی خون کو گہری وریدوں میں لے جاتی ہے۔ (۲) گہری وریدیں۔ جو اپنی ہم نام شریانوں کے ہمراہ ایک ہی غلاف میں رہتی ہیں۔ ان میں سے ایسی وریدوں کو جو کہ چھوٹی چھوٹی شرائین مثلاً کہنے کی شریان یا کلائی کی اندرونی و بیرونی شرائین وغیرہ کے ہمراہ دو دو ہوتی ہیں۔ انہیں ندیمی وریدیں کہتے ہیں مگر بڑی شریانوں کے ہمراہ صرف ایک ایک ورید ہوتی ہے۔ (۳) جیب کی مانند وریدیں۔ یہ فعل کے لحاظ سے وریدوں کی مانند مگر بناوٹ کے لحاظ سے وریدوں سے مختلف جیب کی طرح ہوتی ہیں۔ یہ دماغ اور رحم کی دیواروں میں پائی جاتی ہیں۔ انہیں انگریزی میں سائنسز کہتے ہیں۔

وریدوں کے نام اکثر وہی ہوتے ہیں۔ جو اُن کی ہم نام شرائین کے ہوتے ہیں۔ انہیں پانچ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) سر اور چہرے کی وریدیں (Facial Veins) (۲) گردن کی وریدیں (Jugular Veins) (۳) ہاتھ کلائی اور بازو کی وریدیں (۴) پاؤں۔ پنڈلی اور ران کی وریدیں (۵) دھڑ کی وریدیں۔

ورید کی ساخت میں تین پرت ہوتے ہیں۔ ورید کا درمیانی لحمی پرت شریانوں کے مقابلہ میں بہت پتلا اور کمزور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ورید کٹ جانے کے بعد بند ہو جاتی ہے۔ لیکن شریان کھلی رہتی ہے۔

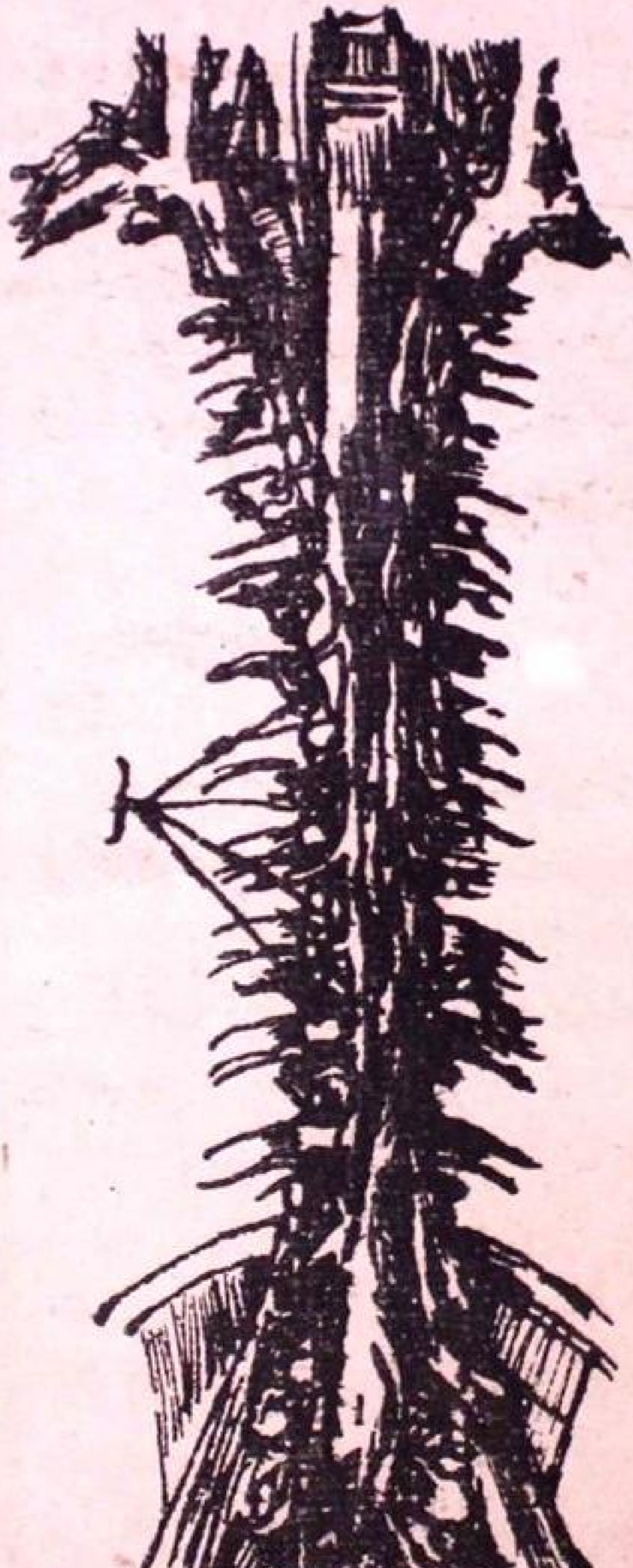
عروق جاذبہ

جذب کرنے والے عروق عُرُوقِ جَاذِبَہ ایب سار بنٹس (Absorbents)

ان عروق کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایک وہ جو پانی جیسی لطیف رطوبت کو تمام جسم میں جذب کر کے دل کے قریب والی بڑی وریدوں میں پہنچاتے ہیں۔ انہیں عروق مائیہ (Lymphatics) کہتے ہیں۔ یہ باہم مل کر ایک جالی کی صورت اختیار کرتی ہیں۔ اس جال کی شاخیں اپنے قریبی عروق جاذبہ میں جا

ملتی ہیں۔ (۲) یہ ہضم شدہ غذا کا دودھ کی مانند سفید رس (کیلوس) جذب کر کے خون تک پہنچاتے ہیں۔ انہیں عروق لبنیہ (ماساریقا) کہتے ہیں۔ یہ اس قدر شفاف ہوتی ہیں کہ ان کے اندر رطوبت صاف دکھائی دیتی ہے۔ ان میں متعدد کواڑ پائے جاتے ہیں، جن کی وجہ سے ان کی شکل گرہ دار ہو جاتی ہے۔



قناۃ الصدر کا آغاز و انجام

سینے کی نالی قناۃ الصدریہ
تھوریسک ڈکٹ

(Thoraxicbuct)

یہ عروق جاذبہ کی ایک موٹی سی نالی ہے جس کے ذریعہ رطوبت مائیہ اور رطوبت لبنیہ کا بہت سا حصہ خون میں پہنچتا ہے۔ یہ کمر کے دوسرے مہرے کے مقابل سے شروع ہو کر اوپر کو جا کر حجاب حاجز کے سوراخ اورطی سے گزر کر چھاتی میں جاتی ہے۔ اور پشت کے چوتھے مہرے کے قریب سامنے بائیں جانب کی گردن کی اندرونی ورید اور ہنسلی کے نیچے والی ورید کے مقام اتصال پر ختم ہوتی ہے جوانوں میں اس کی لمبائی ۱۸ سے ۲۰ انچ تک ہوتی ہے دیگر عروق جاذبہ کی طرح اس میں بھی کواڑ ہوتے ہیں۔ اس کے خاتمہ پر

خاص طور پر اس میں ہلالی شکل کے دو کواڑ ہوتے ہیں۔ کمر۔ آنتوں۔ چھاتی۔ دل۔ بائیں پھیپھڑے۔ اوپر کی بائیں کلائی اور بازو۔ سر اور گردن کی بائیں جانب کے عروقِ جاذبہ مختلف مقامات پر اس نالی میں ختم ہوتے ہیں۔

دائیں جانب بھی عروقِ جاذبہ کی ایک نالی ہوتی ہے جو قریباً ایک انچ لمبی اور ½ انچ موٹی ہوتی ہے۔ اور داہنی جانب کی گردن کی اندرونی ورید اور ہنسلی کے نیچے والی ورید کے مقام اتصال پر باہر کی طرف ختم ہوتی ہے۔ اس کے اختتام پر بھی دو کواڑ ہوتے ہیں۔ اس نالی میں دہنی طرف کے اوپر کے دھڑ۔ دائیں پھیپھڑے دل کی داہنی سطح اور سر اور گردن کی دائیں جانب کے عروقِ جاذبہ ختم ہوتے ہیں۔

نیچے کے دھڑ کے عروقِ جاذبہ باہم مل کر پیٹ کے عروقِ جاذبہ میں اور آخر سب مل کر سینے کے عروقِ جاذبہ میں نالی میں جا ملتے ہیں۔

نظامِ عصبی

نظامِ عصبی — نروس سسٹم

(Nervous System)

نظامِ عصبی سے مراد دماغ۔ حرام مغز اور عصبی عقدے ہیں۔ جن سے اعصاب یا پٹھے نکل کر تمام جسم میں پھیلتے ہیں۔ اسے مزید دو جماعتوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) دماغی و نخاعی — اس میں دماغ۔ حرام مغز اور ان کے متعلقہ اعصاب ہوتے ہیں۔ حس و حرکت۔ حواس خمسہ ظاہری و باطنی اسی نظام سے متعلق ہیں۔

(۲) نظامِ ہمدردی — اس میں عقودِ عصبی اور ان کے متعلقہ اعصاب ہوتے ہیں۔ اس نظام سے حرارتِ جسم۔ غدودوں کی رطوبت کی پیدائش اور انہضامِ طعام وغیرہ کے افعال ہوتے ہیں۔

افعال کے لحاظ سے اعصاب کی پھر دو قسمیں ہیں:۔

(۱) اعصابِ حرکت (۲) اعصابِ حس۔

دماغی اعصاب کے بارہ جوڑے ہیں۔ جو دماغ کے مختلف حصص سے شروع ہوتے ہیں۔ ان کا مفصل ذکر ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱) سونگھنے عصب — (العصب الشمی۔ الفیکٹری نرو) یہ نورت خامہ



دماغ اور حرام مغز

کا خاص عصب ہے۔ جو دماغ کے سامنے کے حصّہ سے شروع ہوتا ہے اور باریک باریک بیس شاخوں کے ذریعہ ناک کی اندرونی جھلی میں ختم ہوتا ہے۔ یہ ہر قسم کی بُو سے متاثر ہو کر اسے دماغ تک پہنچاتا ہے۔

(۲) دیکھنے کا عصب

(العصبُ البصری۔ آپٹک نرو) یہ قوتِ باصرہ کا خاص عصب ہے یہ دو جڑوں کے ذریعہ مقدم دماغ کے نچلے حصّہ سے شروع ہوتا ہے دائیں طرف کے ریشے بائیں آنکھ میں اور بائیں طرف والے دائیں آنکھ میں جاکر آنکھ کا پردہ نورانی بناتے ہیں

(۳) عضلات چشم کا عصب

(العصبُ المحرک للمقلہ۔ موٹر آکولی نرو) یہ دو جڑوں کے ذریعہ دماغ سے شروع ہو کر اور دو شاخوں میں منقسم ہو کر ہر دو خانۂ چشم میں داخل ہوتا ہے۔ جہاں وہ آنکھ کے ڈھیلے کے حرکت دینے والے عضلات میں ختم ہوتا ہے۔ اس سے آنکھوں میں مختلف حرکات رونما ہوتی ہیں۔

(۴) بالائی عضلہ چشم کا عصب

(العصبُ الاشتیاقی۔ پےتھے ٹک نرو) یہ عصب محرک مقلہ کے قریب

سے شروع ہو کر خانۂ چشم میں آنکھ کے بالائی ترچھے عضلہ میں ختم ہوتا ہے۔ چونکہ یہ آنکھ کو چرخی کی مانند حرکت دیتا ہے۔ اس لئے اسے چرخی نما پٹھہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) چہرے کا ثلاثی عصب (العَصَبُ الثلاثی الوجہی۔ ٹرائی فیسی اَل نرو) یہ کل دماغی اعصاب سے زیادہ تیز اور بڑا ہوتا ہے۔ چہرے کی طاقت، حس چبانے کے عضلات کو طاقت حرکت اور دہن کی طاقتِ ذائقہ بخشتا ہے۔ اس کی دو جڑیں ہوتی ہیں۔ (۱) حرکتی (۲) حسّی جس سے ایک ہلالی شکل کی بلند آرسی بنتی ہے۔ اور اس میں سے تین چار شاخیں نکل کر آنکھوں پپوٹوں، ناک۔ لب۔ دندان اور تالو وغیرہ میں جاتی ہیں۔

(۶) بیرونی عضلہ چشم کا عصب (العَصَبُ المُحرک الوحشی للعین۔ ایب ڈوسی این سس نرو) یہ دو جڑوں کے ذریعہ دماغ سے شروع ہو کر اور خانۂ چشم میں جا کر آنکھ کے بیرونی محرک عضلہ پر ختم ہوتا ہے۔

(۷) عصب الوجہ (العَصَبُ الوجہی۔ فے شی ال نرو) یہ عصب چہرے کے کل عضلات زبان وغیرہ کے عضلات کو طاقتِ حرکت دیتا ہے۔ یہ دماغ سے شروع ہو کر کان کے ہمراہ کان کے اندر جاتا ہے۔ اور پھر باہر آکر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ اس عصب کی گیارہ شاخیں ہوتی ہیں۔

(۸) کان کا عصب (العُصبُ السمعی۔ آڈی ٹوری نرو) یہ قوت سامع کا خاص عصب ہے۔ جو عصب الوجہ سے شروع ہو کر اندرونی کان میں ختم ہوتا ہے یہ ہر قسم کی آوازوں کے احساس کو کان تک پہنچاتا ہے۔

(۹) زبان اور حلق کا عصب (العصب اللسانی والبلعومی۔ گلاسو فیرنجیل نرو) یہ عضلات حلق کو قوتِ حرکت اور زبان کو قوتِ ذائقہ بخشتا ہے اور منہ کی جھلی اور زبان کی جڑ میں ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۰) پھیپھڑے اور معدے کا عصب (العصب الرئوی والمعدی۔ وگیس نرو یا نیموگیسٹرک نرو) یہ کل دماغی اعصاب کی نسبت لمبا ہوتا ہے۔ آلات تنفس و صوت کو حس و حرکت دیتا ہے۔ اور حلق، مری، معدہ و دل کو طاقت دیتا ہے۔ یہ معدے کے مقابل اور پچھلی سطح پر ختم ہوتا ہے۔ اس کی گیارہ شاخیں ہوتی ہیں۔ اس کی وسعت تقسیم کے پیش نظر اسے عصب متغیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

(۱۱) گردن کے عضلات کا عصب (العصب الشوکی والاضافی۔ سپائنل

ایکسیسری نروز) دراصل دو حصّوں سے مِل کر بنتا ہے۔ ایک حصہ دماغ سے شروع ہوتا ہے دوسرا نخاع سے جو کھوپڑی میں جا کر پہلے حصّہ سے مِل جاتا ہے۔ پھر دسویں دماغی عصب کے غلاف کے اندر ہی اندر کھوپڑی سے باہر آکر گردن کے عضلات میں ختم ہوجاتا ہے۔

(۱۲) زبان کا عصب (العصب تحت اللسانی ۔ ہائپوگلاسل نرو) یہ زبان کے جملہ عضلات میں پھیل کر انہیں قوتِ حرکت دیتا ہے دماغ سے باہر آکر گردن پر سے ہوتا ہوا زبان کے ایک عضلے میں ختم ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ بعض اطبا عصب الوجہ اور عصب سمع کو ایک ہی جوڑا سمجھتے ہیں اور بعض عصب ششم کو زوائد عملیہ کہہ کر اعصاب دماغ میں شمار نہیں کرتے۔

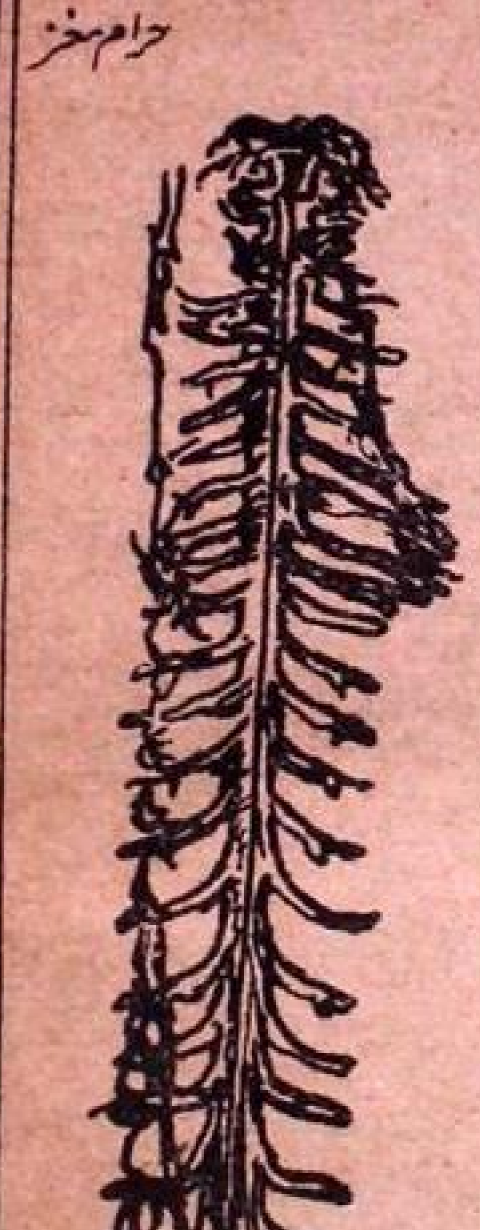
نخاعی اعصاب

حرام مغز کے پٹھے — الاعصاب النخاعیہ — سپائنل نروز

(Spmal Nerves)

یہ اعصاب حرام مغز سے نکل کر جسم کے مختلف اعصاب میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔ ان کے کل اکتیس جوڑے ہوتے ہیں تفصیل یہ ہے آٹھ جوڑے گردن میں، بارہ جوڑے پشت میں پانچ جوڑے کمر میں، پانچ جوڑے نشست گاہ میں، ایک جوڑا دُم کی ہڈی میں ہوتا ہے۔ ہر ایک عصب دو جڑوں کے ذریعہ نخاع سے شروع ہوتا ہے ان میں اگلی جڑ قوتِ حرکت کی ہوتی ہے اور پچھلی جڑ پر ایک ایک بلندی ہوتی ہے۔ اس بلندی سے باہر کی طرف دونوں جڑیں باہم مِل کر نخاعی عصب بناتی ہیں۔ جو ریڑھ کی ہڈی کے سوراخوں سے باہر آکر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے ان سب نخاعی اعصاب کے اگلے حصّے جسم کی اگلی سطح پر اور اعصاب میں قوتِ حس و حرکت عطا کرتے ہیں۔ اور پچھلے حصّہ جسم کی پچھلی سطح میں۔ گردن کا پہلا عصب اور دمچی کا عصب دو دو شاخوں میں منقسم نہیں ہوتے۔ اور پشت کے نخاعی اعصاب کے اگلے حصّے اپنی جائے اختتام تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے ہیں۔ مگر دیگر نخاعی اعصاب کے اگلے حصّے ایک دوسرے کے ساتھ مِل کر جال بناتے ہیں۔ (شکل اگلے صفحہ پر)

(۱) گردن کے پٹھے (الاعصاب العنقیۃ ۔ سروائیکل نروز) یہ پٹھے تعداد میں آٹھ ہیں ان کی پچھلی جڑیں اگلی جڑوں کی نسبت تین گنا موٹی ہوتی ہیں پہلے، دوسرے اور تیسرے اور چوتھے اعصاب کے اگلے حصّوں کی سطح باہم مِل کر ایک جال بناتی ہیں۔ جسے گردن کا عصبی جال کہتے ہیں اس میں سے کئی ایک شاخیں نکل کر شاخ در شاخ



اعصابِ نخاعی کے ۳۱ جوڑے

ہو کر کھوپڑی کی جلد گدّی چہرے۔ بیرونی کان ہنسلی کندھے۔ اور حجاب حاجز میں پھیل کر قوتِ حس و حرکت دیتی ہیں۔ گردن کے پٹھے۔ ساتویں اور آٹھویں اعصاب اور پشت کے پہلے عصب کی شاخوں کے باہم ملنے سے کندھے اور بازو کا عصبی جال بنتا ہے۔ جس سے ۱۲ شاخیں نکلتی ہیں۔ جو ہنسلی کے نیچے سینے کندھے کے عضلات اور جلد بازو اور کلائی کے اندرونی اور درمیانی مقامات میں جاتی ہیں۔ کلائی والی دونوں شاخیں پھر شاخ در شاخ ہو کر ہاتھ اور انگلیوں میں جاتی ہیں۔

(۲) پیٹھ کے پٹھے

(الاعصاب الظہریہ۔ ڈارسل نروز) ان پٹھوں کے بارہ جوڑے ہوتے ہیں۔ ان کی جڑیں نہایت چھوٹی چھوٹی اور نازک ہوتی ہیں۔ یہ پٹھے سینے اور شکم کے عضلات اور جلد میں حس و حرکت دیتے ہیں

(۳) کمر کے پٹھے

(الاَعْصَابُ الْقَطْنِیَّۃُ۔ لمبر نروز) کل پانچ جوڑے ہیں یہ کمر سرین پیڑو۔ اعضائے تناسل کے عضلات اور جلد میں حس و حرکت دیتے ہیں۔

(۴) نشست گاہ اور دُمچی کے پٹھے

(الاَعْصَابُ الْعُجْزِیَہ وَالْعَصَبُ الْعُصْعُصِی۔ سیکرل اینڈ کاک سیجی اَل نروز) نشست گاہ کے پانچ جوڑے اور دُمچی کا ایک جوڑا ہوتا ہے۔ نشست گاہ کی ہڈی کے پہلے۔ دوسرے اور تیسرے اعصاب کے اگلے حصّے۔ اوپر کی طرف کمر اور نشست گاہ کی عصبی رسّی بناتے ہیں اور نیچے کی طرف چوتھے عصب سے مل کر نشست گاہ کا عصبی جال بناتے ہیں۔ اس جال میں سے چھ شاخیں نکلتی ہیں۔ جن میں سے آخری دو شاخیں بہت بڑی ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے آخری شاخ تو جسم کے دیگر کل اعصاب سے موٹی چوڑی اور بڑی ہوتی ہے یہ آخری شاخیں

اور کبھی شاخوں میں بٹ کر جانگ اور پاؤں کے عضلات اور جلد میں حس و حرکت پہنچاتی ہیں۔

(۵) پیڑو کا چھوٹا پٹھا (اَلعَصبُ الوُرکی الصغیر۔ سمال شیاٹک نرو) نشست گاہ کے عصبی جال سے شروع ہو کر نشست گاہ کی ہڈی کے سوراخ کے اسفنے پیڑو سے باہر آتا ہے۔ اس عصب کی شاخیں سرین کے عضلات اور جلد فوطے، ران کے بیرونی حصے اور پنڈلی کی جلد میں جاتی ہیں۔

(۶) پیڑو کا بڑا پٹھا (اَلعَصبُ الورکی الکبیر۔ گریٹ شیاٹک نرو) یہ پٹھا جسم کے دیگر پٹھوں کے مقابلہ میں بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور ایک انچ موٹا ہوتا ہے۔

(۷) گھٹنے کا اندرونی پٹھا (العصبُ المابضی الانسی۔ انٹرنل پاپلے ٹیل نرو) یہ عصب پیڑو کے بڑے عصب سے شروع ہوتا ہے یہ گھٹنے کے جوڑ کے نیچے جا کر پنڈلی کا پچھلا عصب کہلاتا ہے۔

(۸) پنڈلی کا پچھلا پٹھا (العصب القصبی الخلفی۔ پوس ٹیری اَل ٹیبی اَل نرو) یہ گھٹنے کے اندرونی عصب سے شروع ہو کر نیچے کو جا کر اندرونی ٹخنے اور ایڑی کے درمیانی مقام پر پہنچ کر تلوے کی اندرونی اور بیرونی شاخوں میں منقسم ہوجاتا ہے۔ جو پھر شاخ در شاخ ہو کر ٹخنے کے جوڑ، پاؤں کے تلوے کی جلد اور پاؤں کی انگلیوں وغیرہ میں جاتی ہیں۔

(۹) گھٹنے کا بیرونی پٹھا (العصب المابضی الوحشی۔ ایکسٹرنل پاپلے ٹیل نرو) یہ پیڑو کے بڑے عصب سے شروع ہو کر ترچھے طور پر باہر جا کر پنڈلی کے بالائی حصے میں دو شاخوں میں منقسم ہوجاتا ہے۔

(۱۰) پنڈلی کا سامنا پٹھا (العصب القصبی المقدم۔ اینٹی ریر ٹیبی اَل نرو) یہ عصب گھٹنے کے بیرونی عصب سے شروع ہو کر پنڈلی کی اگلی سطح پر سے نیچے جا کر ٹخنے کے جوڑ کے سامنے دو شاخوں میں منقسم ہوجاتا ہے جو پھر دو شاخوں میں منقسم ہو کر ٹخنے اور پاؤں کے اندرونی اور بیرونی سطح کی جلد پر آجاتا ہے۔

(۱۱) ہمدردی کے پٹھے (الاعصاب السمپاتوتیہ۔ سم پے تھے ٹک نرونز) یہ دو پٹھے مہروں کے ستون کے سامنے ہر دو جانب رہتے ہیں۔ یہ کھوپری کے پیندے سے دُمچی کی ہڈی کی جڑ تک پھیلے ہوتے ہیں۔ ان میں

عصبی عقدے یا بلندیوں کے ۲۸ جوڑے اور ایک اکیلی بلندی ہوتی ہے ہر طرف ہوتی ہے۔ ہر طرف کی عصبی بلندیاں شاخوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملی رہتی ہیں۔

احشاء کا بیان

اندرونی اعضاء کو عربی میں احشاء اور انگریزی میں وِسرا کہتے ہیں۔ یہ جسم کے متفرق جوفوں میں سکونت رکھتے ہیں۔ مثلاً دماغ کھوپری میں۔ نخاع ریڑھ کی ہڈی کے جوف میں۔ دل پھیپھڑے وغیرہ سینے کے جوف میں رہتے ہیں۔ معدہ جگر۔ آنتیں وغیرہ پیٹ کے جوف میں رہتے ہیں۔ مثانہ اور اندرونی اعضاء تناسل پیڑو کے جوف میں رہتے ہیں۔ ان کا مختصر بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اندرونی اعضاء

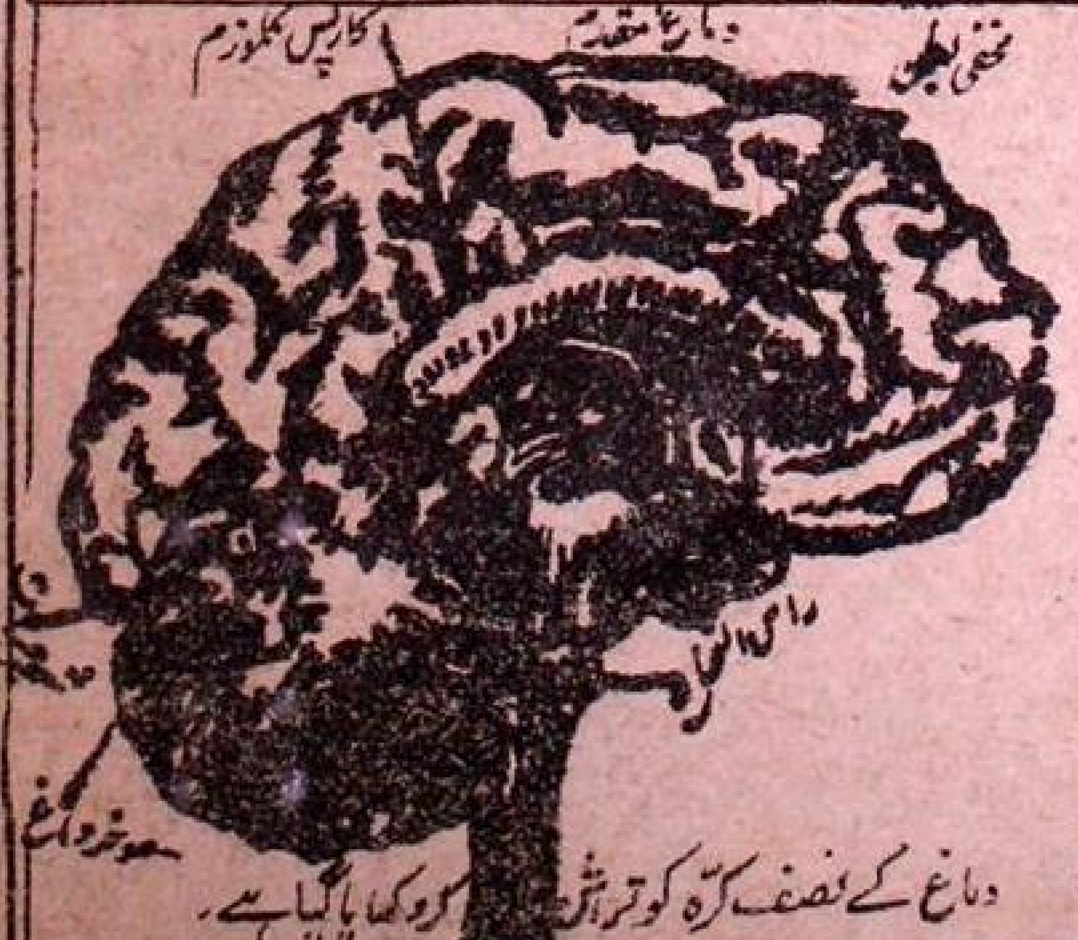
جسم کے تین بڑے جوف ہیں۔ جن میں تقریباً تمام اندرونی اعضاء رہتے ہیں۔

(۱) دماغ۔ اس کے تین بڑے حصے ہیں۔

(۱) مقدم دماغ یا بڑا دماغ۔ (Cerebrum)

(۲) موخر دماغ یا چھوٹا دماغ۔ (Ceregallum)

(۳) راس النخاع۔ (Medulla Oblon Gata)



دماغ کے نصف کرہ کو ترشہ کر کے دکھایا گیا ہے۔

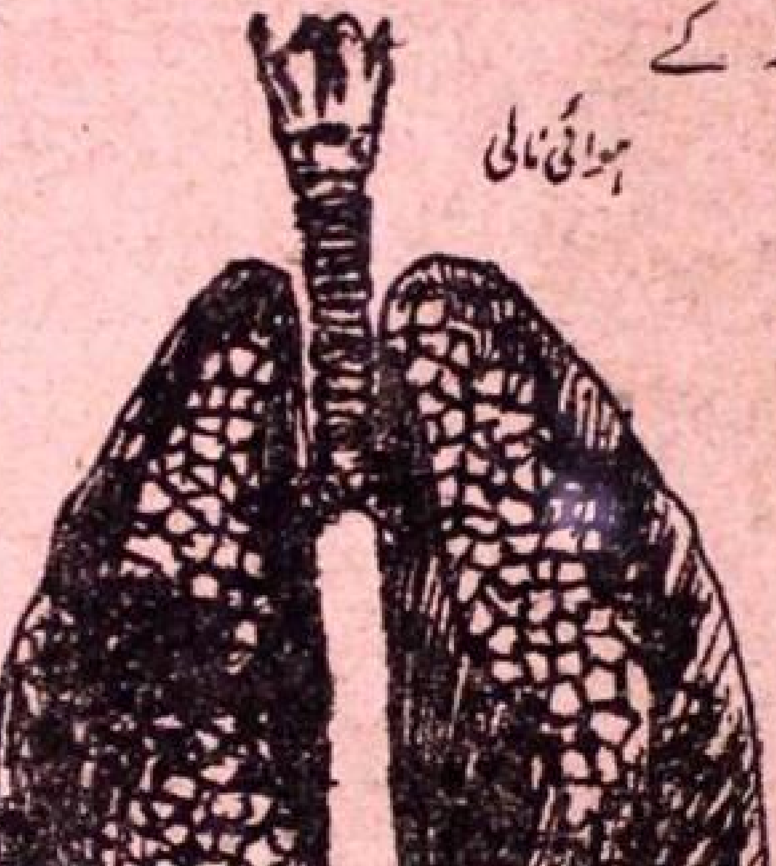
ہر سہ حصوں کو ملانے سے دماغ ترتیب پذیر ہوتا ہے جو کھوپری کے تمام جوف میں سماتا ہے مقدم دماغ کل دماغ کا ۸/۷ حصہ ہوتا ہے۔ حرام مغز دماغ کا توسیع یافتہ حصہ ہے

دوسرے دو جوف دھڑ میں موجود ہیں جو حقیقت میں ایک ہی جوف ہے جسے ڈیافرغما دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے، اوپر کا حصہ سینہ یا چھاتی کا جوف اور نچلا حصہ پیٹ کا جوف ہوتا ہے چھاتی کے جوف کے اندر عمل دوران خون اور تنفس کے بڑے اعضاء رہتے ہیں۔ اس جوف کو تقریباً پھیپھڑے گھیر لیتے ہیں۔

دل پھیپھڑوں کے بیچ درمیانی حد سے بائیں طرف کو ہوتا ہے پھیپھڑے سانس لینے کے اعضاء ہیں۔

ہوائی نالی

(Trachea) یہ منہ کے عقبی حصے کے عین نیچے سے شروع ہوتی ہے جو گردن میں سے گزرتی ہوئی سینہ میں داخل ہوتی ہے تھوڑی دور جاکر یہ نالی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے جنہیں برونکائی (Bronchi) کہتے ہیں یہ دونوں شاخیں ایک بائیں اور دوسری دائیں پھیپھڑے میں داخل ہو جاتی ہے۔



دل

دل قلب ہارٹ (Heart)

دل کے چار حصے ہیں۔ دل کے اوپر کے دو حصے خون وصول کرنے والے اور نچلے دو خون دھکیلنے والے خانے ہیں۔ خون کی دو بڑی رگیں ورید اعظم بالائی

اوپر سے اور ورید اعظم زیریں۔ نیچے سے اوپر کے

Ver V2



دِل

اوپر کے دائیں خانہ میں داخل ہوتی ہیں۔ یہ نیلے خون کی دو بڑی نالیاں ہیں۔ جو جسم کے تمام حصوں سے گندہ خون دل کے اس حصہ میں لاتی ہیں۔ اوپر کے بائیں حصہ میں سُرخ خون کی چار رگیں کھلتی ہیں جنہیں پھیپھڑے کی وریدیں Polmonary (Veins) کہتے ہیں۔ یہ پھیپھڑوں سے سُرخ رنگ کا خون اوپر کے بائیں خانہ میں لاتی ہیں۔ نچلے دائیں خانہ سے نیلگوں خون کی ایک بڑی نالی نکلتی ہے۔ جسے پھیپھڑے کی شریان (Pulmonary Artery) کہتے ہیں۔ جو گندہ خون پھیپھڑوں کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ شریان اس خانہ سے نکلنے کے بعد بہت تھوڑی دُور تک جاتی ہے۔ اور دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ ایک دائیں پھیپھڑے میں اور دوسری بائیں پھیپھڑے میں جاتی ہے۔ دِل کے نچلے بائیں حصہ سے سُرخ رنگ کے خون کی ایک نالی نکلتی ہے اسے شاہ رگ (Aorsta) کہتے ہیں۔ یہ جسم کے تمام حصوں میں صاف خون پہنچاتی ہے۔

ان اعضاء کے علاوہ خوراک کی نالی منہ کے پیچھے سے ہو کر گردن میں داخل ہوتی ہے۔ پھر سینہ میں سے گزرتی ہوئی دیافرغما کو چیر کر پیٹ کے جوف میں داخل ہوتی ہے۔ جہاں یہ معدے میں جا ملتی ہے۔ دیافرغما کے نیچے پیٹ کا جوف ہے۔ جس کی دیواریں زیادہ تر عضلاتی ہیں۔ اس جوف کے اندر بہت سے اہم اعضاء ہیں۔

دیافرغما کے عین نیچے اور دائیں طرف بھورے سُرخ رنگ کا ایک بڑا عضو ہے جسے جگر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس کا وزن چار سے پانچ پونڈ ہوتا ہے اس کے



ہوتے ہیں۔ جگر کی نچلی سطح پر سبز رنگ کی ایک تھیلی ہوتی ہے جسے پتہ (Bladder) کہتے ہیں۔

جگر کے بائیں جانب معدہ ہوتا ہے۔ یہ ایک خم دار تھیلی ہے اور انہضام کا بہت بڑا عضو ہے معدے کے بائیں طرف ایک سرخی مائل عضو ہوتا ہے جسے طحال یا تلی کہتے ہیں ان اعضا کے نیچے



معدہ اور بارہ انگشت آنت کو کاٹ کر دکھایا گیا ہے۔

پیٹ کے باقی جوف میں انتڑیوں کی کنڈلیاں سمائی ہوئی ہیں۔ انتڑیوں کا ابتدائی حصہ سکڑا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے اسے چھوٹی آنت کہتے ہیں۔ یہی آنت پیٹ کے نچلے حصے کے دائیں جانب جاکر بڑی آنت بن جاتی ہے۔ بڑی آنت کا وہ حصہ جو چھوٹی آنت کے سرے کے عین درمیان میں ہوتا ہے۔ اندھی آنت (Caecum) کہلاتا

ہے۔ سیدھی آنت کا آخری سرا دھڑ کے نچلے سرے پر ایک چھوٹے سوراخ میں آملتا ہے جسے مبرز (Anus) کہا جاتا ہے۔ اگر چھوٹی آنت کی کنڈلیوں پر دھکیل کر ایک طرف کر دیا جائے تو جوف کا عقبی دیوار کے ساتھ ذیل کے اعضاء پائے جاتے ہیں۔

(۱) لبلبہ (Pancreas) یہ زردی مائل رنگ کا چربی والا غدود ہے۔ لبلبہ چھوٹی آنت کے پہلے حصہ سے تلی تک پھیلا ہوا ہے



گردے، ان کی شریانیں اور وریدیں۔ حالب اور مثانہ دکھائے گئے ہیں۔

(۲) گردے (Kidney)

یہ تعداد میں دو ہیں۔ ان کی لمبائی چار انچ اور چوڑائی ۲½ انچ ہوتی ہے۔ یہ ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف بارہویں پسلی کے سامنے ہوتے ہیں۔ یہ پیشاب خارج کرتے ہیں۔ گردے کے مجوف کنارے کے عین درمیان ایک گڑھا سا ہوتا ہے جس میں سے ایک سفید سی نالی نکلتی ہے۔ جسے حالب (Ureter) کہتے ہیں۔ حالبین ایک تھیلی میں جا کر کھلتے ہیں۔ یہ تھیلی پیڑو میں چوتڑ کی ہڈی کے پیچھے واقع ہوتی ہے اسے مثانہ (Urinary Bladder) کہتے ہیں۔ اس میں پیشاب جمع ہوتا رہتا ہے۔ ہر گردے کے اوپر والے سرے پر زرد رنگ کا چھوٹا سا غدہ ہوتا ہے۔ جسے کلاہ گردہ (Supra Renal Gland) کہتے ہیں۔ ان غدوں سے ایک رطوبت نکلتی ہے۔ جس سے جسم کی آب و تاب قائم رہتی ہے۔

باقی اعضاء کا مفصل ذکر اپنے اپنے مقام پر دیکھیں۔

دُوسرا باب

عِلم حفظِ صحت

(Hygiene)

عِلم حفظِ صحت سے مراد وہ علم ہے جس میں قوانین صحت کا بیان ہو۔

قوانینِ صحت سے مراد وہ قوانین ہیں جو ان اسباب کا تجربہ اور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی جسمانی صحت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ ان قواعد پر عمل کرنے سے انسان امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ اور عمر طبعی کو پہنچ سکتا ہے۔ ان قواعد کی افادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جملہ مذاہب عالم نے صفائی۔ اعتدال اور پرہیزگاری کی تاکید کی ہے۔ اور یہی اس علم کا منشا ہے۔ اسلام نے خاص طور پر طہارت پر بیحد زور دیا ہے اپنے جسم کو صحیح سالم اور توانا رکھنے کے لئے ہمیں اپنے جسم کی ساخت اور اعضاء کے طبعی افعال کا جاننا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے باب اوّل کا مطالعہ کریں۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ کن چیزوں کے کھانے اور پینے اور کن چیزوں سے پرہیز کر کے صحت کو بحال رکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ان چیزوں کا ذکر ذیل میں مختصر طور پر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ہوا زندگی کے لئے سب سے مقدم چیز ہوا ہے۔ غذا کے بغیر تو انسان چند دنوں بلکہ ہفتوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن ہوا کے بغیر دو چار منٹ بھی زندہ رہنا ناممکن ہے۔

پس ہوا کا مختلف غلاظتوں اور آلائشوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صاف اور ستھری ہوا اور پُرفضا مقام میں زندگی گزارنے والے انسان تنگ و تاریک مکانات میں رہنے والوں کے مقابلہ پر زیادہ تندرست و توانا ہونے کے علاوہ زیادہ خوبصورت بھی ہوتے ہیں۔

"ہوا کی ماہیت اور اس کے اجزاء"

ہوا ایک جسمِ لطیف ہے جو دکھائی نہیں دیتا اس کے اجزائے مرکبہ یہ ہیں:۔

نائٹروجن	۷۹ فی صدی
آکسیجن	۲۰٫۹۶ فی صدی
کاربانک ایسڈ گیس	۰٫۰۴ فی صدی
	۱۰۰٫۰۰

اس کے علاوہ ہوا میں قلیل مقدار میں امونیا اور اوزون اور کسی قدر پانی کے بخارات بھی پائے جاتے ہیں۔

(اوزون۔ یہ ایک قسم کی بہت تیز آکسیجن ہے جو نہایت پاک وصاف ہوا میں نہایت تھوڑی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً پہاڑوں کی چوٹیوں یا سطح سمندر کی ہوا میں یا سبزہ زاروں اور پر فضا مقامات کی ہوا میں۔

ہوائی کثافتیں

ہوا میں دخانی، معدنی، نباتی اور حیوانی چار قسم کی کثافتیں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ دخانی کثافتیں کاربانک ایسڈ گیس۔ کاربانک اکسائیڈ۔ اور امونیا وغیرہ ہوائی کثافتیں ہیں۔

۲۔ معدنی کثافتیں گرد غبار مٹی۔ چونہ۔ پتھر۔ سیسہ۔ تانبہ وغیرہ کے ذرات ہوا میں مل کر اڑتے رہتے ہیں۔ ایسے ذرات تنفس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں جا کر مختلف قسم کے امراض پیدا کرتے ہیں۔

نباتی وحیوانی کثافتیں۔ اس قسم کی کثافتیں ہوا میں بکثرت پائی جاتی ہیں اور معدنی کثافتوں کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ نباتی وحیوانی مواد متعفن ہو کر ہوا کو کثیف کر دیتے ہیں۔

ہوائی کثافت کے اسباب ہوا کو کئی ایک اسباب کثیف بناتے ہیں۔ مثلاً تنفس آگ اور دھواں، انبوہ کثیر۔ مکان کا باقاعدہ صاف نہ کرنا۔ گلی۔ بازار کوچہ وغیرہ کو مناسب طریقہ پر مختلف غلاظتوں و آلائشوں سے پاک نہ رکھنا۔

پاک وصاف ہوا حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیئے:۔

۱۔ مکانات میں اس امر کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ کہ تازہ اور صاف ہوا آتی رہے اور کثیف ہوا خارج ہوتی رہے۔

۲۔ بند کمروں میں نہ سونا چاہیئے۔ اور نہ منہ ڈھک کر سونا چاہیئے۔

۳۔ سونے کے کمرے کا ایک پٹ رات کو کھلا رکھنا چاہیے۔

۴۔ صبح کے وقت تمام دروازے اور کھڑکیوں کو کم از کم ایک بار ہوا کی آمد و رفت کے لئے کھول دینا چاہیے۔

۵۔ ہر کمرے میں روشن دان ہونا چاہیے۔

۶۔ ایک کمرے میں بہت سے اشخاص کو جمع ہونا یا سونا نہیں چاہیے۔

۷۔ حیوانات کو بند کوٹھڑیوں میں نہیں باندھنا چاہیے۔ اور نہ انہیں رہائشی مکانات کے صحنوں یا بالاخانوں کی نچلی منزل میں باندھنا چاہیے۔

۸۔ کسی بند کمرے میں آگ یا پتھر کے کوئلے نہیں جلانے چاہئیں۔

۹۔ ایک کمرے میں بہت سے لیمپ یا چراغ نہیں جلانے چاہئیں۔

۱۰۔ گھروں کو خوب صاف و ستھرا رکھنا چاہیے۔ خاص طور پر مریضوں کے کمروں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

"پانی"

ہوا کے بعد زندگی اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے پانی سب سے زیادہ ضروری چیز ہے قیام صحت کے لئے جیسے پاک و صاف ہوا کی ضرورت ہے ویسے ہی پاک و صاف پانی کی بھی ضرورت ہے۔ بھاری یا ثقیل پانی پینے سے بدہضمی ہو جاتی ہے۔ جس پانی میں چونے وغیرہ کے اجزا ہوں، اس کے استعمال سے مثانہ میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ نباتی یا حیوانی کثافتوں والے پانی کے پینے سے اسہال، پیچش، کرم شکم، ہیضہ اور محرقہ بطنی وغیرہ عارض ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پانی کی صفائی کی طرف توجہ دینا بھی بے حد ضروری ہے۔

"پانی کی ماہیت"

پانی دو گیسوں آکسیجن اور ہائیڈروجن کا مرکب ہے۔ چنانچہ پانی میں ایک حصہ ہائیڈروجن ہوتی ہے اور دو حصے آکسیجن۔ اس کا باہمی وزن ۸ : ۱ ہے۔ پانی کو ایک عرصہ تک عنصر مانا جاتا تھا۔ لیکن ۱۷۸۱ء میں کیونڈش نے ثابت کیا کہ یہ عنصر نہیں مرکب ہے

پانی کی صفات

خالص پانی صاف شفاف۔ بے رنگ۔ بے بو۔ بے ذائقہ ہوتا ہے یہ ہوا کے مقابلہ میں ۷۷۰ گنا بھاری ہوتا ہے۔ ۳۲ درجہ فارن ہائیٹ پر جم جاتا ہے اور ۲۱۲ درجہ پر کھولنے لگتا ہے۔ خالص پانی تندرستی

طور پر نایاب ہے۔ بارش کا پانی جو کہ چشمہ وکنوؤں وغیرہ کے پانی کے مقابلہ میں زیادہ پاک و صاف ہوتا ہے۔ زمین پر پہنچنے سے پہلے نائیٹروجن، آکسیجن، کاربن ڈائی اوکسائیڈ اور امینیا وغیرہ کی تھوڑی سی کثافت جذب ہوتی ہے۔ لیکن زمین پر گر کر وہ بالکل کثیف ہو جاتا ہے۔

اگرچہ پانی میں عام طور پر غذائیت تسلیم نہیں کی جاتی۔ لیکن درحقیقت یہ غذا کا جزو اعظم ہے کیونکہ انسان کی بناوٹ میں ۷۰ فی صدی یا دو تہائی سے تین چوتھائی تک پانی ہوتا ہے۔ اس لئے بقائے حیات کے لئے ہی یہ ضروری نہیں۔ بلکہ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ

۱۔ یہ غیر منہضم غذا کو تحلیل کرتا اور اس کے جزو بدن ہونے میں مدد دیتا ہے۔

۲۔ یہ خون کی رقت (پتلاپن) کو قائم رکھتا ہے۔ خون میں تقریباً ۸۰ فی صدی پانی ہوتا ہے۔

۳۔ یہ فضلات جسم کو براہ بول و براز اور پسینہ وغیرہ خارج کرتا ہے۔

"پانی سے متعلق ضروری معلومات و ہدایات"

۱۔ بقائے حیات کے لئے ہوا کے بعد پانی سب سے ضروری چیز ہے۔

۲۔ صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ صاف ستھرا پانی پینا چاہیئے۔

۳۔ کثیف، بدبودار اور غلیظ پانی پینا امراض کو دعوت دیتا ہے۔

۴۔ جھیل، جوہڑ یا تالاب کا پانی بھی پینے کے قابل نہیں ہوتا۔

۵۔ کنوؤں کو ہمیشہ پاک و صاف رکھنا چاہیئے۔

۶۔ ندی تالاب یا نہر میں کبھی غلاظت نہیں گرانی چاہیئے۔

۷۔ جہاں پینے کا پانی کسی دریا یا ندی سے لیا جائے وہاں اس کے کنارے پر صاف ریت میں چار پانچ فٹ گہرا گڑھا کھود لینا چاہیئے۔ تاکہ پانی ریت میں سے چھن کر آئے۔

۸۔ پانی وغیرہ نکالنے کے لئے چمڑے کے ڈول کی بجائے دھات کی بالٹی استعمال کرنی چاہیئے۔

۹۔ پینے کے پانی کو صاف ستھرے برتنوں میں رکھنا چاہیئے۔

۱۰۔ پانی کو ہمیشہ ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔ کھلا رکھنے سے اس میں غلاظت گرنے کا

اندیشہ ہے۔

۱۱۔ امراض سے محفوظ رہنے کے لئے پانی کو فلٹر کر کے یا اُبال کر پینا چاہیئے۔

غذا

غذا سے جسم کی پرورش ہوتی ہے۔ اس میں طاقت آتی ہے۔ اور وہ گرم رہتا ہے۔ قیامِ صحت اور بقائے حیات کے لئے ہوا اور پانی کے بعد غذا ایک نہایت ضروری چیز ہے۔

مختلف جسمانی حرکات و افعال کے باعث زندگی میں ہر روز بلکہ ہر لحظہ ہمارا جسم تحلیل ہوتا رہتا ہے پس تحلیل شدہ و صرف شدہ حصّہ جسم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور خوراک ہی سے جسم میں گرمی پیدا ہوتی ہے لہٰذا خوراک کے استعمال سے ہم دو فائدے حاصل کرتے ہیں۔

۱۔ وہ کمی پوری ہوتی رہے جو ہر وقت ہمارے جسم کے تحلیل ہونے سے واقع ہوتی رہتی ہے۔

۲۔ حرارت پیدا ہو کر وہ گرم رہتا ہے۔

چونکہ غذا کو جسم کی پرورش میں بڑا عمل دخل حاصل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ غذا ایسی استعمال کی جائے جس میں بہت زیادہ غذائیت ہو اور وہ جزوِ بدن بنتی چلی جائے۔ اگر غذا ان خصائص سے عاری ہوگی۔ تو وہ ناقص غذا کہلائے گی۔ اور اس قسم کی غذا کھانے سے ہمارے جسم میں گوناگوں عوارض پیدا ہو جائیں گے۔

چونکہ غذا جسم کی پرورش کرتی ہے۔ اس لئے اسے ان اجزا سے مرکب ہونا چاہیئے جن سے ہمارا جسم بنا ہے۔

چنانچہ ماڈرن ریسرچ سے ذیل کے عناصر ہمارے جسم کے اندر پائے جاتے ہیں اگر ایک آدمی کے جسم کا وزن ۱۵۴ پونڈ ہو تو اس میں ان عناصر کا یہ تناسب ہوگا۔

	گرین	اونس	پونڈ
آکسیجن		۰	۱۱۱
ہائیڈروجن	۰	۰	۱۵
نائیٹروجن	۰	۹	۳
فاسفورس	۱۹۰	۱۲	۱
سلفر	۲۱۷	۲	۰

	گرین	اونس	پونڈ
کیلسیم			۲
فلورین	۰	۲	۰
کلورین	۳۸۲	۲	۰
سوڈیم	۱۱۶	۲	۰
آئرن	۱۰۰	۰	۰
پٹاسیم	۲۹۰	۰	۰
میگ نیشیم	۱۲	۰	۰
سلیکا	۲	۰	۰

یہ عناصر جسم انسانی میں جدا جدا نہیں پائے جاتے۔

عناصر کی ترکیب کے لحاظ سے مواد غذائیہ مین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ پروٹین (P rotein) غذائے لحمیہ یعنی گوشت پیدا کرنے والی غذا

۲۔ فیٹس (Fats) یعنی شحمیات و روغنیات مثلاً گھی تیل وغیرہ

۳۔ کاربو ہائیڈریٹس (Carbo Hydrates) یعنی نشاستہ و شکر والی غذائیں

۴۔ سالٹس (Salts) یعنی نمکیات

۵۔ واٹر (Water) پانی

یہ ضروری مواد یا اجناس غذائیہ ہیں جنہیں مناسب مقدار میں کھائے بغیر صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ ان کے علاوہ بعض غیر ضروری اغذیہ بھی ہیں جو بطور تکلف و تفریح کے استعمال کی جاتی ہیں۔ مثلاً چائے۔ قہوہ۔ شراب وغیرہ

۱۔ پروٹینز (Proteins) یا غذائے لحمیہ۔ جس خوراک میں نائیٹروجن کا زیادہ حصہ ہو۔ اسے نائیٹروجنی یا گوشت پیدا کرنے والی خوراک کہتے ہیں۔ جسم کے گوشت پوست۔ رگ پٹھوں کی پرورش کے لئے اس قسم کی اغذیہ کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ نائیٹروجنی خوراک سے جسم میں کسی قدر طاقت آتی اور حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ پس روزانہ غذا میں اس قسم کی خوراک نہایت ضروری ہے۔ نائیٹروجنی اجزا حیوانی اور نباتی دونوں قسم کی غذاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر وہ حیوانی اغذیہ میں ہوتے ہیں۔ مثلاً گوشت۔ انڈا۔ مچھلی۔ دودھ۔ دہی۔ پنیر۔ گیہوں۔ مٹر۔ لوبیا۔ سیم ماش۔ مونگ وغیرہ۔

رات دن میں ایک جوان آدمی کو ڈیڑھ یا دو چھٹانک نائیٹروجنی غذا کی ضرورت ہے

اور زیادہ کام کرنے والے کو دو تین چھٹانک کی۔ لیکن سخت دماغی یا جسمانی محنت کرنے والے کو تین یا چار چھٹانک کی۔ اگر نائیٹروجنی غذا ضرورت سے زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو جسم میں خون کی زیادتی ہو کر مختلف قسم کے خونی امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۲۔ فیٹس (Fats) یعنی شحومات و روغنیات مثلاً گھی، تیل وغیرہ میں چونکہ زیادہ حصہ کاربن کا ہوتا ہے اس لئے روغنی خوراک کو کاربنی خوراک بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کی غذائیں جسم میں گرمی اور قوت پیدا کرنے کے علاوہ اسے فربہ بھی کرتی ہیں۔ اس لئے اسے غذائے مسمّنہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ایک جوان آدمی کو دن رات میں پون چھٹانک گھی کی ضرورت ہوتی ہے اور زیادہ محنت مشقت کرنے والے کو ڈیڑھ چھٹانک کی۔ لیکن ضرورت سے زیادہ چکنائی کھانے سے ہاضمہ خراب ہو کر دست آنے لگتے ہیں۔ روغنی غذا نشاستہ دار غذا کی نسبت جسم میں دو چند گرمی پیدا کرتی ہے۔

۳۔ کاربو ہائیڈریٹس (Carbo Hydrates) اس قسم کی غذا بھی جسم میں حرارت پیدا کرتی ہے اور اسے قوت بخشتی ہے۔ ہمارے ملک میں اس قسم کی غذا کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نسبتاً جلد ہضم ہو جاتی ہے کیونکہ دوران ہضم میں نشاستہ شکر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور شکر تمام جذب و ہضم ہو جاتی ہے یہ شکر جذب ہو کر جب جگر میں جاتی ہے تو وہاں یہ گلائی کوجن (شکر کبدی یا حیوانی) میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور وہاں سے بوقت ضرورت جسم میں حرارت و طاقت پیدا کرنے کے لئے صرف ہوتی رہتی ہے۔ ان سے بھی جسم میں چربی پیدا ہوتی ہے اسے ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے پر ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ اور عرصہ تک زیادہ مقدار میں کھانے سے ذیابیطس کے رونما ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ایک جوان آدمی کے لئے دن رات میں اس قسم کی غذا ۱۲-۱۳ چھٹانک ضروری ہوتی ہے۔ نشاستہ۔ چاول۔ شکر۔ اراروٹ آلو وغیرہ اس قسم کی غذائیں ہیں۔

۴۔ سالٹس (Salts) نمکیات۔ معدنی اور دیگر نمکیات کے بغیر بھی قیام صحت نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ نمکیات غذا خصوصاً لحمی غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتے ہیں۔ نیز وہ خون۔ ہڈیوں اور گوشت بدن کی ساخت کے کام آتے ہیں۔ چنانچہ جب نمکیات کی مقدار جسم میں کم ہو جاتی ہے تو ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے دوران خون

سست پڑ جاتا ہے۔ ایک جوان آدمی کے لئے دن رات میں ½ سے ½۱ چھٹانک تک نمکیات کی ضرورت ہوتی ہے۔

پانی۔ پانی غذا میں بدرقہ کا کام دیتا ہے۔ یہ اجزائے غذا کو جسم کے تمام حصوں میں لے جاتا ہے۔ کیونکہ اجزائے غذا اس میں حل ہو کر قابل جذب و حل ہو جاتے ہیں۔ نیز پانی جسم کے فضلات کو پاک وصاف کرتا ہے۔ یعنی بول و براز اور پسینہ وغیرہ پانی کی بدولت ہی جسم سے خارج ہوتے ہیں۔ اور اگر فضلات جسم سے خارج نہ ہوتے رہیں۔ تو بیماری اور موت یقینی ہے۔ زیادہ پانی پینا معدے کو کمزور کرتا ہے۔ سرد پانی پینے سے چونکہ حرارت معدہ کمزور ہو جاتی ہے اس لئے اس سے بھی معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ پس بہتر یہ ہے کہ غذا کے درمیان تو تھوڑا پانی پیا جائے۔ اور غذا کے دو تین گھنٹہ بعد حسب خواہش پانی پی لیا جائے۔ اگر غذا سے کوئی ایک گھنٹہ پہلے پانی پی لیا جائے تو اس سے بھی ہاضمہ خراب نہیں ہوتا۔ لیکن نہار منہ پانی پینا اچھا نہیں۔

مقدار غذا ہر شخص کے لئے مقدار غذا مقرر کرنا مشکل سی بات ہے کیونکہ عمر، جنسیت اور موسم وغیرہ کے لحاظ سے غذا کی مطلوبہ مقدار کم و بیش ہوتی ہے۔

(۱) **عمر**۔ چھوٹے بچوں کے لئے دودھ عمدہ غذا ہے۔ اس سے ان کے جسم کی خوب نشوونما ہوتی ہے۔ جوانی میں نشاستہ دار اور شیریں غذا کی مقدار بڑھا دینی چاہیئے۔ اور پانی بھی ذرا زیادہ پینا چاہیئے۔ بوڑھوں کو غذا آہستہ آہستہ اور کم کھانی چاہیئے۔

(۲) **جنسیت**۔ مردوں کو چونکہ عورتوں کی نسبت زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے اس لئے انہیں عورتوں کے مقابلہ میں غذا کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) **موسم**۔ سردی میں حرارت جسم کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاص طور پر ایسی غذا کی جو جسم میں حرارت اور قوت پیدا کرے۔ اسی لئے موسم سرما میں مکھن۔ گھی۔ انڈے۔ شیرینی اور نشاستہ دار غذائیں زیادہ کھائی جاتی ہیں۔ لیکن موسم گرما میں ایسی غذائیں کم کھانی چاہئیں۔ اور مرطب میوہ جات اور سرد غذائیں اور شربت زیادہ استعمال کرنی چاہئیں لیکن زیادہ سرد پانی اور برفاب نہ استعمال کرنا چاہیئے۔

روزانہ مقدار غذا ایک معمولی کام کرنے والے متوسط جوان آدمی کو روزانہ مندرجہ ذیل اجزائے غذائیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ نائیٹروجنی غذا یعنی گوشت وغیرہ	۲ چھٹانک روزانہ
۲۔ نشاستہ دار شیریں غذا	۱۲ یا ۱۳ چھٹانک روزانہ

۳۔ گھی، مکھن اور روغنیات — پون یا ایک چھٹانک روزانہ

۴۔ نمکیات (معدنی ونباتی) — ۱/۴ سے ۱/۲ چھٹانک روزانہ

لیکن غذا کی ترکیب اور شکل کے لحاظ سے، نیز عمر، پیشہ، قومیت، موسم اور ملک کے اعتبار سے مقدار اجزائے غذائیہ میں ضرور کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

زیادہ یا کم غذا کے اثرات

ضرورت سے زیادہ غذا کھانے سے ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ پیٹ میں ریاح پیدا ہو کر نفخ شکم اور دردِ شکم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ غلبہ صفرا ہو کر سر چکر آتا یا درد کرتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ قبض ہو جاتی ہے۔ یا انتڑیوں میں غذا کی خراش سے دست آنے لگتے ہیں۔ بواسیر اور نقرس وغیرہ امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ زیادہ کھانے سے آدمی سست، کاہل اور بے وقوف ہو جاتا ہے۔ اکثر حالات میں موٹا اور بھدا ہو جاتا ہے۔ زیادہ شیرینی کھانے سے ترشی معدہ کی شکایت ہو کر کھٹے ڈکار آنے لگتے ہیں اور نفخ شکم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے

ضرورت سے کم غذا کھانے یا فاقہ کشی کرنے سے جسم لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ امراض سکروی، اسہال، پیچش، استسقاء اور جلدی امراض گلے کا ہار بن جاتی ہیں۔ کام کاج کو جی نہیں چاہتا۔ جسم میں امراض سے مقابلہ کی طاقت نہیں رہتی۔

زیادہ دماغی محنت کرنے والوں کو زود ہضم اور لطیف اغذیہ استعمال کرنی چاہئیں اور پروٹینز کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

غذا کی مقدار

موجودہ زمانہ کے محققین مختلف غذاؤں کی قوت معلوم کر کے اسے کیلوریز کے نام سے موسوم کیا ہے۔ کیلوری ایک فرانسیسی پیمانہ قوت ہے جس میں حرارت کی اتنی مقدار ہوتی ہے جو قریباً ایک سیر پانی کو صفر درجہ سے ایک درجہ حرارت سنٹی گریڈ تک پہنچا دیتی ہے۔ ذیل میں بعض اشخاص کی غذا کو کیلوریز میں ظاہر کیا جا رہا ہے۔

ایک دن بھر بیٹھ کر کام کرنے والے کے لئے	۲۵۰۰ کیلوریز
ایک ہلکے جسمانی کام کرنے والے کے لئے	۳۰۰۰ کیلوریز
ایک سخت کام کرنے والے کے لئے	۴۰۰۰ کیلوریز
ایک عام عورت کے لئے	۲۵۰۰ کیلوریز
ایک سوئی کا کام کرنے والی عورت کے لئے	۲۰۰۰ کیلوریز
ایک سولہ سالہ عام لڑکی کے لئے	۲۱۰۰ کیلوریز

ایک سولہ سالہ عام لڑکے کے لئے ۲۶۰۰ سے ۳۰۰۰ کیلوریز
ایک سال کے بچے کے لئے ۱۰۰۰ کیلوریز
مزید معلومات کے لئے میری کتاب میڈیکل انفرمیشن ملاحظہ فرمائیں۔

بعض اغذیہ حیوانیہ و نباتیہ

دودھ ایک نہایت عمدہ غذا ہے۔ اس لئے اسے کامل غذا کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں وہ تمام اجزا موجود ہیں جن سے جسم انسان پرورش پاتا ہے چنانچہ گائے کے خالص ایک سیر دودھ میں تقریباً سوا چھٹانک البیومن (کیسین۔ پنیر) تقریباً سوا چھٹانک شکر (ملک شوگر۔ دودھ کی شکر) تقریباً ایک چھٹانک مکھن اور پون چھٹانک مذکورہ بالا نمکیات اور باقی پانی ہوتا ہے۔

شیر خوار بچوں کے لئے دودھ ایک طبعی غذا ہے اور تقریباً ۹ ماہ یا کم از کم ایک سال کی عمر تک بچے کو صرف دودھ پلانا چاہیئے۔ خصوصاً اس کی ماں کا دودھ۔ یا دایہ کا دودھ اور اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر گائے۔ بکری۔ یا گدھی کا دودھ مناسب اصلاح کے بعد پلایا جا سکتا ہے۔ دودھ بچوں کے علاوہ جوانوں کے لئے بھی عمدہ غذا ہے۔

ہر ایک حیوان کے دودھ کی خاصیت اس کی عمر۔ خوراک اور صحت وغیرہ پر بہت کچھ دارومدار رکھتی ہے۔ چنانچہ جوان عمر کی بھیڑ۔ بکری۔ گائے۔ بھینس وغیرہ کا دودھ زیادہ گاڑھا اور عمدہ ہوتا ہے۔ میٹھی خوراک مثلاً شلجم۔ چقندر۔ گھاس۔ گاجر وغیرہ کے دینے سے دودھ عمدہ ہوتا ہے۔ اور جب دودھ دینے والے جانور کی غذا خراب ہو جاتی ہے۔ تو دودھ خراب پیدا ہوتا ہے۔

مختلف حیوانات کے دودھ کی خاصیت بھی مختلف ہوتی ہے مثلاً

۱۔ گائے کا دودھ گائے کے دودھ میں عورت کے دودھ کی نسبت پانی۔ شکر اور نمکیات کی مقدار زیادہ ہوتی ہے لیکن چکنائی اور اجزائے پنیر زیادہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گائے کا دودھ شیر خوار بچوں کے لئے مناسب غذا نہیں ہوتی۔ اور اگر اس میں شکر کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تھوڑی سی شکر ملا دی جائے یا اسے پتلا کرنے کے لئے تھوڑا سا پانی ملا دیا جائے۔ تو ایسے دودھ سے بھی بچوں کو بدہضمی کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ لہذا اس میں قدرے پانی ملا کر اور اسے جوش دے کر اس میں تھوڑی سی دودھ کی شکر ملانی چاہیئے۔ لیکن جوان اور بوڑھوں کے لئے یہ ایک عمدہ غذا ہے

۲۔ بھینس کا دودھ	بھینس کا دودھ غلیظ اور ثقیل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں چکنائی اور پنیر کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ

دیر ہضم اور نفاخ ہوتا ہے۔ اور اس کے پینے سے عقل اور جسم دونوں موٹے ہوجاتے ہیں۔

۳۔ بکری کا دودھ	اس میں اجزائے پنیر و شکر کے کم ہونے سے سبب یہ پتلا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں بہت تھوڑی مقدار میں

پکرک ایسڈ ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے خاص قسم کی بو آیا کرتی ہے۔ یہ کمزور بچوں اور سل ودق کے مریضوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

۴۔ بھیڑ کا دودھ	بکری کے دودھ سے زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دیر ہضم اور ثقیل ہوتا ہے۔
۵۔ اونٹنی کا دودھ	اس میں چکنائی اور نمکیات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ استسقاء و جلندھر میں مفید ہوتا ہے۔
۶۔ گدھی کا دودھ	اس میں چکنائی اور پنیر تو کم ہوتے ہیں۔ مگر اجزائے شکر زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ عورت کے دودھ کے مشابہ ہوتا ہے اور

کمزور اور مریض بچوں کے لئے عمدہ ہے۔

مختلف حیوانات کے دودھ کے اجزاء کا نقشہ،

نام	پانی فی صدی	اجزائے پنیر فیصدی	مکھن فی صدی	شکر فی صدی	نمکیات فی صدی
عورت کا دودھ	۸۸	۳ر۰۷	۲ر۹	۵ر۸۷	ر۱۶
گدھی کا دودھ	۹۱ر۱۷	۱ر۸۵	۱ر۲	۵ر۵	ر۴۲
گائے کا دودھ	۸۶ر۸۸	۴ر۹۳	۳ر۵	۴ر۵	ر۷
بکری کا دودھ	۸۷ر۵۴	۳ر۷	۴ر۲۰	۴	ر۵۶
بھیڑ کا دودھ	۸۱	۸	۶ر۵	۴	ر۵

دودھ کے متعلق ضروری احتیاطیں

۱۔ دودھ دوہنے والے شخص کو اپنے ہاتھ خوب صاف کرکے دودھ دوہنا چاہیئے نیز اس کا لباس بھی صاف ہونا ضروری ہے۔

۲۔ دودھ دوہنے والا شخص نہ خود مریض ہو اور نہ کسی مریض کا تیماردار ہو۔

۳۔ جس جانور کا دودھ دوہنا ہو۔ وہ نہ تو خود بیمار ہونا چاہیئے۔ اور نہ اس کا شیر خوار بچہ بیمار ہونا چاہیئے۔ بیمار گائے کا دودھ کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے کیونکہ گائیں اکثر سِل میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور اس کا دودھ پینے والا بھی اس مرض کا شکار ہوجاتا ہے۔

۴۔ دودھ دوہنے سے پہلے جانور کے تھنوں کو خوب صاف کرلینا چاہیئے

۵۔ دودھ ہمیشہ پاک و صاف برتن میں دوہنا چاہیئے۔

۶۔ دودھ کو ٹھنڈی اور پاک و صاف جگہ میں رکھنا چاہیئے۔

۷۔ دودھ کو ہمیشہ ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس میں مکھیاں اور گرد و غبار نہ پڑ جائے۔

۸۔ دودھ کو ہمیشہ جوش دے لینا چاہیئے۔ تاکہ اس میں اگر کسی مرض کے جراثیم ہوں یا بذریعہ ہوا مل گئے ہوں تو وہ ہلاک ہوجائیں۔

۹۔ دودھ ایک دم پی لینے کی بجائے گھونٹ گھونٹ پینا چاہیئے تاکہ ہر گھونٹ کے ساتھ اس کا لعابِ دہن شامل ہوکر اسے زود ہضم بنا دیں۔

۱۰۔ دودھ پینے کے بعد کوئی ترش چیز نہیں کھانی چاہیئے۔ اور نہ ترش چیز کھانے کے بعد دودھ پیا جائے۔

۱۱۔ اگر دودھ پینے سے نفخِ شکم یا قبض ہوجائے تو اس میں سوڈا واٹر یا لائم واٹر ملا کر پینا چاہیئے۔ نیز میٹھا سوڈا بھی ملایا جاسکتا ہے۔

۱۲۔ علی الصبح خالی معدہ دودھ پینے سے ہاضمہ میں فتور واقع ہوجاتا ہے۔

گاڑھا کیا ہوا دودھ (Condensed Milk) دودھ میں سے بذریعہ حرارت پانی اڑا کر اسے گاڑھا کرلیا جاتا ہے۔ ایسا دودھ ولایت سے ٹین کے ڈبوں میں بند ہوکر آتا ہے۔ جہاں خالص دودھ نہ ملے وہاں ایسا دودھ استعمال کرنا چاہیئے۔

بالائی اتارا ہوا دودھ (Skimmed Milk) یہ دودھ بعض اوقات عام دودھ کے مقابلہ میں جلد ہضم ہوجاتا ہے۔

بالائی (Cream) بالائی کے ایک حصہ میں تقریباً ۶۶ حصے پانی، ۲،۷ حصے اجزائے پنیر، ۲۶،۷ حصے چکنائی ۲،۸ حصے شکر اور ۰،۱ حصے نمکیات ہوتے ہیں۔ ملائم بالائی زود ہضم اور سخت بالائی ثقیل اور دیر ہضم ہوتی ہے۔

مکھن ایک لطیف غذا ہے۔ اسے دودھ یا بالائی کو بلو کر حاصل کیا جاتا ہے۔ عمدہ مکھن میں ۸۰ فی صدی چکنائی ۵ فی صدی پنیر ۵ فی صدی شکر لبن ۱۱ فی صدی پانی ہوتا ہے۔ گائے کے دودھ کا مکھن عمدہ ہوتا ہے۔

گھی مکھن کو گرم کر کے گھی بنایا جاتا ہے۔ لیکن گھی میں آمیزش کرنے سے اس کی خاصیت میں فرق رونما ہو جاتا ہے۔

پنیر عمدہ پنیر میں روغنی اور نائیٹروجنی اجزا بکثرت پائے جاتے ہیں یہ ایک عمدہ اور مقوی غذا ہے۔ اور گوشت کا عمدہ بدل ہے۔ اسے ہمیشہ اچھی طرح چبا کر کھانا چاہیئے۔ مکھن نکلے ہوئے دودھ کا پنیر ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے۔

دہی نہایت عمدہ غذا ہے۔ اس میں نائیٹروجنی اجزا زیادہ ہوتے ہیں لیکن اس کے بنانے اور رکھنے میں پوری صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔

انڈے یہ نہایت مقوی غذا ہیں۔ کیونکہ ان میں تمام اجزائے غذائیہ موجود ہوتے ہیں۔ خام اور نیم برشت انڈے زود ہضم ہوتے ہیں چنانچہ ڈیڑھ گھنٹے میں ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن اُبلے ہوئے یا پکائے ہوئے انڈے دیر ہضم ہوتے ہیں۔ اور وہ ۲½ گھنٹے میں ہضم ہوتے ہیں۔ انڈے کی سفیدی کی نسبت اس کی زردی میں زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔ تازہ انڈے بھاری ہوتے ہیں۔ اگر نمکین پانی میں انڈا ڈوب جائے تو اچھا ہے ورنہ خراب۔

گوشت گوشت میں نائیٹروجن۔ چربی۔ نمکیات اور پانی ہوتا ہے لیکن نائیٹروجنی اجزا کی کثرت کے باعث اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔

بھیڑ کا گوشت (Mutton) بکری کے گوشت کی نسبت اس میں چربی زیادہ ہوتی ہے۔ عمدہ بھیڑ کا گوشت نہایت اچھا ہوتا ہے بھیڑ کا زیادہ چکنا گوشت ضعیف المعدہ اشخاص کے لئے مفید نہیں ہوتا۔

بکری کا گوشت غذائیت کے لحاظ سے یہ بھیڑ کے گوشت سے اچھا نہیں ہوتا مگر اس کی نسبت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن پہاڑی بکری کا گوشت دیر ہضم ہوتا ہے۔ بھیڑ کے گوشت کی نسبت بکری کے گوشت کی رنگت گہری سرخ ہوتی ہے۔

گائے کا گوشت گائے کے لاغر اور پتلے گوشت میں ۲۱ فی صدی نائیٹروجنی مواد اور تقریباً دو فی صدی چربی ہوتی ہے لیکن گائے کے

موٹے گوشت میں ۵ یا ۸ فی صدی چربی ہوتی ہے۔ عمدہ گائے کے گوشت کی رنگت گہری سُرخ ہوتی ہے۔ اس گوشت کے کھانے سے اکثر سوداوی امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات اس سے کدو دانہ (کرم شکم) کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔

پرندوں کا گوشت بٹیر، تیتر، مُرغ وغیرہ کا گوشت لطیف اور زود ہضم ہوتا ہے۔ لیکن مرغابی کا گوشت چونکہ چکنا ہوتا ہے اس لئے وہ دیر ہضم ہوتا ہے۔ مُرغ وغیرہ کے گوشت میں ۲۳ فی صدی نائیٹروجنی اجزاء، ۲ فی صدی چربی، ایک فی صدی نمکیات اور باقی پانی ہوتا ہے۔

مچھلی مچھلی کا گوشت زود ہضم اور مقوی ہوتا ہے۔ اس میں پرورشی اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ مچھلی ہمیشہ سمندر، دریا، رواں پانی کی کھانی چاہیئے جھیل تالاب یا جوہڑ کی مچھلی نہیں کھانی چاہیئے۔

نباتی غذائیں

نباتی غذائیں ہمارے ملک میں زیادہ کھائی جاتی ہیں۔ ان میں اناج، سبزیاں اور میوہ جات شامل ہیں۔ اناج یا غلے میں فاسفیٹس زیادہ ہوتے ہیں۔ اور سبزیوں میں نمکیات پوٹاش زیادہ ہوتے ہیں۔ فاسفیٹس سے ہماری ہڈیاں اور پٹھے مضبوط ہوتے ہیں اور نمکیات پوٹاش سے ہمارا خون درست رہتا ہے۔

گیہوں اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے دنیا میں کثیر مقدار میں کھایا جاتا ہے۔ اچھی گیہوں میں ۱۰ یا ۱۵ فی صدی نائیٹروجنی مادہ ہوتا ہے۔ اور ۶۰ سے ۹۰ فی صدی تک نشاستہ ہوتا ہے۔ اس میں فاسفیٹس بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ لیکن اس میں روغنی مادہ بہت کم ہوتا ہے۔ صرف ۱.۷ فی صدی۔ باقی حموضات نہیں ہوتے۔ جو کہ جسم میں جا کر کاربونیٹس میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ آٹے کی بھوسی میں زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔ لیکن وہ سخت اور ناقابل ہضم ہوتی ہے۔ اس لئے اسے چھان کر الگ کر دیا جاتا ہے۔ جو لوگ قبض میں مبتلا ہوں انہیں ان چھنے آٹے کی روٹی کھانی چاہیئے۔

جو اس میں بھی کافی غذائیت ہوتی ہے۔ نیز اس میں فاسفورس اور فولاد کے اجزا بھی پائے جاتے ہیں۔

مکی اس میں بھی کافی غذائیت ہوتی ہے نیز اس میں روغنی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔

چاول اس میں غذائیت کم ہوتی ہے۔ اور چونکہ اسے اُبال کر کھایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی غذائیت کا بہت بڑا حصہ پیچ میں چلا جاتا ہے۔

ذیل میں بعض ضروری غذاؤں کے اجزا کا ایک نقشہ دیا جاتا ہے۔

نام اشیاء	غذائے لحمہ فی چھٹانک	چربی فی چھٹانک	نشاستہ دار اجزا فی چھٹانک	پیدا شدہ قوت
گیہوں کا آٹا	۶ گرام	½ گرام	۴۰ گرام	۱۹۲ کیلوریز
جَو کا آٹا	۴ "	½ "	۴۲ "	۱۹۰ " "
مکی کا آٹا	۴ "	۲ "	۳۸ "	۱۷۶ " "
چاول	۴ "	×	۴۴ "	۱۹۲ " "
بھیڑ بکری کا گوشت	۱۰ "	۱۰ "	×	۱۳۰ " "
دودھ	۲ "	۲ "	۲½	۳۸ " "
انڈے	۸ "	۶ "	×	۸۶ " "
چوزے	۱۲ "	۲ "	×	۳۳ " "
آلو	۱ "	×	۱۰ "	۴۷ " "

گرام ایک فرانسیسی پیمانہ ہے جو تقریباً ایک ماشہ کے برابر ہوتا ہے۔

مونگ۔ ماش۔ چنے۔ مسور وغیرہ کی دالوں میں اجزائے لحمہ عموماً ۱۸ فی صدی ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں گوشت کا بدل کہنا مناسب ہے۔

چھلکوں والی دال کبھی نہیں پکانی چاہیئے۔ بلکہ دھوئی ہوئی دال پکانی چاہیئے

سبز ترکاریاں سبز ترکاریوں میں عام طور پر چار فی صدی نشاستہ دار اجزا دو فی صدی غذائے لحمہ۔ نصف فی صدی روغنی اجزاء نوے فی صدی پانی اور کچھ نمکیات ہوتے ہیں۔ سبزیوں کے نمکیات کی وجہ سے خون صاف اور معتدل رہتا ہے۔

سبزیوں میں ساگ پات۔ کدو۔ گاجر۔ مولی۔ آلو۔ شلغم۔ گوبھی وغیرہ عمدہ سبزیاں ہیں۔ مٹر عمدہ سبزی ہے۔ اس میں گندھک اور فاسفورس پایا جاتا ہے ٹماٹر (ولائتی بینگن) نہایت عمدہ سبزی ہے۔ اس میں معدنی نمکیات کافی مقدار

میں پائے جاتے ہیں۔ اسے کچا بھی کھایا جاتا ہے۔ ہمیشہ ملائم اور تازہ ترکاریاں پکا کر کھانی چاہئیں۔

میوہ جات سیب۔ ناشپاتی۔ انگور۔ جامن۔ امرود۔ کیلا۔ سنگترہ وغیرہ خوش ذائقہ پھل ہیں۔ ان میں اینٹی سکاربیوٹک خواص ہوتے ہیں۔ ان کے نمکیات زیادہ تر نباتی، رضات (ترشی تیزاب) اور الکلائنز (کھاری معدنی مادہ مثلاً پٹاس۔ چونہ وغیرہ) کے مرکبات ہوتے ہیں۔ جو کہ جسم انسان میں جا کر کاربونیٹس میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے کھانے سے پیشاب کی کیفیت کھاری ہو جاتی ہے۔

مصالحہ اچار چٹنی ہمارے ملک میں غذا میں مصالحہ جات مثلاً سرخ مرچ سیاہ مرچ۔ ہلدی۔ دھنیا۔ لہسن۔ پیاز۔ پودینہ۔ ادرک، الائچی۔ دارچینی وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ غذا کے رنگ و ذائقہ کی اصلاح کرتے ہیں مگر ان سے معدے میں تحریک کا اثر ہو کر اس کا فعل بڑھ جاتا ہے۔ اور رطوبت معدی زیادہ ہوتی ہے۔ اور آخرکار اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور بغیر مصالحہ دار غذا کے کسی شے کو بخوبی ہضم نہیں کر سکتا۔

مختلف اغذیہ کے ہضم ہونے کی مدت کا نقشہ

نام غذا	مدت ہضم منٹ	مدت ہضم گھنٹے	نام غذا	مدت ہضم منٹ	مدت ہضم گھنٹے
آلو	-	۳	چقندر	-	۴
ارارورٹ	۳۰	۱	ابلے ہوئے چاول	۳۰	۱
انڈا کچا پھینٹا ہوا	۳۰	۱	دال ماش	۴۵	۲
انڈا نیم برشت	۳۰	۲	دال ہر قسم	۳۰	۲
انڈا بھنا ہوا	۱۵	۲	دودھ	-	۲
انڈا سخت ابلا ہوا	۳۰	۲	روٹی گیہوں کی (فطیری)	۳۰	۳
پلاؤ	۴۵	۳	روٹی گیہوں کی خمیری	۱۵	۳
پنیر	۳۰	۳	روٹی باجرہ یا مکی کی	۴۰	۳
ترکاریاں پکی ہوئیں	۳۰	۳	روٹی جو کی	۴۰	۳

نام غذا	مدت ہضم منٹ	گھنٹہ	نام غذا	مدت ہضم منٹ	گھنٹہ
ساگو دانہ	۴۵	۱	کباب گائے کے گوشت کا	۳۰	۳
سیب شیریں	۳۰	۱	گوشت مرغ کا	۴۵	۲
سیم کی پھلیاں	۰	۳	گھی	۰	۴
شلغم	۳۰	۳	مکھن	۳۰	۳
گاجر	۳۰	۳	میوہ جات پختہ و شیریں	۳۰	۱
گوبھی	۳۰	۳	میوہ جات سخت و ترش	۳۰	۴
کباب بکری و بھیڑ کے گوشت کا	۱۵	۲			

بعض مشروبات و مسکرات کا بیان

چائے سبز اور سیاہ دو قسم ہوتی ہے۔ سبز چائے سیاہ کی نسبت اچھی ہوتی ہے کیونکہ اس میں تھی این اور خوشبو زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے یہ زیادہ محرک اعصاب ہے۔ اس کے پینے سے سستی۔ کاہلی اور تکان دور ہو جاتی ہے اور نبض کی حرکت تیز ہو جاتی ہے طبیعت بشاش ہو جاتی ہے۔ اور دماغی کام کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ درد سر رفع ہو جاتا ہے۔ اور نیند آتی ہو تو جاتی رہتی ہے۔ گرم مزاج والوں کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

قہوہ (کافی) چائے کی طرح کافی بھی محرک اعصاب ہے۔ دماغ پر اس کا محرک اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے طبیعت میں فرحت اور قوت محسوس ہوتی ہے۔ قوائے دماغی تیز ہوتے ہیں نبض تیز چلنے لگتی ہے پسینہ اور پیشاب زیادہ خارج ہوتا ہے۔ اور بعض اشخاص میں امعا کی حرکت دودیہ تیز ہو جاتی ہے قلب پر اس کا محرک اثر ہوتا ہے۔

کافی کے جوہر مؤثرہ کا نام کے فین (قہوین) ہے یہ جوہر اپنے افعال و خواص کے لحاظ سے تھی این سے مشابہ ہے۔

کوکو کوکو کی ماہیت کافی اور چائے سے مختلف ہے اس کا جوہر مؤثرہ تھی اوبرین اپنی کیمیاوی ترکیب میں کے فین (قہوین) سے مشابہ ہے۔ مگر معدہ کے

اشخاص اسے ہضم نہیں کر سکتے۔ کوکو میں ۷۶ء۱۴ نائیٹروجنی مادہ ۔ ۹۰ء۴ فی صدی روغن اور ۳ء۱۳ فی صد نشاستہ ۔ ۲۵ء۳ فی صد پانی اور باقی دیگر اجزا ہوتے ہیں۔

شراب ام الخبائث ہے۔ اسلام نے اس کا استعمال حرام قرار دیا ہے۔

تمباکو۔ یہ گوشت کو سست اور ڈھیلا کرتا ہے۔

تیمارداری

ذیل میں تیمارداری سے متعلق بعض نہایت ضروری باتیں مختصراً عرض کی جاتی ہیں جن پر عمل کرنے سے مریض جلد شفایاب ہو جاتا ہے۔

۱۔ مریض کا کمرہ مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے۔ جس میں ہوا اور روشنی کا گزر بخوبی ہو سکتا ہو۔ تنگ و تاریک اور مرطوب و کثیف کمرے میں مریض کو نہ رکھیں۔ کمرے کے دروازے دریچے اور روشن دان کھلے رکھنے چاہئیں۔ موسم اور مرض کے لحاظ سے گرمی یا سردی کا مناسب انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ مریض کے کمرے میں دھواں نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ مریض کے پلنگ کے قریب تھرمامیٹر آویزاں رکھیں تاکہ کمرہ کا درجہ حرارت معلوم ہوتا رہے کمرے کی حرارت ۶۰ درجہ فارن ہیٹ ہونی چاہیئے۔ اگر مریض بچہ یا بوڑھا ہو۔ یا اس پر عمل جراحی ہونے والا ہو تو درجہ حرارت ۷۰ ہونا چاہیئے۔

مریض کا بستر ہلکا اور صاف ہونا چاہیئے سلوٹیں نہایت عمدگی سے دور کرنی چاہئیں کیونکہ ان سے مریض کی کمر پر زخم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مریض کے بستر کو وقتاً فوقتاً جھاڑ کر دھوپ میں ڈال دینا چاہیئے۔ مریض کے کمرے میں شور وغل نہ ہونا چاہیئے نیز مریض کے کمرے میں آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ نہ ہونی چاہیئے۔

۲۔ مریض کا لباس مریض کی حرارت غریزی بوجہ کمزوری کے کسی قدر کم ہو جاتی ہے اس لئے اُنہیں سردی وغیرہ سے بچانے کے لئے لباس میں کامل احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا لباس زیادہ نرم اور گرم ہونا چاہیئے چونکہ مرض میں جلد کے مسامات کے ذریعہ کثیف مادے زیادہ خارج ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے مریض کا لباس تندرست اشخاص کے مقابلہ میں جلد تبدیل کرنا چاہیئے۔

۳۔ ریاضتِ مریض بیماری میں مریض کو ورزش وغیرہ نہ کرنی چاہیئے بعض امراض میں ہلکی ورزش مفید ہوتی ہے۔ بعض میں جسم پر ہلکے

سپلے مالش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں معالج کا مشورہ طلب کرنا چاہیئے۔

۴۔ نیند بیمار کو نیند آنا صحت کی علامت ہے۔ چند خاص امراض مثلاً سکتہ۔ بدہضمی۔ صرع وغیرہ کے سوا باقی تمام امراض میں معمول سے کسی قدر زیادہ سونا مفید ہے۔ البتہ افیون خوری کے زہر میں اور بعض دوسری حالتوں میں مریض کو جگائے رکھنا ضروری ہے۔

۵۔ غذائے مریض مریض کی غذا میں کامل احتیاط اور معالج کے مشورہ کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہوا کرتا ہے بعض امراض میں بالکل غذا نہیں دی جاتی۔

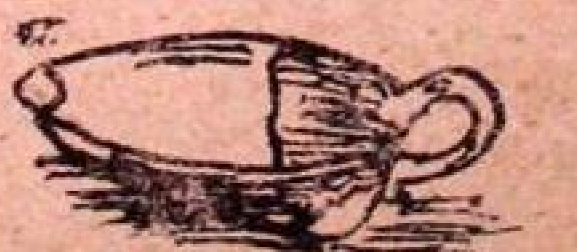
مریض کی غذا سے متعلق ذیل کی باتوں کو پیش نظر رکھیں :-

۱۔ کھانا عمدہ پکا ہوا ہو۔ اور صاف برتنوں میں دیا جائے۔ اور وقت مقررہ پر دیا جائے۔ جب نصف نصف۔ یا گھنٹہ گھنٹہ بعد دودھ یا شوربا دینا ہو تو چاہے مریض کی خواہش ہو یا نہ ہو ایسی غذا وقت معینہ پر حسب ہدایات معالج دی جانی چاہیئے۔ صرف اس امر کا خیال رہے کہ غذا مقدار سے زائد نہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے معدے میں فتور واقع ہو کر اسہال اور بحوش وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔

۲۔ مریض کو ہر بار ایک ہی قسم کی غذا نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی طبیعت متنفر ہو جاتی ہے۔ اس لئے غذا میں حسب ہدایت معالج رد و بدل کرتے رہنا چاہیئے۔



فیڈنگ کپ



پتلی یا سیال غذا پلانے کے لئے چمچہ

۳۔ مریض کو صدا بٹھا کر کھلانی چاہیئے اگر وہ بہت کمزور ہو اور بیٹھنے کی سکت نہ رکھتا ہو۔ تو لیٹے لیٹے فیڈنگ کپ سے دینی چاہیئے۔ ایسی صورت میں تکیہ کا سہارا دے کر مریض کا سر اونچا کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو بذریعہ چمچہ غذا بھی احتیاط سے تھوڑی تھوڑی کر کے دینی چاہیئے

۴۔ مریض کا منہ خشک ہو تو پہلے ذرا سا پانی پلا کر منہ کو تر کر لینا چاہیئے۔ اس کے بعد غذا دیں۔

۵۔ جب مریض کا منہ خشک ہو تو اسے

شوربا یخنی۔ دودھ۔ انڈے۔ دال وغیرہ ایسی غذائیں دیں جو معدے کے عرق ہاضم سے ہضم ہو سکے۔ اور جب مریض کے منہ میں لعاب زیادہ پیدا ہوتا ہو تو اُسے چاول کھچڑی یا ارارٹ یا گیوانہ وغیرہ دیں۔ کیونکہ نشاستہ دار غذاؤں کے ہضم میں لعاب دہن کو بڑا دخل ہے۔

مریض کو بٹھانا

اگر مریض بہت کمزور ہو اور خفیف حرکت سے بھی اُسے تکلیف محسوس ہو تو اس کے اُٹھانے اور بٹھانے میں کامل احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے ایک ملائم تکیہ اس کی گردن کے نیچے رکھیں۔ پھر آہستہ آہستہ اُٹھا کر ایک اور تکیہ کمر کے نیچے رکھ دیں۔ غرض مریض کو اسی طرح اُٹھائیں بٹھائیں۔ کہ اُسے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہو۔ اگر معالج اس قسم کی اجازت نہ دے۔ تو مریض کو بالکل نہ اُٹھائیں بٹھائیں۔ اگر مریض حرکت نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کی کروٹ بدلتے رہیں۔ تاکہ ایک پہلو پہ لیٹے رہنے سے زخم بستری رونما نہ ہو جائے۔

مریض کو رفع حاجت وغیرہ کرانا

اگر مریض کمزور ہو اور اُٹھ بیٹھ نہ سکتا ہو۔ تو اس کی رفع حاجت کے لئے ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ اُسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ پیشاب کرانے کے لئے یورینل (چینی یا شیشے کا ظرف) استعمال کریں۔ اور رفع حاجت کے لئے بیڈ پین (ظرف براز) استعمال کریں۔







بیڈ پین یا ظرف براز

اگر معالج کے لئے مریض کا قارورہ رکھنا ہو۔ تو دن رات کا قارورہ جمع کر کے اس میں سے تھوڑا سا قارورہ کسی صاف برتن میں ڈھک کر یا صاف شیشی میں احتیاط سے رکھ چھوڑیں اور پھر معالج کو دکھائیں۔

بعض امراض مثلاً پیچش وغیرہ میں مریض کا براز ملاحظہ کے لئے رکھنا پڑتا ہے اس کو بھی مناسب احتیاط سے رکھیں۔

مریض کو دوا پلانا

دوا ہمیشہ مقررہ اوقات پر پلانی چاہیئے۔ اگر مریض کو دوا پلانی یاد نہ رہے تو دوبارہ دوا پلاتے وقت ایک دم دو خوراک

دوا نہ پلانی چاہئیں کیونکہ بعض انگریزی ادویہ میں بعض اجزاء سمی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسا کرنے سے خطرہ کا امکان ہوتا ہے۔ دوا پینے میں بھی کامل احتیاط کی ضرورت ہے۔ عام طور پر دوا کی خوراکوں کے نشانات شیشی پر لگے ہوتے ہیں۔ نیز دوا دینے کی ہدایات بھی لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھیں۔

مریض کو سپنج کرنا

بخار کی حالت میں جب حرارت جسم ۱۰۳ درجے سے زیادہ ہو یا جلد جلد بڑھے یا بڑھ کر قائم رہے تو حرارت کے کم کرنے کے لئے جسم کو سپنج کرتے ہیں۔ یا اسے تر چادر میں لپیٹتے ہیں۔ یا سرد غسل دیتے ہیں۔ چنانچہ خالص پانی ہو یا تین حصے سرد پانی اور ایک حصہ سرکہ ملا کر اس میں اسپنج یا ملائم سا کپڑا تر کر کے نچوڑ کر اس سے جسم کو پونچھ دیں۔ اگر مریض کمزور ہو اور حرکت نہ کر سکتا ہو تو پہلے اس کے ہاتھ۔ پھر پیٹ۔ اور پھر ٹانگوں وغیرہ کو سپنج کر کے فوراً خشک کر دیں۔ یہ تدبیر ہر قسم کے بخار میں مفید ہے۔

مریض کو تر چادر میں لپیٹنا

کپڑے کی ایک صاف چادر کو ٹھنڈے پانی یا نیم گرم پانی میں بھگو کر نچوڑ لیں۔ پھر اس میں مریض کو لٹا کر اوپر سے ایک خشک کمبل لپیٹ دیں۔ اس کے اوپر ایک دو اور کمبل اڑھا دیں۔ مگر مریض کا منہ کھلا رکھیں۔ جب چادر ذرا ذرا خشک ہونے لگے۔ تو اس پر کسی قدر آب سرد چھڑکتے رہیں۔ اور مریض کا ٹمپریچر لیتے رہیں۔ اگر مریض جاڑا محسوس کرے تو اسے چادر سے نکال کر بستر پر لٹا دیں۔

آب سرد کا تریڑا

سکتہ شمسی (سن سٹروک) اور ہذیان خمری میں سر پر آب سرد دھارنا بہت مفید ہے۔ نیز بخار کے مریض کو ایک ٹب میں بٹھا کر اس کے سر اور چھاتی پر ایک دو مشک آب سرد جس کی حرارت ۷۰ یا ۷۵ درجہ فارن ہیٹ ہو۔ تراڑا چھوڑیں اور پھر مریض کے جسم کو فوراً خشک کر کے اسے بستر میں لٹا دیں۔

ٹکور کرنا

ورم یا درد کو رفع کرنے کے لئے اکثر امراض میں خشک یا تر سینک کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۱) خشک سینک۔ بھوسی۔ نمک خیرا یا بالو ریت یا باریک ہنک کو فلالین کی دو چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں یا پرانی جرابوں میں بھر کر توے وغیرہ پر گرم کریں۔ ایک کو مقام ماؤف پر رکھیں۔ جب وہ سرد ہو جائے تو دوسری گرم وہاں رکھ دیں۔

یہ بھی آدھ گھنٹہ تک کریں۔

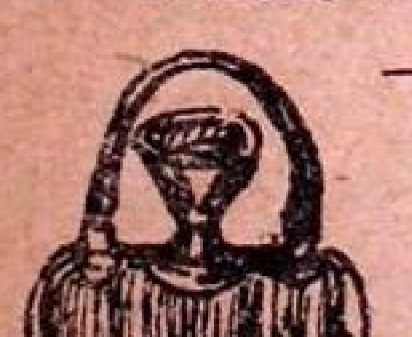
(۲) روئی ریشم۔ نمدہ۔ فلالین یا سپنج یا لین وغیرہ میں سے کسی ایک کو توے پر یا کھولتے ہوئے پانی کے برتن میں رکھ کر گرم کرکے مقام ماؤف پر رکھیں جب سرد ہو تو دوسرا ٹکڑا وہاں رکھ دیں۔

(۳) کچی اینٹ کو آگ میں خوب گرم کرے پھر اس پر ذرا سا پانی چھڑک کر اُسے کسی موٹے کپڑے میں لپیٹ کر مقام ماؤف پر سینک کریں۔



حلق میں بھاپ پہنچانے کے لئے کیتلی

(۴) تیز گرم پانی ایک بوتل میں بھر کر اس پر خوب مضبوط ڈاٹ لگائیں۔ اور پھر اسے کسی کپڑے میں لپیٹ کر مقام ماؤف پر سینک کریں۔ سخت سردی میں پاؤں کو گرم کرنے کے لئے ربڑ کی تھیلی میں گرم پانی بھر کر اسے بستر میں پاؤں تلے رکھتے ہیں جس سے پاؤں گرم ہو جاتے ہیں پیٹ کو سینکنے کے لئے ٹین کا جوف دار ذرا گول سا بنا ہوا ایک آلہ ہوتا ہے۔ جس میں گرم پانی بھر کر پیٹ پر رکھ دینے سے نہایت آسانی سے سینک ہو جاتا ہے۔

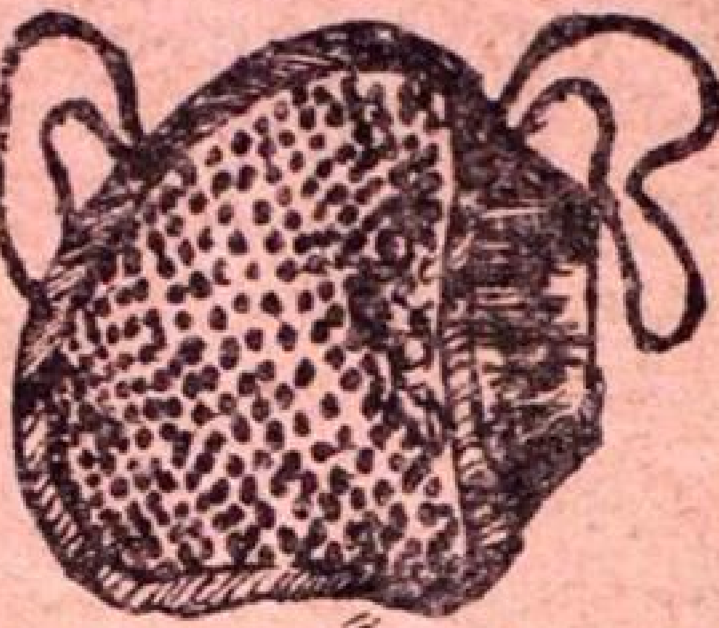


ربڑ کی تھیلی

۲۔ تر سینک کمبل۔ فلالین۔ نمدہ۔ اسفنج کے دو ٹکڑے لے کر کھولتے ہوئے پانی میں اس طرح تر کریں کہ ایک ٹکڑا لے کر ایک معمولی تولیے کے درمیان لمبائی میں لپیٹ کر اور تولیہ کو دونوں کناروں سے پکڑ کر درمیان سے کھولتے ہوئے پانی میں ڈبو دیں۔ اور پھر دونوں کناروں کو بل دے کر تولیہ کا پانی نچوڑ دیں۔ اور ٹکڑا اندر سے نکال کر مقام ماؤف پر رکھ کر سینک کریں۔ اسی طرح ہر دو ٹکڑوں کو ادل بدل کر نصف گھنٹہ یا کم و بیش سینک کرتے رہیں۔ لیکن اس عمل کے دوران میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ٹکڑا اتنا گرم نہ ہو جسے مریض برداشت نہ کر سکے۔

بھپارا لینا

آواز اور تنفس کے امراض میں بعض اوقات بھاپ لی جاتی ہے۔ چنانچہ ٹنکچر بنزوئن یا یوکلپٹس آئل وغیرہ کو ایک کھلے برتن میں



دوا سونگھنے کا آلہ



چھاتی کو سینک کرنے کا آلہ

تیز گرم پانی میں ملا کر اسے مریض کے کمرے میں رکھ دیجئے پانی کے بخارات تمام کمرے میں پھیل جاتے ہیں۔ جو بذریعہ تنفس تاثیر کرتے ہیں۔ اور اگر خاص طور پر گلے میں بھاپ پہنچانی ہو۔ تو کیتلی وغیرہ میں کھولتا ہوا پانی ڈال کر اس میں دوا ڈال دیں۔ اور اس کی ٹونٹی کے ذریعہ بخارات کو حلق تک پہنچاتے رہیں۔ بعض سیال ادویہ کو کرسی کے نیچے آگ پر رکھ کر ان کے بخارات پہنچائے جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک آلہ ہوتا ہے جسے ویپر باتھ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس سے بآسانی بخیر لیا جا سکتا ہے۔

مریضوں کے لئے چند قسم کی غذائیں

ذیل میں مریضوں کے لئے چند غذائیں دی جا رہی ہیں:-

۱-آش جو (بارلے واٹر) چھلکا اترے ہوئے جو (ولایتی جو پرل بارلے) ایک چھٹانک لیں۔ انہیں دھو کر نصف گھنٹہ تک۔ اچھا ایک پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر دس منٹ تک دھیمی آنچ پر جوش دیں۔ اور سرد ہونے پر ایک صاف ململ کے ٹکڑے میں سے چھان لیں۔ اور استعمال کریں۔ ذائقہ کے لئے اس میں تھوڑا سا لیموں کا چھلکا اور مصری ملا دینی چاہئیے۔ جو اگر اسے گاڑھا کرنا مطلوب ہو تو اسے دو گھنٹہ تک جوش دیں۔ اور چھان لیں۔

یہ مسکن حرارت و تشنگی اور دافع سوزش ہے۔ اسے امراض گلو سینہ۔ اسہال پیچش

اور گرم بخاروں میں دیتے ہیں۔

آب لیموں

ایک لیموں کے چھلکے کو خوب باریک کتر کر ایک صاف برتن میں ڈال دیں اور ساتھ ہی ½ چھٹانک عمدہ شکر ڈال دیں۔ اور اس پر سے ایک اور لیموں کا عرق نچوڑ کر تین چھٹانک آب سرد یا ایک بوتل سوڈا واٹر ملا دیں پھر استعمال کریں۔

آب نارنج

ایک عدد لیموں اور تین عدد سنگتروں کا رس نصف چھٹانک صاف شکر اور ایک سیر سرد پانی ملا کر استعمال کریں۔

اراروٹ

یہ ایک درخت کی جڑھ کا سفوف ہے۔ اور ہلکی غذا ہے۔ دو تولہ اراروٹ اور تھوڑا دودھ یا پانی لو۔ پہلے تھوڑے دودھ یا پانی میں اراروٹ کو گھول لو۔ اور باقی پانی یا دودھ کو آگ پر رکھ کر جوش دو۔ اور تھوڑا تھوڑا اراروٹ اس میں ڈال کر چمچے سے ہلاتے جاؤ۔ اور چار منٹ تک جوش دے کر اتار لو۔ اور تھوڑی شکر ملا کر مریض کو پلا دو۔

السی کی چائے

(لنسیڈ ٹی Linseed Tea) ایک چھٹانک السی کو دھو کر ایک چائے دانی وغیرہ میں ڈال کر اوپر سے سیر بھر پانی کھولتا ہوا ڈال دو۔ اور اسے ڈھک دو۔ اور پندرہ منٹ تک پڑا رہنے دیں۔ پھر چھان کر شکر ملا کر مریض کو پلائیں۔

پیشاب کی جلن اور کھانسی کو نافع ہے۔

انڈے کا پانی

(البیومن واٹر) دو تازہ انڈوں کی سفیدی کو آدھ سیر صاف پانی میں آہستہ آہستہ ملا دیں۔ پھر ذائقہ کے لئے کبھی کبھی تھوڑی شکر یا نمک ملائیں۔

بچوں کو جب قے اور دست آتے ہوں اور کوئی غذا ہضم نہ ہوتی ہو۔ تو انڈے کا پانی ہضم ہو جاتا ہے۔ اس میں غذائیت بھی ہوتی ہے۔

بادام کے بسکٹ

بادام کا آٹا آدھ چھٹانک۔ سفیدی بیضہ مرغ دو عدد۔ نمک حسب ضرورت۔ انڈے کی سفیدی کو خوب پھینٹ کر اس میں بادام کا آٹا اور نمک ملا کر چھوٹے چھوٹے بسکٹ بنا کر ایک تنور میں پکائیں۔

ذیابیطس شکری کو مفید ہیں۔

بریڈ جیلی

خشک ڈبل روٹی کا ایک ٹکڑا کوئی آدھ پاؤ کے لگ بھگ لے کر اسے چھ یا آٹھ گھنٹوں تک پانی میں بھگو دیں۔ پھر پانی کو نچوڑ کر نصف سیر سرد پانی میں ڈال کر نصف گھنٹہ تک جوش دیں۔ پھر کسی کپڑے یا چھلنی میں سے چھان لیں سرد

ہونے پر اس میں شوربا یا دودھ یا بالائی ملا کر کھائیں۔

برانڈی مکسچر دو انڈوں کی زردی۔ مصری ½ تولہ۔ عرق دار چینی دو چھٹانک روغن دار چینی ۸ قطرے۔ فرینچ برانڈی دو چھٹانک۔ سب کو اچھی طرح ملالیں۔ کمزوری اور نقاہت میں ایک چھٹانک کی مقدار میں دیں۔ نہایت مقوی اور محرک ہے اسے ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر استعمال نہ کریں۔

بھوسی کی روٹی گیہوں کے آٹے کا بھوسی دھو سکھا کر اور پسوا کر روٹی پکائیں۔ ذیابیطس شکری میں مریض کو کھلاتے ہیں۔

بیضہ نیم برشت کھولتے ہوئے پانی میں انڈا ڈال کر دو تین منٹ جوش دے کر نکال لیں تاکہ سفیدی جم جائے اور زردی نہ جمے۔ اس پر کالی مرچ اور نمک چھڑک کر استعمال کریں۔

بیضہ نیمرو ایک فرائی پین میں ذرا سا گھی ڈال کر اسے آگ پر ہموار رکھیں۔ جب خوب گرم ہو جائے۔ تو دو تین انڈوں کو توڑ کر ہلکے سے اس میں ڈال دیں۔ اور صرف اتنی دیر آگ پر رکھیں کہ سفیدی جم جائے۔ مگر زردی نہ جمے۔ پھر اسے اتار کر تھوڑی مرچ نمک چھڑک کر مریض کو دیں۔ لیکن صرف زردی ہی استعمال کی جائے۔ کیونکہ سفیدی دیر ہضم ہوتی ہے۔

چاولوں کی جیلی دھوئے ہوئے چاولوں کا آٹا۔ آدھ پاؤ۔ شکر ایک پاؤ۔ دونوں کو سیر بھر پانی میں ڈال کر اس قدر پکائیں۔ کہ وہ گاڑھی لیس دار جیلی بن جائے۔ پھر اس میں کسی قدر لیموں یا نارنج کا عرق ملا کر سانچے میں ڈال کر سرد ہونے دیں۔ یہ عمدہ غذا ہے۔

دال کا پانی مونگ کی دھلی ہوئی دال ایک چھٹانک۔ پانی تین پاؤ۔ کسی قدر نمک ملا کر دو تین گھنٹے تک خوب پکا کر اتار کر سرد کر کے چھان لیں اور پانی کو استعمال کریں۔

دلیا گیہوں کو دھو کر خشک کر لیں۔ پھر بھاڑ میں بھنوا کر دلیا کر لیں۔ اور رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت تھوڑا دلیا تھوڑے گھی میں بھون کر اور دودھ یا پانی کو جوش دے کر اس میں تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں۔ اور چمچہ سے ہلاتے رہیں۔ بعد ازاں بقدر شکر ملا کر استعمال کرائیں۔

زود ہضم دودھ: ایک سیر تازہ دودھ میں پاؤ بھر سرد پانی ملائیں۔ اور پھر اس میں

ڈاکٹر فیرچائلڈ کا پیپٹونائزنگ پوڈر (سفوف ہاضم) ایک پڑیہ یا ڈاکٹر بنجر کا ہاضم غذا بقدر دو چمچہ اور سوڈیم بائی کاربونیٹ ۱۰ گرین ملا دیں۔ اور اسے بیس منٹ تک گرم کر کے برتن میں بحفاظت رکھ لیں۔ اور بوقت ضرورت استعمال کرائیں۔

دودھ و انڈا پاؤ بھر گرم دودھ میں دو انڈوں کی زردی پھینٹیں۔ اور اس میں کسی قدر شکر ملا لیں۔ جوانوں کو دو یا تین اونس دو دو گھنٹے بعد اور بچوں کو ایک چھوٹا چمچہ دو دو گھنٹہ بعد دیں۔

دودھ و آش جو گائے کا جوشایا ہوا دودھ سرد کیا ہوا۔ ایک حصہ۔ آش جو سادہ تازہ تیار کیا ہوا ایک حصہ۔ دونوں کو ملا کر شکر ملا کر کام میں لائیں۔

مصنوعی دودھ بچوں کے لیے خالص دودھ گائے تازہ ۴ اونس۔ صاف پانی ۱۲ اونس۔ شوگر آف ملک ۲ ڈرام۔ پوٹاسیم کلورائڈ ۴ گرین سب کو ملا لیں۔ اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا بچے کو پلاتے رہیں۔

دودھ و سوڈا نصف سیر شیر گاؤ گرم کریں۔ جب اُبلنے لگے۔ اس میں ایک بوتل سوڈا واٹر اور قریب ۳ ڈرام سفید شکر ملائیں۔ سرد ہونے پر استعمال کریں۔ رفع تشنگی کے لئے مفید ہے۔

ساگودانہ آدھی چھٹانک صاف کیا ہوا ساگودانہ آدھ سیر پانی یا دودھ میں ڈال کر جوش دیں۔ اور مسلسل چمچہ سے ہلاتے رہیں۔ نرم تیار ہوتے ہی اتار لیں۔ اور اس میں کسی قدر شکر ملا کر استعمال کریں۔

شوربہ نباتی (ویجی ٹیبل سوپ) دو عدد بڑے بڑے آلو۔ ایک گٹھہ پیاز۔ ڈبل روٹی خوب پختہ پاؤ بھر۔ سب کو ملا کر ایک سیر پانی میں اسقدر پکائیں۔ کہ یک کرا ڈھائی پاؤ رہ جائے۔ پھر چھان کر اس میں کسی قدر نمک اور سیاہ مرچ وغیرہ ملا کر استعمال کریں۔

فالودہ سادہ ایک چھٹانک چاول باریک پیس کر تیز گرم پانی میں دو گھنٹہ تک بھگو دیں۔ پھر ایک سیر پانی میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ پانی پاؤ بھر رہ جائے۔ پھر اسے اُتار کر سرد کر کے تھوڑی مصری ملا کر مریض کو پلائیں۔

فیرنی:۔ آدھی چھٹانک چاول دھو کر ذرا دیر بھگو رکھیں۔ پھر کونڈی میں خوب

باریک پیسیں کر ذرا سا پانی ملا کر ایک باریک کپڑے میں چھان لیں۔ پھر انہیں ایک سیر گائے کا دودھ ملا کر آگ پر رکھ کر ایک گھنٹہ جوش دیں، اور چمچ سے ہلاتے جائیں۔ پھر قدرے مصری یا شکر ملا کر سرد کر کے کھائیں۔

کاڈل چاول کی سرد پیچ بھوس چھٹانک گائے کے دودھ میں بالائی ایک چھٹانک شیری شراب ایک چھٹانک۔ کھانڈ ½ چھٹانک سب کو خوب ملا کر چار چھٹانک کی مقدار میں دن میں دو تین بار دیں۔

چونے کا پانی (لائم واٹر) بجھایا ہوا صاف چونا ۲ اونس (ایک چھٹانک) آب مقطر ایک گیلن (۵۰ چھٹانک) ایک بوتل میں چونے اور پانی کو ڈال کر خوب ہلائیں۔ پھر اوپر کے عرق کو نتھار لیں۔

جب دودھ ہضم نہ ہوتا ہو۔ تو لائم واٹر ملا دیں۔ اس کی مقدار خوراک اسے چار فلوئڈ اونس بڑوں کو ½ سے ایک فلوئڈ ڈرام ایک سال کے بچے کو دیں۔

ماء الجبن (Whey) گائے کا تازہ دودھ دس چھٹانک لے کر اسے نرم آنچ پر گرم کریں۔ پھر اس میں "پنجرو بیٹ" یعنی پنجر کا مصنوعی پنیر مایہ ایک چمچہ چائے بھر ملا کر اسے ایک گرم جگہ میں رکھ دیں۔ جب دودھ پھٹ جائے تو اسے چھان لیں۔ اور اس طرح جو پانی حاصل ہوا سے دو ایک منٹ جوش دیں۔ ذائقہ کی اصلاح کے لئے کسی قدر شکر و بالائی ملا لیں۔

یخنی و دم پخت بکری یا بھیڑی کی گردن یا سینے کا پتلا گوشت نصف سیر کے کر اور اسے کٹوا کر چھوٹے سے مرتبان یا آب خورے میں لے کر اور ذرا سا نمک ملا کر آٹے سے اس کا منہ خوب بند کر دیں۔ پھر ایک بڑی دیگچی میں پانی بھر کر جوش دینا شروع کریں۔ جب پانی کھولنے لگے۔ تو مرتبان یا آب خورہ کو اس پانی میں ڈال کر دو تین گھنٹہ تک جوش دیتے رہیں۔ پھر برتن نکال کر اس کا منہ کھول کر گوشت پھینک دیں اور یخنی کو کام میں لائیں

زیرباج گوشت صاف شدہ کو خشک میوہ جات اور سرکہ کے ہمراہ پکائیں۔ اور زعفران و مصالحہ جات ڈالیں۔ امراض مرکبہ میں مفید ہے۔

ماء الشعیر ملحم:۔ ماء الشعیر میں گوشت ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

(مزید حلومات کے لئے میرا رسالہ غذا اور صحت طلب فرمائیں)

تیسرا باب

اسباب و علامات مرض وغیرہ

علم طب وہ علم ہے جس سے بدن انسان کی حالت صحت و مرض معلوم ہو۔ اس علم کا موضوع جسم انسان ہے۔ اور اس کی غرض انسان کی صحت کی حفاظت کرنا اور امراض لاحقہ کا علاج کر کے اس کو بحال کرنا ہے۔

صحت:۔ صحت جسم کی اُس حالت کا نام ہے جس میں کل اعضائے جسم اپنا اپنا کام بخوبی انجام دیتے ہیں۔

مرض:۔ مرض جسم کی وہ حالت ہے جس میں بعض یا کُل اعضاء اپنا اپنا کام باقاعدہ انجام نہیں دیتے۔

اقسام مرض:۔ مختلف حالات کے اعتبار سے مرض کی کئی قسمیں ہیں:۔

۱۔ مرض عضوی (Organic Disease) وہ مرض جس میں کسی عضو کی ساخت میں فرق آجائے۔

۲۔ مرض فعلی (Functoinal Disease) وہ مرض ہے جس سے کسی عضو کے صرف فعل میں فرق نمودار ہو جائے۔ لیکن اسکی ساخت میں کوئی فرق نہ پڑے۔

۳۔ مرض حاد (Acute Disease) وہ مرض ہے جس میں علامات شدید ہوں۔ اس مرض کی مدت تھوڑی ہوا کرتی ہے۔

۴۔ مرض مُزمن (Chronic Disease) وہ مرض ہے جس کی علامات خفیف ہوں۔ لیکن وہ ایک عرصہ تک لاحق رہے۔

۵۔ مرض مقامی (Local Disease) وہ مرض ہے جو جسم کے کسی خاص حصہ یا کسی خاص عضو میں واقع ہو۔

۶- مرض عمومی (General Disease) وہ مرض ہے جس کا اثر سارے جسم میں ہو۔

۷- مرض نوبتی (Periodical Disease) وہ مرض ہے جس کی نوبت کسی خاص وقت پر واقع ہو۔ اور جس کی ہر دو نوبتوں کے درمیان وقفہ ہو۔

۸- مرض متعدی (Contagious Disease) وہ مرض ہے جو بذریعہ چھوت ایک سے دوسرے کو لگ جائے۔

۹- مرض موروثی (Heriditory Disease) وہ مرض جس کا اثر والدین سے بچہ میں۔

۱۰- مرض وطنی (Endemic Disease) وہ مرض ہے جو کسی خاص مرض یا مقام میں محدود ہو۔ جیسے گیگھا بعض پہاڑی مقامات میں محدود ہے

۱۱- مرض وبائی (Epidemic Disease) وہ مرض ہے جو وبا کی صورت میں پھیلے۔ اور جس میں ایک ہی وقت میں بہت سے اشخاص مبتلا ہو جائیں۔ جیسے ہیضہ طاعون وغیرہ۔

اسباب مرض ہر مرض کا کوئی نہ کوئی سبب ہوا کرتا ہے۔ بلحاظ استعداد اور تحریک اسباب کی دو قسمیں ہیں:۔

۱- اسباب سابقہ یا مُعِدّہ (Remote Causes) یہ وہ اسباب ہیں جو جسم کو قبول مرض کے لئے مستعد کرتے ہیں۔

۲- اسباب محرّکہ یا واصلہ (Exitin Causes) یہ وہ اسباب ہیں جو جسم میں اپنا اثر پیدا کر کے جسم میں مرض پیدا کر دیتے ہیں۔

بلحاظ مقام بھی اسباب کی دو قسمیں ہیں۔

۱- اسباب داخلی (Interna Causes) یہ وہ اسباب ہیں جو کسی شخص کی خود طبیعت ہی میں موجود ہوتے ہیں یا یہ کہ وہ شخص ان کو خود حاصل کرے۔

۲- اسباب خارجی (External Causes) یہ وہ اسباب ہیں جو خارجی کیفیات سے متعلق ہوں۔

اسباب مخصوصہ:۔ امراض کے خاص خاص اسباب بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔

شلاً (۱) بعض زہریلی اشیاء جیسے سنکھیا۔ وار چکنا۔ فاسفورس وغیرہ۔ (۲) کیمیائی تیزاب جیسے تیزاب شورہ۔ تیزاب گندھک وغیرہ (۳) زہردار جانوروں کا کاٹنا۔ جیسے سانپ یا دیوانے کتے کا کاٹنا۔ (۴) جراثیم (نباتی وحیوانی) جو اکثر امراض کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات مرض

ہر ایک مرض کے لئے کوئی نہ کوئی نشانی یا علامت (Symptom) ضرور ہوتی ہے۔ یہ کئی قسم کی ہوتی ہیں:-

۱۔ **علامات عامہ یا مزاجیہ**۔ یہ وہ علامات ہوتی ہیں۔ جن کا تعلق سارے جسم سے ہوا کرتا ہے۔ جیسے بخار میں جسم کا گرم ہونا۔

۲۔ **علامات خاصہ یا مقامیہ**۔ (Local Symptoms) یہ وہ علامات ہوتی ہیں۔ جن کا تعلق جسم کے کسی خاص حصہ سے ہوتا ہے۔ جیسے مقامی سوزش۔

۳۔ **علامات ظاہرہ**:۔ (Objective Symptoms) یہ وہ علامات ہیں جو طبیب کو معلوم ہو سکتی ہیں۔ جیسے ورم یا سرخی وغیرہ۔

۴۔ **علامات باطنی**: (Subjective Symptoms) یہ وہ علامات ہیں جنہیں صرف مریض ہی معلوم کر سکتا ہے۔ جیسے درد وغیرہ

۵۔ **علامات مستقیمہ یا ذاتیہ** Direct or Idoipathic Symptoms وہ علامات جو خاص مقامات مرض پر پائی جاتی ہیں۔ جیسے درد یا جلن وغیرہ مقام سوزش میں۔

۶۔ **علامات مستترہ یا شرکیہ**۔ (Sympathetic Symotoms) وہ علاماتِ مرض جو مقامِ مرض سے دُور جسم کے کسی دوسرے حصہ میں پائی جائے۔ جیسے دردِ گردہ میں قے آنا۔

۷۔ **علامات مُنذرہ**۔ (Premonitory Symptoms) وہ علامات ہیں جو ظہور مرض میں کچھ عرصہ پہلے ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ جیسے بڑھاپے میں سر چکرانا مرض سکتہ کی علامت منذرہ ہوتی ہے۔

۸۔ **علامات مخصوصہ** (Pathognomonic Sy mptoms) وہ علامات جو کسی خاص مرض سے مخصوص ہوں۔

۹۔ **علامات تشخیصہ**۔ (Diagnostic Symptoms) وہ علامات ہیں جن سے کسی مرض کی دیگر امراض سے تشخیص کی جاتی ہے۔

متعدّی مرض

جب کوئی مرض بلا واسطہ (چھونے یا ساتھ لگ جانے سے) یا بالواسطہ (ہوا یا پانی یا غذا وغیرہ کے ذریعہ) ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے تو اسے مرض متعدی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس قسم کے مرض کے مادہ کو چھوت (عدوای) (Infection) کہتے ہیں۔

چھوت وہ عمل یا طریق ہے جس سے ایک خاص مرض بلا واسطہ یا بالواسطہ ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے۔ بلکہ عام طور پر چھوت ایک زہر یا جراثیم کو کہا جاتا ہے۔ جن کی وساطت سے مرض ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہنچتا ہے جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ چھوت کا مادہ نہایت ہی ننھے ننھے کیڑے ہوتے ہیں جنہیں جراثیم (Bacteria) کہتے ہیں۔ جراثیم کو خوردبین کی مدد کے بغیر نہیں دیکھا جا سکتا۔ انہیں نباتات کی طرح بویا اور کاشت کیا جاتا ہے۔

عِلم الجراثیم

(Bacteriology)

علم الجراثیم میں بکٹیریا (Bacteria) مائکروبز (Microbes) یعنی جراثیم یا نباتی و حیوانی اجرام خوردبینی کی ماہیت پر بحث کی جاتی ہے۔

بیکٹیریا۔ (Bacteria) ایک یونانی لفظ بیکٹریون سے مشتق ہے جس کے معنی ڈنڈا یا چھڑی ہیں۔ اس سے مراد وہ چھوٹے چھوٹے ڈنڈے یا بیلن کی شکل کے جاندار اجسام ہیں۔ جنہیں ادنےٰ ترین درجہ حیوانات سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ لیکن آج کل تمام جراثیم یا اجرام نباتیہ و حیوانیہ اس سے مراد لیتے ہیں۔

بیسی لس (Bacillus) اس سے بیلن یا ڈنڈے کی شکل کے جراثیم مراد ہیں

مائکروب (Microbe) سے مراد چھوٹے چھوٹے نباتی و حیوانی اجرام خوردبینی مراد ہیں۔

جرمز۔ (Germs) مائکروب کی طرح اس کا اطلاق نباتی و حیوانی دونوں قسم کے جراثیم پر ہوتا ہے۔

ماہیت و ساخت بیکٹیریا۔ یہ ننھی مخلوق جو بغیر کسی طاقت ور خوردبین نظر

نہیں آتی صرف ایک کیسہ یا سیل (Cell) سے مشتق ہوتی ہے۔ اس کیسہ میں پروٹوپلازم (Protoplasm) یا مادۂ حیات ہوتا ہے جو نیم منجمد جیلی (فالودہ) کی مانند صاف، شفاف، یکساں یا بعض اوقات دانہ دار ہوتا ہے۔ اس ساخت کا بیرونی طبق مضبوط ہوتا ہے۔ جسے سیل ممبرین (Cell Membrane) یا غشائے کیسہ یا سیل وال (Cell Wall) یا دیوارِ کیسہ کہتے ہیں۔

مختلف جراثیم میں فرق و امتیاز کرنا نہایت مشکل ہے۔ چنانچہ عالمانِ علم الجراثیم سخت حیران و پریشان ہیں۔ چنانچہ صرف اُن کی شکل و صورت کے ہی پیشِ نظر ان کی شناخت کی جاتی ہے۔

شکل و صورت بیکٹیریا شکل و صورت کے لحاظ سے یہ گول بیضوی بیلن یا رول کی شکل اور پیچدار ہوتے ہیں۔ چنانچہ گول یا بیضوی (• • •) جراثیم کو کوکائی (Cocci) کہتے ہیں۔ بیلن یا رول کی شکل (ـــ) کے جراثیم کو بیسی لائی (Bacilli) کہتے ہیں۔ اگر یہ ذرا خم کھائے ہوئے ہوں تو انہیں کاما بیسی لائی (Commoa Bacilli) یا وائبری اوس (Vibrios) کہتے ہیں۔ اور اگر یہ زنجیر کی طرح بل دار (~~~) ہوں تو انہیں سپائرلم Spirillum اور جب پیچ دار (ℓℓℓℓℓ) ہوں تو سپائروکیٹس (Spirochaetes) کہتے ہیں

بعض جراثیم باہم مل کر جھنڈ بناتے ہیں۔ چنانچہ گول بیضوی شکل کے بیکٹیریا پرورش پا کر دو دو (•• ••) کی جوڑی بنا لیتے ہیں۔ تب اُنہیں ڈپلوکوکائی (Diplococci) کہتے ہیں۔ اور اگر یہ خوشۂ انگور کی (⁘) کی صورت اختیار کر لیں تو انہیں سٹفلوکوکائی (Staphylococci) کہتے ہیں۔ اور جب یہ باہم مل کر زنجیر کی صورت .... اختیار کر لیں تو انہیں سٹرپٹوکوکائی (Straptococci) کہتے ہیں۔

بہت سے بیکٹیریا کی جھلی میں سے ایک لیس دار مادہ نکلتا ہے جس سے بیکٹیریا لیس میں جڑ جاتے ہیں۔ ان کی اجتماعی صورت کو زوگلیا (Zoogloea) کہتے ہیں۔

قد و قامت:۔ بیکٹیریا جراثیم کا قد اتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ کہ ہمارے پیمانے انہیں ناپ نہیں سکتے۔ انہیں دیکھنے کے لئے بہت طاقت ور خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک گول بیکٹیریا کا قد عموماً ایک مائکرو ملی میٹر ($\frac{1}{25000}$ انچ) سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ گویا ۲۵ ہزار بیکٹیریا اگر ایک قطار میں رکھے جائیں تو وہ ایک انچ

ملیے ہوں گے۔ وزن کے لحاظ سے متوسط قد کے ۲۰ ارب بیکٹریا کا وزن $\frac{1}{۲۲}$ گرین یا ایک دانہ خشخاش کے برابر ہوتا ہے۔

پیدائش یا افزائش بیکٹیریا

ان کا طریق پیدائش نہایت عجیب ہے۔ ایک جرثومہ ذرا لمبا ہوکر دو حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ اور پھر یہ ہر ایک حصہ ایک نیا جرثومہ بن جاتا ہے۔ مناسب حالات میں جرثومہ ۲۰ سے ۳۰ منٹ کے عرصہ میں بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور ایک کے دو دو بننے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ اندازہ لگایا گیا کہ ایک جرثومہ ۸ گھنٹوں کے عرصہ میں ۲۰ لاکھ کی تعداد تک بڑھ سکتا ہے۔ اور ایک کرم ہیضہ سے ایک روز میں چار ارب اسی کروڑ کرم بن جاتے ہیں۔ لیکن ان کی اس بے پناہ افزائش میں کئی ایک مانعات ہیں۔ مثلاً ان کی غذا کا کم یا محدود ہوجانا۔ بعض خرد خرد حیوانات کا انہیں کھا جانا وغیرہ۔

جراثیم کا دوسرا طریقہ بذریعہ سپور تخم ہے چنانچہ بعض حالات میں میں ایک لمبی آرام (سکون) کی حالت میں پڑے رہتے ہیں۔ کہ ان پر بیرونی صدمات کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اس حالت میں بقائے نوع پر قادر ہوتے ہیں۔ ایک حالت میں ایک جرثومہ کا مادہ حیات اپنی تلی کے اندر ہی اندر ایک یا زیادہ حصوں میں (‎● ● ● ● ●‎) منقسم ہوکر سکڑ جاتا ہے۔ اور حصہ ایک علیٰحدہ گول غلاف میں ملفوف ہوجاتا ہے۔ یہی تخم بیکٹریا یا سپور (Spore) ہے۔ جو مناسب حالات میں اپنے غلاف کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔ اور بسی لس بن جاتا ہے اعلےٰ طبقہ کے نباتات کے بیجوں کی طرح جراثیم کے تخم یا بیج بھی حرارت و برودت کا بخوبی مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اور مہینوں بلکہ برسوں تک قابلیت تولد قائم رکھتے ہیں۔

بیکٹریا کی ہر جگہ اس قدر کثرت ہے کہ خدا کی پناہ! ہر روز ان گنت بیکٹیریا ہمارے منہ اور ناک کے راستہ ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ہمارے بدن کی جلد ان کے لئے نرم و گرم بستر ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ہر گھنٹہ یہ چودہ ہزار کی اوسط سے ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ پانی میں بیکٹریا بکثرت پائے جاتے ہیں۔ صاف پانی میں کم ہوتے ہیں۔ لیکن گندے پانی میں بہ کثرت ہوتے ہیں۔ جب کبھی گندہ پانی خشک ہوجاتا ہے۔ یہ جراثیم بھی خشک ہوکر اڑنے لگتے ہیں۔ یہ سطح اور ساحل آب پر تو بکثرت پائے جاتے ہیں۔ لیکن سمندر کی گہرائیوں میں ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ مٹی میں بھی بہت سے جراثیم ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر زمین میں چھپے رہتے ہیں۔ اور موقع پاکر ہوا میں مل کر اسے خراب کردیتے ہیں۔ اور اکثر امراض کا باعث بنتے ہیں۔

آٹے میں خمیر ہونا۔ روٹی کا بدمزہ ہو جانا۔ دودھ کا بگڑ جانا۔ مکھن کا بدمزہ ہو جانا۔ پنیر کا بگڑ جانا۔ گوشت کا سڑ جانا سب بیکٹیریا ہی کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

زندہ حیوانات کی تندرست ساخت میں تو بیکٹیریا نہیں پائے جاتے مگر غذا کی نالی میں یہ ضرور موجود ہوتے ہیں۔ اور معدہ و امعاء میں غذا میں سڑاند پیدا کر کے نفخ و ریح کا باعث ہوتے ہیں۔

غذائے بیکٹیریا

اعلیٰ نباتات کی طرح بیکٹیریا کو بھی زندہ رہنے کے لئے اپنی خوراک کے سلسلہ میں ایسے مادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن پر وہ گزران کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے انہیں کاربن اور نائٹروجن کی عام ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ نمک اور پانی کی ایک خاص مقدار کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ شوربا، جیلے ٹین۔ آب خون بھی اُن کی من بھاتی اغذیہ ہیں۔ ترشی اور شیرینی کے بھی یہ دلدادہ ہیں۔ بیکٹیریا اپنی خوراک کے بارے میں بے حد محتاط ہوتے ہیں۔ چنانچہ منائٹ اور ڈیسائٹ دو نباتی مٹھاسیں ہیں جن کی کیمیاوی ترکیب میں بہت کم فرق ہے۔ لیکن جراثیم کی ایک ایسی جماعت بھی ہے جو کہ دونوں قسم کی شیرینی میں بہ آسانی فرق کر لیتی ہے۔

حصولِ غذا کے لئے بیکٹیریا کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ سپروفائی ٹک (Seprophytic) ایسے جراثیم جو کہ نباتی یا حیوانی مردہ مادوں میں داخل ہو کر اور انہیں تحلیل کر کے خاک میں ملا دیتے ہیں۔

۲۔ پیرے سائی ٹک (Parastic) (طفیلی جراثیم) یہ زندہ نباتات وحیوانات کے اجسام کی ساخت (Tissue) پر گذارہ کرتے ہیں۔ مثلاً انکاس بیل یا جوئیں وغیرہ۔

۳۔ پرولوٹروفک (Prototrophic) انہیں اپنی بقائے حیات کے لئے کسی نباتی یا حیوانی مادہ غذا کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ زمین سے کاربن اور نائٹروجن جذب کر کے زندہ رہ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر پاسٹیئر (Pasteur) نے بیکٹیریا کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا ہے:۔

(۱) ایروبک (Aerobic) یا ہوائی جراثیم یعنی ایسے جراثیم جو کھلی ہوا میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ (۲) اَن ایروبک (Anaerobic) یا غیر ہوائی جراثیم یعنی ایسے جراثیم جو

بغیر ہوا کے بھی زندہ رہ سکتے ہیں چنانچہ اس قسم کے جراثیم جسم میں داخل ہو کر تعفن مادوں میں سے اپنی زندگی کے لئے کافی آکسیجن جذب کر لیتے ہیں۔ اکثر متعدی امراض کو پیدا کرنے والے جراثیم اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

افعال کے لحاظ سے بیکٹیریا دو قسم کے ہوتے ہیں:-

۱- **مفید بیکٹیریا**:- وہ جراثیم ہیں جو ہماری روزمرہ کی حرفتوں میں کام آتے ہیں مثلاً خمیر، خمیری روٹی، شراب، سرکہ، پنیر وغیرہ کے بنانے میں۔ نیل اور کاغذ بنانے اور چمڑا رنگنے وغیرہ وغیرہ میں۔ اور کاشت کاری میں تو بیکٹیریا کا اتنا دخل ہے کہ جس کے لئے ایک علیحدہ مضمون ایگریکلچرل بیکٹیریالوجی (علم الجراثیم فلاحت) ترتیب دیا گیا ہے۔

۲- **غیر مفید بیکٹیریا**- یا مضر بیکٹیریا۔ ان کے دم قدم سے سلسلہ امراض قائم ہے۔

بیکٹیریا اور امراض

جیسا کہ ابھی مذکور ہوا۔ بہت سے جراثیم ہر وقت ہمارے جسم پر نیز دہن۔ معدہ اور امعاء میں موجود رہتے ہیں۔ لیکن انہیں ہمارے خون یا ساخت جسم پر حملہ آور ہونے کے مواقع نہیں ملتے۔ چنانچہ نیموکوکائی (جراثیم ذات الریہ) اور دیگر بہت سے جراثیم ہم سب کے منہ اور حلق میں ہوتے ہیں۔ ٹیوبرکل بیسی لائی (جراثیم سل) مریضان سل کے تھوک میں ہوتے ہیں۔ اور جب اس قسم کی بلغم یا تھوک خشک ہو جاتی ہے تو وہ جراثیم ہوا کے دوش پر سوار ہو کر دودھ وغیرہ میں جا ملتے ہیں۔ ٹے ٹے نس بیسی لائی (جراثیم کزاز) ہمارے باغات، سڑکوں اور کھیتوں وغیرہ کی خاک میں ملے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے جسم کی جلد پر بے شمار سٹفلوکوکائی موجود ہوتے ہیں۔ اور نہانے کے بعد آب غسل میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہم میں سے بعض اشخاص ایسے ہیں۔ جو جراثیم کے حملوں کو روکنے کی قوت رکھتے ہیں۔ لیکن بعض میں ان کی قوت مدافعت ناقص ہوتی ہے۔ اس لئے وہ مرض میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

قوت مدافعت

(Immunity) سے مراد وہ قوت ہے جو کہ متعدی امراض کے خلاف ہمارے جسم میں موجود ہوتی ہے۔ یہ ایک نہایت پیچیدہ فعل ہے۔

جس شخص کے جسم کا غلاف یعنی جلد اور اس کا استر یعنی غشائے مخاطی بالکل صحیح و سالم ہوتی ہے اس کے جسم میں جراثیم داخل نہیں ہو سکتے۔ لیکن ایسی کامل تندرستی کا مدعی

شاید کوئی بھی نہ ہو سکے۔ چنانچہ جلد پر ذرا سی رگڑ لگنے یا چیرنے سے جراثیم کو جسم میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ جب یہ جراثیم جسم میں داخل ہو جاتے ہیں تو ان کا جراثیم خور (Phagocytes) ذرات کا آپس میں مقابلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت جو مدبرہ بدن ہے ان جراثیم کے مقابلہ کے لئے دو طریق اختیار کرتی ہے۔

۱۔ فیگوسائی ٹس (Phagocytosis) جسم کی ساخت کے ذرات کا جراثیم یا دیگر مضر بدن خارجی ذرات کا چٹ کر جانا۔

۲۔ انٹی باڈیز (Anti Bodies) خون اور دیگر رطوبات جسم میں کئی ایک کیمیاوی مواد ہوتے ہیں۔ جن میں اختیاری کیفیت ہوتی ہے۔ ان کا فائدہ یہ ہے کہ جب جراثیم جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ تو یہ انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔

قوتِ مدافعت دو قسم کی ہوتی ہے:۔

۱۔ نیچرل امیونی ٹی۔ (Natural Immunity) یا عفائے طبعی

۲۔ آرٹی فشل امیونی ٹی۔ (Artificial Immunity) یا عفائے مصنوعی، اسے ایکوائرڈ امیونی ٹی (Acquired Immunity) یا مدافعت کسبی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

۱۔ نیچرل امیونی ٹی یا طبعی مدافعت سے مراد کسی حیوان کا کسی خاص مرض کے لئے نامستعد ہونا ہے۔ مثلاً حیوانات میں ہیضہ اور محرقہ بطنی کے خلاف ایسی طبعی قوت موجود ہوتی ہے کہ یہ امراض انہیں لاحق نہیں ہو سکتے۔

۲۔ ایکوائرڈ امیونی ٹی۔ مدافعت کسبی۔ اس قسم کی قوتِ مدافعت کا اکتساب تدریجی ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی متعدی مرض کا ایک ہی حملہ جسم یا طبیعت کو اس مرض کے خلاف ایسا مستعد بنا دیتا ہے۔ کہ پھر وہ مرض دوبارہ اس پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ اور وہ شخص ہمیشہ کے لئے اس مرض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس قوتِ مدافعت کی بھی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ایکٹو امیونی ٹی۔ (Active Immunity) قوتِ مدافعت معلوم کسی مرض متعدی کے زندہ یا نیم مردہ جراثیم کو ان کی اکین (سمیت) کو غیر مہلک مقدار میں بذریعہ جلدی پچکاری کسی تندرست حیوان کے جسم میں داخل کرنے سے اس میں اس قسم کی قوتِ مدافعت پیدا کی جا سکتی ہے۔ جب اس قسم کے مواد کو وقفوں سے تدریجاً بڑھا کر جب زیرِ جلد داخل کیا جاتا ہے تو پھر اس مخصوص مرض

کے خلاف جسم میں اعلیٰ قسم کی قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ پے سیو امیونی ٹی۔ (Passive Immunity) یا قوتِ مدافعت مجہول۔ اسے پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب مذکورہ بالا طریقہ سے کسی حیوان میں اعلیٰ درجہ کی قوتِ مدافعت ہو جاتی ہے۔ تب اس حیوان کا سیرم (آبِ خون) کو دوسرے حیوان کے جسم میں جو کہ اس مرض کے لئے مستعد ہو بذریعہ جلدی پچکاری خون میں داخل کر دیتے ہیں اس طرح اس مستعدِ مرض حیوان میں بھی مرض کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔

متعدی امراض کو روکنے کی تدابیر

(۱) وبا کے دنوں میں جسمانی اور عام صفائی کا خیال رکھیں۔ اور مکانات کو صاف رکھیں۔ اور ان میں سفیدی کرائیں۔

۲۔ ایامِ وبا میں کسی ایک مقام پر بہت سے اشخاص کا ایک مقام پر جمع ہونا خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے اس قسم کے اجتماعات ملتوی کر دینے چاہئیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس مقام کی صفائی کی طرف خاص توجہ دیں۔

۳۔ وبا کے دنوں میں عوام کو تاکید کی جائے کہ وہ جگہ جگہ غلاظت وغیرہ نہ پھیلائیں۔

۴۔ آبادی کے قریب اگر غلاظت کے ڈھیر ہوں تو انہیں اٹھوا کر وہاں دافع عفونت ادویہ چھڑک دینی چاہیئے۔

۵۔ ایامِ وبا میں پینے کے پانی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ پانی کو جوش دے کر اور فلٹر کر کے پینا چاہیئے۔

۶۔ ہیضہ کے دنوں میں بازاری غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔ نیز کھیرا۔ ککڑی کدو۔ خربوزہ۔ تربوز سے بھی پرہیز لازم ہے۔

۷۔ وبا کے دنوں میں غذا لطیف اور زود ہضم کھائیں۔

۸۔ جس مکان میں کوئی وبائی بیماری پھیلی ہو۔ اس میں صفائی کا خاص خیال رکھیں

۹۔ ایک ہی کمرے میں متعدی مرض کے چند مریضوں کو اکٹھا نہ رکھنا چاہیئے

۱۰۔ مریض کے کمرے میں دھوپ اور ہوا کی آمد و رفت کا باقاعدہ انتظام ہو۔

۱۱۔ مریض کے پاس معالج اور تیماردار کے سوا کسی کو نہ جانا چاہیئے اور اگر مجبوری جانا پڑے تو خالی معدہ نہیں جانا چاہیئے۔

۱۲- وبا کے دنوں میں خالی معدہ باہر نہیں جانا چاہیئے۔ اور نہ کوئی ثقیل غذا کھانی چاہیئے۔

۱۳- مریض کے کمرے کے فرش پر دافع عفونت دوا چھڑکتے رہنا چاہیئے۔

۱۴- مریض کو دیواروں پر نہ تھوکنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ اگلدان میں تھوکنا چاہیئے جس میں تیز کاربالک لوشن یا کانڈیز لوشن وغیرہ ڈالا ہوا ہو۔

۱۵- مریض کے صحت یاب ہونے پر اس کے کپڑے یا تو جلا دیئے جائیں۔ یا کسی دافع عفونت دوا میں بھگو لئے جائیں۔

۱۶- مریض کے برتنوں کو کلوری لم سے صاف کرنا چاہیئے۔

۱۷- جب مریض صحت یاب ہو جائے۔ تو اس کے کمرے کو ڈس انفکٹ کرنا چاہیئے۔

"بیماری کے بعد چھوت کو دور کرنا"

کسی وبائی مرض کے مریض کے شفایاب ہو جانے یا انتقال کر جانے کے بعد اس کمرہ میں جس میں کہ مریض رہا ہو مع دیگر چیزوں کے جو کمرہ میں موجود ہوں۔ یا جو مریض کے استعمال میں رہی ہوں دافع عفونت ترکیب سے بخوبی پاک وصاف کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ مرض کے جراثیم ہلاک ہو جائیں۔ اور مرض کے پھر سے رونما ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔

ایسی دوا جو وبائی عفونت کے جراثیم کو مارتی ہے اُسے دافع عفونت (Disinfectant) دوا کہتے ہیں۔ اور جو دوا جراثیم کی افزائش کو روکتی ہے اُسے مانع تعفن (Antiseptic) کہتے ہیں۔ اور جو دوا کسی بدبو کو زائل کرے۔ اُسے دافع بدبو (Doedorant) کہتے ہیں۔

ذیل میں چند دافع تعفن ادویہ دی جاتی ہیں:-

۱- پرکلورائیڈ آف مرکری لوشن

اُسے عام طور پر مرکری لوشن یا انٹی سپٹک لوشن بھی کہتے ہیں۔ اس کے اجزائے مرکبہ یہ ہیں:-

پرکلورائیڈ آف مرکری (رسکپور)	۴ ڈرام
سٹرانگ ہائیڈرو کلورک ایسڈ	۱ اونس
اینی لین بلیو	۲ گرین

واٹر (پانی) ۳ گیلن۔

پہلے رسکپور کو تیزاب میں حل کریں۔ پھر پانی اور رنگ ملا دیں۔ اس کی طاقت ایک ہزار میں ایک ہے۔ یہ نہایت طاقت ور دافع تعفن سیال ہے۔ اس سے تمام متعدی امراض کے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

۲۔ فینائل (Phenyl) سے بطور دافع بدبو و دافع تعفن استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ کاربالک لوشن (Carbolic Lotion) ۵ فی صدی کی طاقت لوشن مستعمل ہے۔ اسے بنانے کے لئے کاربالک ایسڈ ۵ حصے اور پانی ۹۵ حصوں کو باہم ملا لیا جاتا ہے۔

۴۔ آئی زال (Izal) یہ کولتار کا مرکب ہے۔ یہ ایک غیر سمی مانع تعفن اور دافع تعفن دوا ہے۔ اس کا پانچ فی صدی والا سولیوشن چھوت دار کپڑوں کو پاک وصاف کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ چنانچہ چھوت دار کپڑوں کو پانچ گھنٹہ تک اس میں بھگو رکھیں۔ اس سے چھوت زائل ہو جائے گی۔ اس کا ½ ۲ فی صدی والا لوشن دایہ گری میں بہت مستعمل ہے۔

۵۔ جیز فلوئڈ (Jeyes Fluid) یہ تار آئل (روغن قطران) کا ایک مرکب ہے۔ عمدہ ڈس انفیکٹنٹ اور اینٹی سپٹک ہے۔ اس کا ۱ فی صدی کا سولیوشن کاربالک سولیوشن کی بجائے مستعمل ہے۔

۶۔ فارم ایلڈی ہائیڈ (Formaldehyde) یہ ایک گیس ہے جو فارمک ایلڈی ہائیڈ (Formic Aldihyde) سے نبتی ہے۔ یہ نہایت دافع تعفن ہے۔ تخمیر اور سٹرانڈ کی کیفیت کو روکتی ہے اس گیس کو پانی میں حل کر کے مختلف قوتوں کے سولیوشن بناتے ہیں اس کے ۴۰ فی صدی والے سولیوشن کو فارملین (Formalin) کہتے ہیں جو نہایت عمدہ دافع تعفن اور دافع بدبو سیال ہے۔

۷۔ سینی ٹاس فلوئڈ اس سیال میں ہائیڈروجن پر آکسائیڈ۔ تھائی مول اور کمفر وغیرہ ہوتا ہے۔ یہ ایک غیر سمی دافع تعفن دوا ہے۔

۸۔ کانڈیز فلوئڈ (Condys Fluid) یہ پوٹاسیم پرمینگنیٹ کا ½ فی صدی کا سولیوشن ہے یہ بھی بطور ڈس انفیکٹنٹ مستعمل ہے۔

برنیٹس فلوئڈ

(Burnettes Fluid) یہ زنک کلورائیڈ کا ایک تیز سولیوشن ہے۔ یورپ میں بطور دافع تعفن گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔

مزید ادویہ کے لئے ماڈرن میٹریا میڈیکا مرتبہ حکیم غلام نبی ایم۔ اے ملاحظہ ہو۔ ۔ ۔ قیمت چھ روپے بارہ آنے

چوتھا حصّہ

Diseases of Nervous System

امراضِ دماغ ۔ امراض نخاع ۔ امراض اعصاب

دردِ سر

دردسر　صُداع　ہیڈیک　(Headache)

دردِ سر بذاتِ خود کوئی مرض نہیں بلکہ یہ بعض دوسری بیماریوں کی ایک علامت ہے ۔خاص طور پر امراض دماغی کی ۔ وہ لوگ جو حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل پیرا نہیں ہوتے یا جو لوگ زیادہ دماغی محنت کرتے ہیں یا فکر و تردد میں مبتلا رہتے ہیں یا بہت جلد غصہ میں آجاتے ہیں ۔ وہ عام طور پر اس کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ اکثر شدید بخاروں مثلاً محرقہ (ٹلطنی)۔ سُرخ بخار اور چیچک وغیرہ میں دردِ سر ایک ابتدائی علامت ہوتی ہے ۔ گاہے کمزوری یا خرابیٔ خون ۔ اور بعض دیگر امراض مثلاً نقرس ۔ آتشک ۔ وجع مفاصل اور بادِ گولہ وغیرہ کے باعث بھی دردِ سر لاحق ہوتا ہے ۔

بچوں اور بوڑھوں کی نسبت جوانوں کو ۔ قوی اشخاص کی نسبت نازک مزاجوں کو غریبوں کی نسبت امیروں کو ۔ اور دیہاتیوں کی نسبت شہریوں کو دردِ سر زیادہ ہُوا کرتا ہے ۔ جب دردِ سر بار بار ہو تو اس کے علاج کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے ۔

مختلف اسباب کے لحاظ سے دردِ سر کی بہت سی قسمیں ہیں ۔ جن میں سے چند ضروری اقسام کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :۔

دردِ سر عصبی

دردِ سر سادہ ۔ صُداعِ ساذج ۔ نیورلجک ہیڈیک　(Neuralgic Headcahe)

دردِ سر عصبی ۔ صداع ریحی ۔ نروس ہیڈیک (Nervous Headache)

اسباب مرض (۱) زیادہ سردی لگنا ۔ سرد ہوا میں پھرنا ۔ یا سرد پانی میں غوطہ لگانا ۔ سخت سرد اشیاء کھانا ۔ زیادہ گرمی لگنا ۔ گرم ہوا یا دھوپ میں پھرنا ۔ گرم چیزیں کھانا ۔ آگ کے پاس عرصہ تک بیٹھے رہنا (۳) عصبی مزاج یا نازک مزاجی (۴) جسمی کمزوری (۵) نقرس ۔ گنٹھیا یا آتشک کے سبب خون کا خراب ہو جانا ۔

علامات مرض :۔ سر کی جلد اور گوشت میں درد ہوتا ہے ۔ ابرو اور پیشانی کی جلد کو حرکت دینے سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے ۔

علاج طبی :۔ اگر سردی کے سبب دردِ سر ہو تو سر کو گرم رکھیں اور چائے ۔ قہوہ یا دار چینی یا اسطوخودوس دم کر کے پئیں ۔ یا زعفران گائے کے گھی میں بریاں کریں اور بکری کے دودھ یا عورت کے دودھ میں پیس کر قدرے مصری ملا کر ناک میں ٹپکائیں ۔ یا مغز اخروٹ شکر کے ساتھ تین دن کھانا دردِ سر بارد کو نافع ہے ۔ یا دار چینی ۳ ماشہ ۔ اسطوخودوس ۲ ماشہ چھوٹی الائچی ۷ عدد ۔ ان تینوں کو پانی میں ایک جوش دے کر اور دم کر کے چھان لیں ۔ اور اس میں شکر ۲ تولہ ملا کر بطور چائے استعمال کریں ۔ یا بیخ بانسہ ایک تولہ پاؤ بھر پانی میں جوشا کر اس میں نبات ۲ تولہ ملا کر پلائیں ۔ یا قرنفل (لونگ) ۲ ماشہ دو چھٹانک گلاب میں جوش دے کر اور اس میں نبات ۲ تولہ ملا کر پئیں ۔ یا بادیان نیم کوفتہ ۵ ماشہ ۔ گاؤزبان ۴ ماشہ ۔ بادرنجبویہ ۳ ماشہ ۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ ۔ اصل السوس مقشر ۳ ماشہ ۔ خطمی ۵ ماشہ ۔ مویز منقی ۵ عدد ۔ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوشا کر جب نصف رہ جائے تو اس میں دو تولہ خمیرہ بنفشہ یا گل قند ملا کر پئیں ۔ اور غذا میں شوربا چپاتی دیں ۔

علاج خارجی (۱) رائی کو پیس کر ۱۵ ۔ ۲۰ منٹ کے لئے پیشانی اور کن پٹیوں پر لگائیں ۔ (۲) ایک سیاہ مرچ کو سرکہ میں گھس کر طلا کرنا اکثر مفید ہوتا ہے ۔

اگر گرمی کے سبب دردِ سر ہو ۔ تو سر پر آب سرد دھاریں ۔ یا صندل سفید کو گلاب میں گھس کر پیشانی اور سر پر طلا کریں ۔ یا کافور اور افیون کو لڑکی والی عورت کے دودھ میں گھس کر لگائیں یا عطر خس یا عطر یاسمین سونگھیں ۔

اگر قبض ہو تو خمیرہ بنفشہ یا گل قند یا مربہ ہلیلہ یا اطریفل کشنیز وغیرہ استعمال کریں ۔ اگر گنٹھیا ۔ نقرس ۔ آتشک یا باؤ گولہ موجب مرض ہو تو مرض کی رعایت سے علاج کریں ۔

علاج ڈاکٹری | سردی سے سر درد ہو تو چائے ۔ قہوہ وغیرہ پلائیں یا کیفین ایک گرین یا فینے سٹین ۴ گرین دونوں کو ملا کر چائے یا گرم دودھ

یا پانی کے ساتھ پلائیں۔

اگر گرمی سے سر درد ہو۔ تو سر پر پانی ڈالیں یا برف لگائیں۔ پیشانی پر منتھول۔ یا کلوروفارم یا سنگھراہیم یا اوڈی کلون میں سے کوئی ایک دوا لگائیں۔ سوڈا یا لیمونیڈ برف سے سرد کرکے پلائیں۔ اور مریض کو پنکھے کے نیچے سونے دیں۔

اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو تو اینٹی فبرین ۵ گرین یا اسپرین ۵ گرین یا انیٹی پائرین ۷ گرین یا پیرے میڈون ۵ گرین دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

انیٹی پائرین		۵ گرین
کیفین سٹریٹ		ا گرین
سیرپ آرنشیائی		۳۰ منم
ایکوا کلوروفارمائی	تا	½ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دو نصف نصف گھنٹہ کے بعد دو تین بار دیں۔ اس سے زیادہ نہ دیں۔ بے خوابی اور بے چینی کے باعث درد سر میں ۲۰ یا ۳۰ گرین پوٹاسیم برومائیڈ ایک اونس پانی میں ملا کر پلائیں۔

پیٹ کا خلل یا قبض وغیرہ موجب مرض ہو تو رات کو پل ہائیڈ رارجائی ۵ گرین کھلا کر اگلی صبح کو میگنیشیا سلفاس ۴ ڈرام دو چھٹانک پانی میں حل کرکے پلائیں۔ دو ایک روز تک غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔

اگر کمزوریٔ خون (انیمیا) کے سبب درد سر کی شکایت ہو تو مریض کو آرام سے رکھیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اور بطور دوا مرکبات آہن (فولاد) استعمال کرائیں۔

اگر کثرت محنت دماغی درد سر کا باعث ہو۔ تو زیادہ دماغی کام نہ کریں غذا لطیف اور مقوی کھائیں۔ اور بطور دوا سناٹوجن (Sanatogen) استعمال کریں۔

گنٹھیا میں پہلے ایک نمکین مسہل دیں۔ اور چند روز یہ نسخہ پلائیں۔

پوٹاسیم برومائیڈ		۱۰ گرین
پوٹاسیم آئیوڈائیڈ		۱۰ گرین
سوڈیم سیلی سلیٹ		۱۰ گرین
گلیسرین		۲۰ منم
ایکوا	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

اس کے ہمراہ یہ حب ملین استعمال کرائیں

ایکسٹریکٹ ایلوز	۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائی مس	۱ گرین
پل ہائیڈرارجیرائی	۱ گرین

سب کی ایک گولی بنا کر رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔

آتشکی دردِ سر میں پوٹاسیم آئیوڈائیڈ ایک چھٹانک پانی میں ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

دردِ سرِ دموی

دردِ سر دموی — صداعِ دموی — کن جسٹو ہیڈیک

(Congestive Headache)

دماغ میں اجتماعِ خون سے دماغی رگیں خون سے پُر ہو جاتی ہیں۔ اور دردِ سر ہوتا ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ ایکٹو کن جسٹو ہیڈک۔ شریانی دورانِ خون تیز ہو کر دماغی عروق شعریہ خون سے پُر ہو جاتی ہیں۔ جس سے دماغ میں خون زیادہ آتا ہے۔ اور واپس بہت کم مقدار میں جاتا ہے۔

۲۔ پیسو کن جسٹو ہیڈک۔ وریدی دورانِ خون سست ہو کر دماغی عروق شعریہ خون سے بھر جاتی ہیں۔ اور سر درد کرنے لگتا ہے۔ یعنی دماغ میں خون آتا کم ہے لیکن اس کا واپس جانا سست ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض: (۱) دموی مزاج۔ قلب کے بائیں بطن کا موٹا ہونا۔ دل اور پھیپھڑے کے امراض۔ کثرتِ دماغی محنت۔ دلی صدمات۔ مرغن غذائیں استعمال کرنا۔

(۲) عام جسمانی کمزوری۔ رنج و غم۔ فکر و تردد۔ خرابی آب و ہوا۔ خرابی غذا۔ خرابی خون۔ نازک مزاجی۔ کثرتِ محنت دماغی۔ عورتوں میں فتورِ ایامِ ماہواری۔ سیلانِ رحم یا سفید پانی آنا۔

علامات: سر بھاری معلوم ہوتا ہے سارے سر میں ہلکا یا تیز درد سر ہوتا ہے۔ سر

بخاری۔ چہرہ سُرخ، اور بھر بھرایا ہوا۔ آنکھیں سُرخ نبض تیز منہ کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے نازک مزاج اور کثرت محنت دماغی کرنے والوں میں آنکھوں کے سامنے چنگاریاں یا مکھیاں اُڑتی نظر آتی ہیں۔ کانوں میں مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں نبض تیز چلتی ہے۔

علاج طبّی

(۱) مریض کو سرد کمرے میں لٹائیں۔ اس کا سر اونچا رکھیں۔ اور صندل کافور کو گلاب میں گھس کر پیشانی پر لگائیں۔ (۲) گلاب و سرکہ اور برف آب میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں (۳) سبوس گندم ۳ تولہ۔ نمک ۹ ماشہ کو چار پانچ سیر پانی میں جوش کر اس سے پاشویہ کریں۔ اور چار پانچ روز تک یہ نسخہ دیں۔

نسخہ مسہل۔ گل نیلوفر۔ گل سُرخ۔ تخم کاسنی۔ شاہترہ۔ عنب الثعلب۔ خبازی ہر ایک ۷ ماشہ۔ عناب ۷ عدد سپستاں ۹ عدد سب ادویہ کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو کر مل چھان لیں۔ اور اس میں گل قند ۴ تولہ یا ترنجبین ۴ تولہ ملا کر صاف کر کے پلائیں۔ پانچویں چھٹے روز اسی نسخہ میں شیر خشت پانچ تولہ۔ اور مغز فلوس خیار شنبر ۲ تولہ۔ روغن بادام ۶ ماشہ اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اور مسہل کے بعد یہ تبرید استعمال کریں۔

نسخہ تبرید:۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین۔ تخم تربوز ہر ایک ۶ ماشہ کا شیرہ اور ریشہ خطمی ۳ ماشہ کا لعاب۔ گلاب عرق بید سادہ۔ وعرق کاسنی۔ وعرق شاہترہ ہر ایک چار تولہ میں نکال کر اور اس میں شربت عناب اور شربت نیلوفر ہر ایک ڈیڑھ تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اور پھر چند روز تک اطریفل کشنیزی ایک تولہ ہمراہ شربت عناب و شربت کیوڑہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ گلاب۔ عرق کاسنی و بید مشک ہر ایک چار تولہ دیں۔ اگر درد سر بہت شدید ہو اور مریض طاقت ور ہو۔ تو جس جانب دماغ میں شدید درد ہو۔ اور مرض اسی جانب قائم ہو تو اسی طرف کی ورنہ مخالف جانب کی فصد سرارو یا فصد قیفال کرائیں۔ اور ۱۰ یا ۱۲ تولہ تک خون نکلوائیں یا دونوں شانوں کے درمیان پچھنے لگوائیں۔ یا پنڈلیوں پر سینگیاں کھچوائیں۔ کثرت مشاغل یا فکر و تردد موجب مرض ہوں تو کشتہ فولاد ۲ رتی ہمراہ مکھن دیں۔ یا خمیرہ مروارید۔ یا خمیرہ گاؤزبان عنبری یا اطریفل اسطوخودوس یا ماء اللحم کا استعمال کرائیں۔

مجربات:۔ مہندی کے سبز پتے سر پر باندھنا نہایت مفید علاج ہے۔ (۲) افیون مصری میں ملا کر چند بار سونگھیں۔ اور ناک کے نتھنوں میں لیپ کریں مفید ہے

علاج ڈاکٹری

مریض کی کنپٹی کی رگوں کو دبائیں۔ آب سرد میں کپڑا تر کر کے اُس کے سر پر رکھیں۔ یا برف لگائیں۔ رات کو کیلومل ۵

گرین اور سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اور اگلی صبح سیڈلٹز پوڈر ایک خوراک یا میگنیشیا سلفاس ۲ یا ۵ ڈرام ۲ چھٹانک پانی میں حل کر کے پلائیں۔ سر کو ٹھنڈا رکھیں پیشانی پر منتھل یا ایتھر یا کلوروفارم لگائیں۔ کمزوری یا خرابی خون میں ذیل کا نسخہ دیں:۔

فیرائی ایٹ امونیا سائٹریس	۸ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۲۰ منم
ٹنکچر کیمارومیم کمپاؤنڈس	۳۰ منم
ٹنکچر کلمبا	۳۰ منم
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ منم
انفیوژن آف چرائتہ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو بار دیں۔

غذا و پرہیز:۔ آش جو ترش یا مونگ کی دال کا پانی۔ پالک۔ خرفہ۔ کاہو۔ کدو لوکی۔ کھیرا۔ ککڑی وغیرہ سبزی ترکاری وغیرہ پکا کر دے سکتے ہیں۔ سیر و تفریح کریں۔

دردِ سر صفراوی

دردِ سر صفراوی — صُداعِ صفراوی — بلیس ہیڈک

(Billious Headache)

اسباب مرض:۔ بدہضمی۔ جگر کے فعل کی خرابی۔ گرم اغذیہ و مشروبات کا کثرت سے استعمال۔

علاماتِ مرض چہرہ اور آنکھیں زرد ہوتی ہیں۔ اگر وہ دستوا تر ہوتا ہو تو معدہ کی کمزوری سے ہوتا ہے۔ اگر نوبت بہ نوبت ہو تو نقص تنزیہ کا کرشمہ ہوتا ہے لیکن عام طور پر اس قسم کا درد جگر کی خرابی کے باعث سے ہوا کرتا ہے۔ جب کہ صفرا غیر طبعی طور پر معدہ میں گرتا ہے۔ اس صورت میں سر میں سخت درد ہوتا ہے۔ کن پٹی کی رگیں پھڑکتی ہیں۔ جی متلاتا ہے ابکائیاں آتی ہیں۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔

علاج طبی:۔ سر پر آب سرد دھاریں۔ صندل کو گلاب میں گھس کر پیشانی اور کن پٹیوں پر

لگائیں۔ روغن گل و سرکہ میں کپڑا تر کر کے اُسے چند یا پر رکھیں۔ اور اُسے خشک ہونے دیں۔ یا شربت لیموں یا شربت آلو بخارا یا شربت املی یا شربت انار ترش کا تنہا یا اس میں عرق کاسنی و عرق گاؤزبان ملا کر دینا مفید ہے۔ یا لعاب بہیدانہ شیریں۔ ایک تولہ میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید رہے:۔

نسخہ:۔ گل نیلوفر ۷ ماشہ۔ عناب ۷ عدد۔ آلو بخارا ۵ عدد۔ تخم کاسنی نیم کوفتہ ۵ ماشہ ان سب کو رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں اور صبح مل چھان کر اور اس میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ درد شدید ہو تو سر پر ضماد کریں۔

نسخہ ضماد:۔ برادہ صندل سفید۔ گل سرخ۔ گل بنفشہ۔ تخم کاہو۔ کشنیز سبز ہر ایک ۷ ماشہ۔ ان سب کو گلاب میں پیس کر سر اور پیشانی پر لیپ کریں۔

مجربات:۔ (۱) دھنیا خشک ۱/۲ ۱ تولہ پانی میں گھوٹ چھان کر پانی ملا کر پلائیں۔ (۲) اسبغول ۲ ماشہ مصری کے ساتھ پلائیں۔ (۳) سکنجبین سادہ میں پانی ملا کر پلانا مجرب ہے۔ (۴) کاغذی لیموں کے نیم گرم پانی کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔ (۵) روئی کو شیرہ دختر میں تر کر کے مقام درد پر لگائیں۔

علاج ڈاکٹری اگر کھانا کھاتے ہی درد شروع ہو جائے تو وائنم اپی کے کوانی ۱/۲ ڈرام کو چار اونس پانی میں ملا کر پلائیں تاکہ قے ہو کر معدہ صاف ہو جائے۔ اگر غذا کھائے دیر ہو چکی ہو تو یہ نسخہ دیں:۔

میگ نے شیا کاربونا س		۱۵ گرین
پلوس ریبارب		۱۲ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک		۲۰ منم
سیرپ آف جنجر		۱ ڈرام
ایکوامنتھی پپ	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔

اگر قبض ہو تو رات کو بلیو پل ۵ گرین کھلا کر صبح کو ایک خوراک سڈلٹز پوڈر دیں۔ یا میگ نے شیا سلفاس ۱/۲ ۱ ڈرام چار اونس پانی میں حل کر کے دیں تاکہ کھل کر دو تین دست آ جائیں۔ اور پھر چار پانچ روز تک یہ نسخہ دیں۔

ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلوریکم ڈل	۱۰ منم

ٹنکچر جنشن کمپاؤنڈس ۳۰ منم

ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم

ایکسٹریکٹ ٹریکسے ساٹی لیکوڈ ۳۰ منم

ایکوا کلورو فارم تا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دو دو دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔ یہ نسخہ خرابی جگر سے لاحق ہونے والے دردِ سر میں بھی مفید ہے۔

اگر ترشی المعدہ کے سبب بدہضمی ہو کلیجہ جلتا ہو اور سر درد کرتا ہو تو یہ نسخہ دیں۔

ہینگ نے شیا لیبیس ۱۵ گرین۔

پلوس ریہاٹی ۱۵ گرین

سیرپ زنجبر س ۴۰ منم

ایکوا منتھی پپ تا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۲-۳ بار دیں۔

دردِ سر کیلئے مفید و جدید ادویہ ایسپرو۔ ساری ڈون۔ سونل جن۔ اوپٹالی ڈون جینا سپرین وغیرہ۔ یہ ادویہ دراصل فینے سٹین ایسپرین اور کوڈین وغیرہ کے مرکبات ہیں جو دردِ سر کے لئے نہایت مفید ہیں۔

غذا و پرہیز گرم اغذیہ واشربہ مثلاً چائے۔ قہوہ۔ شراب۔ کباب۔ پلاؤ وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔ حقہ۔ سگرٹ۔ پان بھی استعمال نہ کریں۔ غذا خرفہ۔ پالک کا ساگ پکا کر یا مونگ کی دال میں املی یا آم کی ترشی ملا کر دیں۔ یا آش جو ترش دیں گوشت کا استعمال نہ کریں۔

آدھا سیسی (شقیقہ)

آدھا سیسی	شَقِیقَہ	مائی گرین	(Migraine)
دردِ شقیقہ	صُداع نصفی	ہیمی کرے نیا	(Hamicraina)
دردِ سر غثیانی	صُداع غثیانی	سک ہیڈیک	(Sick Headace)

یہ ایک قسم کا نوبتی دردِ سر ہے۔ جو عام طور پر آدھے سر میں اور کبھی سارے سر میں ہوتا ہے۔ اس میں جی متلاتا اور اُبکائیاں آتی ہیں۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اُڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

اسباب مرض یہ مرض زیادہ تر عورتوں کو ہوتا ہے اور اکثر موروثی ہوتا ہے۔ کثرت حیض۔ عرصہ تک بچہ کو دودھ پلانا۔ بادگولہ اس کا سبب ہوتا ہے۔ خون کی خرابی۔ فاقہ کشی۔ تھکن۔ بے خوابی۔ بدہضمی۔ کثرت جماع۔ سمیت ملیریا نقص بصارت امراض گردہ۔ تیز روشنی۔ تیز لو وغیرہ اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

علاماتِ مرض درد کے دورہ سے پہلے طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ سر چکراتا ہے آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہوئی نظر آتی ہیں یہ اس مرض کی علامات منذرہ ہیں۔ پھر پہلے کن پٹی اور ابرو میں دھیما دھیما درد شروع ہو کر تیز ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بے حد شدید ہو جاتا ہے۔ حرکت سے درد میں شدت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض کو آواز اور روشنی برداشت نہیں رہتی۔ چہرہ کا رنگ پھیکا ہو جاتا ہے۔ جسم کانپتا ہے۔ نبض کمزور چلتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ ۲-۳ گھنٹے سے لے کر عام طور پر ۲۴ گھنٹے تک اور اگر بہت شدید ہو تو کبھی دو تین دن تک رہ کر جب رفع ہونے لگتا ہے تو مریض کو نیند آ جاتی ہے۔ اور جاگنے پر وہ بالکل تندرست ہوتا ہے۔ چند ہفتوں پر پھر اس کا دورہ شروع ہوتا ہے۔

علاج طبی اصل سبب معلوم کر کے اسے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ درد کی حالت میں مریض کو الگ کمرے میں لٹا دیں جس میں روشنی کم ہو۔ درد شدید ہو تو کن پٹی پر روغن عجیب ملیں۔ یا کوئی مسکن دوا استعمال کریں۔ قبض کی شکایت ہو تو حقنہ کر کے دور کریں۔ مزاج میں حرارت ہو تو کافورہ صندل سنگھائیں۔ یا افیون ۲ رتی۔ کافور ۴ رتی کو پانی یا شیر دختران میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ یا سیندور ۲ رتی کو کاغذ پر ملکر اس کی بتی بنا کر ایک سرا اس کا جانب درد کے مخالف نتھنے میں رکھیں۔ اور دوسری جانب کو جلا کر ناک میں دھونی دیں۔ یا شویہ کریں۔ امالہ مادہ کے لئے پنڈلیوں پر مضبوط بندش باندھیں۔ اور صندل کافور گلاب میں گھس کر سر اور کن پٹی پر طلا کریں۔ اگر دماغ کمزور ہو۔ تو کشتہ مرجان سادہ ایک رتی خمیرہ گاؤزبان ۵ ماشہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ یا مرکی ۲ ماشہ کو کسی قدر سرکہ میں پیس کر مقام درد پر لیپ کریں۔ یہ ضماد بھی مفید ہے۔

نسخہ :- زنجبیل۔ صندل سفید۔ پوست بیخ ارنڈ۔ سب مساوی الوزن لے کر ساٹھی کے چاولوں کے دھوون میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔

شدت درد میں قرص مشارث استعمال کریں۔

قرص ثلث۔ افیون۔ کافور۔ مرکی۔ بذرالبنج۔ بیخ لفاح۔ زعفران۔ تخم کاہو۔ کشنیز ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ گوند کیکر ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر قرص بنائیں اور بوقت ضرورت ایک قرص پانی یا جوشاندہ کو کنار میں پیسکر پیشانی اور کن پٹی پر لگائیں۔

رفع بے خوابی کے لئے روغن بنفشہ۔ روغن کدو یا روغن کاہو وغیرہ کی سر پر مالش کریں۔ اور برودت مزاج کی صورت میں برگ حنا کا ضماد کریں۔ یا مغز بادام ۵ عدد کو سرسوں کے تیل میں پیسکر پیشانی پر لگائیں۔ یا ریٹھہ کو پانی میں گھس کر اس کے دو تین قطرے ناک میں ٹپکائیں۔ یہ طلا نہایت مجرب ہے۔

طلائے شقیقہ:۔ جائفل ٹہ ایک عدد پانی میں گھس کر جانب درد کی مخالف کنپٹی پر روپیہ کی برابر طلا کریں۔ اگر سوزش شدید سے آبلہ پڑ جائے تو اس پر مکھن لگائیں۔

یہ کاغذی بھی شقیقہ کے لئے مفید ہے۔

کاغذی۔ افیون۔ کتیرا ہر ایک دو رتی۔ زعفران ا رتی۔ کافور ا ماشہ۔ حل کرکے کاغذ پر لگا کر مقام درد پر چسپاں کریں۔

یہ گولیاں شقیقہ و عصابہ کو مفید ہیں۔

حب ہندی:۔ ایلوا۔ چرائتہ۔ ہر ایک دو ماشہ۔ جائپھل ۴ ماشہ۔ زیرہ سفید۔ اجمود ہر ایک چھ ماشہ۔ کوٹ چھان کر نک چھکنی کے پانی میں گوندھ کر یادو ۲۰ گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ کھائیں۔

حب صبر:۔ ایلوا دو تولہ۔ ہڑ کابلی ایک تولہ مصطگی ۷ ماشہ۔ گل سرخ۔ انیسوں ہر ایک چار ماشہ۔ کتیرا ۱ ماشہ سب کو باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ۵ ماشہ رات کو سوتے وقت آب گرم کے ساتھ کھلائیں۔

آخر میں ایک فقیری ٹوٹکہ لیجئے۔

کالی مرچ توے پر ڈال کر اوپر سرپوش رکھ دیں۔ جب جل کر راکھ ہو جائیں پیس کر رکھ لیں۔ اور جس طرف درد ہو اس طرف ایک سلائی لگادیں۔ بس قدرت خدا کا کرشمہ دیکھیں۔ آزمودہ ہے۔

سبز ناز بو کے چند قطرے جانب درد کے مخالف نتھنے میں ٹپکائیں۔ فلفل سفید ایک ماشہ۔ باریک پیس کر روغن گائے ۴ ماشہ ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔ مجرب ہے۔

علاج ڈاکٹری قبض کی شکایت ہو۔ تو رات کو بلیو پل ۵ گرین کھلا کر اگلی صبح ایک خوراک سڈلٹز پوڈر یا مگ نے شیا پوڈر ۴ سے ۶ ڈرام دو چھٹانک

پانی میں ملا کر پلائیں۔ مقامی طور پر مسٹرڈ پلاسٹر یا منتھول کا فومنیٹزن ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔ پاؤں کو گرم پانی کی بوتلوں سے گرم رکھیں۔ ذیل کا نسخہ نہایت مفید ہے

ایسپرین	۵ گرین	سوڈیم برومائیڈ	۵ گرین
فنے سٹین	۲ گرین	کیفین سٹراس	۲ گرین

سب کو ملا کر ایک پڑیہ بنائیں۔ ایسی ایک پڑیہ فوراً گرم پانی کے ساتھ کھلائیں اگر درد بند نہ ہو۔ تو دو گھنٹے کے بعد ایسی ایک پڑیہ اور کھلاویں۔

وقفہ کی حالت میں مریض کے معدے اور ہضم کی اصلاح کریں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ مناسب ورزش کرائیں۔ زیادہ دماغی اور جسمانی محنت سے مریض کو بچائیں۔ رفع درد کے لئے ان میں سے کوئی نسخہ دیں۔

انٹی پائرین	۹۰ گرین
پوٹاسیم برومائیڈ	۲۴۰ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۲ ڈرام
ایکوا کمفر	۸ اونس

اس میں سے بمقدار ½ اونس درد کے شروع ہوتے ہی دیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو نصف گھنٹہ بعد ایک دو خوراک اور دے دیں۔ اور وقفہ کی حالت میں چند روز صبح و شام بمقدار دو ڈرام دیا کریں۔

انٹی پائرین	۵ گرین
سوڈیم سیلی سلیٹ	۵ گرین
کیفین سٹریٹ	۱ گرین
سپرٹ آر تشیاٹی	۳۰ منم
ایکوا کلوروفارم	½ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا پندرہ پندرہ منٹ بعد تین چار بار دیں۔ درد سر کے شروع ہوتے ہی یہ دوا استعمال کرانے سے دورہ درد رک جاتا ہے۔

جدید ادویات

انٹوڈرین۔ السی۔ بنیاڈرل۔ ڈیسی کول۔ لرٹی گون۔ مائی کو لون ٹیبلٹس میں سے کوئی ایک دیں۔ جگر کی خرابی موجب مرض ہو تو ویراکولیٹ (Veracolate) دو گولیاں رات کو سوتے وقت دیں۔ ڈائی ہائیڈرو ارگوٹامین (D.H.Ergotamine) بذریعہ جلدی انجکشن حمل میں بھی دی

جاسکتی ہے۔ انھفی مان۔ ایووبین (Avomine) کاربا کول۔ گارڈی نال فنرجن عمدہ دوائیں ہیں۔ شروع مرض میں ارگوٹامین ٹارٹرٹ کا زیر جلد انجکشن کریں۔

غذا و پرہیز درد کی حالت میں غذا نہ دیں۔ اس کے بعد کھچڑی۔ شوربہ۔ نخود آب۔ مونگ کی دال۔ چپاتی دیں۔ مرغ اور بکری بھیجا اور جلیبی کھلانا بہت مفید ہے۔

آلو۔ بینگن۔ گوبھی۔ دال ماش۔ اروی۔ پیاز۔ تیل اور زیادہ شیریں اشیاء سے پرہیز کریں۔

دردِ ابرو

ابرو کا درد عِصابہ ٹک ڈولورو

(Tic Douloureux)

یہ درحقیقت ایک عصبی مرض ہے۔ لیکن شقیقہ سے مشابہت کی بنا پر اسے یہاں بیان کیا جارہا ہے۔ اس مرض میں مریض کی ایک یا دونوں ابروؤں میں اور کبھی چہرہ میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد پانچویں دماغی عصب میں یا اس کی کسی شاخ میں ہوا کرتا ہے۔

اسباب مرض گرم بخارات کا چڑھنا۔ بدہضمی۔ کمزوری۔ دائمی قبض۔ آنکھ ناک یا کانوں میں کوئی مرض۔ ٹھنڈ لگنا۔ ملیریا۔ نقرس گنٹھیا کی سمیت وغیرہ اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

علامات مرض مریض اوندھے منہ پڑا رہتا ہے۔ اور اپنی آنکھیں اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ مریض آنکھیں ادھر ادھر گھما نہیں سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی پیشانی پھٹی جارہی ہے۔

طبی علاج کسی سخت چیز سے ناک میں کھجلا کر نکسیر جاری کریں۔ ورنہ قیفال کی فصد کھولیں تاکہ سر کا تنقیہ ہو جائے۔ سرکہ اور کافور سنگھائیں ہاتھوں اور پیروں کے تلووں کو کسی سخت کپڑے سے سوتیں۔ تھوڑے فاصلہ سے ٹھنڈا پانی مریض کے سر پر ڈالیں۔ پنڈلیوں اور رانوں پر خالی سنگھیاں کھنچوائیں۔ اور کافور ۳ ماشہ۔ صندل ۹ ماشہ سرکہ میں حل کر کے مریض کو سنگھائیں خستہ و خرما کو پانی کے ساتھ پتھر پر گھس کر ناک میں ٹپکائیں۔ مقام درد پر یہ ضماد کریں۔

نسخہ:۔ افیون۔ رسوت۔ کافور۔ بزرالبنج۔ زعفران۔ صمغ عربی سب ہموزن پیس کر

اور سفیدی بیضۂ مرغ میں ملا کر درد کے مقام پر لیپ کریں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو دونوں ابرو کے درمیان ایک جونک لگائیں۔ اور یہ نخلخہ سنگھائیں۔

نسخہ:۔ جوہر نوشادر ایک ماشہ کافور ایک ماشہ باریک پیس کر عرق نعناع ۲ تولہ روغن چنبیلی ½ تولہ میں ملا کر نخلخہ بنا کر سنگھائیں۔

دفع قبض کے لئے تمر ہندی ۲ تولہ۔ آلو بخارا ۵ عدد۔ گل سرخ ایک تولہ منقی ۵ دانہ پانی میں بھگو کر اور صبح ترنجبین اور شیرخشت ہر ایک دو تولہ مل چھان کر پلائیں۔ اس کے بعد تسکین اخلاط و بخارات کے لئے گلاب و عرق بید سادہ عرق بید مشک ہر ایک چار تولہ میں شربت لیموں و شربت نیلوفر ہر ایک ڈیڑھ تولہ ملا کر پلائیں اور رات کو سوتے وقت ہمیشہ اطریفل کشنیزی ۱ تولہ ہمراہ عرق بادیان دیں۔ حرارت سادہ میں ان نسخوں میں سے کوئی ایک استعمال کریں۔

۱۔ شیاف مامیثا۔ رسوت۔ تخم کاہو۔ بذرالبنج۔ افیون ہم وزن باریک پیس کر ایک حصہ گلاب ۳ حصے ملا کر مقام درد پر ملیں۔

۲۔ برگ کاسنی تازہ پیس کر مقام درد پر لیپ کریں۔ اور دفع حرارت کے لئے یہ نسخہ دیں:۔

نسخہ:۔ شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ شیرہ کشنیز خشک ہر ایک سات ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر صبح کو پلائیں۔ اور رات کو روزانہ اطریفل کشنیزی ایک تولہ آب گرم کے ساتھ کھلائیں۔

نوشادر۔ سیاہ دانہ۔ ہر ایک دو رتی پانی میں گھس کر روغن گائے ملا کر نسوار لیں۔ مجرب ہے۔

دفع قبض کے لئے اول شیرخشت کھلائیں اور خارجی طور پر طباشیر ۲ ماشہ زعفران ½ رتی۔ افیون ½ رتی۔ شیر زناں ۵ قطرہ۔ روغن گل ۵ قطرہ سب کو باریک پیس کر نسوار بنائیں اگر زکام بند ہو جائے تو کافور ایک ماشہ روغن گل میں حل کر کے چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔

علاج ڈاکٹری کمفر اور کلورل دونوں مساوی الوزن یا کمفر اور منتھول مساوی الوزن۔ یا لینی منٹ آف کمفر اور لینی منٹ کلوروفارم یا منتھل اور میسوٹان ہر دو مساوی الوزن۔ ملا کر مقام درد پر آہستہ آہستہ مالش کریں۔

کوکین اور مارفیا کی جلدی پچکاری کریں۔ یا گالوانک قسم کی بجلی لگائیں۔ نیز

اصل مرض کو معلوم کرکے اس کا علاج کریں۔

اگر ملیریا کی سمیت موجب مرض ہو تو چند روز تک کونین ۱۰ گرین کی مقدار میں دیتے رہیں۔ آتشک کی سمیت ہو تو پوٹاسیم آیوڈائیڈ کا استعمال کریں۔

ذیل کی دوائیں بھی مفید ہیں:۔

فینے سٹین یا اسپیرین یا انٹی پائرین ۵ گرین کی مقدار میں دیں۔ بیوٹیل کلورل ہائیڈریٹ دس گرین کی مقدار میں دیں، دوا ایک بار۔ کونین پانچ گرین کی مقدار میں ہر چھ گھنٹہ کے بعد دیں۔ یا لیکوڈ ایکسٹریکٹ آف جیلسیمیم ۵ بوند کی مقدار میں ایک اونس پانی میں ملا کر دن میں دو تین بار دیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

بیوٹیل کلورل ہائیڈریٹ	۵ گرین
ٹنکچر جیلسیمی مائنم	۱۰ منم
گلیسرین	۲۰ منم
ایکوا انیسی تھائی تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلائیں۔ اور اگر حسب ضرورت چھ چھ گھنٹے بعد ایک یا دو خوراک اور دیں۔

جدید ادویات وٹامن بی کمپلیکس کی بڑی مقدار کے ہمراہ ایب ڈیک (Abedec) یا ایبی ڈول "سی" کیپ شولز ٹرائی جیمی نل گنٹی اون مع الکوحل کا انجکشن نہایت عمدہ نتائج کا حامل ہے مقامی انل جے سک بام یا کیپ سولین (Capsolin) کا استعمال کرائیں۔

غذا اور پرہیز غذا چپاتی اور ترکاری کا شوربہ دیں۔ ٹھنڈی ترکاریاں مثلاً پالک۔ خرفہ وغیرہ دیں۔ نیز سرکہ خوب استعمال کریں۔ گرم چیزوں مثلاً آلو۔ گڑ۔ تیل میتھی وغیرہ نہ کھائیں۔

ضعفِ دماغ

کمیٔ خون دماغ — قِلّتُ الدَّمِ فِی الدِّمَاغ — سیری برل انیمیا

(Cevebral Anaenna)

اس مرض میں سارے دماغ یا اس کے کسی حصہ میں خون کم پہنچتا ہے۔

اسباب مرض:۔ ضعفِ قلب و شرائین۔ دماغی شرائین میں سدہ وغیرہ کا ہونا۔

عام کمزوری خون۔ تشنجی انقباض سے خون کا رک رک کر دماغ میں پہنچنا۔

علاماتِ مرض

اس مرض کے وقوع ہونے سے پہلے گاہے مریض کو درد سر اور دوران سر کی شکایت رہتی ہے۔ کانوں میں باجے بجتے سنائی دیتے ہیں۔ بصارت میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ دماغ میں خون کم پہنچنے کے باعث غشی طاری ہو جاتی ہے۔ چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے۔

طبی علاج

مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ پلنگ کی پائنتی کسی قدر اونچی کر دیں تا کہ خون دماغ کی طرف زیادہ جائے۔ اطراف کو باندھ دیں۔ مریض کو کھلی ہوا میں سیر کرنے کی تلقین کریں۔

شدت مرض میں نوشادر اور چونہ ہم وزن ایک شیشی میں ڈال کر اور اس پر کسی قدر پانی چھڑک کر سنگھائیں۔ یا جند بیدستر اور فلفل سیاہ کی نسوار دیں۔ قبض کو رفع کریں۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۳ ماشہ کو عرق بید مشک ۵ تولہ میں حل کر کے پلائیں یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۳ ماشہ یا سادہ ۵ ماشہ عرق عنبر ۵ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ سر پر روغن لبوب سبعہ کی مالش کریں۔ یا بادام روغن کی مالش کریں نیز جسم پر بھی روزانہ روغن سرسوں کی مالش کریں۔

کشتہ مرجان جواہر والا ۲ چاول خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۷ ماشہ یا جوہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر روزانہ کھلایا کریں۔

دواء المسک معتدل ۷ ماشہ۔ ماء اللحم عنبری ۳ تولہ۔ شربت انار ۲ تولہ۔ شربت سیب تولہ کے ساتھ کھائیں۔

ضعف دماغ و حافظہ حب برہمی دو گولیاں صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔

ہر قسم کے ضعف دماغ کے لئے مفید ہے۔ برہمی بوٹی کوٹ چھان کر روغن بادام سے چرب کریں۔ اور فلفل سیاہ۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس کر اس میں ملائیں اور سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں صبح اور دو رات کو کھلائیں۔ بارد مزاج اشخاص کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔

علاج ڈاکٹری

بے ہوشی کی حالت میں مریض کو ایک دو منٹ کے لئے الٹا کر دیں۔ تا کہ دماغ میں زیادہ خون پہنچے۔ نیز امونیا سنگھائیں اور یہ نسخہ پینے کو دیں:۔

امونیا کاربوناس	۴ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۲۰ منم
ٹنکچر مسک	۵ منم
وائی نم گسیلی سائی	۲ ڈرام
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلائیں۔

غذا لطیف اور مقوی دیں۔ مثلاً شوربا۔ یخنی۔ یخنی دم پخت وغیرہ۔

سر چکرانا

سر گھومنا	دُوار	ورٹی گو	(Vertigo)
دوران سر	سدر	گڈی نس	(Giddiness)

مریض کو چکر آتے ہیں۔ اور اسے ارد گرد کی چیزیں گھومتی نظر آتی ہیں۔ مریض کھڑا ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا بلکہ کسی چیز کا سہارا لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسی حالت کو سدر کہتے ہیں۔

اسباب مرض خرابی خون۔ عام کمزوری۔ کثرت جماع۔ بد ہضمی۔ بعض عصبی امراض مثلاً صرع۔ شقیقہ۔ مرض سکتہ۔ ضربہ و سقطہ دماغ۔ دل جگر اور گردوں کے بعض امراض۔ دونوں آنکھوں کی نظر کا یکساں نہ ہونا۔ عورتوں میں ماہواری کا فتور بچوں کو زیادہ عرصہ تک دودھ پلانا۔

علامات مرض مریض کو اپنا جسم یا آس پاس کی چیزیں گھومتی نظر آتی ہیں۔ مرض خفیف ہو تو معمولی سا سر چکراتا ہے جسمی لغزش ہوتی ہے۔ جب دوران سر تیز ہوتا ہے تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آجاتا ہے۔ اگر مریض بیٹھ نہ جائے تو گر پڑتا ہے۔ جی متلاتا ہے اور قے ہو جاتی ہے جس کے بعد دوران میں کمی ہو جاتی ہے۔ بڑھاپے میں یہ مرض سکتہ کی علامت منذرہ ہوا کرتی ہے۔

امراض گوش کے باعث یکایک نوبتی طور پہ دوران سر ہوتا ہے۔ مریض سست اور پژمردہ ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا اور قے آتی ہے۔ کان بجتے یا بہرے ہو جاتے ہیں۔ اسے دوار اذنی (Menier's Disease) کہتے ہیں۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو دور کریں اگر غلبہ خون دماغ سے ہو تو مسہل دے کر

مادہ کا تنقیہ کریں۔ تقویت دماغ کے لئے

(۱) صندل سفید ۹ ماشہ کو گلاب میں گھس کر دیں (۲) شیرۂ کشنیز خشک ۵ ماشہ بدستور پانی میں نکال کر مصری ۲ تولہ ملا کر استعمال کرائیں۔ یہ نسخہ مفید ہے :۔

نسخہ :۔ آملہ مربّی ایک عدد دھو کر ورق نقرہ ایک عدد باہم ملا کر کھلائیں اور اوپر سے شیرہ مغز کدوئے شیریں۔ شیرہ مغز تخم تربوز۔ شیرہ تخم کشنیز خشک ہر ایک چھ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں نکال کر اور شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ تنقیہ بلغم کے لئے حب ایارج ۶ ماشہ کھلائیں۔ مشک و عنبر یا چنبیلی کے پھول سنگھائیں۔ نک چھکنی یا دوسرے مناسب سعوط سنگھا کر چھینکیں لانے کی کوشش کریں۔ اور تنقیہ کے بعد اطریفل صغیر یا اطریفل اسطوخودوس یا اطریفل فتیموں کوئی ایک تولہ استعمال کرائیں۔ ضعف دماغ موجب مرض ہو۔ تو ذیل کا حریرہ استعمال کرائیں۔

نسخہ :۔ مغز بادام شیریں ۵ عدد۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ مغز تخم تربوز۔ تخم خشخاش سفید۔ کشنیز خشک سب کو پانی میں پیس کر کھانڈ ۲ تولہ ملا کر بدستور حریرہ بنائیں۔ ضعف قلب کی صورت میں خمیرہ صندل ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ کھلائیں۔ ضعف معدہ کی صورت میں انوشدارو لولوی ۷ ماشہ یا جوارش کمونی یا جوارش جالینوس میں سے کوئی ایک ۷ ماشہ کھلائیں۔ نقرس موجب مرض ہو۔ تو معجون سورنجان کھلائیں۔

دوار بلغمی میں خولنجان کوٹ چھان کر شکر سفید ۴ ماشہ ملائیں۔ اور رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ نیز کشتہ طلا ۲ چاول اور مروارید ایک رتی کا استعمال بھی فرداً فرداً مفید ہے۔ کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۲ ماشہ پانی سے کھانا بھی مفید ہے۔

کشنیز ایک تولہ شکر سرخ دو تولہ ۳۰ ماشہ کی مقدار میں آب سرد سے دیں۔

ڈاکٹری علاج

حسب علامات مرض علاج کریں۔

اگر امراض گوش کی وجہ سے ہوں تو اس کا مناسب علاج کریں۔ نقص بصارت میں عینک لگائیں۔ ہاضمہ کی خرابی میں اس کا علاج کریں۔ قبض کی شکایت ہو تو رات کو کیلومل ۵ گرین دیں۔ اور صبح اٹھتے ہی نمکین جلاب دیں۔ کمی خون میں مرکبات فولاد کام میں لائیں۔ شدید دوران سر میں مسکن اعصاب ادویہ مفید ہوتی ہیں۔ چنانچہ لیومی نال ½ گرین یا ایلومنیم برومائیڈ بمقدار ۲۰ گرین یا ڈائیلیوٹ برومک ایسڈ بمقدار ۳۰ منم قدرے پانی ملا کر دن میں ۲-۳ بار دیں۔ بوڑھے اشخاص کے لئے ذیل کا نسخہ مفید ہے :۔

ہیڈرارجائی پرکلورائیڈ	½ گرین
ٹنکچر سنکونا کمپاؤنڈس	۱-۱ اونس
گلیسرین	۴ ڈرام
اولیم منتھا پپ	۲ منم

سب کو ملا کر اس میں سے بمقدار ایک ایک ڈرام تھوڑے پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔

جدید و مفید ادویہ بنیا ڈرل۔ لڑٹی گون۔ اوڑیل (Ortel) کاربیڈل انتھی سان (Anthisan) الیوڈمین۔ خرحن۔ بلرجل (Beliargal) وغیرہ مفید دوائیں ہیں۔ نینو باربی ٹون کسی قدر مفید ہے۔ آئسوٹانک سوڈیم گلوکوسائیٹ رسولیوشن ۵۰ سی سی اور ہسٹامین ڈائی فاسفیٹ ۵، ۲۲ گرام کا وریدی انجکشن ۲۰ تا ۴۰ قطرے فی منٹ کے حساب سے ہفتہ عشرہ تک کریں۔

دماغ میں خون کی زیادتی

زیادتی خونِ دماغ کَثرتُ الدَّمِ فِی الدِّمَاغِ سیری برل ہائی پریمیا
(Cerebral Hypraemia)

اس مرض میں دماغ کا پردہ اُم الدماغ موٹا ہوجاتا ہے۔ دماغ کا خاکی مادہ خلاف معمول سُرخ ہوجاتا ہے۔ دماغی بلندیاں دب کر دماغی بطون سکڑ جاتے ہیں۔

اسباب مرض دموی مزاج۔ کثرت وشدت جذبات۔ کثرت مےخواری۔ فالج شرائین دماغی۔ دم کشی۔ لولگنا۔ اختلاج قلب وغیرہ۔

علامات مرض مریض کو ہمیشہ ہلکا ہلکا سردرد یا دوران سر رہتا ہے۔ سر بھاری رہتا ہے۔ حواس خمسہ میں فتور۔ قوائے عقلیہ مختل۔ اور مریض کا مزاج چڑچڑا رہتا ہے۔ چلنے پھرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اُڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ خیالات پراگندہ رہتے ہیں۔ بے چینی ہوتی ہے۔ نیند اچھی طرح نہیں آتی۔ چہرہ سُرخ۔ سر گرم اور ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ گاہے خفیف ہذیان بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی دماغ میں اجتماع خون ہوکر سکتہ رونما ہوجاتا ہے۔

طبی علاج مریض کو شور وغل سے دور کمرے میں بہ آرام لٹائے رکھیں سر کو

کافور اور صندل سرکہ گلاب میں گھس کر اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں۔ مریض قوی ہو تو سرارو کی فصد لیں۔ یا کان کے پیچھے چند جونکیں لگائیں۔ پاشویہ کریں۔ ہلیلہ۔ ثنا تربد اور خارس وغیرہ کا مسہل دیں۔ یہ نسخہ بہت مفید ہے:-

نسخہ:- گل نیلوفر۔ گل سرخ۔ گل گاؤزبان۔ تخم کاسنی۔ تخم کاہو عنب الثعلب شربت انارین یا شربت نارنج یا شربت صندل ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور بعد میں سرشب اطریفل کشنیزی کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج گلوبند اور گریبان کو ڈھیلا کر دیں۔ سرد پانی یا ایوا پوریٹنگ سولیوشن (شراب مقطر ایک حصہ پانی ۱۰ یا ۱۵ حصہ) وغیرہ میں کپڑے تر کر کے سر پر رکھیں۔ سر پر برف رکھیں۔ مریض قوی ہو تو فصد لیں۔ یا کن پٹیوں پر چند جونکیں لگوائیں۔ پاشویہ کریں۔ اطراف کو گرم رکھیں۔ اور ران پر رائی یا جائفل وغیرہ محرک ادویہ کی مالش کریں۔ گردن اور پنڈلیوں پر رائی کا پلستر لگائیں۔

کیلومل ۵ گرین اور کمپونڈ پوڈر آف جلاپ ایک ڈرام دونوں کو ملا کر پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ تاکہ دو چار دست آجائیں۔ یہ نسخہ پلائیں۔

سوڈیم برومائیڈ	۴ ڈرام
ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوڈ	ایک اونس

دونوں کو ملا کر اس میں سے ایک ایک ڈرام کسی قدر پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔

غذا:- دودھ میں سوڈا واٹر ملا کر یا بارلے واٹر وغیرہ دیں۔

دماغ کا ہل جانا

دماغ کا ہل جانا **تزعزع الدماغ** کن کشن آف دی برین

(Concussion of the Brain)

اس مرض میں دماغ کے دوران خون میں خلل واقع ہو کر اس کے افعال میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ جس سے دل اور پھیپھڑے کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیز شرائین کے مفلوج ہو جانے سے شکم اور عضلات میں عروق میں اجتماع خون ہو کر دماغ میں بہت کم

خون پہنچتا ہے۔

اسباب مرض سر پر چوٹ لگنا۔ یا زور کا دھکا لگنا۔ جیسے کہ گاڑیوں یا لاریوں کے باہم ٹکرا جانے سے ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض خفیف صورتوں میں چند منٹ کے لئے مریض کا دماغ چکرا جاتا ہے۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ حواس مختل ہو جاتے ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے غشی لاحق ہو کر کھڑا رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا اور قئیں آتی ہیں۔

شدید صورتوں میں مریض بے خبر پڑا رہتا ہے۔ جگانے سے ہوش میں نہیں آتا۔ بلکہ ہُوں ہاں کر کے پھر بیہوش ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ جسم پھیکا اور سرد ہوتا ہے۔ نبض کمزور چلتی ہے۔ بول و براز بے خبر خطا ہو جاتے ہیں۔ چند منٹوں یا چند گھنٹوں کے بعد دورانِ خون درست ہو کر مریض ہوش میں آ جاتا ہے لیکن کچھ خلل باقی رہ جاتا ہے۔

نہایت شدید صورتوں میں مریض بے حس مردہ کی مانند پڑا رہتا ہے۔ سارا جسم سرد پسینہ میں تر بتر ہوتا ہے۔ سانس نہایت آہستہ آہستہ آتا ہے۔

طبی علاج مریض کو سرد ہوادار کمرے میں لٹائیں اور اس کے پاس شور و غل نہ کریں۔ صندل و کافور گلاب میں گھس کر اور اس میں کپڑا تر کر کے مریض کے سر پر رکھیں۔ اور اُسے خشک نہ ہونے دیں۔ روغن بنفشہ۔ روغن نیلوفر کنپٹیوں پہ ملیں۔ پنڈلیوں پر سنگیاں کھچوائیں۔ اور ذیل کا پاشویہ کریں۔

پاشویہ:۔ گل سرخ۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ گل خطمی۔ شاہترہ جملہ ہم وزن لے کر اور انہیں پکا کر کام میں لائیں۔

افاقہ کی حالت میں حب غاریقون و صبر یا مطبوخ افتیمون دخیار شنبر پلائیں

ڈاکٹری علاج مریض کو ہوادار کمرے میں بہ آرام لٹائیں اور اس کا سر اونچا رکھیں سر پر برف لگائیں۔ جسم سرد ہو جائے تو بغلوں اور رانوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھیں اور جسم کو کمبل میں لپیٹ دیں۔ ایک دو قطرے روغن جمالگوٹہ (کروٹن آئل) شکر میں ملا کر زبان کی جڑ پر مل دیں۔ تاکہ دو ایک دست آ جائیں۔ محرکات کی بجائے مفرحات کا استعمال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔

دماغ کا دب جانا

دماغ کا دب جانا ضغطۃ الدماغ کمپریشن آف دی برین
Mompression of the Brain)

اس مرض میں دماغ کی دبی ہوئی ہڈی یا جریانِ خون سے دماغ کسی مقام پر دب جاتا ہے۔

اسباب مرض جریانِ خون ہو جانا۔ کاسۂ سر میں پیپ یا رطوبت کا جمع ہو جانا دماغی رسولی یا سر پر سخت چوٹ لگ کر کسی ہڈی کا دب کر دماغ پر دباؤ ڈالنا۔ یا کسی غیر جنس کا دماغ میں داخل ہو کر وہاں پر دباؤ ڈالنا۔

علامات مرض مریض عموماً بے حس و حرکت بے ہوش پڑا رہتا ہے۔ اور نرم تالو کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے سانس خراٹے سے لیتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی اور ان پر روشنی کا اثر کوئی نہیں ہوتا۔ نبض ممتلی مگر سست چلتی ہے بول و براز بے خبر خطا ہو جاتے ہیں۔ اگر دباؤ جلد دور نہ کیا جائے تو مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔

فروق الامراض:۔ صدمۂ دماغ اور ضغطۂ دماغ میں تھوڑا سا فرق ہے ضغطۂ دماغ میں مریض بے ہوش پڑا رہتا ہے۔ اور سانس خراٹے سے لیتا ہے اور آنکھوں کی پتلیاں کشادہ ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس صدمۂ دماغ میں مریض سانس آہستہ آہستہ لیتا ہے۔ اور اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

علاج اس مرض کا علاج صرف اپریشن ہی سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مریض کی کھوپڑی میں سوراخ کر کے جمع شدہ خون یا رطوبت یا پیپ کو خارج کر دیتے ہیں۔ یا ٹوٹی ہوئی یا دبی ہوئی ہڈی کو اوپر اٹھا دیتے یا نکال دیتے ہیں۔

غفلت

غفلت قوما۔ سُبات کوما (Coma)

کوما ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی گہری نیند کے ہیں۔ اسے معرب بنا کر قوما کر لیا گیا ہے۔ قوما اور سبات سہری مترادف لفظ نہیں جیسا کہ شیخ الرئیس نے وضاحت فرمائی ہے

اس مرض میں دماغ کی رگیں خون سے پُر ہو کر دماغ پر دباؤ ڈالتی ہیں۔ جس سے مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض دماغی امراض۔ دماغ کا دب جانا۔ دماغ کا ہل جانا۔ مرگی۔ تشنیج۔ بائو گولہ۔ سکتہ۔ زیادتی خون دماغ۔ ورم دماغ۔ دُبیل دماغ۔ رسولی دماغ۔ سمیت بَول۔ (یوریمیا) ذیابیطس۔ افیون یا شراب کی زہر۔ لُو لگنا۔ بجلی گرنا۔ سخت فاقہ کشی کرنا وغیرہ۔

علاماتِ مرض مریض بیہوش پڑا رہتا ہے۔ دم خراٹے سے لیتا ہے۔ اس کی آنکھیں اور چہرہ سُرخی مائل ہوتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہوتے ہیں اور وہ جگانے سے نہیں جاگتا۔

طبی علاج اصل سببِ مرض کو دُور کریں۔ مریض کے سر کو اونچا رکھیں۔ سر پر برف لگائیں۔ صندل و کافور کو گلاب میں گھس کر اس میں کپڑا تر کر کے مریض کے سَر پر رکھیں۔ پاشویہ اور حقنہ استعمال کریں۔

نسخہ حقنہ بنفشہ۔ نیلوفر۔ خطمی ہر ایک نو ماشہ۔ شاہترہ۔ سپستان ہر ایک سوا تولہ بابونہ۔ اکلیل الملک ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ سبوس گندم۔ حلبہ ہر ایک دو تولہ۔ (بصرۂ لستہ) سب دواؤں کو ڈیڑھ سیر پانی میں پکائیں۔ جب سیر بھر رہ جائے تو اسے مل چھان کر اس میں خیار شنبر ۴ تولہ۔ اور روغن کنجد اور عسل ۵ تولہ۔ نمک۔ بورہ ارمنی ہر ایک ۲ ماشہ۔ جوشاندہ میں ملا کر حقنہ کریں۔ جب مریض کو ذرا ہوش آئے تو یہ گولیاں استعمال کرائیں۔

حبِّ مسہل گل بنفشہ ۲½ ماشہ۔ ہلیلہ زرد ۴ ماشہ۔ بادیان۔ تخم کرفس۔ نمک نفطی ہر ایک دو ماشہ۔ سقمونیا مشوی ۲ رتی۔ سب کو کوٹ پیس کر سونف کے پانی سے گولیاں بنا کر اور سب گولیاں صبح کے وقت عرق گلاب سے کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کے گریبان کے بٹن وغیرہ کھول کر اس کا سر اونچا رکھیں۔ سوپ واٹر (صابن کو پانی میں گھول کر) اس سے حقنہ کریں۔ دو قطرہ کروٹن آئل (روغن جمالگوٹہ) شکر میں ملا کر مریض کی زبان کی جڑ پر ملیں۔ یا آدھ آدھ گرین کیلومل ایک ایک گھنٹہ کے وقفوں سے دیتے رہیں۔ سر پر برف لگائیں اور پنڈلیوں پر رائی لگائیں۔ پاشویہ اس مرض میں مفید نہیں۔

ذیابیطس شکری میں جب کہ مریض کی عمر ۴۰ سال سے کم ہو۔ قبض اور خون میں ایسی ٹون

کی زیادتی کے باعث قوائے ذیابیطس ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں جب پیٹ میں درد محسوس ہو۔ جی متلائے نبض جلد جلد اور کمزور چلے۔ تو انسولین ۵۰ یونٹ کا زیر جلد ٹیکہ کر کے دو اونس گلوکوس پلاویں۔ نیز قبض کو رفع کرنے کے لئے کیسٹر آئل آنا ۲ اونس پلائیں۔ پانی کا بکثرت استعمال کرائیں۔ قارورہ کا ٹسٹ کرتے رہیں جب شکر کا اخراج رک جائے تو انسولین کا استعمال نہ کریں۔

غذا:۔ صرف ٹھنڈا کیا ہوا دودھ جس میں سوڈا واٹر یا بارلے واٹر ملایا گیا ہو۔

سکتہ

موت کی مانند بیہوشی سَکتہ اپوپلیکسی (Apoplexy)

مریض مثل مردہ بیہوش پڑا رہتا ہے۔ سانس خراٹے سے لیتا ہے۔ حرکت قلب و حرکت تنفس کے سوا باقی تمام حرکات یک قلم موقوف ہو جاتی ہیں۔ دماغی رگیں خون سے پُر ہو کر بعض اوقات پھٹ جاتی ہیں۔ اور کہا ہے اُن سے آب خون تراوش پا کر باعث مرض ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض چالیس برس یا اس کے بعد مرض رونما ہوتا ہے۔ امراض گردہ نقرس سمیت شراب۔ افیون۔ صدمہ دماغ۔ سُدہ دماغ دماغی شرائین کا چربی وغیرہ میں تبدیل ہو جانا۔ کثرت مے خواری۔ شدت کی گرمی یا سردی لگنا۔ زور سے کھانسی لگنا۔ چھینکنا یا رفع اجابت کے لئے کونتھنا وغیرہ اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

اقسام مرض:۔ اس کی چار قسمیں ہیں:۔

۱۔ سنگوئی نس اپوپلیکسی (سکتہ دموی) ۲۔ کن جسٹو اپوپلیکسی۔ (سکتہ احتقانی) ۳۔ سیرس اپوپلیکسی (سکتہ بلغمی) ۴۔ نروس اپوپلیکسی (سکتہ عصبی یا سکتہ بخاری)

اسباب کے لحاظ سے اس کی پانچ قسمیں ہیں:۔

(۱) سکتہ بلغمی (۲) سکتہ دموی (۳) سکتہ سوداوی (۴) سکتہ ورمی۔ اس میں سکتہ ضربی سقطی شامل ہیں (۵) سکتہ بخاری۔

علامات منذرہ بعض اوقات وقوع مرض سے پہلے یہ علامات رونما ہوا کرتی ہیں۔ بار بار

دردِ سر ہوتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ کانوں میں شوروغل کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ بصارت میں فرق آجاتا ہے۔ ایک چیز کی دو نظر آتی ہیں۔ جی متلاتا ہے مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ خواب میں ڈر لگتا ہے گاہے جسمی اعصاب میں فتور لاحق ہو کر چہرے کا مقامی فالج ہوجاتا ہے۔

طریق وقوع مرض

(۱) مریض اچانک بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ دم خراٹے سے لیتا ہے۔ اس کا چہرہ عام طور پر سرخ اور کبھی زرد ہوتا ہے۔

(۲) سخت دردِ سر ہو کر نصف جسم کا فالج ہوجاتا ہے۔ پھر چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے جی متلاتا اور ابکائیاں آتی ہیں۔ پھر آنکھوں تلے اندھیرا چھا کر بے ہوشی لاحق ہوجاتی ہے اور ہاتھ پاؤں سرد ہوجاتے ہیں۔

(۳) یکایک نصف جسم کا فالج ہوجاتا ہے۔ مریض شروع شروع میں کسی قدر ہوش میں ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ بالکل بے ہوش ہوجاتا ہے۔

فروق الامراض

اس مرض کو سمیّت بولی (یوریمیا) صرع (ایپی لیپسی) غشی (سنکوپی) اور شراب اور بے ہوشی سے تمیز کرنے کے لئے ذیل کی باتوں کو ذہن میں رکھیں:۔

سمیّت بولی میں مریض کا پیشاب بالکل بند ہوجاتا ہے۔ اس کے سانس سے پیشاب کی بو آتی ہے۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں اینٹھا کرتے ہیں۔

مرگی میں مریض کے ہاتھ پاؤں وغیرہ میں تشنج ہوا کرتا ہے۔ اور وہ سکتہ کے مریض کی طرح خراٹے سے سانس نہیں لیتا۔

غشی عموماً نازک مزاج یا اختناق الرحم کی مریضہ عورتوں کو لاحق ہوتی ہے یہ دورہ چند منٹ میں رفع ہوجایا کرتا ہے۔

شراب کی بے ہوشی میں مریض کے منہ سے شراب کی بو آتی ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کی پتلیاں یکساں ہوتی ہیں۔ اور اگر اسے جگانے کی کوشش کی جائے۔ تو وہ ہاں ہوں ضرور کرتا ہے۔ افیون کے زہر میں مریض زور زور سے خراٹے لیتا ہے اور اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں اور مریض جگانے سے جاگ پڑتا ہے۔

طبی علاج

بطور حفظ ماتقدم اس مرض کے مستعد مریض کو زیادہ جسمانی یا دماغی محنت سے بچائیں۔ دردِ سر یا سدر کی صورت میں فوراً فصد یا مسہل کے ذریعہ تنقیہ کریں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ اعتدال کی زندگی بسر کریں شراب

وغیرہ نہ پئیں۔

مریض کے گلے اور سینہ کی بندشوں کو ڈھیلا کردیں۔ مریض کے سر اور کندھوں کو ذرا اونچا کردیں۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے گردن جھکنے نہ پائے۔ سانس اگر خراٹے سے آرہا ہو تو مریض کو ایک پہلو پر لٹا دیں۔

مریض بیہوش ہو تو برگ شبت ۳ ماشہ، کائپھل ۴ ماشہ۔ جند بیدستر ۱ ماشہ مشک خالص ایک ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر نلکی کے ذریعہ مریض کی ناک میں پھونکیں۔ اور گل بابونہ۔ برنجاسف۔ صعتر فارسی۔ پودینہ خشک۔ اُشنہ۔ عاقرقرحا۔ ہر ایک ایک تولہ سب کو پانی میں جوش دے کر لوٹے کے ذریعہ سر پر ڈالیں۔ اگر ہوش نہ آئے تو تربد سفید برگ چقندر، مغز حب الخروع۔ قنطوریون دقیق۔ برگ شبت۔ سورنجان شیریں ہر ایک ۵ ماشہ۔ غاریقون ۳ ماشہ۔ بسفائج فستقی ۷ ماشہ۔ سنا مکی ۹ ماشہ۔ مغز حب قرطم ۹ ماشہ عناب ۹ دانہ۔ سپستان ۱۱ دانہ۔ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے۔ صاف کرکے مغز فلوس ۳ تولہ۔ شکر سرخ ۲ تولہ۔ روغن بید انجیر ۳ تولہ۔ روغن بادام شیریں ۳ ماشہ۔ جاؤشیر ۲ رتی۔ مقل ۴ رتی۔ بورہ ارمنی ۲ ماشہ اضافہ کرکے حقنہ کریں۔ اور جند بیدستر ۱ ماشہ۔ زنجبیل ایک ماشہ۔ زراوند ۲ ماشہ۔ باریک پیس کر شہد خالص ۲ تولہ میں ملا کر دن میں ۲-۳ مرتبہ چٹوائیں۔ جب مریض ہوش میں آجائے تو چار دن تک دوا اور غذا کی بجائے شہد ۲ تولہ۔ عرق بادیان ۱۰ تولہ میں جوش دے کر چھان کر دیں۔ پانچویں روز بادیان۔ بیخ بادیان۔ بیخ کرفس۔ بیخ اذخر۔ بیخ کبر ہر ایک ۷ ماشہ۔ اصل السوس پرسیاوشاں۔ اسطوخودوس ہر ایک ۵ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ انجیر زرد ۵ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شہد خالص ۴ تولہ پلائیں۔ نو روز تک پلا کر دسویں روز تک اسی میں سنا مکی ۷ ماشہ۔ ترنجبین ۴ تولہ۔ گل قند ۴ تولہ۔ مغز فلوس ۵ تولہ کا اضافہ کرکے تنقیہ کریں۔

سکتہ بلغمی میں قے کروانا۔ ناک میں سعوط کرنا۔ سر پر نطول۔ مالش۔ ضماد وغیرہ کرنا۔ محرکات و مقویات کھلانا مفید ہے۔ چنانچہ پر مرغ کو روغن سوسن یا کسی دیگر روغن میں چرب کرکے اور ایارج فیقرا میں پھر سے آلودہ کرکے حلق میں ڈالیں۔ تاکہ قے آجائے۔ یا شبت و کندش کو جوش دے کر شہد و نمک ملا کر حلق میں ڈالیں۔ اور پھر پر مرغ ڈال کر سہلائیں۔ جب قے ہو چکے تو دواء المسک حار۔ عرق بادرنجبویہ و عرق گاؤزبان میں حل کرکے حلق میں ٹپکا دیں۔ یا حلتیت بقدر دانہ ماش ماء العسل میں حل

کر کے دینا نہایت نافع ہے۔ بے ہوشی کی حالت میں عود صلیب ۳ ماشہ کو عرق کیوڑہ میں گھس کر حلق میں تھوڑا ٹپکانا مفید ہے۔

قرنفل۔ جاوتری۔ جائفل۔ الائچی دانہ۔ مرچ سب مساوی الوزن لے کر کوٹ لیں انہیں ایک پوٹلی میں باندھ کر ایک توے پر گرم کر کے سر پر ٹکور کریں۔

ڈاکٹری علاج بطور حفظ ما تقدم وہی احتیاطیں ملحوظ رکھیں۔ جو اوپر بیان ہوئیں۔ رفع اجابت کے وقت زیادہ زور نہ لگائیں۔ کثرت جماع سے پرہیز کریں۔ درد سر یا دوران سر یا نکسیر کی بار بار شکایت میں گردن پر جونکیں یا پلستر یا بھری سنگیاں لگوائیں یا مسہل دیں۔ دماغی اجتماع خون کی صورت میں پوٹاس برومائیڈ کا استعمال کریں۔ دماغی کمی خون میں مرکبات فولاد وغیرہ استعمال کریں۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔

نوبت کے دوران میں مریض کو لٹائے رکھیں۔ سر کو اونچا رکھیں۔ گلے اور سینہ کی بندش کو ڈھیلا کر دیں۔ سر پر برف لگائیں۔ پنڈلیوں پر رائی کی پٹیاں لگائیں۔ دس منٹ تک مریض کے پاؤں گرم پانی میں رکھیں۔ یا گرم پانی کی بوتلیں تلوؤں پر لگائیں۔ اور فوراً اس دوا سے انیما کریں۔

نسخہ انیما ایسافی ٹیڈا (ہینگ) ۱ ڈرام۔ سوپ (صابن) ۱ ڈرام۔ کیسٹر آئل ایک اونس۔ گرم پانی آٹھ اونس۔ سب کو ملا کر حقنہ کریں۔ اس کے بعد کروٹن آئل دو قطرات گلیسرین کے پانچ سات قطرات میں ملا کر مریض کی زبان کی جڑ پر ملیں۔ مریض جوان ہو تو فصد کرائیں۔ کمزور مریض کی فصد نہ لیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں محرکات دیں۔ پیشاب بند ہو تو کاتھیٹر (کیتھیٹر) سے پیشاب نکلوائیں۔ اگر بے چینی ہو تو پوٹاسی برومائیڈ ۲۰ یا ۳۰ گرین ایک اونس پانی میں ملا کر دیں۔ ایک دو روز مریض کو غذا نہ دیں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر ضرورت ہو تو ناک کے واسطہ ربڑ کی نالی داخل کر کے معدہ میں دودھ۔ یخنی وغیرہ پہنچائیں۔ اگر دماغ میں سوزش ہو جائے تو ٹنکچر ایکونائٹ مناسب مقدار میں دیں۔ لیکن بوڑھوں اور کمزوروں کو نہ دیں۔ سکتہ دماغی میں محرکات و مقویات مثلاً ایتھر۔ امونیا۔ ڈیجی ٹیلس وغیرہ استعمال کرائیں۔ آتشکی سکتہ میں مرکبات سیماب اور آئیوڈائیڈ کا استعمال مفید نتائج کا حامل ہے۔

جدید علاج:- فوری طور پر مارفین ۱/۴ گرین دیں۔ تنفس کے بحال رکھنے کے

نیز ڈیجی ٹیلس اور سٹرکنین یا محض سٹرکنین دیں۔

مقامی طور پر گردن۔ پیٹ یا پاؤں پر کیپ سولین لگائیں۔

حملہ مرض کے بعد لائیکوار سیڈ انز۔ برومائیڈز۔ وغیرہ یا کاربرمل وغیرہ دیں۔

بعد میں ہلکی مالش اور غذا کی اصلاح کریں۔

غذا و پرہیز ماء اللحم۔ ماء العسل۔ لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں۔ کبوتر یا بکری کا گرم شوربہ مصالحہ ڈال کر۔ مونگ یا موٹھ کی دال کا شوربہ۔ تیتر بٹیر کا شوربہ یا یخنی۔ ارہر کی دال مصالحہ ڈال کر۔

کدو۔ تربوز۔ کھیرا۔ ککڑی۔ تری۔ چاول۔ دودھ۔ افیون۔ بھنگ وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

سر میں پانی کا بھر جانا

سر میں پانی بھرنا　استسقاء الدماغ مزمن　کرانک ہائیڈروکیفلس

(Chronic Hydrocepnalus)

اس مرض میں بطونِ دماغ میں یا غشائے ام الرقیق میں یا ان دونوں میں آبِ خون دسیرم کا جمع ہو جاتا ہے جس سے مریض کا سر بڑا ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض قصورِ نشو و نمائے دماغ۔ سیلان خون دماغ۔ سوزش جوف دماغ وغیرہ اس کے داخلی اسباب ہیں۔ آتشک۔ خنازیری اور شرابی والدین کے بچے اس مرض میں بآسانی گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض جنین میں یا چار پانچ ماہ کے بچے اور شاذ و نادر جوانوں میں بھی اور وہ دماغی دو یتی گیلی فی) یا کسی رسولی کے دباؤ پڑنے سے ہوا کرتا ہے۔ کرم امعاء۔ چیچک۔ خسرہ۔ کمی غذا۔ صدمہ دماغ وغیرہ اس کے خارجی اسباب ہیں۔

علامات مرض پیدائش کے بعد جب یہ مرض رونما ہوتا ہے تو مریض کا جسم باوجود عمدہ غذا کے روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ اور سر اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ اسے بغیر سہارے کے ٹھہرایا نہیں جا سکتا۔ سر کی ہڈی کی درزیں کھل جاتی ہیں تالو کسی قدر ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ پیشانی چوڑی اور ٹھوڑی تنگ ہوتی ہے۔ سر درد کرتا ہے تو اے دماغی کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیند اچھی طرح نہیں آتی مگر اونگھ ہر وقت سوار رہتی ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے بھینگا پن۔ تشنج عامہ۔ دست و قے یا قبض وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے۔

مریض ناک و ہونٹ نوچتا ہے۔ آخرکار بے ہوشی یا تشنج کی حالت میں مریض مرجاتا ہے۔

اس کی دو بڑی قسمیں ہیں:۔

(۱) ٹرو ہائیڈرو کیفی لس یا استسقاء الدماغ صادق۔

(۲) فالس ہائیڈرو کیفی لس یا استسقاء الدماغ کاذب۔

استسقاء الدماغ صادق کی پھر دو قسمیں ہیں:۔ (۱) اکیوٹ (حاد) (۲) کرانک (مزمن)

طبی علاج داخلی مرض لا علاج ہے۔ خارجی میں اگر رطوبت کم ہو تو نشتر کاری کر کے اس کو نکال دیں۔ اگر زیادہ اور غیر منجمد ہو تو نشتر کے بال منڈوا کر پہلے بابونہ

اکلیل الملک، شبت اور سبوس گندم کو پانی میں جوش دے کر پہلے نطول کریں پھر یہ نسخہ دیں:۔

نسخہ:۔ شونیز، تخم خطمی، فطرولن، اکلیل الملک، بابونہ، ہر ایک ایک ماشہ جند بیدستر، زعفران ہر ایک ۱ رتی، بورہ ارمنی ۲ ماشہ سب کو کوٹ کر سرکہ خمری میں ملا کر سر پر لیپ کریں۔ اور اوپر سے سیسہ کا پتلا سا ٹکڑا باندھیں۔ یا لیموں کو چیر کر اور اس پر نمک چھڑک کر اور آگ پر گرم کر کے اس سے روزانہ دو تین بار مالش کریں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو تالو میں سوراخ کر کے پانی خارج کر دیں۔

ڈاکٹری علاج یہ مرض لا علاج ہوتا ہے۔ کاذب میں مقویات مثلاً مرکبات فولاد۔ روغن جگر ماہی وغیرہ دیں۔ صادق میں محللات و مسہلات مثلاً سیماب و پوٹاسی آئیوڈائیڈ وغیرہ عرصہ تک استعمال کرائیں۔ بلیو آئنٹمنٹ (مرہم سیماب) کی سر پر مالش کریں۔ غذا مقوی اور زود ہضم دیں۔ پوٹاسی آئیوڈائیڈ اور پوٹاسی برومائیڈ کا استعمال بھی مناسب ہے۔ آخری علاج ٹروکار سے شگاف دے کر پانی نکالنا اشد ضروری ہے۔ یہ عمل بے حد خطرناک ہے۔

لُو لگنا

لُو لگنا ضربۃ الشمس سن سٹروک (Sun Stroke)

گرمی سے بے ہوش ہو جانا۔ سکتۃ الشمس ہیٹ اپوپلیکسی

(Heat Apoplexy)

شدت حرارت سے خون میں حرارت پیدا ہو کر دماغ اور حرام مغز کو صدمہ پہنچتا ہے جس سے سخت کمزوری لاحق ہو کر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور دم بند ہو جانے سے مریض مرجاتا ہے۔

اسباب مرض شدت گرمی۔ ہوا کا بند ہونا۔ موسم گرما میں سیاہ اور تنگ کپڑے پہننا۔ کثرت مے نوشی۔ کثرت محنت جسمانی وغیرہ حالتیں اس کے اسباب مؤیدہ ہیں۔

علامات مرض یہ مرض تین طرح سے نمایاں ہوتا ہے۔
(۱) نہایت ضعف محسوس ہو کر مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ عضلات جسم ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ جسم پسینہ میں تر ہو جاتا ہے۔ نبض باریک اور حرکات قلب کمزور ہوتی ہیں۔ ہچکیاں آتی ہیں۔ دل کی حرکت بند ہو جانے سے مریض انتقال کر جاتا ہے۔

۲۔ دماغ۔ نخاع اور راس النخاع کو صدمہ پہنچنے سے مریض بے ہوش ہو کر دم بند ہونے سے مر جاتا ہے۔

۳۔ مریض کے سر میں پہلے درد ہوتا ہے۔ پھر تیز بخار چڑھ جاتا ہے۔ سخت بے چینی ہوتی ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ بار بار پیشاب آتا ہے۔ پھر ہذیان ہو جاتا ہے سانس خراٹے سے آتا ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ۔ پتلیاں سکڑی ہوئیں۔ دل زور زور سے دھڑکتا ہے۔ بے ہوشی غالب ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

طبی علاج مریض کو سرد جگہ رکھیں۔ اس کے سر پر پانی دھاریں۔ مشک سنگھائیں۔ دواء المسک کھلائیں۔ آم کی کیری کو آگ میں جھلسا کر پانی میں حل کر کے چھان لیں اس میں سے پانچ پانچ تولہ کی مقدار میں دن میں ۲۔۳ بار دیں۔ (۳) قبض کی حالت میں تمر ہندی ۴ تولہ۔ آلو بخارا ۱۰ دانہ پانی میں جوش دے کر چھان کر گل قند ۴ تولہ ملا کر پلانا مفید ہے۔ بخار کی شدت کو کم کرنے کے لئے جسم کو آب سرد اور سرکہ سے اسفنج کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو فراخ ہوادار اور تاریک کمرے میں لٹائے رکھیں۔ سر کے بال کتروا کر اس پر آب سرد دھاریں۔ آب سرد میں کپڑا تر کر کے سر پر متواتر رکھتے رہیں۔ شدت بخار کو رفع کرنے کے لئے آب سرد سے انیما کریں۔ ٹمپریچر ۱۰۲ درجہ پر آجائے تو یہ علاج بند کر دیں۔ دم گھٹنے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کریں۔ اور آب گرم میں تارپین اور کیسٹر آئل اور صابن ملا کر حقنہ کریں۔ جسم سرد پسینہ میں تر ہو جائے یا نبض ساقط ہونے لگے تو سٹریکنین ½ سی سی یا ڈیجی ٹیلس ۱/۱۰۰ گرین کا زیر جلد انجکشن کریں۔ یا برانڈی نصف اونس کسی قدر پانی ملا کر پلائیں۔

ٹیکے سے علاج:۔ شدت بخار میں اگر خون میں جراثیم ملیریا موجود ہوں۔ تو

کونین بائی ہائیڈرو کلورائڈ ۲ گرین کا اندرون ورید ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز: دودھ۔ ڈبل روٹی۔ ساگودانہ۔ مونگ کی کھچڑی وغیرہ دیں۔ محرکات و مقویات سے پرہیز کریں۔

دماغ کا نرم پڑ جانا

دماغ کا نرم پڑ جانا — لینۃ الدماغ — سافننگ آف دی برین

(Softening of the Brain)

یہ مرض اکثر بوڑھوں کو لاحق ہوتا ہے۔ جوانوں میں عرصہ تک سخت دماغی محنت یا شدۂ دماغی کی وجہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض سر خاص کر پیشانی میں ہلکا ہلکا درد کم و بیش رہتا ہے۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ہوش و حواس میں فتور آ جاتا ہے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ مریض کا مزاج بچوں جیسا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں چیونٹیاں رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

طبی علاج: غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ محنت دماغی نہ کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کی غذا کی اصلاح کریں۔ اُسے رنج و غم اور فکر و تردد سے آزاد کریں۔ رفع قبض کے لئے ملین یا ہلکا سا مسہل دیں۔ ضعفِ قلب میں مقویات اور خفیف محرکات دیں۔ بے خوابی اور تشنج حرکات کے رفع کرنے کے لئے پوٹاسی برومائیڈ ۲۰ گرین دن رات میں دو بار دیں۔ مریض کی قوت کو بحال کرنے کے لئے کونین فولاد یا سٹرکنیا وغیرہ کا استعمال کریں۔

دماغی پردوں کا ورم سادہ

ورم پردہ ہائے دماغ — ورم اغشیۃ الدماغ — سمپل مے نن جائی ٹس

(Simple Meningitis)

اسبابِ مرض سخت گرمی یا لو۔ صدمہ۔ ضربۂ دماغ۔ کان یا ناک کی سوزش کا دماغ میں سرایت کر جانا۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ آتشک۔ چیچک۔ غیظ و غضب۔ کثرت مطالعہ۔ کثرت مے خواری۔ سخت ریاضت وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاماتِ مرض

مرض کے حملے سے پہلے طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ درد سر کی شکایت ہوتی ہے۔ جبڑے بند ہو جاتے ہیں اور بچوں میں تشنج ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ جس کی حرارت ۱۰۲ درجہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ مریض کا چہرہ متفکر اور طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ مریض چلاتا ہے۔ عضلات پھڑکتے ہیں۔ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے بول و براز بے خبر خطا ہو جاتے ہیں چہرہ پر موت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

طبی علاج

مریض کو فراخ ہوادار کمرے میں روشنی سے بچا کر رکھیں۔ سر کسی قدر اونچا رکھیں۔ بے خوابی اور بے چینی کو رفع کرنے کے لئے حقنہ اور پاشویہ کریں۔ صندل سفید اور کافور عرق گلاب سے لخلخہ بنا کر مریض کو سنگھائیں پنجابی میں لڑکی والی عورت کا دودھ کان میں ٹپکائیں۔ سرسام صفراوی میں آلو بخارا ۱۰ عدد تمر ہندی ۲ تولہ کا زلال پلائیں۔ تعدیل و تقویت دماغ کے لئے معجون فلاسفہ دواء المسک معتدل جواہر والی اور خمیرہ گاؤزبان سادہ یا عنبری کھلائیں۔

علاج ڈاکٹری

مریض کے سر پر آب سرد دھاریں یا سر پر برف کی تھیلی لگائیں۔ اور یہ عمل عرصہ تک جاری رکھیں۔ ہر روز گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں۔ پانچ گرین کیلومل اور ایک ڈرام جلاپ کمپونڈ ملا کر مسہل دیں۔ گردن اور پنڈلیوں پر رائی لگائیں۔ گرم پانی کی بوتلیں ٹانگوں میں رکھیں۔ قئیں آتی ہوں تو معدہ پر رائی لگائیں۔ برف کے ٹکڑے چوسائیں۔ بخار کی شدت کو رفع کرنے کے لئے آب سرد سے سپنج کریں۔ انٹی پائرین و فینے سٹین وغیرہ محرکات کا استعمال کرائیں۔
غذا لطیف و زود ہضم دیں۔

دماغی پردوں کا ورم سلی

ورم پردہ ہائے دماغ سلی ورم اغشیۃ الدماغ ٹیوبرکولر منجائی ٹس
(Tubercolar Meningitis)

اس مرض میں مادہ سل کی وجہ سے دماغ کے پردوں میں شدید ورم ہو جاتا ہے

اسبابِ مرض

مادہ سل۔ صدمہ دماغ۔ خنازیری مزاج۔ خوف کھا جانا۔ بچہ کا تکلیف سے دانت نکالنا اس کے اسباب شدیدہ ہیں۔

علاماتِ مرض:۔ بچہ کی طبیعت کمزور ہوتی ہے وہ لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ذرا سی

محنت سے تھک جاتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ دماغی اجتماعِ خون کے سبب بخار ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں میں درد رہتا ہے۔ یہ اس مرض کے مندرجہ علامات ہیں۔

ویسے اس کے تین درجے ہیں :-

۱۔ بخار رہتا ہے جس کا درجۂ حرارت ۱۰۲ درجہ تک ہوتا ہے۔ بچہ نگھیں اور چڑچڑا ہوتا ہے۔ اچانک ڈر کر ماں کی گود میں چلا جاتا ہے۔ ذرا ٹرا ہو کر دردِ سر کی شکایت کرتا ہے کبھی پاؤں کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔ سبز رنگ کی قئیں آتی ہیں۔ روشنی کی برداشت نہیں ہوتی۔

۲۔ آنکھوں کے آگے شعلے اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شور و غل برداشت نہیں ہوتا۔ بچہ بڑا ہو تو سخت درد کی شکایت کرتا ہے۔ تشنج ہو جاتا ہے۔ مقامی فالج اور ہذیان وغیرہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

۳۔ مریض بے ہوش پڑا رہتا ہے۔ عضلاتِ بدن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ کبھی تشنج ہو کر مریض مر جاتا ہے۔ کبھی چند دن کا سنبھالا لے کر اچانک دم بند ہو جانے سے مر جاتا ہے

طبی علاج رفعِ قبض کے لئے حقنہ کریں۔ شیر خشت و خیار شنبر کا مسہل دیں تعدیلِ مزاج کے لئے حب بنفشہ کھلائیں۔ سر پر نطول اور ضماد کریں۔ اگر سل موجبِ مرض ہو۔ تو سل کے مطابق علاج کریں۔

ڈاکٹری علاج ورمِ پردہ ہائے دماغ کے مطابق علاج کریں۔ تحلیل ٹیوبرکلز کے لئے یہ نسخہ مفید ہے :-

پوٹاسیائی آئیوڈائیڈ	۲۰ گرین
سیرپ فیرائی آئیوڈائیڈ	۳۰ ابو منم
پانی	۲ اونس

پانچ برس کے بچہ کے لئے ایک ڈرام دن میں دو بار دیں۔ ٹیوبرکلین کا استعمال بھی عمدہ نتائج کا حامل ہے۔ ضعف کی حالت میں یہ نسخہ دیں۔

سیرپ ہیپوفاسفس کمپاؤنڈس		۱ ڈرام
وائنی نائی گیلیے سائی		۱ ڈرام
ٹنکچر سنکونا کمپاؤنڈس		۱ ڈرام
انفیوژن سنکونا ایسڈ	تا	۶ اونس

اس میں سے ½ ڈرام عمر کے مناسب دن میں تین بار دیں۔

ورمِ دماغ

دماغ کا ورم — ورمِ دماغ - سیری برائی ٹس (Cerebritis)

اس مرض میں دماغ اور اس کے تینوں پردوں میں ورم ہو جایا کرتا ہے۔

اسبابِ مرض شدت کی گرمی۔ صدمۂ دماغ۔ ضربہ و سقطہ دماغ۔ ورم اغشیۂ دماغ کا بڑھ جانا۔ کھوپری کی ہڈیوں کا مرداد پڑ جانا۔ ناک و کان کی ہڈیوں کے امراض کا دماغ کی طرف پھیل جانا۔ تپ محرقہ۔ ماشرا۔ ذات الریہ۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ آتشک۔ کثرت مے خواری۔ مسکرات و منشیات کا کثرت استعمال۔ عورتوں میں بندش حیض۔ کثرت تفکرات و مطالعہ وغیرہ۔ یہ مرض مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض درد سر رہتا ہے۔ شور و غل برداشت نہیں ہوتا۔ قئیں آتی ہیں۔ غنودگی طاری ہوتی ہے۔ تشنج ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں قبض ہوتی ہے پیشاب کبھی نہیں آتا۔ بخار ہوتا ہے گو درجہ حرارت ۱۰۲ سے زیادہ نہیں ہوتا۔

اس میں نوے فی صدی مریض مرجاتے ہیں۔

علاج: ورم اغشیۂ دماغ کے مطابق علاج کریں۔

مرگی

مرگی — صرع — ایپی لیپسی (Epilepsy)

آلات حس و حرکت بے نظام ہو جاتے ہیں۔ اختیاری عضلات میں تشنج ہوتا ہے اور مریض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔

اسبابِ مرض عام طور پر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ بچوں میں دانت نکالنا۔ کرم امعاء اچانک خوف کھا جانا جوانوں میں کثرت جماع۔ جلق۔ صدمۂ دماغ ورم دماغ۔ رنج و غم۔ کثرت محنت دماغی۔ شراب خوری۔ نقرس۔ آتشک سمیت خون۔ ناک۔ گلے امعاء یا اعضائے تناسل میں کسی پرانے خراش دار مرض کا ہونا۔ عورتوں میں فستور حیض و اعراض نفسانیہ اس کے اسباب ہیں۔

اقسامِ مرض تین بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ عام مرگی۔ اس میں مریض پہلے اچانک چیخ مار کر بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے

اور تمام بدن اکڑا ہوا رہ جاتا ہے۔ یہ حالت تقریباً چالیس سیکنڈ تک رہتی ہے بعد ازاں تشنج ہو کر چہرہ اور بدن پر طرح طرح کی کیفیتیں وارد ہوتی ہیں۔ زبان باہر نکلتی ہے اور اندر چلی جاتی ہے منہ سے جھاگ آتے ہیں۔ کبھی زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے یہ حالت پانچ منٹ کے قریب رہتی ہے۔ اس کے بعد مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ اور تشنجی حرکات بند ہو جاتی ہیں۔ دل زور سے دھڑکتا ہے۔ بدن پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے۔ تھکن کی وجہ سے نیند آجاتی ہے۔

۲۔ خفیف مرگی۔ (Petit mal) اس میں اچانک مریض ایک آدھ منٹ کے واسطے بیہوش ہو جاتا ہے مگر بدن نہیں اکڑتا۔ اور نہ تشنجی حرکات پیدا ہوتی ہیں۔

۳۔ جیک سونین مرگی:۔ اس میں بے ہوشی نہیں ہوتی۔ تشنجی حرکات جسم کے ایک طرف یا صرف بعض حصوں میں چند منٹ کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔

فروق الامراض مرگی کو قلبی غشی اور اختناق الرحم سے ممیز کرنے کے لئے ذیل کی جدولوں کو غور سے پڑھیں:۔

صرع اور قلبی غشی کا فرق

صرع	قلبی غشی
۱۔ بغیر کسی ظاہری وجہ کے غشی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور عضلات میں تشنجی حرکات پائی جاتی ہیں	۱۔ اس میں کوئی ظاہری سبب مثلاً سخت گرمی یا شدید صدمہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ نیز عضلات میں تشنج نہیں ہوتا۔ بلکہ مریض مردہ کی طرح پڑا رہتا ہے
۲۔ اس سے پہلے کوئی نہ کوئی خاص علامت منذرہ پائی جاتی ہے۔	۲۔ کوئی خاص علامت منذرہ نہیں ہوتی۔ صرف مریض متلی۔ کمزوری یا دوران سر کی شکایت کرتا ہے۔
۳۔ مریض کا چہرہ سرخ یا نیلا ہوتا ہے	۳۔ مریض کا چہرہ زرد اور پھیکا ہوتا ہے
۴۔ بے ہوشی اچانک لاحق ہو کر اچانک زائل ہو جاتی ہے۔	۴۔ بیہوشی ظاہر ہو کر بتدریج دور ہوتی ہے
۵۔ سانس خراٹے سے آتا ہے اور منہ سے جھاگ خارج ہوتے ہیں۔	۵۔ سانس کمزور ہوتا ہے اور منہ سے جھاگ نہیں آتے۔
۶۔ دل دھڑکتا ہے اور نبض غیر منظم اور قوی ہوتی ہے	۶۔ دل کی حرکت کمزور، نبض کمزور اور سست ہوتی ہے

صرع اور اختناق الرحم میں فرق

صرع	اختناق الرحم
۱۔ عام طور پر مردوں میں ہوتی ہے۔	۱۔ عام طور پر عورتوں میں ہوتا ہے۔
۲۔ دورہ دفعتہً ہوتا ہے اور جلد زائل ہو جاتا ہے۔	۲۔ دورہ بتدریج ہوتا ہے اور دیر سے زائل ہوتا ہے۔
۳۔ مریض یک لخت گر کر بیہوش ہو جاتا ہے۔ اس کے عضلات میں تشنجی حرکات بھی ہوتی ہیں۔	۳۔ مریضہ گرنے کی بجائے آرام سے لیٹ جاتی ہے اور کامل طور پر بیہوش نہیں ہوتی بلکہ آوازوں کو سنتی ہے۔
۴۔ اختتام دورہ کے وقت مریض کے منہ سے جھاگ آتے ہیں۔	۴۔ جھاگ نہیں آتی۔
۵۔ دورہ کی حالت میں زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے کبھی بول و براز خطا ہو جاتے ہیں۔	۵۔ اس میں ایسا نہیں ہوتا۔ البتہ مریض اپنے تیمارداروں یا قرب و جوار کے اشخاص کے ہاتھ جسم وغیرہ کو بعض اوقات کاٹتا ہے۔

حفظ ما تقدم مریض کو ہر قسم کی شدید تحریکات جسمانی و نفسانی سے محفوظ رکھیں۔ چکملا گھومتی ہوئی اور متحرک چیزوں کو دیکھنے سے منع کریں۔ غذا زود ہضم اور لطیف دیں۔ ہلکی ورزش کرائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ ان اسباب سے محفوظ رکھیں۔ جن سے دورہ مرض کو تحریک ہوتی ہے۔

علامات منذرہ کے ظاہر ہونے پر سخت خراش کرنے والی یا آبلہ اٹھانے والی دوائیں لگائیں مثلاً **نسخہ**:۔ خردل، فلفل سرخ، فرفیون ہم وزن لے کر سب کو باریک پیس کر عسل بلادر میں مخلوط کر کے مقام مذکور پر لگا کر اوپر سے باندھ دیں۔ اگر تشنج شروع ہو جائے تو اعضا کو زور سے کھینچ کر اصل وضع پر لائیں۔ قبض ہو تو حقنہ کرائیں۔ صرع معدی میں قے کرانا مفید ہے۔ کلوروفارم یا ایمائل نائٹریٹ سنگھائیں۔ ذیل کی ناس بھی اس کے لئے مفید ہے۔

۱۔ جند بیدستر، زعفران، مشک ہر ایک تین ماشہ۔ مغز ریٹھہ ۳ ماشہ۔ سب کو روغن چنبیلی یا روغن زیتون میں پیس کر تھوڑا سا ناک میں سڑکیں۔

۲۔ چاول ہاتھی حسب ضرورت شیر بلادر میں تر کر کے خشک کر لیں۔ اس عمل کو تین بار کریں

پھر باریک پیس کر رکھ لیں۔ اس میں سے ایک رتی نلکی میں رکھ کر ناک میں پھونکیں۔

علاج دورۂ مرض

دورہ شروع ہوجانے پر مریض کو آرام سے لٹا دیں۔ سر کو کسی قدر اونچا رکھیں۔ گلے وغیرہ کی بندش کھول دیں۔ دانتوں میں کوئی گدی وغیرہ رکھ دیں تاکہ زبان کٹ نہ جائے۔ چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دیں۔ ہینگ اور جند بیدستر کو سکنجبین عنصلی میں گھس کر حلق میں ٹپکانا مفید ہے۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں:-

۱۔ نوشادر ۲ حصہ۔ صبر سقوطری نصف حصہ۔ روغن کنجد ۱/۴ حصہ۔ میں پیس کر ناک میں ٹپکائیں۔

۲۔ درخت مدار کا ٹڈا خشک کیا ہوا ایک عدد۔ فلفل سیاہ ایک ماشہ۔ دونوں کو باریک پیس کر ناک میں پھونکیں۔

علاج وقفۂ مرض

حفظ ماتقدم میں بیان کی گئی ہدایات پر پیش نظر رکھیں۔ دورے سے پیدا ہونے والے دردِ سر کا علاج کریں۔ اور اصل سبب مرض کو معلوم کرکے اس کا علاج کریں۔ مثلاً دانتوں کی خرابی۔ وجع مفاصل۔ کثرت جماع۔ جلق یا کرم امعاء وغیرہ کا مخصوص علاج کریں۔

اصول علاج

اگر مرض بلغمی مادہ کی وجہ سے ہو۔ تو پہلے آٹھ روز تک منضج کا یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ منضج:- بیخ بادیان ۵ ماشہ۔ بیخ کرفس ۷ ماشہ۔ بیخ اذخر ۷ ماشہ اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۳ دانہ عود صلیب ۵ ماشہ۔ حب الغار ۳ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر گلقند ۴ تولہ ملاکر پلائیں۔ نویں دن اس نسخہ میں سنا مکی ۷ ماشہ شامل کرکے بدستور رات کو بھگو دیں۔ صبح کو ترنجبین ۴ تولہ شکر سرخ ۴ تولہ۔ مغز فلوس ۵ تولہ۔ شیرہ مغز بادام ۵ دانہ شامل کرکے پلائیں۔ اگلے روز خمیرہ گاؤزبان۔ جدوار عود صلیب والا ۵ ماشہ کھلا کر عناب ۵ دانہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں بھیگو کر شیرہ نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر تخم ریحان ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ تیسرے روز پھر مسہل کا نسخہ دیں۔ اس طرح تین یا مسہل یکے بعد دیگرے دے کر پھر منضج کا نسخہ استعمال کرائیں اور چوتھے روز اس میں سنا مکی ۷ ماشہ کا اضافہ کرکے بھگو دیں اور سحری کے وقت حب ایارج ۹ ماشہ روغن گاؤ میں چرب کرکے ورق نقرہ ایک عدد لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۱ تولہ کے ہمراہ کھلائیں۔ صبح کو مسہل کا نسخہ بغیر املتاس اور شیرہ مغز بادام کے پلائیں۔

سوداوی میں منضج کا یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:- بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ چرائتہ۔ بادیان ہر ایک ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ پرسیاؤشاں

۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ، اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر گل قند ۴ تولہ شامل کر کے پلائیں۔ اور پندرہ روز کے بعد بطریق مذکورہ مسہل و تبرید کرائیں۔

دموی و صفراوی میں یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ برگ شاہترہ۔ گاؤزبان۔ چرائتہ۔ عود صلیب بادرنجبویہ۔ تخم فرنجمشک ہر ایک ۷ ماشہ۔ تخم کشوث (پوٹلی میں باندھ کر) ۵ ماشہ۔ بادیان ۶ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ ایک یا دو ہفتہ کے بعد بطریق موصوف مسہل وغیرہ کرائیں۔ صرع وبائی میں اس نسخہ میں کمیلہ ایک ماشہ کا اضافہ کرنا چاہیئے۔

مسہلات سے فارغ ہو کر صرع دماغی میں جدوار ۱ ماشہ، عود صلیب ۱ ماشہ، خمیرہ گاؤزبان، جدوار، عود صلیب والا ۵ ماشہ میں ملا کر صبح کو کھلایا کریں۔ اور رات کو اطریفل اسطوخودوس یا افتیمون یا معجون نجاح ۹ ماشہ استعمال کرائیں۔ صرع معدی میں کشتہ خبث الحدید ایک رتی، کشتہ مرجان جواہر والا ایک رتی۔ دواء المسک معتدل ۵ ماشہ میں ملا کر صبح کو کھلایا کریں۔ اور رات کو جوارش کمونی مسہل یا جوارش عود ترش یا طین ۷ ماشہ یا معجون کلکلانج کا استعمال کرائیں۔

ذیل میں چند نہایت مجرب مرکبات دیئے جاتے ہیں:

حب صرع

کندر۔ جند بیدستر ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھان کر ہمراہ آب تازہ گولیاں بقدر دانہ مونگ بنائیں۔ جوانوں کو دو گولی صبح اور دو شام پانی کے ساتھ اور بچوں کو ایک گولی ماں کے دودھ کے ساتھ گھس کر دیں۔ صرع اور ام الصبیان کے لئے مفید ہے۔

حب کافور

کافور قیصوری۔ جند بیدستر۔ افیون۔ ہینگ ہر ایک چھ ماشہ پیس کر ۲-۲ رتی کی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک دوپہر۔ ایک شام عرق گاؤزبان ۵ تولہ کے ہمراہ استعمال کریں۔ مرگی کے لئے نہایت مفید ہے۔

اپلیپسیا

ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی۔ بلیلہ۔ آملہ۔ اسطوخودوس۔ ہر ایک تین تولہ عود صلیب ڈیڑھ تولہ۔ عاقرقرحا ۱½ ماشہ۔ مویز منقی ½ سیر۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر اور مویز منقی کو سل پر پیس کر ملائیں۔ اور ذرا گرم کر کے رکھ لیں۔ بقدر ۷ ماشہ پانی کے ہمراہ کھائیں۔ صرع کے لئے مفید و مجرب ہے

کلونجی ۴ ماشہ شہد۔ سرکہ یا سکنجبین عنصلی میں پیس کر صبح و شام چٹائیں۔

ڈاکٹری علاج

ہدایات مندرجہ بہ عمل کریں۔
ہر مرض کے لئے مختلف قسم کے پوٹاسیم برومائیڈ۔ سوڈیم برومائیڈ امونیم برومائیڈ۔ سٹرونشیم برومائیڈ لیتھیم برومائیڈ وغیرہ نہایت مفید ہیں۔ لیوی نال نہایت مفید ہے۔ ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی ایک استعمال کریں۔

(۱)

سوڈیم برومائیڈ		۱۰ گرین
پوٹاسیم برومائیڈ		۱۰ گرین
امونیا برومائیڈ		۵ گرین
سٹرونشیائی برومائیڈ		۵ گرین
لائیکوار آرسینی کیلس		۳ منم
ایکوا ڈسٹی لیٹا (آب مقطر)	تا	۱ اونس

سب کو باہم ملا لیں۔ اور ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین مرتبہ دیں۔ یعنی ایک ایک خوراک صبح و شام غذا کے بعد آدھ گھنٹہ اور تیسری خوراک رات کو سوتے وقت آدھے گلاس پانی میں ملا کر دیں۔

(۲)

پوٹاسیم برومائیڈ		۱۰ گرین
سوڈیم برومائیڈ		۱۰ گرین
سٹرونشیائی برومائیڈ		۱۰ گرین
سیرپ گلیسرو فاسفیٹس کمپاؤنڈ		۱ ڈرام
ڈسٹلڈ واٹر	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام غذا کے ایک ایک گھنٹہ بعد دیں۔

(۳)

سوڈیم لیوی نال		۵ گرین
سوڈیم برومائیڈ		۶۰ گرین
سوڈیم بائی بوریٹ		۶۰ گرین
لائیکوار آرسینی کیلس		۲۵ منم
ٹنکچر بیلاڈونا		½ ڈرام
ایکسٹریکٹ گلیسرائیزر لیکوڈ		۳ ڈرام
ایکوا منتھاپپ	تا	۶ اونس

سب کو باہم ملا لیں۔ اس میں سے ایک ایک اونس دن میں دو یا تین مرتبہ حسب ضرورت

استعمال کریں۔

ٹیکے سے علاج مریض کو نیند لانا مقصود ہو۔ تو لیومی نال سوڈیم آسے دو گرین ۲ یا ۲ سی سی آب مقطر میں حل کر کے زیر جلد انجکشن کریں۔

جدید ترین علاج صرع شدید میں ڈائی لن ٹین۔ سوڈیم کیپ سیلز۔ فینو باربی ٹون میں سے کوئی ایک دیں۔

صرع خفیف میں فینو باربی ٹون دیں۔

غذا چپاتی۔ بکری کا شوربہ۔ گوشت۔ چوزہ مرغ۔ ارہر یا مونگ کی دال بھنی ہوئی۔ قورمہ یا بھنا ہوا قیمہ۔ پودینہ کی چٹنی وغیرہ۔

پرہیز دودھ۔ اُڑد کی دال۔ کچالو۔ مچھلی۔ بینگن۔ کدو۔ چاول۔ شلغم۔ امرود۔ چاند کی روشنی۔ بلندی۔ تیز و تند ہوا۔ گھومتی ہوئی چیزوں کو دیکھنا۔ کثرت جماع۔ ثقیل و نفاخ چیزیں۔ غم و غصہ۔ فکر و تردد وغیرہ۔

بے خودی

بے خودی	شخوص۔ جمود کیٹے لیپسی	(Catalepsy)
بے خبری	ماسَرکہ۔ اخذہ ایکس ٹے سی	(Estacy)

اس مرض میں عضلات جسم سخت ہو کر اکڑ جاتے ہیں۔ اور ایک وضع پر پڑے رہتے ہیں۔ جس سے مریض بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض ہر عمر میں لاحق ہو سکتا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر اختناق الرحم کی مریضہ اس میں اکثر گرفتار ہوتی ہیں۔ اس کی ابتدا اکثر سر یا پشت پر چوٹ لگنے۔ منشیات کا کثرت سے استعمال کرنے شدید نفسانی صدمہ پہنچنے اور بعض امراض دماغی مثلاً مالیخولیا۔ مرگی۔ ورم پردہ ہائے دماغ سے ہوتی ہے۔ مراقی مرد بھی اس مرض کا اکثر شکار ہو جاتے ہیں۔

علامات مرض مرگی کی طرح اس مرض میں بھی بعض اوقات درد سر۔ دوران سر یا ہچکی وغیرہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کے بعد مریض حس و حرکت اور اختیار و ارادہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ عضلات میں حرکت نہیں ہوتی۔ اور وہ جس حالت میں ہوتا ہے اکڑ کے رہ جاتا ہے۔ نبض اور تنفس بہت ہی ضعیف ہو جاتے ہیں۔

مریض کی آنکھیں کسی قدر کھلی ہوتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ٹکٹکی باندھے ہوئے ہے۔ تقریباً کی حس بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور یہ حالت چند منٹ سے چند گھنٹے تک رہتی ہے۔ اس کے بعد مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ لیکن حیران و پریشان نظر آتا ہے۔

ٹرانس (Trans) یہ مرگی یا جمود کا ایک قسم ہے۔ اور ایک قسم کی گہری نیند ہے۔ جس سے مریض کو بیدار کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ حرکاتِ نبض و تنفس بعید کمزور ہوتی ہیں۔ اور مریض مثل مردہ پڑا رہتا ہے مگر دماغ میں کسی قسم کا نقصان واقع نہیں ہوتا۔ اس مرض کو قدرتی ہپناٹزم بھی کہتے ہیں۔ مریض ہفتوں سویا رہتا ہے۔ کبھی اپنے ارادے سے کھاپی لیتا اور پھر بے ہوش ہوجاتا ہے اسے ٹرانس لیتھارجی (Trans Lethargy) یا سُبات و غفلت بھی کہتے ہیں۔

طبّی علاج حفظِ ماتقدم کے لئے ان امور پر عمل کریں۔ جو مرگی میں بیان کئے گئے ہیں۔ مریض کو زیادہ دماغی محنت اور شدید عصبی تحریکات سے بچائیں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔

مریض کے سر اور چہرہ پر آب سرد کے چھینٹے دیں۔ عاقر قرحا ذرا سا پیس کر اس کی نسوار دیں۔ یا پانی میں گھس کر ناک میں ٹپکائیں۔ یا نوشادر اور چونہ ہم وزن میں پانی ملا کر سنگھائیں۔

علامہ رازی اس مرض میں گدی پر داغ دینا مفید بتلاتے ہیں۔ یہ حقنہ کرائیں۔

نسخہ حقنہ بنفشہ۔ گل سرخ۔ افتیموں۔ شحم حنظل۔ بسفائج۔ بابونہ۔ خطمی۔ پودینہ جنگلی۔ ہر ایک ۹ ماشہ ۲ سیر پانی میں جوش دے کر اور اس میں دو تولہ روغن بید انجیر ملا کر حقنہ کریں۔

تنقیہ دماغ کے لئے حب ایارج ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک بذیل کے مطبوخ کے ہمراہ دیں۔

مطبوخ:۔ بادرنجبویہ ۳ ماشہ، زنیسوں ۷ ماشہ دونوں کو پانی بقدر ضرورت میں جوش دے کر صاف کرکے گلقند عسلی ۳ تولہ میں حل کرکے ہر روز صبح کے وقت پلادیں۔

جمود اور مواد سوداویہ کے لئے مفرح یاقوتی معتدل ۵ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ، عرق بیدمشک ۳ تولہ۔ عرق گذر ۴ تولہ۔ شربت انار شیریں ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

بے خوابی میں روغن بنفشہ نیم گرم سر پر مالش کریں۔ اور بابونہ۔ سویہ۔ اکلیل۔ گل سرخ۔ تخم کاہو۔ پوست خشخاش کے جوشاندہ سے سر پر تریڑا کریں۔

ڈاکٹری علاج تدابیر مندرجہ بالا پر عمل کریں۔ دورۂ مرض کے وقت امیونیا کارب سنگھائیں متشنج عضلات پر بجلی لگائیں۔

مرض سے افاقہ کی حالت میں مریض کو کسی اچھے مقام پر تبدیل آب و ہوا کے لئے بھیج دیں اور یہ نسخہ استعمال کریں۔

ٹنکچر ویلیریانی	۵ منم
ٹنکچر السیا فٹیڈا	۱۰ منم
ٹنکچر لے ونڈیولی کمپاؤنڈس	۳۰ منم
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ منم
ایکوامنتھی پپ تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو بار دیں۔

ٹیکے سے علاج ایمیٹائین ½ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔ جس سے قے ہو کر جلد آرام ہونے لگتا ہے۔

غذا ماء العسل۔ چنے کا شوربہ۔ چپاتی۔ تلیہ۔ کبک و کبوتر کا شوربہ۔ ارہر کی پتلی دال گرم مصالحہ ڈال کر چپاتی کے ساتھ دیں۔

پرہیز کدو۔ تربوز۔ کھیرا۔ ککڑی۔ تری۔ چاول۔ دال مسور۔ گھی اور زیادہ شیریں چیزیں۔ بینگن اور بکرے کا گوشت۔

گہری نیند

غفلت کی نیند - سُبات - نُعاس - سامنولینس (Somnolence)

اس مرض میں نیند بہت زیادہ آتی ہے۔ اور بعض اوقات ایسی گہری نیند آتی ہے کہ مریض کو جگانا مشکل ہوتا ہے۔

اسباب مرض کاہلی۔ کثرت محنت دماغی۔ بدہضمی۔ فاقہ کشی۔ زیادہ گرمی یا سردی کا اثر سمیت خون بسبب امراض گردہ۔ بخار۔ یرقان خون کی زیادتی یا کمی۔ منشیات کا کثرت استعمال۔ عورتوں میں مرض باؤ گولہ۔ وہ کبھی یہ بیماری سکتہ کی علامت ہوا کرتی ہے

علامات مرض جس مرض کے باعث یہ ہوتا ہو۔ اس مرض کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ زیادتی خون موجب مرض ہو تو سر بوجھل ہوتا ہے۔ آنکھیں خماری ہوتی ہیں نبض تیز و سخت اور نیند اس بُری طرح غالب ہوتی ہے کہ مریض کو جگانا مشکل ہوتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو رفع کریں۔ غلبۂ خون میں جوان مریض کا فصد سرارو کرائیں۔ اور کنپٹیوں پر چند جونکیں لگائیں یا مسہل دے کر دماغ کا تنقیہ کریں۔

اور سر کو روغن کدو میں سوتی کپڑا تر کر کے سر پر زور سے رگڑیں۔ مشک کی ہوا میں ہیں۔ پانی کی بجائے ماء العسل یا تخود آب پر گذارہ کریں۔ چائے اور کافی بھی پی سکتے ہیں۔ تنقیہ کے بعد اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھلا کر اوپر سے عرق گاؤزبان۔ عرق مکو ہر ایک ۵ تولہ میں شربت اسطوخودوس ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔ بخارات معدہ کے باعث اگر یہ مرض ظاہر ہو تو یہ نسخہ دیں:۔

نسخہ:۔ بادیان۔ دانہ الائچی کلاں۔ زیرہ سفید۔ کشنیز خشک ہر ایک ۳ ماشہ سفوف بنا کر تین تین ماشہ بعد از غذا دیں۔

ڈاکٹری علاج

اصل سبب مرض کو دور کریں۔ منشیات کا استعمال نہ کریں۔ بدہضمی کا مناسب علاج کریں۔ عورتوں میں باؤگولہ یا ایام ماہواری کے بند ہونے سے یہ مرض ہو تو اس کا علاج کریں۔ غلبہ خون میں غذا کم کر دیں۔ نفاخ اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کریں۔ ۵ گرین کیلومل اور ایک ڈرام کمپونڈ پاؤڈر آف جلیپ کا جلاب دیں۔ کن پٹیوں پر جونکیں لگائیں۔ سر کو ہمیشہ ٹھنڈا اور پاؤں کو گرم رکھیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ روزانہ غسل کریں۔

غذا:۔ لطیف اور زود ہضم دیں۔ دیر ہضم۔ نفاخ اور ثقیل اغذیہ سے پرہیز کریں۔

بے خوابی

بے خوابی سہر ان سانمیا (INSOMNIA)

اس مرض میں نیند نہیں آتی اور مریض اکثر جاگتا رہتا ہے۔

اسباب مرض

بدہضمی۔ نفخ شکم۔ قبض۔ کثرت چائے و قہوہ نوشی۔ کثرت مطالعہ۔ رنج و غم۔ فکر و تردد۔ بعض امراض دل و دماغ۔ یرقان۔ بخار۔ نقرس۔ کمی خون وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علامات مرض

راتوں کو نیند نہیں آتی۔ ذرا سی نیند آ کر آنکھ کھل جاتی ہے۔ پریشان خواب آتے ہیں۔

طبی علاج

اصل سبب مرض کا علاج کریں۔ یبوست کو دور کرنے کے لئے روغن کدو۔ روغن بادام۔ روغن خشخاش اور شیر دختران ہم وزن ملا کر جہاں تک ممکن ہو سکے سر پر مالش کریں یا صرف روغن بنفشہ کی مالش کریں۔

گاؤزبان ۴ ماشہ۔ مصری کوزہ ایک تولہ کو پانی میں جوش دے کر رات کو سوتے وقت

پلائیں۔ زیادہ نہ جوشائیں۔ دیرینہ مرض میں جب اعصاب میں خشکی ہو۔ تو خیر بز ۷ تولہ شربت نیلو فر گھٹا بڑھا کر صبح کو پلائیں۔ سوتے وقت روغن بادام ایک تولہ دودھ میں ڈال کر پلائیں۔ روغن لبوب سبعہ کی سوتے وقت سر پر مالش کریں۔ امراض قلب یا دمہ قلبی میں افیون کھلانا مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج

اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔ نفخ شکم ہو تو نصف گلاس پانی میں سوڈا بائی کارب ۱تا ۲ گرین حل کر کے پلائیں۔ دائمی قبض میں سونے سے ایک گھنٹہ پہلے حقنہ کر لیا کریں۔ جب کثرت مطالعہ یا تھکن جسمانی کی وجہ سے نیند نہ آئے تو سوتے وقت دودھ یا اوولٹین (Ovaltin) پلانا مفید ہے۔ بلڈ پریشر کی شکایت ہو تو لومی نال ۱ تا ۱/۲ گرین استعمال کریں۔ یا یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسیم برومائیڈ	۱۵ گرین
کلورل ہائیڈریٹ	۱۰ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۳۰ بوند
پانی	۱ اونس

سونے سے دو گھنٹہ پہلے پلائیں۔ چوٹ یا درد کے باعث بے خوابی لاحق ہو تو مارفیا کا انجکشن کریں۔ معمولی حالات میں اسپرین ۵ گرین اور کوڈیم فاسفاس ۱/۲ گرین باہم ملا کر دیں۔ فکر و تردد سے نیند نہ آئے تو برانڈی یا وسکی ایک دو اونس قدرے تیز گرم پانی میں ملا کر سونے وقت پلائیں۔ عصبی مزاج مریضوں کے لئے یہ کسی طرح مفید نہیں۔

پیرلڈی ہائیڈ ایک ڈرام۔ شربت سنگترہ میں ملا کر پلائیں۔ یہ بے ضرر دوا ہے

ٹیکے سے علاج

سومنیفین ۲ سی سی۔ یا لیومی نال سوڈیم ایک ایمپول کا اندرون عضلات انجکشن کریں۔

جدید ترین علاج

نخاع پر تیز گرم یا ٹھنڈے پانی سے سینچ کریں۔ کھردرے تولیے سے تمام جسم کو نہایت سرعت سے سہلائیں۔ مریض کو فکر و تردد سے بچائیں۔ سونے سے ایک گھنٹہ پہلے ہر قسم کے دماغی کاروبار کو ترک کریں۔ دوا کاربرل (Carbriral) اور اوریل ولپا (Owrll) دیں۔

غذا ہلکی اور زود ہضم مثلاً کھچڑی۔ شوربہ۔ دودھ۔ ساگودانہ۔ حریرہ۔ سبز ترکاریاں کدو خرفہ۔ پالک۔ ترئی۔ اناردانہ۔ انگور۔ امرود۔ وغیرہ۔

پرہیز گرم و بادی اشیاء۔ لال مرچ۔ بینگن۔ سرکہ۔ مچھلی۔ آلو۔ گوبھی۔ چائے اور کافی

سے پرہیز کریں۔

خواب میں ڈرنا

خواب میں ڈرنا کابوس - نائٹ میئر (NiGht Mare)

مریض کو سوتے وقت وحشت ناک خواب آتے ہیں۔ وہ سوئے ہوئے ایسا بڑبڑاتا ہے گویا اس کا دم گھٹا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ گھبراہٹ میں چونک اٹھتا ہے۔

اسباب مرض بدہضمی۔ فکر و غم۔ کثرت محنت دماغی۔ چت لیٹنا۔ کثرت جے نوشی۔ رات کو دیر سے کھانا کھانا۔ بچوں میں قبض پیٹ کے کیڑے۔ حلق کی گلٹیوں کا ورم۔ دانت نکالنا اس کے اسباب مولدہ ہیں۔

علامات مرض نیند میں دم گھٹنے لگتا ہے۔ مریض اپنے اوپر دباؤ یا بوجھ محسوس کرتا ہے اور اسی حالت میں گھبرا کر چونک پڑتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو دور کریں۔ بدہضمی کے باعث یہ مرض ہو تو دیر ہضم۔ ثقیل اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز کریں۔ اگر مریض سرد مزاج ہو۔ تو بادرنجبویہ ۵ ماشہ میں کر شہد خالص کے ساتھ کھلائیں یا اسطوخودوس ہم وزن مصری کے ساتھ کوٹ چھان کر ۶ ماشہ کی مقدار میں رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ یا جند بیدستر ۲ ماشہ ایک تولہ شہد میں ملا کر چٹائیں۔ اگر مریض گرم مزاج ہو تو جسم میں خون کی زیادتی ہو۔ تو آب تمر ہندی ۲ تولہ یا سکنجبین ۴ تولہ ماء العسل کے ساتھ پلائیں۔ یا تقویت ہضم اور تحلیل ریاح کے لئے جوارش کمونی یا جوارش مصطگی یا جوارش جالینوس بقدر مناسب استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج ہلکا جلاب دے کر انتوں کو صاف کریں۔ اگر بچہ کو یہ شکایت ہو کر اسے اکیلا نہ سونے دیں۔ اگر ایڈی نائیڈ (حلق کی گلٹیوں کا ورم) ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ دن کے وقت برومائیڈ بعد از غذا اور رات کو سوتے وقت کلورل ہائیڈریٹ دس گرین کھلایا جائے۔ ۱۰ سال کے بچہ کے لئے ۴-۵ گرین کافی ہے۔

جدید ترین علاج قبض کا خاص خیال رکھیں۔ اس سلسلہ میں کاس ایوک۔ ایمی رول (Amerol) اور ایلوفن (Alopeen) میں سے کوئی ایک دیں۔ غذا کی اصلاح کریں ۸ بجے شام کے بعد کوئی غذا نہ دیں۔ دوا ٹم لائیکوار سیڈا نز اور ٹل یا کاربرنگ دیں۔

غذا: ہلکی غذا سر شام کھالیں۔ اور نفاخ۔ ثقیل۔ بادی اشیا مثلاً گوبھی۔ ماروی۔ آلو۔ مٹر

ماش کی دال۔ چنا۔ کثرت چائے نوشی و تمباکو نوشی سے پرہیز کریں۔

باؤ گولہ

باؤ گولہ　　اختناق الرحم　　ہسٹیریا (HYSTERIA)

یہ ایک عصبی مرض ہے۔ جو نظامِ عصبی کے افعال کے فتور سے واقع ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض یہ مرض عام طور پر عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ گاہے مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس میں ۱۲ سے لے کر ۴۰ سال کی عمر کی عورتیں مبتلا ہوتی ہیں خصوصاً جن کے والدین کو صرع یا مراق وغیرہ کی بیماری ہو۔ عورتوں میں بندش حیض۔ دقت حیض عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے اور کام کاج نہ کرنا۔ خواہشات نفسانی و شہوانی کا غالب ہونا۔ عشقیہ قصے کہانیاں پڑھنا۔ دائمی قبض نفخ شکم۔ رنج و غم۔ فکر و تردد۔ غصہ و خوف عشق و محبت میں ناکامی۔ مردوں میں جلق۔ کثرت محنت دماغی بے خوابی وغیرہ اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

اقسامِ مرض: شدت و خفت علامات کے لحاظ سے اس مرض کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ خفیف باؤ گولہ (HYSTERIAMINOR) مریضہ کو بائیں کوکھ میں کچھ تکلیف سی معلوم ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ سے ایک گولہ سا اُٹھ کر اوپر کو جاتا ہوا گلے میں اٹک گیا ہے۔ جسے دور کرنے کی غرض سے مریضہ بار بار نگلتی ہے۔ اور اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ پھر ان علامات میں افاقہ ہو جاتا ہے لیکن مریضہ کو تھکن۔ سر میں درد۔ اور گردن میں سختی محسوس ہوتی ہے۔ نفخ شکم ہوتا ہے ڈکار آتے ہیں۔ دل دھڑکتا ہے۔ پیشاب پتلا اور بکثرت آتا ہے۔ اور وہ غمناک ہوتی ہے۔

۲۔ شدید باؤ گولہ (HYSTERIAMAIoR) مریضہ یکایک چیخ مار کر رونے لگتی ہے یا قہقہہ مار کر ہنسنے لگتی ہے اور اسے ایک گولہ پیٹ سے اُٹھ کر گلے تک جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور جونہی وہ گولہ گلے تک پہنچتا ہے مریضہ ظاہراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتی ہے۔ چھاتی کوٹتی ہے۔ سر کو پیچھے کی طرف جھکا دیتی ہے۔ اور گلے کو آگے کی طرف اونچا کرتی ہے تاکہ اٹکا ہوا گولہ نکل جائے۔ ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے جسم میں بل کھاتی ہے کبھی اُٹھتی ہے۔ کبھی بیٹھتی ہے۔ کبھی ہاتھ پاؤں مارتی ہے پلکیں جھپکتی ہے۔ نتھنے پھول جاتے ہیں۔ رخسارے اندر کو کھنچ جاتے ہیں۔ سر کے بال نوچتی ہے۔ بدن کے کپڑے پھاڑتی ہے سر کو دیواروں سے ٹکراتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ جب مرض کا زور کم ہو جاتا ہے تو مریضہ ہانپنے اور کانپنے لگتی ہے۔ چھونے سے چونک پڑتی ہے۔ دورہ رفع ہونے پر پیشاب بکثرت آتا ہے

مدت دورہ مرض دورہ مرض چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں تک اور کبھی چند دنوں تک رہتا ہے کبھی ایک دورہ ختم نہیں ہوپاتا کہ دوسرا شروع ہوجاتا ہے۔ دورہ اکثر حیض کے دنوں میں ہوتا ہے۔

مدت وقفہ :۔ وقفہ کی مدت مختلف مریضوں میں مختلف ہوتی ہے۔

فروق الامراض دونوں مرض کو مرگی سے تشخیص کرنے کے لئے ذیل کے نقشہ کو بغور دیکھیں :۔

اختناق الرحم	مرگی
۱۔ مریضہ ظاہراً بے ہوش ہوجاتی ہے۔ لیکن آس پاس کے آدمیوں کی آواز کو سنتی ہے لیکن جواب نہیں دیتی۔	۱۔ یکایک پوری طرح بے ہوشی چھاجاتی ہے۔ اور مریضہ کو ماحول کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔
۲۔ مریضہ کا چہرا سرخ۔ آنکھیں بند۔ لیکن بار بار پلکیں مارتی ہے۔ دانت بھینچی ہے روشنی کا اثر پتلیوں پہ بخوبی ہوتا ہے۔	۲۔ مریضہ کا چہرا نیلا ہوتا ہے۔ آنکھیں ابھری ہوئی۔ اور نیم وا، اگر ڈھیلے گھومتے ہیں۔ دانت بھینچتی ہے اور زبان دانتوں تلے آکر کٹ جاتی ہے۔ روشنی کا اثر آنکھوں کی پتلیوں پر نہیں ہوتا۔
۳۔ تشنج یکایک اور غیر منتظم ہوتا ہے جو چہرے کے عضلات میں نہیں ہوتا۔ کبھی چہرا بدوضع ہوجاتا ہے۔	۳۔ تشنج منتظم طور پر ہوتا ہے۔ جو پہلے خفیف۔ پھر شدید ہوتا ہے۔ جو جسم کے ایک طرف زیادہ ہوتا ہے۔ مریضہ کا چہرا بدنما ہوتا ہے۔
۴۔ مرض کا دورہ عرصہ تک رہتا ہے مریضہ عرصہ تک لمبے لمبے سانس لیتی ہے۔ اور کبھی روتی اور کبھی ہنستی ہے	۴۔ مرض کا دورہ تھوڑا عرصہ تک رہتا ہے سانس خراٹے سے آتا ہے مریضہ نہ روتی ہے نہ ہنستی ہے
۵۔ پیٹ میں سے ایک گولہ اٹھ کر اوپر کو جاکر گلے میں اٹکتا ہوا معلوم ہوتا ہے	۵۔ پاؤں یا پیٹ پر سے ایک قسم کی سرسراہٹ شروع ہوکر اوپر کو چل کر جب سر تک پہنچتی ہے تو دورہ شروع ہوجاتا ہے۔
۶۔ دورہ مرض کے دفع ہونے کے بعد نیند نہیں آتی بےست ہمتی ہوتی ہے اور پیشاب بکثرت آتا ہے۔	۶۔ دورہ مرض کے بعد گہری نیند آجاتی ہے یا بے ہوشی ہوجاتی ہے۔ درد سر ہوتا ہے یا فہم میں کمی ہوتی ہے۔

طبی علاج دورہ مرض میں سینہ کی بندشوں کو ڈھیلا کرکے سر کو کسی قدر اونچا رکھیں چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ ہینگ سنگھائیں۔ ایک دو منٹ کے لئے

ناک نتھنے بند کر دیں۔ بازوؤں اور پنڈلیوں کو باندھیں بدن پر خوب مالش کریں۔ یا شیرہ کریں۔ زیر ناف، اور پنڈلیوں پر خالی سنگیاں لگوائیں قبض ہو تو حقنہ کریں۔ روغن یاسمین میں کسی قدر مشک حل کر کے فرزجہ بنا کر دایہ سے اندر رکھوائیں۔ سلیخہ۔ سعد کوفی۔ سنبل الطیب ہر سہ مساوی الوزن کوٹ کر اور عرق مکو میں ملاکر زیر ناف لیپ کریں۔ وقفہ کی حالت میں ایام ماہواری کی اصلاح کے لئے یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ مدر حب قرطم۔ بادیان۔ گاؤزبان۔ پر سیاوشاں۔ تخم خربزہ۔ ہر ایک ۵ ماشہ سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر رحم میں رطوبات فاسدہ کے اجتماع سے مرض رونما ہوا ہو تو یہ نسخہ دیں:

نسخہ جھاڑ بابرنگ۔ کف دریا۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ بہروزہ خشک۔ نمک لاہوری ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر تین چھوٹی چھوٹی پوٹلیاں بنائیں۔ اور بذریعہ دایہ وغیرہ اس میں سے ایک پوٹلی رحم کے منہ کے نیچے اور دو اس کے دونوں طرف رکھوائیں یہ عمل ۳ روز کریں۔ قبض ہو تو سنا مکی ۲ تولہ۔ شکر سرخ ۴ تولہ پاؤ بھر گائے کے دودھ اور پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلائیں۔

ذیل کے نسخہ جات نہایت مفید ہیں۔ انہیں حسب علامات استعمال کریں۔

۱۔ لبنوانی۔ حکیم غلام نبی ایم اے کی ایجاد اس مرض کا شافی علاج ہے۔

۲۔ سنبل الطیب ۲ ڈرام پانی ۱۰ اونس ایک گھنٹہ تک ہلکی آنچ پر پکائیں۔ پھر چھان لیں خوراک ایک اونس صبح و شام۔

۳۔ جدوار ایک ماشہ۔ عود صلیب ایک ماشہ باریک پیس کر خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر روزانہ صبح کو کھلائیں۔

۴۔ برہمی بوٹی تازہ ایک تولہ، سپرٹ ریکٹی فائیڈ ایک اونس میں چوبیس گھنٹہ تک بھگو رکھیں۔ ۳ یا ۴ قطرے کسی قدر پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔

۵۔ جدوار خطائی۔ شورہ قلمی۔ مصطگی رومی۔ عود صلیب۔ عاقرقرحا ہر ایک ۲ ماشہ تاذ زہر حیوانی ½ ۱ ماشہ۔ مشک خالص ایک ماشہ۔ کوٹ چھان کر شیرہ مویز منقی میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور روزانہ دو گولیاں ہمراہ گلاب کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج جب مریضہ ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ اور بے ہوش ہو جائے تو کچھ فکر نہ کریں۔ بلکہ اسے ہوادار کھلے کمرے میں لٹا دیں۔ گلے کی بندشوں کو ڈھیلا کر کے سر کو کسی قدر اونچا کر دیں۔ چہرے پر ٹھنڈا پانی چھڑکیں۔ ایمونیا۔ ایتھر یا کلوروفارم سنگھا کر

مریضہ ہوش میں آجائے تو اُسے تنہا چھوڑ دیں۔ کبھی پیٹ کو مقام خبیثۃ الرحم یا فم معدہ پر دبانے سے بھی دورہ رفع ہو جاتا ہے۔ اگر مریضہ دوا پی سکے تو اُسے یہ نسخہ دیں۔

ٹنکچر اسیافیٹیڈا		۳۰ منم
سپرٹ ٹیری بنتھائی		۸ منم
ایکوا	تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلا دیں۔ اور پھر دو دو یا تین تین گھنٹے کے بعد دو تین خوراک اور دیں۔

باری کے رفع ہونے پر جسم میں درد ہو تو مٹھی چاپی کریں۔ بدن کو روغن سرسوں کی مالش کریں۔ ۵ گرین انٹی پائرین ایک دو بار دیں۔

جسم پر کسی خاص مقام پر بے حسی ہو تو بجلی لگائیں۔ نیز پوٹاسیم برومائیڈ ۲۰-۲۰ گرین دن میں دو تین بار دیں۔

بدہضمی کی شکایت میں یہ نسخہ دیں:-

ٹنکچر ویلیریئی ایمونی ایٹی		۲۰ منم
ٹنکچر اسیافٹیڈا		۱۵ منم
ٹنکچر جنشن کمپاؤنڈ		۳۰ منم
ٹنکچر لے وینڈولی کمپاؤنڈس		۲۰ منم
ایکوا منتھا پیپ	تا	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر چوتھے یا چھٹے گھنٹے تین چار مرتبہ دیں۔

اگر قئیں آتی ہوں تو کریازوٹ یا برومائیڈز استعمال کریں۔

اگر ہچکی آتی ہو تو سرد پانی پلائیں۔ یا پوٹاسیم برومائیڈ ۲۰ گرین تھوڑے پانی میں ملا کر پلائیں۔

جب اس مرض کے ساتھ حیض کا آنا بھی موقوف ہو جائے تو بورنیوال بمقدار ۵ گرین کیپسول میں ملا کر دیں۔

اگر گولہ گلے میں اٹکا ہوا معلوم ہو۔ تو ادیلیم سک سینی ۱ منم ایک کیپسول میں ڈال کر دیں۔ باکرہ کو یہ تکلیف ہو تو اس کی شادی کر دیں۔

پیٹنٹ ادویات

ا- سیلیرینا SELERINA یہ دوا ہسٹیریا و دیگر امراض میں مفید ہے۔ اسے ایک یا دو چمچہ چائے کھر دن میں

تین بار دیں۔

۲۔ برومی پین (Bromipin) یا برومی نول (Brominol) یہ دوا ہسٹیریا، عصبی کمزوری اور صرع وغیرہ میں مفید ہے۔ ۱۰ سے ۴۰ گرین کی مقدار میں استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ سیڈے ٹین SEDATIN یہ دافع درد اور دافع اوجاع عصبیہ ہے ہسٹیریا اور عصبی دردوں میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۱ سے ۵ گرین۔

۴۔ برومی ٹون BROMITON یہ سفید قلمی سا نمک ہوتا ہے۔ جو مسکن اعصاب اور دافع تشنج ہوتا ہے۔ بائوگولہ۔ مرگی اور عصبی دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ ۱ سے ۵-۵ گرین کی مقدار میں دن میں تین بار دیں۔

ٹیکے سے علاج ہائیوسین ۱/۱۰۰ گرین کا زیر جلد انجکشن کریں۔ اگر مریضہ کی دانتی بند ہو جائے تو اپیومارفین کا ٹیکہ کریں۔

غذا اور پرہیز سبز ترکاریاں۔ دودھ۔ مکھن۔ انار۔ انگور۔ سیب۔ امرود وغیرہ کھانے کو دیں۔ ثقیل۔ دیر ہضم غذاؤں۔ محنت دماغی یا جسمانی۔ غم وغصہ دیر تک جاگنے سے پرہیز کریں۔

رعشہ

لرزنا رعشہ۔ ارتعاش۔ کوریا (Chorea)

جسم کے اختیاری عضلات میں غیر منظم حرکت ہوا کرتی ہے۔ جو نیند کی حالت میں رفع ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض سرد اشیاء کا کثرت استعمال۔ کمی خون۔ عصبی کمزوری۔ وجع مفاصل۔ کرم شکم۔ نوعمر لڑکوں کی عاداتِ بد۔ لڑکیوں میں پہلی بار حمل قرار پانا۔ بندش حیض۔ لیکن اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔

اقسام مرض۔ طب جدید میں اس کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ بالغوں کا موروثی رعشہ یہ شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے۔ اس میں عام طور پر ۴۰ سال کی عمر میں گٹھیاوی رعشہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں یہ مرض بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ اور ۵ سے ۲۰ سال کے عرصہ میں مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۔ برقی رعشہ یہ خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بجلی کے صدمہ زدہ شخص

کی طرح حرکات دیکھنے میں آتی ہیں۔ یہ بھی مہلک ہے۔

۳۔ شیخوخی رعشہ عصبی خرابی سے ہوتا ہے۔ تقریباً لاعلاج ہے۔

علامات مرض خفیف صورتوں میں مریض چلنے پھرنے میں ذرا لڑکھڑاتا ہے پاؤں گھسٹ کر چلتا ہے۔ اور اگر کوئی چیز اٹھانے لگے تو ہاتھ کانپتے ہیں۔ شدید صورتوں میں پہلے چہرے کے عضلات پھڑکتے ہیں۔ پھر بازو اور ٹانگ وغیرہ میں عجیب وغریب حرکات دیکھنے میں آتی ہیں۔ بعض اوقات نصف یا سارا جسم ہلتا رہتا ہے۔ مریض کھڑا ہو تو لڑکھڑاتا ہے کسی چیز کو اٹھانا چاہے تو ہاتھ جھٹکا کھاجاتا ہے۔ مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ اکثر قبض رہتی ہے۔

شدید حالات میں تمام غیرارادی حرکات جلد جلد اور شدید تر ہوتی ہیں۔ چہرہ آنکھیں ادھر اُدھر پھرتی ہیں۔ مریض دانت پیستا ہے۔ اور کبھی زبان دانت تلے آکر کٹ جاتی ہے۔ بولنا۔ کھانا پینا۔ اور سونا دشوار ہوجاتا ہے۔ بول وبراز بے خبر خطا ہوجاتے ہیں۔

طبی علاج تقویت اعصاب ودماغ کے لئے معجون فلاسفہ یا حب اذاراقی یا مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ: سنبل الطیب (بالچھڑ) سات ماشہ اڑھائی پاؤ پانی میں ۲۴ گھنٹہ بھگو کر چھان لیں اور اسے ۵ تولہ کی مقدار میں صبح وشام پلائیں۔ اگر مزاج میں سردی غالب ہو تو جند بیدستر عاقرقرحا حلتیت ہر ایک تین ماشہ پیس کر اور روغن زیتون میں ملا کر کانپنے والے اعضاء پر مالش کریں۔ یا صرف میعہ سائلہ کو پکا کر عضو ماؤف پر لیپ کریں۔ یہ گولیاں نہایت مفید ہیں:۔

نسخہ:۔ اسطوخودوس۔ قرنفل ہر ایک ۱½ ماشہ۔ دارچینی۔ ہلیلہ کابلی۔ پودینہ۔ ہر ایک ۷ ماشہ تمرہند۔ فاریقون۔ حلتیت۔ جند بیدستر۔ ہر ایک ۴ ماشہ۔ عاقرقرحا۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ سیم الفار ۲ رتی سب ادویہ کو باریک پیس کر خوب ملائیں۔ اور خالص شہد ملا کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور بوقت ضرورت ۳ یا ۴ گولیاں صبح وشام کھائیں۔

ڈاکٹری علاج اگر غیرارادی حرکات شدید ہوں تو مریض کو ہر قسم کی حرکات سے باز رکھیں۔ بازوؤں اور ٹانگوں کو چارپائی کی پٹی کے ساتھ باندھ دیں۔ چھوٹے بچوں کو گردن سے ٹانگوں تک ایک کمبل یا چادر اوڑھادیں۔ وجع مفاصل موجب مرض ہو تو اسپرین ۵ گرین دن میں تین بار دیں۔ اور گوشت نہ کھائیں یا سوڈیم لیومی نال ایک گرین چند روز تک صبح وشام کھائیں۔ اگر اس سے آرام نہ ہو تو آرسینی کیلس ۲ بوند خریت مقوی اعصاب۔ ایک چمچہ خوردہ تھوڑے پانی میں ملا کر دن میں ۲ بار بعد از طعام دیں۔

ٹیکے سے علاج:۔ شدید حالات میں ہائیوسین ہائیڈرو برومائیڈ ۱/۱۰۰ گرین کا زیر جلد

ٹیکہ کرائیں۔

غذا و پرہیز مقوی زود ہضم غذا مثلاً گلوکوس، انڈے دودھ میں پھینٹ کر یا نیم برشت چوزہ مرغ کا شوربہ وغیرہ دیں۔ گوشت وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

جُنون

دیوانگی **جنون** - اِن سینی ٹی (Insanity)

اس مرض میں عقل انسانی میں فتور آجاتا ہے۔ چنانچہ وہ وہمی اور وسواسی ہو جاتا ہے کم عقلی کی باتیں کرنے لگ جاتا ہے اور اُسے دین دنیا کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

اقسام مرض:- اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:-

۱- مے نیا (Mania) اسے جنونِ سبعی یا دیوانگی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

۲- ڈی مین شیا (Dementia) اِسے حمق یا احمق پن بھی کہتے ہیں۔

۳- اے مین شیا (Amentia) اِسے عتاہت یا سادگی بھی کہتے ہیں۔

مے نیا پھر کئی قسم کا ہوتا ہے۔

۱- اکیوٹ مے نیا یا مانیائے حاد ۲- کرانک مے نیا یا مانیائے مزمن

۳- ان ٹی لیکچوئل مے نیا یا مانیائے عقلی (۴) مارل مے نیا یا مانیائے اخلاقی

مانیائے عقلی کی دو قسمیں ہیں:-

۱- مونا مے نیا (مانیائے وحدت) اس میں مریض بظاہر بالکل تندرست اور اس کے خیالات صحیح و سالم ہوتے ہیں۔ لیکن کسی ایک خاص بات میں اسے فتورِ عقل ہو جاتا ہے۔

۲- میلن کولیا (مالیخولیا) اس میں افکار و حشوات تغیرو بد فساد و خوف واقع ہوتے ہیں۔

مانیائے اخلاقی کی بھی چند قسمیں ہوتی ہیں۔

۱- پیور پرل مے نیا (جنون النفاس) یا جنونِ زچہ۔ وضع حمل کے بعد زچہ عقل و حواس سے عاری ہو کر اپنے شوہر و عزیز و اقارب سے متنفر ہو جاتی ہے۔ اور شدت ہذیان میں مولود کو مار ڈالنا چاہتی ہے۔

۲- کلیپ ٹو مے نیا (جنون السرقہ) یا چوری کا جنون۔ اس میں مریض بے اختیاری طور پر چوری کرتا ہے۔ لیکن جب اس کے متعلق دریافت کیا جائے تو لاعلمی کا اظہار کرتا ہے۔

۳- ایروٹو مے نیا (جنونِ عشقی) یا عشقِ مجازی۔ اگر مردوں میں ہو تو اسے سٹیری ایسس اور عورتوں میں ہو تو اسے سوس مے نیا کہتے ہیں۔

۴۔ پائرومینیا (جنون الاحراق) یا آگ لگانے کا جنون۔ بعض جوان عورتیں ماہواری ایام کے بند ہو جانے کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہو کر گھر کی ہر چیز کو آگ دکھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

۵۔ ڈپ سومینیا (جنون شرب الخمر) یا شراب پینے کا جنون۔

۶۔ سیوئے سائیڈل مینیا (جنون قتل النفس) مریض انتہائی حفاظت و احتیاط کے باوجود اپنے آپ کو مار ڈالتا ہے۔

۷۔ ہومی سائیڈل مینیا (جنون قتل عمد) مریض پر جب بھوت سوار ہوتا ہے تو وہ کسی عزیز سے عزیز شخص کو بھی قتل کرنے سے نہیں چوکتا۔

۸۔ ڈی لیریس مینیا (جنون ہذیانی) یہ جنون مرگی کے باعث ہوا کرتا ہے۔

۹۔ ہسٹیریکل مینیا (جنون اختناق الرحمی) یہ جنون ہاؤ گولہ کے باعث ہوتا ہے۔

۱۰۔ ایپی لپٹک مینیا (جنون صرعی) یہ جنون مرگی کے باعث رونما ہوتا ہے۔

۱۱۔ ٹراماٹک مینیا (جنون ضربی) دماغ پر چوٹ لگنے سے رونما ہوتا ہے۔

۱۲۔ سفلٹک مینیا (جنون آتشکی) اس جنون کا باعث آتشک ہوتا ہے۔

۱۳۔ گاؤٹی مینیا (جنون نقرسی) اس جنون کا باعث نقرس ہوتا ہے۔

۱۴۔ الکوحلک مینیا (جنون خمری) یہ جنون شراب خوری کا ثمر ہوتا ہے۔

۱۵۔ پلم بک مینیا (جنون سربی) یہ جنون سمیت سیسہ سے ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ڈیمنشیا اور مینشیا کے بھی کئی ایک اقسام ہیں۔ جن کا ذکر بہ خوف طوالت چھوڑا جا رہا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کے اسباب جیسا کہ اقسام سے ظاہر ہے۔ کئی ایک ہیں مثلاً گھریلو تکالیف۔ جوش ملکی۔ زہد و تقویٰ۔ تعصب مذہبی۔ خوف۔ رنج و غم۔ نفسانیت۔ صدمات و حوادث۔ مادہ آتشک۔ بے اعتدالی طبیعت۔ کثرت سے خواری کثرت مباشرت۔ جلق۔ کثرت محنت دماغی۔ بعض قسم کے بخار۔ عورتوں میں حمل و وضع حمل کی تکالیف۔ رحم و خصیۃ الرحم کے امراض۔ ایام رضاعت۔ سن یاس وغیرہ۔

علامات منذرہ کامل دیوانگی سے پہلے علامات رونما ہوتی ہیں۔ اگر اس وقت مناسب علاج کر لیا جائے تو کامل صحت ہو جاتی ہے مثلاً مریض پست ہمت ہو جاتا ہے سر میں درد ہوتا ہے۔ سر چکراتا ہے بے چینی اور خیالات پریشان ہوتے ہیں۔ کاروبار میں دل نہیں لگتا۔ حافظہ کمزور یا زائل ہو جاتا ہے۔ راتوں کو نیند نہیں آتی۔ عام خاغلی

سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے۔

علامات عامہ مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اس کا جوش اور غصہ بڑھ جاتا ہے۔ راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ پریشان خواب ستاتے ہیں۔ مریض تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔ حافظ کی کمزوری کی وجہ سے وہ ایک ایک بات کو کئی کئی بار دہراتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی جی متلاتا ہے۔ اور ابکائیاں آتی ہیں کبھی جاگتے میں خواب کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ فرضی اور حقیقی دیوانگی کے فرق کو واضح کر دیا جائے۔

فروق الامراض

"فرضی دیوانگی"	"حقیقی دیوانگی"
۱۔ مریض کو دیوانہ کہا جائے تو خوش ہوتا ہے	۱۔ مریض کو دیوانہ کہا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے
۲۔ مریض جان بوجھ کر بے عقلی کی باتیں کرتا ہے اور خوب اچھلتا اور کودتا ہے	۲۔ مریض متفکر اور خاموش رہتا ہے۔ اور بہت کم بکواس یا کم عقلی کی باتیں کرتا ہے۔
۳۔ دورے کے وقت مریض بہت تکان زدہ اور کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اکثر پسینہ میں تر ہو جاتا ہے۔	۳۔ مریض کو نہ تھکن ہوتی ہے اور نہ پسینہ آتا ہے بلکہ اس کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔
۴۔ مریض کو کھانے پینے سونے اور آرام کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔	۴۔ مریض ان میں سے کسی چیز کا مشتاق نہیں ہوتا۔
۵۔ مریض تکالیف اور اذیت کو برداشت نہیں کر سکتا۔	۵۔ مریض ہر قسم کی تکلیف سے غیر متاثر ہوتا ہے۔
۶۔ اکثر منوم اور نشیلی چیزوں کا اثر فوراً مریض پر مترتب ہوتا ہے۔	۶۔ اس قسم کی دواؤں کا اثر اول تو ہوتا ہی نہیں اور اگر ہو بھی تو بہت دیر میں ہوتا ہے۔
۷۔ مریض کا بشرہ دیوانگی کا سا نہیں ہوتا۔	۷۔ مریض کا بشرہ مخصوص دیوانوں کی مانند ہوتا ہے۔

طبی علاج بطور حفظ ماتقدم مریض کو ہر قسم کی بے اعتدالی سے بچائیں۔ شدید جسمانی یا دماغی صدمات سے محفوظ رکھیں۔ قبض نہ ہونے دیں غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ اگر جنون کی کوئی علامت رونما ہو جائے تو اس کا علاج کریں۔

بطور علاج مریض کو نیند لانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے روغن بنفشہ یا روغن کدو لڑکی والی عورت کے دودھ میں ملا کر اس کی ناک میں ٹپکائیں۔ نیز ان روغنوں کو اس کے کانوں میں بھی ڈالیں۔ نیز روغن کدو یا روغن لبوب سبعہ کی سر پر مالش کریں۔ اس کے علاوہ مریض کی رانوں اور پنڈلیوں پر اچھی طرح مالش کریں۔ مریض کے سر پر عورت یا سیاہ بکری کا دودھ دھوئیں۔ اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر ۴ تولہ اور نمک ۳ تولہ دو سیر گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں۔ یا اطریفل ملین ۵ ماشہ دیں۔

نیند لانے کے لئے شربت خشخاش یا لعوق خشخاش کھلا دیں۔ اور پھر کچھ عرصہ تک روزانہ جوارش جالینوس اور شربت صالحین بمقدار مناسب استعمال کرائیں یا حب شبیار دیتے رہیں۔ ضرورت ہو تو کن پٹیوں پر جونکیں لگوائیں یا فصد سرارو کرائیں۔

چھوٹی چندن کی جڑ کا سفوف دو رتی ہمراہ شربت نیلوفر ۲ تولہ پانی بمقدار ضرورت ملا کر صبح و شام کھلائیں۔ شدید صورتوں میں دن میں تین بار بھی دے سکتے ہیں یہ اس مرض کا نہایت مؤثر علاج ہے۔ اس کے استعمال سے بہت جلد علامات دور ہو جاتی ہیں۔

جب مرض کا جوش کسی قدر کم ہو جائے۔ تو ماء الجبن کرائیں۔ اور لاجورد مغسول ۴ رتی مروارید ناسفتہ ۲ رتی کو باریک پیس کر خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر کھلاتے رہیں۔ خاموش جنون میں چھوٹی چندن فائدہ نہیں کرتی۔

ڈاکٹری علاج:۔ رفع قبض کے لئے

کمپونڈ جیلپ پوڈر	۳۰ گرین
کیلومل	۳ گرین
کیروٹن آئل	۱ بوند

صرف ایک بار دیں۔ اس سے بخوبی درست آجائیں گے۔ اس کے بعد نیند لانے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

پوٹاس برومائیڈ	۳۰ گرین
ٹنکچر ہائیوسائمس	۳۰ گرین
کلورل ہائیڈریٹ	۱۵ گرین
ایکوا ڈسٹلڈ	۳ اونس

اس میں سے بمقدار ایک اونس دن میں تین بار دیں۔

مرض کی شدت کم ہونے پر یہ نسخہ دیں۔

ایسی ٹیٹ آف مارفین	½ گرین
فاسفیٹ آف زنگ	۲ گرین
ایکسٹریکٹ آف جنشن	½ ۱ گرین

سب کو ملا کر ایک گولی بنائیں۔ ایسی ایک گولی دن میں تین مرتبہ دیا کریں۔ لیکن رفع قبض کے لئے غذا سے پہلے کمپونڈ روبرب پل ۵ گرین کھلائیں۔

کمزوری میں مرکبات فولاد دیں۔ ایسٹنز سیرپ کیمیکل فوڈ۔ خیلوز سیرپ یا بیسنے ٹوچن مفید ادویات ہیں۔ بجلی لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

ٹیکے سے علاج:- ہائیوسین ½ گرین کا زیر جلد انجکشن کریں۔ اگر عورتوں میں ایام حمل یاس یاس میں یہ شکایت لاحق ہو تو کارپس لوٹیم ایک ایمپول کا اندرون عضلات ٹیکہ کریں۔

جدید ادویات کلوٹے نوان اکثر مریضوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس لئے بڑی مقدار میں دیں۔ لائیکوار سیڈ انز۔ کاربٹل اور ادرٹل بھی مفید ادویات ہیں۔

غذا مونگ کی نرم کھچڑی۔ بکری کا شوربہ چپاتی۔ پلاؤ۔ شوربہ چوزہ مرغ۔ خربزہ۔ کدو۔ پالک۔ توری۔ مونگ یا ارہر کی دال۔ انار۔ انگور۔ شہتوت۔ بادام سیب۔ وغیرہ۔ **پرہیز:-** لہسن۔ پیاز۔ مسور کی دال۔ بینگن۔ باقلا۔ مٹر۔ نمکین اور شیریں چیزیں۔ مباشرت۔ چائے۔ کثرتِ محنت و ریاضت۔ سیاہ لباس۔ تنگ و تاریک مقامات سے

مالیخولیا

وسواس - **مالیخولیا** - میلن کولیا (Melancholia)

اس مرض میں مریض کے افکار خوف اور فساد میں بدل جاتے ہیں۔ اور وہ وہمی اور سوداسی ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جنون۔ شدید بخار۔ ضعفِ دماغ۔ رنج و غم۔ کثرت مباشرت یا جلق۔ کثرتِ محنت دماغی۔ زیادہ جاگنا۔ بواسیر کے خون کا بند ہو جانا۔ عورتوں میں باؤگولہ۔ بندش حیض۔ اور کبھی معدہ۔ جگر اور تلی کے فتور سے بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض مریض کا چہرہ بے رونق۔ جلد خشک اور نبض سست چلتی ہے ہاضمہ خراب ہوتا ہے قبض رہتی ہے۔ مریض مقامِ معدہ و جگر پر بوجھ کی

شکایت کرتا ہے۔ حیران و پریشان رہتا ہے۔ اور ہر ایک چیز سے ڈرتا ہے۔ لیکن بعض عجیب و غریب توہمات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض نبوّت کا دعوےٰ کر دیتے ہیں۔ اور اپنے بعض اتفاقی واقعات کو بطور معجزات پیش کرتے ہیں۔ وغیرہ

طبی علاج

مالیخولیا کی ہر قسم میں اصول علاج قریباً ایک ہی ہے۔ مریض کی شکایات چاہے بے بنیاد ہی کیوں نہ ہوں اسے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسے وہم ہو گیا ہے۔ معالج کو اپنی شخصیت اور وقار سے مریض کو اپنا معتقد بنانا چاہیئے۔ اور اگر کوئی خاص سبب ہو۔ تو اس کا دفعیہ کرنا چاہیئے۔ کثرت محنت دماغی موجب مرض ہو تو کچھ عرصہ کے لئے آرام و آسائش کی تلقین کریں۔ سیر و سیاحت کھیل تماشے۔ راگ رنگ۔ کسی عمدہ مقام میں تبدیلی آب و ہوا عمدہ تدابیر ہیں۔ اگر مرض اندرونی اسباب اور خلطوں کے بگاڑ سے ہو۔ اور فسادِ دماغی لاحق ہو۔ تو ماء الجبن بہت مفید ہے مالیخولیا کے مریضوں کو مسکن اور منوم دوا نہ دیں۔ البتہ سر پر روغن کدو یا روغن لبوب سبعہ کی مالش کریں۔ سوداویت کے غلبہ میں زہر مہرہ ۴ رتی۔ بنس لوچن ۴ رتی۔ لاجورد مغسول ۴ رتی۔ مروارید ۲ چاول۔ خوب پیس کر خمیرہ ابریشم خمیرہ عناب والا میں ملا کر کھائیں۔ اوپر سے شیر بز ۷ تولہ شربت عناب ۲ تولہ ملا کر صبح کو پلائیں۔ ۳ روز تک یہی مقدار رکھیں۔ اس کے بعد ایک ایک تولہ دودھ اور تھوڑا تھوڑا شربت بڑھاتے جائیں۔ یہاں تک کہ دودھ کی مقدار ۱۴ تولہ تک اور شربت کی مقدار ۵ تولہ تک پہنچ جائے۔ تب اسی طرح کم کر کے پہلی مقدار تک پہنچائیں۔

روغن گل ½ ۱ تولہ گائے کے دودھ میں ڈال کر رات کو سوتے وقت پلائیں۔ غذا میں سرد تر کاسیاں اور انار شگترہ کھلائیں۔ اگر مالیخولیا مراقی بشرکت معدہ ہو تو پیٹ دبانے سے کسی قدر دکھن، بے سختی محسوس ہوتی ہے۔ شکم کے عضلات متورم اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور معدہ پر ان کا دباؤ پڑنے سے ہضم کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں معجون نانخواہ غذا کے بعد دونوں وقت استعمال کرائیں۔ آرد ماش ایک پاؤ دودھ میں گوندھ کر نمک ایک تولہ زنجبیل ۶ ماشہ حلتیت ۲ ماشہ برگ شبت ۱ تولہ ضماد کر کے ٹکیہ بنا کر ایک طرف سے پکائیں کچی طرف کیسٹر آئیل بقدر ضرورت چپڑ کر گرم گرم رات کو سوتے وقت پیٹ پر باندھیں۔ اگر مالیخولیا بوجہ سمیت آتشک عارض ہو تو شاہترہ ۷ ماشہ چرائتہ ۷ ماشہ۔ سرکھوکہ ۷ ماشہ۔ منڈی ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ ہلیلہ سیاہ ۷ ماشہ صندل سرخ ۷ ماشہ رات کو ماء الجبن میں بھگوئیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت عناب ۲ تولہ ڈال کر پلائیں۔ ۳ ہفتہ کے بعد عرق مطبوخِ مفت روزہ کا مسہل ۷ روز متواتر

استعمال کرائیں۔ پھر دو روز تبرید کا یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ خمیرہ مروارید ۷ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱ عدد ہمراہ شیرہ عناب ۵ دانہ عرق شیرہ ۶ تولہ۔ عرق ماءالجبن ۶ تولہ۔ شربت عناب ۲ تولہ۔ تخم ریحان چھ ماشہ۔ چھڑک کر صبح و شام پلائیں۔ بعد ازاں حب لیموں ہمراہ شیرہ بزر شربت گھماٹرھا کر صبح کو اور مروارید سائیدہ ۴ چاول وجدوار مفسول ۴ رتی۔ مفرح بارد ۷ ماشہ میں ملا کر شام کے وقت چلائیں۔ اسپغول مسلم ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ ایک پاؤ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ مالیخولیائے تبخیری کے لئے آملہ خشک ۳ ماشہ۔ کشنیز ۳ ماشہ۔ صندل سفید ۳ ماشہ رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح زلال لے کر اس میں مصری ۲ تولہ ملا کر تخم ریحان ۷ ماشہ چھڑک کر پئیں۔

یہ نسخہ مالیخولیا دموی و صفراوی میں مفید ہے۔

نسخہ:۔ صندل سفید ۲ تولہ کو عرق کیوڑہ ۶ تولہ میں حل کر کے خشک کریں۔ بعدہٗ بادیان۔ کشنیز خشک۔ زیرہ سفید۔ تخم کاسنی۔ تخم خرفہ ہر ایک ایک تولہ۔ طباشیر۔ زہر مہرہ خطائی۔ یشب سبز ہر ایک نو ماشہ۔ مصری ہم وزن ادویہ۔ سفوف بنا کر روزانہ ایک تولہ ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج بجلی کے کرنٹ سے مریض کو صدمہ پہنچانا اس مرض کا جدید ترین علاج ہے۔ اور نہایت مفید ہے۔ قبض نہ ہونے دیں ہاضمہ کی اصلاح کریں جسمانی کمزوری رفع کرنے کے لئے مرکبات فولاد دیں۔ اگر مریض کوئی بھی عوارض بیان کرے تو ہمدردی سے سن کر مزاسب علاج کریں۔ مریض کو خوش و خرم رکھیں تبدیل آب و ہوا کرائیں۔ ورزش اعتدال۔ ہواخوری۔ سیر و تفریح اور زود ہضم غذا دیں جماع سے قطعاً پرہیز کرائیں۔ شدت مرض کی صورت میں مریض کو پاگل خانہ بھجوا دیں۔

بہکنا

(Delirium)	ڈی لیریم	ھذیان	ہزیان

یہ قوائے عقلیہ کا فتور ہے جو کلمات اور حرکات میں ظاہر ہوتا ہے۔

اسباب مرض شدید بخار۔ فتور ساخت دماغ۔ ضعف اعصاب۔ خون میں کسی سمیت کا مل جانا۔ جنون۔ مالیخولیا وغیرہ۔

علامات مرض خفیف حالت میں مریض کی گفتگو بے ربط اور بے موقع ہوتی ہے

شدید حالت میں وہ دیوانہ وار بکنے لگتا ہے۔

طبّی علاج شدید حالت میں سر پر سرکہ و گلاب میں صندل و کافور گھس کر اس میں کپڑا تر کر کے رکھیں یا حقنہ وغیرہ کرائیں۔ شربت خشخاش پلائیں۔ ضعف کی حالت میں دوار المسک یا مفرح عنبری وغیرہ دیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ ضعف کی حالت میں مقویات اور محرکات مثل امونیا۔ ایتھر۔ برانڈی وسکی۔ رم یا پورٹ دیں۔

بولنا بھول جانا

بولنا بھول جانا فقد التکلم افیزیا (Aphasia)

مریض الفاظ بھول جاتا ہے۔ اور اپنے خیالات کو الفاظ میں بہ آسانی ادا نہیں کر سکتا۔

اقسام مرض:۔ اس کی چار قسمیں ہیں:۔

۱۔ افیمیا۔ (زوال قوتِ تحریر)

۲۔ اگروفیا۔ (زوال قوتِ تقریر)

۳۔ امیمیا۔ (زوال قوتِ اشارہ)

۴۔ ایم نیشیا۔ (اختلاطِ ذہن و دماغ) مریض ایک لفظ کی بجائے کوئی دوسرا غلط لفظ کہہ جاتا ہے۔ مثلاً روٹی کی جگہ کتاب۔

اسبابِ مرض کثرت مشاغل۔ گھبراہٹ۔ بعض دیگر امراضِ دماغ بسمیت آتشک دماغ کا ملائم ہو جانا۔ عروقِ دماغیہ میں سُدّہ ہو کر دورانِ خون کا رُک جانا وغیرہ۔

[طبّی] علاج اصل سبب مرض کو رفع کریں۔ تفکرات اور کثرت مشاغل کو ترک کر دیں۔ معجون کندر یا معجون وج ۳ سے ۵ ماشہ کی مقدار میں چند روز تک کھائیں۔ ذیل کا نسخہ حکیم شریف خان کے مجربات میں سے ہے۔

نسخہ:۔ کندر ۲ تولہ۔ مصطگی ۱۴ ماشہ۔ دار فلفل۔ عنبر۔ لسان الثور۔ بادرنجبویہ ہر ایک ۲½ ماشہ۔ کاکنج سوا تین تولہ۔ شکر سفید تمام دواؤں کے وزن کے برابر۔ سب کو باریک پیس کر شکر ملا کر سفوف ملا لیں۔ ۷ ماشہ کی مقدار میں گرم پانی کے ساتھ استعمال

کریں۔ دماغ کا تنقیہ کرنا اور حرارت غریزی کو بڑھانا ہے۔

ڈاکٹری علاج کثرت مشاغل باعث مرض ہو تو مریض کو آرام کی تلقین کریں۔ دماغی تحریک کو رفع کرنے کے لئے پوٹاسی برومائیڈ یا کلورل ہائیڈریٹ استعمال کریں۔ نیز دیگر اسباب مرض کے مطابق علاج کریں۔

حرام مغز کے پردوں کا شدید ورم

حرام مغز کے پردوں کا شدید ورم۔ ورم اغشیۂ نخاع شدید۔ ایکیوٹ سپائنل مے ننجائی ٹس

(Acute Spinal Meningitis)

اسباب مرض سل۔ آتشک۔ وجع مفاصل۔ کزازہ۔ رعشہ۔ ہلکاؤ۔ ریڑھ یا کمر پر چوٹ لگنا۔ سردی لگنا وغیرہ

علاماتِ مرض مرض بتدریج رونما ہوتا ہے۔ کبھی جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ ریڑھ میں سخت درد ہوتا ہے۔ پشت اور گردن کے عضلات میں اینٹھن ہو جاتی ہے۔ سانس مشکل سے آتا ہے۔ کھانا پینا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثانہ فالج ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مریض بیہوشی ہی کے عالم میں مرجاتا ہے۔

طبّی علاج مقام ماؤف پر برف لگائیں۔ یا سرکہ و گلاب میں کافور و صندل گھس کر اس میں کپڑا تر کرکے وہاں رکھیں۔ یہ نسخہ دیں۔

نسخہ: بنفشہ۔ نیلوفر۔ گل سرخ۔ گاؤزبان۔ عنب الثعلب ہر ایک ۷ ماشہ عناب ۹ دانہ۔ آلو بخارا ۱۵ دانہ سب کو بھگو کر اور مل چھان کر شربت دینار ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔ دو چار روز بعد اس نسخہ میں شیرخشت ۴ تولہ۔ مغز فلوس ۵ تولہ کا اضافہ کرکے مسہل دیں۔ وجع مفاصل موجب مرض ہو۔ تو معجون سورنجان اور آتشکی میں معجون چوب چینی کا استعمال کرائیں۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔

حب کچلہ:۔ کچلہ مدبر سوختہ ایک تولہ۔ مرچ سائیدہ ۱ تولہ۔ پانی میں کھرل کرکے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام عرق بادیان ۸ تولہ کے ساتھ دیں ورم پردہ ہائے نخاع۔ درد کمر اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ یہ ضماد بھی مفید ہے۔

ضماد شیر بز:۔ مغز کدو۔ مغز تربوز۔ نیلوفر۔ بنفشہ۔ ہر ایک ایک تولہ بکری کے دودھ میں پیس کر نخاع پر لیپ کریں۔

ورم مزمن میں حب اختیمون ۳ ماشہ عرق بادیان ۔ ۱ تولہ کے ہمراہ دیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو صاف بستر پر اوندھا یا کمر کے بل ذرا جھکا کر لٹائے رکھیں ایک تھیلی میں برف بھر کر مقام ماؤف پہ لگائیں۔ اور ۲ گرین کیلومل اور دس گرین سوڈا بائی کارب ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں۔ دوسرے دن صبح کو ۴ ڈرام میگنیشیا سلفاس آدھ پاؤ صاف پانی میں حل کر کے پلائیں۔ جب دو چار دست آکر عوارضات میں کمی ہو جائے تو ان میں سے کوئی ایک نسخہ دیں۔

ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئڈ	۲۰منم
لائیکوار ہائیڈ رار جیرائی پر کلورائیڈ	۱۵منم
ایکوا کلوروفارم تا	۱ اونس

سب کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار صبح دوپہر اور شام کو دیں

پٹاسیائی آئیوڈائیڈ	۱۰ گرین
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ منم
ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئڈ	۱۰منم
سپرٹ کلوروفارم	۱۵منم
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا دن میں دو بار دیں۔

تشنجی سمیت میں سالورسان۔ نیو سالورسان وغیرہ سنکھیا کے مرکبات دیں۔ شدت درد اور بے چینی میں کلورل ہائیڈریٹ استعمال کریں۔

ٹیکے سے علاج نمونیا اور سرخ باد سے یہ مرض رونما ہو تو انٹی سٹرپٹوکوکس سیرم کا جلدی انجکشن کریں۔ مزید معلومات کے لئے انجکشن فارماکوپیا مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے دیکھیں۔

غذا:۔ شوربا۔ آش جو۔ مونگ کی دال وغیرہ لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں

پرہیز:۔ تیل۔ ترشی۔ زیادہ سرخ مرچ۔ قابض اور نفاخ اغذیہ سے۔

ورم حرام مغز

حرام مغز کی سوزش ورم نخاع مائی لائی ٹس (Myolitis)

حرام مغز کے جرم میں سوزش پیدا ہو کر فساد یا نرمی ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ٹھیک افعال میں کسی قدر خرابی واقع ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض اس کے اسباب وہی ہیں جو اوپر حرام مغز کے پردوں کے ورم میں بیان کئے گئے ہیں۔

اقسام مرض: اس کی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ لوکلائیزڈ یا ٹرانس ورس۔ مقامی یا عرضی

۲۔ ڈفیوزڈ یا ڈی سیمی نے ٹڈ۔ منتشر یا تمام

اس کی ایک اور قسم کرانک مائی لائی ٹس یا ورم نخاع مزمن حرام مغز پر رسولیوں یا مہروں وغیرہ کا دباؤ پڑنے سے رونما ہوتا ہے۔

علامات مرض اگر پشت اور کمر والا حصہ ماؤف ہو تو ٹانگیں پہلے ماؤف اور بعد میں بتدریج سخت اور لاغر ہو جاتی ہیں۔ مریض انہیں ہلا جلا نہیں سکتا۔ ان کی حس بھی کم و بیش زائل ہو جاتی ہے۔ مثانے اور مقعد کے مفلوج ہو جانے سے بول و براز بالکل بند یا بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں۔ چونکہ مریض ہل جل نہیں سکتا اس لئے زخم بستری کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

حرام مغز کا گردن والا حصہ ماؤف ہو جانے سے بازو مفلوج اور بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ قے ہچکی اور اس کے ساتھ غشی کے دوروں کی شکایت پائی جاتی ہے۔ شدت کا بخار ہوتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۸ سے۔ اتک ہوتا ہے۔

اس مرض کا انجام عام طور پر خراب ہوا کرتا ہے۔

علاج:- ورم اغشیہ دماغ میں بیان کئے گئے علاج کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

مرضِ مخ النخاع

مرض حرام مغز — مرضِ مخ النخاع — سرنجومیلیا

(Syringomyelia)

اس مرض میں حرام مغز کی وسطانی نالی کے ارد گرد سفید مادے میں غیر طبعی ساختیں پیدا ہو کر سکڑ جاتی ہیں۔ اور ان سے اس مقام پر چھوٹی چھوٹی دو شتیں بن جاتی ہیں جو بعض اوقات حرام مغز سے بڑھ کر دماغ تک پھیل جاتی ہیں۔

اسباب مرض مرکزی حرام مغز کی ابتدائی نشوونما کی خرابی اس مرض کا اصلی سبب ہے۔ عام طور پر تیس سال کی عمر سے پہلے اور عورتوں کی نسبت مردوں میں یہ مرض زیادہ رونما ہوتا ہے۔

علامات مرض عصبی تحریکات میں خاص قسم کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ عضلات میں لاغری اور دوسری غذائی خرابیاں رونما ہوتی ہیں۔ جو جلد اور جوڑوں کو ماؤف کردیتی ہیں۔ تشنج یا فالج کی علامات کم وبیش رونما ہوتی ہیں۔ مریض سردی گرمی اور درد کو محسوس نہیں کرسکتا۔ یہ حسی خرابی یا تو محدود ہوتی ہے یا بہت پھیلی ہوتی ہوتی ہے۔ اس کے پورے طور پر رونما ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ اکثر جوڑوں میں سوجن اور بدوضعی پیدا ہوجاتی ہے۔ قوت باہ کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اگر اس النخاع بھی مبتلائے مرض ہو تو دماغی اعصاب کے مبتلا ہوجانے کی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔ چنانچہ پلکیں لٹک جاتی ہیں۔ گفتگو میں خرابی آجاتی ہے۔ دماغی افعال میں خلل ظہور پذیر ہوجاتا ہے۔

یہ مرض نہایت مزمن ہوتا ہے۔ اس میں اگر جلد موت واقع ہو تو بھی چار سے ۸ سال تک لگ جاتے ہیں۔

طبی علاج تاحال کوئی شافی علاج معلوم نہیں ہوا۔ عصبی درد میں افیون وغیرہ کے مرکبات استعمال کرائیں۔ مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ اور جوہر منفی ایک چاول کو معجون فلاسفہ، ناشتہ میں ملا کر دیتے رہیں۔ اور ہفتہ دو ہفتہ کا ناغہ کراتے رہیں۔

ڈاکٹری علاج ایکس ریز اور ریڈیم وغیرہ کا علاج کریں۔

غذا و پرہیز زود ہضم اور مقوی غذائیں دیں۔
پرہیز قابض۔ ثقیل۔ نفاخ اور دیر ہضم غذائیں نہ دیں۔

ہزال النخاع

حرام مغز کی لاغری۔ **ہزال النخاع**۔ ٹے بیز ڈارسے لس (Tabisdorsalis)

حرکات جسم کی بدنظمی۔ **اختلاج الحرکات**۔ لوکوموٹر ایٹیکسیا (Locomotor Atamia)

حرام مغز کا ایک مزمن مرض ہے۔ جس میں حرام مغز کا کمر اور چھاتی والا حصہ مبتلا ہوا کرتا ہے۔ اس کا بڑا سبب آتشکی سمیت کو قرار دیا گیا ہے۔ بعض اطباء کا خیال ہے کہ آتشکی سمیت کی بجائے اس مرض کا موجب ان دواؤں کی سمیت ہے جو آتشک میں استعمال کی جاتی ہیں۔ عورتوں کی نسبت مردوں میں یہ مرض دس گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اور عموماً ۲۰ اور ۴۵ سال کی عمر میں ہوا کرتا ہے لوگ اسے آتشک کا چوتھا درجہ قرار دیتے ہیں۔

اسباب مرض سب سے اہم سبب آتشکی سمیت ہے جسمانی و عصبی کمزوری کثرت محنت دماغی۔ کثرت جماع۔ موروثی ضعف اعصاب۔ مرگی۔ اور بچپن کی غلط کاریاں اس کے مزید اسباب ہیں۔

علامات مرض آغاز مرض میں دونوں ٹانگوں خصوصاً ایڑی۔ پنڈلی اور پاؤں میں نہایت شدید درد ہوتا ہے۔ ایسا جیسے بجلی لگنے سے ہوتا ہے یہ درد اچانک شروع ہو کر تھوڑی دیر میں رفع ہو جاتا ہے۔ اس کا دورہ سردی اور برسات کے موسم میں شدت اختیار کر لیتا ہے۔ کبھی سخت درد سر ہو کر قے ہو جاتی ہے پیشاب اچھی طرح نہیں آتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے۔ اور کبھی بلا ارادہ پیشاب خطا ہو جاتا ہے خواہش جماع اور قوت باہ زائل ہو جاتی ہے۔ پاؤں کے تلوے میں زخم ہو جائے تو درست ہونے کو نہیں آتا۔ مریض کی پتلیاں روشنی سے بالکل متاثر نہیں ہوتیں۔ البتہ قریب کی چیز کو دیکھنے کے لئے کسی قدر سکڑ جاتی ہیں۔ کمر کے گرد ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کوئی رسی بندھی ہوئی ہے۔ مریض کو چلنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچھی ہوئی روئی پر چل رہا ہے۔ اور چال بھی ایک خاص انداز کی ہوتی ہے جس وحرکت خراب ہو جاتے ہیں۔ مریض کے پاؤں بے قابو ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ لڑکھڑا کر چلتا ہے۔ لیکن کئی مریضوں میں یہ کیفیت آخر تک نمودار نہیں ہوتی۔ خصوصاً جب کہ آنکھ کے پردہ نورانی (آپٹک نرو) کی خرابی سے بصارت میں فرق آنے لگے۔ ایسی حالت میں مریض پانچ سال کے اندر اندھا ہو جاتا ہے۔ ٹانگیں بوجھل ہو جاتی ہیں۔ آخری درجہ میں مریض مفلوج ہو کر صاحب فراش ہو جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ اور بازو کانپنے لگتے ہیں۔ اور اکثر نگلنے اور سانس لینے میں بھی دقت ہوتی ہے۔

تشخیص شروع شروع میں اس کی تشخیص میں کافی دقت پیش آتی ہے لیکن علامات کے پوری طرح سے ظاہر ہو جانے سے یہ مشکل رفع ہو جاتی ہے مشتبہ حالات میں حرام مغز کی نخاعی رطوبت کا امتحان کرا لینا مناسب ہوا کرتا ہے۔ مریض چارپائی پر لیٹ کر آنکھیں بند کر کے انگلی ناک پر نہیں لگا سکتا۔ مریض دونوں پاؤں جوڑ کر اور اپنی آنکھیں بند کر کے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ دونوں ٹخنوں کی جھٹک زائل یا کم ہو جاتی ہے۔

یہ مرض آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے اور برسوں تک رہتا ہے۔ پچاس فی صدی مریضوں میں یہ مرض خاص مقام پر آکر رک جاتا ہے۔ اور وہ اپنا کام بدستور کرتے

رہتے ہیں۔

طبّی علاج مریض کو اعتدال کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیں۔ کثرت افکار۔ شدید دماغی محنت۔ کثرت جماع۔ شراب تمباکو نوشی وغیرہ سے بچائیں۔ رفع قبض کریں۔ کمر یا ریڑھ کے مقام پر درد ہو تو وہاں سینک کریں۔ پیشاب بند ہو جائے تو مدرات کا استعمال کرائیں۔ آتشک موجب مرض ہو تو صبح جوہر منقی ایک چاول مویز منقی میں ڈال کر عرق چوب چینی ۱۲ تولہ کے ہمراہ اور شام معجون عشبہ ۵ تولہ عرق عشبہ ۱۰ تولہ کے ہمراہ کھلائیں۔ اسے کئی ماہ تک استعمال کرائیں۔

آتشک موجب مرض نہ ہو۔ تو لفاح ½ ماشہ شلیم ہندی ½ ماشہ سورنجان شیریں دو ماشہ جنطیانہ رومی ایک ماشہ سب کی گولیاں بنائیں۔ اور صبح و شام ایک ایک گولی کھلائیں۔ اور ریڑھ کے مقام پر گلاس لگائیں۔ جب حرام مغز کی سوزش کم ہو جائے تو معجون کچلہ ۳ ماشہ عرق چوب چینی ۱۰ تولہ کے ساتھ دیں۔

ڈاکٹری علاج آتشکی میں سالورسان۔ نیو سالورسان یا این اے بی کا ہر ہفتہ ٹیکہ کریں۔ اس کے بعد ایسٹنز سیرپ وغیرہ مقویات کا استعمال کرائیں۔ غیر آتشکی مرض میں ذیل کا نسخہ دیں۔

ارگوٹین	۲ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	½ گرین
ایکسٹریکٹ جنشن	۱ گرین

سب کو ملا کر ایک گولی بنائیں۔ ایسی ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

فالج

ادھرنگ شلل نصفی ۔ ہیمی پلیجیا (Hemiplegia)

اس مرض میں بدن کا دایاں یا بایاں حصہ لمبائی میں سر کے علاوہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ حس و حرکت یا ہر دو ناقص ہو جاتی ہیں۔ اور گاہے بالکل زائل ہو جاتی ہیں۔ کبھی سر بھی باقی جسم کے ساتھ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض یہ بیماری مرض سکتہ کے باعث ہوا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ دماغی رسولی۔ مرگی۔ رعشہ۔ بادگولہ۔ آتشک وغیرہ بھی اس کے اسباب میں شمار ہوتے ہیں۔ عورتوں میں وضع حمل بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے

علاماتِ مرض
مرض کے رونما ہونے سے پہلے گاہے گاہے بدن آدھا سُن ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کوئی عضو اکثر پھڑکتا رہتا ہے۔ صبح جاگنے پر بدن سرد محسوس ہوتا ہے۔

صبح دردِ سر ہو کر ایک یا دو قے ہو کر اس مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ کبھی سکتہ کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ چہرہ پر بھر بھراہٹ ہوتی ہے۔ پیشاب غلیظ اور سفید ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ چہرہ کسی قدر ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ منہ کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے۔ جس کے سبب مریض اچھی طرح بول نہیں سکتا۔ ہاتھ پاؤں کی حس و حرکت جاتی رہتی ہے۔ مریض کے ہاضمہ میں فتور لاحق ہو جاتا ہے۔ قبض رہتی ہے اس مرض میں شفا کی امید بہت کم ہوتی ہے۔

طبی علاج
مریض کو آرام سے بستر پر اٹھائے رکھیں۔ اس کے سر کو اونچا رکھیں گلے اور سینہ کی بند ھنوں کو ڈھیلا کر دیں۔ پانی اور غذا کی بجائے چار دن تک فاقہ کرائیں یا ماء العسل دیں۔ مریض قوی ہو تو سات دن تک کا فاقہ کرائیں اس کے بعد جنگلی کبوتر کا شوربہ یا موٹھ کی دال بلا روغن غذا کے طور پر دیں آٹھویں روز منضج کا نسخہ دے کر حسبِ علامات علاج کرائیں منضج کے دوران میں جنگلی کبوتر کا شوربہ اور موٹھ کا پکا ہؤا پانی دیں۔ اور ماء العسل کی بجائے سونف کا پانی یا عرق گاؤزبان حسبِ ضرورت پلائیں۔ پندرہ روز کے بعد مسہل دیں۔ اور مسہل دینے کے بعد پھر منضج پلا کر تنقیہ دماغ کے لئے حبِ ایارج یا حبِ شبیار کھلائیں۔

نسخہ منضج
بیخ اذخر۔ بیخ کبر۔ بیخ کرفس۔ بیخ بادیان۔ اصل السوس۔ بادیان پرسیاؤشاں۔ اسطوخودوس۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی۔ گاؤزبان ہر ایک ۵ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ انجیر زرد ۳ عدد سب دوائیں رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح ہاتھ سے مل کر شہد خالص ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

پندرہ روز یہ نسخہ استعمال کرا کر سولہویں روز سنائے مکی ۹ ماشہ اضافہ کر کے جوش دے کر چھان کر اجزائے مسہلہ یعنی ترنجبین۔ شکر سرخ۔ مغز فلوس۔ گل قند ہر ایک چار تولہ۔ شیرہ مغز بادام ۷ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔

دوسرے روز تبرید کے لئے یہ نسخہ صبح کے وقت دیں۔

نسخہ تبرید
خمیرہ گاؤزبان سادہ۔ ایک تولہ۔ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں۔ بعدہٗ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ شیرہ

مغز تخم کدو شیریں ۲ ماشہ۔ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں یہ گولیاں تنقیہ کے بعد فالج اور لقوہ میں نہایت مفید ہیں۔

حب سم الفار سم الفار سفید ۳ رتی۔ کتھ سفید۔ طباشیر ہر ایک ۵ تولہ سب کو باریک پیس کر سونٹھ کے پانی میں خوب کھرل کر کے دانہ ماش کے برابر گولیاں بنا لیں۔ روزانہ دونوں وقت کھانے کے بعد ایک ایک گولی سات دن تک مریض کو کھلائیں۔ تیسرے دن گولی کھلانے کے بعد اگر مریض کو مصری کا شربت پلا دیا جائے تو اُسے کھل کر دست و قے آجاتے ہیں۔ اور مواد ردیہ اخراج پذیر ہو جاتے ہیں۔

مرض فالج میں یہ دوا دیں:۔

قلعی۔ جست۔ بیش سیاہ۔ سیماب۔ فلفل سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ قلعی اور جست کو پگھلا کر سیماب میں ڈالیں۔ اور چھ پہر کھرل کریں۔ بعد میں بیش اور فلفل سیاہ کا سفوف تھوڑا تھوڑا ڈال کر پھر چھ پہر تک کھرل کریں۔ اور بوقت ضرورت ایک چاول سے ایک رتی تک پان میں رکھکر کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو ہلنے جلنے نہ دیں۔ حواس بجا ہونے پر اُسے تسلی دیں سوپ دائر یا کیسٹر آئیل اور گرم پانی سے حقنہ کریں۔ پھر مسہل دیں اور بعد میں اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔ شروع میں تین چار روز تک یہ نسخہ پلائیں

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۵ گرین
پانی	۱ اونس

ایسی تین خوراک روزانہ دیں۔ اس کے بعد مقوی و محرکات اعصاب ادویہ مثلاً کچلہ۔ سنکھیا۔ فولاد۔ کونین اور سٹرکنیا کے مرکبات مدت تک استعمال کرائیں۔ بجلی لگانا اور مالش کرنا بھی مفید ہے۔

غذا:۔ غذائیں رقیق۔ لطیف اور مقوی دیں۔

پرہیز:۔ گوبھی۔ اُرد کی دال۔ کچالو۔ ٹھنڈی چیزیں کدو۔ تربوز وغیرہ ہرگز استعمال نہ کریں۔

نچلے دھڑ کا شل ہو جانا

نچلے دھڑ کا شل ہو جانا۔ اِسترخائے جسم اسفل۔ پیرا پلیجیا (Para Plegia)

کمر سے نیچے کا دھڑ شل ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض حرام مغز کی سوزش۔ آتشک۔ ریڑھ پر چوٹ لگنا۔ ریڑھ کی ہڈیوں کے امراض۔ بچوں میں دانت نکالنا۔ کرم امعا۔ عورتوں میں ماہواری کا تکلیف سے آنا۔ ایام حمل۔ مردوں میں کثرت جماع۔ شدت کی سردی۔ آتشک یا سوزاک کے باعث سوزش مثانہ وغیرہ۔

علامات مرض یہ مرض فوراً یا بتدریج ہوا کرتا ہے پہلے پشت یا کمر میں درد ہوتا ہے پاؤں کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ بیمار چلتے ہوئے لڑکھڑاتا ہے پھر دونوں ٹانگیں شل ہو جاتی ہیں۔ بول و براز بے خبر نکل جاتے ہیں۔ مثانہ کے ماؤف ہو جانے سے پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے مریض اٹھ بیٹھ نہیں سکتا۔ اس کے چوتڑوں اور کمر پر زخم پڑ جاتے ہیں۔

طبی علاج :۔ اصل سبب مرض کو رفع کریں اور چند روز یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ :۔ بیخ بادیان۔ عنب الثعلب۔ اسطوخودوس۔ لوزبادان۔ سورنجان۔ ہر ایک ۵ ماشہ سب کو نیم کوب کر کے پانی میں جوش دیں۔ اور پھر شربت اسطوخودوس یا شربت اصول سے شیریں کر کے پلائیں۔ دو ہفتہ کے بعد تریاق فاروق یا خمیرہ اسطوخودوس کا استعمال کریں۔ اور روغن قسط وغیرہ کی کمر اور ٹانگوں پر مالش کریں۔ مزمن حالات میں حب کچلہ استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو بہ آرام لٹائے رکھیں۔ مقام ماؤف پر بیلاڈونا پلاسٹر لگائیں رفع بے چینی کے لئے ہائیوسائمس یا کونائم کا استعمال کریں۔

اور یہ نسخہ پلائیں :۔

ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئڈ	۱۰ منم
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ منم
ٹنکچر ہائیوسائمس	۱۵ منم
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دو دن میں دو بار دیں۔

اگر اس سے علامات میں افاقہ نہ ہو۔ تو اس نسخہ میں فی خوراک ۵ سے دس گرین پوٹاشیم آئیوڈائیڈ ملا کر دیں۔ مزمن صورتوں میں یہ نسخہ دیں۔

سٹرکنین	۱ گرین
ارگوٹین	۲۰ گرین
ایکسٹریکٹ خشخش	۱۰ گرین

سب کو باہم ملا کر ۲۰ گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی صبح و شام غذا کے بعد دیں بجلی لگانا بھی عمدہ علاج ہے۔

غذا:۔ لطیف اور زود ہضم دیں۔

رعشہ مع فالج

رعشہ مع فالج — فالج مرتجف — پریلے سس ایجی ٹینس (Paralysis Agitans)

اس مرض میں ارادی حرکات کے ساتھ غیر ارادی حرکات مخلوط ہو جاتی ہیں۔ جس سے عضلات سکڑ جاتے یا سخت ہو جاتے ہیں۔

اسباب مرض چالیس کی عمر کے بعد یہ مرض عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ گاہے یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ رنج و غم دلی صدمات۔ شراب خوری۔ سردی لگنا۔ خواہش معکوسہ بسبب ضرب و زخم اعصاب اس کے اسباب ہیں۔

علامات مرض اول تکان محسوس ہوتی ہے پھر ایک ہاتھ یا پاؤں میں لرزش ہو کر درد محسوس ہونے لگتا ہے۔ مریض کے لئے چلنا پھرنا یا کھڑا ہونا محال ہو جاتا ہے۔

طبی علاج سردی لگنے سے یہ مرض رونما ہو تو روغن تارپین۔ روغن سوسن اور روغن قرنفل وغیرہ کی مالش کریں۔ یا جند بید ستر۔ عاقرقرحا جلتیت ہر ایک تین ماشہ روغن زیتون میں ملا کر عضو ماؤف پر ملیں۔ مادہ بلغم کی کثرت میں منضج پلا کر مسہل سے تنقیہ کریں اور روغن قسط و روغن سرخ کی اعضاء پر مالش کریں اور جند بید ستر ۱ ماشہ آب شہد کے ہمراہ ایک عرصہ تک کھلائیں۔ تقویت اعصاب کے لئے یہ معجون کھلائیں۔

معجون جوگراج گوگل دار فلفل۔ فلفل سیاہ۔ بھنگرہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ زنجبیل قسط تلخ۔ دیودار۔ اہل۔ عاقرقرحا۔ فلفل موبہ۔ زرنباد

ہر ایک ۶ ماشہ - تیج بل - جندبید ستر ہر ایک ۲ ماشہ پوست چینتہ کباب چینی کبابہ - تخم کاسنی - ہر ایک ۳ ماشہ - پودینہ خشک ۵ ماشہ گوگل سب دواؤں کے برابر - تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر محفوظ رکھیں - اور گوگل کو خوب کوٹیں - اور روغن بادام سے چوب کرکے دوبارہ کوٹیں - اور نرم کریں - بعد میں باقی دواؤں کو روغن بادام کی آمیزش سے گوگل کے ساتھ ملاکر تھوڑا تھوڑا کوٹیں - اور اسی طرح تمام اجزا کو ملائیں - نو ماشہ سے ایک تولہ تک استعمال کریں - لقوہ رعشہ اور دیگر امراض باردہ دماغی میں نہایت مفید ہے -

ڈاکٹری علاج مریض کو غذا اور دوا مقوی دیں - گدی یا پشت پر بجلی لگوائیں یا یہ نسخہ پلائیں :-

لائیکوار آرسینی کیلس		۵ منم
ٹنکچر ہائیوسائی مائی		۲۰ منم
ٹنکچر ویلیریٹی		۳۰ منم
ایکوا	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا دیں -

بچوں کا فالج

بچوں کا فالج — فالج الاطفال — ان فنٹائل پریلیسس

(Infantile Paralysis)

یہ مرض چھوٹے بچوں میں حرام مغز کے کسی حصہ کو سخت ہو جانے کے سبب رونما ہوتا ہے -

اسباب مرض چیچک - خسرہ - کرم امعاء - دانت نکلنا - پشت یا کمر پر چوٹ لگنا - سردی لگنا - معدہ یا انتڑیوں کی خرابی اس کے اسباب موئدہ ہیں -

علاماتِ مرض بچہ اچھا بھلا سوتا ہے - لیکن بیدار ہونے پر اس کے ایک یا دونوں ہاتھ پاؤں مفلوج ہو جاتے ہیں - جن کی حرکت تو بالکل ختم ہو جاتی ہے - لیکن حس میں کوئی خاص نقص واقع نہیں ہوتا - رفتہ رفتہ عضلات لاغر اور بےکار ہو جاتے ہیں - ہاتھ - پاؤں اور پشت میں درد کی شکایت ہوتی ہے -

طبی علاج مقام ماؤف پر روغن اسقیل کی اور چند روز بعد روغن قسط کی

مالش کریں۔ خمیرہ اسطوخودوس یا خمیرہ گاؤزبان عنبری بنا مسبوت عمر دیں۔

ڈاکٹری علاج مقام ماؤف پر گرم پانی سے سینک کریں۔ لنی منٹ کمفر یا ایمونیا کی مالش کریں۔ بجلی لگوائیں۔ کیمیکل فوڈ کھلائیں یا کاڈلیور آئل یا مرکبات فولاد یا سٹرکنیا یا آرسنک کے مرکبات بمقدار مناسب کھلائیں۔

حرام مغز میں اجتماع خون کے آثار پائے جائیں۔ تو ارگٹ۔ بیلاڈونا۔ پوٹاسی برومائیڈ بمقدار مناسب پلا کر دیں۔ اعضائے ماؤف پر لنی منٹ آف سوپ لگائیں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔

زہر سیسہ سے فالج

زہر سیسہ سے فالج۔ استرخائے رصاصی لیڈ پالسی (Lead Palsy)

اس مرض میں عموماً کلائی کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں۔

اسباب مرض ذرات سیسہ ہوا یا پانی یا دوا جسم میں سرایت کر کے دوران خون میں شامل ہو کر عضلات و مرکز ہائے اعصاب میں پہنچ کر ان کی پرورش میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ جس سے عضلات چربی میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔

علامات مرض یہ مرض آہستہ آہستہ رونما ہوتا ہے۔ اکثر دایاں اور شدت مرض میں دونوں ہاتھ ڈھیلے ہو کر لٹک پڑتے ہیں۔ کلائی کے عضلات انبساطی لاغر اور خشک ہو کر پہنچے میں خم آ جاتا ہے اور کلائی اندر کو مڑ جاتی ہے لیکن حس میں فتور نہیں آتا۔ مسوڑھوں کے کناروں پر ایک نیلی لکیر پڑ جاتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کسیلا ہوتا ہے قبض کی شکایت رہتی ہے۔ اس مرض کا باقاعدہ علاج نہ کرنے سے انجام خراب ہوتا ہے۔

طبی علاج حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں۔ گندھک کے صابن اور آب گرم سے روزانہ غسل کریں۔ گندھک مصفا بمقدار مناسب کھلائیں۔ روغن قسط یا روغن شونیز کی مقام ماؤف پر مالش کریں۔ بعد میں مقویات کا استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج ذرات سیسہ کو جسم سے خارج کرنے کے لئے پوٹاسی آئیوڈائیڈ کا استعمال کریں۔ چنانچہ ۵ اگرین پوٹاسی آئیوڈائیڈ ایک اونس پانی میں ملا کر دن میں تین چار مرتبہ پلائیں۔ سلفر سوپ اور آب گرم سے نہلائیں۔ رفع قبض کے لئے حقنہ کریں۔ عضلات کی کمزوری دور کرنے کے لئے بجلی لگوائیں۔

غذا مقوی اور زود ہضم دیں۔

لقوہ

لقوہ لقوہ۔ فیشل پیرے لے سس (Facial Paralysis)

اس مرض میں چہرہ کی ایک جانب مفلوج ہو کر دوسری طرف کھنچ جاتی ہے چہرے کی ہیئت بگڑ جاتی ہے اور ہونٹ خوبصورتی سے ہل نہیں سکتے۔

یاد رہے لقوہ تشنجی میں چہرہ کی ٹیڑھی جانب بلاشبہ مریض ہوتی ہے۔ اور لقوہ استرخائی میں ٹیڑھی جانب تندرست ہوتی ہے۔

اسباب مرض عصبی کمزوری۔ آتشک کا مادہ۔ سردی۔ رقیق بلغمی مواد کا چہرے عضلات اور پٹھوں پر گرنا۔

علامات مرض ایک طرف کا گوشہ دہن تنگ ہو جاتا ہے۔ چہرہ ایک طرف کو کھچ جاتا ہے۔ منہ سے رال بہتی ہے۔ پانی پیتے وقت پانی منہ سے باہر بہہ جاتا ہے۔ مریض نہ تھوک سکتا ہے اور نہ پھونک مار سکتا ہے نہ سیٹی بجا سکتا ہے ایسے حروف جن کی ادائیگی میں دونوں ہونٹ ملانے پڑتے ہیں ادا نہیں کر سکتا۔ مثلاً ب۔ پ۔ ف۔ م۔

بائیں طرف کا لقوہ دائیں طرف کے لقوہ سے زیادہ سخت اور غیر العلاج ہوتا ہے۔

طبی علاج مریض کو ہوا سے بچا کر تاریک کمرے میں رکھیں۔ چار سے سات دن تک حسب قوت وطاقت مریض فاقہ دیں۔ صرف ماء العسل احصہ میں سات حصہ پانی ملا کر جوش کر کے پلاتے رہیں۔ اس دوران میں گرم اور محرک مادہ داخلی اور خارجی تدابیر کام میں لائیں۔ پانچویں یا آٹھویں روز فالج والا منضج شروع کرا کے مسہل دیں۔ اور بطور غذا کبوتر۔ تیتر۔ بٹیر وغیرہ جانوروں کا شوربہ دیں یا نخود آب پلائیں اور دماغی رطوبات کے اخراج کے لئے کباب چینی۔ عاقرقرحا۔ قرنفل۔ جوزبوا۔ دارچینی وغیرہ چبائیں۔ اور کلونجی پیس کر سرکہ میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔ اور رائی کو روغن کنجد یا روغن زیتون میں پیس کر چہرہ کی ماؤف جانب پر طلا کریں۔ اور اگر ضرورت ہو تو چند جونکیں کان کے پیچھے لگوائیں۔ اور سینک کریں۔ روغن قسط یا روغن سرخ کی مالش کریں اور یہ غرغرہ استعمال کریں۔

نسخہ غرغرہ:- مرزنجوش۔ صعتر فارسی۔ عاقرقرحا۔ خردل۔ پوست بیخ کبر۔ انار دانہ

ترش ۔ زنجبیل ہم وزن سب کو کوٹ پیس کر پانی میں جوش دیں ۔ اور سکنجبین عنصلی ۴ تولہ ملا کر غرغرہ کرائیں ۔ کندش کو پیس کر ناک میں پھونکیں ۔ تاکہ چند چھینکیں آجائیں ۔ تنقیہ کے بعد دوا المسک کھلائیں ۔

نسخہ دوا المسک :۔ مشک خالص ۔ جدبیدستر ہر ایک ۳ ماشہ ۔ بہمن سفید بہمن سرخ ۔ سنبل الطیب ۔ قاقلہ ۔ قرنفل ۔ سازج ہندی ہر ایک ۷ ماشہ ۔ مروارید ناسفتہ ۔ کہربا شمعی ۔ بسد سرخ ۔ ابریشم مقرض ۔ زرنباد ہر ایک ۹ ماشہ ۔ سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص کے ساتھ حسب دستور معجون بنائیں ۔ اور ۳ یا چار ماشہ استعمال کریں ۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں ۔

حب خاص :۔ مقل ازرق ۔ صبر سقوطری ۔ تخم حنظل ۔ ہر ایک ایک تولہ ۔ فرفیون ۴ ماشہ ۔ سب کو کوٹ چھان کر رکھیں ۔ اور گوگل کو آب کرفس میں حل کر کے پسی ہوئی دوائیں اس میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ۔

مریض کو ایک ہفتہ تک منضج دے کر تین ماشہ کی مقدار میں یہ گولیاں رات کو ماءالعسل کے ساتھ مثل حب ایارج دیں ۔ صبح کو بدستور منضج پلائیں ۔ ایک ہفتہ کے بعد پھر اسی ترکیب سے گولیاں کھلائیں مگر مقدار ½۴ ماشہ کر دیں ۔ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ گولیاں ڈیڑھ ماشہ بڑھا کر دی جائیں ۔ یہاں تک کہ گولیوں کا وزن ۹ ماشہ ہو جائے ۔ پھر وزن کو بتدریج ۳ ماشہ پر لا کر چھوڑ دیں ۔

طلائے نقوہ :۔ صبر سقوطری ۔ مرمکی ۔ رسوت زرد ۔ زعفران ۔ انزروت ہم وزن عرق سونف میں پیس کر لیپ کریں ۔

ڈاکٹری علاج

اس مرض کا اصلی سبب سردی ہوا کرتا ہے اس لئے ماؤف جانب کے کان کے پیچھے پلستر لگائیں یا چند جونکیں لگوائیں اور پھر ایک لوٹے یا کیتلی میں کھولتا ہوا پانی ڈال کر اس کی ٹونٹی ماؤف کان کے سوراخ میں داخل کریں یا اس کے قریب رکھیں ۔ دس منٹ تک ایسا کرنے کے بعد گرم روئی سے کان کو سینکیں ۔ اور پھر اس روئی کو کان پر باندھ دیں ۔ رفع قبض کے لئے ۵ گرین کیلومل اور ایک ڈرام جیلپ پوڈر ملا کر کھلائیں ۔ تاکہ ۲ ۔ ۳ اسہال ہو کر معدہ اور آنتیں صاف ہو جائیں ۔ اگر کبھی وجع مفاصل ہوا ہو ۔ تو سوڈا سیلی سلاس دن میں تین بار کھلائیں ذیابیطس موجب مرض ہو تو انسولین کے ٹیکے لگائیں ۔ آتشکی سمیت میں پوٹاسیم آئیوڈائیڈ کا استعمال کریں ۔ یہ نسخہ اکثر حالات میں مفید ہے ۔

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۵ گرین
سوڈا سیلی سلاس	۱۰ گرین
پوٹاسیم سٹریٹ	۱۵ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۱۰ بوند
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ ہفتہ گذرنے کے بعد کچلہ کے مرکبات دیں۔
جدید تحقیقات کی رو سے اسے وٹامن بی کی کمی کا مرض خیال کیا گیا ہے۔ اس لئے وٹامن بی پچاس ملی گرام یا بی ٹیکسین (Betexin) ایک سی سی کا ہر دوسرے دن زیر جلد انجکشن کریں۔

مزمن صورتوں میں بجلی لگوائیں۔

غذا:۔ شروع میں سات روز تک ماء العسل اس کے بعد جنگلی کبوتر کا شوربہ یا مونگ کی دال کا شوربہ۔ گرم مصالحہ ملاکر روٹی کی پیپڑی شوربہ یا مونگ کی دال کے ساتھ دیں۔ بکری کا گوشت۔ ارہر یا مونگ کی دال۔ مرغ یا بکری کا بھنا ہوا گوشت۔ کھجور۔ خوبانی وغیرہ۔

پرہیز:۔ اروی۔ کچالو۔ تربوز۔ اُرد کی دال۔ سرد پانی۔ ٹھنڈی ہوا۔ ترش چیزیں۔ گنے کا رس وغیرہ۔

سُن بھری

سُن بھری خدر۔ انس تھیزیا (Anaesthesia)

اس مرض میں مقام ماؤف کی حس باطل ہو جاتی ہے۔ یا اس میں کسی قدر نقص واقع ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض:۔ یہ مرض بعض امراضِ عصبی کی ایک علامت ہوتی ہے۔

اقسام مرض | مادی اسباب کے لحاظ سے دموی۔ صفراوی۔ سوداوی۔ بلغمی یا رطوبی کی کئی ایک قسمیں ہیں۔

طب جدید میں اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ جس میں درحقیقت نظام عصبی میں کوئی عضوی نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ جس میں نظام عصبی میں کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ مرض وہمی قسم کا ہوتا ہے۔

علامات مرض ماؤف عصب جب پھیلتا ہے تو اس حصہ میں گدگدی ہوتی ہے یا چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں یا سوئیاں چبھتی ہیں اس کی حس وحرکت دشوار ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

تشخیص اس مرض کی تشخیص چنداں مشکل نہیں۔ جلدی حس کی کمی بیشی چٹکی لے کر محسوس کی جاسکتی ہے۔

طبی علاج اصل سبب کو معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔ سردی خشکی کی صورت میں گرم روغنوں مثلاً روغن خردل۔ روغن قسط۔ روغن فرفیون وغیرہ کی مالش کریں۔ اور اس کے ساتھ مادہ مرض کے لحاظ سے منضج وتنقیہ کریں۔ نضیج مادہ کے ساتھ یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ عنب الثعلب۔ بیخ کاسنی۔ بادیان۔ بیخ بادیان ہر ایک چھ ماشہ۔ گاؤزبان۔ اسطوخودوس۔ گل سرخ ہر ایک ۴ ماشہ۔ مویز منقی ۲ تولہ۔ انجیر زرد ۲۰ عدد جوش دے کر گل قند چار تولہ اس میں مل کر چھان لیں۔ نضیج کے بعد اس نسخہ میں مغز خیار شنبر ۴ تولہ۔ ریوند چینی ایک ماشہ۔ سنائے کی ۷ ماشہ۔ غاریقون ایک ماشہ۔ بسفائج ۵ ماشہ کا اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اگر مریض کا مزاج گرم ہو۔ تو بجائے بادیان اور بیخ بادیان کے شاہترہ ۶ ماشہ۔ گل بنفشہ ۴ ماشہ اور عناب ۵ عدد کا اضافہ کریں۔ اور حب ایارج سے تنقیہ کریں تنقیہ کے بعد معجون فلاسفہ ۹ ماشہ۔ دواء المسک ۷ ماشہ یا اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشہ کا استعمال کریں یہ نسخہ خدر سوداوی میں مفید ہے۔

نسخہ:۔ سرکھوک۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ آملہ۔ گلو سبز۔ فلفل سیاہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ ہر ایک آدھ پاؤ۔ سب کو جوکوب کر کے بقدر ڈیڑھ تولہ پوٹلی میں باندھیں۔ اور رات کو پانی میں تر رکھیں۔ صبح کو یہ پانی پھینک دیں۔ اور پوٹلی کی دواؤں کو دوسرے صاف پانی میں پیس کر چھان لیں۔ اور بقدر ایک ماشہ فلفل سیاہ پیس کر اس پر چھڑکیں۔ اور اسی طرح روزانہ ۴۰ روز تک پلائیں۔ اور غذا میں صرف روغنی روٹی بے نمک کھائیں

فرفیون ایک چاول دوسرے تیسرے دن دینا مجرب علاج ہے۔

روغن خدر:۔ ٹبری جھینگا ڈر کا پیٹ چاک کر کے صاف کریں۔ پھر سنگرف اور زنگار اور پارہ دونوں کو خوب کھرل کر کے پیٹ میں بھر کر اچھی طرح سے باندھ دیں۔ اور روغن سرسوں میں ڈال کر خوب پکائیں۔ جب نرم ہو جائے گھوٹ لیں اور مالش کریں۔

ڈاکٹری علاج مقام ماؤف پر لنی منٹ آف ایمونیا یا لنی منٹ آف ٹرپن ٹائن کی مالش کریں۔ خارجی طور پر آئل آف مسٹرڈ اور پلاسٹر آف کنتھریڈیز کے استعمال سے بھی گاہے فائدہ ہوتا ہے۔ داخلی طور پر محرکات اعصاب مثلاً کچلہ یا سنکھیے کے مرکبات ایسٹرنز سیرپ بقدر ایک ڈرام قدرے پانی ملا کر دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔ یا لائیکوار آرسینی کیلیس ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

غذا:۔ ماء العسل۔ کریلا۔ انڈا۔ چائے۔ قہوہ۔ چوزہ مرغ۔ شوربہ چپاتی میتھی۔ گوشت۔ مونگ کی دال کا شوربہ جس میں گرم مصالحے ڈالے گئے ہوں۔ جنگلی کبوتر کا شوربہ وغیرہ۔

پرہیز:۔ دیر ہضم۔ ثقیل۔ نفاخ غذائیں۔ گوبھی۔ اُڑد کی دال۔ اروی۔ کچالو۔ کدو۔ تربوز۔ ٹھنڈا پانی۔ ٹھنڈی ہوا۔ کثرت جماع۔

تشنج

اینٹھن	تشنّج	کنویلشن (Convulsion)
بائنٹے	عِقال۔ اِعتِقال۔	سپیزم (Spasm)

جسم کے بعض یا تمام ارادی یا غیر ارادی عضلات اپنے مرکز کی طرف کھنچ کر سکڑتے اور اینٹھتے ہیں۔ اور کسی قدر بیہوشی بھی ہو جایا کرتی ہے۔

یہ بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں بلکہ دیگر امراض کی علامت ہے۔

اقسامِ مرض:۔ طبِ قدیم میں مادہ مرض کے لحاظ سے اس کی یہ قسمیں ہیں۔

۱۔ **تشنج امتلائی** جو کسی مادہ مثلاً خون۔ صفرا وغیرہ کی کثرت سے ہو۔

۲۔ **تشنج یبسی۔** جو خشکی کے سبب بخاروں کے دوران میں ہوتا ہے۔

۳۔ **تشنج ریحی:** جو ریح کے سبب سے ہوتا ہے۔ اسے عقال بھی کہتے ہیں۔

۴۔ **تشنج ایذائی** جو اعصاب میں کسی تکلیف کے باعث رونما ہوتا ہے۔

ایلوپیتھک میں شدّت و خفت کے لحاظ سے اس کی یہ قسمیں ہیں:۔

۱۔ **ٹانک سپیزم۔** جب تشنج متواتر اور دیرپا ہو۔

۲۔ **کلونک سپیزم۔** جب تشنج متفاوت اور جھٹکے دار ہو۔

۳۔ **کرمپ۔** جب تشنج کے ساتھ درد بھی ہو۔

۴۔ ایکلیمپشیا۔ جب تشنج بہت سخت قسم کا ہو۔ جیسے مرگی وغیرہ میں۔
۵۔ کنولشن۔ جب تشنج نہایت ہی شدید ہو۔

اسباب مرض مرگی۔ سکتہ۔ سمیت بول۔ خسرہ۔ قبض۔ سنگ مثانہ۔ جلق کثرت جماع۔ بعض امراض دماغ۔ مثلاً صدمہ وضربۂ دماغ۔ کمی و زیادتی خون دماغ۔ لینت دماغ ڈھیل۔ وسلعہ دماغ۔ سوزش اغشیۂ دماغ۔ عورتوں میں ایام شباب۔ فستور حیض و نفاس۔ اختناق الرحم۔ ورم رحم۔ ایام حمل وغیرہ۔ یہ مرض چالیس سال کی عمر کے بعد رونما ہوتا ہے۔

علامات مرض اچانک کسی قدر بیہوشی لاحق ہو کر چہرہ۔ ہاتھ پاؤں اور جسم کے دیگر عضلات جلد جلد اینٹھنے لگ جاتے ہیں۔ عضلات سکڑ کر سخت ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں۔ چہرہ پہلے سُرخ اور بعد میں نیلا ہو جاتا ہے۔ سانس مشکل سے آتا ہے۔ بعض اوقات چہرے اور منہ کے عضلات میں تشنج ہو جانے سے مریض کے گوشہ ہائے ہین کھنچ جاتے۔ منہ کھل جاتا اور دانت نکل آتے ہیں۔ اس کے علاوہ قبض یا بندش بول کی بھی شکایت ہوتی ہے

فروق الامراض تمدد اور تشنج میں کچھ فرق ہے۔ تشنج میں عضو ایک طرف کو سکڑ جاتا ہے۔ لیکن تمدد میں عضو دونوں طرف کھنچ کر تن جاتا ہے۔

اس کا علاج فالج اور لقوہ کی طرح کیا جاتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو رفع کریں۔ مریض کو چت لٹا دیں۔ اور اس کے سر اور شانوں کو کسی قدر اونچا رکھیں۔ تاکہ سانس نہ رکنے پائے۔ سینہ اور گلے کی بندشوں کو ڈھیلا کر دیں۔ سانس خراٹے سے آرہا ہو تو مریض کو پہلو کے بل لٹا دیں۔ اگر جبڑوں کے عضلات میں بھی تشنج ہو تو دانتوں کے درمیان کوئی کارک یا کپڑا رکھ دیں۔ تاکہ زبان نہ کٹے۔ رائی کے جوشاندہ کے ساتھ پاشویہ کریں۔ پنڈلیوں پر رائی کا پلستر لگائیں۔ سر پر مناسب روغنوں کی مالش کریں۔

جند بید ستر۔ حلتیت۔ ہر ایک چار رتی لے کر شہد ۶ ماشہ میں ملا کر صبح و شام چٹائیں۔ اور اکاس بیل کو پکا کر گرم گرم عضو ماؤف پر باندھیں۔ تنقیہ کے بعد یہ معجون دیں۔

نسخہ:۔ دارچینی۔ قرنفل۔ عود غرقی۔ بسباسہ۔ زنجبیل۔ سعد کوفی۔ سنبل الطیب

اسطوخودوس۔ بادرنجبویہ۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ مغز بادام۔ مغز نارجیل۔ ہر ایک سوا تولہ تریاق حب الغراب ½ تولہ۔ سب کو کوٹ پیس کر شہد سہ چند ملا کر معجون بنائیں۔ اور ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کھلائیں۔ اکثر اقسام تشنج میں مفید ہے۔

سردی لگنا موجب مرض ہو تو جند بیدستر۔ عاقرقرحا۔ حلتیت۔ ہر ایک ۳ ماشہ پیس کر اور روغن زیتون میں ملا کر مالش کریں۔ خشکی کی وجہ سے تشنج ہو تو صبح لعاب بہدانہ۔ لعاب اسبغول ۷ ماشہ شربت نیلوفر ۳ تولہ ملا کر دیں۔ اور شام کو روغن بادام ۶ ماشہ۔ شیر گاؤ ایک پاؤ ملا کر پلائیں۔ اور ناک اور کان میں بکری کا دودھ ڈالیں۔ سر اور عضو ماؤف پر روغن لبوب سبعہ لگائیں۔ اور انار و تربوز کا پانی پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو ماء الجبن پلائیں۔ اور یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں۔ شیرہ تخم خشخاش سفید۔ شیرہ مغز تخم تربوز۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ شیر مغز بادام شیریں ۵ عدد۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

تشنج ابتدائی جب آتشک سے ہو تو اطریفل افتیمون ۷ ماشہ ہمراہ عرق شاہترہ ۶ تولہ۔ عرق عشبہ ۶ تولہ۔ شربت عناب ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

تشنج ریحی میں انیسون ۵ ماشہ۔ صعتر فارسی ۵ ماشہ۔ عرق بادیان ۶ تولہ۔ عرق پودینہ ۶ تولہ میں ملا کر جوش دے کر شربت دینار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

فلفل سیاہ ۵ دانے۔ ہرن کھری ایک تولہ۔ رات کو گرم پانی میں تر کر کے صبح اس کا زلال لے کر استعمال کریں۔ تنقیہ کے بعد گائے کا پتہ روغن کنجد میں ملا کر پلائیں یا لگائیں ہینگ خالص ایک ماشہ گائے کے پیشاب میں پیس کر دیں۔

مرہم داخلیون کی مالش بھی مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج مریض کے سر اور شانوں کو کسی قدر اونچا رکھیں۔ سر پر برف لگائیں یا سرد پانی ڈالیں۔ یا شوبہ کریں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ نہ جائے۔ قبض کشائی کریں۔ اور یہ نسخہ دیں:۔

امونیا برومائیڈ	۱۵ گرین
کلورل ہائیڈریٹ	۷ گرین
سپرٹ آرنشیائی	۲۰ بوند
ایکوا کیرو فلائی	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔

ٹیکے سے علاج میگنیشیا سلفاس دس فی صدی کا محلول بنا کر ۲-۳ سی سی اندرون ورید داخل کریں پھر بشرط ضرورت ۵ اسی سی کا ٹیکہ کریں۔

ہائیوسین - ہائیڈرو بروما ئیڈ - مارفین سلفاس بلیوی نال سوڈیم - ڈیکسٹرولن گلوکوز کیلسیم گلوکونیٹ وغیرہ حسب ضرورت بذریعہ انجکشن استعمال کریں۔

اگر افیون یا مارفیا کا کثرت استعمال موجب مرض ہو - تو بیرن کا ٹیکہ نفع بخش ہے

تمدد و کزاز

دھنک بائے - جاندنی تمدد - کزاز - ٹرسمس ٹیٹے نس

(Trismus Tetanus)

اس مرض میں کسی عضو کے اعصاب اور عضلات دونوں جانب سے کھنچ کر اس عضو کو سیدھا تان دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا تشنج ہی ہے جس میں عضلات بجائے ایک طرف کھنچنے کے دونوں طرف کھنچ جاتے ہیں۔ طب جدید میں اسے متعدی مرض خیال کیا جاتا ہے۔

اسباب مرض:- اسباب قریباً وہی ہیں جو تشنج میں بیان ہوئے۔

علامات مرض عضو کھنچ کر بالکل سیدھا تن جاتا ہے۔ اور اس میں حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔

علاج:- وہی جو تشنج میں بیان ہوا۔ بجلی لگوانا بھی عمدہ علاج ہے۔ بنیسز کلورو فارم بھی سنگھانا مفید ہے۔

اُم الصبیان - جمو گا

جمو گا - کیرہ اُم الصبیان ان فنٹائل کن ولشنز

(Infantile Convulsions)

یہ چھوٹے بچوں کا مرض ہے جسے جہلا آسیب خیال کرتے ہیں۔ اور اپنی دولت جاہل پیروں اور نادان ملانوں کی نذر کیا کرتے ہیں۔

اسباب مرض یہ مرض سدہ امعا سے پیدا ہوتا ہے۔ نگاہے دانت نکالنا۔ ناقص غذا۔ نفخ شکم۔ کالی کھانسی۔ خسرہ۔ شدید بخار۔ دماغی امراض

ہڈیوں کی کمزوری۔ کساح غلاف حشفہ کی طوالت۔ کرم امعاء سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علامات مرض شدید حالات میں بچہ چیخ مار کر بیہوش ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کھنچ جاتے ہیں۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ بچہ دانت پیستا ہے۔ کبھی منہ سے جھاگ آتی ہے۔ بول و براز بے خبر نکل جاتے ہیں۔ اور بچہ ٹھنڈے پسینہ میں شرابور ہو جاتا ہے۔ سانس مشکل سے آتا ہے۔ یہ مرض بار بار عود کرتا ہے۔ بسا اوقات بچہ پسینہ میں شرابور ہو کر اور بیہوش ہو کر مر جاتا ہے۔

طبی علاج جب تشنج یا بدہضمی موجب مرض ہو تو کافور ۵ رتی۔ سہاگہ ۴ ماشہ اجوائن ایک ماشہ۔ کوٹ پیس لیں۔ اس میں سے تین رتی چار بار روزانہ دیں۔ یہ نسخہ دو سال کے بچوں کے لئے مفید ہے۔ بچہ کو قبض نہ ہونے دیں۔ دودھ پلانے والی کو ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ نیز جماع سے بھی الگ رکھیں۔ تسکین ہو تو بچہ کو گردن تک گرم پانی میں چند منٹ کے لئے بٹھائیں۔ برگ سداب یا پیاز سنگھائیں۔ قبض کی حالت میں صابن کی بتی مقعد میں رکھیں۔ سوہاگہ بریاں ایک یا دو رتی ماں کے دودھ میں حل کر کے اور اس میں قدرے عرق بادیان یا شربت شبت ملا کر نصف فوراً اور نصف ۲ گھنٹہ بعد پلائیں۔ ہینگ کو گلاب میں گھس کر پیٹ پر طلا کریں۔ یہ نسخہ مجرب المجرب ہے۔

نسخہ:۔ جند بیدستر۔ عود صلیب۔ گوگل۔ صبر زرد۔ ہر ایک ۳ ماشہ سب کو پیس کر گولیاں بقدر دانہ مونگ بنائیں۔ اور ان میں سے ایک یا دو گولیاں ماں کے دودھ میں حل کر کے پلائیں۔

یہ گولیاں بھی مفید رہیں:۔

حب جند۔ جند بیدستر۔ مشک خطائی۔ عود صلیب ہر ایک دو ماشہ۔ عرق دارچینی یا عرق بادیان کے ساتھ بدستور سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنائیں شیر خوار بچوں کو ½ سے ایک گولی ماں کے دودھ میں حل کر کے اور بڑے بچوں کو ایک سے چار گولی تک عرق بادیان کے ہمراہ دیں۔

عود صلیب کو گلے میں لٹکانا بھی مفید ہے۔

خار پشت کو کوزہ گلی میں بند کر کے آگ دیں۔ اس کی راکھ کی نسوار لیں یا شیر خشت ۴ ماشہ عرق سونف ۲ تولہ کے ساتھ دیں۔

دیگر۔ کافور ۱ ماشہ ہینگ ۱ ماشہ۔ جند بیدستر ۱ ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ کی سو گولیاں

تیار کریں۔ اور ایک گولی صبح ایک شام کھائیں۔

ڈاکٹری علاج نوبت کے وقت بچہ کے سر کو اونچا رکھیں۔ چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ ایتھر یا کلورو فارم کو سنگھائیں کیسٹر آئیل اور گلیسرین کا حقنہ کریں۔ اگر بدہضمی یا نفخ ہو تو یہ نسخہ دیں۔

سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۲ بوند
سپرٹ ایتھر کمپاؤنس	۲ بوند
ایکوا اینی سائی	ا ڈرام

ایسی ایک خوراک فوراً پلائیں۔ پھر حسب ضرورت ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ پوٹاسیم برومائیڈ۔ سوڈیم برومائیڈ۔ امونیم برومائیڈ ہر سہ برابر وزن ایک سال کے بچے کو ۳ گرین۔ دو تین سال کے بچے کو ۴۔ ۵ گرین۔ چار، پانچ سال کے بچے کو سات گرین ہر چھ گھنٹے دیں۔ شدید تشنج میں یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسیم برومائیڈ	۴۰ گرین
کلورل ہائیڈریس	۸ گرین
ایکوا	۱ اونس

ایک ڈرام کی مقدار میں دن میں تین چار بار دیں۔ قبض کا خاص خیال رکھیں۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم ۱۰ گرین کھلانا عجیب اثرات کا حامل ہے۔

التہاب العصب

عصبی سوزش ۔ التہاب العصب ۔ نیورائٹس (Neuritis)

اس مرض میں کسی ایک عصب اور اس کی شاخوں پر ورم ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ التہاب العصب مقامی۔ (Localised Neuritis) اس صورت میں جسم کے کسی خاص عصب یا اس کی شاخوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض سردی لگنا۔ چوٹ آنا۔ یا مقام ماؤف پر کسی وجہ سے دباؤ پڑنا۔ آتشک۔ وجع مفاصل۔ ذیابیطس یا دوسرے سمی امراض بھی اس کا سبب ہو سکتے ہیں۔

علامات مرض پٹھے کی رفتار میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ مقام ماؤف میں حرارت

دلپسینہ۔ پٹھے کی ڈوریاں سخت اور ڈھیلی ہوئیں۔ انگلیوں کا اکڑنا اور کھنچنا۔ ناخنوں کی ناقص غذائیت اور جسمانی افعال میں خفیف خلل اس کی علامات ہیں۔

۲۔ التہاب العصب عام (Multiple Neuritis) جسم کے تمام یا متعدد اعصاب میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض یہ مرض متعدی سمی امراض سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات سردی تھکن۔ شراب یا تمباکو کا کثرت استعمال۔ نقر الدم۔ یرقان۔ بول الدم وجع مفاصل۔ گنٹھیا۔ ذیابیطس وغیرہ کی سمیت۔ خناق وبائی۔ خسرہ۔ حمی سرخ موتیا۔ سیتلا۔ سل۔ آتشک۔ ملیریا۔ بیری بیری۔ جذام اور دیگر متعدی امراض اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

علامات مرض اس کی علامات متعدد اور پیچیدہ ہوتی ہیں۔ عام طور پر بازو اور ٹانگوں کے اعصاب زیادہ ماؤف ہوا کرتے ہیں جس میں خرابی رونما ہو کر ہاتھ اور پاؤں میں سنسناہٹ بے حسی اور درد ہوتا ہے۔ اعصاب کی قوت کمزور ہو کر انحراف کی حرکت میں خرابی آجاتی ہے۔ اگر ہاتھوں اور پاؤں میں دستانے اور جرابیں پہنی ہوئی ہوں تو ان کے چھونے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ عضلات میں لاغری آجاتی ہے۔ گہرا دبانے سے عضلات اور اعصاب میں ترقی پائی جاتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کی جلد ناخنوں اور دوسری ساختوں میں روز بروز کمزوری رونما ہوتی جاتی ہے۔ بعض اوقات بخار بھی پایا جاتا ہے۔ خناق وبائی سے یہ مرض رونما ہو تو مریض کی آواز غنہ ہو جاتی ہے۔ نظر دھندلا جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کی حرکات میں کسی قدر کمزوری آجاتی ہے۔ شدید حالات میں مریض کو کسی چیز کو نگلنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ لقوے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ وغیرہ۔

اس کا انجام کچھ زیادہ خراب نہیں ہوتا۔ مریض کچھ عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ مریض کو منشیات کے استعمال سے روک دیں۔ اگر وہ کوئی ایسا کام کرتا ہو جس سے سمیت کے انجذاب کا خطرہ ہو تو یہ کام چھڑا دیں۔ دانت خراب ہوں تو انہیں نکلوا دیں۔ ماؤف عصب والے عضو کو ہر قسم کی حرکت سے بچائیں۔ درد کی تسکین کے لئے ٹکور کریں۔ مرض کی شدت کم ہونے پر مالش کریں۔

درد مفاصل یا نقرس موجب مرض ہو تو صبح و شام معجون سورنجان ۷ ماشہ کھلا کر خار خشک ۳ ماشہ - تخم خربزہ - تخم خیارین ۳ ماشہ - پانی میں پیس کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں - اور درد کے مقام پر روغن سورنجان نیم گرم ملیں -

سردی لگنے سے یہ مرض ہو - تو مقام ماؤف پر سینک کرائیں - یا روغن قسط یا روغن سُرخ کی مالش کریں - نیز چوب چینی ایک ماشہ - سورنجان شیریں ۱ ماشہ - بادیان ۱ ماشہ پیس کر اور قند سفید ۲ ماشہ ملا کر عرق چوب چینی ۸ تولہ کے ساتھ پھانکیں -

شدت کے درد کو رفع کرنے کے لئے برگ حنا خشک ۱ تولہ - صابون دیسی ایک تولہ سرکہ بقدر حاجت میں پیس کر آگ پر رکھیں - جب مرہم کی طرح ہو جائے - تو نیم گرم مقام ماؤف پر لگائیں - اور اوپر روئی یا ارنڈ کا پتہ باندھیں - یہ ضماد بھی نہایت مفید ہے

نسخہ :- زنجبیل - کالی زیری - قسط تلخ - سورنجان تلخ - گل مدار - عنب الثعلب - خشک - برگ حنا ہر ایک ۶ ماشہ حسب ضرورت سرکہ میں پیس کر اور کسی قدر روغن ملا کر ضماد کریں -

تخم خشخاش ایک تولہ شیر بز ۱۰ تولہ میں پیس کر ضماد کرنا بھی مفید ہے -

یہ روغن ہر قسم کے دردوں کو تسکین دیتا ہے -

نسخہ :- بزرالبنج ۲ تولہ - برگ تنب ۳ ماشہ - سب کو پیس کر روغن خشخاش ۱۰ تولہ میں جوش دے کر اور چھان کر نیم گرم مالش کریں -

ڈاکٹری علاج

مریض کو بہ آرام لٹائے رکھیں - درد کے رفع کرنے کے لئے ٹیبلٹ کوڈین کمپاؤنڈ ۳ عدد درد کی حالت میں کھلائیں - سونل جبین اور سیل جبین حسب ہدایات استعمال کریں مریض کی بھوک زائل ہو گئی ہو تو یہ نسخہ دیں -

ایسڈ فاسفورک ڈل	۱۰ منم
لائیکوار سٹرکنیا ہائیڈرو کلور	۳ منم
ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ	۱۰ منم
ایکوا تا	۱ اونس

سب کو ملا لیں - اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ غذا کے بعد دیں بے خوابی کی حالت میں سلفونل ۱۰ گرین کیپ شول میں ڈال کر دیں نیز یہ نسخہ بھی مفید ہے -

کوڈین	۲ گرین
سوڈا سیلی سلاس	۲-۳ گرین
کونین سلف	۱-۲ گرین

سب کو ملا کر بارہ پڑیہ بنا لیں ۔ ایسی ایک پڑیہ ہر چار گھنٹے کے بعد دیں ۔ ضعف قلب میں پیرالڈی ہائیڈ بہ استعمال کریں ۔ شدت مرض کے رفع ہونے پر بجلی لگوائیں ۔ اور مقام ماؤف پر گرم ہوا کا غسل دیں ۔

ٹیکے سے علاج وٹامن ب کی کمی میں وٹامن ب ایمپول ۔ اگرین کا زیر جلد یا عضلی انجکشن کریں ۔ چونکہ وٹامن ب جلد اخراج پذیر ہوتا ہے اس لئے انجکشنوں کا درمیانی وقفہ ۲۴ گھنٹوں سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے ۔ بے نروا کے انجکشن بھی اس مقصد کے لئے دستیاب ہوتے ہیں ۔

غذا:۔ لطیف اور زود ہضم دیں ۔ گنٹھیا ۔ وجع مفاصل ۔ اور ذیابطیس میں ان کی رعایت سے مناسب غذا دیں ۔

پرہیز:۔ ہر قسم کی بادی ۔ ثقیل چیزوں اور شراب سے قطعی پرہیز لازم ہے ۔

وجع العصب

عصبی درد وجع العصب ۔ نیورلجیا (Neuralgia)

شدید دوری درد ہے ۔ جو جسم کے کسی خاص پٹھے اس کی شاخوں میں عرصہ تک رہ کر خود بخود زائل ہو جاتا ہے ۔

اسباب مرض اس کے اسباب میں عصبی خراش بسمیت ملیریا ۔ کمی خون ۔ کمزوری کثرت محنت ۔ کثرت جماع ۔ کثرت تفکرات ۔ عیش و عشرت کی زندگی ۔ گرم و سرد ہونا ۔ بعض خاص امراض مثلاً آتشک ۔ نقرس ۔ وجع مفاصل وغیرہ بعض دھاتی زہریں ۔ مثلاً پارہ ۔ تانبہ یا سیسہ کا زہر ۔ عورتوں میں امراض رحم خصوصاً مرض باؤ گولہ ۔ نقص تغذیہ ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی وغیرہ شامل ہیں ۔

اقسام مرض بلحاظ اختلاف مقام درد ۔ اس کے چند اقسام ہیں جن کا ذکر اگلے صفحہ پر کیا جاتا ہے ۔

عصبی درد کے اسباب۔ اقسام۔ تشخیص و اصول علاج وغیرہ

قسم درد	عصب ماؤف	اسباب	تشخیصی علامات	اصول علاج
چہرہ کا عصبی درد	دماغی اعصاب کا پانچواں جوڑا یا اس کی کوئی شاخ	شدید نزلہ، جسمانی کمزوری۔ ملیریا یا اختناق الرحم یا سوء ہضم دماغی محنت یا دانتوں اور آلات بول کے امراض	یہ درد آنکھ کے ڈھیلے ابرو یا پپوٹے اور پیشانی میں ہوتا ہے۔ شدت درد کے باعث مریض خودکشی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے	دانت خراب ہوں تو نکلوا دیں گرم پانی کے بخارات مقام درد پر پہنچائیں۔ مخدرات کا داخلی و خارجی استعمال کریں۔
درد ابرو	دماغی اعصاب کا پانچواں جوڑا یا اس کی کوئی شاخ	سمیت ملیریا جسمانی کمزوری۔ دائمی قبض آنکھ ناک کان کے امراض سردی لگنا۔	یہ درد ابرو پیشانی اور آنکھ کے ڈھیلے میں نوبتی طور پر روزانہ یا دوسرے روز مقررہ اوقات پر ہوا کرتا ہے۔ اکثر قے ہوتی ہے۔	نوبت کے وقت غذا نہ کھائیں بلکہ آرام کے ساتھ لیٹے رہیں۔ مقام درد پر مخدرات کا لیپ کریں داخلی طور پر سنکھیا اور فولاد کے مرکبات دیں۔
ٹانگ کا بیرونی عصبی درد (عرق النساء)	عصب ورکی کبیر اور اس کی عصبی شاخوں میں	سردی لگنا۔ رحم خصیۃ الرحم یا غدہ جانوبہ کی سوزش یا رسولی ورم۔ عرصہ تک سیلی زمین پر ایک ہی پہلو بیٹھے رہنا مہروں کا بوسیدہ ہونا۔ عصب پر دباؤ پڑنا	پشت ران پر عصب کے متوازی درد ہوتا ہے۔ کبھی تو پنڈلی کی پچھلی اندرونی جانب اور کبھی اگلے حصہ میں پشت پا یک ٹخنے کے بیرونی طرف درد ہوتا ہے درد گاہے یکایک	قبض ہو تو روغن تارپین اور روغن بید انجیر سے حقنہ کریں۔ وجع مفاصل میں اس کی رعایت رکھیں۔ آتشک میں پارے کے مرکبات دیں۔ مقام ماؤف پر نوشادر محلول اور روغن

قسم درد	عصب ماؤف	اسباب	تشخیص علامات	اصول علاج
			لیکن اکثر بتدریج شروع ہو کر شدید ہو جاتا ہے۔	تارپین اور روغن گنجد کی مالش کریں مقام درد پر جونکیں لگوائیں یا آبلہ انگیز دوائیں لگانا بھی مفید ہوتا ہے۔
پسلیوں کا عصبی درد	پشت کے چھٹے سے نویں پٹھوں کی عصبی شاخیں	فقر الدم اختناق الرحم کثرت حیض سیلان الرحم ہڈیوں کے امراض سل وغیرہ	یہ درد پسلیوں کے درمیان ہوتا ہے جو لمبی سانس لینے اور چھینکنے سے بڑھ جاتا ہے ہلنے سے اضافہ ہوتا ہے۔	مقام درد پر روغن تارپین کی مالش کریں یا رائی کا پلستر لگائیں اور داخلی طور پر مقویات کا استعمال کرائیں۔
ٹانگ کا اندرونی عصبی درد۔ کرول نیورلجیا	اعصاب قطنی	خراش گردہ سخت زمین پر چت لیٹنا	درد ران اور پنڈلی میں پھیلتا ہے مقام درد ٹھیک عرق النساء کے خلاف یعنی ران پنڈلی اور ٹخنے کے اگلے اور اندرونی جانب پشت یا انگوٹھے اور برابر کی انگلی میں۔	عرق النساء کے مطابق علاج کریں

قسم درد	عصب ماؤف	اسباب	تشخیصی علامات	اصول علاج
درد کمر۔ کمر اور اس کے ارد گرد کا حصہ کا عصبی درد	پشت کے نیچے کے حصے شکم کے سامنے اور آلات خاص کے اعصاب	تکان۔ کمزوری سردی لگنا نقرس وجع مفاصل	پہلے مہرے کے بیرونی کنارے سرین کے اندر کی طرف نیز اعصاب سرین اور آلات تناسل کے مخرج پر محسوس ہوتا ہے دبانے سے کسی قدر زیادہ ہو جاتا ہے۔	روغن تارپین سے سینک کریں۔ اور موضع درد پر روغن کچلہ اور مسکنات کا استعمال کریں
گردن اور گدی کا عصبی درد	گردن کے اوپر کے چار حسی اعصاب	مہروں کا بوسیدہ ہو جانا۔ سمیات آتشک وغیرہ	گلے پشت اور سر و گردن پر ہوتا ہے۔ درد سخت شدید ہوتا ہے۔ سر کا ہلانا مشکل ہو جاتا ہے	مقامی طور پر مخدرات اور مسکنات کا استعمال کریں۔ بجلی لگوائیں آتشک میں پارے کے مرکبات استعمال کریں۔

طبی علاج

اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔ خون میں کوئی سمیت ہو تو اسے رفع کریں قبض دور کریں۔ یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ: صابون رسوت۔ کافور۔ تخم البنج۔ زعفران۔ گوند کیکر۔ جملہ ہم وزن باریک پیس کر سفیدی بیضہ مرغ میں مخلوط کر کے دھوپ میں رکھیں۔ جب تیل کی مانند ہو جائے تو مقام ماؤف پر مالش کریں۔ یہ روغن بھی عصبی دردوں میں مفید ہوتا ہے

نسخہ:۔ جائفل۔ قرنفل۔ زنجبیل ہر سہ ہم وزن سب کو روغن سیاہ میں جلا کر ان کی مالش کریں۔ یہ سفوف تسکین درد کے لئے دیں۔

نسخہ: سورنجان تلخ۔ انٹی فیبرین۔ ہر ایک ایک تولہ۔ پلکش ۲ ماشہ۔ سوڈا بائی سلاس

۱ تولہ۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں۔ اور دو رتی سے ایک ماشہ تک پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ نسخہ بھی نہایت مفید ہے۔

جوہر شفا ست اجوائن ایک تولہ۔ ست پودینہ ایک تولہ۔ کافور ۲ تولہ تینوں ادویہ کو شیشی میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ خارجی استعمال کے لئے چار پانچ قطرے مقام ماؤف پر مل دیں۔ داخلی طور پر چند قطرے شکر یا مصری کی ڈلی پر ڈال کر یا پانی میں ملا کر استعمال کریں۔ یہ سفوف بھی خوب ہے۔

سفوف مرکب فینے سٹین۔ دانہ الائچی کلاں۔ ہر ایک ایک تولہ۔ دونوں کو پیس کر سفوف بنالیں۔ اور چار رتی سے ڈیڑھ ماشہ تک تازہ پانی یا عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔

حب گل آکھ گل آکھ۔ زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ برگ بانس ہر ایک ایک تولہ۔ سب کوٹ چھان کر دانہ نخود کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں صبح و شام پانی کے ہمراہ کھائیں۔

ڈاکٹری علاج مقام ماؤف پر کمفر اور کلوروفل ہر دو مساوی الوزن ملا کر ملیں۔ یا لنی منٹ آف کمفر۔ یا لنی منٹ آف ایکونائٹ۔ یا لنی منٹ آف تارپین ٹائون یا اے بی سی لنی منٹ کی مالش کریں۔ یا بیلاڈونا پلاسٹر لگائیں۔ یہ نسخہ ہر قسم کے عصبی درد کے لئے مفید ہے۔

اسپرین	۷ گرین
فینے سٹین	۶ گرین
کوئین سیلی سیلیٹ	۱ گرین
کیفین سلفیٹ	۱/۲ گرین

سب کو ایک کیپ شول میں ڈال کر ایسا ایک ایک کیپ شول دن میں چار مرتبہ دیں۔

غذا۔ سادہ اور زود ہضم غذا دیں۔

پرہیز۔ ثقیل۔ نفاخ اور زیادہ سرد غذائیں۔ تمباکو۔ شراب اور زیادہ چائے نوشی سے پرہیز کریں۔

کمر کا درد

کمر کا درد ۔ وجع القطن ۔ لمبے گو (Lumbago)

اسباب مرض — تھکن ۔ کمزوری ۔ کثرت کار ۔ سردی لگنا ۔ لیکن زیادہ تر یہ وجع مفاصل سے رونما ہوتا ہے ۔

علامات مرض — دفعتہً کمر میں سخت درد ہوتا ہے ۔ جس سے مریض کسی قدر کمزور ہو جاتا ہے ۔

طبی علاج — سردی موجب مرض ہو تو کمر پر سینک کریں سینگی لگوائیں ۔ اور لوبان ۲ ماشہ یا مصطگی ۳ ماشہ پیس کر ۲ تولہ شہد میں ملا کر چٹائیں روغن قسط یا روغن خردل کی پشت پر مالش کریں ۔ یہ قیروطی بھی مفید ہے ۔

نسخہ قیروطی — موم سفید ۶ ماشہ کو ۲ تولہ روغن گل میں پگھلا کر لوبان مصطگی رومی ہر ایک ۶ ماشہ پیس کر ملا لیں ۔ اور مقام درد پر نیم گرم ملیں ۔ اور شہد خالص ۲ تولہ عرق بادیان ۲ تولہ میں حل کرکے نیم گرم پیویں ۔ اگر فائدہ نہ ہو جائے تو قبل از غذا معجون فلاسفہ ۷ ماشہ پہلے کھلائیں اوپر سے بادیان ۔ انیسون ۔ پرسیاؤشاں تخم کرفس ہر ایک ۶ ماشہ ۔ پانی میں جوش دے کر مل چھان کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں ۔

ڈاکٹری علاج — مریض کو بہ آرام لٹائے رکھیں اسے سردی سے بچائیں سینک کریں ۔ السی اور رائی کی گرم گرم پلٹس باندھیں ۔ بیلاڈونا پلاسٹر اے ۔ بی ۔ سی لنیمنٹ یا لنیمنٹ ٹرپن ٹائن کی مالش کریں ۔ قبض ہو تو سوپ واٹر سے انیما کریں ۔ نقرسی مادہ موجب مرض ہو تو یہ نسخہ دیں ۔

وائنم کالچی سائی	۱۵ منم
پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۵ گرین
سوڈا سیلی سلاس	۵ گرین
ایکوا منتھا پپ تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک میں تھوڑا پانی ملا کر دن میں تین بار دیں ۔

غذا: دودھ وغیرہ سیال غذائیں دیں ۔ پانی جس قدر پینا چاہے مریض کو دیتے رہیں ۔

عرق النساء

لنگڑی کا درد — عرق النساء — سیاٹیکا (Sciatica)

اس مرض میں سرین کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک درد محسوس ہوا کرتا ہے کبھی یہ درد ایک ہی ٹانگ میں ہوتا ہے۔ لیکن کبھی یہ دونوں ٹانگوں میں ہوتا ہے

اسباب مرض وجع مفاصل۔ نقرس۔ سمیت آتشک۔ سرد یا سیلی جگہ پر بیٹھنا یا سونا سخت قبض۔ بعض امراض مقعد وغیرہ۔

علامات مرض سرین کے نیچے جانگ کی پچھلی طرف یہ درد شروع ہوتا ہے۔ اور گھٹنے کے پچھلی طرف اور تا ٹانگ میں ہوتا ہوا باہر کے ٹخنے کے پیچھے تک محسوس ہوتا ہے یہ درد کبھی یکایک لیکن اکثر آہستہ آہستہ شروع ہو کر شدید ہوتا جاتا ہے۔ اگر ایک عرصہ تک یہ درد رہے تو ٹانگ لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے۔

طبی علاج مریض کو سردی سے بچائیں اور مقام درد پر روغن شفا کی مالش کریں خون کی کثرت یا ورم عصب موجب مرض ہو تو بشرط قوت پہلے باسلیق کی فصد لیں۔ بعد میں پنڈلی یا پیر کی پشت پر جونکیں لگوائیں۔ شدت درد میں روغن شبت۔ روغن کنجد۔ روغن گل کی مقام درد پر مالش کریں۔ اور حنظل ایک تولہ روغن گل میں ملا کر لیپ کریں۔ یا تھوڑی افیون روغن حنا میں ملا کر مالش کریں۔ اگر مرض پر کافی دن گذر جائیں تو یہ ضماد کریں۔

نسخہ:۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ مرزنجوش۔ برگ غار ہر ایک ۲ تولہ۔ تخم حرمل ۱/۲ ۱ تولہ سب کو باریک پیس کر حنظل کے حل کئے ہوئے پانی میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں۔

مادہ بلغمی موجب مرض ہو تو مریض کو گرم پانی میں ۲ ماشہ نمک ملا کر پلائیں اور قے کرائیں اور حقنہ کریں اور سرین کے نیچے سنگیاں یا جونکیں لگوائیں۔ تنقیہ بلغم کے بعد روغن فرفیون۔ روغن حنا۔ روغن قسط۔ یا روغن جند بیدستر کی مقام درد پر مالش کریں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو آبلہ انگیز دوائیں مقام درد پر لگائیں اگر مرض مزمن ہو اور کسی طرح آرام نہ آتا ہو۔ تو مقام درد پر داغ دینے سے صحت ہو جاتی ہے۔

کھانے کے لئے یہ سفوف نہایت مفید ہے۔

نسخہ:۔ سورنجان شیریں ۳ ماشہ۔ مصطگی رومی ۳ ماشہ۔ گل سرخ ۶ ماشہ

برگ سناکی ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ کابلی ۶ ماشہ۔ بوزیدان ۶ ماشہ۔ تربد سفید ۴ ماشہ۔ نمک لاہوری ۴ ماشہ۔ ریوند چینی ۵ ماشہ۔ سونٹھ ۵ ماشہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ہر روز ۷ ماشہ کی مقدار میں آب گرم کے ساتھ سوتے ہوئے کھائیں۔ یہ گولیاں مفید ہیں۔

نسخہ حبوب:۔ سورنجان۔ مصطگی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ سناکی۔ تربد سفید۔ افیون۔ زیرہ سفید ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر گلاب میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک رات کو سوتے وقت گرم پانی سے کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں۔ درد کے مقام پر ٹنکچر آئیوڈین یا السی اور رائی کا پلستر۔ یا اے۔ بی۔ سی لینی منٹ کی مالش کریں۔ قبض کو رفع کریں۔

ٹیبلیٹ آف کوڈین کمپاؤنڈ یا نووا پائرین دیں۔ شدید علامات رفع ہو جانے پر مقام درد پر کسی روغن کی مالش کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔

رفع درد کے لئے اٹروپین سلفاس کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ وٹامن بی کا عضلی ٹیکہ جدید اور مفید علاج ہے۔ اس سے پٹھوں میں قوت پیدا ہو کر درد رفع ہو جاتا ہے۔

پلانے کے لئے یہ دوا مفید ہے۔

امونیا کلورائیڈ	۲۰ گرین
پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۴ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ بوند
ایکوا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں۔

نمک کا طبعی محلول ۵۰ تا ۸۰ سی سی پچکاری کے ذریعہ قنات عجزی (سیکرل کینال) میں داخل کریں۔ چونکہ اس عمل سے مریض کو کافی درد ہوتا ہے۔ اس لئے رفع درد کے لئے دس سی سی نووکین سولیوشن نصف فی صدی کا ٹیکہ کرائیں۔ یا دردناک عصب پر عمل جراحی کرائیں۔

ضعفِ اعصاب

عصبی کمزوری — ضعف اعصاب — نیورس تھینیا
(Neuresthenia)

اس مرض میں عصبی قوت کم یا زائل ہو جانے سے نظام عصبی کے افعال میں کسی قدر خرابی اور کمزوری آجاتی ہے۔

اسباب مرض اس کا سبب وراثت ہے۔ پیدائشی کمزوری اور دماغی۔ نفسانی یا جسمانی شدید تکان بھی اس کی پیدائش میں مدد دیتے ہیں۔ بعض شدید متعدی امراض مثلاً تپ محرقہ۔ یا نزلہ وبائیہ یا بعض مزمن امراض مثلاً سل۔ سرطان۔ آتشک ذیابیطس اور بدہضمی وغیرہ یا کثرت جماع اور جلق۔ بعض منشی اشیاء کا کثرت استعمال اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

علامات مرض کمزوری طبیعت ہمتی۔ چڑچڑاپن اس مرض کی خاص علامات ہیں۔ اس کے علاوہ بے خوابی۔ سخت کمزوری۔ اختلاج۔ درد سر درد پشت بدہضمی۔ بھوک کی کمی۔ قبض۔ دماغی پریشانی۔ بے چینی وغیرہ بعض مریضوں میں خون کی کمی۔ ضعفِ دل۔ خفقان۔ کام کاج میں دل نہ لگنا۔ مردوں میں درد خصیہ اور عورتوں میں درد خصیۃ الرحم وغیرہ مشہور علامات ہیں۔

طبی علاج مریض کو اعتدال کی زندگی بسر کرائیں۔ نیز اسے غم و فکر سے بچائیں محرکات کا استعمال نہ کرائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔

ازالہ سبب کے ساتھ اعصاب کو تقویت دیں۔ اس غرض کے لئے کشتہ فولاد ایک چاول۔ جدوار جالینوس ۲ ماشہ کے ساتھ صبح و شام دیں۔ ضعف معدہ کی شکایت میں کشتہ طلا ایک چاول خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ ماشہ ملاکر عرق عنبرہ تولہ کے ساتھ دینا بہتر ہے۔

اگر ضعف عصبی کے ساتھ ضعف جنسی ہو تو کشتہ طلا ایک چاول ربوب کبیر ۲ ماشہ میں ملاکر شیر گاؤ پاؤ بھر کے ساتھ کھلائیں۔ ضعف اعضائے رئیسہ میں ماء الذہب ۵ قطرے ماء اللحم عنبری ۵ تولہ میں ملا کر صبح و شام دیں۔

نسخہ ماء الذہب:۔ تیزاب شورہ ۳ حصے۔ تیزاب نمک ۴ حصے۔ ان دونوں کو ایک ٹھری بوتل میں ڈال کر ملالیں۔ مگر اس کے منہ کا کچھ حصہ کھلا رہے۔ پھر اس میں

ایک تولہ لے کر اس میں ۱۱ ماشہ سونا ڈال دیں۔ کچھ عرصہ بعد سونا حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس محلول میں ۳ تولے پانی ملا لیں۔

آنند رسائن ست سلاجیت ۵ تولہ۔ کچلہ مدبرہ تولہ۔ کشتہ فولاد ۴ تولہ۔ سیاہ مرچ ۸ تولہ۔ زعفران کشمیری ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر شہد میں ایک رتی کی مقدار میں گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی روزانہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

اعصاب کی کمزوری، ضعفِ اعضائے رئیسہ۔ ضعف ہاضمہ۔ دائمی قبض۔ بواسیر۔ کمی خون۔ ضعف باہ۔ سرعت۔ احتلام اور جریان میں بہت مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج فیلوز سیرپ یا ایسٹنز سیرپ وغیرہ استعمال کرائیں۔ ذیل کا نسخہ عصبی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہے۔

زنک فاسفائڈ	۲ گرین
زنک برومائیڈ	۲۰ گرین
زنک ویلیریے نیٹ	۲۰ گرین

سب کو یکجائی ملا کر تیس گولیاں بنا لیں۔ اور ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔

غذا: پرندوں کا گوشت۔ دنبے یا بکری کا گوشت۔ کلہ پائچہ۔ گیہوں کی موٹی روٹی۔ چاول۔ آش جو۔ بادام وغیرہ مغزیات۔ مچھلی۔ ٹماٹر۔ پالک وغیرہ زود ہضم سبزیاں۔ دودھ۔ مکھن۔ غذا سے پہلے اور بعد میں کم از کم ایک گھنٹہ بالکل آرام کریں۔

پرہیز: سخت گوشت۔ آلو گوبھی۔ بینگن۔ چقندر اور مٹھائیوں سے۔

شدید عضلاتی کمزوری

شدید عضلاتی کمزوری۔ ضعفِ اعصابِ شدید۔ مائی استھینیا گریوس

(Myastnenia Gravis)

یہ خطرناک مرض بلوغت سے پہلے شاذ ہی دیکھنے میں آتا ہے۔

اسباب مرض اس کا سبب تاحال معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ اکثر ناک و حنجرہ کے شدید تعدیہ اور گلہڑ کے بعد نمودار ہوتا ہے۔

علامات مرض یہ مرض بتدریج ترقی کرتا ہے۔ ابتدا میں عام اعصاب دماغی سے متعلقہ بیرونی عینی عضلات ماؤف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ استرخاء

الجھن کی شکایت ہو جاتی ہے۔ یا سر بوجھل معلوم ہوتا ہے۔ کھانا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ جوں جوں مرض ترقی کرتا ہے۔ گردن۔ اطراف جسم اور دھڑ کے اختیاری عضلات تک مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کی خاص تشخیصی علامت یہ ہے۔ کہ تھکن کے ساتھ عضلات کا استرخا بڑھ جاتا ہے۔ اور صبح بیدار ہونے پر اس میں کمی ہوتی ہے۔

علاج اٹروپین سلفیٹ ۱/۱۰۰ گرین کا انجکشن کر کے نصف گھنٹہ بعد پروسٹگمین ۲ ملی گرام کا زیر جلد انجکشن کریں۔ یہ فوری اثر دکھاتی ہے۔ لیکن اس کا اثر ۳ یا ۴ گھنٹے تک رہتا ہے۔ یا پروسٹگمین ۔ ملی گرام دن میں ۳ بار کھلائیں۔ اور اس کی اعانت کے لئے پوٹاسیم سٹریٹ ۲۰ گرین یا افیڈرین ۱/۲ گرین دن میں ۲ بار دیں۔

متعدی امراض

لگنی بیماری	مرض متعدی	کن ٹے جی اس ڈیزیز

(Contagious Disease)

چھوت کی بیماری	مرضِ مُسری	ان فیکشس ڈیزیز

(Infectious Disease)

آتشک

محققین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ۱۴۹۳ء سے پہلے یہ مرض یورپ میں نہ تھا۔ لیکن امریکہ کی دریافت کے بعد کولمبس کے ملاحوں کے ذریعہ یہ مرض یورپ میں پھیلا اور نیپلز پر فرانسیسی حملہ کے وقت جب ہسپانیہ کی فوجیں شاہ فرانس کی مدد کو آئیں تو ان کے ذریعہ یہ نیپلز میں پھیلا۔ اور پھر یہ فرانسیسی افواج میں پھیل گیا۔ اسی سال یہ اطالیہ میں پھیلا۔ اور پھر تمام یورپ اچانک اس آبلہ فرنگ سے لذت اندوز ہوگیا۔ ابتداً یہ خیال تھا۔ کہ یہ وبائی مرض ہے۔ بعد میں یہ معلوم ہوگیا کہ زیادہ تر مجامعت سے ہوتا ہے۔ اور مادہ مرض جسم میں پیوست ہو جاتا ہے۔ حکیم پاکلسوس سے اس کا موروثی ہونا ملاحظہ کیا۔ شروع میں آتشک حقیقی اور آتشک مجازی کو ایک ہی مرض خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن ۱۹۰۵ء میں ڈاکٹر شاڈن نے اس مرض کے مخصوص کیڑے

سپائرو کیٹا پلیڈا کو معلوم کیا۔ اور پھر سنہ ۱۹۱۰ء میں جرمن کے ڈاکٹر اہرلک اور جاپان کے ڈاکٹر ہاٹا نے متفقہ ریسرچ سے سنکھیا کا ایک خاص مرکب ایجاد کیا۔ جس کے استعمال سے مرض سے کلی طور پر نجات ہو جاتی ہے۔

آتشک حقیقی

آتشک آبلۂ فرنگ سفلس (Syphihs)

یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ جو مادۂ مرض کے جسم میں پیوست ہونے یا موروثی طور پر والدین سے حاصل ہوتی ہے۔ اسے سپائرو کیٹا پلیڈا (Spirochaeta Pallida) نامی جرثومہ پھیلاتا ہے جسے ڈاکٹر شاؤڈن نے سنہ ۱۹۰۵ء میں دریافت کیا تھا۔ یہ کیڑا تمام مریضانِ آتشک کے ابتدائی زخم میں، ان کے خون میں جلدی داغ، دھبوں، زردوں اور پھنسیوں میں منہ اور مقعد کے چھتوں اور تلی وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا اصلی سبب تو یہی جرثومہ ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔ جو مختلف طریقوں سے انسان کے جسم میں پہنچکر مرض کو پیدا کرتا ہے۔

طریق تعدیہ اس مرض کی چھوت اکثر مجامعت ہی سے لگا کرتی ہے۔ کبھی مریض آتشک کا بوسہ لینے یا اس کا جھوٹا کھانے یا اس کے جھوٹے برتنوں میں کھانا کھانے یا اس کے ساتھ سونے یا اس کا لباس پہننے سے یہ مرض ہو جایا کرتا یہ مرض ابتدا سے لے کر دوسرے درجے کے اخیر تک متعدی ہوا کرتا ہے۔

مجامعت سے اس مرض کا زہر تندرست کو لگ جاتا ہے۔ پہلے یہ مرض اعضائے تناسل پر ظاہر ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات انگلی۔ پیٹرو۔ لب۔ رخسار پر اس مرض کا مواد لگنے سے یہ زخم وہیں نمودار ہو جاتا ہے۔ پھر تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔

اقسام مرض

طریق تعدیہ کے لحاظ سے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔

ا۔ آتشک مکسوبہ (Acquired Syphilis) اس قسم کے آتشک میں مواد لگنے کی جگہ یا مقام سرایت پر ایک سخت پھنسی یا ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ دو تین ماہ بعد جسم پر سرخ سرخ دانے (دو وڑے) نکل

آتے ہیں۔ بخار ہوتا ہے جسم کے غدود جاذبہ بڑھ جاتے ہیں۔ ایک دو سال بعد جلد عضلات۔ ہڈیوں اور اندرون اعضا میں گمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آخرکار جسم میں ایسے تغیرات نمودار ہو جاتے ہیں۔ کہ استرخائے عامہ (جنرل پریلیسس) اور لوکو موٹر ایٹکسی وغیرہ امراض میں مبتلا ہونے کے لئے طبیعت مستعد ہو جاتی ہے اس مرض کے تین درجے ہوتے ہیں۔

۱۔ پرائمری سفلس (Primary Syphilis) مواد کے جسم میں داخل ہونے کے تین مہینے بعد اس مقام پر پہلے ایک سخت اُبھار یا ایک سُرخ پھنسی پیدا ہوتی ہے۔ یہ رفتہ رفتہ بڑھ کر پھٹ جاتی ہے۔ اور ایک زخم بن جاتا ہے۔ زخم کو دبائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی سخت گری جلد کے اندر پیدا ہو گئی ہے۔ زخم میں درد نام کو نہیں ہوتا۔ اور اس میں سے مواد بھی بہت کم نکلتا ہے۔ زخم کے نمودار ہونے کے پانچ سات روز بعد جنگاسہ کے غدود جاذبہ متورم ہو کر سخت ہو جاتے ہیں۔ جو دبانے سے سخت معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں درد نہیں ہوتا۔ آتشک کے زخم کو ہارڈ شانکر کہتے ہیں۔

۲۔ سیکنڈری سفلس (Secondary Syphilis) زخم آتشک کے نمودار ہونے کے ۲ ماہ بعد یہ درجہ شروع ہوتا ہے۔ اس میں جلد اور جھلیوں میں پھنسیاں اور چھالے نمودار ہوتے ہیں۔ کبھو پلکوں اور سر کے بال گر جاتے ہیں۔ گلے میں بار بار ورم ہو کر آواز بھرا جاتی ہے جسم پر سُرخ دانے چھاتی اور بازوؤں سے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان دانوں کا خاصہ یہ ہے کہ ان میں درد۔ جلن۔ خارش نہ ہوگی۔ کلائی اور ٹانگوں کی لمبی ہڈیاں یعنی نلیوں میں خصوصاً رات کے وقت درد ہونے لگتا ہے جسم کے تمام غدود جاذبہ خاص طور پر جنگاسہ اور گردن کی پچھلی طرف کے غدود بڑھ کر سخت ہو جاتے ہیں۔ اس کی میعاد عموماً ایک سال ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا علامات عام طور پر ۱۲ ماہ بعد بالکل رفع ہو جایا کرتی ہیں۔ لیکن بعض مریضوں میں درجہ دوم اور سوم کے درمیانی عرصہ میں گاہے گاہے چند علامات پیدا ہو کر مریض کو یہ یاد دلاتی رہتی ہیں۔ کہ آتشک کی بلا ابھی تک اس کے جسم کے اندر ہے۔ مثلاً پھنسیوں۔ برسوں کے بعد ٹانگوں وغیرہ میں گول گول زخم نمودار ہو جاتے ہیں۔ جنہیں روپیا کہتے ہیں۔ ان پر کھرنڈ بن جاتا ہے۔ اور زخم نیچے بڑھتا رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوؤں میں چنبل کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ٹرشری سفلس

(Tertiary Syphilis) مختلف اعضاء واحشا میں گمیاں یا گلٹیاں پیدا ہو کر بعض اوقات وہ نرم اور متقرح ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کی گمیاں جلد۔عضلات۔ زبان وحلق۔ امعاء، دماغ نخاع۔ اعصاب۔ دل، پھیپھڑے۔ جگر۔ تلی۔ گردوں اور ہڈیوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہڈیوں میں جو ابھار پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں رات کے وقت سخت درد پیدا کرتا ہے۔ تالو وغیرہ میں زخم ہو کر وہ گل جاتا ہے۔ کبھی ناک کا بانسہ گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے۔ مریض لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔

بعض محققین لوکو موٹر ایٹیکسیا (ہزال النخاع) کو اس مرض کا چوتھا درجہ قرار دیتے ہیں۔

موروثی آتشک

پیدائشی آتشک　　آتشک مولودی　　کن جینی ٹل سفلس
(Congenital Syphilis)

موروثی آتشک　　آتشکِ موروثی　　ہیریڈیٹری سفلس
(Hereditary Syphilis)

حمل ٹھہرنے کے وقت یہ مرض بذریعہ نطفہ والد کی طرف سے یا والدہ کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ آتشکی نطفہ عام طور پر کمزور اور ناقص ہوا کرتا ہے۔ اس لئے رحم مادر میں اس کی مناسب پرورش نہیں ہوتی۔ پس حمل بار بار ساقط ہو جاتا ہے۔ یا بچہ پیدا ہو کر جلد مر جاتا ہے یا پیدائش کے بعد گوناگوں عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں۔ منہ اور حلق میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ بعض مقامات چھل کر وہاں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بال کمزور ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ٹانگوں کی ہڈیاں خم کھا جاتی ہیں۔ جوڑ متورم ہو جاتے ہیں۔ وغیرہ۔

آتشک مجازی

(Soft Chancer) سافٹ شینکر

یہ ایک قسم کا متعدی مرض ہے جو زنا کے بعد عضو مخصوص پر ہو جایا کرتا ہے۔

اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا کرم ہوتا ہے۔ جیسے ڈاکٹر ڈیوکرے نے دریافت کیا تھا۔ اس مرض کا مواد سخت متعدی ہوتا ہے۔ لیکن وہ خون میں داخل ہو کر کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ مواد لگنے کے ۲۴ گھنٹے بعد عضو تناسل پر خارش ہو کر ایک یا متعدد پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں تیسرے روز رطوبت پیدا ہو کر ایک یا متعدد پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ اور تیسرے روز رطوبت پیدا ہو کر آبلہ بن جاتا ہے۔ پانچویں روز رطوبت پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک زخم بن جاتا ہے۔ یہ زخم مردوں میں حشفہ یا اس کی جلد کے اندر مجری البول کے منہ پر یا اس کے اندر عضو تناسل کی جلد پر۔ عورتوں میں لب ہائے اندام نہانی پر یا اندام نہانی کے اندر اور رگلے رحم پر پیدا ہوتا ہے۔ اس زخم کے پیدا ہوتے ہی جنگاسہ کے غدد متورم ہو جاتے ہیں۔ جن میں پیپ پڑ کر بدھیں بن جاتی ہیں۔ جو پھٹ کر زخموں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اس قسم کے زخم گہرے ہوتے ہیں۔ جن کے چاروں طرف ورم۔ کنارے صاف اور قدرے ابھرے ہوئے جن سے مواد بکثرت خارج ہوتا ہے۔ مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ وغیرہ۔

طبی علاج مرض کے درجہ اول و دوم میں منضج و مسہل سوداوی کے بعد میں سیماب یا مرکبات سیماب کا علاج کرائیں۔ درجہ سوم میں عشبہ وچوب چینی کا استعمال کریں۔ ماء الجبن کا استعمال بھی نہایت مناسب ہے۔ آتشکی مواد کی غلظت اور کثرت ہو تو مسہل کے بغیر چارہ کار نہیں۔ چنانچہ شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ منڈی۔ ہلیلہ سیاہ۔ صندل سرخ۔ ہر ایک سات ماشہ۔ عناب ۵ دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب ۴ تولہ شامل کر کے ۱۲ روز تک بطور منضج پلائیں۔ اور شام کو معجون عشبہ ۷ ماشہ عرق عشبہ ۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ اس کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل ذیں سات روز تک پلائیں۔ مسہلوں سے فارغ ہونے کے بعد دو روز تک یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ تبرید زہر مہرہ ایک ماشہ۔ طباشیر ۱ ماشہ دونوں کو پیس کر خمیرہ گاؤزبان یا معجون عشبہ ایک تولہ میں ملا کر چاندی کے ورق میں لپیٹ کر پانی کے گھونٹ سے نگلوائیں۔ دانتوں کو نہ لگنے پائے۔ اسے ایک عرصہ تک استعمال کرنے سے شفائے کامل ہو جاتی ہے۔

ذیل کا سفوف بھی نہایت عمدہ فوائد کا حامل ہے :-

سفوف سیماب پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ فلفل سیاہ۔ ہر ایک دو ماشہ۔ سیماب ایک ماشہ۔ شکر ۲۱ تولہ۔ باہم ملا کر ۱۰ پڑیہ بنالیں۔ ایک پڑیہ صبح ایک پڑیہ شام عرق گلاب کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

یہ گولیاں بھی بہت مفید ہیں۔

حب رسکپور:۔ رسکپور ۲ رتی۔ فلفل سیاہ۔ قرنفل۔ ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو آب برگ پان سے کھرل کر کے گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ہمراہ عرق گلاب دیں۔

زخموں پر یہ مرہم لگائیں۔

مرہم دافع آتشک مردار سنگ۔ خاکستر خرمہرہ زرد۔ کات سفید۔ ہڑتال گئودنتی (کوئلوں پر جلائی ہوئی) الائچی خرد مع پوست ہر ایک ۱۰ ماشہ سلیکھڑی۔ کافور۔ کباب چینی۔ ہر ایک ۲ ماشہ۔ طباشیر سفید ۱۲ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں۔ اور سو مرتبہ دھوئے ہوئے مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔

آتشک مجازی میں داخلی طور پر وہی نسخہ دیں جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور زخموں کو نمر بھلا کے کاڑھے یا نیم کے پانی سے دھو کر ان مرہم میں سے کوئی ایک لگائیں۔

مرہم رال رال۔ سفیدہ اب۔ تلخی۔ دم الاخوین۔ مردار سنگ۔ توتیائے کرمانی۔ سیندور۔ گلنار۔ فوفل سوختہ۔ ہر ایک ایک حصہ۔ موم دو حصہ۔ روغن گاؤ ۳ حصہ۔ پہلے توتیا کو ایک مٹی کی رکابی میں رکھ کر آگ پر رکھ کر بھونیں۔ پھر دیگر ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر اور روغن موم کو باہم ملا کر مرہم بنا کر کام میں لائیں۔

مرہم چوب چینی مردار سنگ۔ شنگرف۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ کات ہندی۔ چوب چینی ہر ایک ۱۴ ماشہ۔ موم سفید ۲ تولہ۔ مسکہ گاؤ آٹھ تولہ۔ مرہم بنا کر کام میں لائیں۔

دیگر مردار سنگ۔ نیلا تھوتھا۔ شنگرف۔ رال۔ کتھہ۔ راکھ کوڑی۔ سیندور تلوں کے تیل کے ساتھ گرم کر کے مرہم تیار کریں۔

اندرونی طور پر حب رسکپور۔ حب سیماب یا عرق عشبہ وغیرہ پلائیں۔

ڈاکٹری علاج سب سے پہلے آتشک حقیقی کا علاج کیا جاتا ہے۔

ابتدائی زخم آتشک کو صاف رکھنا ہی کافی ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے زخم کو گرم پانی سے دھو کر اس پر کیلومل یا آیوڈوفارم یا آرتھوفارم یا آیوڈول یا ارسٹول چھڑک دیا کریں۔ یا ۳ فی صدی کیلومل والی لینولین لگا دیا کریں۔ یا بلیک واش میں لنٹ

تر کر کے زخم پر رکھا کریں۔ آئیوڈوفارم کی ناخوشگوار بو کو کم کرنے کے لئے اس میں تھوڑا سا یوکلپٹس آئل ملا لیا کریں۔

داخلی طور پر درجہ اول میں پارہ یا اس کے مرکبات استعمال کئے جائیں تو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن آج کل رگانے اور کھلانے کی دواؤں پر انجکشن کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ سمّ الفار کے مرکبات اس سلسلہ میں خاص کامیابی سے دو چار ہوئے ہیں۔ چنانچہ این۔ اے۔ بی (نیوارسفنامین) سب سے بہتر خیال کیا جاتا ہے اسے خراش اور تیز ہونے کی وجہ سے صرف بذریعہ ورید استعمال کیا جاتا ہے۔ نیوسالورسان اور نیوآرسنوبنزل بھی نہایت مفید اور بکثرت مستعمل ہیں۔ ان دواؤں کے ٹیکے رگوں میں ہفتہ وار کئے جاتے ہیں۔ پورے قد اور وزن کے آدمی کے لئے پہلے اور دوسرے ٹیکے کی مقدار ۳۰، گرام تیسرے اور چوتھے ٹیکے کی مقدار ۴۵، گرام ہے۔ پانچویں ٹیکے کی مقدار بھی یہی ہے۔ پھر دو ہفتہ کا وقفہ دے کر ۶۰، گرام کے تین ٹیکے کئے جاتے ہیں۔ لوسلورسن۔ سلفارسفنامین۔ ایسی ٹل آرسن۔ سلفر سنول۔ سمّ الفار ہی کے ٹیکے ہیں جنہیں عضلاتی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیکے ہفتہ میں دوبار سُرین کے عضلہ میں لگائے جاتے ہیں۔ سمّ الفار کے ساتھ سیماب کے مرکبات سونے پر سہاگے کا کام دیتے ہیں۔ اصول علاج یہ ہے کہ پارہ اور سنکھیا کے ٹیکے باقاعدہ کئے جائیں۔ اور کورس کے اختتام پر آیوڈین کے مرکبات کا خوردنی استعمال کریں۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۵ تا ۱۰ گرین پانی میں گھول کر دن میں ۳ بار دیں۔ ایک دو ماہ کے وقفہ کے بعد پھر مذکورہ ٹیکے لگائیں۔ یہ علاج ایک سال تک جاری رہتا ہے۔ اگر اس کے بعد خون کا نتیجہ منفی برآمد ہو۔ تو مزید ایک سال علاج جاری رکھیں۔

آج پارہ کی بجائے بسمتھ کے مرکبات مثلاً بسمتھ سیلی سلاس۔ بسمو سٹیب۔ بسمتھ میٹیل۔ کوئن بی ریسمول۔ بس گلو سول وغیرہ زیادہ پسند کئے جاتے ہیں۔ وریدی ٹیکہ کے بعد کبھی قے ہو جایا کرتی ہے۔ اس صورت میں ٹیکے سے چار گھنٹے پہلے غذا کھا لینی چاہیئے۔ جگر پر ٹیکے کے مضر اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ٹیکے سے پہلے ایک یا نصف اونس گلوکوز کا شربت پلانا مفید ہوتا ہے۔

جدید علاج اس مرض کا جدید علاج پینی سلین ہے ابتدائی درجہ میں ۴۰ ہزار یونٹ کا ہر تین گھنٹہ بعد دن اور رات میں ۶۰ مرتبہ عضلاتی ٹیکہ کرنے سے مرض ساڑھے سات روز میں رفع ہو جاتا ہے۔ ۵۰ ہزار سے ایک لاکھ یونٹ

تک تین تین گھنٹہ بعد متواتر ساٹھ ٹیکوں سے مرض کی تمام علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ لیکن مرض جلد عود کر آتا ہے۔ اس لئے پینی سلین کے علاج کے بعد سیم الفار۔ سیماب یا بسمتھ کے مرکبات کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ایام حمل میں آتشک کو دور کرنے کے لئے پینی سلین بہت نافع ہے۔ ننھے بچوں کی پیدائشی آتشک میں پینی سلین ۲۰ ہزار یونٹ ہر تیسرے گھنٹہ استعمال کی جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل ادویہ کھانے اور لگانے کے کام آتی ہیں۔

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۸ گرین
لائیکوار ہائیڈراجرائی پرکلور	۱۰ منم
انفیوژن آرنشیائی کمپ تا	½ اونس

درجہ دوم کی آتشک میں ایسی ایک ایک خوراک نصف گلاس پانی میں غذا کے بعد دو بار دیں۔

پوٹاسیائی آئیوڈائیڈ	۱۰ گرین
ٹنکچر سنکونی	۱ ڈرام
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

پوٹاسیائی آئیوڈائیڈ	۱۰ گرین
پوٹاسیائی بائی کارب	۱۰ گرین
ایکسٹریکٹ سارسی لیکوڈ	۱ ڈرام
ایکسٹریکٹ کیسکارا لیکوئڈ	۵ منم
ایکوا کلوروفارمائی	۱ اونس

آتشک کے درجہ سوم میں مفید ہے۔ ایسی ایک ایک خوراک دوا نصف گلاس پانی کے ہمراہ دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

ہائیڈرارج پرکلور	۲ گرین
ایسڈ نائٹرک ڈل	۳۰ منم
ٹنکچر	۱ اونس
ایکوا	۸ اونس

اگر منہ میں آبلے پڑ گئے ہوں تو اس میں سے چمچہ بھر دوا گلاس بھر پانی میں ملا کر دن

میں تین بار کلیاں کریں۔

کیلومل	۳۲ گرین
لینولین	۶۷ گرین
ویزلین	۱ گرین

مرہم بنالیں۔ یہ مرہم نہایت ہی مفید ہے۔ مشتبہ مباشرت کے بعد اگر آتشک کی چھوت لگنے کا اندیشہ ہو۔ تو مقام مخصوص کو مرکری لوشن سے دھو کر اس مرہم کی مالش کریں۔ اور آدھ گھنٹہ بعد گرم پانی اور صابن سے دھو ڈالیں۔ یہ مرہم آتشکی زخموں کے لئے نہایت مفید ہے۔

آتشک مجازی کا علاج

زخم کو بلیک واش سے دھو کر صاف کرلیں۔ بلیک واش کا نسخہ یہ ہے۔

کیلومل	ایک حصہ
لائم واٹر	۱۲۶ حصہ

زخم پر آئیوڈوفارم یا آئیوڈول چھڑک کر پٹی باندھیں۔ پٹی ہر چوتھے گھنٹے بدلتے رہیں۔ آئیوڈوفارم کی ناخوش گوار بو سے بچنے کے لئے آئیوڈول یا ارسٹول اور یکلوفارم استعمال کریں۔ اگر اس علاج سے زخم درست نہ ہوں بلکہ اس کی سطح بدنما زردی مائل ہو۔ تو نائٹریٹ آف مرکری یا خالص کاربالک ایسڈ وغیرہ سے سطح زخم کو جلا ڈالیں۔ اس سے ناسد انگور جل کر گر جائے گا۔ اور صحت نما سُرخ سطح نکل آئے گی۔ پھر آئیوڈوفارم وغیرہ سے ڈریس کرنے سے جلد صحت ہو جائے گی۔

ٹیکے سے علاج

پینی سلین ایک لاکھ یونٹ کا ہر تیسرے گھنٹے انجکشن کریں۔ کم از کم ۲۴ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ۴۸ گھنٹے میں مریض کو شفائے کامل ہو گی۔

ڈیوکرے بیسی لس ویکسین (Ducrey's Bacillus Vaccine)

(ڈکیبو ریٹیو) کے درجہ دار چھ عضلاتی انجکشن ایک سی سی سے شروع کر کے ۵ سی سی تک ہر تیسرے دن لگائے جاتے ہیں۔ یہ دوا پندرہ سی سی کی ربڑ کی ٹوپی والی شیشی میں ملتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بذریعہ وریدی انجکشن ایک سی سی سے شروع کر کے آدھا آدھا سی سی بڑھا کر صرف ۳ سی سی تک مقدار لی جانی چاہیے۔ بعض اوقات وریدی ٹیکہ لگانے سے ایک دو گھنٹہ بعد لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۴ یا

١٠٥ ہوتا ہے۔ یہ بخار ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر اتر جاتا ہے۔ یہ ویکسین زیر جلد ٹیکہ سے استعمال نہیں کی جاتی۔ اور مرض شروع ہونے سے آٹھ روز تک فائدہ نہیں کرتی۔

اس مرض میں سلفاڈایازین کی دو ٹکیاں۔ سوڈا بائی کارب ½ ڈرام۔ پانی حسب ضرورت میں ملا کر تین تین گھنٹہ بعد استعمال کرانا بھی مفید ہے۔ تقریباً ۳ سے ۵ روز تک علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ اور ٹیکہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

غذا۔ اگر مریض کمزور ہو تو غذا مقوی دیں۔ اور اندرونی طور پر سارسا پریلا کا استعمال کرائیں۔

پرہیز:۔ ورزش۔ ترشی۔ زیادہ شیرینی۔ گوشت گائے۔ شراب زیادہ گرم چیزیں۔ مثلاً بینگن بیضی لہسن۔ گڑ کی بنی ہوئی چیزیں۔ دال مونگ۔ مسور وغیرہ نمک کا استعمال کم کریں۔ اور دودھ کا استعمال بہت کم۔

سوزاک

سوزاک ۔ حرقتہ البول ۔ گنوریا (Gonorrhoea)

یہ ایک چھوت دار بیماری ہے جس میں پیشاب کی نالی متورم ہو کر اس سے پیپ آنے لگتی ہے۔ اس مرض کا باعث ایک خوردبینی کیڑا ہے جسے گانوکوکس کہتے ہیں۔ یہ مرض انسان سے خاص ہے۔

نوٹ:۔ پیشاب کی نالی (یوریتھرا نائزہ) بعض دیگر اسباب سے بھی متورم ہو جاتی ہے۔ اور اس سے پیپ آنے لگتی ہے۔ مثلاً حائضہ کے ساتھ جماع کرنے سے یا سیلان الرحم کی مریضہ سے جماع کرنے سے بھی یہ کیفیت رونما ہو جاتی ہے نقرس کے مریض جن کے پیشاب میں ایسے حد ترشی ہوتی ہے۔ جب زیادہ مصالحہ جات یا شراب کباب کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ تب ان کے پیشاب میں جلن ہو کر نائزہ متورم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا ورم نہ تو متعدی ہوتا ہے اور نہ اس میں سوزاک کے مخصوص کیڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے یوریتھرائی ٹس سمپل یا ورم مجری البول ساذج کہتے ہیں۔ اسے سوزاک سے مشخص کرنے کے لئے خوردبینی امتحان کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

اسباب مرض — اس مرض کی ابتدا فاحشہ عورتوں سے ہوتی ہے۔ اور گورے رنگ والے اشخاص کو یہ مرض شدید ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض — مجامعت کرنے کے دوسرے یا تیسرے روز اور گاہے پانچویں

یا ساتویں روز سوراخ بول سُرخ اور متورم ہوجاتا ہے۔ نیز اس میں خراش اور جلن ہوتی ہے۔ پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کی پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ تین چار روز بعد یہ علامات شدت اختیار کرجاتی ہیں ورم زیادہ ہوجاتا ہے۔ پیشاب سخت درد اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔ سبزی مائل زرد رنگ کی گاڑھی پیپ زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتی ہے۔ چنگاسہ کے غدد متورم ہوجاتے ہیں۔ کمر اور کولہے میں درد ہوتا ہے۔ اکثر بخار ہوتا ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ بھوک مرجاتی ہے کبھی عضو ایسا دردناک ہوجاتا ہے کہ ذرا سا کپڑا چھو جائے تو جان پر بن جاتی ہے۔ پیشاب کی نالی اس قدر سوج جاتی ہے کہ پیشاب رُک جاتا ہے۔ یا اس سے خون جاری ہوجاتا ہے۔ دو تین ہفتہ بعد علامات میں تخفیف شروع ہوجاتی ہے۔ چنانچہ پیشاب کرتے وقت خفیف درد اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ پیپ آنی بھی کم ہوجاتی ہے۔ اگر مناسب علاج کیا جائے۔ تو دو تین ہفتوں میں کامل آرام ہوجاتا ہے۔ ورم کا پیشاب کی نالی کے پچھلے حصہ کی طرف پھیلنا ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے غدہ قدامیہ خصیتین۔ قنوات منویہ مبتلائے مرض ہوکر طرح طرح کے عوارضات پیدا ہوجاتے ہیں۔

اگر مدتوں پیپ آتی رہے اور کبھی کبھی جل کر اور درد سے آئے۔ تو اسے قرحہ (Gleet) کہتے ہیں۔ اس صورت میں پیشاب کی نالی میں کچھ زائد ریشے پیدا ہوکر نالی کا وہ حصہ تقریباً تنگ یا بند ہوجاتا ہے۔ اسے تضیق نالیزہ (سٹرکچر آف یوریتھرا) کہتے ہیں۔ یہ حالت نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

طبی علاج شروع مرض میں مدرات و منقیات قرحہ استعمال کریں۔

نسخہ:۔ پوست خالسہ ایک تولہ ریزہ ریزہ کرکے رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل کر صاف کریں۔ اور شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

نسخہ:۔ روغن صندل ایک ماشہ بتاشہ میں ڈال کر پہلے کھلائیں اور پیچھے سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں ملا کر پلائیں۔

نسخہ:۔ خار خسک۔ تخم خربزہ۔ تخم خیارین۔ تخم کاہو۔ تخم کاسنی۔ برادہ صندل سفید ہر ایک ۵ ماشہ۔ سب ادویہ کو بھگو کر ان کا شیرہ نکال لیں۔ اس میں شربت بزوری بارد ۳ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

نسخہ ۵۔ کیکر کی کونپلیں سات ماشہ لے کر پانی میں شیرہ نکال کر اور شکر سفید ایک تولہ ملا کر دو ہفتہ تک پلائیں۔

نسخہ ۶۔ گندھک شورہ قلمی مساوی الوزن دونوں کو لوہے کے ظرف میں رکھ کر اوپر سے اس برتن کے منہ کے برابر دوسرا برتن رکھ کر گل حکمت کریں۔ اور چولہے پر رکھ کر نیچے آنچ جلائیں۔ جب کھیل ہو جائے۔ اتار کر بحفاظت رکھیں۔ اور بوقت ضرورت اس میں سے ایک رتی۔ بچھکری بریاں ۴ رتی میں ملا کر کھلائیں۔ سوزاک کہنہ میں مخصوص و مجرب ہے۔

فقیری ٹوٹکہ پوست ریٹھا۔ نیلا تھوتھا۔ ہر دو ہم وزن ایک لے قلعی دیگچی میں ڈال کر آگ پر رکھ کر جلا لیں۔ اسے پیس کر بحفاظت رکھیں۔ آتشک سوزاک لیما سیر وغیرہ میں ایک رتی کی مقدار میں بالائی میں رکھ کر کھلائیں۔ بار ہا کا مجرب ہے۔

ذیل میں پچکاریوں کے چند نسخہ جات دیئے جاتے ہیں:۔

۱۔ سوت۔ کتھ سفید۔ ہر ایک ایک تولہ کافور۔ افیون ہر ایک ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو ۲ سیر پانی میں ڈال کر رات بھر پڑا رہنے دیں۔ صبح نتھار اور چھان کر رکھ لیں۔ اور بوقت ضرورت تھوڑا سا لے کر نیم گرم کر کے بطریق معروف پچکاری کریں۔

۲۔ ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ برگ حنا۔ پھٹکری ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کوٹ کر دو سیر پختہ پانی میں ڈال دیں۔ صبح چھان کر کام میں لائیں۔

۳۔ گل ارمنی۔ سفیدہ۔ کاشغری۔ ہر ایک ایک تولہ۔ افیون ۶ ماشہ۔ نیلا تھوتھا سوختہ ۳ ماشہ۔ سب ادویہ کو باریک پیس کر ایک سیر گدھی کے دودھ میں حل کر کے پچکاری کریں۔ نئے و پرانے سوزاک میں مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج مجامعت کے بعد عضو کو گرم پانی اور صابن سے دھو کر پرمینگنیٹ آف پوٹاش کے آبی محلول ایک فی صدی والے سے پیشاب کی نالی میں پچکاری کریں۔ اور فیٹ لین میں ۳۰ فی صدی کیلومل ملا کر عضو تناسل پر مالش کریں۔

اگر مریض شادی شدہ ہو اور ایک دوسرے کو چھوت لگ چکی ہو۔ تو دونوں کو ایک ہی بار اکٹھے علاج کرنا چاہیئے۔

پینی سلین اس مرض کا شافی علاج ہے۔ اور اسے سلفا نائیڈ پر ترجیح حاصل ہے۔ بشرطیکہ سوزاک کے ساتھ عضو مخصوص پر سوزش یا زخم نہ ہو۔ کیونکہ اس کا سبب آتشک ہو سکتا ہے۔ اگر بیمار کو سوزاک ہو جائے تو پینی سلین بذریعہ ٹیکہ دیں۔

عورتوں میں سلفانمائیڈ - فرزجہ استعمال کریں۔ ہر فرزجہ میں سلفانمائیڈ کی تعداد ۰.۷ گرین ہوتی ہے۔ سوزاک کے لئے خوردنی طور پر سلفا تھایازول یا سلفاڈایازین بہترین دوائیں ہیں۔ گوناازول (مے اینڈ بیکر) سلفا تھایازول اور پروفلیوین ہی کا نیا مرکب ہے اس کی دو دو ٹکیاں چار پانچ بار روزانہ کے استعمال سے ایک ہفتہ میں ہی فائدہ ہوجاتا ہے۔ اس کے ہمراہ پانی بکثرت پینا چاہئیے۔ سلفا تھایازول اور سلفاپائرڈین کا چار پانچ روزہ استعمال ہی مرض کو نابود کردیتا ہے۔ اگر چند دن ٹکیاں کھانے پر بھی کوئی فائدہ مترتب نہ ہو۔ تو مزید دوا استعمال نہ کریں۔ اس دوا کو بذریعہ انجکشن بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پروکین پینی سلین روغنی محلول ½ سی سی بذریعہ عضلاتی انجکشن روزانہ دیں۔

(ایک سی سی = ۳ لاکھ یونٹ پینی سلین)

لاٹیکو اسنسٹل فلیوا کم بکوائیٹ کیوبیب ساختہ ہیولٹ پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہے۔ اسے ایک چھوٹے چمچے کی مقدار میں دودھ یا پانی میں ملا کردیں۔ سوزشی درجہ میں اس دوا کے استعمال سے تکلیف میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ سلفاڈایازین کم سمی ہے اس کی دو ٹکیاں صبح سات بجے کے قریب کھلائیں۔ پھر رات کے بارہ بجے تک دو دو ٹکیاں چار چار گھنٹے کے وقفہ کے بعد کھلاتے رہیں۔ یہ علاج ۵ دن جاری رکھیں۔ اور بشرط ضرورت پانچ سات دن کے وقفہ کے بعد پھر یہی کورس دہرائیں۔

پینی سلین اور سلفائی علاج میں پیشاب کی نالی میں پچکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سلفانمائیڈ کے مرکبات کے استعمال کے دوران میں مریض کو بخار آنے لگے یا چہرہ نیلا ہوجائے تو اس کا استعمال بند کردینا چاہئیے۔

غذا: آش جو۔ دودھ۔ سوڈا واٹر۔ چاول۔ ساگودانہ۔ فیرنی۔ چائنا گراس۔ دال چپاتی۔ ٹھنڈی ترکاریاں کھائیں۔

پرہیز: گرم اور خراش دار غذائیں مثلاً اچار۔ چٹنی۔ ترشی۔ چائے۔ قہوہ۔ کافی۔ شراب۔ آلوچہ۔ لوکاٹ۔ آم۔ سرخ مرچ۔ وغیرہ۔ نیز سخت ورزش۔ گھوڑے کی سواری ناچنا۔ سائیکل چلانا وغیرہ۔

عورتوں میں سوزاک

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے۔ بازاری عورتوں کو تو عموماً یہ

مرض ہوتا ہے۔ عیاش آدمیوں سے ان کی پاک دامن بیبیوں کو بھی یہ مرض لگ جایا کرتا ہے۔

علامات مرض شدید سوزاک میں اندام نہانی میں گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ پیپ آتی ہے۔ اور پیشاب جل کر آتا ہے۔ اگر گردن رحم مبتلائے مرض ہو۔ تو رحم میں اجتماع خون ہو کر درد ہونے لگتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات نلوں میں بھی درد ہوتا ہے اور فم نہانی سے خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے۔

عِلاج ایک ڈرام مائی سول ایک پائنٹ گرم پانی میں ملا کر ڈوش کریں۔ پھر ٹنار گول سولیوشن (۵ فی صدی) میں روئی تر کر کے شرمگاہ کو صاف کریں۔ اور گلیسرین کا فرزجہ اندر رکھیں۔ فم رحم میں سوزاک کا مادہ ہو اور ریم بکثرت آتی ہو تو مریضہ کو لشت کے بل لٹا کر مہبل کو گرین فی اونس بورک لوشن سے خوب دھو کر تمام رطوبت اور ریم وغیرہ صاف کر کے مرکیورو کروم ایک فی صدی طاقت کے لوشن میں تر کر کے فم رحم اور مہبل کی اندرونی سطح پر اچھی طرح لگانی چاہیئے۔ مزمن حالت میں ماہواری ایام کے وقت درد ہوتا ہے۔ اور سیلان الرحم کی شکایت رہتی ہے۔ اور کبھی کبھی پیشاب رک رک کر قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں ورم رحم کے دفعیہ کے لئے اکتھی ول ایک حصہ گلیسرین ۷ حصہ میں روئی تر کر کے رات کو بطور شافہ رکھیں۔ اور صبح کو نیم گرم کاٹنڈی لوشن سے ڈوش کرنا چاہیئے۔ اگر پیشاب کرتے وقت درد اور جلن ہو۔ تو دودھ سوڈا۔ آش جو۔ بکثرت پلانا چاہیئے۔ اور بیلاڈونا میں۔ اگر ین۔ ٹنکچر ہائیوسائمس ۱۵ منم قدرے پانی میں حل کر کے صبح و شام دیں۔ درد کی شدت کو رفع کرنے کے لئے مارفیا اور اٹروپین کا شافہ مقعد میں رکھیں۔

سوزاکی گٹھیا

سمیت سوزاک جوڑوں میں نفوذ کرنے سے اس قسم کا گٹھیا ہو جاتا ہے۔ یہ عورتوں کی بنسبت مردوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اور عموماً ادھیڑ عمر سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ اس میں کبھی تو ایک جوڑ اور کبھی کئی جوڑ مبتلا ہوتے ہیں۔ مریض کو بخار رہتا ہے۔ ماؤف جوڑوں میں سوجن تناؤ اور درد تو بہت ہوتا ہے لیکن پیپ عموماً نہیں پڑا کرتی۔ اور یہ شکایت ایک عرصہ تک رہا کرتی ہے۔

عِلاج پوٹاسیم آئیوڈائیڈ نہایت مفید ہے۔
ذیل کا نسخہ بھی مفید ہے۔

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۷/۵ گرین
پوٹاسیم بائی کارب	۱۰ گرین
میگ نے شیا سلف	۳۰ گرین
ٹنکچر ہائیوسائی مس	۲۰ منم
ایکوا کمفر تا	۱ اونس

نوٹ :۔ سوزاک اور آتشک کو " امراض خبیثہ " کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مفصل معلومات کے لئے میرا رسالہ " امراض خبیثہ " ملاحظہ فرمائیں۔

ہلکاؤ

ہلکاؤ ۔ داءالکلب ۔ ہائیڈروفوبیا (Hydrophobia
ہڑک بائے کلب الحیوانات ۔ ریبیز Rabies)

اس شدید متعدی مرض میں مریض پانی سے ڈرتا ہے۔ اس مرض کا زہر مریض کے لعاب دہن میں ہوتا ہے۔ مریض سخت تشنج اور وحشیانہ حرکات کی حالت میں سخت کمزور ہو کر دم بند ہو کر مرجاتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کے کیڑے کو ڈاکٹر نیگری نے دریافت کیا تھا۔ چنانچہ اس کرم کا نام " اجسام نیگری " (ہلکاؤ کا کیڑا) رکھ دیا گیا یہ جرثومہ دماغ اور نخاع میں محیطی یا انتہائی اعصاب کے ذریعے سرایت کرجاتا ہے۔ یہ مرض گرمی کے زمانہ میں زیادہ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ باؤلے کتے یا لومڑی، یا گیدڑ یا بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے یہ مرض۔ بلی۔ بکری، ہرن۔ گائے۔ گدھے اور انسان کو ہو جاتا ہے۔

زمانہ حضانت جانور کے کاٹنے کے فوراً بعد علامات مرض رونما نہیں ہوتیں۔ عموماً ۲۰ یوم کے بعد اور گاہے سات یا آٹھ ماہ کے بعد یہ مرض ظاہر ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض اس مرض کے تین درجے ہیں۔ جن کی علامات فارقہ یہ ہیں :۔

ا۔ کاٹنے کے مقام پر اگر زخم ہو تو زخم میں درد ہونے لگتا ہے۔ اگر زخم مندمل ہو چکا ہو تو از سر نو تازہ ہو جاتا ہے۔ مریض پست ہمت ہو جاتا ہے۔ اس کے سر میں درد رہنے لگتا ہے۔ روشنی اور آواز کی برداشت نہیں ہوتی۔ پانی گلے میں اٹکتا ہوا

معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ مریض کی بے چینی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ چہرہ پر خوف و ہراس کے آثار ہوتے ہیں۔ ادل جلول بکتا ہے۔ آواز سننے یا ہوا لگنے سے بدن میں اینٹھن ہونے لگتی ہے سانس لینے میں بے حد دقت محسوس ہوتی ہے۔ پانی کا نام سن کر مریض کے گلے اور جسم میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ پیاس ستاتی ہے لیکن مریض پانی نہیں پی سکتا۔

۳۔ عضلات مسترخی ہو جاتے ہیں۔ مریض بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ اور آخر ۶ سے ۸ گھنٹوں کے اندر دم بند ہونے سے یا دل کی حرکت بند ہو جانے سے مر جاتا ہے۔

فروق الامراض اس مرض کو کزاز سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ کزاز میں عضلات کا تشنج مسلسل قائم رہتا ہے۔ لیکن ہلکاؤ میں تشنج مسلسل نہیں ہوتا۔

حفظ ماتقدم گرمی کے موسم میں پالتو جانوروں کے منہ پر جالی باندھ دینی چاہئیے اور آوارہ کتوں کو مروا دینا چاہئیے۔

علاج مقامی زخم کے اوپر پٹی کس کر باندھ دیں۔ زخم کو صاف پانی کی دھار سے دھو کر خشک کریں۔ پھر نصف گھنٹہ کے اندر اندر زخم کو تیز گرم لوہے یا کوئلے سے داغ دیں۔ یا زخم کو نشتر سے کاٹ کر اس میں پوٹاسیم پرمیگنیٹ بھر دیں۔ یا کاربالک ایسڈ لگائیں۔ اس سے زخم جلانے میں کوئی درد محسوس نہیں ہوتا۔

مریض کو کسی بڑے ہسپتال یا پیسچر انسٹی ٹیوٹ میں بھیج دینا چاہئیے۔ جہاں باؤلے خرگوش کے حرام مغز یا دماغ سے انجکشن بنا کر مریض کے پیٹ کے جانبی عضلات میں ہر چھ روز جلدی پچکاری کرتے ہیں۔ اس طرح کل ۱۴ ٹیکے کرتے ہیں۔ اگر مرض حقیقت میں شروع ہو جائے تو لاعلاج ہے۔

جھوٹا ہلکاؤ

جھوٹا ہلکاؤ۔ داء الکلب کاذب۔ سیوڈو ریبیز Pseudo Rabies

بعض اوقات مریضان ہسٹریا میں بھی ہلکاؤ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

فروق الامراض اصلی اور نقلی ہلکاؤ کو مشخص کرنے کے لئے ذیل کی علامات پیش نظر رکھیں:۔

۱۔ نقلی پاگل پن کا مریض پہلے ہی سے دماغی اور اعصابی کمزوری میں مبتلا ہوجاتا ہے

۲۔ مرض کی علامات ایک مدت تک رہتی ہیں۔

۳۔ مناسب علاج سے مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔

طبی علاج زخم سے اوپر عضو کو باندھ دیں۔ جب مقام ماؤف اوپر کو ابھر آئے تو شگاف دے کر اردگرد سے خوب دبائیں تاکہ خون نکل جائے۔ یا زخم کو داغ دے کر مرہم بلادری لگائیں۔ اور زخم کو ۴۰ روز تک مندمل نہ ہونے دیں۔

رسوت بقدر ۴ رتی یا ہینگ بقدر ½ ۱ ماشہ یا بھنگ بمقدار ½ ۱ ماشہ۔ یا کلونجی بقدر چھ ماشہ یا مشک بقدر ۲ رتی۔ ۴۰ روز تک آب سرد سے کھلاتے ہیں۔ لگڑ بگڑ کے گلے کی ہڈی یا اس کے دانت کو گھس کر پلانا بھی مفید ہے۔ بقول شیخ الرئیس تریاق الانافع کا مفید علاج ہے۔

نسخہ تریاق الانافع گل مختوم ۸ ماشہ۔ پنیر مایہ خرگوش ایک تولہ۔ پنیر مایہ آہو ½ ۲ تولہ۔ خبطیانہ ۵ ماشہ۔ مُر ۴ ماشہ سب کوٹ کر شہد میں ملا کر ایک ماشہ گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

غلبۂ مرض میں یہ مرض لاعلاج ہے۔

جمرہ

انگارہ جمرہ۔ بلجیہ این تھریکس (Anthrax)

یہ ایک چھوت دار مرض ہے۔ جو روس۔ ایران۔ بخارا اور خصوصاً بلخ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اسے بلخیہ بھی کہتے ہیں۔ اس مرض کا باعث ایک خوردبینی کیڑا ہے جسے بیسیلس این تھریکس (Bacillus Anthrax) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کی ابتدا بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ ہاتھی وغیرہ سے ہوتی ہے۔ پھر ان کی گرد یا چھوت سے انسان کو کبھی یہ مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ اس لئے یہ مرض اکثر اون دھننے والوں۔ چمڑنگوں اور قصابوں کو ہی ہوا کرتا ہے۔

زمانہ حضانت اس مرض کی چھوت لگنے سے چند گھنٹوں سے تین روز تک علامات مرض ظاہر ہوجاتی ہیں۔

علامات مرض: اس مرض کی دو قسم کی علامات ہوتی ہیں۔

۱۔ خارجی مقام ماؤف پر آبلہ ہو جاتا ہے جس میں درد اور جلن ہوتی ہے۔ اس کے گرد ایک سرخ حلقہ ہوتا ہے۔ اس پہ باجرے کی طرح کے چھوٹے چھوٹے مزید آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ۲۴ گھنٹے میں پھوٹ جاتے ہیں ان کے کنارے مردار پڑ جاتے ہیں۔ اور زخم سرخ باد کی طرح پھیل جاتا ہے۔ پھر مختلف مقامات پہ پھوڑے نکل آتے ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے۔ اور ہذیان لاحق ہو کر مریض چل بستا ہے۔

۲۔ داخلی اس میں آبلہ پیدا نہیں ہوتا۔ صرف باجرے کی مانند چپ پھنسیاں خشک پیدا ہو جاتی ہیں۔ بخار۔ بے حد ضعف۔ اور ہذیان موجب موت ہوا کرتے ہیں۔

طبی علاج آگ امنی سرکہ میں حل کر کے پھنسیوں پہ لگاتے رہیں تاآنکہ پھنسیاں مندمل ہو جائیں۔ یا آبلے کو چیر کر اس کے ارد گرد کا گوشت صاف کر کے یہ مرہم لگائیں۔

نسخہ: مردار سنگ۔ ہلدی۔ گلنار۔ فرادنہ۔ قنبیل ہر ایک ۲ تولہ۔ مانند ایک تولہ۔ سب کو باریک پیس کر اور موم روغن ملا کر مرہم بنائیں اور کام میں لائیں پینے کے لئے گل نیلوفر ۷ ماشہ۔ تخم کاسنی ۷ ماشہ۔ آلو ۱۰ دانہ۔ تمر ہندی ایک تولہ۔ بطور خیساندہ اس میں شربت انار ملا کر صبح و شام پلائیں۔ ضعف کی حالت میں خمیرہ صندل یا گاؤزبان عرق بید مشک اور شربت انار کے ہمراہ دیں۔

ڈاکٹری علاج دانوں کو گرم آہنی سلاخوں سے جلا دیں۔ آبلے کو چیر کر نائٹرک ایسڈ اور کاربالک ایسڈ سے جلانا بھی مفید ہے۔ اندرونی طور پہ کونین کسچر یا گولیوں کھلائیں۔

ٹیکے سے علاج انٹی انتھریکس سیرم اور سالورسان اس کا شافی علاج ہے۔ این ایم بی ۶۹۳ اور پھر ۶ ۔ ۶ گھنٹے کے وقفہ کے بعد ایک ہفتہ کا وقفہ دے کر لگتے جاتے ہیں۔ پینسلین بھی مفید ہے۔

جمرہ ریویہ اگر جمرہ کے جراثیم بیمار جانور کی اون کی گرد سے بذریعہ سانس پھیپھڑوں میں سرایت کر جائیں تو اسے جمرہ ریویہ Wool Sorter's Disease کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کی علامات کھانسی۔ بلغم اور سینے میں تنگی محسوس ہوتا ہیں۔

یہ مرض لاعلاج اور مہلک ہے۔

غذا:۔ شروع مرض میں آش جو اور ضعف کی حالت میں مقوی اور زود ہضم غذا دیں۔

کوڑھ

کوڑھ جذام لپرسی (Leprosy)

یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں مریض کے ہاتھ پاؤں اور انگلیوں وغیرہ کے جوڑوں میں سوزش ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور بعض اوقات ہاتھ پاؤں جھڑ جاتے ہیں۔ اور مریض لولہ لنگڑا ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا باعث بیسی لس لیپری (Bacillus Leprae) یا جرثومہ جذام ہے۔

اسباب مرض طب اسلامی میں اسے موروثی مرض خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن طب جدید اسے جرثومہ جذام کی کرشمہ فرسائی تصور کرتی ہے۔ اس میں ایسے غریب اور نادار لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں، جن کی غذا ناقص اور جن کا لباس غلیظ اور کثیف ہوتا ہے۔ آتشکی مریض بھی اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ بعض اطبا کا خیال ہے کہ ترش اور خشک اشیا کھانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض اس کی دو بڑی قسمیں ہیں:۔

ا۔ گٹھلی دار کوڑھ جذام ورمی (Tuberoular Leprosy) اس میں مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ گاہے گاہے بخار ہوتا ہے۔ پھر جسم پر سرخ سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں، جو ایک دو بار پیدا ہو کر معدوم ہو جاتے ہیں۔ پھر ان مقامات پر چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں پیدا ہو جاتی ہیں، جن کی اوپر کی سطح بھری بھری، سخت اور کھردری ہوتی ہے۔ مونچھوں، ابروؤں اور پلکوں کے بال گر جاتے ہیں، انسان کی شکل شیر کی طرح ڈراونی ہو جاتی ہے اس لئے اسے داء الاسد بھی کہتے ہیں۔ شدت مرض میں ہاتھ پاؤں سوج جاتے ہیں۔ حنجرہ حلق میں زخم ہو کر نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ آخر مریض مختلف عوارضات میں گرفتار ہو کر مر جاتا ہے۔

بعض اوقات گٹھلیاں نمودار نہیں ہوتیں۔ بلکہ مقام ماؤف بے حس ہو جاتا ہے اسے برص یا جذام ابیض (White Leprosy) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

۲- جذام مخدّر بے حسی کا کوڑھ (Anaeathetic Leprosy) ابتدا میں ہاتھ پاؤں کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ پھر چہرہ سینہ یا ہاتھ پاؤں پر بھورے رنگ کے چند ایک چھوٹے چھوٹے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ مقام بے حس ہو جاتا ہے۔ پھر دھبوں کے مقام پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ جو پھوٹ کر زخموں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر ان زخموں میں درد وغیرہ نام کو نہیں ہوتا۔ شدت مرض میں مریض لولا لنگڑا ہو جاتا ہے۔ اس کی صورت بگڑ جاتی ہے۔ اور اس سے سخت بدبو آتی ہے۔ آخر مریض اسہال میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

فروق الامراض ابتدائے مرض میں اسے چنبل اور برص سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔ چنبل کے دھبے جذام کے دھبوں کی طرح بے حس نہیں ہوتے اور نہ زیادہ ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ خشک رہتے ہیں۔ اور اکثر جوڑوں کی پشت کی طرف ہوتے ہیں۔ اور ان پر سے چھلکے سے اترتے رہتے ہیں۔

برص کے داغوں کے کنارے ابھرے ہوئے نہیں ہوتے۔ اور داغوں کے مقام کی جلد بے حس نہیں ہوتی۔

طبی علاج ابتدائے مرض میں یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:- ریوند چینی۔ چاکسو۔ مرکھپر۔ کتھ سفید۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ رات کو پانی میں بھگوئیں۔ اور صبح کو اس کا زلال پلائیں۔ اور غذا میں چنے کی روٹی بغیر نمک خوب گھی ڈال کر دیں۔ نیم کا پانی جو بعض اوقات مستی اس میں سے نکلتا ہے۔ بدن پر ملیں۔ اور اس میں سے کچھ مریض کو پلائیں۔

یاد رہے کہ اس کا اصول علاج وہی ہے۔ جو آتشک میں بیان ہوا ہے۔

مریض کو دھوپ میں بٹھا کر اس کے جسم پر جنگلی زیتون کا پانی نکال کر ملیں اندر گندھک سفوف ۳ ماشہ کھلائیں۔ اس سے مریض کو پسینہ آ کر گرمی تحلیل ہو جاتی ہیں۔

بھیچی ۱۰ تولہ فلفل سیاہ ۵ عدد۔ بنفشہ ۵ عدد۔ سب کو پانی میں گھوٹ میں کر چالیس دن تک پلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو تندرست اشخاص سے الگ رکھیں۔ روزانہ نہلا کر اجلے کپڑے پہنائیں۔ ہلکی اور زود ہضم غذائیں دیں۔ بہتر ہوگا کہ مریض کو کسی کوڑھی خانہ میں بھجوا دیا جائے۔

علاج شافی مریض کو کھلی ہوا میں پاک و صاف رکھیں۔ گائے کے گوشت اور خشک مچھلی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ مریض کو نیم سوپ سے نہلائیں بطور دوا روغن چال موگرا بمقدار ۵ بوند کیپ شول میں ڈال کر دن میں تین بار کھلائیں اس کی مقدار بڑھا کر دس بوند تک لے جائیں۔ اگر روغن ہضم نہ ہو تو جی متلائے یا قے ہو جائے تو اس کی بجائے اس کا جوہر سوڈیم گائنوکارڈیٹ ۲-۳ گرین دن میں ۳ بار دیں۔ آتشک کے بعد یہ مرض ہوا ہو۔ تو ڈونوانس سلیوشن بمقدار ۱۰ بوند جوہر عشبہ ایک ڈرام میں ملا کر دن میں ۲ بار بعد غذا دیں۔ ا۔ نیم ہڈ لونکار پانی یا ادلیم ہڈ نوکا پانی انتھی لی گرام ۵ سے ۱۵ منم کی مقدار میں دیکر ہضم تک لیجائیں

ٹیکے سے علاج ایلی پال ساختہ برو و یلکم حسب ہدایت عضلاتی یا وریدی ٹیکہ کریں۔ موگرول ساختہ برو و یلکم ایک سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔ اور نصف سی سی کی مقدار میں بڑھاتے جائیں۔ یہ ٹیکہ ہفتہ میں صرف ایک بار کیا جاتا ہے۔

پیچش

پیچش زحیر۔ ڈی سنٹری (Dysentery)

اس متعدی مرض میں قولون اور روده مستقیم میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور ان کی اندرونی سطح پر زخم ہو جاتے ہیں۔ پیٹ میں مروڑ ہوتی ہے۔ اور بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے اور اس میں آنوں اور لہو آتا ہے۔ شدید صورتوں میں بخار بھی ہو جاتا ہے۔

مادہ مرض کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں:۔

ا۔ امیبی پیچش (Amoebic Dy entery) یہ خوفناک مرض ہندو پاکستان۔ مصر اور دیگر ممالک میں پایا جاتا ہے۔ اس مرض کا باعث ایک جرثومہ ہے۔ جسے امیبائی ڈی سنٹر یائی (Amoeaba Dysentery) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جسے ڈاکٹر کرنگ نے ۱۸۹۵ء میں دریافت کیا تھا۔ جسے یہ مرض ایک بار ہو جائے وہ دوبارہ اس میں بآسانی مبتلا ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض اصل سبب تو وہی جرثومہ ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔ اور جو مریض کے براز میں ہوتا ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح پینے کے پانی یا غذا میں شامل ہو کر تندرست اشخاص کی انتڑیوں میں پہنچ کر موجب مرض ہوتا ہے۔ مکھیاں بھی اس مرض کے جراثیم کو پھیلاتی ہیں۔

کچی یا ثقیل غذا۔ کچے پھل، نمکین یا باسی گوشت۔ سڑی مچھلی۔ زیادہ انڈے کھانا۔ کثیف پانی یا کچا دودھ پینا۔ تنگ و تاریک مکانات کی رہائش۔ پیٹ کو سردی لگنا۔ سخت قبض۔ تیز مسہل لینا۔ اس کے مزید اسباب ہیں :۔

شدت و خفت مرض کے لحاظ سے اس کی مزید تین قسمیں ہیں :۔

۱۔ خفیف پیچش پہلے مروڑ سے پتلے پتلے آنوں آنے پر دست آتے ہیں۔ بھوک کم ہو جاتی ہے اور ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ رفع حاجت کے وقت زور لگانا پڑتا ہے۔ پیٹ میں درد یا مروڑ ہوتا ہے۔ پاخانہ کم مقدار میں خون ملا ہوا آتا ہے کبھی کونچنے سے کانچ نکل آتی ہے۔

۲۔ شدید پیچش کبھی تو دفعتاً یک مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس سے پہلے دو ایک روز تک زرد زرد یا بھورے بھورے رنگ کے پتلے پتلے دست آتے ہیں۔ پیٹ میں درد یا مروڑ ہوتا ہے۔ اور کسی قدر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ دو تین روز بعد پیٹ میں مروڑ ہو کر بار بار پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ دن رات میں تیس چالیس بار اور کبھی اس سے بھی زیادہ پاخانے کی حاجت ہوتی ہے۔ پاخانہ کرتے وقت بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ لیکن پاخانہ بہت کم مقدار میں آتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور کبھی قے ہو جاتی ہے۔ ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ تک بخار ہو جاتا ہے۔ پیشاب سوزش یا تکلیف سے آتا ہے اور کبھی بند ہو جاتا ہے۔ بے چینی اور بے خوابی کی وجہ سے مریض کمزور ہو جاتا ہے بعض اوقات دستوں کا بہت سا خون خارج ہو جانے سے مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے کبھی پردۂ صفاق میں ورم ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

سنگرہنی زحیر مزمن

پرانی پیچش   کرانک ڈی سنٹری   (Chronic Dysentery)

اس مرض میں مریض روز بروز لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کا چہرہ پھیکا اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جلد خشک اور کھردری جس سے بھوسی جھڑتی ہے۔ مریض کے جسم سے ناگوار قسم کی بو آتی ہے۔ کبھی پیپ اور خون آمیز کسی قدر پتلے بدبودار دست آتے ہیں۔ کبھی قبض ہو جاتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ مریض اور کمزور ہو جاتا ہے کبھی درد اس قدر مروڑ اور کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ کہ مریض زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں بڑی آنتوں قولون اور رودۂ مستقیم میں ورم ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں۔ یہ زخم گول ہوتے ہیں۔ زخموں کے مابین کی لعاب دار جھلی متورم ہوتی ہے۔ اس سے آنتیں بکثرت ٹپکتی ہے۔ اور معمولی خراش سے بھی تشنج ہونے لگتا ہے میوکس ممبرین کے مردار پڑ جانے سے سلف کے سیاہ چھیچھڑے دستوں سے خارج ہوتے ہیں۔

زخمی آنت کے چھد جانے سے صفاق (پیری ٹونیم) میں ورم ہو جاتا ہے۔ کبھی اس مرض کے زہر کے جگر میں جذب ہو جانے سے ورمِ جگر ہو جاتا ہے کبھی وجع مفاصل، نیمونیا اور ورم گردہ بھی ہو جاتا ہے۔

مزید اقسام

ملیریائی بخار کے ہمراہ پیچش ہو تو اسے ملیریس ڈی سنٹری (ملیریا کی پیچش) کہتے ہیں۔ جب سکروی موجب مرض ہو۔ تو اسے سکاربیوٹک ڈی سنٹری (سکروتی پیچش) کہتے ہیں۔ ہیموراجک ڈی سنٹری میں آنتوں کے علاوہ ناک اور منہ سے بھی خون آتا ہے۔ یہ مرض مہلک ہے۔

طبّی علاج

طب اسلامی میں اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ زحیر کاذب یا زحیر سُدی

اس مرض کا موجب یہ ہُوا کرتا ہے کہ سُدہ یا خشک براز آنتوں میں رُک جاتا ہے۔

۲۔ زحیر صادق

جس کی پھر زحیر صفراوی۔ زحیر بلغمی۔ زحیر دبائی۔ زحیر ورمی وغیرہ کئی ایک قسمیں ہیں۔

زحیر کاذب میں شروع میں قابض دوائیں استعمال نہ کرائیں۔ بلکہ سُدے کو کھیلا کر نکالنے والی دوائیں دیں۔ اس سلسلہ میں اسپغول ½ تولہ روغن بادام سے چرب کر کے شربت بنفشہ ۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ یا ریشہ خطمی ۹ ماشہ۔ بہی دانہ ۵ ماشہ کا پاؤ بھر پانی میں لعاب نکال کر اور اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ سُدہ رفع ہو جانے پر شربت بادرنگ یا شربت حب الآس یا شربت خشخاش یا شربت انجبار دو تولہ پانی میں ملا کر پلائیں۔ زیادہ قبض کی ضرورت ہو تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ سفوف بلیلہ:۔ بلیلہ سیاہ گھی میں بریاں کیا ہُوا، گوند کیکر بریاں۔ زیرہ سیاہ بریاں، انیسون بریاں ہر ایک ایک حصہ۔ اسپغول بریاں۔ حب الرشاد بریاں ہر ایک دو حصہ پہلی چاروں دواؤں کو کوٹ کر اور آخری دونوں دواؤں کو سالم ملا کر صبح کو ایک تولہ ہمراہ شربت حب الآس کھلائیں۔

زحیر صفراوی میں سرد لعاب دار دوائیں استعمال کرائیں۔ معمولی صورتوں میں یہ نسخہ دیں۔
بہدانہ ۳ ماشہ۔ ریشہ خطمی ۴ ماشہ کا عرق مکو و گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں لعاب نکال کر و شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور بہدانہ تخم ۹ ماشہ چھڑک کر ایسی ایک ایک خوراک ہو اصبح و شام پلائیں۔
پیاس کی شدت ہو تو لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ شیرہ زرشک۔ شیرہ تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خیارین ہر ایک ۷ ماشہ۔ گلاب و عرق نیلوفر ہر ایک ۷ تولہ میں نکال کر شربت نیفشہ ۲ تولہ ملا کر اور سبوس اسبغول ملا کر صبح و شام پلائیں۔ علامات میں تخفیف ہو جانے پر سفوف الطین ۷ ماشہ کو روغن بادام یا گائے کے گھی سے چرب کر کے پہلے کھلائیں اور اوپر سے لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ حب آلاس ۵ ماشہ پانی میں نکال کر اور شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر پلائیں یا یہ سفوف استعمال کرائیں۔

سفوف سہ تخم صمغ عربی۔ تخم کنوچہ۔ اسبغول۔ بارتنگ ہر ایک ایک تولہ پہلے تمام دواؤں کو بریاں کر لیں۔ بجز صمغ عربی کو باریک پیس کر اور باقی تخم مسلم ملا کر سفوف بنائیں۔ اور روزانہ ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک روغن بادام سے چرب کر کے کھلائیں۔ اگر خون زیادہ ہو تو یہ سفوف دیں۔

نسخہ:۔ تخم حماض۔ بارتنگ۔ نشاستہ۔ دانہ ہیل۔ صمغ عربی۔ بیلگری (جملہ بریاں) ہر ایک ۷ ماشہ۔ کہربا۔ طباشیر۔ دم الاخوین ہر ایک ۳½ ماشہ پوست خشخاش۔ روغن بادام میں بریاں کیا ہوا۔ ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر سفوف بنائیں۔ اور ۳ ماشہ سے سات ماشہ تک ہمراہ شیرہ تخم کاسنی دیں۔

زحیر مزمن کے لئے ذیل کے نسخہ جات مفید ہیں۔

نسخہ:۔ رال کتھ۔ بیلگری۔ تخم کو نچ تینوں مساوی الوزن لے کر سفوف بنائیں اور ۵ ماشہ روزانہ صبح و شام ہمراہ شربت حب آلاس دیں۔

سفوف قنب اندر جَو تلخ۔ موچرس۔ گل دھاوا۔ زنجبیل ہر ایک ۸ ماشہ۔ برگ قنب بریاں ۸ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر ڈھائی ماشہ روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ ایک ہفتہ تک دیں۔

حب زنجبیل زنجبیل ۴ تولہ۔ فلفل سیاہ ۲ تولہ۔ دارچینی ایک تولہ۔ سب کو پیس کر بھون لیں۔ پھر اس میں ۳½ ماشہ افیون داخل کر کے پانی کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ۲ گولی تک کھلائیں۔ اور خون زیادہ آتا ہو۔ تو خشخاش بریاں ۵ ماشہ کے شیرہ کے ساتھ دیں۔

نسخہ:۔ بادیان، پوست خشخاش، بلیلہ سیاہ ہر ایک ایک تولہ۔ تینوں کو روغن گاؤ میں بریاں کر کے سفوف بنائیں اور ۷ ماشہ روزانہ کھلائیں۔

غذا:۔ کھچڑی یا مونگ کی دال کے ساتھ خشکہ کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو ہوادار کمرے میں سردی سے محفوظ رکھیں۔ اور بستر پر لیٹے رکھیں۔ مقام درد پر السی کی گرم گرم پلٹس باندھیں۔ یا جوشاندہ پوست سے سینک کریں۔

کیسٹر آئیل ایملشن سے آنتوں کو صاف کر کے کے بعد یہ نسخہ دیں

بسمتھ سیلی سلیٹ	۵ گرین
سیلول	۵ گرین
ڈوورس پوڈر	۵ گرین
سوڈیم بائی کاربونیٹ	۵ گرین

سب کی ایک پڑیہ بنائیں۔ اور ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار دیں۔

ایمی ٹین ہائیڈروکلور ایک گرین۔ سٹیرائل ڈسٹلڈ واٹر ۱ سی سی ہر دو کو حل کر کے گہرا جلدی انجکشن کریں۔ اور سات روز اس کے بعد بھی یہ عمل کریں۔

ایمی ٹین بسمتھ آئیوڈائڈ اسے ۲ گرین جیلے ٹین کیپ شول میں ڈال کر سوتے وقت۔ اسے ۸ روز تک استعمال کرائیں۔ لیکن اس کی مجموعی مقدار ۱۹ گرین سے زیادہ نہ ہونے پائے۔

انٹیرو وائیو فارم (ENTEROVIOFORM) ایک سے دو ٹکیہ دن میں تین بار بعد از غذا دیں۔ کوینو کسل (QUINOXYL) کا ½ ۲ سے ۵ فی صدی سولیوشن پانی میں تیار کر کے ہر روز مقعد میں داخل کریں۔ اور مریض کو ہدایت کریں کہ وہ اس محلول کو چھ سات منٹ اندر رکھے۔ اس سے مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

ایمی ٹین ہائیڈروکلورائیڈ ½ تا ¼ گرین کا روزانہ یا تیسرے روز شام کے وقت خالی پیٹ ٹیکہ کیا جاتا ہے۔ دس بارہ ٹیکوں سے علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ حاملہ عورتوں کو ایمی ٹین استعمال نہ کرائیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو تھیلس ٹے ٹن (THALISTATIN) پہلی خوراک ۴ ٹکیاں اس کے بعد ۲ ٹکیاں ہر چوتھے گھنٹے تین چار روز دیں۔

سکربوٹی پیچش میں معمولی علاج کے علاوہ مریض کو تازہ آب لیموں یا آب سنگترہ وغیرہ دیں۔ اور تندرست گائے کا تازہ دودھ پلایا کریں۔

جراثیمی پیچش

جراثیمی پیچش — زحیر جراثیمی — بیسلری ڈی سنٹری

(Bacillary Dysentery)

یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جو وبائی پھیلا کرتا ہے۔

اسباب مرض اس کا اصلی سبب تو تین قسم کے خردبینی کیڑے (فلکسنر، سونی اور شیگا) ہیں۔ جنہیں مجموعی طور پر بیسی لس ڈی سنٹریائی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ مرض نسبتاً گرم ممالک میں زیادہ ہؤا کرتا ہے۔ لیکن دنیا کے ہر حصہ میں وباءً پھیل سکتا ہے۔

جہاں لوگ زیادہ تعداد میں مجتمع ہوں اور صفائی کا پورا خیال نہ رکھا جائے۔ نیز غلیظ پانی کا استعمال کیا جائے وہاں یہ مرض وباءً پھیل جاتا ہے۔

علامات مرض دن رات میں چالیس پچاس مرتبہ پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ پاخانہ ذرا ذرا سا آتا ہے۔ جس میں فقط آنوں یا لہو ہوتا ہے بعد میں لہو زیادہ آنے لگتا ہے۔ درد اور مروڑ بے حد شدید ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اندر سے انتڑیاں کٹ کر آ رہی ہیں۔ بخار بھی تیز ہوتا ہے۔ شدت مرض میں مریض تیسرے یا چوتھے روز مر جاتا ہے۔

طبی علاج اگر مریض قوی ہو تو دائیں طرف کی فصد باسلیق کھولیں، اور پندرہ بیس تولے خون نکالیں۔ مریض کمزور ہو تو فصد نہ لیں۔ تخم بالنگو یا تخم ریحان ۹ ماشہ کو گلاب ۹ تولہ میں ڈال کر اور اس میں شربت انار یا شربت لیموں کاغذی ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور غذا چکیدہ دہی اور مونگ کی دال کی کھچڑی یا خشکہ دیں۔ مریض کو سرد پانی میں بٹھائیں۔ اور اس کے سر پر سرد پانی ڈالیں۔ صندل سفید، گل ارمنی کو عرق بید مشک اور کیوڑہ میں گھس کر اور اس میں ململ کا پارچہ تر کر کے مریض کے پیٹ اور سینہ پر رکھیں۔ اور اُسے خشک نہ ہونے دیں۔ شدت کی پیاس میں مریض کو برف چسائیں۔ موسم سرما کے اواخر میں اس قسم کی پیچش وبائی طور پر پھیلے تو جدوار خطائی ایک ماشہ۔ اور زہر مہرہ ۲ ماشہ کو عرق بہار میں گھس کر اور اس میں دو تولہ شربت سیب اور ایک عدد ورق طلا ملا کر چٹائیں۔ اور اوپر سے شیرہ زرشک ۷ ماشہ عرق بید مشک و کیوڑہ ہر ایک ۲ تولہ عرق بہار نارنج پانچ تولہ میں نکال کر اور شربت یاقوت اور

کیوڑہ ہر ایک ۲ تولہ اور تخم شربتی ۹ ماشہ دیں۔

ڈاکٹری علاج

سلفا گوانے ڈین کی چار ٹکیاں دن میں تین بار چار روز تک دیں۔ اس کے بعد ایک یا دو ٹکیاں کافی ہیں۔ بعض ڈاکٹر چھ گولیوں تک بھی تجویز کرتے ہیں۔ لیکن پاکستان جیسے گرم ملک میں یہ مقدار مناسب نہیں۔ اس دوا کے استعمال سے متلی یا قے ہو تو دوا کے استعمال کرانے سے آدھ گھنٹہ پہلے سوڈا بائی کارب نصف ڈرام یا ایک ڈرام پانی میں گھول کر پلائیں۔ پیشاب اگر کم مقدار میں آتا ہو تو سوڈے اور پانی کا استعمال برابر جاری رکھیں۔

مروڑ کے لئے منکچر او پیائی کمفوریٹا یا کلورو ڈائن یا کمفر ڈائن دیں۔

آبِ خون کم ہو جائے تو گلوکوز یا سیلائن سولیوشن کا رگ میں ٹیکہ کریں۔ سلفا گروپ میں سلفا تھا یازول۔ سلفا گوانے ڈین سے بہتر ہے۔ اس کی مقدار خوراک ۰.۰۵ گرام فی کلو گرام جسمانی کے حساب سے ہر چوتھے گھنٹے دیں۔ ایسی ۱۲ خوراک دینے کے بعد ۰.۰۲ گرام فی کلو گرام جسمانی ۴ گھنٹے پر دیتے رہیں۔ یہاں تک کہ تمام علامات رفع ہو جائیں۔ آنتوں کی صفائی کے لئے میگنیشیا سلفاس ایک ڈرام پانی میں حل کر کے دو دو گھنٹہ بعد پلائیں۔ بعض مریضوں کو اس سے صحت ہو جاتی ہے۔ اسٹرٹوباٹی سیون بھی اس کے لئے مفید ہے۔ ½ گرام کا عضلی ٹیکہ کریں۔ اسے بذریعہ دہن بھی دیا جا سکتا ہے۔ اینٹی ڈی سنٹری سیرم (شیگا) ۱۰۰ سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔ یہ شیگا ڈی سنٹری کا خاص علاج ہے۔ تھے لس ٹے ٹن (THALISTATIN) ½ ۷ گرام (۱۵ ٹکیاں) کھلا کر اس کے بعد دو تین ٹکیاں ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے دیں۔ پانی بکثرت پلائیں۔

جدید ادویات

۱۔ کولیسمائیڈ (Kuoismide) ایک ٹکیہ دن میں ۲ یا ۳ بار ۱۲ روز تک کھلائیں۔

۲۔ امبی کوئین (Bmbeqnin) ایک یا ۲ ٹکیاں دن میں ۳ یا ۴ مرتبہ دس روز تک کھلائیں۔ بشرط ضرورت ایک ہفتہ کا وقفہ دے کر اس علاج کو دہرایا جا سکتا ہے۔

۳۔ سٹووارسول (Stovarsol) یا ایسی ٹارسون سنکھیے کا عضوی مرکب ہے

۴۔ ملی بس (Melibes) دو ٹکیہ ہر گھنٹے کے بعد دیں۔

طاعون

طاعون طاعُون پلیگ (PLAGUE)

یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے۔ جس میں جنگاسہ یا بغل میں یا کان کے پیچھے گردن میں بدیں نکل آتی ہیں۔ بے پناہ کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا باعث "بیسی لس پیس ٹس" یا جرثومہ طاعون ہے۔ یہ چوہوں کی وبا ہے۔ جو آدمیوں کو طاعونی چوہوں کے پسوؤں کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے۔

اس مرض کی چھوت لگنے کے کم از کم دو روز بعد لیکن عام طور پر پانچ سات روز بعد اور کبھی دس روز بعد علامات نمودار ہوتی ہیں۔

اقسام مرض شدت و خفتِ علامات کی رو سے اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ (۱) **طاعون خفیف** (۲) **طاعون شدید**۔ عوارضات و علامات کے لحاظ سے اس کی مزید تین قسمیں ہیں:-

(۱) گلٹی دار طاعون (۲) عفونتی طاعون (۳) نیمونیائی طاعون۔

طاعون خفیف (Pestis Minor)۔ یہ مرض مہلک نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی علامات شدید ہوتی ہیں۔ لیکن اس قسم میں طاعون کے مریض صرف اس لئے خطرناک ہوتا ہے کہ یہ اس مرض کو پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں۔

۲۔ طاعون شدید (PESTIS Major) اس کی مزید تین قسموں کا بیان ذیل میں دیا جاتا ہے۔

۱۔ گلٹی دار طاعون طاعون غددی۔ ببونک پلیگ (BUBONIC PLAGUE)۔ یکایک مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ اور لرزے سے تیز بخار چڑھ جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۷ تک ہو جاتا ہے۔ تیز بخار میں ہذیان ہو جاتا ہے۔ سر میں شدید درد ہوتا ہے۔ نیند مفقود ہو جاتی ہے۔ طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ بیہوش ہونا اس مرض میں بُری علامت ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ جی متلاتا اور قئیں آتی ہیں۔ آنکھوں کا رنگ زرد اور ان کے گرد حلقے پڑ جاتے ہیں۔ دو چار روز بعد بغل۔ گردن یا کنج ران کے غدود متورم ہوتے ہیں۔ اور غدود متورم ہو کر بدیں نکل آتی ہیں۔ کبھی بخار کے ساتھ ہی بدیں نکل آتی ہیں۔ دو ایک روز بعد ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ گاہے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اور گاہے منہ۔ ناک یا مقعد سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ بکثرت خون کے اخراج سے جسم سیاہ ہو جاتا ہے۔ حاملہ عورتوں میں حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

اس مرض کو خونی طاعون (ہیمورائجک پلیگ) بھی کہتے ہیں۔ اس کے گرفتاران بلا اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اگر پیٹ کے غدود جاذبہ میں پیدا ہو جائیں۔ تو اسے طاعون ماریقی (مسنٹرک پلیگ) یا طاعون بطنی (گیسٹروان ٹسٹائنل پلیگ) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

۲۔ عفونتی پلیگ

(طاعون عفنہ۔ سیپٹی سیمک پلیگ۔ (Septic emic Plague) اس طاعون میں وہ شخص مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ جن کی قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے۔ چنانچہ طاعونی پسو جب اس قسم کے اشخاص کی ورید پر کاٹتے ہیں۔ تو وہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس طاعون کی سمیت سارے خون میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس میں بدبیں تو پیدا نہیں ہوتیں۔ لیکن بخیر علامات مرض زیادہ شدید ہوتی ہے۔ اس طاعون کا مریض ۲۴ سے ۳۰ گھنٹوں کے اندر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

۳۔ نمونیائی پلیگ

نیمونک پلیگ (Pneumonic Plague) یہ سخت متعدی اور مہلک مرض ہے۔ اس کی چھوت بیمار کے تنفس سے تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ شدید بخار ہو جاتا ہے کمزوری اور کھانسی گلے کا ہار ہو جاتی ہے۔ اگرچہ کھانسی پہلے خشک ہوتی ہے لیکن بعد میں بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ جس میں خون ملا ہوتا ہے۔ مریض بے حد نڈھال ہو کر مر جاتا ہے۔

طبی علاج

جب کسی مقام پر طاعون پھیل جائے۔ تو تندرست اشخاص کو اس مقام کو چھوڑ کر کسی بلند مقام پر کھلی ہوا میں چلے جانا چاہیے۔ اور کثرت محنت۔ جماع اور خون کو جوش لانے والی ادویہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ترشی۔ سرکہ پیاز اور پودینہ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ کافور اور بنفشہ سونگھنا چاہیے۔ اور روزانہ یا ہفتہ میں دو تین روز تک یہ گولیاں استعمال کرنے سے مرض کے خلاف مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔

حب جدوار

جدوار خطائی۔ درونج عقربی۔ کافور۔ گل ارمنی۔ ہر ایک ایک تولہ مرکی۔ زعفران۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ آب برگ نیم سبز میں گولیاں بقدر دانہ مسور بنائیں اور عرق بیدمشک کے ہمراہ استعمال کریں۔ ان تدابیر کے باوجود اگر مرض کا حملہ ہو جائے۔ تو مریض کو الگ ہوادار کمرے میں رکھیں۔ کمرے کے فرش پر برگ بید یا گل سرخ یا برگ بنفشہ ڈال دیں۔ مریض کو صندل و کافور سنگھائیں۔ گلٹیوں پر ذیل کا لیپ لگائیں۔

نسخہ ضماد
سنکھیا سفید۔ مرچ سیاہ۔ افیون۔ کافور۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ بچھناگ
ان بجھ چونا۔ جدوار خطائی۔ تخم دھتورہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ کچلہ ۲
عدد۔ سرکہ میں پیس کر گلٹی پر لیپ کریں۔ اور گرم اینٹ سے سینک کریں۔ نہایت مجرب ہے
اگر اس طرح تحلیل نہ ہو۔ تو اسے پکانے کے لئے اس پر السی کی پلٹس باندھیں اور شگاف
دے کر مواد خارج کریں۔ تقویت قلب کے لئے دواء المسک بارد دیں۔ اگر غلبہ خون ہو۔
تو گلٹی پر چند جونکیں لگوائیں۔ شروع مرض میں فادزہر معدنی۔ جدوار خطائی ہر ایک
۲ رتی ۳ تولہ گائے کی چھاچھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اور پینے کو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ زہر مہرہ خطائی۔ بنسلوچن کبود۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ کافور ۲ رتی سب
کو پیس کر شیرہ مروارید ۵ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ عناب ۵ دانہ۔ تخم کاہو
مقشر ۳ ماشہ۔ شیرہ برگ نیب ۱۱ عدد عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ ہر ایک ۵ تولہ میں
نکال کر شربت صندل یا شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر دیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ جدوار ۱ رتی۔ مروارید ۴ رتی۔ فادزہر معدنی ۴ رتی۔ کافور قیصوری
۲ رتی۔ سب ادویہ کو پانچ پانچ تولہ عرق گلاب و کیوڑہ میں گھس کر ایک بار پلائیں۔ اور
ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین چار بار پلائیں۔ یہ گولیاں بھی نہایت مفید ہیں۔

حب طاعون
جدوار۔ زرنباد۔ زرد چوب۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ گل
مختوم۔ کافور۔ زہر مہرہ۔ سب مساوی الوزن اور زہر مہرہ کو
تھوڑے گلاب میں گھس کر اور باقی دواؤں کو کوٹ کر پیس کر لعاب اسپغول کے ہمراہ گولیاں
بنائیں۔ ½ ۱ ماشہ صبح اور ½ ۱ ماشہ شام گرمیوں میں گلاب کے ساتھ اور سردیوں میں
پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

درد سر اور ہذیان کو دور کرنے کے لئے سرکہ گلاب۔ گل روغن میں کپڑا تر کر کے
مریض کے سر پر رکھیں۔ اور لخلخہ کافوری یا عطر خس یا عطر صندل سنگھائیں۔
شدت پیاس کے رفع کرنے کے لئے عرق کاسنی۔ عرق گاؤزبان۔ عرق صندل
اور گلاب مساوی الوزن ملا کر خوب ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

ڈاکٹری علاج
سلفا تھایازول اس کا نہایت مؤثر علاج ہے۔ ابتدائی خوراک
۲ تا ۴ گرام دیں۔ پھر دو روز تک ½ ۱ گرام ہر چوتھے گھنٹے کھلا کر
اس کے بعد صرف ایک گرام ہر چھٹے گھنٹے اور پھر دو روز کے بعد بند کر دیں۔ پانی خوب
پلائیں۔ بموں پر پلٹس باندھیں۔ جب نرم ہو جائیں۔ تو مواد خارج کر دیں اور زخم پر

سلفا تھایازول پوڈر چھڑک دیں۔ اور اوپر پٹی باندھیں۔ رفع درد کے لئے مارفیا ½ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔

سلفا تھایازول اور انٹی پلیگ سیرم کا مخلوط علاج بھی نہایت مفید خیال کیا جاتا ہے۔ اسٹرپٹو مائی سین ½ گرین کا عضلاتی ٹیکہ اس مرض کا جدید ترین علاج ہے۔

سیرمی علاج میں ہرتسین سیرم بہترین سیرم خیال کی جاتی ہے۔ اسے شروع مرض میں استعمال کرتے ہیں۔ دو چار انجکشنوں سے فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ یہ علاج گلٹی دار طاعون میں بھی کسی قدر مفید ثابت ہوا ہے۔ لیکن عفونتی طاعون میں مفید نہیں ہے۔

عفونتی طاعون میں سلفاڈایازین ۳ سی سی کے ایمپول کا ہر چھٹے گھنٹے عضلاتی انجکشن کریں۔ سٹرپٹومائی سین ½ گرام ہر چھٹے گھنٹے بذریعہ عضلاتی انجکشن استعمال کرانا جدید علاج ہے۔ اس مرض میں پنسلین بالکل بے کار ہے۔

جدید ترین علاج حفظِ ماتقدم کے طور پر انٹی پلیگ ویکسین استعمال کرائیں بطور علاج سلفنامائڈ۔ ڈائی ہائیڈرو سٹرپٹومائی سین۔ کلورومائی سین جیسے تنہا چاہے مرکبات کے ہمراہ دیں۔ ہر حال میں فائدہ ہوگا۔

غذا طاعون کے مریض کے لئے دودھ بہترین غذا ہے۔ دودھ میں سوڈا واٹر یا لائم واٹر ملا کر دینا چاہیے۔ اگر دودھ ہضم نہ ہو تو شوربا یخنی۔ شوربہ بچہ مُرغ دیں۔ دودھ۔ ڈبل روٹی یا کھچڑی بھی دی جاسکتی ہے۔

ہیضہ

ہیضہ — هَیضَہ — کالرا — (Cholera)

اس مرض کا باعث "کالرا بیسی لس" (Cholera Bacillus) یا کرم ہیضہ ہے۔ جسے ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۳ء میں دریافت کیا تھا۔ یہ مرض انسان سے مخصوص ہے اس مرض میں بکثرت دست و قے آتے ہیں جس سے مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض اس مرض کا اصلی سبب تو وہی جرثومہ ہے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے یہ جرثومہ مریض کے دست و قے میں خارج ہو کر پانی۔ دودھ یا دیگر اشیائے خوردنی میں ملکر تندرست اشخاص کی انتڑیوں میں پہنچ کر مرض پیدا کرتا ہے کبھی کرم ہیضہ کنوئیں۔ تالاب یا چشمہ وغیرہ کے پانی میں مل کر اس مرض کو وباءً پھیلنے

کا سبب ہوتے ہیں۔ موسم گرما اور برسات میں یہ مرض شدید ہوتا ہے۔ نازک مزاج اور کمزور اور ڈرپوک اشخاص جن کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے اس مرض میں بکثرت مبتلا ہوتے ہیں۔ تھکن۔ رنج و غم۔ غذا میں بد پرہیزی۔ زیادہ ہیضہ میں نیز مسہل لینا وغیرہ اس کے مزید اسباب ہیں۔

علاماتِ مرض

اس کرم کے جسم میں داخل ہوتے ہی چند گھنٹے بعد علامات مرض ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے دست و قے آنے لگتے ہیں۔ دست عموماً چاولوں کی پیچ کی طرح ہوتے ہیں۔ قے میں پہلے خوراک نکلتی ہے۔ پھر صفراوی قے آتی ہے۔ ازاں بعد پیچ کی طرح کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ پھر علامات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں۔ بلا کی پیاس لگتی ہے۔ لیکن پانی مضم نہیں ہوتا۔ پھر ضعف طاری ہو جاتا ہے۔ دست و قے کے ذریعہ آب خون کے زیادہ مقدار میں نکل جانے سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے سرد پسینہ آتا ہے جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ مریض بول نہیں سکتا۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ چہرے پر مُردنی چھا جاتی ہے۔ یہ حالت ۲-۳ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہا کرتی۔ اور ۳ سے ۱۰ گھنٹے کے اندر مریض مر جاتا ہے۔ اگر یہ حالت گذر جائے۔ تو علامات میں تخفیف ہونا شروع ہو جاتی ہے قے بند ہو جاتی ہے۔ نبض تیز چلنے لگتی ہے بخار ہو جاتا ہے اور مریض رو بصحت ہونے لگتا ہے۔ کبھی اس طرح رو بصحت ہونے کے بعد بھی مریض کو پھر دست وغیرہ آنے لگتے ہیں۔ اور ہذیان بے ہوشی یا تشنج ہو کر مریض مر جاتا ہے

فروق الامراض

ہیضہ کو اسہال صفراوی یا اسہال مانند ہیضہ۔ زہر سنکھیا اور بعض بخاروں کے ابتدائی دستوں سے تشخیص کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ ذیل کی باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے

۱۔ اسہال صفراوی میں قے و دست آتے ہیں۔ لیکن ہیضہ میں پیچ جیسے دست آتے ہیں۔

۲۔ اسہال مانند ہیضہ میں پھیکے رنگ کے پتلے پتلے دست آتے ہیں۔ قئیں بھی آتی ہیں اور تشنج بھی ہو جاتا ہے لیکن اس کا مناسب علاج کرنے سے جلد آرام ہو جاتا ہے۔

۳۔ سمیت سنکھیا میں پہلے قئیں آتی ہیں اور پھر دست آتے ہیں۔ جن میں خون ملا ہوا ہوتا ہے، اور حلق خشک ہوتا ہے

۴۔ بعض بخاروں کے شروع میں بھی دست آتے ہیں۔ لیکن ان سے ہیضہ کے دستوں

کی طرح نہ تو نقاہت ہوتی ہے اور نہ جسم سرد پڑ جاتا ہے۔

اس مرض کی ایک قسم بند ہیضہ ہے جس میں دست یا قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ لیکن مریض جلد ہی رخت سفر باندھ لیتا ہے۔

پیشاب بند ہو جانے کی صورت میں گردوں کے مقام پر سینک کریں۔ کباب چینی ۵ ماشہ اور خار خسک ۱۰ ماشہ دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے اس میں ۵ رتی قلمی شورہ ملا کر پلائیں۔

قے بار بار آتی ہو تو رانوں اور بازوؤں کو باندھ دیں۔ لیموں چٹائیں۔ یا بالائی ناف پر خالی سنگیاں کھینچیں۔ کمزوری لاحق ہو جائے تو دواء المسک ۵ ماشہ ماء اللحم میں گھس کر یا ماء اللحم ریحانی مرکب میں شراب ریحانی ۵ تولہ ملا کر پلائیں۔

غشی کی صورت میں پاشویہ کریں۔ لخلخہ سنگھائیں۔ اور نارجیل دریائی۔ زہر مہرہ خطائی جدوار خطائی پیسٹہ۔ پیارہ الگا ہر ایک ۴ رتی گلاب میں پیس کر حلق میں ٹپکائیں۔ نفخ شکم کی صورت میں پیٹ کو سینکیں۔

ڈاکٹری علاج

ابتدائی درجہ میں دست و قے بند کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ زہریلے مواد کو خارج ہونے دیں۔ اس صورت میں ہلکا سا مسہل دیں۔ اس مقصد کے لئے پانچ گرین کیلومل کی ایک خوراک دیں۔ پھر ایک ایک گرین کیلومل گھنٹے گھنٹے کے بعد دیں۔ پانچ مرتبہ۔ تاکہ موذی مادہ خارج ہو جائے جب دست اور قے زیادہ آ چکے ہوں تو کیلومل نہ دیں۔ بلکہ مندرجہ ذیل نسخوں میں سے کوئی ایک استعمال کرائیں۔

کمفر ڈائن	۱۰ منم
پیپرمنٹ واٹر	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دو دو گھنٹے گھنٹے بعد چار یا پانچ مرتبہ دیں۔ جب علامات میں تخفیف ہو جائے۔ تو ۳-۴ گھنٹے بعد ایک دو بار اور دیں۔

سٹرانگ سپرٹ آف کمفر	۵ بوند
پیپرمنٹ واٹر	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ۱۰-۱۵ منٹ بعد ۶-۷ مرتبہ دیں۔ جب علامات میں تخفیف ہو جائے تو گھنٹے گھنٹے بعد دو تین مرتبہ دیں۔

کمفر ڈائن یا کلوروڈائن	۱۵ بوند

ایکوا	۲ اونس

آدھے آدھے گھنٹے کے بعد دیں۔ اس سے قے اور دست رک جاتے ہیں۔

کلورو ڈائن	۱۰ بوند
ایرومیٹک سپرٹ آف امونیا	۳۰ بوند
برانڈی	۲ ڈرام

ایسی ایک ایک خوراک گھنٹہ گھنٹہ بعد چار پانچ بار دیں۔ اگر کمزوری ہو۔ تو اس کے لئے کورامین کا ٹیکہ کریں۔ اگر آب خون جسم سے زیادہ خارج ہو گیا ہو۔ تو آب نمکین کا وریدی ٹیکہ نہایت ضروری ہے۔ مفصل معلومات انجکشن فارماکوپیا مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایسنشل آئل مکسچر جو کالرے کی ابتدا میں مفید ہے۔

سپرٹ ایتھر	۳ بوند
آئل اینی سائی	۵ بوند
آئل کیجوپٹ	۵ بوند
آئل جونی پر	۵ بوند
ایسڈ سلفیورک ایرومیٹک	۵ بوند

۳۰ بوند یا نصف اونس پانی میں ملا کر ہر آدھ گھنٹہ کے بعد دیں۔ یہاں تک کہ قے اور دست رک جائیں۔ یہی خوراک بعد میں ایک یا دو مرتبہ روزانہ ایک دو روز تک استعمال کرتے رہیں۔

تھائی مول	۱ ڈرام
منتھول	۱ ڈرام
کمفر	۲ ڈرام
کلوروفارم	۲ ڈرام

اس میں سے ۴ بوند بتاشہ یا گلوکوز میں ڈال کر ہر نصف گھنٹہ کے بعد دیں۔ اس مقصد کے لئے کوثر دھارا نہایت مفید ہے۔

کے ڈولین ایک اونس پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد چھ یا سات بار یا جتنی بار چاہیے قے ہو ہی جائے۔ یہ دوا سمی مادہ کو جذب کر کے اسے ناکارہ بنا دیتی ہے۔

پولی ویلنٹ بیکٹیریو فیج ایک ڈرام ہر تیس منٹ کے بعد بذریعہ دہن دیں۔

تاآنکہ افاقہ ہو جائے۔

سلفا گوانیڈین بھی ایک نہایت موثر علاج ہے۔

پیشاب کی بندش کے لئے پریسٹین ½ تا ۱سی سی کا دن میں ۲ بار ٹیکہ کریں۔

جدید ترین علاج سلفا ڈایازین۔ سیلائن سولیوشن اور پلازما (آب خون) سے مخلوط علاج نہایت کامیاب ہے۔ لیکن یہ علاج صرف ہسپتال ہی میں ہو سکتا ہے۔

شدید علامات ہیضہ میں پینی سلین کو امدادی دوا کے طور پر کرانا چاہیئے۔

غذا:۔ شدت مرض میں کسی قسم کی غذا نہ دیں۔ آرام ہو جانے پر صرف ارارُوٹ۔ کارن فلور۔ ماءالجبن۔ دہی کی لسی لطیف غذا دیں

سل و دق

تپ دق	حُمّیٰ دِق	ہیک ٹک فیور	(Hectic Fever)
سِل	سِل	تھائی سس	(Phthisis)
دانہ سل	بثرۂ سلیہ	ٹیوبر کل	(Tuborele

اگرچہ عوام بر سہ مندرجہ بالا الفاظ کو ایک ہی بیماری کے مختلف نام خیال کرتے ہیں۔ لیکن ان میں کچھ فرق ہے۔ جیسے ذیل میں واضح کیا جاتا ہے۔

دق ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی باریک کے ہیں حقیقت میں اس دبلاپن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو تپ دق کے مریض کو لاحق ہو جاتا ہے۔ طبی اصطلاح میں تپ دق سے مراد وہ بخار ہے جس کی حرارت اعضائے اصلیہ خصوصاً دل کو چمٹ جاتی ہے۔ اور رطوبت بدن کو فنا کر کے جسم کو خشک اور دبلا کر دیتی ہے۔ چونکہ اس قسم کی حرارت یا بخار مرض سل کے ہمراہ ہوا کرتا ہے اس لئے مرض سل کو بھی عام طور پر تپ دق کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

سل سے مراد لاغری یا دبلاپن ہے۔ لیکن اس کا اطلاق قرحہ ریہ (پھیپھڑی) ٹیوبر کلوسس ایر ہوتا ہے۔ لہذا سل۔ تھائی سس اور ٹیوبر کیولوسس آف دی لنگز تینوں ہم معنی الفاظ ہیں۔

ٹیوبر کل سے مراد ایک چھوٹی سی گرہ یا گانٹھ ہے جسے سل کا کیڑا یعنی بسلس ٹیوبر کیولوسس جسم انسان میں داخل ہو کر جسم کی ساخت میں جم کر بنا دیتا ہے جب

اس قسم کے بہت سے جرثومے جسم کی ساخت میں جمع ہو کر بہت سی چھوٹی چھوٹی گانٹھیں یا دانے بنا دیتے ہیں۔ تب اس مرض کو ٹیوبر کیولوسس (TUBERCULOSIS) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

سل و دق ایک نہایت سخت قسم کا جان لیوا مرض ہے۔ چنانچہ اس کے گرفتار بلا مشکل ہی شفایاب ہوتے ہیں۔ یہ مرض دنیا کے اکثر حصص میں اپنی تباہ کاریوں میں مصروف ہے۔ امیر۔ غریب۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ ادنیٰ۔ اعلیٰ سب اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ جوانوں میں اس مرض کی استعداد نسبتاً زیادہ ہے۔

اگرچہ جیسا کہ اوپر بیان ہوا بعض لوگ اسے الگ الگ مرض خیال کرتے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سل پھیپھڑوں کے زخم کا نام ہے۔ جس کے ساتھ ہلکے بخار (تپ دق) کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن تپ دق کے لئے سل کا ہونا ضروری نہیں۔ لیکن زمانہ حال میں یہ دونوں الفاظ ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں۔ عربی میں سل کے علاوہ دق حمی دق۔ اور تدرن بھی مستعمل ہیں۔ لیکن انگریزی میں اسے ٹی بی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اس کا تباہ کاریاں سامع کو دہلا دیتی ہے۔

تاریخ سل:۔ یہ ایک نہایت ہی قدیم مرض ہے۔ چنانچہ آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے مشہور یونانی طبیب ابو الطب بقراط نے اسے نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جالینوس اور ساسلوس رومی نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔ سترھویں صدی میں اس مرض سے متعلق نہایت عمدہ انکشافات ہوئے۔ اور ۱۸۸۲ء میں جرمنی کے مشہور ڈاکٹر کاخ نے اس مرض کا سبب خاص جراثیم کو قرار دیا۔

یہ مرض زمانہ قدیم میں متعدی خیال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ اس مرض سے مرنے والوں کی نعش کو قطع کرتے وقت یہ خطرہ محسوس کیا جاتا تھا۔ کہ مبادا معالج بھی اس مرض میں گرفتار ہو جائے۔ لیکن اس وقت یہ اقدام صرف ایک خیال سے زیادہ وقعت نہ رکھتا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے ایک جرمن ڈاکٹر ہی نے اس کے متعدی ہونے کا ثبوت فراہم کیا۔ اس نے ایک خرگوش میں اس مرض کے مادے کو ٹیکہ کے ذریعہ داخل کیا تو وہ خرگوش اس مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے بعد مسلسل تجربات نے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا۔ کہ یہ مرض متعدی ہے۔

ماہیت مرض یہ ایک شدید قسم کا متعدی مرض ہے۔ جس میں خاص قسم کا مادہ یا جراثیم جسم کے مختلف اعضاء میں پہنچ کر اس

مرض کا موجب ہوتے ہیں۔ جس عضو میں یہ جراثیم پہنچتے ہیں۔ وہاں خاص قسم کے اُبھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ جنہیں درن (ٹیوبرکل) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ اُبھار باجرے کے دانوں سے کم و بیش بڑے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اُبھار باہم مل کر ایک بڑا اُبھار بناتے ہیں۔ جو اخروٹ کے برابر ہوتا ہے۔ آخر کار یہ اُبھار زخم بن جاتے ہیں۔ اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور ہلکا بخار رہنے لگتا ہے۔

جراثیم سِل

جراثیم سِل (ٹیوبرکل بیسی لائی) کی شکل سیدھی ڈنڈے کی مانند ہوتی ہے۔ ان میں ذاتی حرکت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ اکثر سِل کے لئے مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں۔ کبھی سیدھے کبھی خم دار اور کبھی تسبیح یا زنجیر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ عام طور پر سیدھے ڈنڈے کی صورت ہی پر ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں اعصائے درنی کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

اس جرثومہ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ بذاتِ خود تو معدے میں پہنچ کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا تخم آنتوں میں پہنچ کر نشوونما پانا شروع کر دیتا ہے۔ خود ان تخموں میں حرکت نہیں ہوتی۔ لیکن وہ آنتوں میں غذا کے ساتھ ادھر اُدھر ہو جاتے ہیں۔ پھر آنتوں کی غشائے مخاطی سے عروق شعریہ کے ذریعہ خون میں جا پہنچتا ہے اور وہاں خون کے سفید دانے اسے جذب کر کے دوسرے اعضاء میں پہنچا دیتے ہیں اور جب یہ کسی عضو کو اپنے لئے مناسب پاتا ہے تو وہیں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ اور وہیں عضو میں ایک اُبھار سا بنا دیتا ہے۔ جو اس کا مسکن بن جاتا ہے۔ اور پھر وہاں نہایت سکون سے سلسلہ توالد و تناسل کو جاری رکھتا ہے۔

یہ جراثیم سِل کے بیماروں کے بلغم میں بکثرت ہوتے ہیں۔ مسلول روزانہ کروڑوں جراثیم تھوکتے ہیں۔ جن میں کچھ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ خشک ہونے کے بعد بلغم میں مہینوں زندہ رہتے ہیں۔ اور ہوا میں اڑتے ہوئے منہ اور ناک کی راہ تندرست انسانوں کے پھیپھڑوں اور آنتوں میں داخل ہو کر انہیں سِل میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

مادہ سِل کی مختلف تبدیلیاں

ٹیوبرکل جسم میں داخل ہونے کے بعد مندرجہ ذیل حالتوں میں سے گزرتا ہے

۱۔ اگر مرض کا زور ہو تو مادہ سِل گلنا شروع ہو جاتا ہے۔ جسے تجبن (پنیر کی طرح ہونا) یا کیزی لےشن کہتے ہیں۔ چنانچہ مادہ سِل گل کر پیپ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چنانچہ سِل ریوی میں اس حالت کے نمودار ہونے پر پھیپھڑوں میں

غائب ہو جاتے ہیں۔

۲۔ مادۂ سل کا بیرونی حصہ ریشہ دار ساخت میں بدل جاتا ہے۔ اور پھر سخت گرہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسے تصلب (فیبروسس) کہتے ہیں۔

۳۔ گوشت بننے کے بعد کبھی اس میں معدنی نمک یا چونہ وغیرہ جمع ہو کر وہ کنکر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسے تکلس (کیلسی فی کیشن) کہتے ہیں۔

اسباب مرض

ویسے تو اس مرض کا باعث وہی جرثومہ ہے۔ جسے کرم سل کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن قوتِ مدافعت کے مضبوط ہونے کی صورت میں انسان ان جراثیم کے جسم میں داخل ہونے کے باوجود بیمار نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ جراثیم اپنی موت آپ مر جاتے ہیں۔ لیکن بعض داخلی و خارجی اسباب سے جب بدن کی قوتِ مدافعت کمزور ہو جاتی ہے تو بدن میں قبولیت مرض کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ ان اسباب کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ وراثت

اگرچہ سل زدہ والدین کے بچوں کا اس مرض میں گرفتار ہونا کچھ ضروری نہیں۔ لیکن اس سے انکار کی بھی گنجائش نہیں کہ سل زدہ والدین کے بچے پیدائشی طور پر کمزور ہونے کی بنا پر اس مرض میں بکثرت گرفتار ہوتے ہیں۔

۲۔ عام جسمانی کمزوری

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ توانا آدمیوں کے جسم میں جراثیم سل داخل ہونے کے باوجود ان کا کچھ بگاڑنے کی بجائے خود فنا ہو جاتے ہیں۔ لیکن کمزور اشخاص میں ان کا حملہ خوب کامیاب رہتا ہے۔ چنانچہ بعض امراض خصوصاً سینہ و حلق کے امراض مثلاً نزلہ زکام۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ کھانسی وغیرہ میں عام جسمانی کمزوری پیدا ہونے کے ساتھ پھیپھڑے بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نزلہ زکام کے مریض اس مرض میں عام طور پر گرفتار ہو جاتے ہیں۔

۳۔ عمر

اگرچہ اس مرض کے ہونے کے لئے کوئی وقت معین نہیں۔ لیکن نوجوانوں میں اس مرض کے قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان اس عمر میں اکثر بے اعتدالیوں کے طفیل قوتِ مدافعت کو کھو بیٹھتا ہے۔ جس سے قبولیت مرض کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔

۴۔ کثرت مباشرت اور جلق یہ دو مکروہ عادات ہیں۔ جن سے عام جسمانی کمزوری رونما ہوتی ہے۔ لہذا انہیں مرض سل کے اسباب مؤیدہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نزلہ و زکام میں جماع کرنے والے پھیپھڑوں کی دق میں اور بخار کی حالت میں مباشرت سے باز نہ رہنے والے آنتوں کی دق میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۵۔ خراب غذائیں اور فتور ہضم ناقص غذاؤں کے کثرت استعمال۔ نیز غذا کی بے اعتدالیوں سے قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ خون صالح کی پیدائش رک جاتی ہے جس سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ اور مرض میں گرفتار ہونے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔

۶۔ آب و ہوا مرطوب نشیبی مقامات پر بود و باش رکھنا۔ تنگ و تاریک مکانات اور گلی کوچوں میں رہنا بھی اسباب ہیں جن سے اس مرض کو قبول کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔

۷۔ پیشہ کان کنی۔ نجاری۔ سنگ تراشی۔ معماری اور رندائی وغیرہ ایسے پیشے ہیں۔ جن کے کرنے والوں میں اس مرض کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان پیشوں میں گرد و غبار، اور مختلف قسم کے ذرات پھیپھڑوں میں پہنچ کر انہیں مبتلائے مرض کر دیتے ہیں۔

۸۔ مسکرات نشہ آور چیزوں مثلاً شراب وغیرہ کے کثرت استعمال سے بھی طبیعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جسم کی قوتِ مدافعت کمزور ہو کر قبولیت مرض کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

۹۔ دماغی و جسمانی محنت کثرت تفکرات و ترددات بھی جسم انسانی کو کمزور کر کے اس میں قبولیت مرض کی استعداد پیدا کرا دیتے ہیں۔

اگرچہ یہ مرض انسان کے جسم کے ہر عضو میں پیدا ہو سکتا ہے لیکن اس مرض کے لئے زیادہ تر وہی عضو موزوں ہوتا ہے جس میں پہلے سے اس مرض کے قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جن اشخاص کو بار بار نزلہ و زکام ہوتا ہے یا وہ ذات الجنب یا ذات الریہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو ان امراض کے باعث حلق۔ قصبۃ الریہ۔ پھیپھڑے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا شخص سل حنجری یا سل ریوی میں مبتلا ہونے کے لئے مستعد رہتا ہے۔

ایسے ہی دائمی قبض۔ اسہال پیچش اور ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے آنتیں ماؤف ہو جاتی

ہیں۔ اور ان میں مرض سل کے لاحق ہونے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گردوں کے ورم یا خراش سے گردوں کی سل (سل کلوی) کے پیدا ہونے کی اور ورم رحم اور قروح رحم سے سل رحمی میں مبتلا ہونے کے لئے رحم مستعد ہو جاتا ہے۔ اور ہڈی یا ریڑھ کی چوٹ اور ان کے قروح مزمنہ ان میں ہڈیوں کے سل کے لاحق ہونے کی استعداد پیدا کر دیتے ہیں۔

اگرچہ یہ مرض ہر شخص کو ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ زیادہ تر اُن لوگوں کو ہوتا ہے جن کا سینہ تنگ ہوتا ہے۔ وہ لاغر ہوتے ہیں۔ اُن کے شانے اُبھرے ہوئے اور گوشت سے خالی ہوتے ہیں۔ گردن پتلی اور لمبی سامنے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ حلقوم (کنٹھ) باہر کی طرف نکلا ہوا ہوتا ہے۔ رخسارے پچکے ہوئے اور کلے اور کن پٹی کی ہڈیاں اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔

سل و دق کی چھوت لگنے کا طریقہ

اس مرض کی چھوت لگنے کا سب سے بڑا ذریعہ تنفس ہے۔ مریض سل کے تھوکے ہوئے اور خشک شدہ بلغم میں سے سل کے بے شمار کیڑے ہوا میں آزاد ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے اس مرض کی چھوت بہت زیادہ لگتی ہے۔ سکولوں اور کارخانوں میں جہاں بہت سے لوگوں کو باہم مل کر بیٹھنے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ وہاں ایک شخص کو مرض سل ہو تو اس سے دوسروں کو یہ مرض لگ جاتا ہے۔ اور جہاں مریض اور تندرست شخص زیادہ میل جول ہو وہاں تو نہایت آسانی سے چھوت لگ جاتی ہے۔ چنانچہ میاں بیوی میں سے اگر ایک مرض میں مبتلا ہو۔ تو وہ دوسرے کو بھی مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس مرض کے مریض کے تیماردار کو بھی اس مرض کی چھوت لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

مریض کا جھوٹا کھانا کھانے یا جھوٹا پانی پینے یا اس کے جھوٹے برتنوں کے استعمال کرنے سے بھی تندرست اشخاص کو اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے۔

اگر جسم کے کسی چھلے ہوئے یا زخمی حصہ پر مواد سل لگ جائے۔ تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مرد کی منی کی ذریعہ سے مادہ سل عورت کے رحم میں منتقل نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرد کی منی میں مادہ سل نہیں ہوتا۔ نیز عورت کی منی کے ذریعہ شاذ و نادر ہی مادہ سل عورت کے رحم میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ عورت کی منی اور رحم

میں کبھی کبھی کرم سل پایا جاتا ہے۔ البتہ حاملہ کے خون کے ذریعہ بذریعہ آنول جنین کو یہ مرض ہونا قرین قیاس ہے۔ کیونکہ سل کے کیڑے خون کے ذریعہ ہی ایک عضو سے دوسرے عضو میں چلے جاتے ہیں۔ تاہم موروثی سل بچے میں پیدا ہوتے ہی ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے اثرات مہینوں اور برسوں تک بچے کے جسم میں دبلے یا چھپے رہتے ہیں۔ اور جب بچہ کسی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے۔ تو کسی نہ کسی صورت یہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے۔

ان کے علاوہ مسلول جانوروں کا گوشت کھانے سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے اگرچہ پکا ہوا گوشت مرض پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پکاتے وقت گوشت میں سل کے کیڑے مر جاتے ہیں مسلول گائے کا کچا دودھ پینے یا کچے دودھ سے نکالا ہوا مکھن کھانے سے یہ مرض بچوں اور جوانوں میں بصورت خنازیر یا سل بطنی پیدا ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض اس مرض کا مادہ مختلف اعضاء سے جسم میں داخل ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی متعدد قسمیں ہیں۔ چنانچہ جب مادہ سل پھیپھڑوں میں جا پہنچتا ہے۔ تو یہ سل ریوی (پھیپھڑوں کی دق) کہلاتی ہے اور جب یہی مادہ گردن اور سینہ کی گلٹیوں میں جا پہنچتا ہے تو اسے سل معوی (آنتوں کی دق) کہتے ہیں۔ ہڈیوں میں مادہ سل کے پیوست ہو جانے سے سل عظمی (ہڈیوں کی سل) رونما ہوتی ہے۔ غرضیکہ جس عضو میں یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ اسی سے موسوم کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً سل کلوی (گردوں کی سل) سل حنجری (نرخرہ کی سل) سل حمی (سل مفصلی (جوڑوں کی سل) وغیرہ جب جراثیم سل جسم کے تمام حصوں میں پھیل جاتے ہیں تو اسے سل عامہ یا سل شدیدہ (جنرل ٹیوبر کیولوسس) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اب جملہ اقسام کا مختصر ذکر ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

سل ریوی پھیپھڑوں کی دق (پلمونری ٹیوبر کیولوسس Pulmonary Tuberculosis) یا اسے تھائی سس (Ththisis) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ شدت و خفت علامات کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ سل حاد (Acute Phthisis) یہ نہایت تیزی اور شدت سے بڑھتی ہے۔ اس لئے اسے گیلوپنگ تھائی سس (Galloping

Phthisis) بھی کہتے ہیں۔ یہ مرض کا عام طور پر دو تین ہفتہ میں خاتمہ کر دیتی ہے اس قسم کی سل کے ہمراہ شدید قسم کا ذات الجنب اور ذات الریہ بھی ہوتا ہے۔ بعض اوقات مریض پانچ ہفتوں تک بھی لٹک جاتا ہے۔

۲۔ سل مزمن (Chronic Phthisis) زیادہ تر مریض اسی قسم کے سل میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ مرض نہایت سست رفتار ہوتی ہے مریض مہینوں اور سالوں تک اس میں مبتلا رہتا ہے۔

اسباب مرض اس کے اسباب وہی ہیں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن مسلول والدین کے نحیف بچے اس مرض میں گرفتار ہونے کی استعداد زیادہ رکھتے ہیں

علامات مرض اس مرض کی علامات مدارج مرض کے لحاظ سے تین حصوں میں منقسم کی جا سکتی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔

علامات درجہ اول ابتدائے مرض میں مریض پژمردہ اور اداس رہتا ہے جسم روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا چلا جاتا ہے معمولی چلنے پھرنے یا کام کاج کرنے سے دم پھولنے لگتا ہے۔ سانس لینے سے کچھ تکلیف سی محسوس ہوتی ہے سوتے جاگتے وقت تھوڑی تھوڑی خشک ٹھسکہ دار کھانسی اٹھتی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد کھانسی میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے جس میں کسی قدر خون ملا ہوا ہوتا ہے بعض اوقات خون کے ساتھ بہت سا بلغم خارج ہوتا ہے۔ کھانستے وقت سینہ میں ہنسلی کی ہڈی کے نیچے درد ہوتا ہے۔ بعض مریضوں میں کھانا کھانے کے بعد کھانسی اٹھتی ہے تو کھائی ہوئی غذا قے کے ذریعے نکل جاتی ہے۔ مریض کو عموماً بدہضمی کی شکایت رہتی ہے۔ روغنی غذاؤں کے کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اگر مریض کا حنجرہ بھی مبتلائے مرض ہو جائے تو مریض کی آواز بھرا جاتی ہے۔ اور کھانسی کی آواز بھی بھاری معلوم ہوتی ہے۔ مریض کا دل دھڑکتا اور نبض تیز چلتی ہے۔ عموماً شام کے وقت مریض کو ہلکا بخار ہوتا ہے۔ لیکن بعض مریضوں کو ابتدائے مرض میں صرف تبخیر سی ہوا کرتی ہے یعنی کھانا کھانے کے بعد بدن گرم ہو جاتا ہے اور سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

علامات درجہ دوم اس درجہ میں پہلے درجہ کی علامات شدت اختیار کر جاتی ہیں مریض کی بھوک مر جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلنے لگتے ہیں۔ کھانسی زیادہ آنے لگتی ہے۔ صبح کو خواب سے بیدار ہونے پر کھانسی میں بلغم بھی زیادہ خارج ہونے لگتا ہے۔ جو پیپ آمیز ہوتا ہے۔ یہ بلغم پانی میں ڈالنے

سے نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ اور خردبینی امتحان کرنے سے اس بلغم میں سل کے مخصوص جراثیم اور کچھ پھیپھڑے کی گلی ہوئی ساخت کے اجزا پائے جاتے ہیں۔ قوت ہاضمہ بدستور کمزور ہوتی ہے۔ اور جو کچھ کھایا جاتا ہے وہ ہضم نہیں ہوتا۔

اس درجہ میں معمولی حالات میں شام کے وقت سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے لیکن اگر مرض روبہ ترقی ہو۔ تو بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ جو رات کو لرزے سے تیز ہو جاتا ہے۔ اور صبح کو بکثرت پسینہ آکر اُتر جاتا ہے۔ نیز اس درجہ میں مریض کے رخساروں پر سُرخی آجاتی ہے۔ جسے حُمرۃ الدق (ہیکٹک فلش) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

علامات درجہ سوئم

اس درجہ میں مذکورہ بالا علامات اور بھی شدید ہو جاتی ہیں چنانچہ مریض کی عام جسمانی کمزوری اور لاغری بڑھ کر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہ وہ سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آنے لگتا ہے۔ پشت بستر سے لگ جاتی ہے۔ اُٹھنا بیٹھنا محال ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں میں غار پڑ جاتے ہیں۔ صبح کے وقت کھانسی زور سے آتی ہے۔ اور بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے۔ جو زیادہ پیپ آمیز ہوتا ہے۔ رات کو بخار تیز ہوتا ہے۔ اور صبح پسینہ اس کثرت سے آتا ہے کہ مریض کا لباس اور بستر شرابور ہو جاتا ہے۔ بال گرنے لگ جاتے ہیں۔ ناخن سفید پڑ جاتے ہیں۔ چھاتی اور پشت پر چھائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پاؤں سُوج جاتے ہیں۔ سانس نہایت تنگی اور دقت سے آتا ہے۔ بستر پر ہی اُٹھا کر بٹھلانے سے دم پھول جاتا ہے۔ زبان اکثر سُرخ اور صاف رہتی ہے۔ لیکن بھوک مر جاتی ہے۔ کبھی کبھی قے آتی ہے۔ اور آخرکار دست آنے لگتے ہیں۔ اور مریض بے حد کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔

اس درجہ میں مریض مذکورہ بالا مایوسانہ علامات کے باوجود آخری وقت تک مریض اپنی شفایابی کی امید لگائے رکھتا ہے۔ اور اس کے ہوش و حواس بجا رہتے ہیں۔ یہ اس مرض کی مخصوص علامت ہے۔

سِل کی علاماتِ مخصوصہ

مذکورہ بالا علامات کے علاوہ بعض مخصوص علامات کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔

شروع میں اس مرض کی تشخیص کسی قدر مشکل ہوتی ہے۔ البتہ اگر کوئی نازک مزاج شخص خشک یا تر کھانسی اور بدہضمی وغیرہ کا شکار ہو اور وہ روز بروز لاغر ہوتا چلا جائے تو اس پر اس مرض کا شبہ کرنا چاہیئے۔ لیکن ذیل کی علاماتِ مخصوصہ کو پیش نظر رکھنے سے تشخیص مرض میں کافی آسانی ہو جاتی ہے۔

کھانسی اور بلغم اس مرض میں کھانسی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بعض اوقات یہ خفیف ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات نہایت شدید۔ اور شاذ و نادر نہیں بھی ہوتی۔ کھانسی پہلے خشک ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ تر ہوتی جاتی ہے۔ اور اس میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ نیز ابتدائے مرض میں کھانسی کبھی کبھی اٹھتی ہے لیکن جب پھیپھڑوں کے ابھار (جو جراثیم کی وجہ سے بن جاتے ہیں) گلنے لگتے ہیں تو گہرے زخم بن جاتے ہیں۔ اب کھانسی اور شدید ہو جاتی ہے۔ جو اکثر رات کے آخری حصہ میں بے حد اذیت کا باعث ہوتی ہے۔ اگر حنجرہ بھی مبتلائے مرض ہو تو آواز بیٹھ جاتی ہے۔

شروع میں بلغم بھٹکی دار خارج ہوا کرتا ہے۔ لیکن جب کچھ دنوں کے بعد پھیپھڑے کے ابھار گلنے اور سڑنے لگتے ہیں۔ تو بلغم زیادہ مقدار میں آنے لگتا ہے۔ جو رات دن میں آدھ سیر سے کچھ زیادہ ہوتا ہے لگا ہے یہ بلغم پتلا اور شفاف ہوتا ہے۔ اور کبھی گاڑھا سفید اور کبھی اس کا رنگ زرد۔ اور لیسدار ہوتا ہے۔ کبھی اس میں بلغم کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور کبھی خالص بلغم ہوتا ہے۔ پیپ آمیز بلغم پانی میں ڈالنے سے تہ نشین ہو جاتا ہے اگر یہ اس قسم کے بلغم میں بدبو نہیں ہوتی۔ لیکن اگر اس میں بدبو ہو۔ تو تنفس میں بھی بدبو پیدا ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ پھیپھڑوں کی ہوائی نالیاں پھیل گئی ہیں۔ اور پھیپھڑوں کا ماؤف حصہ گل سڑ گیا ہے۔ کبھی بلغم کے ہمراہ چونے جیسی کنکریاں بھی خارج ہوتی ہیں۔ جو دانہ خشخاش سے لے کر دانہ مٹر تک اور گاہے اس سے بھی بڑی ہوتی ہیں۔ ان کے اخراج کے بعد بخار شدید ہو جاتا ہے۔ اور علامات خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

تنگی تنفس ابتدائے مرض میں تنگی تنفس کم ہوتی ہے لیکن پھیپھڑے جس قدر ماؤف ہوتے چلے جاتے ہیں تنگی تنفس بڑھتی چلی جاتی ہے اگر سل کے ساتھ ذات الجنب۔ ذات الریہ یا ضعف قلب کے عوارض بھی موجود ہوں تو تنگی تنفس زیادہ ہوتی ہے۔

درد سینہ سینہ کا درد عام طور پر ان مریضوں کو ہوا کرتا ہے جو سل کے ساتھ ذات الجنب بھی ہو۔

اور جب دیا فرغماد (حجاب حاجز) پر استر کرنے والی جھلی متورم ہو جاتی ہے تو اس وقت فم معدہ میں یا جس جانب کا پھیپھڑہ ماؤف ہوتا ہے اس کے جانب کندھے میں درد

ہوا کرتا ہے۔ جن مریضوں کے پھیپھڑے کا ماؤف حصہ ریشہ دار ساخت میں تبدیل ہو جاتا ہے، وہ بھی اپنے سینہ میں اکثر درد محسوس کیا کرتے ہیں۔ خصوصاً جب کہ ہوا مرطوب ہو۔ یہ درد کھانسی کے ساتھ۔ اور بغیر کھانسی کے بھی ہوتا ہے۔ مسماع الصدر کے ساتھ سننے سے سانس باہر جانے کی آوازیں بلند اور لمبی سنائی دیتی ہیں۔ اور سانس اندر آنے کی آوازیں بہت کمزور سنائی دیتی ہیں۔ اور جب پھیپھڑے کے ماؤف حصہ میں پیپ پیدا ہو کر وہاں غار بن جاتے ہیں تو دھونکنی کی سی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

پسینہ اگرچہ اس مرض میں پسینہ آنا کوئی خاص علامت نہیں ہے۔ لیکن دوسرے امراض کے مقابلہ یہ مرض سل کے آخری حصہ میں پسینہ ضرور آجاتا ہے جو عام طور پر بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی کثرت سے مریض بہت جلد نڈھال ہو جاتا ہے

بخار مرض کے ہر درجہ میں بخار ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس مرض میں بخار نہ ہو تو اسے محض عارضی سمجھنا چاہیئے۔ سل حاد میں بخار لازمی اور تیز ہوتا ہے۔ اور جب ماؤف پھیپھڑے کے ابھار نرم پڑنے لگتے ہیں۔ تو بخار ہلکا ہونے لگتا ہے یا نوبتی ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں آرام وسکون کی حالت میں بخار نہیں ہوتا۔ لیکن جب وہ چلتے پھرتے یا کام کاج کرتے ہیں۔ تو بخار ہو جاتا ہے۔ یہ بات پیش نظر رہنی چاہیئے کہ جب ماؤف حصہ نرم ہونے لگے اور گلنے کی بجائے ریشہ دار ساخت میں تبدیل ہو جاتا ہے تو مریض کو اس وقت تک بخار نہیں ہوتا جب تک زیادہ محنت سے تھک نہ جائے اور اس کا مرض بڑھ نہ جائے۔

نفث الدم سل ریوی کے اکثر مریض خون تھوکتے ہیں پہلے پہل بلغم میں صرف خون کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ لیکن آخر میں خون زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ڈیڑھ دو سیر تک خون خارج ہو جاتا ہے چنانچہ اس قدر خون کے اخراج کے بعد مریض کا زندہ رہنا ناممکن ہوتا ہے۔

اگرچہ بعض مریض بچ بھی جاتے ہیں۔ خون زیادہ مقدار میں اس وقت خارج ہوا کرتا ہے۔ جب کہ پھیپھڑے کی کوئی شریان پھٹ جائے۔ زیادہ خون کے اخراج سے مریض پر گھبراہٹ چھا جاتی ہے۔ چہرہ تمتمانے لگتا ہے۔ جسم پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔ اور دل بہت زیادہ دھڑکنے لگتا ہے۔ خون کے آنے سے پہلے مریض اپنے منہ میں نمکین ذائقہ محسوس کرتا ہے۔ اس کے بعد گرم خون کے ایک گھونٹ سے اس کا منہ بھر جاتا ہے پہلے پہل جو خون آتا ہے۔ وہ عموماً سرخ رنگ کا جھاگ دار ہوتا ہے۔ لیکن اس کے

بعد اس کے ہمراہ بلغم بھی آنے لگتا ہے۔

نبض مریض کی نبض ابتدا میں ہمیشہ لین ہوتی ہے۔ لیکن آخر میں سخت و صلب ہو جاتی ہے۔ دق الامعا میں کچھ عرصہ کے لئے شروع میں لین ہوتی ہے لیکن آخر وہ بھی صلابت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ نیز جس جانب کا پھیپھڑا ماؤف ہوتا ہے۔ اس جانب کی نبض عظیم مائل بہ اشراف پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ بعض مریضوں میں اس کے خلاف دیکھی گئی ہے۔

مدقوق کی نبض دقیق۔ سریع اور صلب ہوتی ہے۔ اور نبض کی یہ حالت شروع ہی سے ہوا کرتی ہے۔ جس قدر مرض پرانا ہوتا جاتا ہے۔ اُسی قدر نبض کی ان حالتوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی نبض میں ضعف بڑھتا جاتا ہے۔

اس مرض میں مریض نہایت کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔

آنتوں کی دق

آنتوں کی دق   سِلِ معوی   اِن ٹسٹائی نل ٹیوبرکیولوسس

(Intestinal Tuberculosis)

جب سل کے جراثیم گلٹیوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو وہ متورم ہو جاتی ہیں۔ اور اُن میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ اس مرض میں زیادہ تر بچے مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ اگرچہ بڑے بھی اس میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اسے دق الاطفال یا سوکھا مسان کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

یہ مرض پہلے پہل آنتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن گاہے پھیپھڑوں وغیرہ ماؤف اعضاء سے اس مرض کا مادہ آنتوں میں پہنچ کر اُنہیں بھی مبتلائے مرض کر دیتا ہے۔

چنانچہ پھیپھڑوں اور حنجرے کی سل میں اس مرض کا مادہ نگلے ہوئے بلغم کے ذریعہ آنتوں میں پہنچ کر اس قسم کی سل پیدا کر دیتا ہے اور پھیپھڑوں کی دق کا مریض آنتوں کی دق میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض جب یہ مرض لاحق ہوتا ہے تو ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ بھوک مفقود ہو جاتی ہے۔ ریاح کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ جن کے باعث ریاح کی شکایت رہتی ہے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ رہتی ہے۔ درد شکم بھی رہنے لگتا ہے اور عام طور پر قبض بھی رہتی ہے۔

اگر مرض چھوٹی آنتوں میں ہو۔ تو عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے دست بہت

کم آتے ہیں۔ لیکن اگر قولون کے زیریں حصہ یا معا مستقیم میں ہو تو عام طور پر دست آیا کرتے ہیں۔ اور جب آنتوں کی گلٹیاں متورم ہونے کے بعد پختہ ہو کر پھٹتی ہیں۔ تو دستوں کے ہمراہ پیپ اور خون بھی آتا ہے۔ اس حالت میں مریض کی عام جسمانی کمزوری دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ مریض کے پیٹ کو انگلیوں سے ٹٹول کر دیکھا جائے۔ تو بڑھی ہوئی گلٹیاں محسوس ہوتی ہیں۔

آنتوں کی دق میں ابتدائی بخار نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلے چند روز تک ہضم خراب رہتا اور پیٹ میں درد کی شکایت رہتی ہے۔ پھر بخار آنے لگتا ہے۔ اس مرض کی خاص علامت یہ ہے۔ کہ نبض جس قدر تیز چلتی ہے۔ اس قدر تیز بخار نہیں ہوتا۔ صبح کے وقت بخار بالکل اتر جاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد بخار ہو جاتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ بڑھ کر شام کو تیز ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد حرارت تیز ہو کر بخار تیز ہو جاتا ہے۔ رات کو پسینہ عام طور پر آتا ہے۔ اور مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔

آنتوں کی دق میں مریض کے جسم کی لاغری اور کمزوری پھیپھڑوں کی دق کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ بلکہ خون اور پیپ کے ساتھ مل کر دستوں کی راہ خارج ہو جاتی ہے۔ دل اور گردے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور مریض سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچ رہ جاتا ہے۔ آخر کار بے حد کمزور ہو کر راہیٔ ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔ لیکن مرنے دم تک مریض کے ہوش و حواس برقرار رہتے ہیں۔

گلٹیوں کی دق

گلٹیوں کی دق — سلِ غدودی — گلینڈولر ٹیوبرکیولوسس

(Glandular Tuber Culosis)

اس مرض کو خنازیر۔ کنٹھ مالا اور ہنجیروں کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹری میں اس کا مخصوص نام سیکرے فیولا (Secrafula) ہے۔

طب یونانی میں اسے سل سے متعلق خیال نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن جدید تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ وہ مادہ سل جو پھیپھڑوں اور آنتوں میں پہنچ کر دق کا موجب ہوتا ہے۔ وہی گردن کی گلٹیوں میں داخل ہو کر انہیں متورم کر دیتا ہے اور مرض خنازیر پیدا کرتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ ان گلٹیوں میں داخل ہونے والے جراثیم کمزور ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ مرض ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے اس مرض کے

مریض مدت العمر زندہ رہتے ہیں۔ اور ان میں ان گلٹیوں کے علاوہ کوئی خاص علامات پیدا نہیں ہوتیں۔ جنہیں خطرناک قرار دیا جا سکے۔

یہ گلٹیاں بچپن میں متورم ہو جاتی ہیں۔ بعض کو صرف ایک گلٹی ہوتی ہے اور بعض کو متعدد۔ اگر کوئی گلٹی مناسب علاج سے تحلیل ہو جاتی ہے یا پھوٹ جاتی ہے تو اس کی بجائے دوسری گلٹی نکل آتی ہے۔ اور جوانی تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بعض مریضوں کو جوانی میں بھی یہ گلٹیاں نکلتی ہیں۔ اس کے بعد شاذ ہی نکلتی ہوئی دیکھی گئی ہیں

ان گلٹیوں کو اگر ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا جائے تو یہ جلد کے نیچے ادھر ادھر پھسلتی ہوئی محسوس ہوا کرتی ہیں۔ ان میں درد نام کو نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو برائے نام گردن بے ڈھنگی ضرور دکھائی دیتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی لئے ان کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ لیکن جب یہ بڑھ کر پکنا شروع ہوتی ہیں تو ان کے پھوٹنے پر ایک خاص قسم کا مواد جو پنیر کے مانند ہوتا ہے ان میں سے نکلا کرتا ہے اور زخم ایک ناسور کی صورت اختیار کر کے سالہا سال تک بہتا رہتا ہے۔

اکثر مریضوں میں ان گلٹیوں کے ساتھ بخار نام کو نہیں ہوتا۔ خاص طور پر ابتدائے مرض میں تو کسی قسم کا بخار نہیں ہوتا۔ لیکن جب یہ گلٹیاں پکنے لگتی ہیں یا پک کر پھوٹ پھٹتی ہیں۔ تو اس وقت بعض مریضوں کو بخار رہنے لگتا ہے۔ جو تپ دق سے مشابہ ہوتا ہے۔ رات کو بخار تیز ہو جاتا ہے جو پسینہ آ کر اتر جاتا ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ قبض رہنے لگتا ہے۔ جسمانی کمزوری بڑھ جاتی ہیں گاہے ان گلٹیوں کا مادہ سینے کی گلٹیوں میں سرایت کر کے انہیں بھی متورم کر دیتا ہے۔ اور گاہے یہی مادہ پھیپھڑوں میں پہنچ کر پھیپھڑوں کی دق پیدا کر دیتا ہے۔

ہڈیوں کی دق

ہڈیوں کی دق۔ سل عظمی۔ سل جراحی۔ بونز ٹیوبر کیولوس

(Bones Tuberculosis

بعض اوقات سل کے جراثیم ہڈیوں میں جا پہنچتے ہیں اور اس مرض کی پیدائش کا موجب ہوتے ہیں۔ اس مرض کی ابتدا لمبی ہڈیوں مثلاً ران اور پنڈلی کی ہڈیوں کے بالائی سروں سے ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ مرض پسلیوں اور بعض اوقات گردن اور پشت کے مہروں

میں بھی ہوتا ہے۔ لگا ہے یہ مادہ ہڈیوں کے قریب جوڑوں میں سرایت کر کے انہیں ماؤف کر دیتا ہے۔ اس صورت میں اسے سلِ مفصلی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ مادہ جب ہڈی میں جا پہنچے۔ سب سے پہلے اس ہڈی کی جھلی میں التہاب ہوتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ بڑھ کر ہڈی کی خانہ دار ساخت تک جا پہنچتا ہے۔ بلکہ ہڈی کے گودے میں بھی سرایت کر جاتا ہے۔ وہاں پیپ پیدا ہو کر ہڈی گلنے سڑنے لگتی ہے۔

جب یہ مرض ریڑھ کے ستون میں لاحق ہوتا ہے۔ تو وہاں بھی یہی صورت رونما ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں مہروں پر دباؤ پڑنے سے وہ دب جاتے ہیں۔ جس سے ریڑھ کے ستون میں خم آجاتا ہے اور مریض کمر سیدھا کر کے چلنے سے عاجز آجاتا ہے جس ہڈی میں بھی یہ مرض لاحق ہو وہ سخت ہو جاتی ہے۔ اور وہ معمولی چوٹ لگنے سے ٹوٹ سکتی ہے۔ ہڈی میں کسی قدر درد بھی ہوتا ہے۔ ہڈی کے جس حصہ میں مرض کی ابتدا ہوتی ہے وہ حصہ متورم نظر آتا ہے۔ اگر مرض لمبی ہڈیوں میں ہو۔ تو ان کے جوڑوں کی حرکت میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جب ہڈیوں میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے تو وہ خود بخود ٹوٹ کر بہہ نکلتی ہیں اور بعض اوقات شگاف دے کر ماؤف ہڈی کو نکال دیا جاتا ہے۔ لیکن پیپ بدستور نکلتی رہتی ہے۔ جس سے ایک ناصور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی کو ہڈیوں کا ناصور کہتے ہیں۔ ان مقامی علامات کے علاوہ مریض کو ہلکا بخار رہتا ہے ہضم خراب ہو جاتا ہے اور کمزوری روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے۔

سل و دق سے بچنے کے لئے سنہری ہدایات

اس مرض سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جسم میں اس مرض کے پیدا ہونے کی استعداد ہی پیدا نہ ہونے دی جائے۔ چنانچہ تندرستی کے قیام اور قوتوں کو علیٰ حالہٖ برقرار رکھنے کے لئے ذیل کی باتوں کو پیشِ نظر رکھیں:۔

۱۔ اندھیرے یا نمناک مکانات میں جہاں دھوپ اور ہوا کا گذر نہ ہو یا جہاں گرد و غبار زیادہ ہو وہاں رہائش نہ رکھی جائے۔

۲۔ ناکافی اور ناقص غذا استعمال نہ کی جائے۔ بلکہ ہمیشہ لطیف اور مقوی غذا استعمال کی جائے۔ اور اس میں دودھ۔ مکھن۔ اور گھی کی مقدار زیادہ ہونی چاہیئے۔ نیز کھانے پینے میں بے اعتدالی سے پرہیز کیا جائے تاکہ ہاضمہ خراب ہو کر مرض کی

قبولیت کی استعداد پیدا نہ ہو جائے۔

۳۔ مسکرات و منشیات سے پرہیز کیا جائے۔

۴۔ کثرت جماع۔ جلق اور اس قسم کی مکروہ عادتوں سے بچا جائے۔

۵۔ بچپن کی شادی سے پرہیز کیا جائے۔

۶۔ رنج، غم، فکر و تردداتِ سے دور رہا جائے۔

۷۔ جسمانی اور دماغی محنت اس قدر نہ کی جائے جس سے تھکن لاحق ہو جائے۔

۸۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ گھر کی چار دیواری سے نکل کر صبح ہوا خوری کے لئے جائیں۔

۹۔ بہت سے آدمیوں کو ایک ہی کمرے میں نہ سونا چاہیئے۔

۱۰۔ سانس ہمیشہ ناک کی راہ لی جائے اور سانس ہمیشہ گہرا لیا جائے۔

۱۱۔ کمرے میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے دروازے اور کھڑکیاں کھلی رکھی جائیں۔

۱۲۔ سونے کے کمرے میں کسی قسم کا دھواں نہ ہونا چاہیئے۔

۱۳۔ کچا دودھ خاص طور پر گائے کا کچا دودھ اور دودھ سے نکالا ہوا مکھن استعمال نہ کیا جائے۔

۱۴۔ نیم پختہ یا کچا گوشت استعمال نہ کیا جائے۔ بلکہ اسے ہمیشہ اچھی طرح پکا لیا جائے

۱۵۔ ہمیشہ ہاتھ دھو کر اور کلی کر کے کھانا کھایا جائے۔

۱۶۔ مسلول کے جھوٹے برتن اور حقہ وغیرہ استعمال نہ کیا جائے۔

۱۷۔ سل کے مریض کو الگ کمرے میں رکھیں۔ جہاں تک ہو سکے تندرست آدمیوں کو اس کے ساتھ بیٹھنے اور ملاقات کرنے سے روکیں۔

۱۸۔ اگر کسی کمرے میں مسلول رہ چکا ہو تو اسے اس وقت تک استعمال نہ کیا جائے۔ جب تک اس کی دیواروں پر سفیدی نہ کرا لی جائے، اور اس کے فرش کو اچھی طرح دھلوا کر اس پر فینائل نہ چھڑکوا دیا جائے۔

۱۹۔ مریض کو دیوار یا فرش پر تھوکنے سے منع کریں۔ اور اگالدان یا کسی دوسرے برتن میں تھوکنے کی ہدایت کریں۔ اور تھوکے ہوئے بلغم کو گڑھا کھود کر دبا دیا کریں۔

۲۰۔ اگر بیوی سل میں مبتلا ہو تو خاوند کو اس کے ساتھ مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر ماں مبتلائے مرض ہو تو بچہ کو دودھ نہ پلائے۔ اور اگر بچہ مبتلائے

مرض ہو تو تندرست دایہ کا دودھ نہ پلائیں بلکہ گائے یا بکری کے دودھ پر اس کی پرورش کریں۔

طبی علاج

سل و دق کے کامیاب علاج میں اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ مریض کی عام صحت میں ترقی دے کر اور اس کی جسمانی قوتوں کو بڑھا کر اس کے جسم کی قوت مدافعت (نیچرل پاور) کو قوی کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی مادۂ مرض یا جراثیم کو نشو و نما دینے والے اسباب کو دور کیا جائے۔ نیز جسم میں موجودہ جراثیم کو ہلاک کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس اصول کے مطابق اس مرض کا علاج ذیل کے طریقوں سے کیا جائے۔

۱۔ علاج بذریعہ تدابیر

اگرچہ علاج بذریعہ تدابیر ہر مرض کے ازالہ کے لئے مناسب ہے۔ لیکن اس مرض کا کامیاب علاج تدابیر ہی پر منحصر ہے۔ ان تدابیر میں سب سے مقدم مقام تبدیل آب و ہوا ہے۔

اگر ممکن ہو تو مریض کو کسی صحت افزا پہاڑی مقام یا ساحل سمندر پر کسی پر فضا جگہ پر بھیج دیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی اچھے آب و ہوا والے مقام میں رہنے کا انتظام کر دیں۔ یا کم از کم مکان کی بالائی منزل میں ہی رکھ دیں۔ جہاں ہوا اور روشنی کا اچھا انتظام ہو۔

غذا

مریض سل کو ہمیشہ لطیف۔ زود ہضم اور مقوی غذائیں دیں۔ جو اچھی طرح ہضم ہوں۔ اور جن کے استعمال سے جسم میں خون بکثرت پیدا ہو کر عام جسمانی کمزوری دور ہو جائے۔ لیکن ہر غذا کے استعمال سے پہلے یہ سوچ لیں کہ یہ غذا مریض کو ہضم بھی ہو گی یا نہیں۔

مریض سل کے لئے دودھ بہترین غذا ہے۔ سب سے بہتر دودھ عورت کا ہے بشرطیکہ کوئی عورت اپنی چھاتی سے منہ لگوا کر دودھ پلانے کے لئے تیار ہو۔ اس کے بعد گدھی کے دودھ کا درجہ ہے۔ اور اس کے بعد بکری کا۔

اگر ان میں سے کوئی بھی دودھ میسر نہ آئے تو گائے کا دودھ پلانا مناسب ہے چھاچھ آنتوں کی دق میں جب کہ مریض کو دست آ رہے ہوں یا مریض دودھ ہضم نہ کر سکتا ہو۔ یا اسے کوئی چیز بھی ہضم نہ ہوتی ہو۔ تو اس کے لئے میٹھے دہی کی چھاچھ نہایت عمدہ غذا ہے۔ دودھ کو ہمیشہ جوش دے کر پینا چاہیے۔ دودھ میں انڈا پھینٹ کر بھی پلایا جا سکتا ہے۔ دودھ کے علاوہ ساگودانہ۔ آش جو۔ اراروٹ بھی مناسب غذائیں ہیں۔

آش جو میں سرطان پکا کر دینا نہایت مناسب ہے۔

پھلوں میں سے مالٹا میٹھا۔ انار۔ لیموں سیب۔ انگور۔ لیچی۔ لوکاٹھ نہایت مناسب ہیں۔ لیکن یہ پھل شیریں ہونے چاہئیں۔ ترش کھانے سے کھانسی میں اضافہ ہو کر مریض کو اذیت ہوتی ہے۔ قبض کی حالت میں انجیر۔ خربزہ اور پپیتہ نہایت ہی مناسب ہیں۔

گوشت خوروں کو چوزہ مرغ۔ تیتر۔ بٹیر۔ تلیر کے گوشت کے علاوہ بکری کا گوشت دیں۔ ان کے علاوہ شوربا۔ یخنی انڈہ نیمبرشت اور تازہ مچھلی بھی دے سکتے ہیں۔ بالائی اور مکھن بھی ہضم کی رعایت کرتے ہوئے دے سکتے ہیں۔

ترکاریوں میں گھیا (لوکی)۔ ٹنڈے۔ پروَل۔ چقندر۔ توری۔ ساگ خرفہ اور ساگ پالک مناسب ہیں۔ انہیں تنہا یا گوشت کے ہمراہ پکا کر کھائیں۔

پرہیز دیر ہضم۔ بادی۔ نفاخ غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔ چنانچہ گائے۔ بھینس وغیرہ کا گوشت۔ ہر قسم کی مٹھائی۔ پوری۔ کچوری۔ آلو۔ دال ماش۔ دال مسور گوبھی۔ اروی۔ وغیرہ نہ دیں۔ نیز اچار۔ چٹنی۔ سرکہ۔ ترش دہی۔ کھٹی لسی۔ لال مرچ۔ گرم مسالہ وغیرہ سے پرہیز کریں۔ چائے۔ قہوہ۔ سگرٹ۔ سگار اور بیڑی سے بچا جائے۔

جسم و لباس کی صفائی مریض سل کے جسم اور لباس کی صفائی نہایت ضروری چیز ہے۔ موسم اور طبیعت کے مطابق روزانہ ٹھنڈے پانی یا نیم گرم پانی سے غسل کرائیں۔ غسل ہوا سے محفوظ مقام پر ہونا چاہیے غسل کے بعد جسم کو تولئے سے رگڑ کر خشک کریں۔ اگر مریض کمزور ہو تو غسل دینے کی بجائے تولیہ کو پانی میں بھگو کر سارا بدن پونچھ دیا جائے۔ غسل کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہنائے جائیں۔

ورزش مریض کو نہایت ہلکی ورزش کرنی چاہیے۔ جس سے کسی قسم کی تھکن نہ ہو صبح و شام پیدل سیر و تفریح نہایت عمدہ ورزش ہے۔ سیر و تفریح کے لئے نہر یا دریا کا کنارہ یا سرسبز کھیت یا میدان یا باغ ہونا چاہئیے۔ اگر چلنے سے کھانسی میں اضافہ ہو اور خون آنے لگے تو سیر کو ختم کر دینا چاہئیے۔ سیر کے بعد میٹھی چاپی کرانا اور سارے جسم کی مالش کرانی چاہئیے۔

نیند مریضانِ سل کے لئے گہری نیند نہایت مفید ہے۔ جب نیند آئے فوراً بستر پر سونے کی غرض سے آنکھیں بند کر کے لیٹ جانا چاہئیے۔ اگر مریض ن

چڑھتے تک سوتا ہو تو اُسے نہ جگایا جائے۔

۲- علاج بذریعہ دوا

ابتدائے مرض میں جب کہ خشک کھانسی ستاتی ہو۔ اور تھوک کے ساتھ خون بھی آتا ہو۔ تو صبح و شام یہ نسخہ دیں

نسخہ:- گیرو ایک ماشہ۔ سنگ جراحت ایک ماشہ۔ دم الاخوین ایک ماشہ۔ سرطان سوختہ ایک ماشہ باریک پیس کر خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں اوپر سے بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ سپستاں ۹ دانہ کو پانی میں جوش دے کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

نوٹ:- اطبائے متقدمین نے مرض سل کے علاج میں ایسے نسخہ جات کی جن میں سرطان (کیکڑا) ہو۔ بہت تعریف کی ہے۔ چنانچہ سرطان سوختہ سے ایک قسم کا چونہ حاصل ہوتا ہے۔ جو تقریباً ہائپو فاسفیٹ آف لائم سے مشابہ ہے جس کا شربت ڈاکٹری میں مرض سل میں نہایت مفید ہے۔

کبھی اوپر کے نسخہ میں گوند ببول ایک ماشہ۔ کتیرا ایک ماشہ۔ رب السوس ایک ماشہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

نسخہ:- گوند کیکر۔ گیرو۔ رب السوس۔ سنگ جراحت۔ ہر ایک چار رتی۔ پیس کر خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملا کر پہلے کھلائیں۔ اوپر سے بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ سپستان ۹ دانہ پانی میں ہلکا جوش دے کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

کھانسی کے ساتھ پیپ برآمد ہو تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:- گلوئے سبز تازہ ۷ ماشہ چاقو سے ریزہ ریزہ کرلیں اور کوکنار ۲ عدد کے ہمراہ رات کو عرق گاؤزبان میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت اعجاز ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور زخم کو خشک کرنے کے لئے یہ چٹنی چٹائیں۔

نسخہ:- کہربا شمعی۔ رب السوس۔ گوند کیکر۔ کتیرا۔ نشاستہ۔ سریشم ماہی۔ زہر مہرہ خطائی۔ طباشیر۔ ست گلو۔ سب کو باریک پیس کر شربت خشخاش ۲ تولہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ اور اگر بخار شدید ہو۔ تو آش جو میں سرطان پکا کر پلائیں

شدید کھانسی کو روکنے کے لئے حب سرفہ دیں۔

نسخہ:- تخم مغز کدو۔ تخم خیارین۔ مغز تخم خربزہ۔ مغز بہدانہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ تخم خشخاش۔ تخم خرفہ ہر ایک سات ماشہ۔ گوند کیکر۔ کتیرا۔ نشاستہ۔ طباشیر ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر دواؤں کے وزن سے نصف شکر سرخ

ملا کر لعاب بہدانہ سے چوڑی چوڑی ٹکیاں بنائیں۔ اور ایک گولی ہمیشہ منہ میں رکھ کر اس کا لعاب چوستے رہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید رہا ہے:-

نسخہ غری السمک

غری السمک (سریش ماہی) ۳ ماشہ گائے کے دودھ دس تولہ میں جوش دے کر مصری ۲ تولہ سے شیریں کر کے پئیں۔ اگر قبض ہو تو اسے دور کرنے کے لئے کوئی تیز دوا استعمال نہ کریں۔ بلکہ مذکورہ نسخہ میں شربت بنفشہ کی بجائے ترنجبین ۲ تولہ خالص حل کر کے دیں۔ یا حقنہ کریں۔ اگر اسہال شروع ہو جائیں تو مریض کے ہضم کا خیال رکھیں پہلے دو ایک روز آش جو بریاں دیں۔ لیکن اس سے صورت افاقہ اگر نظر نہ آئے۔ تو پینے کے نسخہ میں شیرہ کوکنار ایک عدد شیرہ حب آلاس اضافہ کریں۔ یہ گولیاں ہر قسم کی سل میں مفید ہیں۔

حب بسیجی

مرچ سیاہ۔ الائچی خورد۔ طباشیر۔ بلادر مدبر۔ ست گلو ہم وزن لے کر سب کو باریک کھرل کریں۔ اور پانی میں گوندھ کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ ایک گولی روزانہ بکری کے آدھ پاؤ دودھ کے ساتھ کھائیں۔ روزانہ دودھ کی مقدار ۲ تولہ بڑھاتے جائیں۔ یہاں تک کہ ایک سیر تک پہنچ جائے۔ یہ گولیاں پرانے بخاروں کے لئے بھی لاجواب ہیں۔

تحفہ عجیب

یہ نسخہ آل پاکستان طبی مجلس کے شعبہ علمیہ نے تیار کر کے 225 مریضوں پر استعمال کیا۔ جن میں سے 200 مریضوں نے اس کے مفید ہونے کی تائید کی۔ چنانچہ اب یہ نسخہ آل پاکستان طبی مجلس بڑے پیمانہ پر تیار کر کے مریضوں میں تقسیم کر رہی ہے۔

نسخہ:- سنبل چینی ایک تولہ۔ سلیکھری ایک تولہ۔ الائچی خورد ایک تولہ۔ کتھا پاپڑیا نصف تولہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ پیس کر ۱۴ پڑیاں بنائیں۔ ہر روز صبح و شام ایک ایک پڑیہ بکری کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ سات روز تک استعمال کرنے سے خون کی آمد ہمیشہ کے لئے موقوف ہو جائے گی۔

حب رال

رال سفید۔ گوند ببول دونوں کو برابر وزن لے کر پیس چھان کر پانی میں گوندھیں۔ اور چار چار رتی کی گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی مناسب بدرقہ کے ساتھ کھائیں۔

اندرونی اعضاء کے زخموں میں مفید ہے۔ زخموں کے تعفن کو دور کرتی اور انہیں

جلد بھرتی ہے۔

دوا سرطان نہری ۵ عدد۔ پوست خشخاش ایک تولہ۔ برگ اڑوسہ سبز ۲ تولہ سب کو مٹی کے آبخورے میں رکھ کر گل حکمت کر کے کنڈوں کی آنچ دیں بعدہٗ نکال کر ایک چٹکی کھلائیں۔

سل کی کھانسی میں نہایت مفید ہے۔

کافور سبیال کافور خالص ایک تولہ کو ریکٹی فائیڈ سپرٹ ۴ تولہ میں ڈال کر ڈاٹ لگا کر رکھ دیں۔ کافور سپرٹ میں حل ہو جائے گا۔ اس میں سے ۳ سے ۵ قطرے دو تولہ پانی میں ملا کر پلائیں سل و دق میں نہایت مفید ہے۔ سیلان خون کو روکتا اور ہیضہ اور نفخ شکم کو مفید ہے۔

حب سل ست گلو۔ زہر مہرہ سودہ۔ سنگ جراحت۔ کات سفید۔ کتیرا۔ صمغ عربی۔ مغز بہدانہ۔ نشاستہ۔ تخم خشخاش سفید۔ تخم خطمی۔ مغز تخم کدو۔ دم الاخوین۔ رب السوس۔ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ کافور قیصوری۔ افیون ہر ایک ایک ماشہ سب دواؤں کو کوٹ کر پانی کی مدد سے گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک ماشہ صبح و شام۔

ماء الذہب تیزاب شورہ ۳ حصہ۔ تیزاب نمک ۴ حصہ۔ دونوں کو ایک بڑی شیشی میں ڈال کر اچھی طرح ملائیں لیکن اس کے منہ کا کچھ حصہ کھلا رہنے دیں۔ اور اس میں سے ایک تولہ دوسری شیشی میں لیں۔ اور اس میں سونا چھ ماشہ ڈال کر رکھ چھوڑیں۔ کچھ عرصہ بعد سونا حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس محلول میں آب مقطر یا کوئی عرق تین تولہ ملا کر رکھیں۔

پانچ قطرے ماء الذہب عرق ماء اللحم یا عرق گاؤزبان میں ملا کر پلائیں جسمانی کمزوری کو دور کر کے اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔

عام جسمانی کمزوری کے ازالہ کے لئے سفوف مروارید جواہر والا ۲ چاول۔ خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا و خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا۔ خمیرہ مروارید ۶۔۷ ماشہ کی مقدار میں کھلائیں۔

آنتوں کی دق اس قسم کی سل میں جب کہ دست آ رہے ہوں تو صبح و شام قرص طباشیر کافوری ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز ۳ درق۔ آب بارتنگ مروق ہر ایک چار تولہ شربت حب الآس ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

غذا کے بعد کافور سبیال ۵۔۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر دیں۔

غذا میں آش جو بریاں۔ اعلیٰ درجے کے بسکٹ ہوں۔ انار۔ انگور۔ سنگترہ اور سیب استعمال کریں۔

ہڈیوں کی دق

شروع میں عام جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے اور جراثیم دق کو فنا کرنے کے لئے خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا۔ ماء الذہب اور کافور سیال کا استعمال کرائیں۔ اگر ان ادویہ سے آرام نہ ہو۔ تو عمل جراحی کی طرف رجوع کیا جائے۔

سل خنازیری

رات کو اطریفل غدودی سات ماشہ پانی سے کھلا دیا کریں۔ صبح کو اطریفل شاہترہ ۷ ماشہ۔ عرق مکو۔ ۱۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ اور گلٹیوں پر ابتدا میں کشتہ قرن الایل ۳ ماشہ گھی (اکیس مرتبہ دھویا ہوا) ایک تولہ میں ملا کر لگائیں یا جدوار بیخ سوسن ہر ایک تین ماشہ باریک پیس کر مرہم داخلیون یا مرہم باسلیقون ایک تولہ میں ملا کر لگائیں۔ یہ ضماد بھی مفید ہے۔

نسخہ ضماد

مرکی۔ ایلوا۔ ایرسا۔ السی ہر ایک دو ماشہ۔ زراوند مدحرج۔ مرچ سیاہ پیپلا مول۔ چرائتہ۔ اشق۔ گوگل۔ راتینج۔ ہینگ۔ قسط تلخ۔ فرفیون۔ بہروزہ ہر ایک ایک ماشہ میتھی نصف ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر مکو سبز کے پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

معجون سرس

تخم سرس دس تولے کر کوٹ چھان کر شہد خالص بیس تولہ میں ملا کر ایک مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد روزانہ صبح کو ایک تولہ کی مقدار میں کھلائیں۔ خنازیر کے لئے نہایت مفید ہے۔

ناگ پھنی کے دو چار پھل خنازیر کے مریض کو روزانہ کھلانا اور اسی کو پیس کر گلٹیوں پر لگانا نہایت مفید ہے۔

مرہم

چھپکلی دو عدد کو پاؤ سیر روغن نیم میں جلائیں۔ اس کے بعد بیل کا سینگ جلایا ہوا دو تولہ۔ بیل کا کھر جلایا ہوا ۱۰ تولہ۔ ملا کر مرہم بنائیں۔ اور زخمی گلٹیوں پر لگائیں۔

اگر گلٹیوں کے ساتھ بخار بھی ہو۔ اور عام جسمانی کمزوری بڑھ جائے تو خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا۔ ماء الذہب یا کافور سیال کا استعمال کریں۔

پوست پشت کچھوا۔ سرمہ سیاہ مساوی الوزن سوختہ ایک ماشہ ہمراہ سرد پانی کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج

بطور حفظ ماتقدم جن بچوں اور جوانوں میں مانٹو ٹسٹ (Mantou Test) منفی ہو۔ ان کو بی۔ سی۔ جی ویکسین کا ٹیکہ لگوایا جائے۔

اگر خاندان میں کوئی شخص اس مرض میں مبتلا رہ چکا ہو۔ یا اس مرض کا موروثی میلان موجود ہو۔ تو بی۔ سی۔ جی ویکسین کا استعمال نہایت ضروری ہے۔

(نوٹ)۔ مانٹو ٹسٹ۔ یہ ایک قسم کا ٹیوبرکلین ٹسٹ ہے۔ جس کے ذریعہ طبیب کو پتہ

چل سکتا ہے کہ تپ دق کے جراثیم جسم میں داخل ہو چکے ہیں یا نہیں۔ اگر جسم میں جراثیم داخل ہو چکے ہیں۔ تو نتیجہ ہمیشہ مثبت ہوتا ہے)

یہ مرض ناقابل علاج تصور کیا جاتا ہے۔ اب تک اس کا کوئی شافی علاج معلوم نہیں ہو سکا۔ اس مرض کے علاج بالدوا کے ساتھ ہی ساتھ عمدہ آب و ہوا مقوی اغذیہ اور کامل آرام و سکون کو بڑا دخل ہے۔ اس مرض کے کامیاب اور خاطر خواہ علاج کے لئے مریض کو کسی سینی ٹوریم میں بھیجا دینا چاہیے۔ ہاں جن مریضوں کا درجہ حرارت ۱۰۰ سے زیادہ ہو۔ یا جن کی نبض کی رفتار ۱۱۰ فی منٹ ہو۔ انہیں صحت افزا مقام پر جا کر کچھ زیادہ فائدہ ہوتا جس مریض کو منہ سے خون آ چکا ہو۔ اس کے لئے چار ہزار فٹ کی بلندی پر رہنا نقصان دہ ہے۔ گرمی یا سردی خاص نقصان نہیں پہنچاتی۔ لیکن سردی اور نمی کا اجتماع بے حد مضرت رساں ہے۔

اس مرض کے علاج میں پہلے آمیوڈوفارم۔ کمفر۔ کیلسیم۔ کریازوٹ۔ کاڈلور آئیل گولڈ وغیرہ مختلف طریقوں سے استعمال کرائے جاتے ہیں۔ لیکن اس کا جدید علاج سٹریپٹومائی سین ہے۔ اس دوا کے استعمال سے دق اور سل کے جراثیم کی افزائش رک جاتی ہے۔ اس دوا سے مرض کے جراثیم کی افزائش رک جاتی ہے۔ یہ دوا مرض کے جراثیم کو قتل کرنے کی بجائے انہیں بے حس کر دیتی ہے۔ دق دماغی۔ سرسام سل دق عمومی کے مریض اس دوا کے استعمال سے صحت یاب ہو جاتے ہیں پھیپھڑوں اور آنتوں نیز جوڑوں اور ہڈیوں کی دق میں استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر مریض کی قوت مدافعت کم نہیں ہوئی تو تین چار ٹیکوں سے ہی بخار اور کھانسی کی علامات میں تخفیف شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا تازہ مرکب ڈی ہائیڈرریٹڈ سٹریپٹومائی سین سلفیٹ کے استعمال سے ناخوشگوار علامات کم نمودار ہوتی ہیں۔ اس دوا کے استعمال کے ساتھ پیرا امینو سیلی سلک ایسڈ کی گولیاں کھائی جاتی ہیں۔ یہ علاج نہایت تسلی بخش ہے۔ مریض کی قوت کو بحال رکھنے کے لئے وٹامن کمپلیکس کاڈلور آئل۔ سوڈیم گولڈ تھیوسلفیٹ سیرپ آف فاسفیٹ کیلسیم اسٹلبین ڈنامن وغیرہ بذریعہ انجکشن۔ بذریعہ دہن مستعمل ہیں۔

پسینہ کی کثرت کو روکنے کے لئے یہ نسخہ دیں:۔

ٹنکچر بیلاڈونا	۵ بوند
ایکوا کمفر	ایک اونس

اس کے پلانے سے پسینہ رک جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔

پھیپھڑوں میں ہوا بھرنے کا عمل ایک لائق ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔ اس کی تفصیلات میڈیکل الفریڈیشن مرتبہ حکیم غلام نبی ایم۔اے میں ملاحظہ فرمائیں۔

آج کل اس مرض سے حفاظت کے لئے بی سی جی ویکسین کا استعمال بڑی کثرت سے ہو رہا ہے۔ یہ ویکسین ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن پر ٹیوبرکلین ٹسٹ منفی نکلتا ہے۔ یہ ٹسٹ ان پر مثبت نکلتا ہے جن کے جسم میں کبھی دق کے جراثیم داخل ہوئے۔ اور جسم نے ان کا مقابلہ کیا۔ ایسے اشخاص میں بشرطیکہ وہ مرض میں مبتلا نہ ہوئے ہوں اس مرض کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں یہ ٹسٹ عام طور پر منفی نکلتا ہے اس لئے چھوٹے بچوں میں یہ ٹیکے بڑی تعداد میں لگائے جا رہے ہیں۔

کو بین اس کی نہایت عمدہ دوا ہے۔ ایک ٹکیہ دن میں دو بار دیں۔ اور کاڈ لور آئل بعد غذا استعمال کرائیں۔

خنازیر کا علاج

اگر کوئی مقامی خراش ہو۔ مثلاً کوئی دانت بوسیدہ ہو یا پرانے گلے میں بڑھے ہوں۔ یا سر میں جوئیں وغیرہ پڑی ہوں۔ تو انہیں رفع کریں۔ گلٹیوں پر ٹنکچر آیوڈین لگائیں۔ مچھلی کا تیل ہمیشہ غذا کے بعد دیتے رہیں۔ سمندر کے کنارے کی آب و ہوا اور غسل سمندری اس مرض میں بہت مفید ہیں۔

گلٹیاں اگر گلے یا پیٹ میں ہوں تو یہ دوا استعمال کریں

سیرپ آف آیوڈو فارم آف آئرن	۱۰ بوند
گلیسرین	۱۰ بوند
پانی	۱ اوڈرام

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ یہ مقدار خوراک ایک سال کے بچے کے لئے ہے۔

یہ نسخہ خنازیر کے علاوہ سل و دق کی جملہ اقسام میں مفید ہے۔

کاڈ لور آئیل	۴ ڈرام
سیرپ آف کیلسیم ہائپو فاسفیٹ	۴ ڈرام
آئیل آف کلوو	۹ منم
کریازوٹ	۹ منم
ایکوا تا	۳ اونس

½ تا ایک اونس دن میں تین بار بمناسبت عمر دیں۔

یہ نسخہ بھی خنازیر میں مفید ہے۔

سیرپ آف آیوڈائیڈ آف آئرن	۴ ڈرام
کاڈ لور آئل	۴ ڈرام
سیرپ آف کیلشیم لیکٹو فاسفیٹ	۴ ڈرام
لائم واٹر	۲ اونس

اس میں بمقدار ½ اونس دن میں تین بار دیں۔ بچوں کو مناسب عمر دیں۔ ٹیوبرکولین کا ٹیکہ بھی اس مرض میں کسی قدر مفید ہے۔ لیکن ماہر ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر ٹیکہ نہ کریں۔ جدید علاج میں گلٹیوں کو عمل جراحی سے خارج کرتے ہیں۔ یا بجلی لگا کر خشک کر دیتے ہیں۔ اگر گلٹی میں مواد پڑ جائے۔ تو اسے شگاف دے کر مواد خارج کر کے آیوڈو فارم سے ڈریس کریں۔

جدید ادویہ میں نیوٹی بین (Neoteben) قابل اعتماد ہے۔ ایک ایک خوراک صبح و شام دیں۔ انٹرو ڈایامو بین (Entero Diamoebin) دو گولی ہر چار گھنٹہ بعد دیں۔

کن پیڑے

گلسوئے ۔ ورمِ غدۂ نکفیہ ۔ پیرو ٹائی ٹس (Parotitis)

کن پیڑے ۔ التہاب الغدۃ النکفیہ ۔ ممپس (Mumps)

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس میں کان کی لو کے سامنے اور پیچھے کا تھوک پیدا کرنے والا غدود (پیرا ٹڈ گلینڈ) سوج جاتا ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا سبب ایک خوردبینی کیڑا ہے۔ جو مریض کے تھوک میں پایا جاتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر بچوں اور جوانوں کو ہوا کرتا ہے۔ گاہے نوجوان اشخاص بھی اس میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض موسم خزاں اور موسم بہار میں وبائی صورت میں پھیلا کرتا ہے۔

علامات مرض اس مرض کا زمانہ حضانت ۱۵ سے ۲۵ دن تک ہے۔ اس میں پہلے بخار ہو جاتا ہے۔ جو عموماً ۱۰۲ درجہ تک ہوتا ہے۔ پھر پہلے ایک کان کے سامنے درد ہو کر ورم ہو جاتا ہے جو بڑھ کر کان کے پیچھے کی طرف اور نیچے کی طرف گردن میں پھیل جاتا ہے۔ اور دو روز بعد دوسری جانب کا غدود بھی متورم ہو جاتا ہے

رخسارے اور گردن سوج کر ایک ہو جاتے ہیں۔ منہ کھولنے اور کھانے پینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے۔ زبان بہت میلی ہوتی ہے۔ بخار اب تیز ہو جاتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے کبھی ہذیان بھی ہو جاتا ہے۔ پانچویں روز بخار رفع ہو جاتا ہے چھٹے روز علامات میں تخفیف ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جلد میں مقام ماؤف سے خشک چھلکے اتر جاتے ہیں۔ بعض مریضوں میں غدود کے اندر پیپ پڑ کر اندر یا باہر کی طرف پھوٹ جاتی ہے۔ مریض کبھی بہرہ ہو جاتا ہے۔

جوان لڑکوں میں یہ مرض گاہے خصیوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور جوان لڑکیوں میں پستان یا خصیۃ الرحم کی طرف۔ لیکن یہ کبھی ہوتا ہے۔ جب مریض کو بستر سے اٹھ کر جلد چلنے پھرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ لڑکوں میں خصیے متورم ہو کر درد کرنے لگتے ہیں پیشاب کی نالی سے مواد خارج ہونے لگتا ہے۔ گاہے خصیے سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ اس مرض کے علاوہ کبھی پراٹڈ گلینڈ متورم ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ میعادی یا شدید بخار میں مذکورہ غدود متورم ہو جائے تو اسے پیروٹائی ٹس کہتے ہیں گلوکوز کے استعمال سے اس مرض کے جراثیم جلد نشوونما پاتے ہیں۔ اس لئے محرقہ بخار کے مریضوں کو ایک عرصہ تک گلوکوز بطور غذا دینا خطرے سے خالی نہیں۔ اگر غدود میں پیپ پڑ جائے تو اسے شگاف دے کر نکال دینا چاہیئے۔ ورنہ گنگرین بن کر خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

طبی علاج

جب بچہ اس مرض میں مبتلا ہو جائے۔ اسے دیگر بچوں سے الگ رکھیں اور اسے سردی لگنے۔ بھیگنے اور چلنے پھرنے نہ دیں۔ بوقت ضرورت پوست خشخاش گرم پانی میں کپڑا بھگو کر اور نچوڑ کر سینک کریں۔ پینے کو یہ نسخہ دیں:۔

نسخہ:۔ عناب ۷ دانہ سپستان ۹ دانہ۔ بہدانہ ۵ ماشہ۔ تینوں کو عرق شاہترہ و عرق عنب الثعلب ۷ تولہ میں جوش دے کر اور مل چھان کر اس میں شربت نیلوفر ۲ تولہ اور خاکسی ۵ ماشہ دھوئی ہوئی ملا کر صبح و شام پلائیں۔

بمقام ورم یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ:۔ گل خطمی۔ عنب الثعلب۔ مغز خیار شنبر۔ تینوں ہم وزن لے کر مکو کے پانی میں پیس کر مقام ورم پر سینک کریں۔ کان کے سوراخ میں لڑکی والی عورت کے دودھ کے چند قطرے ٹپکائیں یا گل روغن میں ایک باریک فتیلہ تر کر کے رکھیں۔

ورم کی تحلیل کے لئے اسپغول دودھ میں پکا کر بطور پلٹس مقام ماؤف پر باندھیں
ورم شدید ہو تو چند جونکیں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو سردی سے بچائیں۔ اور بستر میں آرام سے لٹائے رکھیں۔
مقام ماؤف پر دن میں دو تین بار ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔ یا ورم پر
دس پندرہ منٹ سینک کر کے اس پر بیلا ڈونا گلیسرین چڑھا کر اوپر سے گرم روئی باندھ دیں
اگر درد شدید ہو۔ تو کے اولین پلٹس لگائیں۔ یا کسی ہلکی دافع تعفن دوا سے
غرارے کئے جائیں گے۔ اگر ورم خصیوں کی طرف منتقل ہو جائے تو کان کے سامنے
اور نیچے اصل مقام مرض پر رائی کا پلٹس لگائیں تاکہ سوزش پیدا ہو۔ اور مرض اپنی جگہ
پر آجائے۔ اگر خصیے متورم ہو جائیں تو پوست و گل بابونہ کے جوشاندہ سے سینک کریں
اور بیلاڈونا گلیسرین لگاتے رہیں۔ قبض ہو تو اسے رفع کریں۔ بخار شدید ہو تو فیور مکسچر
سادہ دیں۔ ورم شدید ہو تو چند جونکیں لگائیں۔ اگر متورم غدہ میں پیپ پڑ جائے
تو شگاف دے کر اسے خارج کریں۔ اور مناسب علاج کریں۔

جدید علاج کلورومائی سٹین اس کا مخصوص علاج ہے۔

غذا مرض کے دوران میں غذا لطیف اور سیال مثلاً دودھ۔ آش جو اور شوربا
وغیرہ دیں لیکن ترشی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

کالی کھانسی

کوکر کھانسی	شہقہ	پرٹسس (Pertussis)
کالی کھانسی	سعال دیکی	ہوپنگ کف (Whooping Cough)

یہ ایک قسم کی چھوت دار بیماری ہے جس میں پہلے زکام ہوتا ہے پھر نوبتی طور پر
تشنجی کھانسی ہوتی ہے۔ چونکہ اس مرض میں اندر کو سانس کھینچتے ہوئے ہوپ کی سی
آواز نکلتی ہے اس لئے اسے ہوپنگ کف کہتے ہیں۔ اور چونکہ مریض کا کھانستے کھانستے
رنگ کالا یا نیلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسے کالی کھانسی بھی کہتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا خوردبینی کیڑا ہے جو مریض کے
ناک اور منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے۔ یہ مرض عام طور پر ۲ سے
۸ سال کے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ جوان اور بوڑھے اشخاص اس میں شاذو نادر ہی گرفتار

ہوتے ہیں۔ یہ مرض زندگی میں صرف ایک ہی بار ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مرض وبا کی صورت میں پھیلتا ہے۔ اس لئے اس کے مریض کو الگ تھلگ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اس مرض کی چھوت لگنے سے ایک دو ہفتہ بعد علامات مرض نمایاں ہو جاتی ہیں۔

علامات مرض اس مرض کے تین درجات ہیں۔ جن کی علامات الگ الگ سپرد قلم کی جاتی ہیں۔

۱۔ چھوت لگنے کے چار پانچ روز بعد ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی زکام ہو جاتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ ناک بہتی ہے۔ آنکھوں سے پانی آتا ہے۔ پھر خشک کھانسی اٹھتی ہے ہفتہ عشرہ بعد کھانسی شدید صورت اختیار کر لیتی ہے۔

۲۔ دوسرے درجہ میں علامات زکام میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن کھانسی نوبت بہ نوبت اٹھتی ہے۔ چنانچہ کھانسی کی نوبت سے پہلے گلے میں خراش وغیرہ محسوس ہوتی ہے۔ پھر کھانسی اٹھتی ہے اور مریض کھانستے کھانستے بے دم ہو جاتا ہے۔ چہرہ سرخ یا نیلگوں ہو جاتا ہے۔ آنکھیں ابھر آتی ہیں۔ شدید صورتوں میں ناک منہ یا کان سے خون نکلتا ہے۔ کھانستے کھانستے اکثر قے ہو جاتی ہے یا لیس دار بلغم اخراج پذیر ہو کر نوبت رفع ہو جاتی ہے۔ شدید صورتوں میں نوبت کے بعد بچہ تندرست معلوم ہوتا ہے لیکن شدید صورتوں میں نوبت کے بعد بچہ کمزوری محسوس کرتا ہے سینہ اور سر میں درد کی شکایت کرتا ہے۔

۳۔ عام طور پر چار سے چھ ہفتوں بعد صحت بحال ہونے لگتی ہے۔ دوروں کی تعداد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بلغم بہ آسانی خارج ہونے لگتا ہے۔ قے نہیں ہوتی۔ اور جسم میں طاقت آنا شروع ہو جاتی ہے۔

یہ مرض بذات خود مہلک نہیں لیکن اس کے عوارضات مثلاً نمونیہ ہو جائے۔ تو مریض کے لئے خطرناک ہوتا ہے۔ خسرہ کے بعد بھی انجام بخیر نہیں ہوتا۔

طبی علاج سبب کو دور کریں۔ نزلہ زکام کی حالت میں اس کا علاج کریں۔ کوئی دوسرا سبب مرض ہو۔ تو اس کا تدارک کریں۔ قبض رفع کریں۔ ہضم خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔

ابتدائے مرض میں جب نزلہ کے ہمراہ بخار بھی ہو تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ: بہدانہ۔ بنفشہ۔ گاؤزبان۔ خطمی۔ خبازی۔ سبوس گندم ہر ایک ایک ماشہ عناب ۳ دانہ۔ سپستان ۵ دانہ۔ نبات ایک تولہ۔ سب دواؤں کو جوش دے کر چھان لیں

اور مصری ملا کر بطور قہوہ گرم گرم پلائیں۔

ہُد ہُد کو مع بال و پر جلا کر اس کی راکھ کو جوانوں کو ۳ ماشہ اور بچوں کو ایک رتی سے ایک ماشہ کی مقدار میں پان میں رکھ کر یا شہد میں ملا کر چٹائیں۔

فلفل سیاہ ایک ماشہ۔ مغز بادام ۵ عدد۔ مصری ایک تولہ سب کو پیس کر ۳ تولہ تازہ مسکہ گاؤ میں ملا کر حسب عمر بچوں اور بوڑھوں کو تھوڑا تھوڑا چٹانا۔ اور

تخم ریکائن کو جلا کر اس کا خاکستر بچوں کو ایک رتی سے ایک ماشہ تک مکھن بالائی یا شہد میں دینا مفید ہے۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔

حب جدوار

جو کھار۔ جدوار۔ زعفران۔ فلفل سیاہ۔ لبباسہ ہر ایک ۷ ماشہ انار دانہ ترش ۱½ ماشہ۔ صمغ آلو بالو ایک تولہ۔ مرکی ۴ ماشہ۔ سب ادویہ کو پیس لیں۔ اس کے بعد سات عدد خوبانی کو پانی میں بھگو کر اس کے صاف پانی میں ادویہ مذکورہ ملا کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ بچوں کو چوتھائی گولی اور جوانوں کو ایک گولی دن میں چند بار استعمال کرائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

لعوق تنبغال

کاکڑا سنگی تنکر تنبغال۔ سونٹھ ہر ایک ۴ ماشہ۔ پیپلا مول ۲ ماشہ کو باریک پیس کر شہد خالص آٹھ تولہ میں ملا کر لعوق بنائیں۔ اور تھوڑا تھوڑا دن میں متعدد بار چٹائیں۔ اس سے بلغم بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔

نسخہ:۔ برگ کیلہ خشک ایک تولہ۔ رب السوس۔ نمک سیاہ ہر ایک ۲ ماشہ مرچ سیاہ۔ سہاگہ۔ پھٹکڑی۔ کاکڑا سنگی ہر ایک ۳ ماشہ۔ ان سب کو جوکوب کر کے ایک کوری ٹھلیا میں رکھ کر اوپر سے گل حکمت کر کے آگ دیں۔ اور خاکستر نکال کر بچوں کو نصف رتی سے ایک رتی تک اور جوانوں کو ایک ماشہ تک پان میں رکھ کر یا مکھن میں ملا کر کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج

بچہ کو الگ کمرے میں بہ آرام بستر پر لٹائے رکھیں۔ اُسے سردی سے بچائیں۔ اور تے کے بعد ہلکی اور سریع الہضم غذا دیتے رہیں۔

بطور حفظ ماتقدم

الیم پرسیبی بے ٹے ٹڈ پر ٹوسس ویکسین (گلیکسو) سی سی بہ عضلی انجکشن کریں۔

شروع مرض میں سلفانل ایمائڈ بے کی ایک گولی ہر تیسرے گھنٹے دیں۔ مفرد ادویات میں انٹی پائرین ۶ ماہ کے بچے کو ایک گرین اور دو ماہ کے بچے کو ۲ گرین دن میں

۲۔ ۴ بار دیں۔ کبھی اس دوا کے ہمراہ املونیم برومائیڈ بھی دیتے ہیں۔ یا یہ نسخہ دیں۔

سوڈیم برومائیڈ	۵ گرین
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ منم
ٹنکچر ایپی کے کوانئی	۵ منم
سیرپ ٹولو	۵ امنم
پانی تا	ایک ڈرام

ایسی ایک خوراک تھوڑا پانی ملا کر دن میں تین بار پلائیں۔ یہ مقدار خوراک ۵ سال کے بچے کے لئے ہے۔

بروفارم ایک یا دو سال کے بچہ کو ایک بوند اور ۵ سال کے بچہ کو ۲ بوند کی مقدار میں بتاشہ یا مصری پر ڈال کر دن میں تین چار مرتبہ دیں۔ اس دوا کی بڑی مقدار خوراک ہرگز نہ دیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ٹنکچر بیلاڈونا	۲۰ منم
پٹاسیم برومائیڈ	۲۰ گرین
ایکوا تا	۴ اونس

یہ دوا دو ڈرام نصف چھٹانک پانی میں ملا کر پلائیں۔ اور ساتھ ہی ایک گولی سلفانل اماٹڈ کی دیں۔ یہ مقدار خوراک دو سال کے بچے کے لئے ہے۔

سیرپ کیسی ڈرین (رابیٹ لیبارٹریز) آدھا چھوٹا چمچہ صبح و شام پلائیں۔ بچوں کے لئے یہ دوا مناسب نہیں۔

جدید ادویات

پرٹسس ٹوپاجن (Pertussistopagen) ابتدائے مرض میں مفید ہے ۵ قطرے ہر نتھنے میں ٹپکائیں۔ یا روئی کا پھاہا بھگو کر رکھیں۔

کلورومائی سٹین بھی نہایت عمدہ دوا ہے۔

پرٹڈیپی جن (Pertdipigen) ۲ سی سی کا زیر جلد انجکشن کریں۔

یہ دوائیں بھی مفید ہیں۔

اینا ڈرل ایکسپکٹورنٹ۔ کوری لون — ایفی ڈرین کمپاؤنڈ۔
لیگزر۔ ہوپنگ کف ویکسین۔ وغیرہ

سُرخ باد

سُرخ باد - حُمرہ - مَاشِرا - فَلغمونی - اری سیلس

(Erysipelas)

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس سے جلد میں ایک خاص قسم کی سوزش (ورم) ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا باعث ایک خوردبینی کیڑا "اسٹرپٹو کوکس اری سپے لٹس" (Streptococcus Erysitelas) یا سرخ باد کا کیڑا ہے۔

اسباب مرض مذکورہ جرثومہ کسی رگڑ۔ زخم یا ضرب کے ذریعہ جسم میں داخل ہو جاتا ہے اور اس مقام کی جلد کے نیچے پھیل کر اس مرض کو پیدا کر دیا کرتا ہے۔

مریض کا جسم چھونے سے اس کی چھوت لگ جاتی ہے۔ اگرچہ یہ مرض مقامی ہے لیکن یہ وبائی صورت اختیار کر لیا کرتا ہے۔ اس میں بچے، بوڑھے اور کمزور اشخاص زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔ نیز جن لوگوں کو جگر یا گردہ کی کوئی مزمن بیماری ہو یا گٹھیا۔ نقرس وغیرہ کی شکایت ہو یا کثیف و غلیظ رہتے ہوں یا شراب وغیرہ پیتے ہوں یا ان کی غذا ناقص ہو وہ اکثر اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض موسم خزاں اور سردی میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس مرض کا حملہ بار بار ہو سکتا ہے۔

علاماتِ مرض چھوت لگنے سے ۳ یا چھ روز بعد اس مرض کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض اکثر چہرے پر ہوا کرتا ہے۔ پہلے جاڑہ سے ہلکا بخار چڑھ جاتا ہے۔ جی متلاتا اور سر میں درد ہوتا ہے۔ پھر بار بار لرزہ ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ مریض جوان ہو تو اکثر نکسیر پھوٹتی ہے۔ بچوں کو تشنج ہو جاتا ہے۔ بخار کے چند گھنٹہ یا ایک دو روز بعد چہرہ پر کہیں ایک دھبہ یا ورم معلوم ہوتا ہے جس کی سوجن رفتہ رفتہ چہرہ۔ گردن۔ سر بلکہ تمام شانہ تک پھیل جاتی ہے۔ چہرہ سوج کر بدصورت ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھل نہیں سکتیں۔ ناک بھی سوج کر بند ہو جاتی ہے۔ مقام ماؤف گرم، سُرخ۔ چمکدار اور دردناک ہوتا ہے۔ کبھی تو ورم ایک ہی طرف بڑھتا ہے اور کبھی چاروں طرف یکساں پھیلتا ہے۔ جہاں جلد ڈھیلی ہوتی ہے وہاں ورم زیادہ ہوتا ہے۔ اور دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ پیشاب کم خارج ہوتا ہے۔ کبھی حلق اور حنجرہ متورم ہو جانے سے سانس لینے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ جب مرض رفع ہونے لگتا

ہے تو ورم اور درد میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔ چند روز تک چھلکے اُترتے رہتے ہیں عام طور پر سر کے بال گر جایا کرتے ہیں۔

اس مرض کا انجام ان مریضوں میں خراب ہوا کرتا ہے۔ جو کمزور، بوڑھے۔ یا شرابی ہوں۔ نیز حمرہ کے مبتلائے مرض ہونے سے دم گھٹنے سے کبھی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اگر مقام ماؤف سیاہ پڑ جائے یا اس پر نیلے رنگ کے آبلے پڑ جائیں۔ تو بھی خطرناک صورت ہوا کرتی ہے۔

نوٹ:۔ اطبائے یونانی سرخ مادہ صفراوی کو حمرۂ خالص اور اگر صفرا کے ساتھ قدرے رقیق خون ملا ہو تو اسے حمرہ غیر خالص کہتے ہیں۔ بقول شیخ الرئیس اطبا صرف صفراوی ورم کو حمرہ اور صرف دموی مرض **فلغمونی** کہتے ہیں۔ اگر ورم صفرا اور خون سے مرکب ہو۔ تو جس خلط کا غلبہ ہو ورم اسی نام سے پکارا جائے گا۔ مثلاً غلبہ صفرا کی صورت میں حمرہ فلغمونی اور خون کے غلبہ کی صورت میں فلغمونی حمرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حمرہ زیادہ تر چہرہ پر ہوتا ہے۔ اور ناک کے کنارے سے لے کر تمام چہرہ اور سر پر پھیل جاتا ہے۔ اسی کو ماشرا کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

طبی علاج

اس مرض میں تیز مسہل اور فصد سے پرہیز کریں۔
یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔

نسخہ:۔ پوست ہلیلہ زرد۔ مرمکی۔ گل سرخ۔ برگ شاہترہ۔ تخم کشنیز۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ برگ حنا ۲ ماشہ۔ دھماسہ۔ صندل سرخ۔ برہم ڈنڈی۔ نیل کنٹھی ہر ایک ۳ ماشہ زیرہ سفید۔ فلفل سیاہ۔ گل کچنال۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ برگ نیم۔ برگ بکائن ہر ایک ۵ عدد۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر آب برگ حنا و تخم کشنیز میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور اس میں سے جوان کو ۳ ماشہ اور شیر خوار بچہ کو دو تین گولیاں اس کی ماں کے دودھ میں حل کر کے دیں۔

شیر خوار بچوں کو یہ گولیاں دیں۔

نسخہ:۔ رسوت۔ برگ شاہترہ۔ مغز تخم بکائن۔ مغز تخم نیم۔ تخم شاہترہ۔ افتیمون ولایتی۔ منڈی۔ برہم ڈنڈی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ تخم کاسنی۔ برادہ صندل سرخ۔ برادہ صندل سفید ہر ایک دو ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر آب کاسنی سبز میں ملا کر مونگ کی برابر گولیاں بنائیں۔ اور اس میں سے ایک گولی ماں کے دودھ میں حل کر کے صبح و شام دیں۔

مقامی طور پر سداب کو سرکہ اور روغن گل میں ملا کر مقام ماؤف پر طلا کریں۔ نیز آب کشنیز سبز اور روغن گل ملا کر طلا کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو علیحدہ ہوا دار کمرے میں رکھیں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ اس مرض میں ٹنکچر سٹیل نہایت مفید دوا ہے۔ نسخہ یہ ہے

ٹنکچر سٹیل	۳۰ منم
گلیسرین	۲۰ منم
کونین سلفیٹ	۲ گرین
پیپرمنٹ واٹر	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین چار بار دیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے

پوٹاس نائیٹراس	۱۰ گرین
سوڈا بائی کارب	۳۰ گرین
وائن انٹی منی	۲ ڈرام
سپرٹ آرنشیائی	۱ اونس
سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی	۱ ڈرام
ایکوا	۶ اونس

۲ چمچہ خوراک فی دن میں تین چار بار دیں۔

سلفاڈایازین ٹیبلٹ ۴ عدد یک دم کھلائیں۔ اس کے بعد دو ٹکیاں ہر چوتھے گھنٹے ۲-۳ روز کھلا کر پھر ایک ٹکیہ ہر چوتھے گھنٹے دیں۔ مریض کو دن رات میں کم از کم ۵ پائنٹ پانی پلائیں۔ پیشاب کا رد عمل کھاری رکھنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

سوڈیم سٹریٹ	۲۰ گرین
سوڈیم بائی کاربونیٹ	۲۰ گرین
ایکوا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا دن میں تین بار پلائیں۔

آج کل اگرچہ خارجی طور پر مرہم کا استعمال متروک ہو گیا ہے۔ لیکن درد اور ورم کو تسکین دینے کے لئے گرم سینک کافی ہے۔ چھالے پھٹنے کے بعد جلد کے چھلکے اترنے لگیں۔ تو یہ مرہم لگائیں۔

آئیل آف کلووز	۵ بوند

آئل آف یوکلپٹس ۲۵ بوند
سافٹ پیرافین ا اونس

جدید علاج میں پینی سلین ایک لاکھ یونٹ کا انجکشن ہر تیسرے گھنٹے بعد لگانا شفایابی کا ضامن ہے۔ پینی سلین ایس۔ آر اور کلورو مائی سٹین بھی عمدہ دوائیں ہیں۔
بے خوابی میں ڈوورس پوڈر ۵ تا ۱۵ گرین کھلائیں۔
غذا:۔ آش جو۔ کھچڑی۔ کدو۔ کاہو۔ پالک۔ کاسنی وغیرہ دیں۔

خناق وبائی

خناق وبائی — خناق وبائی — ڈفتھیریا (Diptheria)

یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں تالو۔ حلق اور حنجرہ کے اندر ورم ہو کر ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے جس سے مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔

اسباب و علامات مرض اس کا باعث ایک خردبینی کیڑا ہے جسے ڈفتھیریا بیسی لس (Diphtheria Bacilus) یا جرثومہ خناق وبائی کہتے ہیں۔ یہ کیڑا مریض کے متورم حلق کی فاسد جھلی میں نیز اس کے ناک اور منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے مریض کا بوسہ لینے یا اس کے جوٹھے برتنوں میں کھانے پینے سے یہ مرض تندرست اشخاص کو لگ جاتا ہے۔ ورم گلو اور نزلہ وغیرہ اس کے اسباب موئیدہ ہیں۔ مریض سست ہو جاتا ہے۔ اس کا سر درد کرتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ گردن میں اکڑاؤ معلوم ہوتا ہے۔ ہلکا یا تیز بخار ہو جاتا ہے۔ آواز بھرا جاتی ہے۔ منہ سے رال ٹپکتی ہے اور بو آتی ہے۔ نگلنے اور دم لینے میں دقت ہوتی ہے۔ پیشاب میں البیومن خارج ہوتا ہے۔ کبھی دم رک کر مریض مر جاتا ہے۔ کبھی ناک یا منہ سے خون جاری ہو جاتا ہے کبھی ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں۔ کبھی ہذیان ہو جاتا ہے۔

یہ مرض زیادہ تر ۲ سے ۱۵ سال کی عمر میں اور خاص طور پر ۲ سے ۵ سال کے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ سردی، نزلہ اور ورم گلو اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

مریض کے گلے کے مواد یا فاسد جھلی کا خردبینی امتحان کرنے سے اس میں اس مرض کے خاص جراثیم معلوم ہوتے ہیں۔

طبی علاج مریض کو ہوادار کمرے میں آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ اس کے پلنگ کے پاس پانی کی ایک کیتلی ہر وقت کھولتی رہنی چاہیئے تاکہ

اس میں سے بھاپ نکل کر کمرے کی ہوا کو گرم اور مرطوب رکھے۔

ابتدائے مرض میں جدوار خطائی کو آبِ مکو سبز میں گھس کر باہر گلے پر لیپ کریں۔ اور یہ غرغرہ کرائیں۔

نسخہ ورگ گلنار ۴ عدد۔ کوکنار ۲ عدد۔ گزنانج۔ عدس مسلم۔ کشنیز خشک۔ مکو خشک ہر ایک سات ماشہ کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے۔ صاف کر کے غرغرے کرائیں۔ اگر مرض ایک حالت پر ٹھہر جائے تو اس نسخہ میں فلوس کا مغز۔ خیار شنبر ۲ تولہ اضافہ کریں۔ مریض قوی ہو اور اس کے بدن میں خون کی کثرت ہو۔ تو فصد سرارو لیں۔ یا گردن پر دو روز تک جونکیں لگوائیں۔ یا رگ زیر زبان کی فصد کھولیں۔ ہذیان لاحق ہو جائے تو پاشویہ کریں۔ تنقیہ اور رفع قبض کے لئے حقنہ ملینہ استعمال کریں۔ دم گھٹ کر مریض کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ تو نرخرہ کی کڑیوں میں سوراخ کر کے تنفس کو جاری رکھیں۔

انتہائے مرض میں مغز فلوس کو آبِ مکو سبز میں پیس کر نیم گرم گلے پر لیپ کریں۔

ڈاکٹری علاج

مریض کو غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ اگر کچھ نگل نہ سکے تو کینتھیٹر ڈال کر دودھ اس کے معدے میں پہنچائیں۔

اس مرض کا شافی علاج ڈفتھیریا انٹی ٹاکسین ہے۔ اس کے استعمال سے علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اس دوا کا اثر ۲۴ گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ اس دوا کو شروع مرض میں استعمال کریں۔ دو سال سے کم عمر کے مریض بچہ میں اس سیرم کے چھ ہزار یونٹ کی دیوار ہائے شکم پر جلدی پچکاری کرتے ہیں۔ دو سال سے بڑی عمر کے بچوں کو آٹھ ہزار یونٹ اور جوانوں میں دس ہزار سے پندرہ ہزار یونٹ کا وریدی انجکشن کریں۔ گلوکوز بکثرت پلائیں۔ بشرط ضرورت وریدی انجکشن بھی دے سکتے ہیں۔ دل کی کمزوری کے لئے کورامین کارڈیازول۔ ایڈرنے لین۔ ڈٹامن بی کا استعمال کریں۔ اگر سیرم میسر نہ ہو۔ دوسری ادویہ سے کام لیں۔

لائیکوار ہائیڈروجن پراکسائیڈ صاف روئی سے خاص جھلی پر لگائیں۔ یا

ڈیسٹڈ کاربالک	۲ ڈرام
ٹنکچر آئیرن پرکلور	۱ اونس
گلیسرین	۱ اونس
ڈیسٹڈ سلفیور پرکلوری	۲ ڈرام

سب کو باہم ملا کر موئے شتر کے قلم (کیمل ہیئر پنسل) سے خاص جھلی پر لگائیں۔

گلے کو آرام دینے کے لئے سولیوشن آف اوری جین ٹیبلٹ استعمال کریں
پینی سلین بھی مفید ہے۔ ضعف دل میں ڈیجی فورٹس دیں۔
غذا:۔ آش جو یا دیگر رقیق غذائیں دیں۔

نمونیا

پھیپھڑوں کی سوجن ذات الریہ نیومونیا (Pneumonia)

اس چھوت دار مرض میں پھیپھڑے کی ساخت میں ورم ہو کر شدید بخار ہو جاتا ہے

اقسام مرض اسباب مرض یا مقام و مقدار ورم کے پیش نظر اس کی متعدد اقسام ہیں۔ جن میں سے زیادہ اہم عام طور پر واقع ہونے والی اقسام کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ لوبر نیومونیا (Lobar Pneumopia) یا ذات الریہ فصی اسے کروپس نیومونیا (Crupous Pneumonia) یا ذات الریہ کھی کہتے ہیں۔
یہ زیادہ تر نوجوانوں کو لاحق ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔

۲۔ کٹارل نیومونیا (Catarrhal) یا ذات الریہ نزلی۔ اسے برانکو نیومونیا (Broncho Pneumonia) یا ذات الریہ سعالی یا لے بیولر نیومونیا (Labular Pneumonia) یا ذات الریہ فصیصی بھی کہتے ہیں۔
یہ قسم عام طور پر بچوں اور بوڑھوں کو لاحق ہوا کرتی ہے۔

۳۔ کرانک نیومونیا (Chronic Pneumonia) یا ذات الریہ مزمن کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا اقسام میں سے ہر ایک کا مختصر ذکر ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ اصلی نمونیا یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں ایک یا ہر دو پھیپھڑوں کا کوئی ایک حصہ متورم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ شدید قسم کا بخار ہو جاتا ہے۔ بعض ڈاکٹر اسے ایک قسم کا شدید بخار خیال کرتے ہیں جس میں پھیپھڑے متورم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ محض لفظی نزاع ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خردبینی کیڑا ہوتا ہے جسے فرینکلز نیوموکوکس (Frankels Pneumosuccoc) یا فرینکل صاحب کا کرم نمونیا کہتے ہیں۔ جسے ڈاکٹر فرینکل نے ۱۸۸۶ء میں دریافت کیا تھا۔ یہ نمونیا ہر عمر

میں ہو سکتا ہے۔ لیکن بچوں اور بوڑھوں کی نسبت یہ مرض جوانوں میں زیادہ ہوتا ہے اور عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ شرابی اور کمزور اشخاص اس میں زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔

علامات مرض عام طور پر لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے جس کی حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوتی ہے۔ سانس جلد جلد مگر کسی قدر کھینچ کر آتا ہے۔ سانس لیتے وقت نتھنے پھول جاتے ہیں۔ اکثر دائیں طرف کے پستان کے نیچے یا بغل کے اندر دھیما دھیما درد ہوتا ہے۔ اگر ساتھ ہی پلیورسی (پھیپھڑے کے غلاف کا ورم) ہو۔ تو درد نہایت شدید ہوا کرتا ہے۔ جس سے سانس لینا۔ کھانسنا۔ اور بات کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں خون کی آمیزش سے زنگاری رنگ کا چپکنے والا بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ درد سر بے خوابی اور بے چینی کی شکایات لاحق ہو جاتی ہیں۔ بار بار پیاس لگتی ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ جس طرف کا پھیپھڑہ ماؤف ہو۔ اس طرف کا رخسارہ زیادہ سرخ ہوا کرتا ہے۔

اگر مرض معمولی ہو تو پانچویں سے آٹھویں روز تک اور عام طور پر ساتویں روز بحران ہو کر بخار اُتر جاتا ہے گاہے اس میں دو ایک روز کا آگا پیچھا بھی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ تیسرے روز اور عام طور پر نویں یا دسویں روز بحران ہوتا ہے۔ جس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ دست یا پسینہ یا نکسیر آکر بخار اتر جاتا ہے۔ اور باقی علامات میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور کاہے کمزور اور بوڑھے اشخاص میں ماؤف پھیپھڑہ مردار پڑ جاتا ہے۔ کبھی مرض مزمن صورت اختیار کر جاتا ہے۔ اور ہمیشہ ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ اس صورت میں اسے سل نمونیائی (نیوموٹک تھائی سس) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اگر مرض مہلک صورت اختیار کر جائے تو مریض ۸ سے ۱۲ دن کے اندر مر جاتا ہے

۲۔ کھانسی کا نمونیہ (Bronch ialpneumonia) اس قسم کا نمونیہ اکثر چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ اس مرض میں پہلے کھانسی ہوتی ہے جس کے ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا بخار ہو جاتا ہے۔ جو جلد ہی تیز ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۴ تک ہوتا ہے۔ بخار کبھی ہلکا اور کبھی تیز ہو جاتا ہے۔ نبض باریک اور تیز تیز چلتی ہے۔ سانس جلد جلد اور دقت سے آتا ہے۔ کھانسی تکلیف دہ ہوتی ہے بلغم کم مقدار میں خارج ہوتی ہے جس کا رنگ زنگاری ہوتا ہے۔ مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے مریض کے چہرے کی رنگت نیلگوں ہوتی ہے کبھی مریض پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ زبان

خشک اور میلی ہوتی ہے۔ اور کبھی دست اور قے ہوتی ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔

طبی علاج جن مریضوں میں خون کا غلبہ ہو۔ ان میں تین روز کے اندر اندر باسلیق کی فصد کریں۔ یا دونوں شانوں کے درمیان سینگیاں کھچوائیں تسکین درد کے لئے پوست خشخاش کے جوشاندہ میں فلالین تر کر کے سینہ پر سینک کریں۔ اور یہ قیروطی سینہ پر مالش کریں۔

نسخہ:۔ موم زرد ۲ ماشہ۔ روغن گل ۲ تولہ کو آگ پر رکھ کر پگھلائیں۔ اور ماؤف جانب پر مالش کر کے۔ ا تولہ السی کی گرم گرم پلٹس ایک کپڑے پر پھیلا کر اس کے اوپر چھ ماشہ باریک رائی چھڑک کر باندھیں۔ تین تین گھنٹے کے بعد اسے بدلتے رہیں۔ ۴۔ ۵ مرتبہ پلٹس لگانا کافی ہوگا

• یہ ضماد بھی مفید ہے:۔

نسخہ:۔ بابونہ۔ بنفشہ۔ آرد جو۔ خطمی۔ اکلیل الملک ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس لیں۔ اس میں ۲ ماشہ موم سفید کو روغن بنفشہ۔ روغن بادام ہر ایک ایک تولہ پگھلا کر دوائیں آمیز کر کے نیم گرم سینہ پر ضماد کریں۔

• تسکین حرارت کے لئے ابتدا میں یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستاں ۹ دانہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ۔ تخم خبازی ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ کو پانی میں جوش دے کر شیرہ تخم کاہو ۳ ماشہ کا اضافہ کریں۔ اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر خاکسی ۷ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ پانچویں یا چھٹے روز جب گرمی و خشکی رفع ہو جائے تو نسخہ میں سے بہدانہ۔ گاؤزبان۔ اور شیرہ تخم کاہو نکال کر مویز منقی ۹ دانہ۔ انجیر زرد ۳ عدد۔ اصل السوس ۴ ماشہ اضافہ کریں۔ پیاس کی حالت میں عرق گاؤزبان نیم گرم پلائیں۔

• اخراج بلغم کے لئے لعوق سپستاں ۲ تولہ دیں۔ قبض ہو تو تلیین کے لئے یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ عناب ۷ عدد۔ سپستاں ۱۱ دانہ۔ نیلوفر۔ خطمی۔ بنفشہ ہر ایک ۴ ماشہ پانی میں جوش دے کر مغز فلوس خیار شنبر ۴ تولہ۔ ترنجبین ۴ تولہ حل چھان کر شیرہ مغز بادام شیریں ۵ عدد اضافہ کر کے پلائیں۔

بحران واقع ہو تو مریض کو تنہا نہ چھوڑا جائے۔ اور گرم پانی کی بوتلیں مریض کی رانوں میں رکھی جائیں۔ نیز اسے گرم کپڑا اوڑھایا جائے۔ نیز مشک ایک رتی کی مقدار میں شہد میں

ملاکر مریض کو چٹائیں۔ یا آدھ چھٹانک برانڈی چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک پانی میں ملا کر پلائیں۔ تاکہ کمزوری دور ہو کر نبض کی رفتار درست ہو جائے۔ بخار کے اتر جانے پر مریض کو صرف اُٹھ کر بستر میں بیٹھنے دیں۔ مریض کو قوت بحال کرنے کے لئے ماءاللحم کا استعمال مناسب ہے۔

ڈاکٹری علاج

اس مرض کے جملہ اقسام میں سلفاڈایازین یا سلفا پائرڈین چار ٹکیاں پہلی خوراک میں پھر تین تین گھنٹے کے بعد دو دو ٹکیاں استعمال کراتے رہیں۔ یہ ٹکیاں کبھی سادہ پانی کے ہمراہ اور اکثر سوڈا بائی کارب کے پانی میں گھول کر دیتے ہیں۔

رفع قبض کے لئے کیلومل ۵ گرین کھلا کر اس کے چھ گھنٹے بعد دو ڈرام میگ نیشیا سلفاس تھوڑے پانی میں ملا کر پلائیں۔ اس مقصد کے لئے کیسٹر آئل بھی مفید ہے۔ ایک اونس کیسٹر آئل گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔ جب چند دست آجائیں تو یہ نسخہ دیں۔

لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس	۲ ڈرام
سپرٹ ایتھرس نائیٹروسائی	۳۰ منم
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ منم
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر چھ چھ گھنٹے کے بعد دیں۔

اگر کھانسی ہو تو کف مکسچر دیں۔ رفع بے خوابی کے لئے پیرلڈی ہائڈر د کلورائیڈ نہایت عمدہ دوا ہے۔

جدید تحقیقات کی رُو سے ڈامن سی سے اس مرض سے مقابلہ کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اس مرض میں مخرج بلغم دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ معرّق دوائیں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ بیرونی طور پر حسب ضرورت چھاتی پر یا چھاتی اور پشت پر انٹی فلوجسٹین پلاسٹر یا ٹرپن ٹائن ایملشن کی مالش کریں۔ اگر نفخ شکم کی وجہ سے تنگی تنفس ہو تو تارپین کا حقنہ کریں۔ اگر دل کمزور رہے تو پیچوٹرین یا کورامین کا ٹیکہ کریں۔

سلفا تھایازول یا (M.B - ۶۹۳) یا سلفاڈایازین کا روزانہ یا دوسرے روز ٹیکہ کریں یا پینی سلین ایک لاکھ یونٹ کا ٹیکہ ہر تیسرے گھنٹے کریں۔ اس کے علاوہ پینی سلین لوزنجز منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔

جن بچوں میں بار بار نمونیہ کی وجہ سے سینہ میں بدوضعگی پیدا ہو جائے ان کے

لئے روغن جگر ماہی (کاڈ لور آئل) کا اندرونی اور بیرونی استعمال نہایت عمدہ نتائج کا حامل ہے کھلانے کے لئے کاڈلیور آئل کا جوہر آسٹلین (وٹامن ڈی) بھی مفید ہے۔ وٹامن سی ٹیبلٹ کھلانا یا انجکشن کی صورت میں استعمال کرانا بھی مفید ہے۔ ریڈاکسون ٹیبلٹ (رو چی) دن میں ۲ یا ۳ بار کھلائیں پینی سلین کا عضلاتی انجکشن بھی اس مرض میں مفید ہے

بخار اتر جانے کے بعد تقویت کے لئے یہ نسخہ دیں۔

ایکسٹریکٹا ئی سنکونی لیکیوڈم	۵ منم
الیسڈ نائیٹرو ڈل	۸ منم
سپرٹس کلورو فارمائی	۱۵ منم
ایکوا منقی بپ	تا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔ اگر ممکن ہو تو تبدیل آب و ہوا کرائیں۔

غذا:- پھلوں کا رس۔ یخنی۔ چوزہ مرغ۔ فیڈنگ کپ میں ڈال کر گرم گرم تھوڑی مقدار میں پلائیں۔ مریض پانی کی خواہش کرے۔ تو پانی میں تھوڑا سا سیرپ آف لیمن اور ذرا سا نمک ملا دیا کریں۔ اس سے ذائقہ کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔ نیز جسم میں نمک کی کمی بھی پوری ہوتی رہے گی۔

خسرہ

خسرہ حصبہ میزلس (Measles)

یہ ایک قسم کا متعدی بخار ہے۔ جس میں پہلے نزلہ اور زکام ہوتا ہے۔ اور چوتھے روز جسم پر نہایت چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے ہوتے ہیں۔

اسباب مرض یہ متعدی مرض عام طور پر وبائی پھیلتا ہے۔ اس میں عام طور پر چھوٹے بچے اور گاہے بوڑھے اور جوان بھی گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کا حملہ زندگی میں صرف ایک بار ہی ہوتا ہے۔ چونکہ بچپن میں سبھی اشخاص اس سے لذت اندوز ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے جوانی اور بڑھاپے میں اس سے محروم ہی رہتے ہیں۔ اس مرض کی چھوت ناک کی رطوبت اور تنفس کے ذریعہ لگتی ہے۔ چھوت لگنے سے ۸ سے ۱۴ دن بعد علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں۔

اقسام مرض:- شدت و خفت علامات مرض کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ خفیف خسرہ (Simple Measles) چھوت لگنے کے دس بارہ روز بعد پہلے لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۱ یا ۱۰۲ ہوتا ہے۔ مریض کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے پیشانی میں درد ہوتا ہے۔ زکام ہوتا ہے پپوٹے سوج جاتے ہیں۔ بار بار چھینکیں آتی ہیں۔ ناک بہتی ہے۔ پانچویں روز جسم پر سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ جو باہم ملکر ہلالی شکل کے دھبے بن جاتے ہیں۔ دانے نکل چکنے کے بعد علامات میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ آٹھویں روز مرجھائے ہوئے دانوں پر سے بھوسی سی اترنا شروع ہوجاتی ہے۔ اس وقت جسم پر بہت خارش ہوتی ہے۔

اس مرض کی مدت چودہ دن تک ہوتی ہے۔ عام طور پر بخار آٹھویں روز اتر جاتا ہے اس مرض کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

۲۔ شدید خسرہ (Malignant Measles) اس میں علامات شدید ہوتی ہیں۔ بے قاعدہ طور پر سیاہ یا نیلے رنگ کے دانے نکلتے اور زائل ہوجاتے ہیں۔ گاہے لعاب دار جھلی (میوکس ممبرین) سے خون جاری ہوجاتا ہے۔ پیشاب میں البیومن آنے لگتا ہے۔ کھانسی یا نمونیا لاحق ہوجاتا ہے۔ مریض بے حد کمزور ہوکر یا بے ہوشی کے عالم میں مرجاتا ہے۔ یہ مرض نہایت شدید اور مہلک قسم کا ہے۔ جس کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔

طبی علاج مریض کو سردی سے بچائیں۔ اور علیحدہ کمرے میں رکھیں۔ اس کے بدن اور بستر پر خاکسی چھڑکیں۔ موسم گرما میں صندل کی دھونی دیں۔ موسم سرما میں انار۔ انجیر یا جھاؤ کی لکڑی جلائیں۔ دوا یہ نسخہ دیں۔

نسخہ: عناب ۲ دانہ۔ مویز منقی ۳ دانہ پانی میں جوش دے کر مل چھان کر ایک ماشہ خاکسی چھڑک کر پلائیں۔ یا شربت عناب تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ تقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید ایک ماشہ دیں۔ نیز صندل۔ زہرمہرہ۔ طباشیر۔ الائچی خورد۔ ناریل دریائی عقیق۔ مرجان میں سے کوئی ایک کسی مناسب عرق میں گھس کر پلاتے رہنا نہایت مفید ہے عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ۔ گلاب۔ عرق گاؤزبان۔ عرق الائچی، شربت کیوڑہ۔ شربت صندل وغیرہ بھی مفید ہے۔

اگر تشنج لاحق ہوجائے تو بچہ کو نیم گرم پانی میں گردن تک بٹھائیں۔ یا گرم پانی میں مسکہ۔ روغن گل۔ میٹھا تیل۔ گھی۔ روغن بنفشہ میں سے کوئی ایک ملا کر سارے بدن پر اچھی طرح مل دیں۔

کھانسی میں شربت بنفشہ۔ شربت اعجاز۔ شربت شفاء وغیرہ کو عرق بادیان میں ملا کر دینا بھی مفید ہے۔ منہ اور حلق کے اورام و تمبور کے لئے گلنار۔ زرورد۔ عدس وغیرہ کے جوشاندے سے کلیاں کرائیں بے چینی اور کرب کو دور کرنے کے لئے آب کافور یا کوئی مفرح اور ٹھنڈا شربت پلائیں۔

بے خوابی کو دور کرنے کے لئے بچہ کے سر میں روغن خشخاش۔ روغن کدو۔ روغن کاہو یا بادام روغن وغیرہ کی مالش کریں۔ اور شربت کو کنار ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک پلاتے رہیں دست آنے لگیں تو شربت حب آلاس ۹ ماشہ یا ایک تولہ حب عمردیں۔ یا قرص طباشیر قابض ایک ماشہ شربت انار وغیرہ کے ہمراہ دیں۔ اگر ان تدابیر سے دست بند نہ ہوں۔ تو سفوف الطین ایک دو ماشہ رب بہی میں ملا کر دیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو علیحدہ ہوادار کمرے میں سردی سے محفوظ بستر پر لٹائے رکھیں تاکہ مرض کی چھوت دوسروں کو نہ لگنے پائے۔ ذیل کا نسخہ پلانے سے بخار اور کھانسی کی شدت میں تخفیف ہوجاتی ہے۔

لائیکوار امیونیا ایسی ٹیٹس	ایک ڈرام
پوٹاسیائی نائیٹراس	۵ گرین
وائینم اپی کے کوانہی	۱۰ بوند
سیرپس آرنشیائی	۱ ڈرام
ایکوا کمفوری	۱ اونس

جوانوں کو ایک ایک ایسی خوراک دوا ہر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

لائیکوار امیونیا سائیٹرس	۲۰ بوند
پوٹاسیائی سائیٹراس	۵ گرین
وائینم اپی کاک	۵ بوند
ایکوا	۲ ڈرام

پانچ برس کے بچے کو ایک ایسی خوراک ۴۔۴ گھنٹے کے بعد دیں۔

یہ نسخہ خسرہ کی خشک کھانسی میں مفید ہے۔

لائیکوار امیونیا ایسی ٹیٹ	۲۰ بوند
پوٹاسیائی سائیٹراس	۵ گرین

منکچر کمفر کو	۱۰ بوند
سیرپ ٹولو	۱۵ بوند
ایکوا	۲ ڈرام

۵ سال کے بچے کو یہ نسخہ چار چار گھنٹے بعد دیں۔

کن ویلے سنٹ سیرم ۵، ۲ سی سی یا ایڈلٹ سیرم ۱۰ سی سی یا امیون گلوبولن ۵ دا سی سی کا عضلاتی انجکشن چھوت لگنے سے ایک سے چار دن کے اندر کیا جائے۔ اس سے مادہ مرض کمزور ہو جائے گا۔ اگر چھوت لگنے کو ۵ سے ۸ دن گذر جائیں تو ان دواؤں کی دوگنی مقدار استعمال کرنا مفید ہو گا۔

قبض کی شکایت ہو۔ تو ملک آف میگنیشیا دیں۔ اگر برانکو نمونیا کا شبہ ہو۔ تو سلفا ڈایازین یا سلفا تھایا زول استعمال کریں۔ شدید صورتوں میں اس کے ساتھ پینی سلین بھی استعمال کرائیں۔ اور تارپین تائن ایملشن کی سینہ اور پشت پر مالش کریں۔ اگر خسرہ کے بعد دستوں کی شکایت ہو جائے تو یہ نسخہ مفید ہے۔

بسمتھ سیلی سلاس	۱½ گرین
سوڈا بائی کارب	۲ گرین
سیلول	½ گرین
لیدیس ٹر بجے کنتھی کمپاؤنڈس	۲ گرین
سیرپ ٹولو	۵ بوند
ایکوا ایپی تھائی	۲ ڈرام

۵ سال کے بچے کو ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں۔

انڈر لیبٹریون اس مرض کا جدید ترین علاج ہے وٹامن اے وٹامن ڈی لیم اور پیرے پالن (گلیکسو) شروع مرض سے کھلاتے رہیں۔ چونکہ خسرہ کے مریض میں روشنی کی برداشت نہیں ہوتی اس لئے مریض کو تاریک کمرے میں رکھیں۔ منہ اور ناک کو سوڈیم بائی کارب سولیوشن سے صاف کرتے رہیں گلے میں بورکس گلیسرین لگاتے رہیں۔ آنکھوں کو بورک لوشن سے دھوتے رہیں۔ گاما گلوبلین اس مرض کی جدید ترین دوا ہے۔ جو انسانی خون کا ایک جزو ہے یہ دوا یا تو خسرے کے حملے کو روک لیتی ہے یا اس کے اثر کو کم کر دیتی ہے۔

خسرے کو روکنے کا طریقہ خسرے کو روکنے یا اس کا علاج کرنے کے لئے لندن میں حال ہی میں کامیاب تجربات کئے گئے ہیں۔ اس

میں ایک دوائی گاما گلوبین کا استعمال کیا گیا۔ جو انسانی خون کا ایک جزو ہے۔ چھ ماہ سے ۵ سال کی عمر تک کے پونے پانچ سو بچوں کو اس دوائی کا ٹیکہ لگایا گیا۔ یہ بچے دن کے وقت تعلیم دینے والی اور سکونتی نرسریوں میں پڑھتے ہیں۔ جن نرسریوں میں خسرہ کی بیماری پھیلی وہاں ٹیکہ کرانے والے بچوں میں سے صرف ۳۱ فی صدی کو خسرہ ہوا۔ اس کے مقابلہ پر ٹیکہ نہ کرانے والے بچوں میں بیماری کا تناسب ۷۵ فی صدی سے زیادہ رہا۔ جو بچے بیماری سے متاثر ہوئے۔ ان میں سے ٹیکہ کرانے والوں میں ۹۴ فی صدی کو بہت تھوڑی تکلیف ہوئی۔

موتیا ستیلا

موتیا ستیلا	جُدری کاذب۔ ویری سلا	(VARICELLA)
کاکڑا لاکڑا	باد آبلہ۔ چکن پاکس	(CHICKEN POX)

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس میں پہلے ہلکا بخار ہوتا ہے۔ اور اس کے ۲۴ گھنٹے بعد چھاتی اور پشت پر سرخ سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔

یہ مرض شیر خوار بچوں اور ۱۰ سال سے کم عمر کے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض چھوت لگنے کے ۲۴ گھنٹے بعد گردن۔ چھاتی اور پشت پر چند سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ جن میں چند گھنٹے بعد (۱۲ سے ۲۴) شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ تیسرے روز دانے پختہ ہو کر پانچویں یا چھٹے روز خشک ہو جاتے ہیں۔ اور ساتویں روز کھرنڈ جھڑ جاتے ہیں۔ اور جسم پر گلابی سے داغ رہ جاتے ہیں۔ اگر سب دانے ایک ہی بار نکل آئیں۔ تو ایک ہفتہ میں صحت ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر دانے متفرق طور پر نکلتے رہیں تو شفایابی میں دیر لگ جاتی ہے۔ یہ مرض مہلک نہیں۔

طبی علاج اگرچہ علاج کی چنداں ضرورت نہیں۔ لیکن تبرید و تسکین کے لئے شربت عناب۔ شربت نیلوفر یا شربت کیوڑہ عرق گاؤزبان میں ملا کر پلاتے رہیں۔ اگر دانوں کے نکلنے میں دیر ہو جائے تو عناب ۵ دانہ۔ مویز منقی ۵ دانہ خاکسی ایک ماشہ مصری ایک تولہ کا جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔ تقویت کے لئے خمیرہ مروارید ۲ ماشہ کھلائیں دانوں میں اگر خارش ہو تو صندل سرخ پیس کر ملیں۔

ڈاکٹری علاج دو یا تین ہفتے تک مریض کو علیحدہ رکھیں۔ جب تک دانے نکلتے ہیں مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔

خراش ہو تو کمفر دا تمہ د عرق کافور سے اسفنج کریں۔ دانوں میں ورم کی صورت میں

بورک ایسڈ ۔ اگریں ۔ ایک اونس گرم پانی میں ملا کر اس سے غرغرے کریں ۔ دانتوں کو ٹوٹنے سے بچائیں ۔ اگر ٹوٹ جائیں تو زنک آئنٹ منٹ لگائیں ۔

مریض کی والدہ یا دایہ کو لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں ۔

چیچک

چیچک	جُدری	ویری اولا	(Veriola
ستیلا	ابلہ	سمال پاکس	(SMAll POX)

یہ شدید قسم کا متعدی مرض ہے ۔ جس میں جسم پر خاص قسم کے دانے نکل آتے ہیں یہ مرض وباء پھیلا کرتا ہے ۔

اسبابِ مرض

اس مرض کا باعث ایک خوردبینی کیڑا ہے جسے سائٹور کٹنر ویری اولی یا چیچک کا کیڑا کہتے ہیں ۔ یہ کیڑا مرض کو پھیلاتا ہے ۔ یہ مرض ہر عمر ۔ ہر قوم ۔ ہر جنس اور ہر موسم میں ہو سکتا ہے ۔ لیکن گوروں کی نسبت کالوں کو ۔ جوانوں کی نسبت بچوں کو سرد ممالک کی نسبت گرم ممالک میں ۔ اور امیروں کی نسبت غریبوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے ۔ یہ مرض اگرچہ زندگی میں ایک ہی بار ہوتا ہے لیکن اس کا دوسرا حملہ خفیف نوعیت کا ہو سکتا ہے ۔

علاماتِ مرض

علاماتِ مرض کے لحاظ سے اس کے چار درجات ہیں ۔

۱ ۔ اس درجہ میں مریض کی چھوت لگنے سے ۱۲ دن کے بعد علاماتِ مرض ظہور پذیر ہو جاتی ہیں ۔ لیکن مریض کو سوائے سستی ۔ کاہلی کے اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۔

۲ ۔ اس درجہ میں یکایک لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے ۔ بچوں میں تشنج ہو کر ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں ۔ سر اور کمر میں شدید درد ہوتا ہے ۔ فم معدہ پر درد ہوتا ہے ۔ ابکائیاں آتی ہیں ۔ بخار جلد ۱۰۲ سے ۱۰۴ درجہ تک جا پہنچتا ہے ۔ چہرہ تمتماتا ہے ۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے ۔ زبان پر میل جمی ہوتی ہے ۔ قبض اور بے چینی لاحق ہو جاتی ہے ۔ رات کو ہذیان ہو جاتا ہے ۔

۳ ۔ اس درجہ میں بخار کم ہو جاتا یا اتر جاتا ہے ۔ اور دانے نکلتے ہیں ۔ جو پہلے پیشانی چہرہ اور ہاتھ کی پشت پر ہوتے ہیں ۔ لیکن وہ ایک دن بعد سارے جسم پر پھیل جاتے ہیں ۔

یہ دانے شروع میں سرخ چمک دار اور سطح جلد سے کسی قدر اونچے نقاط کی صورت میں ہوتے ہیں ۔ پھر دوسرے یا تیسرے دن چپٹے اُبھار بن جاتے ہیں ۔ اور چھونے سے سخت محسوس ہوتے ہیں ۔ تیسرے چوتھے روز ان میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے پانچویں

روز ہر دانے کے گرد ایک سرخ حلقہ سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دانے کی نوک اندر کی طرف دب جاتی ہے۔ ساتویں یا آٹھویں روز ان میں پیپ پڑنے لگتی ہے۔ جیسے جیسے پیپ پڑتی جاتی ہے۔ دانے کا درمیانی دباؤ کم ہو کر دانہ نوک دار ہو جاتا ہے۔ پھر شدید قسم کا بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۵ یا کم و بیش ہوتا ہے۔ مریض کو سانس لینے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ دسویں گیارھویں دن دانے مرجھا جاتے ہیں۔

۴۔ اس درجہ میں دانے مرجھا کر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ اور کھرنڈ اترنے پر جلد پر بھورے رنگ کے داغ رہ جاتے ہیں۔ شدت مرض میں جلد کے گلنے کے باعث بجائے داغوں کے جلد میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔

اقسام مرض علامات کی شدت و خفت اور دانوں کی شکل کے پیش نظر اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:-

۱۔ چیچک منفصلہ (Discreet Small Pox) اس میں دانے متفرق اور علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اور باہم ملے ہوئے نہیں ہوتے۔

۲۔ چیچک متصلہ (Confloent Small Pox) اس میں دانے قریب قریب اور ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ چہرہ سوج جاتا ہے۔ پپوٹوں کے سوج جانے سے آنکھیں کھولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہذیان ہو جاتا ہے کبھی مریض مر جاتا ہے اور کبھی بخار اور دیگر علامات میں تخفیف ہو کر صحت ہونے لگتی ہے۔

۳۔ چیچک دمویہ (Haemorrhgec Small Pox) یہ قسم نہایت شدید ہے۔ مریض شروع ہی سے نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرہ بھیج جاتا ہے۔ بے چینی۔ غنودگی اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے سانس جلد جلد آتا ہے دانوں میں بجائے خون کے پیپ آتی ہے۔ اس لئے اسے خونی چیچک یا کالی چیچک بھی کہتے ہیں

۴۔ چیچک مہلکہ (MALIGNANT SMALLPOX) اس قسم میں دانے بے ڈھنگے ہوتے ہیں۔ ان میں پیپ کی بجائے خون ہوتا ہے اس میں تیسرے یا پانچویں سے ساتویں روز موت واقع ہو جاتی ہے۔

۵۔ چیچک متغیرہ (MODIFIED SMALL POX) اس قسم میں تیسرے دن جسم پر چند دانے نکل کر خشک ہو جاتے ہیں یہ ان اشخاص کو نکلا کرتی ہے۔ جنہیں ٹیکہ درست نہ لگا ہو۔ اور بعض اوقات ایسے اشخاص کو بھی نکلتی ہے۔ جن پر پہلے اس مرض کا حملہ ہو چکا ہوتا ہے۔

ذیل کے نقشہ میں چیچک۔ لاکڑا کاکڑا اور خسرہ کی علامات فارقہ دی جا رہی ہیں۔

چیچک	خسرہ	لاکڑا کاکڑا
۱۔ اس مرض میں نزلہ و زکام نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو مرض کے وسط یا آخر میں خفیف سا ہوتا ہے۔	دانے نکلنے سے پہلے شدید زکام ہوتا ہے جو اس مرض کی خاص علامت ہے۔	زکام نہیں ہوتا
۲۔ کمر میں سخت درد ہوتا ہے	کمر میں درد نہیں ہوتا	کمر میں درد نہیں ہوتا۔
۳۔ چیچک کے دانے مسور کے دانوں کے برابر ہوتے ہیں	خسرہ کے دانے خشخاش کے دانوں کے برابر ہوتے ہیں۔	لاکڑا کاکڑا کے دانے ان ہر دو سے بڑے ہوتے ہیں۔
۴۔ دانوں میں عموماً پانچویں دن رطوبت پیدا ہو جاتی ہے	دانوں میں چھٹے دن رطوبت پیدا ہو جاتی ہے	تیسرے دن دانے رطوبت سے بھر جاتے ہیں۔
۵۔ بخار کے ۴۸ گھنٹے بعد دانے نکلتے ہیں۔	بخار کے ۷۲ گھنٹے بعد دانے نکلتے ہیں	بخار کے ۱۲ سے ۲۴ گھنٹے بعد دانے نکلتے ہیں۔
۶۔ دسویں گیارھویں روز دانے مرجھانے لگتے ہیں۔	چھٹے ساتویں روز دانے مرجھانے لگتے ہیں۔	پانچویں دن دانے مرجھانے لگتے ہیں۔
۷۔ دو ماہ تک کھرنڈ اترتے رہتے ہیں۔	ہفتہ عشرہ میں سب کھرنڈ اتر جاتے ہیں	ایک ہفتہ میں کھرنڈ اتر کر جلد صاف ہو جاتی ہے۔
۸۔ ابتدا میں آنسو بہتے ہیں	آنسو نہیں بہتے	معمولی سا پانی نکلتا ہے۔
۹۔ ہذیان بے ہوشی اور غنودگی کا غلبہ ہوتا ہے	گاہے ہوتا ہے مگر خفیف	عموماً نہیں ہوتا۔
۱۰۔ بخار تیز ہوتا ہے۔	بخار بے ترتیب ہوتا ہے۔	بخار ہلکا ہوتا ہے۔
۱۱۔ دانے عموماً چہرے پر زیادہ نکلتے ہیں۔ یا پہلے چہرے اور پیشانی پر نکلنا شروع ہوتے ہیں۔	دانے پہلے عموماً پیشانی پر نکلتے ہیں اور پھر چہرے پر نکل آتے ہیں۔	دانے پہلے پشت یا چھاتی پر نکلتے ہیں اور پھر گردن وغیرہ پر نکلا کرتے ہیں۔

پانچواں حصّہ

حُمّیات

بخاروں کا بیان

بخار کیا ہے؟ بخار کے متعلق جدید و قدیم نظریات ایک ہی ہیں۔ اگرچہ ان میں الفاظ کا الٹ پھیر موجود ہے۔ اس لئے دونوں نظریے نیچے دیئے جاتے ہیں۔

قدیم نظریہ طب کی بلند پایہ کتاب "شرح اسباب" کا فاضل مصنف بخار کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"بخار ایک حرارت غریبہ ہے۔ جو بدن میں خلطوں کے اجتماع سے پیدا ہو جاتی ہے"۔

علامہ قطب الدین شیرازی بھی اسی نظریہ کا مؤید ہے۔ اس کے نزدیک بخار کی حرارت، حرارتِ مطبعیہ نہیں ہے۔ بلکہ اجتماعِ فضلات کی وجہ سے ایک اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے جسے بخار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ابن ابی صادق نے "شرح مسائل" میں بخار کی حقیقت ان مختصر الفاظ میں نہایت جامعیت سے کر دی ہے۔

اَلحُمّیٰ حَرَارَۃٌ مُنَافِرَۃٌ

یہی نظریہ قدیم اطبائے یونان اور یورپ کا بھی تھا۔ چنانچہ بخار کی مختصر تعریف

یہ ہے۔

"حرارتِ جسم کا حد اعتدال ۹۸.۴ درجہ فارن ہیٹ سے بڑھ جاتا ہے"۔

شیخ الرئیس کے نقطۂ نظر سے "بخار ایک ایسی حرارتِ غریبہ ہے جو قلب میں مشتعل ہوتی ہے۔ اور وہاں سے شرائین و عروق کے ذریعہ روح و خون کے توسط سے تمام جسم میں پھیلتی ہے اور مشتعل ہو کر افعالِ طبعیہ میں خلل انداز ہوتی ہے"۔

جدید نظریہ بخار کوئی مرض نہیں بلکہ بخار حقیقت میں چھوت کے مرکب جراثیم یا ردّ الفعل کا نام ہے۔ جو جسم کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے۔ بہ الفاظِ دیگر جب چھوت کے جراثیم جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو جسم ان کو دور کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے

چنانچہ اسی تیاری کا مظاہرہ بخار کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جب متعدی یا جراثیمی امراض جسم انسانی پر دھاوا بول دیتی ہیں۔ تو بخار ضرور ہوتا ہے۔ اور اسے عام طور پر مقدم مرض خیال کیا جاتا ہے۔ ہیضہ اور ذات الجنب وغیرہ کے شدید حملوں میں دفع مرض کے لئے تیز بخار کو لازمی خیال کیا جاتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ بخار کا واقع ہونا مرض کے دفعیہ کا ایک ضروری جزو ہے۔

بخار کی اہمیت جیسا کہ اوپر مذکور ہوا بخار جسمانی قوت مدافعت کا عظیم الشان مظاہرہ ہے۔ اس کی تیز حرارت جسم کو سمی مادہ مرض (عادہ سمی) سے نجات دلاتی ہے۔ اس سے اگرچہ جراثیم مرض پوری طرح ہلاک نہیں ہوتے۔ لیکن ان کی قوت ضرور کمزور پڑ جاتی ہے۔ حرارت کے بڑھ جانے سے جسم میں بعض اہم تغیرات بھی رونما ہوتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے مخصوص قسم کے ہوتے ہیں۔ جو محافظتی سواد کی ساخت کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

بیان بالا سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ طب جدید غیر جراثیمی حرارت کو بخار تصور نہیں کرتی۔ لیکن یہ محض اصطلاحی نزاع ہے۔ قابل تدارک دونوں ہی چیزیں ہیں جراثیمی بھی غیر جراثیمی بھی۔ چاہے آپ ایک کو بخار کے نام سے یاد کریں۔ اور دوسرے کو حرارت متزائدہ کہیں۔

اسباب بخار بخار کے متعدد اسباب کو مختصراً یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کی سمیت کا جسم یا خون میں داخل ہو جانا۔

۲۔ اندرونی طور پر بہت زیادہ جریان خون سے بھی بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ چاہے ویسے خون میں کسی قسم کا فساد نہ بھی ہو۔ لیکن ایسے خون کی فبرین کے فاسد ہو جانے سے بخار ہو جاتا ہے۔

۳۔ ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ جانے کے بعد رطوبت کے تراوش پانے سے بخار ہو جاتا ہے۔

۴۔ کسی اندرونی عضو میں ورم ہو جانا۔

علامات بخار بخار میں جسم زیادہ تحلیل ہوتا ہے۔ بول و براز پسینہ و دیگر فضلات جسم کم خارج ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے احتباس سے ذیل کی علامات عام طور پر رونما ہوتی ہیں۔

۱۔ حرارت جسم بڑھ جاتی ہے صحت کی حالت میں جسم کا درجہ حرارت ۹۸.۴ فارن ہیٹ ہوتا ہے۔ جب یہ ۹۹ سے ۱۰۱ تک ہو جائے تو اُسے خفیف بخار کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ۱۰۱ سے ۱۰۳ درجہ تک کے بخار کو معمولی بخار کہتے ہیں۔ ۱۰۳ سے ۱۰۵ تک کے بخار کو شدید بخار اور ۱۰۶ یا اس سے اونچے درجہ تک ہو جائے۔ تو تپ محرقہ ہوگا۔ ان مختلف درجات کو بخار کے اقسام اولیہ کہتے ہیں۔

۲۔ بخار میں جلد عام طور پر خشک و گرم ہوتی ہے۔ اگرچہ گٹھیا میں پسینہ بکثرت آتا ہے۔ بعض بخاروں کے زہر سے جسم میں پھنسیاں۔ سرخ دانے یا دھڈے نکل آتے ہیں

۳۔ بخار میں منہ خشک ہو جاتا ہے۔ لبوں پر پپڑی جم جاتی ہے۔ زبان کھردری ہوتی ہے۔ اور اس پر میل جما ہوتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور قے ہوتی ہے۔ بعض بخاروں میں اسہال آنے لگتے ہیں۔ اور بعض بخاروں میں جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں۔

۴۔ تنفس تیز ہو جاتا ہے۔ اگرچہ حرکتِ نبض کے ساتھ اس کا تناسب قائم رہتا ہے

۵۔ پیشاب بدبودار۔ رنگین اور کم مقدار میں آتا ہے۔ بعض دفعہ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ یا اس کا پیدا ہونا ہی بند ہو جاتا ہے۔

۶۔ خون میں جوش اور گرمی پیدا ہونے کے باعث دل جلد جلد حرکت کرتا ہے اور نبض تیز اور ابھری ہوئی چلتی ہے۔ بعض بخاروں کے درجات میں دل کی ساخت بگڑ جاتی ہے

۷۔ نظام عصبی کے بگڑ جانے سے لرزہ۔ بے چینی۔ اعضا شکنی۔ دردِ سر۔ دورانِ سر بے خوابی ہذیان اور تشنج وغیرہ عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔

۸۔ بعض شدید بخاروں میں اسقاطِ حمل تک ہو جاتا ہے۔

درجاتِ بخار

طبِ قدیم و جدید کی رُو سے بخار کی منازل یا درجات مختصراً یہ ہیں۔

۱۔ اختفا یا حضانت (Stage of Latency) اس درجہ میں جراثیم جسم میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی علامات مرض ظاہر نہیں ہوتیں۔ اگرچہ بعض حالات میں سستی۔ کاہلی۔ کمی اشتہا وغیرہ کی شکایات دیکھنے میں آتی ہیں۔

۲۔ زمانہ ابتدائے مرض (Stage of Onset) اس درجہ میں حرارت، عتفلا سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ۱۰۱ درجہ تک

جا پہنچتی ہے۔

۳۔ زمانہ ازدیاد مرض (Stage of Advance) اس درجہ میں حرارت میں مزید شدت ہو جانے سے ۱۰۵ درجہ تک کا بخار ہو جاتا ہے

۴۔ زمانہ انتہائے مرض (Fastigium) اس درجہ میں حرارت ایک خاص مقام پر پہنچ کر رک جاتی ہے۔ اور جراثیمی عمل سست پڑ جاتا ہے۔

۵۔ زمانہ انحطاط مرض (Stage of Defervenes) اس درجہ میں جراثیمی عمل بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔ اور درجۂ حرارت اپنے اعتدال کی طرف لوٹنے لگتا ہے۔

۶۔ زمانہ نقاہت (Stage of Convalesc) اس درجہ میں حرارت بدنی اعتدال پر آجاتی ہے یا بعض دفعہ درجۂ اعتدال سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ بخار اتر جاتا ہے۔ کمزوری باقی ہوتی ہے۔ جو رفتہ رفتہ دور ہو جاتی ہے۔

اقسامِ بخار

حرارت بدن کے اعتبار سے بخار کی صرف دو قسمیں ہیں۔

۱۔ نوبتی بخار۔ ۲۔ دائمی بخار

لیکن بہ اعتبار مرض اور عرض بھی بخار کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مرضی بخار۔ ۲۔ عرضی بخار

بعض اطباء نے بہ اعتبار قیام حرارت بخار کی تین مزید قسمیں گنوائی ہیں۔

۱۔ دائمی بخار۔ ۲۔ نوبتی بخار۔ ۳۔ گھٹنے والا بخار

پھر ان میں سے ہر ایک کی کئی کئی قسمیں ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

ملیریا (موسمی بخار) (Malaria)

پیشتر اس کے کہ ہم کسی اور بخار کا ذکر کریں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کے دشمن نمبر ۱ کا ذکر کیا جائے۔

جیسا کہ اکثر اصحاب خیال کرتے ہوں گے۔ ملیریا کوئی نیا مرض نہیں۔ بلکہ قدیم یونانی اور رومی اطباء نے اس کا ذکر کیا ہے۔ بقراط (۵۶۰ ق م) اور حکیم کلمبوس رومی (۵۷ - ق م) نے اس بخار کا مفصل حال لکھا ہے۔ یہ بخار دنیا کے ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔ پرانے زمانے میں لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ ملیریا کا سبب ایک قسم کی زہریلی ہوا ہے۔ جو گرم اور مرطوب مقامات میں نباتی مادوں کے گلنے سڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ۱۸۹۵ء میں ڈاکٹر راس (Dr. Ross) نے اس معمہ کی عقدہ کشائی کی۔ اور دنیا کو بتایا کہ اس مرض کا اصلی سبب وہ جرثوم ہے جو انافیلس (Ano Pheles) نامی زہریلے مچھر کے کاٹنے سے جسم انسانی میں داخل ہو کر خون میں رہتا ہے۔ کرم ملیریا کے کئی ایک اصطلاحی نام ہیں۔ مثلاً ہلالی کرم ملیریا (Plasmodium Malaria) طفیلی کرم ملیریا (Laverina Malariae) گول کرم ملیریا (Lasmodium Malariae)

مچھروں کی تصاویر



ملیریا کے اسباب

ملیریا ویسے تو ان کرموں کے جسم میں داخل ہو کر خون میں شامل ہو جانے سے ہوتا ہے۔ جن کا ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن بعض مزید اسباب بھی اس کی پیدائش و افزائش میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جن کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

۱۔ ملیریا اکثر گرم ممالک میں ہوتا ہے۔ لیکن سرد ممالک میں یہ کم دیکھنے میں آتا ہے۔ پہاڑوں کے دامن اور ترائی میں بھی زیادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر اس کا وجود نہیں پایا جاتا۔

۲۔ نمناک زمین اور ایسے مقامات جہاں پانی کھڑا رہتا ہے۔ اور نباتی مواد گلتے سڑتے رہتے ہوں۔ ملیریا کی افزائش کے لئے موزوں ہیں۔

۳۔ موسم کی تبدیلی کے وقت بھی ملیریا نمودار ہوتا ہے۔

۴۔ گورے رنگ کے آدمی۔ کمزور اشخاص۔ بچے اور نازک اندام عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے افراد جو ایک بار ملیریا میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ وہ بار بار اس کا شکار ہوتے ہیں۔

ملیریا کی روک تھام

ملیریا کی روک تھام کے لئے ان اسباب کا استیصال ضروری ہے جو ملیریا کو پھیلاتے ہیں۔ کیونکہ اس مرض کے جراثیم جسم انسانی میں مچھر کی وساطت سے پہنچتے ہیں۔ اس لئے اسے تباہ کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنی چاہیئے۔ یاد رہے کہ مچھر عام طور پر ایسے مکانات میں پلتے پھیلتے ہیں۔ جن میں ہوا اور روشنی کا گذر نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے مکانات میں اول تو رہائش نہ رکھنی چاہیئے۔ اور اگر بامر مجبوری رہنا پڑے تو صفائی میں انتہائی کاوش سے کام لیا جائے ہر روز مکان کو جھاڑ پونچھ دیا جائے۔ کسی جگہ کوڑا کرکٹ نہ رہنے پائے۔ گوبر۔ لید اور کھاد وغیرہ کو رہائشی مکانات سے دور رکھا جائے یا جلا دیا جائے۔ مکان میں روشنی اور دھوپ کی آزادانہ آمد کے سامان کئے جائیں۔ کمرے میں گندھک۔ اگر۔ حرمل۔ اگربتی وغیرہ کی دھونی دی جائے۔ اس سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ کسی جگہ پانی کو کھڑا ہو کر متعفن نہ ہونے دیا جائے کیونکہ ایسی ہی جگہوں پر مچھر پلتے، بڑھتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ اور اگر کسی جگہ پانی کھڑا رہتا ہو۔ اور اس کے نکاس کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو ایسے پانی پر مٹی کا تیل یا فینائل چھڑک دینی چاہیئے ایک سو مربع فٹ سطح آب کے لئے ایک تولہ فینائل یا مٹی کا تیل کافی ہوتا ہے۔

رات کو سوتے وقت چارپائی پر مسہری یا مچھر دانی لگا کر سونا چاہیئے۔ اگست ستمبر اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں احتیاطی تدابیر پر سختی سے عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

ملیریا اور کونین

آج سے چند برس پیشتر ڈاکٹر صاحبان کونین کو ملیریا بخار کا حتمی اور آخری کامیاب علاج سمجھتے تھے۔ اور ان اطبائے کرام کو جنہوں نے اپنی فراست سے اس کے مضرات کو بھانپ لیا تھا۔ لالچی۔ خود غرض اور دشمن انسانیت کے القاب سے سرفراز کیا کرتے تھے۔ لیکن مقام شکر ہے کہ آج آسمانِ مغرب سے یہ الہام بھی نازل ہوگیا ہے۔ کہ کونین کے فائدوں کے مقابلے میں اس کے مضرات بے پناہ ہیں۔ اور یہ کہ اس کے استعمال سے اگر ایک مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے تو کئی ایسے امراض سر اٹھا لیتے ہیں۔ چنانچہ بعض ایسے افراد ہیں جو کونین بکثرت استعمال کرتے تھے۔ ان کی اشتہا دہیدا ہوگئی۔ چنانچہ آج کونین کا طنطنہ فرد ہو کے رہ گیا اور ایک نئی دوا پیلوڈرین معرض وجود میں آگئی۔ ہمارے دیس کے مقلد محض ڈاکٹروں کرشمہ کے اوصاف میں رطب اللسان ہیں۔ ہم نے اس دوائی کا اکثر مریضوں پر تجربہ کیا لیکن بڑے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اس سے بے حد پیچیدگیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ بزرگوں کا قول عالجوا المرضی بعقاقیر ارضہم ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہر دیس کے مریضوں کے لئے اس دیس کی جڑی بوٹیاں ہی امرت ہیں۔

میں معالجات کے بیان میں بعض ایسی ادویہ کا ذکر کروں گا۔ جو کونین سے زیادہ مؤثر ہونے کے باوجود ہر قسم کے مضرات سے خالی ہیں۔ اور جنہیں ہمارے ملک کے غریب لوگ باآسانی حاصل کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔

ملیریا کے اقسام

یہ تو پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ملیریا سب سے کثیر الوقوع بخار ہے جس کے جراثیم انافیلس نامی مچھر کی وساطت سے انسان کے جسم میں پہنچتے ہیں۔ اور اخلاط متعفنہ اور مقامات تعفن کے فرض کی وجہ سے لازمہ۔ دائمہ۔ غب اور ربع مختلف اشکال میں رونما ہوتا ہے۔ لیکن علامات کے لحاظ سے اس کی دو بڑی قسمیں ہیں

(۱) نوبتی بخار ۲۔ لازمی بخار

ذیل میں ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

نوبتی بخار یا جاڑا بخار

نوبتی بخار — تپ لرزہ — حُمّیٰ نائبہ — ایگیو (Ague)
انٹرمیٹنٹ فیور (Intermittent Fever)

یہ وہ بخار ہے۔ جو باری یا نوبت سے آتا ہے۔ جس میں پہلے سردی محسوس ہوتی ہے اس کے بعد پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے۔ اور کچھ مدت کے بعد پھر عود کر آتا ہے۔ بعض اوقات سردی یا گرمی کچھ بھی محسوس نہیں ہوتی۔

اسباب مرض: غذا کی خرابی۔ رنج و غم وغیرہ اس کے اسباب مویدہ میں۔ بچے جوان، بڈھے۔ مرد، عورت سبھی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ اگرچہ جوانوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے ایک حملے کے بعد جسم میں دوسرے حملے کو قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

اقسام مرض: نوبت کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ روزانہ بخار ۲۔ تجاری بخار ۳۔ چوتھیا بخار

۱۔ روزانہ بخار یا حمّیٰ مواظبہ (Quotidian Fever)

اس کا دورہ ہر روز ہوتا ہے اور ایک باری سے دوسری باری تک ۲۴ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔ اسے موسمی بخار بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا حملہ عام طور پر موسم برسات کے بعد ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بخار ایک دن شدید ہوتا ہے۔ اور دوسرے دن خفیف ہوتا ہے۔ اسے شطر الغب کہتے ہیں۔ کبھی ایک دن میں بخار کی دو باریاں آجاتی ہیں۔ اسے ڈبل کوٹیڈین فیور Double Quotidian Fever کہتے ہیں

بخار چڑھنے سے پہلے طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ جمائیاں منہ توڑے دیتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں۔ سر چکراتا ہے۔ بے خوابی عارض ہو جاتی ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے وغیرہ

بعض مریضوں میں یہ علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ اور بعض میں ان کی شدت و خفت مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ پہلے سردی محسوس ہوتی ہے۔ شدت لرزہ سے مریض کے دانت بجنے لگتے ہیں۔ بے پناہ کپڑے اڑھانے سے بھی سردی رفع نہیں ہوتی ہے۔ منہ خشک ہو جاتا ہے۔ پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ دو گھنٹوں سے لے کر چار پانچ گھنٹوں تک اپسار ہنے کے بعد مریض کو قدرے آرام ہو جاتا ہے۔ یہ بخار کا پہلا درجہ ہے۔

نوٹ:۔ چھوٹے بچوں کو اکثر سردی یا لرزہ کی بجائے تشنج ہو جاتا ہے۔

دوسرے درجہ میں جسم حرارت سے پھکنے لگتا ہے۔ مریض کپڑا اتار پھینکتا ہے۔ نبض پر اور تیز چلنے لگتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ زبان پر سفید میل سی جم جاتی ہے۔ پیشاب سرخ اور کم مقدار میں آتا ہے۔ پیاس شدت کی محسوس ہوتی ہے۔ درجہ حرارت بہت اونچا ہو جاتا ہے۔ ایسا تین چار گھنٹے تک رہتا ہے۔

تیسرے درجہ میں پسینہ شروع ہو جاتا ہے پہلے پیشانی اور چہرہ عرق آلود ہو جاتے ہیں ازاں بعد سارا جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے۔ بخار اتر جاتا ہے۔ مریض کو نیند آ جاتی ہے۔

تجاری بخار

غب دائرہ (Terian Fever) اس بخار میں ایک سے دوسری باری تک ۴۸ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔ یہ بخار ایک دن شدید اور ایک دن خفیف ہوتا ہے۔ (شطر الغب) اس کی علامات بھی وہی ہیں۔ جو اوپر بیان ہوئیں۔

چوتھیا بخار

یا ربع دائرہ (Quartan Fever) اس کا دورہ ہر چوتھے روز ہوتا ہے۔ اور ہر دو باریوں کے درمیان کا وقفہ ۷۲ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ کبھی دو روز متواتر بخار ہو کر تیسرے روز نہیں ہوتا۔ اسے ربع مضاعف یا دوہرا چوتھیا بخار کہتے ہیں۔ اس کی علامات بھی وہی ہیں جو اوپر بیان ہو چکیں۔

ان بخاروں کی متواتر نوبتوں سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ یرقان عارض ہو جاتا ہے۔ گردوں میں ورم ہو کر بول زلالی یا خونی آنے لگتا ہے۔ کھانسی اور دمہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اکثر مریضوں کو قلت الدم کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو ملیریا سے ام الصبیان (Convision) کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ ہاں کمزور اور بوڑھے مریض جن کا مناسب علاج نہیں کیا جاتا۔ ڈھک جاتے ہیں۔ ہندوستانیوں کی نسبت انگریزوں میں اموات زیادہ ہوتی ہیں۔

طبی علاج

علاج لکھنے سے پہلے حضرت اجمل اعظم کا حمیات کے متعلق دستور العلاج لکھ دینا نہایت مناسب ہے۔ (دیکھو کتاب کے شروع میں)

مریض کو ہوادار کمرے میں لٹائیں۔ مریض کا بستر صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ ایک تیماردار رات دن مریض کے پاس رہنا چاہیئے۔ مریض کو غذا اوقات معینہ پر دینی چاہیئے۔ مریض کے تھوک۔ بلغم۔ بول و براز چونے وغیرہ میں ڈلوا دینا چاہیئے۔

مسائل بخار میں یہ بات پیش نظر رہے کہ پہلے ایک ہلکا مسہل دے کر پیٹ کو صاف کر لیا جائے۔ پھر معرقات و مدرات کا استعمال کیا جائے۔ مریض کے منہ کو صاف رکھا جائے

کیونکہ منہ میں مواد ردیہ کی موجودگی میں مریض کو غذا کی رغبت نہیں رہتی۔

بخار کی حرارت کو رفع کرنے کے لئے مریض کے بدن کو اسفنج کریں۔ یا مریض کو نم چادر میں لپیٹیں۔ برف کو تھیلی میں ڈال کر مریض کے جسم کے مختلف حصوں پر پھیریں۔

شدید بخاروں مثلاً محرقہ لطفی (ٹائیفائیڈ فیور) میں علاج آبی نہایت مفید ہے۔

اخراج فضلات کے لئے جب جلد کا فعل سست ہو جائے تو معرقات و مدرات کا استعمال کریں۔ اور معدہ و امعا کو صاف کرنے کے لئے مقیات و مسہلات کام میں لائیں۔

شدت پیاس کی صورت میں تھوڑا تھوڑا سرد پانی پلائیں۔ یا برف کے چند ٹکڑے چبائیں۔ سوڈا واٹر یا لیمونیڈ برف سے سرد کر کے پلائیں۔ آلو بخارا منہ میں رکھ کر چوسیں۔ سکنجبین یا املی کا زلال گلاب میں ملا کر اور برف سے سرد کر کے پلائیں۔

متلی و قے۔ بعض تیز بخاروں میں خود بخود ہوا کرتے ہیں۔ لیکن اگر معدہ میں کوئی خراش دار مادہ ہو۔ تو حلق میں انگلی ڈال کر یا نمک کو گرم پانی میں ملا کر یا کوئی قے آور دوا دینی چاہیئے۔ اگر خراش معدہ سے ابکائیاں آئیں تو برف چبائیں یا فم معدہ پر برف کی تھیلی رکھیں۔ یا سوڈا واٹر برف سے سرد کر کے پلائیں۔ اور جب تک قے وغیرہ بند نہ ہو جائے کھانے کو کچھ نہ دیں۔

قبض کی صورت میں کیلومل ۳ گرین تھوڑی سی گل قند میں ملا کر رات کو دیں۔ اور صبح کو سڈلٹز پوڈر دے دیں۔

اسہال۔ اگر بخار میں دست آئیں۔ تو انہیں یک لخت بند نہ کرنا چاہیئے کیونکہ زہریلے مادہ کا اخراج ہی مناسب ہے۔ لیکن اگر مریض کمزور ہو یا بہت زیادہ دستوں کے آنے سے مریض بے حد کمزور ہو جائے۔ تو ایک اونس چاک مکسچر میں ۵ بوند ٹنکچر اوپیم ملا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

درد سر اور ہذیان یا غنودگی لاحق ہو جائے تو مریض کے سر کے بال منڈوا کر سرد پانی میں کپڑا تر کر کے مریض کے سر پر رکھیں۔ یا برف کی تھیلی سر پر رکھیں۔ مریض قوی ہو۔ تو کن پٹی پر چند جونکیں لگوائیں۔ شدید ہذیان میں سرد یا نیم گرم پانی کا تریڑا کریں۔ نیز سر پر روغن کدو۔ روغن کاہو کی مالش کرنا یا سرکہ و روغن گل میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھنا یا تلووں میں مالش کرنا نہایت عمدہ اور مفید تدابیر ہیں۔

بے ہوشی ۔ شدید بخاروں میں جب بے ہوشی ہو تو سر پر برف رکھیں ۔ گردن ، سینہ اور پنڈلیوں پر رائی کا پلستر لگائیں ۔ اور رانوں کو تھوڑی دیر کس کر باندھ دیں ۔

ضعف و غشی میں محرکات و مقویات کا استعمال کریں ۔ چنانچہ ایک تولہ شراب ریحانی میں تھوڑا پانی ملا کر اسے حلق میں ٹپکائیں ۔ یا خمیرہ مروارید ۵ ماشہ کی مقدار میں دیں ۔ یا عرق بید مشک و گلاب برف سے سرد کر کے چہرہ اور سینہ پر چھڑکیں ۔

بے چینی اور بے قراری کو رفع کرنے کے لئے بدن کو اسفنج کریں ۔ مریض کمزور ہو ۔ تو محرکات کا استعمال کریں ۔ ہلکی اور زود ہضم غذا تھوڑی تھوڑی مقدار مقررہ اوقات پر دیتے رہیں ۔ اگر مریض سو جائے یا بے ہوش ہو جائے تو بھی جگا کر غذا دیتے رہیں ۔ اگر مریض غذا نہ کھا سکے تو بذریعہ حقنہ غذائی مریض کو غذا دیں ۔

بے خوابی ۔ بے خوابی کو رفع کرنے کے لئے خواب آور ادویہ کا استعمال کرائیں یا ذرا سی افیون پانی میں گھس کر کان پر لگائیں ۔ اور روغن کدو ۔ روغن کاہو اور روغن خشخاش کی سر پر مالش کریں ۔

نمونیا ، سوزش کلیہ یا امراض گردہ میں جب غنودگی کی حالت میں پتلی بہت سکڑی ہوئی ہو ۔ تو بے خوابی کو دور کرنے کے افیون کا استعمال کسی طرح بھی مناسب نہیں نیز بچوں کو بھی افیون نہ دینی چاہیئے ۔

زخم بستری ۔ میعادی بخاروں میں عرصہ تک بستر پر پڑا رہنے سے زخم بستری ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ اس لئے اس چیز سے بچنے کے لئے مریض کا پہلو بدلتے رہنا چاہیئے ۔

بخار کے بعد کی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے غذا لطیف اور زود ہضم دیں بھوک کو تیز کرنے کے لئے کوئی محرک اور مقوی غذا دیتے رہیں ۔ کوئی دماغی محنت اور تھکن کا کام نہ کریں ۔ ممکن ہو تو کسی پُر فضا مقام پر تبدیل آب و ہوا کے لئے چلے جائیں ۔

یہ نسخہ جات کمزوری کو رفع کرنے کے لئے مفید ہیں ۔

۱ ۔ دوا المسک جواہر والی ، عرق گاؤزبان یا عرق عنبر کے ہمراہ دیں ۔

۲ ۔ خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ ۔ ورق نقرہ ۔ ایک عدد میں ملا کر یا خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کھلائیں ۔

۳ ۔ مربہ آملہ ایک عدد ۔ ورق نقرہ ایک عدد ۔ عرق گاؤزبان دس تولہ ۔ عرق بید مشک ۲ تولہ ۔ شربت سیب یا شربت انار ۲ تولہ کے ہمراہ کھلائیں ۔ مربہ سیب بھی مفید ہے ۔

غذا : ۔ بخار کی حالت میں آش جو سادہ یا ترش یا دودھ سوڈا دیں ۔ وقفہ کی حالت

میں دودھ۔ چاول۔ مونگ کی دال۔ شوربا لوکی۔ وغیرہ دیں۔ ثقیل اور نفاخ چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

اب ذیل میں ہر قسم کے بخاروں کے لئے نہایت مفید دوائیں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) بخار بن — کافور ۲ تولہ۔ پھٹکری ۴ تولہ دونوں کو کھرل کر کے آنچ دیں۔ اس میں سے ایک رتی دو تین بار عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں۔

۲۔ اکسیر ملیریا — ست گلو خانہ ساز۔ مغز تخم کرنجوہ ہر ایک ۲ تولہ۔ فلفل سیاہ طباشیر ہر ایک ایک تولہ۔ انیس ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد۔ گوند ببول ہر ایک چھ ماشہ۔ کوٹ پیس کر ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں۔ اور ایک ایک قرص دن میں دو تین بار مناسب بدرقہ کے ہمراہ دیں۔

۳۔ برگ مغیلاں۔ زیرہ سفید ہر ایک ۳ ماشہ۔ دار فلفل۔ مغز کرنجوہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں مناسب بدرقہ سے استعمال کرائیں۔

۴۔ تخم جوز ماثل (تخم دھتورہ) ۴ ماشہ۔ ریوند چینی ۳ ماشہ۔ زنجبیل ۳ ماشہ گوند ببول ۲ ماشہ۔ کوٹ پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی تازہ پانی سے استعمال کریں۔

۵۔ حبوب بخار — گلو سبز ۱۰ تولہ۔ چرائتہ۔ برگ نیم۔ مرچ سیاہ ہر ایک پانچ تولہ۔ انیس ۳ تولہ۔ کوٹنے والی دواؤں کو کوٹ کر رات کو ایک سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں۔ جب ایک پاؤ پانی رہ جائے۔ مل چھان کر اس میں مندرجہ ذیل ادویہ شامل کریں۔ اور نخودی گولیاں بنائیں۔

مغز تخم کرنجوہ سفوف ۵ تولہ۔ کونین عمدہ۔ کشتہ ہڑتال گئودنتی۔ ست گلو۔ خانہ ساز۔ طباشیر۔ عصارہ ریوند۔ ہر ایک ایک تولہ۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ کشتہ ابرک سفید ہر ایک ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ ہر قسم کے بخاروں کے لئے اکسیر صفت دوائی ہے۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

نوٹ: بخاروں کے علاج میں مخلوط علاج نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ اس لئے انگریزی ادویہ کی مضرت کو کم کرنے کے لئے ان کے ہمراہ بعض دیسی ادویہ استعمال کرائی جائیں۔

۶۔ حبوب نوبت — سونٹھ ایک تولہ۔ مغز تخم کرنجوہ ایک تولہ۔ تخم دھتورہ ۲ تولہ کوٹ کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ نوبتی بخاروں میں

ایک گولی صبح ۔ دوپہر اور شام کو مناسب بدرقہ کے ہمراہ دیں۔

۷۔ دھتورہ کی چھوٹی سی کونپل گڑ میں لپیٹ کر دیں۔

۸۔ چھ ماشہ برگ سورج مکھی پانی میں گھوٹ کر پلائیں۔

۹۔ مغز کرنجوہ ۔ فلفل سیاہ ہر ایک ۲ رتی ۔ نوشادر ۔ گیرو ۔ ہر ایک ایک رتی ۔ سفوف بنا کر استعمال کریں۔

۱۰۔ ست گلو خانہ ساز ۔ طباشیر ۔ الائچی خورد ۔ ہر ایک ۳ ماشہ ۔ زہر مہرہ خطائی ۳ ماشہ ۔ کافور ایک ماشہ سفوف بنائیں ۔ اور دو ماشہ استعمال کریں۔

۱۱۔ حب تلسی ۔ تلسی کی تازہ پتی اور سیاہ مرچ ہم وزن لے کر خوب کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں ۔ نوبت سے چار گھنٹے پہلے ایک یا دو گولی پانی سے کھالیں۔

۱۲۔ حب بھنگ ۔ یہ گولیاں تجاری بخار کے لئے مفید ہیں۔

بھنگ ۴ تولہ ۔ خاکسی ۴ تولہ ۔ کافور ایک تولہ ۔ گیرو ایک تولہ ۔ سب ادویہ کو باریک کوٹ کر گلاب میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں ۔ دو گولیاں صبح و شام عرق کاسنی ۵ تولہ ۔ عرق مکوہ ۵ تولہ اور شربت نیلوفر ۲ تولہ کے ہمراہ دیں۔

۱۳۔ حب سم الفار ۔ یہ گولیاں چوتھیا بخار کے لئے مفید ہیں۔

کات سفید ۔ چونہ سفید ۔ سنکھیا سفید ہر ایک ایک تولہ ۔ سب کو عرق لیموں میں کھرل کر کے دانہ باجرہ کے برابر گولیاں بنائیں ۔ اور ایک گولی بعد از غذا کھائیں۔

۱۴۔ حب حلتیت : ۔ ہنگ (حلتیت) دو ماشہ ۔ عصارہ غافث ۷ ماشہ ۔ پوست ہلیلہ زرد ۷ ماشہ ۔ بالون ۱۲ ماشہ ۔ سب ادویہ کو کوٹ پیس کر پانی کے ساتھ گولیاں بنائیں۔ اور ۲ ماشہ کی مقدار میں گرم پانی کے ساتھ دیں۔ اگر گولی دینے سے طبیعت متلائے ۔ تو اسے کھانے کے بعد دیں۔

ڈاکٹری علاج چوتھیا بخار میں ذیل کا نسخہ مفید ہے۔

لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ	½ اڈرام
اسپرٹ اینتھر نائٹروسائی	۲۰ منم
سپرٹ آر نیشائی	ایک ڈرام
ایکوا کمفر	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے چوتھے گھنٹہ بعد دیں ۔ اس سے پسینہ آکر بخار اتر جائے گا۔

اگر قبض ہو تو کیلومل ۵ گرین دیں یا اسی نسخہ میں میگ سلفاس شامل کر دیں۔ حاملہ عورتوں اور افیونی مریضوں کو کیلومل نہ دیں۔

بخار روکنے کے لئے کونین مکسچر یا کونین ٹیبلٹ۔ میپاکرین۔ پیلوڈرین یا کیموکوئن دیں کونین کے ہمراہ آرسنک (سنکھیا) کا استعمال بخار کے دورہ کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

ملیریا کا علاج

ملیریا کے لئے کونین اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ کونین چار طریقوں سے دی جاتی ہے۔ (۱) بذریعہ دہن (۲) براہ مقعد (۳) بذریعہ عضلاتی پچکاری (۴) بذریعہ وریدی پچکاری۔ لیکن زیادہ تر براہ دہن بشکل سفوف یا گولی یا ٹکیہ یا مکسچر دی جاتی ہے۔

ملیریا میں اگر قبض کی شکایت ہو تو ویجی ٹیبل پلز۔ میگ سلف یا کیسٹو نمین وغیرہ دیں۔ اس کے بعد یہ نسخہ دیں۔

کونین سلفاس	۵ گرین
لائیکوار آرسینی کیلیس ہائیڈروکلور	۳منم
سلفیورک ایسڈ ڈل	۵منم
ایکوا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۲، ۳ بار دیں۔ آرسینی کیلیس کی بجائے ٹنکچر کارڈیمیم کو ۵ بوند ڈالیں۔ اس سے دوا خوش رنگ ہونے کے علاوہ خوش ذائقہ ہو جائے گی کونین مکسچر ہمیشہ کھانے کے بعد دیں۔

ذیل میں چند مجرب نسخہ جات دیئے جاتے ہیں۔

سلفیٹ آف کونین	۵ گرین
ہائیڈرو برومک ایسڈ ڈائیلوٹ	۱۰ بوند
سیرپ آف اورنج	۱ ڈرام
ڈسٹلڈ واٹر تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۲، ۳ بار بعد از غذا دیں۔

سلفیٹ آف کونین	۵ گرین
ڈائی لیوٹ سلفیورک ایسڈ	۱۰ بوند
سپرٹ آف اورنج پیل	۱ ڈرام
ڈسٹلڈ واٹر تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار بعد از غذا دیں۔

کونین ہائیڈرو برومائیڈ	۵ گرین
پوٹاسیم برومائیڈ	۱۰ گرین
سیرپ آرنشیائی	۱ ڈرام
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا بخار چڑھنے سے چار گھنٹے پہلے علی الصبح دیں۔ یہ نسخہ اعصابی درد میں بھی مفید ہے۔ یہ حاملہ عورت کو بھی دیا جاسکتا ہے۔

میپاکرین میتھانو سلفاس ½ سے ۵ گرین کا عضلاتی ٹیکہ کریں۔ کناسول پرانے ملیریا بخار میں نہایت مفید ہے۔ رسیوچین (Resochin) اس کی نہایت ہی مفید جدید دوا ہے۔

ذیل کا نسخہ مقوی اور مولد خون ہے۔ نقاہت اور کمزوری کو دور کرنے میں لاجواب ہے

کونین سلفاس	۲ گرین
ٹنکچر پرکلورائیڈ آف آئرن	۱۰ منم
ٹنکچر نکس وامیکا	½ منم
ہائیڈرو کلورک ایسڈ ڈل	۳ منم
ایکوا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا صبح و شام کھانے کے بعد دیں۔

ملیریا کی جدید ترین دوا یونائیٹڈ سٹیٹس میڈیکل سروسز نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ملیریا کا نہایت ہی شافی علاج پرائما کونین (Prima Quine) کی صورت میں دریافت کر لیا ہے۔ یہ دوا اس مرض کا حتمی طور پر خاتمہ کر دے گی۔ اس سے پہلے جس قدر ادویہ معلوم ہوئی ہیں مثلاً کونین ایٹابرین، کلوروکوئن وغیرہ وہ سبھی خون میں موجود جراثیم کو تو ختم کرتی ہیں۔ لیکن موجودہ دوا ان جراثیم کے لئے اس حالت میں بھی پیغام اجل ثابت ہوتی ہے۔ جب وہ جگر کے ریشوں میں محو استراحت ہوتے ہیں۔ اس دوا سے اب تک کئی مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ جن پر مرض کا دوبارہ حملہ نہیں ہوا۔

سمیت کونین بعض اشخاص میں کونین کے استعمال سے بعض عوارضات مثلاً کان بجنا، سر درد کرنا، دل دھڑکنا، بے چینی، بے خوابی، سر بھاری معلوم ہونا

ہذیان۔ بینائی میں فتور آجانا وغیرہ لاحق ہوجاتے ہیں۔ اسے اصطلاحی طور پر سنکونزم (Cmchonism) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ان عوارضات کے پیدا ہونے پر کونین کا استعمال موقوف کردینا چاہیئے۔

لازمی بخار

لازمی بخار — غبِ لازمہ — ریمی ٹنٹ فیور (Remittent Fever)

یہ بھی ملیریائی بخار ہے۔ جو ۱۴ دن تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ اور کسی وقت بھی اترنے کا نام نہیں لیتا۔ صبح یا شام کے وقت کسی قدر ہلکا ہوجاتا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بخار کی اس کمی کو غشو (Remission) کہتے ہیں۔ عربی میں اسے حمّی متفترہ (Remitten Tertian Fever) بھی کہتے ہیں۔ نبض کمزور اور لین بھوک بند اور پیشاب سرخ ہوتا ہے۔

اسباب مرض اس بخار کا سبب بھی وہ خبیث جراثیم ہیں۔ جن سے روزانہ بخار ہوتا ہے۔ ان جراثیم کا اصطلاحی نام میلگ ننٹ پیرا سائیٹ Malignant Parasite یعنی جرثومہ مہلکہ یا کرم لازمی بخار ہے۔

علاماتِ مرض بخار سے پہلے سستی بے چینی اور پست ہمتی کا احساس ہوتا ہے اعضا شکنی ہوتی ہے۔ فم معدہ پر گرانی کے سبب جی متلاتا ہے۔ اور بھوک کم ہوجاتی ہے۔ پھر کسی قدر جاڑا لگ کر بخار ہوجاتا ہے۔ اور کبھی بغیر جاڑے کے بھی ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ ٹمپریچر ۱۰۶ درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ زبان میلی ہوجاتی ہے۔ اور منہ سے بو آتی ہے۔ پیاس شدید ہوتی ہے۔ دس بارہ گھنٹے تک یہی حال رہتا ہے۔ پھر تھوڑا سا پسینہ آتا ہے اور علامات میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں۔ اور دبانے سے درد ہوتا ہے۔ اس بخار کی مدت پانچ سے چودہ دن ہے۔ لیکن مناسب علاج نہ ہونے سے اکیس دن تک بھی حملہ ہوجاتا ہے۔ پھر بحران ہوکر یک دم اتر جاتا ہے۔

اقسامِ مرض اس بخار کی کئی ایک قسمیں ہیں۔ جن میں ذیل کی قسمیں خطرناک ہیں۔

۱۔ **محرقہ صفراویہ** Billious Remittent اس بخار میں جسم شدت حرارت سے پھکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی تفصیلی

بیان آئندہ ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ حمّیٰ غشیہ صفراویہ (Comatose Pernicious Fever) اس بخار میں مریض پر بے ہوشی کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ ہذیان ہو جاتا ہے۔ اور آنکھ کی بینائی میں بھی فتور ہو جاتا ہے۔

۳۔ حمّیٰ خبیثہ (Al de Pernicious Fever) اس بخار کی علامات ہیضہ سے بہت ملتی جلتی ہیں۔ قے اور دست آتے ہیں بے پناہ پیاس لگتی ہے نبض ضعیف ہو جاتی ہے۔ بول بند ہو جاتا ہے۔ رخسارے پچک جاتے ہیں۔ مریض کے ہونٹ۔ ہاتھ۔ پاؤں نیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ جلد ٹھنڈی اور خشک ہو جاتی ہے سانس دقت سے آتا ہے۔ اس بخار میں مریض چند ہی گھنٹوں میں راہی ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔

۴۔ حمّیٰ عرقیہ (Diaphoretic Pernicious Pever) اس بخار میں نوبت کے وقت اس کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ کہ اس کی چارپائی سے نیچے بہہ نکلتا ہے۔ مریض بے حد کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔

۵۔ حمّیٰ نزفیہ یا خونی بخار (Haemorrhagic Pernicious Fever) اس بخار میں مریض کو خونی قے۔ خونی دست یا خونی پیشاب آتا ہے۔ جن سے وہ مر جاتا ہے۔

مزید اقسام کے لئے مطولات سے رجوع کریں۔

فروق الامراض اس بخار کو زرد بخار (یلو فیور) اور محرقہ اسہالی سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ زرد بخار میں کسی وقت تخفیف نہیں ہوتی اور مریض کے ناک منہ یا مقعد وغیرہ سے جریان خون ہو جاتا ہے۔ لیکن محرقہ اسہال میں بخار آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ بخار کے دوران میں جسم پر اودے یا سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اور نیلے پتلے بدبودار دست آتے ہیں۔ زرد بخار میں کونین کچھ بھی فائدہ نہیں کرتی

طبی علاج مریض کے پیٹ کو صاف کریں۔ بخار کی حرارت کو کم کرنے کے لئے پہلے دو تین دن تک یہ تبرید استعمال کریں۔

نسخہ:۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب اسبغول ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشہ۔ عرق بید سادہ۔ عرق مکو۔ عرق شاہترہ ہر ایک ۵ تولہ۔ میں نکال کر اور اس میں سکنجبین بزوری ۲ تولہ ملا کر اور خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اور اس کے بعد صبح کو یہ نقوع اور شام کو تبرید کا استعمال کریں۔

نسخہ نقوع - گل بنفشہ ۷ ماشہ - عناب ۵ دانہ - آلو بخارا ۵ دانہ - گاؤزبان ۵ ماشہ - تخم خبازی ۵ ماشہ - رات کو پانی میں بھگوئیں - اور صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۵ تولہ ملا کر دیں - پانچویں دن اسی نسخہ میں تخم خیارین اور ساتویں دن تخم کاسنی نیم کوفتہ ۷ ماشہ اضافہ کریں - بعد نضج مادہ آٹھویں یا دسویں دن مسہل دیں -

نسخہ مسہل :- پوست ہلیلہ زرد ایک تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ - گل قند ۴ تولہ - شکر سرخ ۴ تولہ - مغز فلوس ۶ تولہ - تمر ہندی ۴ تولہ اضافہ کر کے روغن بادام ۵ تولہ ملا کر پلائیں -

غفلت کی حالت میں یہ لخلخہ سنگھائیں -

نسخہ لخلخہ :- گل نیلوفر ایک تولہ - گل ارمنی ایک تولہ - صندل ایک تولہ - آب کدو سبز ۳ تولہ - آب خیار سبز ۳ تولہ - آب کشنیز سبز ۳ تولہ میں بھگو کر سنگھائیں -

اگر ان تدابیر سے بخار رفع نہ ہو - تو پھر قرص طباشیر کافوری ہمراہ شربت نیلوفر دیں -

قرص طباشیر کافوری طباشیر کبود ایک تولہ - زرشک منقی ۲ تولہ - تخم کاہو مقشر ایک تولہ - مغز تخم ہندوانہ ۱ تولہ - مغز تخم کدوئے شیریں ایک تولہ - مغز تخم خیارین ایک تولہ - گل سرخ ۶ ماشہ - تخم کاسنی ۶ ماشہ - کتیرا ۳ ماشہ - نشاستہ ۳ ماشہ - گوند کیکر ۲ ماشہ - کافور قیصوری ۱ ماشہ - زعفران ۲ رتی سب ادویہ کو کوٹ چھان کر لعاب اسبغول سے چھوٹے چھوٹے قرص بنائیں اور تین ماشہ کی مقدار میں دیں -

ڈاکٹری علاج علاج سے پہلے ایک ہلکا سا مسہل دیں - اس غرض کے لئے مریض کو رات کو کیلومل ۵ گرین اور سوڈا بائی کارب ۵ اگرین - ہر دو ملا کر دودھ شربت یا پانی کے ساتھ استعمال کرائیں - اگلی صبح کو ایک چمچہ فروٹ سالٹ یا میگ نے شیا سلفاس ۴ سے ۸ ڈرام تک نصف گلاس پانی میں حل کر کے پلائیں - یہ نسخہ بھی مفید ہے -

ہائیڈرارجرائی سب کلور	½ گرین
ریزن پوڈوفائی لین	½ گرین
سوڈا بائی کارب	۳ گرین

ایسی ایک ایک خوراک دوا آدھ آدھ گھنٹہ بعد ۶ خوراک تک دیں - اور پھر ایک نمکین مسہل دیں

بخار کی حرارت کو کم کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں -

لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس	۲ ڈرام
پٹاسیائی نائیٹراس	۵ گرین

سپرٹس ایتھرس نائیٹرو سائی		۲۰ منم
ٹنکچر ایکونائٹ		۲ منم
سپرٹ آرنشیائی		ا ڈرام
ایکوا کیمفوری	تا	ا اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۳-۳ یا ۴-۴ گھنٹوں کے بعد دیں۔

غذا بخار کی ابتدا اور شدت میں آشِ جو سادہ - دودھ یا پتلا ساساگودانہ دیں - اگر مریض کمزور ہونے لگے تو شوربہ اور یخنی وغیرہ دیں۔ ترکاریوں میں کدو - توری - پالک اور خرفہ کا ساگ مناسب ہے - انار - سنگترہ - انگور بھی دے سکتے ہیں۔ سندوانہ کا پانی نہایت مفید ہوتا ہے

محرقہ بخار

محرقہ بخار — محرقہ صفراویہ — بلیئس ریمی ٹنٹ فیور

(Billious Remittent Fever)

اس بخار میں خون میں احتراقی کیفیت بڑھ جانے کے سبب صفرا کی پیدائش میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

قدیم نظریہ کے مطابق یہ تپ بھی صفراوی تپ ہے - فرق صرف اس قدر ہے - کہ اس کا مادہ رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے - اور اسی وجہ سے یہ تپ لازم ہے اور بدن سے کبھی ذرّت جدا نہیں ہوتا - باوجود لزوم کے ایک دن بعد اس میں شدت ہوجاتی ہے - اور غب دائرہ کے اعتبار سے اس تپ کے عوارض زیادہ قوی اور شدت سے ہوتے ہیں زبان کھردری یا سیاہ ہوجاتی ہے - اور حرارت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے - مریض کو ہذیان لاحق ہوجاتا ہے۔

جدید نظریہ کے مطابق لازمی صفراوی بخار کی طرح اس بخار کا سبب بھی ملیریا ہی ہے - جسے خبیث گرم ملیریا پیدا کرتے ہیں۔

علاماتِ مرض اس بخار میں جگر متورم ہوجاتا ہے - جس کے سبب زرد اور سیاہ رنگ کی قے اور دست آتے ہیں۔ جی متلاتا ہے - پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتا ہے - پیاس شدت کی لگتی ہے - زبان خشک ہوجاتی ہے - چند روز کے بعد علامات میں تخفیف ہوجاتی ہے - اور بخار اتر جاتا ہے یا نکسیر پھوٹتی ہے یا خون کی قے آتی ہے ہچکی بندھ جاتی ہے - بخار تیز ہوجاتا ہے - اور مریض مرجاتا ہے۔

طبی علاج قرص طباشیر کافوری استعمال کرائیں یا یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ ست گلو خانہ ساز۔ طباشیر۔ کات سفید۔ زہر مہرہ۔ صندل سفید۔ مرداربد ناسفتہ ہر ایک ۱/۲ ۴ ماشہ۔ کافور۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ سفوف بنائیں اور ۲ سے ۳ ماشہ کی مقدار میں شربت نیلوفر کے ہمراہ استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج اس بخار کا علاج لازمی صفراوی بخار کے مطابق کریں۔

غذا و پرہیز:۔ سرد اشیاء مثلاً پالک۔ خرفہ۔ ساگودانہ۔ ناشپاتی۔ سنگترہ۔ خشک مونگ کی دال وغیرہ استعمال کریں۔ گرم اشیاء مثلاً گڑ۔ تیل۔ لال مرچ۔ انڈے۔ کھجور۔ دودھ۔ ماش کی دال اور آم وغیرہ سے پرہیز کریں۔

محرقہ صفراوی دماغی

حمّیٰ غشیہ صفراویہ کامے ٹوز پرنی شس فیور

(Comatose Pernicious Fever)

یہ صفراوی قسم کا بخار ہے۔ جس میں ہذیان اور گہری نیند لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور آنکھ کی بینائی تک میں فتور آجاتا ہے۔ اس کا سبب بھی وہی کرم ملیریا ہیں جو دماغ کی شریانوں میں مجتمع ہو کر دوران خون میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

علاماتِ مرض اس بخار کے چڑھتے ہی مریض بے ہوش ہو جاتا ہے بے ہوشی دم بدم بڑھتی جاتی ہے۔ تا آنکہ مریض ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر چل بستا ہے۔ بعض اوقات دس بارہ گھنٹوں کے بعد کچھ ہوش آجاتا ہے۔ لیکن پھر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ جلد پر جلن اور آنکھوں میں جریان خون ہوتا ہے۔ پیشاب پاخانہ بے خبری میں نکل جاتا ہے نبض پہلے سست ہوتی ہے لیکن جلد ہی تیز ہو جاتی ہے۔ مریض ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور دم رک رک کر آتا ہے۔ اگر مریض کی غنودگی آہستہ آہستہ کم ہو جائے۔ تو وہ بچ جاتا ہے۔

طبی علاج (۱) قرص طباشیر علوی خان ۳ ماشہ شربت صندل ترش ۲ تولہ میں ملا کر دیں۔

(۲) گل ارمنی ۵ ماشہ کو پاؤ بھر پانی میں حل کر کے پیالی میں ڈال کر برف سے ٹھنڈا کر کے اور اس میں عرق زرشک ۱۲ تولہ۔ شربت سیب ترش۔ شربت لیموں ہر ایک دو تولہ ملا کر پلائیں

اگر دو تین نوبتوں کے بعد بخار رُک جائے تو صفراوی بخار کے طریق پر علاج کریں۔

ڈاکٹری علاج محرقہ صفراوی کے مطابق علاج کریں۔ مریض کے سر پر برف رکھیں شدت بخار میں سرد پانی سے اسفنج کریں۔ یا سرد غسل دیں۔

لازمی بلغمی بخار

حمّٰی لثقہ — استھے نک فیور (Asthenic Fever)

یہ ایک قسم کا لازمی خفیف بخار ہے۔ جو دو ہفتے سے لے کر سات آٹھ ہفتے تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ اس کا باعث بلغمی مادہ کا غلبہ اور اس کا متعفن ہو جانا ہے۔

علامات مرض مریض کو ہر وقت ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ نبض سریع اور لین ہوتی ہے پسینہ بالکل نہیں آتا۔ اس کا بحران ۱۴ یا ۲۱ دن کے بعد بذریعہ پسینہ یا اسہال ہوتا ہے۔ اس بخار میں جگر کی خرابی کی وجہ سے چہرہ اور ہاتھ متورم ہو جاتے ہیں۔ اس بخار کا اشتباہ غب لازمہ۔ ربع لازمہ۔ حمّٰی مطبقہ۔ حمّٰی دق وغیرہ سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے صحیح تشخیص کے لئے مریض کے خون یا بلغم کا خردبینی امتحان کرالینا چاہیئے۔

طبی علاج شروع میں نضج مادہ کی غرض سے سات دن تک یہ منضج کرائیں۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ۔ عنب الثعلب۔ بادیان۔ اصل السوس مقشر ہر ایک نو ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۷ ماشہ۔ عناب دس دانہ۔ سب کو پانی میں جوش دے کر اور مل چھان کر مغز خیار شنبر۔ ترنجبین ہر ایک ۴ تولہ۔ گل قند چار تولہ کا اضافہ کرکے مل کر دوبارہ چھان لیں اور روغن بادام ۶ ماشہ ملا کر پلائیں۔

نویں دن پھر منضج کا نسخہ پلائیں۔ اور دسویں دن ایک اور مسہل دیں۔ گیارھویں دن منضج کا نسخہ پلا کر پھر مسہل دیں۔ پھر تین دن مسلسل منضج کے نسخہ میں تخم کاسنی عنب الثعلب ہر ایک ۴ ماشہ گلاب خالص ۵ تولہ شامل کرکے پلائیں۔ اس کے بعد اگر ممکن ہو تو ایک اور مسہل دیں۔ ورنہ سترھویں دن ہلیلہ مربہ ایک عدد عرق گلاب سے دھو کر پہلے کھلائیں اوپر سے چودھویں دن والا نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ قرص گل صغیر ۶ ماشہ کو شربت بزوری کے ہمراہ پہلے کھلائیں۔ بعد میں تخم کاسنی۔ پوست بیخ کاسنی۔ عنب الثعلب ہر ایک ۴ ماشہ پانی میں جوش دے کر اور گل قند ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔

نسخہ قرص گل صغیر:۔ گل سرخ ڈیڑھ تولہ۔ رب السوس۔ شاہترہ۔ سنبل الطیب

ہر ایک ایک تولہ۔ مصطگی۔ کہربا ہر ایک نو ماشہ۔ افیون ۶ ماشہ۔ کوٹ پیس کر گولیاں بنائیں اور کام میں لائیں۔

مسہل کے دن غذا میں نخود آب اور رات کو شوربہ دخشکہ دیں۔

لازمی چوتھیا بخار

ربع لازمہ ٹرپل کوارٹن (Triple Quartan)

یہ بخار سوداوی مادہ کے عروق میں داخل ہو کر متعفن ہونے سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ لیکن ہر چوتھے روز شدت اختیار کرلیتا ہے۔ لرزہ نام کو نہیں ہوتا۔ لیکن باقی علامات غلبہ سودا نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ بخار بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔

اصول علاج چونکہ یہ بخار ہر وقت رہتا ہے۔ اس لئے اس میں زیادہ گرم ادویہ استعمال نہ کرائیں۔ یہ دوا اس بخار کے لئے خاص طور پر نافع ہے۔

آب چونہ میں لیموں نچوڑ کر پلائیں۔ زیادتی حرارت میں ماء الجبن استعمال کرائیں۔ قبض کو دور کرنے کے لئے گلقند اور سکنجبین دیں۔

تپ محرقہ اسہالی

میعادی بخار حمّی مطبقہ متناقصہ ٹائی فائیڈ فیور (Typhoid Fever)

تپ محرقہ اسہالی محرقہ بطنی این ٹیرک فیور (Enteric Fever)

یہ ایک قسم کا متعدی میعادی بخار ہے جس کی میعاد ۲۱ دن یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس بخار میں صداع، سقوط اشتہا، عام بدمزگی اور پیٹ کی تکالیف رہا کرتی ہیں۔ آنتوں کے مبتلائے مرض ہو جانے سے بدبودار دست آتے ہیں۔ زیر جلد سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث بیسی لس ٹائی فس (Bacillus Typhus) یا میعادی بخار کا کیڑا ہے۔ یہ خوردبینی زندہ جرثومہ ہے اس کے جسم انسانی میں داخل ہونے سے خون متعفن ہو جاتا ہے۔ یہ جراثیم امعا۔ غدد ماساریقا جگر۔ طحال مرارہ اور مغز استخواں میں متمکن ہو جاتے ہیں اور پھر مریض کے بول و براز کے

ذریعہ چھوت پھیلاتے ہیں۔ اس لئے یہ بخار کبھی وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے اور موسم خزاں میں اس بخار کا خاص زور ہو جاتا ہے۔ جوان اشخاص کو یہ بخار زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کثرت تفکرات و تمدنات۔ ناقص غذا اور کمزوری بھی اس کے اسباب مؤیدہ ہیں۔

علامات مرض چھوت لگنے سے ۱۴ روز بعد یہ مرض ظاہر ہوتا ہے اس عرصہ میں کسل درد سر گرانی۔ عام بدمزگی سقوطِ اشتہا پیاس کی شدت اور پیٹ میں درد ہوتا ہے اور دکھن ہوتی ہے کبھی نکسیر پھوٹتی ہے۔ بعد میں انہی علامات میں شدت ہو کر مریض صاحب فراش ہو جاتا ہے۔

پہلے ہفتہ میں حرارت برابر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ صبح کی نسبت شام کو بخار کسی قدر تیز ہو جاتا ہے۔ عوارضات میں شدت ہو جاتی ہے۔ زبان پر سفید فرحمی ہوتی ہے پیٹ پھول اور درد کرنے لگتا ہے۔ ناف کے نیچے اور داہنے کولہے میں خاص طور پر درد ہوتا ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ اور کبھی سخت یا نرم اجابت ہوتی ہے۔ سینہ اور شکم پر گول گول گلابی رنگ کے دانے نکلتے ہیں۔ جو باہم مل کر دھبے بن جاتے ہیں۔ یہ دبانے سے غائب ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ دھبے گاہے غائب ہو جاتے ہیں لیکن پھر کسی دوسرے مقام پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ہفتہ کے آخر میں تلی بڑھ جاتی ہے شدت بخار میں رات کو ہذیان ہو جاتا ہے۔

دوسرے ہفتہ میں علامات میں شدت آجاتی ہے۔ بخار تیز ہو جاتا ہے۔ جس میں صبح کے وقت کسی قدر تخفیف ہوتی ہے نبض تیز چلتی ہے۔ چہرا زرد۔ زبان اور لب خشک ہوتے ہیں۔ چھوٹی انتڑیاں زخمی ہو کر مردار بڑھ جاتی ہیں۔ دسویں روز عام طور پر پیٹ پھول جاتا ہے۔ ناف کے نیچے درد اور گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ بدبودار زرد رنگ کے پتلے پتلے دست آتے ہیں ہفتہ کے آخر میں زخمی انتڑیوں سے جریانِ خون ہو جاتا ہے۔ اگر کسی زخمی مقام سے انتڑی چھد جائے تو پردہ صفاق میں سوزش ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر بخار ہلکا ہو تو ۱۴ دن کے بعد اتر جاتا ہے۔

تیسرے ہفتہ میں بخار ہلکا ہونے لگتا ہے۔ صبح کو حرارت کم ہو جاتی ہے۔ پھر شام کو بھی حرارت میں کمی نمودار ہو جاتی ہے۔ مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اگر اس وقت پیٹ میں نفخ ہو یا زیادہ دست آنے لگیں یا ہذیان لاحق ہو جائے تو یہ علامات خراب ہوا کرتی ہیں اسی ہفتہ میں انتڑیوں میں سیلان خون ہونے اور ان کے چھد جانے کا بہت سخت خطرہ ہوا کرتا ہے۔

چوتھے ہفتہ میں مریض صحت یاب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بخار اترنے لگتا ہے دست بند ہو جاتے ہیں۔ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ مریض کو بھوک لگنے لگتی ہے اگر اس ہفتہ میں صحت کی علامات ظاہر نہ ہوں تو بخار تیز ہو جاتا ہے نبض کمزور مگر تیز چلتی ہے۔ کان بجتے ہیں۔ زبان پھٹی ہوئی اور اس پر فرجمی ہوتی ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ ہچکیاں ستاتی ہیں۔ مریض کچھ کھا پی نہیں سکتا۔ دست بدستور آتے رہتے ہیں۔ بول و براز بے ارادہ خارج ہو جاتے ہیں۔ اور آخر کار حرکت قلب کے بند ہو جانے سے مریض مر جاتا ہے۔

پانچویں چھٹے ہفتے میں بخار کسی دن ہو جاتا ہے۔ اور کسی دن نہیں اور عام طور پر چالیسویں روز اخاتہ کے سامان ہو جاتے ہیں۔

یہ مرض غذا کی بدپرہیزی کی وجہ سے بار بار ہو سکتا ہے۔

فروق الامراض اس بخار کو سوزش پردۂ دماغ (ٹیوبرکلر مننجائٹس) شدید مرض سل (ایکیوٹ پلمونری ٹیوبرکیولوس) ذات الریہ (لیوبر نمونیا) اور سوزش عشائے معدہ و امعا سے تشخیص کرنے کے لئے یاد رکھیں۔

۱۔ سوزش پردۂ دماغ میں بخار اس قدر شدید نہیں ہوتا۔

۲۔ مرض سل میں ابتدا ہی سے کھانسی ہوتی ہے۔

۳۔ نمونیا میں خون آمیز بلغم خارج ہوتا ہے۔

۴۔ سوزش غشائے امعاد معدہ میں گاہے بخار بالکل کم ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اس مرض میں ایسا نہیں ہوتا۔

علاج شافی مریض کو علیحدہ۔ سرد اور ہوادار کمرے میں رکھیں اور برگ ترنج اور لیموئے کاغذی و سیب و ریحان و پودینہ و بیدمشک وغیرہ میں سے جو ممکن ہو وہ مریض کے بستر کے آس پاس رکھیں۔ اور کمرے میں بیدمشک و گلاب چھڑکتے رہیں۔ اگر مریض قوی ہو تو مریض کو دو چار روز سے زیادہ نہ ہوئے ہوں تو صبح کے وقت باسلیق یا اکحل کی فصد کرائیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو فصد لینا درست نہیں۔ فصد کے تھوڑی دیر بعد صبح و شام یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ: مغز تخم خیارین۔ کاسنی۔ زرشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ تخم کاسنی ۷ ماشہ۔ آلو بخارا ۷ عدد ان سب دواؤں کو گلاب و کیوڑہ و عرق کاسنی ہر ایک ۲ تولہ میں شیرہ نکال کر اور اس میں شربت عناب و شربت صندل ہر ایک دو تولہ ملا کر پلائیں۔ قبض ہو تو اسے

رفع کریں۔ پیاس کو دور کرنے کے لئے مریض جس قدر پانی پینا چاہے پلاتے رہیں۔ دستوں کو روکنے کے لئے سفوف قابض بمقدار ۳ ماشہ شربت انجبار ۲ تولہ میں ملاکر چٹائیں۔ منہ اور زبان کی خشکی کو دور کرنے کے لئے منہ میں آلو بخارا رکھیں۔ یا لعاب اسبغول میں پارچہ تر کرکے زبان کو صاف کرتے رہیں۔ دردِ سر کی صورت میں صندل سفید، کاہو، کشنیز، گل ارمنی ہر ایک ۲ ماشہ گلاب میں گھس کر پیشانی اور سر پر ضماد کریں۔ بے خوابی کو دور کرنے کے لئے شربت خشخاش ۳ تولہ گرم پانی میں حل کرکے پلائیں۔ تپش قلب کو رفع کرنے کے لئے صندل و کافور گھس کر اس میں کپڑا تر کرکے سینہ پر رکھیں۔ ضعفِ قلب میں دواء المسک بارد عنبری بمقدار ۳ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔ مریض کو بھوکا نہ رہنے دیں۔ بلکہ سرد پانی اور تھوڑی تھوڑی غذا دیتے رہیں۔

طبی علاج

میعادی بخار طب یونانی کے اصول کے مطابق حمی مطبقہ ہی میں داخل ہے اور خون کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج حمی دموی کے مطابق کرنا چاہیئے۔ شروع مرض میں فصد لیں۔ ازاں بعد مانع غلیان، مسکن صفرا، اور مقوی اعضائے رئیسہ ادویہ دیں۔ شیخ الرئیس فرماتے ہیں۔ کہ اگر شروع میں فصد نہ لی جائے۔ تو آخر میں اس کی قطعی ممانعت ہے۔ چونکہ اس بخار میں آنتوں میں خراش اور ورم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے کبھی بھی اسہال کی جرات نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ زمانہ ابتدا میں معرقات سے طبیعت کی اعانت کی جا سکتی ہے۔ فصد لینے کے بعد وہی نسخہ دیں۔ جو اوپر مذکور ہوا ہے۔

قبض ہو تو اسے رفع کریں۔ صبح کو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ قرص کافور طباشیری ۲ ماشہ۔ رب انار شیریں ایک تولہ میں ملاکر چٹائیں۔ اور اوپر سے مغز تخم خیارین، مغز تخم کدوئے شیریں، تخم کاسنی، زرشک۔ ہر ایک ۱ تولہ۔ تخم کاہو سات ماشہ۔ آلو بخارا سات عدد۔ ان سب کو عرق گلاب۔ عرق بیدسادہ۔ عرق بید مشک عرق نیلوفر ہر ایک ۶ تولہ میں شیرہ نکال کر اس میں شربت نیلوفر اور شربت لیموں ہر ایک ۲ تولہ ڈال کر پلائیں۔ رفع حرارت شدید کے لئے مریض کے کمرے میں سرد پانی کے برتن بھر کر رکھیں۔ پنکھے پر گلاب چھڑک کر ہلائیں۔ شدت پیاس کو دور کرنے کے لئے پانی کو اُبال کر ٹھنڈا کریں۔

باقی انہی تدابیر پر عمل کریں جن کا ذکر اوپر ہوا۔

ڈاکٹری علاج:۔

حفظ ماتقدم پانی کو جوش دے کر یا فلٹر کر کے پئیں۔ دودھ کو ہمیشہ جوش دے کر پئیں۔ کھانے کو ہمیشہ مکھیوں سے بچائیں۔ مریض کو علیحدہ ہوادار کمرے میں رکھیں۔ اس کا بستر اور لباس پاک و صاف ہونا چاہیئے۔ مریض کے بول و براز کو فوراً ڈس انفیکٹ کر دینا چاہیئے۔ ٹی اے۔ بی کا حفاظتی ٹیکہ لگوائیں۔

علاج شروع مرض میں اگر مریض کو قبض ہو۔ تو کیلومل پانچ گرین اور ملک شوگر دس گرین ملا کر پانی کے ساتھ پئیں۔ یا ۴ ڈرام کیسٹر آئیل کسی دودھ میں ملا کر پلائیں۔ تاکہ قبض رفع ہو کر پیٹ صاف ہو جائے۔ لیکن تیز مسہل ہرگز نہ دیں۔

کلورینیڈ کونین مکسچر اس بخار میں مفید ہے۔ اس سے بخار میں تخفیف ہونے کے علاوہ مریض کی زبان صاف ہو جاتی ہے۔ مریض کی طاقت قائم رہتی ہے۔ حواس بجا رہتے ہیں نہ ہذیان ہوتا ہے۔ نہ ضعفِ قلب۔

جدید علاج کلورو مائی سیٹین اس مرض کا نہایت ہی شافی علاج ہے۔ اس دوا کو پہلے ایک گرام پھر ۲۵، گرام ہر دو گھنٹے بعد دیں تا آنکہ بخار اتر جائے۔ اس علاج سے ۳۔۴ روز میں شفائے کامل ہو جاتی ہے۔

شدت مرض میں اینٹی ٹائیفائیڈ سیرم۔ ۶ سی سی کا ابتدائی انجکشن اندرون وریدہ کریں۔ اس کے بعد ۲۰ سی سی کا عضلاتی انجکشن ۳۔۴ روز تک کرتے رہیں۔

سلفا تھیا یازول ایک گرام ہر تیسرے گھنٹے بعد کھلائیں۔ اور پینی سلین کا عضلاتی انجکشن دوسرے گھنٹے کرتے رہیں۔ یہ علاج بھی شفا کا ضامن ہے۔

اگر اسہال زیادہ ہوں۔ تو سلفا گوانے ڈین دیں۔ تسمم بولی (ٹاکسیمیا) دور کرنے کے لئے سلفا تھیا یازول دو قرص ہر چار گھنٹے بعد دیں۔ اور شدید صورت میں پینی سلین ایک لاکھ یونٹ کا عضلی ٹیکہ ہر تیسرے گھنٹے بعد کریں۔

دل کی کمزوری کے لئے ایڈرے نالین یا کورامین کھلانا یا بذریعہ انجکشن استعمال کرانا نہایت مفید ہے۔ نہایت شدید حالات میں سٹر پٹو مائی سین کا استعمال مفید خیال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب کی تصریح کے مطابق دارچینی کا تیل (آئیل آف سنے من) ۲ سے ۵ بوند تک کیپ شول میں ایملشن کی صورت میں دورانِ مرض میں ۲۔۲ گھنٹہ بعد دینا مفید ہے۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات بھی اس مرض میں مفید ہیں۔

بسموتھ ائی سیلی سلاس	۷ گرین
پلیو ایپیکاک	۵ گرین
سیلول	۵ گرین

ایسی ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔ بخار اور اسہال میں مفید ہے۔

سوڈیم سلفو کاربونا س	۴ گرین
ٹنکچر سٹروفنتھائی	۴ بوند
پوٹاسیم کلوراس	۱۰ گرین
ایکوا کلوروفارم	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار پلائیں۔ پالیوگول آئیوڈین ۱۰ بوند آدھ پیالہ دودھ میں ملا کر ہر چار گھنٹے بعد دیں۔

غذا و پرہیز لطیف اور زود ہضم غذا اوقات معینہ پر دیں۔ ثقیل۔ نفاخ۔ یا دیر ہضم غذا سے پرہیز لازم ہے۔ غذا صرف اسی قدر دی جائے جسے مریض بآسانی ہضم کر سکے۔ دودھ میں سوڈا واٹر یا لائم واٹر ملا کر دینا چاہیے۔ اگر اس طرح بھی دودھ ہضم نہ ہو تو دودھ کا پانی دیں۔ انڈے کی سفیدی کا پانی بھی مفید رہے۔

تپ محرقہ ہذیانی

تپ محرقہ ہذیانی   حمی مطبقہ زائدہ   ٹائی فس فیور

(Typhus Fever)

نہایت سخت قسم کا چھوت دار بخار ہے۔ جو دو ہفتے متواتر چڑھا رہتا ہے اور مریض نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑا رہتا ہے جسم پر بھورے سیاہی مائل دھبے پڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر وبا کی صورت میں پھیلا کرتا ہے۔

اسباب مرض اس بخار کا باعث بھی ایک خاص قسم کا غیر مشخص کیڑا ہے۔ اس کی چھوت مریض کے تنفس اور پسینہ کے ذریعہ تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ اس میں زیادہ تر غلیظ رہنے والے۔ غریب اور نادار لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ دیہاتوں کے مقابلہ میں یہ گنجان شہروں میں زیادہ پھیلا کرتا ہے۔

علامات مرض چھوت لگنے کے ۱۲ دن بعد یا کبھی اس سے پہلے بھی علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ حضانت میں کوئی خاص علامات ظاہر

نہیں ہوتی۔ لیکن بعض مریضوں میں کسی قدر جاڑا معدوم ہوتا ہے۔ طبیعت سست و بے چین ہوتی ہے۔ اس کے بعد یکایک جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے ہاتھ پاؤں اور سر میں درد ہوتا ہے۔ چہرہ سرخ اور آنکھیں لال ہوتی ہیں۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے قبض لاحق ہو جاتی ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ جی متلاتا ہے۔ بے خوابی کی وجہ سے مریض کو ہذیان ہو جاتا ہے۔ اور وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ نبض پُر اور تیز چلتی ہے۔ بخار کے دوسرے دن ہی درجہ حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۵ تک ہو جاتا ہے۔ ایک ہفتہ تک بخار یکساں رہ کر بغیر بتدریج دوسرے ہفتہ کے اخیر میں بحران ہو کر اتر جاتا ہے۔ اگر دوسرے ہفتہ بھی بخار نہ اترے تو کسی اندرونی عضو کی سوزش مرض کا باعث ہوگی۔ پانچویں یا چھٹے روز جسم پر سرخ سیاہی مائل کسی قدر جلد سے ابھرے ہوئے دھبے بکثیر نمودار ہو جاتے ہیں۔ مریض کے جسم میں ایک خاص قسم کی بدبو آیا کرتی ہے۔ جو اس مرض کی تشخیص کی علامت ہے۔

ہلکا بخار ۱۰ سے چودہ ۱۴ روز کے اندر بحران ہو کر ختم جاتا ہے۔ دھبے زائل ہو جاتے ہیں۔ نیند آنے لگتی ہے۔ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ بھوک لگتی ہے اور طاقت آ جاتی ہے شدید بخار میں ۱۲ سے ۲۰ دن کے اندر ردی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ زبان خشک اور سیاہ ہو جاتی ہے۔ بے خوابی اور غنودگی طاری رہتی ہے۔ مریض نہایت نڈھال ہو جاتا ہے ہاتھ اور منہ کے عضلات پھڑکتے ہیں۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ اور وہ منہ کھولے پڑا رہتا ہے چہرہ پچک جاتا ہے۔ بول و براز بے خبر خطا ہو جاتے ہیں۔ اور مریض تشنج میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے اس مرض کے دیگر عوارض کھانسی۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ پھیپھڑے دل کا مردار پڑ جانا زخم بستری۔ خونی قے۔ حرکت قلب کا بند ہو جانا۔ فالج۔ دیوانگی وغیرہ ہیں۔

تشخیص الامراض اس بخار کو تپ محرقہ اسہالی۔ نمونیا۔ سوزش پردہ دماغ۔ حصبہ (میمیوں) خسرہ۔ سمیت لبلی سے تشخیص کرنے کے لئے ذیل کے نقاط کو پیش نظر رکھنا چاہئیے۔

۱۔ تپ محرقہ اسہالی میں جسم پر گلابی رنگ کے دھبے یا دانے دوسرے ہفتہ میں نکلا کرتے ہیں۔ اور زرد رنگ کے دست آیا کرتے ہیں۔

۲۔ نمونیا میں دھبے نہیں نکلتے۔ لیکن ہذیان ہوا کرتا ہے۔

۳۔ حصبہ میں بخار نہیں ہوتا۔

۴۔ خسرہ میں زکام شدید ہوا کرتا ہے۔ اور دانے متفرق طور پر نکلا کرتے ہیں لیکن وہ سرخ سیاہی مائل ہوتے ہیں۔

۵۔ یورمیاد (سمیت بول) میں مریض بے ہوش تو ہوتا ہے۔ لیکن اس کے جسم پر دھبے نہیں نکلتے۔

طبی علاج مریض کو علیحدہ ہوادار کمرے میں رکھیں۔ مریض کی کروٹ بدلتے رہیں تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو مریض کے نفس سے بچائے۔ اور اگر مریض کے جسم یا کپڑوں کو ہاتھ لگائے تو اپنے ہاتھوں کو کاربالک لوشن سے دھولے۔ اگر مریض کا پیشاب بند ہو جائے تو سلائی سے اُسے خارج کریں۔ بخار کی حرارت کو کم کرنے کے لئے جسم پر اسفنج کریں۔ یا تر چادر میں لپیٹیں۔ شدت پیاس کو رفع کرنے کے لئے سرد پانی پلائیں یا برف چبائیں۔ سوڈا واٹر پلائیں۔ ہذیان کی صورت میں برف کی ٹوپی سر پہ رکھیں۔ کمزوری کو دور کرنے کے لئے دودھ سوڈا پلاتے رہیں۔

اس بخار کا علاج حمی مطبقہ تنا قصہ کے مطابق کریں۔

قبض کی شکایت ہو۔ تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ۔ گل سُرخ ہر ایک ۶ ماشہ۔ تمر ہندی ۳ تولہ۔ آلو بخارا ۷ دانہ۔ عناب ۹ دانہ۔ ان کو عرق بید سادہ۔ عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ۔ عرق گاؤزبان ہر ایک ۳ تولہ عرق مکو۔ عرق کاسنی۔ عرق شاہترہ۔ گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں بھگو کر اور مل چھان کر اس میں شربت دردکہ دو تولہ۔ مغز خلوس۔ خمیرہ بنفشہ ہر ایک ۳ تولہ۔ اور سکنجبین سادہ ۳ تولہ ملا کر دیں۔ باقی علاج کے لئے دیکھیں حمی مطبقہ تنا قصہ

ڈاکٹری علاج شدت مرض میں یہ نسخہ دیں۔

لائیکوار امونیا مٹرٹس	۲ ڈرام
سپرٹس امونیا ایرومیٹکس	۱۰ منم
سوڈیائی سلفوکاربولاس	۳ گرین
سوڈیائی سٹراس	۱۰ گرین
ایکوا آرنشیا فلوریز تا	۱ اونس

رفع سردرد کے لئے ۵ گرین فینے سٹین یا اسپرین دیں۔

تقویت کے لئے برانڈی مکسچر دیں۔ یہ نسخہ بھی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

کونین سلفاس	۲ گرین
ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلورک ڈل	۵ منم
ٹنکچر کلمبا	۲۰ منم

ٹنکچر کیو ثیا ۲۰ منم
الفیوٹرن آرزشیائی تا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا دیں

غذا دودھ۔ سوڈا واٹر۔ شوربا۔ ارارو ٹ۔ ساگودانہ۔ یخنی وغیرہ دیں۔

سُرخ بخار

سُرخ بخار حمّی قرمز سکارلٹ فیور (Scarlet Fever)

یہ ایک قسم کا سخت متعدی مرض ہے۔ جس میں گلا متورم ہو جاتا ہے اور بخار کے دو روز بعد جسم پر سُرخ دھبے نکل آتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا کرم ہے۔ موسم خزاں اور عدم صفائی بھی اس مرض کے اسباب مویدہ ہیں۔

یہ مرض چھوٹے بچوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔

اقسام مرض:۔ یہ بخار تین قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ تپ سُرخ سادہ ۲۔ تپ سُرخ خناقی ۳۔ تپ سُرخ مہلک

۱۔ تپ سُرخ سادہ چھوت لگنے کے پانچویں دن پھریری سی معلوم ہوتی سخت بخار ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں سخت درد ہوتا ہے بے چینی ہوتی ہے کبھی رات کو ہذیان ہو جاتا ہے۔ بچوں میں تشنج ہو جاتا ہے۔ پھر جسم پر سُرخ دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ دم لینے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ نویں دسویں دن دھبے مُرجھا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ اور جلد پر سے بھوسی جھڑنا شروع ہو جاتی ہے

۲۔ تپ سُرخ خناقی اس میں علامات شدید تر ہوتی ہیں۔ بے خوابی ضعف اور ہذیان ہوتا ہے۔ حلق متورم ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ایک غلیظ رطوبت جمی رہتی ہے۔ ناک سے پیپ ملی رطوبت بہتی ہے۔

۳۔ تپ سُرخ مہلک اس میں دھبے جسم پر اچھی طرح نمودار نہیں ہوتے حلق اور گلے میں زخم پڑ جاتے ہیں سخت ہذیان ہوتا اور علامات ردیہ پیدا ہو کر مریض مر جاتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ مرض امریکہ اور انگلستان میں ۵ برس سے کم عمر کے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ ہمارے ہاں یہ مرض شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

طبی علاج مریض کو پینے کے لئے یہ نسخہ دیں

نسخہ:۔ لعاب بہدانہ و اسبغول ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق مکو۔ عرق شاہترہ۔ عرق بید سادہ۔ عرق نیلوفر۔ ہر ایک ۵ تولہ۔ شربت عناب و شربت شہتوت ہر ایک تولہ۔ ملا کر پلائیں۔

قبض ہو تو خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ رات کو کھلائیں۔

ورم گلو کے لئے کسی مناسب مشروب سے غرغرے کرکے سہاگہ ایک حصہ۔ شہد ۴ حصہ باہم ملا کر اسے پھریری سے دن میں ۳۔۴ بار گلے میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج - مریض کو علیحدہ ہوادار کمرے میں رکھیں۔

بطور حفظ ماتقدم سکارلٹ اینٹی ٹاکسک سیرم ۳ تا ۶ ہزار یونٹ کا عضلاتی انجکشن کریں۔ شدید حالات میں اسی سیرم کا ۱۲ ہزار تا ۳۰ ہزار یونٹ کا عضلاتی انجکشن کریں۔ اور یہ عمل حملہ مرض کے ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر ہی کریں۔

عوارض برانکو نمونیا وغیرہ پیدا ہو جائے تو سینی سلین استعمال کریں۔

دل کی اندرونی جھلی پر ورم ہو جائے۔ تو آرتک سیلی سلیٹ وغیرہ استعمال کریں۔ اس مرض میں نمک کا استعمال مناسب نہیں۔

ورم گلو کے لئے پوٹاسی کلوریس ۵ گرین فی اونس پانی میں ملا کر غرغرے کرائیں۔ اور بورک گلیسرین ایک اونس میں دو ڈرام ٹنکچر مرہ ملا کر اسے کیمل ہیر برش کے ساتھ دن میں ۳۔۴ بار گلے میں لگائیں

شدت حرارت کو رفع کرنے کے لئے نیم گرم پانی یا اس میں کسی قدر سرکہ ملا کر اس سے جسم کو اسفنج کریں۔ درد سر ہو تو آب سرد یا برف سر پہ لگائیں۔

غذا آش جو۔ کھچڑی۔ دال مونگ۔ شوربہ سادہ وغیرہ۔ ضعف کی حالت میں مقوی اغذیہ دا شربہ دیں۔

کالا آزار

کالا نجار — حمیٰ اسود — کالا آزار — (Kala Azar)

یہ مرض زیادہ تر بنگال کے بعض حصوں ڈمڈم آسام۔ چین۔ مصر اور شمالی افریقہ میں

بہت سے مقامات میں پایا جاتا ہے۔ اس مرض میں جگر اور خاص طور میں تلی بہت بڑھ جاتی ہے۔ بے قاعدہ طور پر بخار رہتا ہے۔ اور مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جسے لیش مین ڈونوون باڈی (Liesnman Donoyan Body) یا کرم کالا آزار کہتے ہیں۔ اسے ایک خاص قسم کا کھٹمل تندرست اشخاص کے جسم میں پہنچاتا ہے اسے ڈاکٹر لیش مین نے ۱۹۰۳ میں دریافت کیا تھا۔

علامات مرض اس میں پہلے جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ جو عموماً نوبتی یا لازمی ہوتا ہے۔ دوران مرض میں مریض کو انیمیا (کمی خون) لاحق ہو جاتا ہے۔ جلد کی رنگت مٹیالی ہو جاتی ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کا جگر بڑھ جاتا ہے۔ تلی بڑھ کر ناف تک آجاتی ہے۔ مسوڑھوں سے جریان خون ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں کو دست آنے لگتے ہیں۔ یا پیچش ہونے لگتی ہے کبھی کبھی گلا خم ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں میں سل یا نمونیا ہو کر موت کا باعث ہوتا ہے۔

اس مرض کا انجام عموماً خراب ہوتا ہے۔ اگر ناک دمنہ سے جریان خون ہو جائے یا ہاتھ پاؤں پر آماس آجائے تو اس کا نتیجہ اچھا برآمد نہیں ہوتا۔

طبی علاج طبی نقطہ نگاہ سے یہ سوداوی قسم کا بخار ہے جس کا مادہ محترق ہوا کرتا ہے اس لئے احتراق کے سدباب اور حرارت کو کم کرنے کے لئے مبرد اور مانع غلیان ادویہ دی جائیں۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات اس مرض میں نہایت مفید ہیں۔

۱۔ سرمہ سیاہ ایک تولہ کو ثمر حنظل میں گل حکمت کرکے ایک من اپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر باریک پیس کر اس میں سے ایک چاول دوائی لیں۔ اور اس میں ریوند چینی سفوف ایک رتی۔ نوشادر۔ قلمی شورہ ہر ایک ایک رتی ملائیں۔ اب اس مرکب میں سے اقدر ایک چاول مکھن میں رکھ کر کھائیں۔

۲۔ **قرص شفا**: گل سرخ دو تولہ۔ زرشک ایک تولہ۔ تخم خرفہ۔ تخم خیارین ہر ایک سات ماشہ۔ طباشیر۔ ریوند چینی۔ کافور قیصوری۔ رب سوس مغسول۔ زعفران۔ عصارہ افسنتین ثمرۃ الطرفا، پرسیاؤشاں۔ سنبل الطیب ہر ایک ۳ ماشہ عصارہ غافث ۲ ماشہ سب کو باریک کوٹ چھیکر لعاب بہدانہ میں چھوٹے چھوٹے قرص بنائیں۔ اور ۵ ماشہ ہمراہ آب کاسنی سبز دآب شاہترہ سبز ہر ایک ۵ تولہ دسکنجبین بزوری ۲ تولہ استعمال کریں۔ اسہال کی صورت

ہیں قرص طباشیر قابض شربت حب آلاس کے ہمراہ دیں۔ اس بخار میں سم الفار اور اس کے مرکبات مفید ہیں۔

ڈاکٹری علاج سرمہ اس مرض کی شافی دوا خیال کی جاتی ہے۔ سرمہ کا ایک مرکب انٹی مونی ٹارٹار اس مرض میں بکثرت مستعمل ہے یہ دوا ½ گرین سے ½ ۲ گرین فی مرتبہ ہر چوتھے روز ٹیک کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ کونین اس مرض میں کسی طرح بھی مفید نہیں سنکھیا بھی کسی قدر مفید ہے۔ چنانچہ اٹاکسل (سنکھیا کا ایک خاص مرکب) بذریعہ جلدی پچکاری مستعمل ہے۔ بنیواسٹام۔ ہائیپری ٹول اور یوریاسٹائی بھی مفید ہیں۔ دستوں کا علاج بسمتھ اور سیلول سے کریں۔

غذا زود ہضم اور لطیف اغذیہ استعمال کریں۔ نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

زرد بخار

زرد بخار حمیٰ اصفر ییلو فیور (Yellow Fever)

یہ بخار جنوبی امریکہ۔ مغربی افریقہ۔ اور جزائر غرب الہند میں بکثرت ہوتا ہے اور گرم ممالک سے مخصوص ہے۔ اس میں شدید بخار کے ہمراہ یرقان ہو جاتا ہے۔ سیاہ رنگ کی قئیں آتی ہیں اور گاہے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض اس بخار کا اصلی سبب توپیر اپلاز ماٹلیوی جینم (Paraplasma Flavigenum) یا زرد بخار کا کیڑا ہے۔ جسے ایک "مچھر سٹیگومایا فیسی ایٹا" (Stegomyia Fosciata) تندرست اشخاص کے خون میں پہنچاتا ہے۔

علامات مرض اس مرض کی چھوت ۳ سے ۴ روز تک چھپی رہتی ہے۔ پھر یکایک جاڑے سے بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجۂ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہوتا ہے نبض تیز چلتی ہے۔ چہرہ بھرا بھرایا ہوا اور جلد کی رنگت ہلکی زرد ہوتی ہے۔ پیشانی۔ پشت۔ فم معدہ اور جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا اور سیاہ رنگ کی قئیں آتی ہیں۔ پانچویں چھٹے روز مریض تندرست ہو جاتا ہے یا مرض کا دوبارہ حملہ ہو جاتا ہے جس کی علامات شدید تر ہوتی ہیں۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ مریض کے ناک۔ منہ اور مقعد سے جریان خون ہو کر مریض ضعف کی حالت میں مر جاتا ہے

طبی علاج

بخار کے مریض کو مسہری لگا کر ان مچھروں سے بچائیں جو اس مرض کے جراثیم تندرست انسانوں کے خون میں پہنچاتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو شہر سے باہر کسی بلند مقام پر چلے جائیں۔ مریض کو ہوادار کمرے میں لٹائیں۔ رفع قبض کریں۔ اس کے لئے شربت ورد مکرر ۴ تولہ اور شربت دینار ۳ تولہ۔ عرق کاسنی۔ عرق مکو۔ عرق گاؤزبان ہر ایک ۵ تولہ میں ملا کر یا صرف پانی میں ملا کر پلائیں۔ اور پھر ہر روز صبح کے وقت یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ: تخم کاسنی۔ تخم کاہو۔ مغز تخم کدو دانہ۔ زرشک ہر ایک ۱۰ ماشہ ان سب کا عرق بید سادہ۔ عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ۔ عرق مکو۔ عرق نیلوفر ہر ایک ۴ تولہ میں شیرہ نکال کر اور اس میں سکنجبین بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ شدید بخار میں اس دوا کے پلانے سے پہلے قرص طباشیر کافوری ۲ ماشہ کی مقدار میں شربت انار۔ یا شربت لیموں ڈیڑھ تولہ میں ملا کر چٹائیں۔

شام کو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ: خس ڈیڑھ تولہ کو عرق بید مشک۔ عرق نیلوفر۔ گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں ۶ گھنٹے تک بھگو کر اور مل چھان کر شربت صندل اور شربت نیلوفر ہر ایک ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

یہ گولیاں بھی بہت مفید ہیں۔

حب کافور: صندل سفید اور زہر مہرہ کو گلاب میں گھس کر کات سفید۔ کتیرا۔ تخم خرفہ مقشر۔ تخم خشخاش ہر ایک ۴ ماشہ۔ کافور۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ مغز تخم کدو۔ مغز تخم بہدانہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر لعاب بہدانہ یا اسبغول سے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں۔ اور ایک ماشہ کی مقدار میں کھلائیں۔

پیشاب بند ہو جائے تو گردوں کے مقام پر سینک کریں۔

بے خوابی کو دور کرنے کے لئے روغن کاہو۔ روغن خشخاش۔ روغن کدو کی سر پر مالش کریں۔ درد سر کو رفع کرنے کے لئے صندل سفید۔ کشنیز۔ تخم کاہو۔ گل بنفشہ۔ گل ارمنی ہر ایک ۳ ماشہ کو گلاب یا عرق خس میں پیس کر چندیا۔ پیشانی اور کن پٹی پر لیپ کریں۔

جی متلائے اور قئیں آئیں۔ تو زہر مہرہ خطائی اور نارجیل دریائی کو گلاب اور عرق بید مشک میں گھس کر اور اس میں شربت انار ملا کر ٹھنڈا کر کے دو دو چار گھنٹے بعد پلاتے رہیں۔

کمزوری اور نقاہت کو دور کرنے کے لئے دواء المسک ایک ماشہ صبح و شام عرق گاؤزبان ۵ تولہ کے ہمراہ دیں۔ دستوں کو روکنے کے لئے قرص طباشیر قابض شربت انجبار کے ہمراہ دیں۔

ڈاکٹری علاج

ہدایات بالا کو پیش نظر رکھیں۔ اور مریض کو پہلے ایک ہلکا مسہل دیں چنانچہ ۴ گرین کیلومل اور دس گرین سوڈا بائی کارب ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں۔ اگلی صبح کو سوڈیم سلفیٹ ½ ڈرام چار اونس پانی میں حل کر کے پلائیں جس سے چند ایک دست آکر پیٹ صاف ہو جائے گا۔ آنتوں کے فعل کو بحال رکھنے کے لئے صبح و شام حقنہ کرتے رہیں۔ اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔

سوڈیا بائی کاربونیٹ	۱۸۰ گرین
ہائیڈرارجیرائی پرکلورائیڈ	½ گرین
ایکوا تا	۶۰ اونس

اس میں سے تین ٹیبل سپون خل کی مقدار میں گھنٹے گھنٹے بعد دیں۔ یا عرق لیموں میں ۲۰ گرین سوڈیم بائی کاربونیٹ ملا کر جب وہ جوش کھانے لگے۔ مریض کو پلائیں۔

درد سر کو رفع کرنے کے لئے سر پر برف لگائیں۔ جوڑوں اور کمر کے درد کے لئے فینے سٹین بمقدار ۵ گرین کھلائیں۔ اس سلسلہ میں ڈسپرین (Disprin) نہایت عمدہ دوا ہے قے کو روکنے کے لئے برف کے ٹکڑے چبائیں۔ ایڈرے نالین اور سارگومین کا جلدی انجکشن بھی مفید ہے۔

پیشاب کی بندش کی صورت میں کمر کو گردوں کے مقام پر سینکیں یا گلاس لگائیں۔

ضعف و نقاہت کو دور کرنے کے لئے برانڈی یا وہسکی سوڈا واٹر میں ملا کر دیتے رہیں۔

غذا

پہلے دو تین روز مریض کو کوئی غذا نہ دیں۔ صرف برف کے ٹکڑے چسانے رہیں۔ جب بخار ۱۰۲ درجہ سے کم ہو جائے۔ تو آش جو۔ ٹوسٹ واٹر یا دودھ میں لائم واٹر ملا کر دیں۔ اس کے بعد فیرنی یا ساگودانہ دیا جا سکتا ہے۔

حمّیٰ دماغی (گردن توڑ بخار)

حمّیٰ غشائیہ — حمّیٰ مخی نخاعی — سیری برو سپائنل فیور

(Cerebro Spinal Fever)

یہ ایک قسم کا شدید بخار ہے جس میں دماغ اور حرام مغز کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے مریض پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور جسم پر سرخ سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔

اس مرض کی پہلی بار ۱۸۰۵ء میں جنیوا میں تشخیص کی گئی تھی۔ لیکن حکمائے یونان اس مرض سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ جالینوس نے حلیقہ" بسر امین حمی غشیہ کے نام سے اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

اسباب مرض

اس مرض کا اصلی سبب ایک خردبینی کیڑا منینجوکوکس (Meningococcus) ہے۔ یہ کیڑا ناک اور حلق کے ذریعہ جسم میں داخل ہو کر اور دماغ اور حرام مغز کے پردوں میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔ ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر کے اشخاص اس میں گرفتار ہوتے ہیں۔ تھکن۔ دماغی پریشانی۔ غلیظ رہنا۔ اور دھوپ میں چلنا پھرنا اس کے اسباب مؤیدہ ہیں۔

علامات مرض

بعض مریضوں میں اصل مرض کے شروع ہونے سے پہلے سر درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ گاہے پہلے پیشانی میں درد ہوتا ہے۔ متلی ابکائیاں آتی ہیں۔ اور بخار چڑھ جاتا ہے۔ سانس جلد جلد آتا ہے۔ جس میں سخت درد ہوتا ہے۔ گردن میں تشنج ہو کر سر پیچھے کو کھنچ جاتا ہے۔ پھر پشت اور کمر کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے۔ مریض سیدھا اکڑ کر پڑا رہتا ہے۔ عضلات میں درد اور سختی ہوتی ہے۔ شدت کا بخار ہوتا ہے۔ درد سر۔ بے خوابی اور کمزوری بہت ہوتی ہے۔ پھر ہذیان ہو جاتا ہے۔ گاہے غشی طاری ہو جاتی ہے۔ کبھی جوڑ سوج جاتے ہیں۔ اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ کبھی جلد کے نیچے جریان خون ہو کر کالے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ عموماً ۳۰ سے ۷۰ فی صدی مریض موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

فروق الامراض

اس بخار کو محرقہ ہذیانی۔ شدید خسرہ۔ شدید سرخ بخار اور ورم اغشیہ سے تشخیص کرنے کے لئے ان باتوں کو پیش نظر رکھیں۔

۱۔ محرقہ ہذیانی میں اس بخار کی طرح جلد پر سرخ یا سیاہ دھبے نہیں پڑتے۔

۲۔ خسرہ میں شدید بخار۔ ہذیان اور بے ہوشی نہیں ہوتی۔

۳۔ سرخ بخار میں گلا متورم ہو جاتا ہے۔ اور سرخ دھبے خاص وقت پر ظاہر ہوتے ہیں

نوٹ:۔ مرض کی تشخیص کے لئے کمر کے مقام پر سوئی سے چھید کر کے حرام مغز کی رطوبت نکالیں۔ اور اس کا خردبینی امتحان کرالیں

طبی علاج

ان نسخہ جات میں کوئی ایک استعمال کرائیں۔

۱۔ کافور۔ جدوار شیریں۔ دورنج عقربی۔ ہم وزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ایک ایک گولی دن میں تین بار مریض کو دیں۔

۲۔ گل نیلوفر۔ عناب ولائتی۔ برادہ صندل سفید۔ تخم کاسنی۔ عرق بید سادہ ۱۲ تولہ میں خیساندہ کرکے شربت آلو ۲ تولہ ملا کر اور تخم ریحان ۴ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

۳۔ طباشیر۔ زہر مہرہ۔ یشب سبز ہر ایک ۴ رتی سفوف بنا کر کھلائیں۔ اوپر سے تخم خرفہ۔ تخم کاسنی۔ زرشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ پانی میں پیس کر زلال آلو بخارا اور عرق بید مشک اضافہ کرکے قند سفید ملا کر چٹائیں۔

۴۔ قرص کافور ۳ ماشہ ہمراہ عرق کیوڑہ۔ عرق نیلوفر شربت دردمکرر ملا کر دیں۔ ضعف کی حالت میں دواء المسک بارد دیں۔

ڈاکٹری علاج

حفظ ماتقدم کے طور پر ایسے مقامات پر جانے سے احتراز کریں جہاں بہت بھیڑ بھاڑ ہو۔ فرش کو صاف کرتے وقت اس امر کا خیال رکھیں کہ گرد وغیرہ اڑنے نہ پائے۔ اس کے علاوہ سلفاڈایازین دو گرام صرف دو روز کھلائیں۔ اس دوا کو بذریعہ وریدی انجکشن استعمال کرانا نہایت مفید ہے۔ چنانچہ پہلے ۱ گرام کا انجکشن دیں اس کے بعد ۱۵ گرام ہر چوتھے گھنٹے دو روز تک دیں۔ آخر میں ایک گرام ہر چھٹے گھنٹے دو روز تک دیں۔ پھر علاج بند کر دیں۔ اس دوران میں پانی خوب پئیں۔

بچوں کے لئے سوڈیم سلفاتھیا یازول یا سوڈیم سلفاڈایازین ۵ ء گرام کا وریدی انجکشن کریں۔ اس کے بعد سلفاڈایازین یا سلفاتھیا یازول ۵ ء کی مقدار میں ہر چوتھے گھنٹے دو روز تک کھلائیں۔ یہ مقدار ۳ ءا ۴ سال کے بچے کے لئے ہے۔



یہ مرض جس قدر زیادہ طول پکڑے اسی قدر شفا کی امید زیادہ ہوا کرتی ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں لمبر پنکچر اس کا نہایت ہی موثر علاج ہے اور اس کے ساتھ ہی انٹی مننجو کاکس سیرم

۵ تا ۱۵ اسی سی کا ۳ر۳ روز تک نخاعی ٹیکہ کیا جاتا ہے۔

بینیما سلین پروکین البیں چار لاکھ یونٹ ۲۴ گھنٹے میں ایک بار ٹیکہ کریں۔ بے چینی اور درد کے ازالہ کے لئے پوٹاسیم برومائیڈ کا استعمال فائدہ بخش ہے۔

غذا:۔ آش جو تنہا۔ یا اس میں بکری کا دودھ ملا کر پلائیں۔ ضعف کی حالت میں چوزوں کا شوربا کسی قدر نمشتی ملا کر دیں۔

ہڈی توڑ بخار

ہڈی توڑ بخار حمی الدنج۔ حمی صالبہ۔ ڈنگو (Dengue)

بریک بون فیور (Break Bone Fever)

عربی میں اُسے حمی دنج کہتے ہیں۔ ڈنگو عربی لفظ دنج ہی کی مسخ شدہ صورت معلوم ہوتی ہے۔ دنج کے معنی کمزوری اور نقاہت کے ہیں۔ چونکہ اس بخار میں بے حد کمزوری لاحق ہو جاتی ہے اس لئے یہ نام ہوا۔ اسے ابوالرکب بھی کہتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ اس بخار میں ہڈیوں اور جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے۔

یہ ایک متعدی وبائی بخار ہے۔ جس میں ہڈیاں اور جوڑ درد کرتے ہیں۔ اور جسم پر سرخ رنگ کے دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اسے لال بخار بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بخار ملیریا کی طرح مچھروں کے توسط سے ہوتا ہے۔ اس بخار کے ایک حملہ کے بعد دوسرا حملہ شاذ ہی ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض اس مرض کی چھوت لگنے کے عام طور پر دو تین روز بعد بخار چڑھ جاتا ہے نبض تیز چلتی ہے۔ جسم پر لال لال دھبے پڑ جاتے ہیں یہ حالت دو تین روز تک رہتی ہے۔ پھر بخار اتر جاتا ہے۔ اور مریض دو چار روز تک تندرست رہتا ہے لیکن پھر بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور علامات مذکورہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح دو تین دورے ہو کر صحت ہو جاتی ہے۔ لیکن مریض کچھ عرصہ تک لنگڑا کر چلتا ہے۔ اور اسے کمزوری اور بے خوابی کی شکایت رہتی ہے۔ اس بخار کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

فروق الامراض اس بخار کو خسرہ سے تشخیص کرنے کے لئے۔ یاد رکھیں کہ تپ سُرخ میں حرارت جسم بڑھ کر کئی دن تک یکساں رہتی ہے لیکن اس بخار میں حرارت جسم بڑھ کر چند ہی گھنٹوں میں کم ہو جاتی ہے۔ نیز تپ سُرخ میں جوڑوں اور ہڈیوں میں شدید درد نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اس بخار میں ہوتا ہے۔

طبی علاج پہلے دو روز تک یہ تبرید پلائیں۔

نسخہ:۔ آلو بخارا ۱۱ دانہ کو عرق شاہترہ۔ عرق مکو۔ عرق کاسنی ہر ایک ۶ تولہ میں بھگو کر اور مل چھان کر اس میں لعاب اسپغول ۶ ماشہ۔ اور شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر اور خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ پھر چار پانچ روز تک یہ منضج پلائیں۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ گل سرخ۔ گاؤزبان۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ اصل السوس مقشر بیخ کاسنی۔ عنب الثعلب۔ شاہترہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب ۹ دانہ۔ تمر ہندی ۲ تولہ۔ جملہ ادویہ رات کو بھگو کر اور صبح مل چھان کر اس میں گل قند ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ بخار اتر جانے پر اسی نسخہ میں سنائے مکی ایک تولہ۔ مغز فلوس ۵ تولہ۔ روغن بادام ۶ تولہ کا اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اس کے بعد حب شفا یا حب سم الفار کا استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج شروع مرض میں رات کو ۵ گرین کیلومل کھلا کر صبح کو ۴ ڈرام میگنیشیا سلفاس پلائیں۔ حرارت کو کم کرنے کے لئے معتدل یا سرد پانی سے جسم کو اسفنج کریں۔ فیبر مکسچر پلائیں۔ درد سر کو رفع کرنے کے لئے سرد پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا برف لگائیں۔ ہڈیوں اور جوڑوں کے درد کو رفع کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

ٹنکچر بیلاڈونا	۱۰ منم
ٹنکچر اوپیم	۱۰ منم
ایکوا کمفر	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو تین بار دیں

دردناک جوڑ پر لینی منٹ آف بیلاڈونا۔ لینی منٹ آف اوپیم۔ اور لینی منٹ آف کلوروفارم تینوں ہم وزن ملا کر مالش کریں بے خوابی کو دور کرنے کے لئے رات کو ۱۰ گرین ڈوورس پوڈر دیں۔ رفع کمزوری کے لئے فیلوز سیرپ استعمال کرائیں۔ شفایاب ہونے پر مریض کو تبدیل آب و ہوا کرائیں

غذا:۔ لطیف اور زود ہضم دیں۔

قحط کا بخار

قحط کا بخار حمیٰ قحطیہ فیمن فیور (Famme Fever)

یہ ایک قسم کا وبائی بخار ہے۔ جو ایک ہفتہ تک چڑھا رہتا ہے۔ پھر ایک ہفتہ کا وقفہ دے کر دوبارہ سہ بارہ حملہ آور ہوتا ہے۔ اس لئے اسے حمیٰ نکسیہ دلوٹ آنے والا بخار Relapsing

(Fever) بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ قحط سالی میں ہوتا ہے۔ اس لئے یہ قحط کا بخار بھی کہلاتا ہے۔ یہ بخار بھی جوؤں کے ذریعہ پھیلتا ہے۔

علاماتِ مرض اس بخار کا زمانہ حضانت ۲ سے ۱۲ دن تک ہوتا ہے۔ یکایک جاڑے سے بخار ہو جاتا ہے۔ کمر اور ہاتھ پاؤں میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ مریض اگر بچہ ہو۔ تو اُسے تشنج ہو جاتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ مریض نڈھال ہو جاتا ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ فم معدہ کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ جی ماتش کرتا ہے۔ اور صفراوی قے آتی ہے۔ تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ بعض مریضوں کو پاؤں اور پیٹ پر سرخ دھبے سے پڑ جاتے ہیں۔ ہذیان ہو جاتا ہے۔ بے خوابی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور رات کے وقت علامات میں عام طور پر شدت ہو جاتی ہے۔ وغیرہ۔

اس مرض کا انجام عام طور پر خراب ہوتا ہے۔ بوڑھے اور کمزور آدمی عام طور پر مر جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ اس مرض کے پھیلانے والے جرثومہ کا نام سپائی رلیم آف ابریمیر (Spirillum of Obremier) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

طبی علاج مریض کی غذا کی طرف خاص توجہ دیں۔ آش جو میں شوربا یخنی یا دودھ ملا کر دیں۔ زود ہضم اور مقوی غذا کھلائیں۔ اور یہ نسخہ جات استعمال کرائیں قرص طباشیر کافوری ۳ ماشہ۔ رب انار شیریں۔ ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ اور اوپر سے تخم کاسنی۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ تدرشنگ ہر ایک تو ماشہ۔ تخم کاہو ۷ ماشہ آلو بخارا ۷ دانہ۔ سب کو گلاب۔ عرق بید مشک۔ عرق بید سادہ۔ عرق نیلوفر ہر ایک ۱۲ تولہ میں شیرہ نکال کر اس میں شربت نیلوفر اور شربت لیموں ہر ایک ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

ضعف کی حالت میں دواء المسک بارد استعمال کرائیں۔ حب سم الفار بھی نافع ہے۔

ڈاکٹری علاج مریض کو فراخ اور ہوادار کمرے میں رکھیں۔ غذا کا مناسب انتظام کریں۔ دودھ، شوربا، یخنی تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں۔ تاکہ مریض کی طاقت بحال رہے۔ بخار کی تیزی کو کم کرنے کے لئے مریض کے جسم پر سرد پانی سے اسفنج کریں۔

شروع بخار میں یہ نسخہ مفید ہے۔

لائیکوار امونیا اسٹریٹس	۲ ڈرام
سوڈیائی کاربونس	۲ گرین

سوڈیائی سٹراس	۲ گرین
ایکوا کلوروفارم تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹے بعد دیں۔

بحران کی حالت میں یہ نسخہ مفید ہے۔

سپرٹ ایمونیا ایرومیٹکس	۲۰ منم
انفیوژن ڈیجی ٹیلس	۱ ڈرام
ٹنکچر مسک	۲۰ منم
ایکوا کلوروفارم	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر دو تین گھنٹے بعد دیں۔

رفع درد اور بے خوابی کے لئے یہ نسخہ دیں۔

کلورل ہائیڈریٹ	۱۰ گرین
سیرپ آرنشیائی	۱ ڈرام
پوٹاسیائی برومائیڈ	۳۰ گرین
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا رات کو سوتے وقت دیں۔

اس مرض کا شافی علاج سنکھیے کے مرکبات۔ سلفرسنول۔ سالورسن۔ نیوسالورسن این۔ اے۔ بی وغیرہ ہیں۔ ان کے دو ایک انجکشنوں سے مرض کے جراثیم کا قلع قمع ہو جاتا ہے

مالٹا بخار

مالٹا بخار حُمّیٰ ملیتیہ مالٹا فیور (Malta Fever)

یہ بخار زیادہ تر جزیرہ مالٹا۔ جوائے بحیرہ روم۔ پنجاب اور گرم ممالک میں ہوتا ہے۔ یہ مسلسل قسم کا بخار ہے۔ جس کے حملے بے قاعدہ طور پر بار بار ہوتے ہیں۔ جو دو تین ماہ تک متواتر ہوتے رہتے ہیں۔ جسم پر گرمی سے دانے نکل آتے ہیں۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔

اسباب مرض اس بخار کا سبب مائیکروکاکس میلی ٹین سس (Micrococcus Melitensis) نامی جرثومہ ہے۔ جو مریض کے جگر۔ گردہ۔ تلی غدد جاذبہ۔ خون۔ صفرا بول وبراز اور دودھ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن۔ تھوک۔ پسینہ

تنفس اور جلد سے اترنے والی بھوسی میں نہیں پایا جاتا۔ یہ کیڑا پانی میں ۲۰ دن اور مٹی میں ۸۰ دن تک زندہ رہ سکتا ہے۔ یہ کیڑا جزیرہ مالٹا کی بکریوں کے دودھ اور خون میں موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی بکریوں کا کچا دودھ پینے سے یہ مرض لاحق ہوجاتا ہے لاہور۔ امرتسر اور ملتان میں بھی چونکہ بکریوں کا دودھ کچا ہی پیا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی یہ بخار پایا جاتا ہے لیکن ان مقامات پر اسے مبارکی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دہلی اور لکھنؤ میں اس بخار کو موتی جھرا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

علاماتِ مرض اس کا زمانہ حضانت چند روز سے چند ہفتے تک ہوسکتا ہے۔ اس کی علامات مندرجہ کسل۔ سردی۔ سر اور عضلات میں درد۔ میں قوتِ ہاضمہ میں فتور آجاتا ہے۔ مریض کا کاروبار میں جی نہیں لگتا۔ اور وہ اپنے آپ کو بیمار محسوس کرتا ہے۔ پھر بخار چڑھ جاتا ہے۔ جو شام کو تیز ہوجاتا ہے۔ زبان پر سفید تہ جم جاتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ گرانی کا احساس ہوتا ہے۔ جسم پر سفید دانے نکل آتے ہیں۔ گن پیڑے بھی ہوجاتے ہیں۔

شدت و خفت علامات کے لحاظ سے اس کی کئی ایک قسمیں ہیں۔

۱۔ خبیث مالٹا بخار یکایک چڑھ جاتا ہے۔ بدن درد کرتا ہے۔ چہرہ سرخ ہوجاتا ہے۔ بدبودار دست آتے ہیں۔ نبض اٹک اٹک کر چلتی ہے۔ قے آتی ہے۔ مریض کی حالت دن بدن بگڑتی چلی جاتی ہے۔ پانچویں سے اکیسویں دن تک موت واقع ہوجاتی ہے۔

۲۔ نوبتی مالٹا بخار بخار تدریجاً چڑھ جاتا ہے۔ جس کے ساتھ سستی بے چینی اور سردی کا احساس ہوتا ہے۔ رات کو پسینہ آتا ہے اور درجہ حرارت نارمل (۹۸.۵) ہوجاتا ہے کہ یہ بدستور اسی طرح کبھی چھ ہفتہ تک اور کبھی دو چھ ماہ تک چڑھتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی شدید علامت نہیں ہوتی۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ مریض کی اگر صحت عامہ درست ہو۔ تو وہ کبھی ڈاکٹر یا طبیب کی طرف رجوع ہی نہیں کرتا

۳۔ خفیف مالٹا بخار یہ بخار اس قدر خفیف ہوتا ہے۔ کہ مریض اپنا معمولی کاروبار کئے جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے خون اور پیشاب میں اس بخار کے جراثیم موجود ہوتے ہیں

عوارضاتِ مرض بخار کے دوران میں کبھی چھوٹی یا بڑی انتڑیوں میں زخم ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے کبھی جریانِ خون ہوجاتا ہے

گاہے مسلسل تے اور دست آتے رہتے ہیں۔ کبھی خصیوں میں ورم ہوجاتا ہے۔

طبی علاج چونکہ اس بخار میں مادہ مرض کو دور کرنے کے لئے طبیعت پسینہ سے رجوع کرتی ہے۔ اس لئے اس مرض میں معرقات کا استعمال مناسب ہے تفریح و تقویت کے لئے یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ خمیرہ مروارید ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے عناب ولائتی ۷ عدد منقیٰ ۵ دانہ۔ گل گاؤزبان ۳۰ ماشہ۔ تخم خیارین ۱۰ ماشہ۔ خاکسی ۵ ماشہ۔ نبات سفید ایک تولہ سب ادویہ کو پانی میں جوش دے کر اور نبات سفید ملا کر پلائیں۔ پیاس کی شدت کو دور کرنے کے لئے عرق گاؤزبان پلائیں۔ انہوریوں کو اچھی طرح نکالنے کے لئے یہ بھپارہ دیں۔

نسخہ:۔ خاکسی ایک چھٹانک لے کر پانچ سیر پانی کے ساتھ کسی کھلے برتن میں ڈال کر منہ بند کر کے جوش دیں۔ اور جب خوب جوش کھا جائے۔ تو مریض کو کسی چارپائی کے نیچے رکھ کر اس کا منہ کھول دیں۔ اور مریض کو کمبل اڑھادیں۔ اس طرح بخوبی پسینہ آکر مادہ مرض کا اخراج ہوجائے گا۔

ڈاکٹری علاج اس مرض کا بحال کوئی شافی علاج معلوم نہیں ہوا۔ ویکسین اور سیرم ٹریٹمنٹ کچھ زیادہ کامیاب نہیں۔ کونین اور سوڈیم سلیٹ بھی کچھ زیادہ فائدہ بخش نہیں۔

رفع قبض کے لئے مسہلات استعمال نہ کریں۔ گلیسرین یا کیسٹر آئل کا انیما کر سکتے ہیں۔

مکمل آرام کی صورت میں بخار کی میعاد کچھ کم ہوجاتی ہے۔ سلفا گروپ اس میں بے کار ہے۔ اگر مناسب سمجھیں۔ تو ماٹاویکسین۔ ۵ ملین مردہ جراثیم کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ اگر شدید ردِ عمل نہ ہو۔ تو ۵۰،۲۰ تک مقدار زیادہ کریں۔

غذا غذا لطیف اور سیال دیں۔ آش شو۔ دودھ، شوربا یخنی عمدہ غذائیں دیں۔ وقفوں کے درمیان میں اراروٹ۔ فیرنی یخنی۔ شوربا چاول دے سکتے ہیں۔

بکریوں کا دودھ اور خاص طور پر کچا دودھ نہ پئیں۔

مکھی کاٹے کا بخار

مکھی کاٹے کا بخار حمی انسکیت سینڈ فلائی فیور

(Sandfly Fever)

یہ گرم ممالک کا بخار ہے۔ جو گرمی کے موسم میں ایک خاص قسم کی مکھی کے کاٹنے سے رونما

ہوتا ہے۔ جسے ریت کی مکھی (سینڈ فلائی) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ خاکی رنگ کی مکھی ہوتی ہے۔ جو عام طور پر رات کے وقت اندھیرے میں ناک، کان یا آنکھ پر کاٹ لیتی ہے۔ چنانچہ اس کے کاٹنے کے ۳ سے ۵ روز بعد بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کی سمیت ہے جو اس مکھی کے کاٹنے سے مریض کے خون میں پیدا ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض اس مکھی کے کاٹتے ہی بخار نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کے ۲ سے ۵ روز بعد اور گاہے سات روز بعد علامات مرض نمودار ہوتی ہیں۔ لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ کمر اور جسم کے دیگر اعضاء میں درد ہوتا ہے۔ اس بخار کا درجہ حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۵ تک ہوتا ہے۔ نبض اکثر سست ہوتی ہے۔ مریض سخت بے چین ہوتا ہے۔ نیند نہیں آتی۔ بلکہ غنودگی طاری رہتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ اور قوتِ ذائقہ بھی زائل ہو جاتی ہے۔ شروع مرض میں قبض ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں دست آنے لگتے ہیں۔ منہ اور حلق اندر سے سوج جاتے ہیں۔ اور ان میں خراش پڑ جاتی ہے۔ گلے بڑھ جاتے ہیں۔ سر چکراتا ہے کبھی جسم پر سُرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ گاہے ہذیان بھی ہو جاتا ہے۔ پہلے دو روز تک بخار مسلسل ہوتا ہے۔ لیکن تیسرے چوتھے اور کبھی پانچویں روز بخار کم ہو کر اُتر جاتا ہے۔

خاص علامات اس بخار کی چند مخصوص علامات ہیں۔

۱۔ یہ بخار یکایک چڑھ جاتا ہے۔

۲۔ جس قدر بخار تیز ہوتا ہے۔ اسی قدر نبض تیز نہیں ہوتی۔

۳۔ اس کی مدت ۳ سے ۵ روز تک ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ اس بخار سے ملیریا سے اشتباہ ہو سکتا ہے لیکن یہ شبہ اس طرح دور ہو جاتا ہے۔ کہ ملیریا میں کونین اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن اس بخار میں کونین سے کوئی خاص فائدہ مترتب نہیں ہوتا۔

طبی علاج مریض کو آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں۔ اور جس جگہ مکھی نے کاٹا ہو۔ اس مقام کو سرکہ سے دھو ڈالیں۔ اور پھر کافور کو سرکہ میں گھس کر اس مقام پر لیپ کر دیں۔

رفع قبض کے لئے مریض کو رات کو تین تولہ گل قند کھلا کر اگلی صبح ۴ تولہ شربت دو دو گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔ اس سے دو تین دست آجائیں گے۔

فادزہر حیوانی ایک ماشہ گلاب میں گھس کر اس میں شربت انارین ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو مچھر دانی یا مسہری لگا کر سلائیں۔ اور کمرے میں عاقر قرحا کی دھونی دیں۔ رفع قبض کے لئے ایک نمکین مسہل دیں۔ جب دو چار دست آجائیں تو اسپرین ۵ سے ۱۰ گرین دن میں تین بار دیں۔ مقام گزیدہ پر ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔

اس بخار میں انٹی پائرین کا ایک خاص مرکب پیرامیڈن Paramidon نہایت مفید ہے۔ اسے ۵ سے ۸ گرین تک دن میں دو تین بار دیں۔

غذا:۔ لطیف اور زود ہضم مثلاً آشِ جو۔ پتلی کھچڑی۔ ساگودانہ۔ شوربا وغیرہ دیں۔

چوہے کاٹے کا بخار

چوہے کاٹے کا بخار — حمّی لدغ الفار — ریٹ بائٹ فیور

(Rat Bite Fever)

یہ ایک قسم کا شدید بخار ہے۔ جو چوہے کے کاٹنے سے ہو جاتا ہے۔ یہ بخار۔ جاپان لنکا۔ امریکہ۔ اٹلی اور انگلستان میں دیکھنے میں آتا ہے۔

اسبابِ مرض یہ بخار چوہے کے کاٹنے سے ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ جس مقام پر چوہا کاٹتا ہے۔ وہ زخم تو مندمل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے ایک سے تین ہفتہ بعد یہ بخار ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض زخم کے مقام پر درد کرتا ہے۔ اور وہ مقام سوج جاتا ہے۔ اور اس کے گرد آبلے نمودار ہو جاتے ہیں۔ مریض کے سر میں درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ قیئیں آتی ہیں۔ حواس مکدر ہو جاتے ہیں۔ آواز بھرّا جاتی ہے۔ بخار چڑھ جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک ہوتا ہے۔ جسم پر دودڑے پڑ جاتے ہیں۔ گاہے ہذیان ہو جاتا ہے۔ کبھی غدد جاذبہ پھول جاتے ہیں۔

اس بخار کے دورے مسلسل ہفتوں۔ مہینوں بلکہ سالوں تک ہوتے رہتے ہیں۔ اس بخار کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ دس فی صدی کے قریب مریض مرجاتے ہیں۔

طبّی علاج مقام گزیدہ پر دو تین سینگیاں لگائیں۔ اور اُسے داغ دیں۔ زخم کو سرکہ سے دھو کر اس پر پیاز اور زیرہ سفید باریک پیس کر باندھیں۔ زخم کو مندمل کرنے کے لئے مرہم مرداسنگ لگائیں۔ باقی علاج حمّی مطبقہ زائدہ کے مطابق کریں۔

ڈاکٹری علاج اس بخار کا تاحال کوئی شافی علاج دریافت نہیں ہو سکا۔ اس میں سنکھیے کے بعض مرکبات نافع ہیں۔

غذا:۔ بخار کے دوران میں غذا لطیف، زود ہضم دیں۔

پرسوت کا بخار

پرسوتی بخار حمّی نفاسیہ پیورپرل فیور

(Puerperal Fever)

یہ ایک قسم کا عفونتی بخار ہے۔ جو زچگی کے زمانہ میں زچہ کے اعضائے تناسل میں جراثیم داخل ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ ۱۷۲۳ء میں مانچسٹر کے ڈاکٹر چارلس وائٹ نے پہلی بار اس امر کا انکشاف کیا کہ یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو ایک دوسرے کو لگتا ہے اس مرض کا باعث یہ ہے کہ جب نفاس متعفن ہو جاتا ہے۔ اور رحم میں رُک جاتا ہے۔ تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض:۔ یہ بخار تین قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ تسمم الدم کا بخار ۲۔ تعفن الدم کا بخار ۳۔ تقیح الدم کا بخار

پہلی صورت میں جراثیم رحم کے اندر رہتے ہیں۔ اور ان کی سمیت منتشر ہوتی رہتی ہے۔ دوسری صورت میں جراثیم عروق میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور خون میں ایک مخصوص کیمیاوی تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ تیسری صورت میں جراثیم خون کے اندر پہنچ کر تقیح پیدا کر دیتے ہیں۔ اس مرض کو پیدا کرنے والے جرثومہ کو اصطلاح میں سٹریپٹوکوکس پائیوجے نس (Streptococcus Pyogenis) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اسبابِ مرض وضع حمل کے بعد یہ جراثیم کسی نہ کسی طرح رحم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ جراثیم یا تو دایہ کے گندے ہاتھوں یا ایسے اوزاروں کے استعمال سے داخل ہوتے ہیں۔ جنہیں استعمال سے پہلے مطہر نہیں کیا جاتا۔ یا اگر دایہ کسی پرسوتی بخار کے مریض کے پاس سے آئی ہو۔ اور وہ اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف نہ کرے۔ تو یہ جراثیم رحم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ وضع حمل کے دوران میں کوئی بد احتیاطی نہیں ہوتی۔ پھر بھی زچہ کو چھوت لگتی ہے۔ ایسی صورت میں جراثیم مرض پہلے ہی سے مریض کے جسم میں موجود ہوتے ہیں۔ اور وضع حمل کے بعد دورانِ خون کے ذریعہ منتقل ہو کر رحم میں پہنچ جاتے ہیں۔ مثلاً جن عورتوں کو دائمی قبض کا عارضہ ہوتا ہے ان میں چھوت کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ کبھی مبرز میں پاخانہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے حمل کے بعد نفاس کے پوری طرح خارج ہونے میں رکاوٹ پیش آتی ہے بعض

مستورات ہیں وضع حمل کے وقت سیون یا جھلی میں شگاف ہوجاتے ہیں۔ یا قوت مدافعت کمزور ہوکر بخار ہوجاتا ہے۔

زچگی کی اچھوت کی کئی ایک قسمیں ہیں۔ جن کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

سپریمیا (Sapraemia) اس قسم میں جراثیم رحم کے اندر متعفن مواد میں پھیلتے پھولتے ہیں۔ ان سے جو سمیت پیدا ہوتی ہے۔ وہ خون میں جذب ہوکر بخار پیدا کرتی ہے۔ اس قسم میں بخار ۱۰۰ سے ۱۰۲ درجہ تک ہوتا ہے۔ سردرد قبض اور طبیعت گری ہوئی سی رہتی ہے۔ نفاس مقدار میں کم اور بدبودار ہوتا ہے۔ رحم چھونے سے درد کرتا ہے۔ چونکہ رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا۔ اس لئے غیر معمولی طور پر بڑھتا رہتا ہے۔ اس قسم کے بخار کا اگر بروقت علاج کیا جائے۔ تو جلد صحت ہو جاتی ہے۔ ورنہ رحم غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے یا خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔

۲۔ سیپٹی سیمیا (Septicaemia) اس قسم میں جراثیم رحم میں داخل ہوکر مرض کا باعث ہوتے ہیں۔ اگر رحم ہی تک محدود رہیں تو چنداں خطرناک نہیں ہوتے۔ البتہ جب دوران خون میں شامل ہوجاتے ہیں تو نہایت شدید علامات پیدا کر دیتے ہیں۔ وضع حمل کے تیسرے دن جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ بخار ۱۰۱ سے ۱۰۴ درجہ تک ہوتا ہے۔ نبض بخار کی نسبت سے زیادہ تیز چلتی ہے۔ ایسی حالت میں اکثر مریض مر بھی جاتے ہیں۔ شدت کا درد سر ہوتا ہے۔ نفاس اور دودھ ہر دو بند ہوجاتے ہیں۔ دست وقے آتے ہیں یا پیٹ پھول جاتا ہے۔

۳۔ پائی ایمیا (Pyaemia) جراثیم آلود خون کا جما ہوا ٹکڑا اکھڑ کر دوران خون میں مل جاتا ہے۔ اور کسی جگہ بعد میں رک جاتا ہے۔ تو وہاں پھوڑا پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ لرزہ سے تیز بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور بندیان لاحق ہوجاتا ہے۔ مریض کے رخساروں پر سرخی پیدا ہوجاتی ہے جسے ہیکٹک فلش (Hectic) (Flush) کہتے ہیں۔ مریض سوکھ کر کانٹا ہوجاتا ہے جسم کے مختلف حصوں پر پھوڑے نکل آتے ہیں۔ اور اکثر مناسب علاج نہ ہونے سے مریض مر جاتا ہے۔

۴۔ ورم مثانہ (Cystitis) بعض دفعہ وضع حمل کے بعد پیشاب بند ہوجاتا ہے۔ جسے خارج کرنے کے لئے قاثاطیر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر قاثاطیر کو استعمال سے پہلے مطہر نہ کیا جائے تو جراثیم مثانہ میں پہنچکر ورم مثانہ پیدا کر دیتے ہیں جس کے ساتھ ۱۰۰ سے ۱۰۲ درجہ تک کا بخار ہوجاتا ہے۔

۵۔ ٹانگ کا سفید ورم

(White Leg) ٹانگ کی زہریدی سدہ پڑ کر دوران خون میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے جس کے سبب سے ٹانگ میں ورم آجاتا ہے جسے دبا دیا جائے تو وہاں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ تیز بخار ہو کر نبض بھی تیز چلنے لگتی ہے۔ جلد کی رنگت سفید اور چمکدار ہوتی ہے۔ اگر ورم معمولی قسم کا ہو تو تین چار ہفتوں میں آرام آجاتا ہے۔ ورنہ ورم مہینوں اور برسوں تک رہتا ہے

علاماتِ مرض

اس کی علامات وضع حمل کے دوسرے، تیسرے یا چوتھے دن پیدا ہوتی ہیں۔ وضع حمل کے بعد جس قدر جلدی بخار ہوگا مہلک ہوگا۔

یہ بخار ملیریا کی طرح سردی سے آتا ہے۔ بخار کا درجۂ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ رحم کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ چھاتیوں میں دودھ کی پیدائش موقوف ہو جاتی ہے۔ نفاس اول تو خارج ہی نہیں ہوتا یا متعفن اور خراب خارج ہوتا ہے۔

بعض مریضوں میں قبض۔ درد سر۔ بے خوابی۔ زبان کا میلا ہونا۔ کثرتِ عرق اور رات کے وقت خفیف سا ہذیان بھی ہو جایا کرتا ہے۔

طبی علاج

طبی نقطہ خیال سے یہ بخار خالص دموی عفونی بخار ہے۔ جس کے لئے مانعاتِ عفونت۔ مبردات۔ مسکناتِ غلیان ادویہ کا استعمال ہونا چاہیئے۔ پارہ اور سم الفار کے مرکبات اس میں خاص طور پر مفید ہیں۔ یہ نسخہ جات مفید رہیں۔

۱۔ سم الفار۔ کات سفید۔ ان بجھا چونا۔ ہر ایک ہم وزن۔ عرق لیموں میں نخودی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

۲۔ برگ تلسی تازہ۔ فلفل سیاہ۔ زہر مہرہ خطائی تازہ پانی میں حل کیا ہوا جملہ ہموزن نخودی گولیاں بنائیں۔ بوقت ضرورت دو گولی استعمال کرائیں۔

ضعف کی حالت میں دواء المسک بارد یا مفرح بارد ایک ماشہ ہمراہ شربت سیب وغیرہ دیں۔

ڈاکٹری علاج

مریضہ کے لباس۔ بستر۔ کمرے وغیرہ کو پاک صاف رکھیں۔ اندام نہانی اور رحم کو کسی دافع عفونت دوا سے دھو کر صاف رکھیں۔ چنانچہ کانڈیز لوشن یا لائی سول یا ڈیٹول سے ڈوش کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ مقام رحم پر سپنگ ڈین یا پلٹس باندھیں۔

بچے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

سوڈا سیلی سلاس	۱۰ گرین
لائیکوار اسٹرکینن	۳ بوند
ٹنکچر آرنشیائی	½ ڈرام
ایکوا کلوروفارم تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا ہر چار گھنٹے کے بعد دیں۔ اس سے بخار میں جلد کمی واقع ہو جاتی ہے۔ سلفانے مائیڈ اس مرض کا عمدہ علاج ہے۔ چنانچہ پروپیٹامین یا سیٹا ئلیم یا پرانٹوسل ۲ یا ۳ ٹکیاں ہر چوتھے گھنٹے بذریعہ دہن دیں۔ بخار اتر جانے پر ایک ٹکیہ دن میں تین بار ۴ روز تک کھلاتے رہیں۔ پرانٹوسل، دوبرا سالول (یا ثمر) ۵ سی سی کا عضلاتی انجکشن بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس سے قارورہ سرخ ہو جاتا ہے۔

جدید ترین علاج یہ ہے کہ پینی سلین ایک لاکھ یونٹ کا ہر تیسرے گھنٹہ ٹیکہ کریں سلفا گروپ میں سے سلفاڈایازین اور سلفا تھیازول وغیرہ مفید ہے۔ پہلی خوراک ۴ گولیاں دیں۔ پھر ہر تیسرے گھنٹے تین تین گولیاں دیں۔

غذا آش جو۔ شوربا بچہ مرغ۔ انار دانہ سے ترش کیا ہوا یخنی سادہ یا دم پخت وغیرہ دیں۔

زکام وبائی

زکام وبائی نزلہ وبائیہ اِن فلوئنزا (Influenza)

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو اکثر وبائی صورت میں پھیلتا ہے۔ لیکن کبھی خال خال بھی واقع ہوتا ہے۔

اسباب مرض اسے پیدا کرنے والا جرثومہ بیسی لس انفلوئنزا (Bacillus Influenza) ہے۔ جسے ڈاکٹر پیفر نے ۱۸۹۲ء میں معلوم کیا تھا۔ یہ جرثومہ مریض کے تھوک اور بلغم میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ جدید فارسی میں اس مرض کو زکام فرنگی کہتے ہیں۔ یہ مرض نہایت قدیم ہے۔ اور ہوا کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ جو شخص ایک بار اس مرض میں گرفتار ہوتا ہے۔ اس میں بار بار مبتلائے مرض ہونے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ سرد مقامات اور موسم کی تبدیلی کے وقت یہ مرض رونما ہوتا ہے۔ ۴۰ سال کی عمر کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ چھوت لگنے کے ایک یا دو دن

بعد علامات مرض نمایاں ہو جاتی ہیں۔

علامات مرض ایک بار مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ پیشانی۔ کمر میں سخت درد ہوتا ہے کبھی لرزے سے اور کبھی لرزے کے بغیر بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک ہوتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ منہ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔ ناک بہتی ہے۔ بھوک کم یا زائل ہو جاتی ہے۔ گلا درد کرتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ کبھی دست اور قے آنے لگتے ہیں۔ مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ آٹھ دن کے اندر بحران ہو کر آہستہ آہستہ بخار کم ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض:۔ علامات کے اعتبار سے اس کی پانچ قسمیں ہیں:۔

۱۔ قسم حمی (Fafile Type) اس قسم میں شدت کا بخار ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ بے چینی۔ دردِ سر۔ دردِ کمر اور نزلہ و زکام کی شکایت ہوتی ہے۔ لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک ہوتا ہے۔ پیشاب اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے گلے بھی سرخ ہوتے ہیں۔

۲۔ قسم تنفسی (Respiratory Type) یہ قسم بصورت وبا پھیلتی ہے شدید ہونے کی صورت میں اکثر ہلاکت کا موجب ہوتی ہے علامات قسم اول کے مطابق ہوتے ہیں۔ گلا درد کرتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور شدت کی تکلیف دہ کھانسی رہتی ہے۔ چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ بخار تیز ہو جاتا ہے اور ہذیان ہو جاتا ہے۔

۳۔ قسم خبیث (Malignant Type) یہ قسم نہایت ہی شدید اور مہلک ہوتی ہے۔ جوڑ دل اور سر میں سخت درد ہوتا ہے بے چینی بے خوابی اور ہذیان لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ جسم پر سرخ رنگ کے خسرہ کی طرح دانے نکل آتے ہیں۔ سارا جسم درد کرتا ہے۔

۴۔ قسم معدی معوی (Gastro Intestinal Type) یہ قسم کم وقوع پذیر ہے اس میں بخار کے ساتھ جی متلاتا ہے۔ اور قے آتی ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ دست آتے ہیں۔ سقوط اشتہا اور عام کمزوری اس کے لوازمات ہیں۔

۵۔ قسم دماغی مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ مریض کو بلایا جائے تو نہ بول سکتا ہے اور نہ کوئی بات سمجھ سکتا ہے۔

طبی علاج

:- مندرجہ ذیل تجربات اس مرض کے لئے مفید ہیں۔

۱۔ برشعثا

مرچ سیاہ۔ مرچ سفید۔ اجوائن خراسانی ہر ایک دس ماشہ۔ افیون پانچ ماشہ۔ زعفران ۲½ ماشہ۔ بالچھڑ۔ عاقرقرحا۔ فرفیون ہر ایک ۴ ماشہ۔ شہد خالص ادویہ سے سہ گنا۔ دواؤں کو کوٹ پیس کر شہد میں ملالیں۔ اور تین ماہ تک گیہوں کے ڈھیر میں دفن رکھیں۔ بعد ازاں ۴ رتی سے ایک ماشہ تک استعمال کریں۔

۲۔ حب افیون

افیون۔ زعفران۔ گوند کتیرا۔ گوند کیکر ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس کر پوست خشخاش کے پانی میں دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام کھائیں۔

۳۔ حب سم الفار

جوہر سم الفار ایک ماشہ۔ سلاجیت مصفی۔ کشتہ فولاد ہر ایک ایک ماشہ۔ عنبر اشہب ۲ ماشہ۔ سب کو عرق گاؤزبان بقدر حاجت میں کھرل کرکے کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی کھانا کھانے کے بعد صبح و شام بعد از غذا دیں۔

۴۔ حب بنفشہ

گل بنفشہ۔ تربد سفید۔ رب السوس۔ گل سرخ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ سقمونیا مصفی۔ غاریقون ہر ایک پونے دو ماشہ۔ کوٹ پیس کر پانی میں گوندھ لیں۔ اور دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں پانچ سے سات ماشہ تک عرق گاؤزبان کے ہمراہ استعمال کریں۔

تقویت قلب و دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۷ ماشہ کی مقدار میں چند دن کھاتے رہیں۔

ڈاکٹری علاج

ایسپرین	۱۰ گرین
ڈوورس پوڈر	۱۰ گرین

ایسی ایک پڑیہ ہر چھ گھنٹے کے بعد کھلائیں۔

خفیف صورتوں میں ٹنکچر کونی نی ایمونی ایسی بمقدار ایک ڈرام تھوڑے پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔ یا ادیم یو کے لپٹالی بمقدار پانچ پانچ قطرے مصری پر ڈال کر دن میں تین بار دیں۔ اگر اس علاج سے افاقہ ہو جائے تو خیر۔ ورنہ ایک ہلکا مسہل دیں۔ اور رفع دردِ سر کے لئے پاشویہ کریں۔ اور یہ نسخہ دیں۔

سوڈیم سیلی سلیٹ	۱۰ گرین
فینے زون	۴ گرین

ٹنکچر نکس وامیکا	۵ بوند
لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ ملکرس	۲۰ بوند
ایکوا کلوروفارم " تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر چوتھے یا چھٹے گھنٹے دیں۔

اگر شدید بخار ہو تو یہ نسخہ دیں۔

لائیکوار امونیا ایسی ٹیرٹ	۱ ڈرام
سپرٹ ایتھرس نائیٹروسائی	۳۰ منم
پوٹاسیائی ایسی ٹاس	۱۰ گرین
انفیوژن آرنشیائی	۱ ڈرام
ایکوا کمفورا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک تیسرے یا چوتھے گھنٹے دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ٹنکچر آف اپی کے کوانہا	۱۵ منم
کمفوریٹڈ ٹنکچر آف اوپیم	۱۵ منم
آکسی مل آف سکوئل	۵ منم
گلیسرین	۱۵ منم

ایسی ایک خوراک تھوڑے پانی ملا کر دن میں تین بار دیں۔

انفلوئنزا کے مابعد کی تکلیف دہ کھانسی کے لئے یہ نسخہ نہایت مفید ہے۔

الکسیر ڈایا مارفین ایٹ پائمنی کمپونڈ ایک چھوٹا چمچہ دن میں تین یا چار مرتبہ آہستہ آہستہ چبائیں۔ اگر نمونیا کا شبہ ہو تو پینی سلین بذریعہ انجکشن اور سلفا ڈایازین بذریعہ دہن کھلانا شروع کردیں۔

آریو مائی سین (Aureomycin) بھی اس مرض کے لئے مفید ہے۔

سٹریپٹو کاکس سیرم شدید حالات میں ۱۰۰ سی سی کا وریدی انجکشن اور خفیف حالات میں ۵۰ سی سی کا جلدی انجکشن مفید ہے۔

انٹی انفلوئنزا سیرم ۱۰ سی سی کا روزانہ عضلی ٹیکہ کریں۔

کونین ہائیڈروکلورہ ۴ گرین ہر چار چار گھنٹے کے وقفہ سے دینا بھی مفید ہے۔

جدید ادویہ ایروِٹ (Aerovit) وٹامن اے کا مرکب بطور حفظ ماتقدم

مستعمل ہے۔

غذا:۔ غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً آش جو۔ دودھ۔ یخنی وغیرہ دیں۔

گٹھیے کا بخار

گٹھیے کا بخار — حمیٰ وجع المفاصل — روما ٹک فیور

(Rheumatic Fever)

اس شدید مرض میں تیز بخار ہوتا ہے۔ جوڑ سوج جاتے ہیں۔ اور دل کی اندرونی اور بیرونی جھلیوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا باعث ایک قسم کا خوردبینی کیڑا ڈپلو کوکس روما ٹیکس (Diplococcus Rheumaticus) یا جرثومہ وجع مفاصل ہے۔ یہ مریض کے خون اور اس کے متورم جوڑوں کی رطوبت وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر سولہ سے پچیس سال کی عمر میں ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات یہ موروثی ہوتا ہے۔ اس کا اصل سبب تو وہی جرثومہ ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ لیکن سردی لگنا۔ سیلی جگہ پر دیر تک بیٹھنا۔ گیلے کپڑے پہننا۔ کثرت محنت دماغی۔ فتور ہضم اس کے اسباب محرکہ ہیں۔ عورتوں میں بندش حیض۔ وضع حمل اور عرصہ تک دودھ پلانے سے بھی یہ مرض رونما ہو جاتا ہے۔ اگر یہ مرض ایک بار حملہ کرے تو مریض اسے بار بار قبول کرنے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اگرچہ اس مرض کو جراثیم کی کرشمہ فرمائی تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن تاحال اس مرض کی صحیح ماہیت معلوم نہیں ہو سکی۔

علامات مرض اچانک بے چینی اور لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ جس کی حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۳ تک ہوتی ہے۔ ۲۴ یا ۴۸ گھنٹہ بعد کئی ایک جوڑوں میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔ بعض دفعہ گلے سوج جاتے ہیں بے چینی ہوتی ہے بعض دفعہ جوڑوں کا ورم ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اور بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ درد کے مارے مریض ہل جُل نہیں سکتا۔ راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ دس بارہ دن کے بعد بخار اتر کر علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ مرض بار بار عود کر آتا ہے۔ اس مرض کا سب سے بڑا خطرہ یہ ہے۔ کہ بعض اوقات ورم بطانت القلب (اینڈو کارڈائی ٹس) پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے قلب کبھی مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ جس سے بخار کے رفع ہو جانے کے بعد بھی کوئی نہ کوئی عضو ناکار

ہو کے رہ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات قلب میں عضوی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے بعد مریض مختلف قلبی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

طبی علاج رجع مفاصل حادہ کے مطابق علاج کریں۔ امتلا کی صورت میں فصد کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سورنجان اور لوزیدان کے مرکبات خاص طور پر مفید ہیں۔

ابتدائے مرض میں خاص طور پر یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ شیرہ تخم کاہو۔ شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خرپزہ۔ شیرہ خار خسک۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ شیرہ تخم کاہو ۳ ماشہ۔ عرق مکوہ ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ پھر منضج پلا کر مسہل دیں۔

تنقیہ کے بعد اگر بخار ہو تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ سورنجان شیریں ایک ماشہ پیس کر پہلے اطریفل صغیر ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خرپزہ۔ شیرہ تخم خیارین ہر ایک چھ ماشہ۔ عرق مکو ۱۲ تولہ میں نکال کر مصری ڈیڑھ تولہ اور خاکسی ۵ ماشہ اضافہ کر کے پلائیں۔ یہ نسخہ بھی نہایت مفید ہے۔

سفوف سورنجان سورنجان۔ لوزیدان۔ پوست بلیلہ زرد۔ مغز تخم خرپزہ۔ مغز بادام شیریں۔ مغز تخم بادرنگ۔ مغز تخم خیارین کشنیز مقشر تخم خشخاش سفید جملہ ہم وزن لے کر شکر سفید بقدر ذائقہ لے کر سفوف بنائیں۔ اور ۶ ماشہ سفوف عرق جوانسہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو ہوا کے رخ سے بچا کر ایک نرم بستر پر آرام سے لٹائیں۔ اسے فلالین کا کرتہ پہنائیں تاکہ پسینہ اس کے اندر جذب ہوتا رہے اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا چونکہ خطرناک ہے۔ اس لئے اس سے احتراز کریں۔ جسم پر مالش کرائیں اور یہ دوا لگائیں۔

اولیم گال تھیریا		ایک اونس
منتھول		۱ ڈرام
کمفر		۲ ڈرام
لینولین	تا	۳ اونس

ان سب کو ملائیں۔ اور تھوڑی سی دوا لے کر جوڑوں پر ملیں۔ اور اوپر روئی رکھ کر

گرم پٹی باندھیں۔

داخلی طور پہ سیلی سلیٹ سوڈا استعمال کرائیں۔ سب سے پہلے نمکین مسہل دے لینا نہایت مناسب ہے۔ یہ نسخہ بھی نہایت مفید ہے۔

سوڈیا ئی سیلی سلاس (نیچرل)	۲۰ گرین
سوڈیائی کاربونیٹس	۱۵ گرین
سیرپ زنجبرس	½ ڈرام
ایکوا کلوروفارمائی	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر دو گھنٹے بعد ۴ خوراک تک دیں۔

غذا مریض کو صرف گائے کا دودھ پلائیں۔ اور اس میں شکر کم ملائیں۔ اس میں اگر سوڈا واٹر ملا لیا جائے تو نہایت مناسب ہے۔ پانی جس قدر مریض چاہے پی سکتا ہے۔ لیکن پانی زیادہ سرد نہ ہونا چاہیئے۔ گوشت۔ مچھلی وغیرہ ہرگز نہ دیں۔ ورنہ مرض کا دوبارہ حملہ شروع ہو جائے گا۔

ایک دن کا بخار

ایک دن کا بخار — حمّی یوم — افیمرل فیور

(Ephemeral Fever)

یہ ایک ہلکا بخار ہے۔ جو مختلف اسباب سے رونما ہوتا ہے۔ اگر یہ ۲۴ گھنٹے کے بعد اُتر جائے۔ تو حمّی یوم ہوگا۔ اگر تین چار یا اس سے زیادہ دنوں تک رہے تو اُسے حمّی خفیف (Febricula) کہتے ہیں۔ طب قدیم میں مختلف اسباب کے لحاظ سے اس کی ۲۰ قسمیں ہیں۔ مثلاً حمّی یوم تخمیہ (بدہضمی کا ایک روزہ بخار) حمّی یوم درمیہ (ورم کا ایک روزہ بخار) حمّی یوم غمیہ (غم کا ایک روزہ بخار وغیرہ)

اسباب مرض جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے۔ اس بخار کے مختلف اندرونی و بیرونی اسباب ہیں۔ مثلاً رنج و غم۔ بدہضمی۔ تھکن۔ خسرہ۔ بے خوابی غصّہ وغیرہ۔ بچوں میں اس کا اکثر سبب خراش معدہ و امعاء ہے۔

علامات مرض اعضا شکنی ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۱ سے ۱۰۳ تک ہوتا ہے۔ نبض اور سانس تیز ہوتے ہیں۔ پیاس لگتی ہے پیشاب کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے۔ اور وہ کم مقدار میں آتا ہے۔ بے خوابی۔ بے چینی۔

اور ہذیان لاحق ہوجاتے ہیں۔ سر درد کرتا ہے۔ بچے اس بخار میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں دوسرے چوتھے دن تک نہایت کثرت سے پسینہ آکر یا دست آکر یا نکسیر پھوٹ کر بخار اتر جاتا ہے۔ یہی اس بخار کا بحران ہے۔

طبی علاج:۔ مختلف اسباب کے لحاظ سے اس کا علاج بھی مختلف ہوتا ہے۔

بدہضمی موجب مرض ہو اور جلی ہوئی ڈکاریں آتی ہوں۔ تو تین پاؤ گرم پانی میں ۴ تولہ سکنجبین یا ۴ تولہ نمک ملا کر پلائیں۔ اور قے کرائیں۔ تاکہ معدہ صاف ہوجائے۔ اور تقویت معدہ کے لئے گل قند ۲ تولہ نیم گرم گلاب ۷ تولہ میں ملا کر پلائیں۔ درد و ریاح کی صورت میں جوارش خلالی ۷ ماشہ گلاب کے ہمراہ کھلائیں۔ جب تک امعا اور معدہ پوری طرح صاف نہ ہوجائیں۔ مریض کو کسی قسم کی غذا نہ دیں۔ اس کے بعد ہلکی اور زود ہضم غذا تھوڑی کر کے دیں۔

تھکن موجب مرض ہو۔ تو مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں۔ نیم گرم پانی سے غسل کرائیں۔ بدن پر روغن بنفشہ کی مالش کریں۔ اور گلاب ۱۰ تولہ میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور سیب۔ انگور۔ انار وغیرہ کھلائیں۔ غذا کم مقدار میں دیں۔ مریض کو چند روز تک چلنے پھرنے سے منع کریں۔

بے خوابی موجب مرض ہو تو روغن کدو یا روغن بنفشہ مریض کی ناک میں ٹپکائیں۔ سر پر پانی کا ترشح دیں۔ اور روغن کدو و روغن بنفشہ کی مالش کریں۔ قبض ہو تو رفع کریں۔ کھانے کو دودھ چاول دیں۔ اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ۸ تولہ گلاب میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

ورم موجب مرض ہو۔ تو محلل ورم ادویہ استعمال کریں۔ اگر مریض قوی ہو۔ تو فصد لیں۔ شدت گرما موجب مرض ہو۔ تو مریض کو سرد پانی میں بٹھائیں۔ سرد روغنوں کی سر پر مالش کریں۔ اور لخلخہ کافوری سنگھائیں۔ رفع تپش قلب کے لئے سرکہ ۳ تولہ۔ روغن گل ۲ تولہ۔ گلاب ۴ تولہ کو باہم ملائیں اور اس میں کپڑا تر کر کے بار بار قلب پر رکھیں۔ اور آم کی کیری کو بھوبھل میں بھون کر اس کا پوست دور کر کے پانی میں ملا کر اور مصری ملا کر مریض کو پلانا لو کا خاص علاج ہے۔ وغیرہ۔

ڈاکٹری علاج | مریض کو ہر طرح آرام پہنچائیں۔ ایک خوراک سڈلٹز پوڈر دیں تاکہ دو ایک اجابتیں ہوجائیں۔ ہذیان میں سر پر برف لگائیں رفع درد کے لئے سالڈ بڈون اسپرین وغیرہ دیں۔

اور یہ نسخہ ملائیں۔

لائیکوار ایمونیا ایسی ٹیٹس	۸ ڈرام
سپرٹس ایتھرس نائیٹر دسائی	۲۰ منم
پوٹاسیائی سٹریٹس	۱۵ گرین
ایکوا کمفوری تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دو دو گھنٹے بعد دیں۔

غذا غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً مونگ کی دال کا پانی۔ آش جو۔ شوربا یخنی۔ ساگو دانہ۔ دودھ وغیرہ دیں۔

"چھٹا حصہ"

"امراضِ خون"

پیشتر اس کے کہ امراضِ خون کا بیان کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے خون اور دورانِ خون کی حقیقت واضح کردی جائے۔

خون (Blood) دیکھنے میں تو خون ایک سُرخ رنگ کا گاڑھا سیّال ہے۔ جس کے اجزائے مختلفہ ویسے تو نظر نہیں آتے۔ لیکن خردبین سے ملاحظہ پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے تین بڑے اجزائے ترکیبی ہیں۔

ہلکے زرد رنگ کا سیّال مادہ جس سے خون میں بہنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں لاتعداد ذرات تیرتے ہوئے پائے جاتے ہیں جن کا رنگ سُرخ ہے۔ خون کے ذرات (Red Corpuscles) کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ کچھ بے رنگ ذرات ہیں جنہیں سفید ذرات (Whire Corpuscies) کہتے ہیں۔ سیّال مادہ (Plasma) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

آئیے! اب ان اجزاء کی ماہیت پر غور کریں۔

سیّال مادہ (Plasma) یہ جب تک جسم کے اندر رہتا ہے۔ پوری طرح سیّال صورت میں رہتا ہے۔ لیکن جسم سے علیحدہ ہوتے ہی اس میں کیمیاوی تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے۔ زندہ حالت میں اس میں نو حصے پانی اور ایک حصہ ٹھوس مادہ ہوتا ہے۔ ان ہی سے یہ محلول تیار ہوتا ہے۔ ٹھوس مادے میں اجزائے لحمیہ۔ شکر معدنی نمک اور چکنائی ہوتی ہے۔

ان اجزا کے علاوہ سیال مادہ میں ایک حل شدہ مرکب ہوتا ہے جسے فائبری نوجن (Fibrinogen) کہتے ہیں۔ خون کے جسم سے علیحدہ ہونے پر یہ مرکب ایک انحل مرکب

کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جسے ریشین (Fibrin) کہتے ہیں۔ یہ مرکب بہت باریک تاگوں یا ریشوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور اپنے ریشوں میں خون کے سرخ و سفید ذرات کو الجھا لیتا ہے۔

جب خون جسم سے علیحدہ ہوتا ہے تو اس میں سے ہلکے زرد رنگ کا پانی علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اسے خوناب (Serum) کہتے ہیں۔ اور سرخ رنگ کا ٹھوس مادہ تھکا CLOT کہلاتا ہے جسم پر جب کسی جگہ زخم لگتا ہے۔ اور خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے تو یہی تھکا زخم کے منہ کو بند کرتا اور مزید خون نکلنے کو روکتا ہے۔

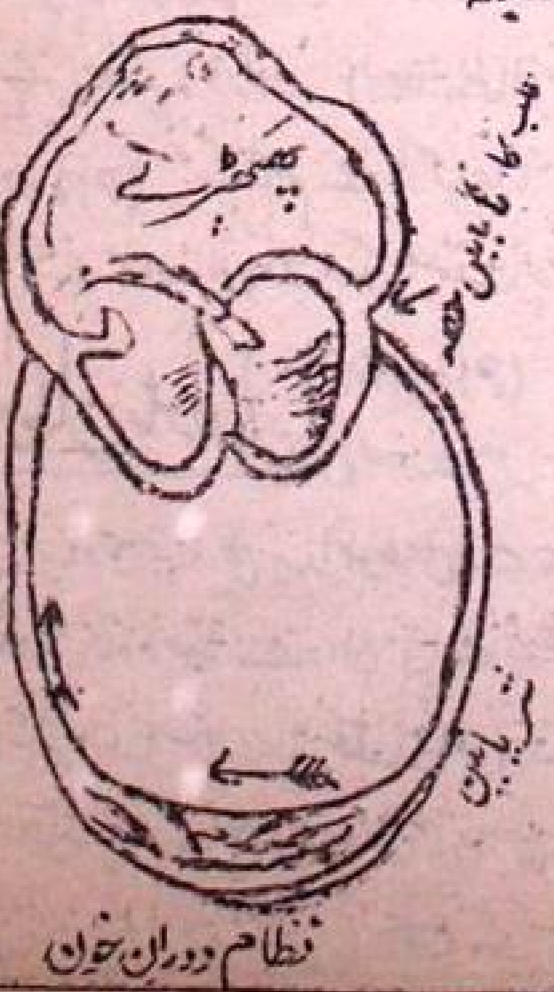
سرخ ذرات

یہ ذرات بمقابلہ سفید ذرات کے بہت زیادہ ہیں۔ ان کی شکل چھوٹے چھوٹے قرصوں کی سی ہے۔ جو دونوں طرف سے پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا قطر ١/٣٢٠٠ انچ اور موٹائی ١/١٢٠٠٠ انچ ہوتی ہے۔ ہر ایک ذرہ خون ایک خلیہ کی طرح ہوتا ہے۔ جس کا اصل مادہ اسفنج کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر لچکدار جھلی ہوتی ہے۔ اس میں فولاد کا ایک مرکب ہوتا ہے۔ جسے ہیموگلوبن کہتے ہیں۔ یہ مرکب آکسیجن کے لئے بہت کشش رکھتا ہے۔ اور آکسیجن کے ساتھ مل کر اس سے ایک اور مرکب بنتا ہے جس کا نام آکسی ہیموگلوبن ہے۔ اس مرکب کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ اس لئے تازہ خون جو پھیپھڑوں سے دل میں جاتا ہے۔ شوخ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

سفید ذرات

یہ ذرے تعداد میں سرخ ذرات سے بہت کم ہوتے ہیں۔ اور ان کی کوئی خاص شکل نہیں ہے۔ بلکہ یہ اپنی شکل تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ یہ مرض کے جراثیم کو گھیر کر ان کا مقابلہ کر دیتے ہیں۔ اور اگر جراثیم ان پر غالب آجائیں۔ تو نتیجہ موت ہے۔

جسم کا تمام کثیف اور سیاہ خون وریدوں کے ذریعہ اکٹھا ہو کر دو بڑی وریدوں ورید اجوف نازل اور ورید اجوف صاعد کے ذریعہ دل کے دائیں اذن میں جاتا ہے اور وہاں سے بذریعہ درمیانی سوراخ دل کے بائیں بطن میں جاتا ہے۔ اور وہاں سے



نظام دوران خون

بذریعہ شریان الریہ پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے چلا جاتا ہے۔ جہاں پھیپھڑوں کی عروق شعریہ میں دورہ کرتے ہوئے یہ مادہ دخانی کو اپنے میں سے الگ کر دیتا ہے اور آکسیجن جذب کر کے صاف اور سُرخ رنگ کا ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں سے اکٹھا ہو کر پھیپھڑوں کی چار وریدوں کے ذریعے دل کے بائیں اذن میں آتا ہے۔ پھر بائیں اذن سے درمیانی سوراخ کے راستے دل کے بائیں بطن میں جاتا ہے۔ وہاں سے اس بطن کے سکڑنے پر شریان اورطی میں جاتا ہے۔ اور پھر اورطی (شاہ رگ) میں پھیل کر تمام جسم میں پرورش کے لئے جاتا ہے۔ لیکن اتنی بات یاد رہے کہ جسم کا سارا خون ایک ہی بار دورہ نہیں کرتا۔ بلکہ یہ عمل بتدریج ہوتا رہتا ہے۔

"خون کا بڑھا ہوا دباؤ"

خون کا بڑھا ہوا دباؤ ضغطِ دموی توی ہائی بلڈ پریشر

(High Blood Pressure)

اس مرض میں خون کا دباؤ طبعی دباؤ کی نسبت بڑھ جاتا ہے۔ اور اختلاجِ قلب سردرد اور بے خوابی وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔

اسبابِ مرض موروثی استعداد۔ بڑھاپا۔ فکر و تردد۔ متعدی امراض مثلاً آتشک۔ نقرس۔ وغیرہ۔ دائمی قبض۔ کثرتِ تمباکو نوشی و مے خواری۔ لحمی اغذیہ کا کثرتِ استعمال۔ تصلبِ شرائین۔ لوزتین کی خرابی یا سخورہ زیادہ جسمانی و دماغی محنت۔ گردوں کا سکڑ جانا وغیرہ اس کے اسباب موئیدہ ہیں۔

بعض محققین کے خیال میں یہ مرض انتڑیوں کی عفونت سے بھی پیدا ہو سکتا ہے جو دورانِ خون میں شامل ہو کر شریانوں کی ساخت کو ناکارہ اور کمزور بنا دیتی ہے۔

یہ مرض زیادہ گوشت کھانے والے اور شراب پینے والے اشخاص کو لاحق ہوتا ہے۔ کیونکہ ان غذاؤں کے استعمال سے جگر اور امعاء صحیح طور پر کام نہیں کرتے۔ اور لحمی غذا کی پوری تضیج نہ ہونے سے یورک ایسڈ وغیرہ فضلات اندر رہ جاتے ہیں جس سے تمام جسم کی شریانیں سخت اور موٹی ہو جاتی ہیں۔ دل کے موٹا ہو جانے سے بھی قلب کی حرکات بڑھ جاتی ہیں۔ اور خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔

یہ مرض ۴۰ سے ۵۵ برس کی عمر میں کوتاہ یا طویل القامت موٹے تازہ دموی مزاج آدمیوں میں ہوتا ہے۔ جن کی چھاتی چوڑی۔ گہری اور گردن چھوٹی ہوتی ہے۔

علاماتِ مرض شروع شروع میں جب مریض سیڑھیاں چڑھتا ہے یا کوئی سخت کام کرتا ہے تو اس کا دم پھولنے لگتا ہے سینہ میں بوجھ یا دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔ مرض کے ترقی کر جانے کی صورت میں مریض درد سر۔ دوران سر بیخوابی اور بے چینی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ آخر کار دماغ میں کسی چھوٹی شریان کے پھٹ جانے سے دماغ کے اندر جریان خون ہو کر مریض کو سکتہ یا فالج نصفی ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اسباب کا ازالہ کریں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ ہر قسم کے گوشت مچھلی انڈوں سے پرہیز کریں۔ ہر قسم کی جسمانی و دماغی محنت سے بچیں غم و غصہ اور فکر و پریشانی سے محفوظ رہیں۔ شراب۔ تمباکو۔ چائے۔ قہوہ وغیرہ سے پرہیز کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ کھلی ہوا میں وقت گذاریں۔

جب خون کا دباؤ بڑھا ہوا ہو۔ تو دو تین دن تک فاقہ کرائیں۔ اور صرف پھلوں کا رس استعمال کرائیں۔ سوتے وقت سر کو اونچا رکھیں۔

جلاب کے بعد جوش خون کو کم کرنے کے لئے چھوٹی چندن کا سفوف ۱ ماشہ تک کی مقدار میں دن میں ۲ مرتبہ ہمراہ شیر گاؤ یا عرق گلاب کھلائیں۔ چونکہ یہ سفوف سخت کڑوا ہوتا ہے۔ اس لئے اسے کیپ شول میں ڈال کر کھلانا چاہیئے۔ یا یہ نسخہ دیں:۔

نسخہ :۔ سفوف مفرح دو ماشہ۔ ہمراہ عرق شیر ۵ تولہ۔ عرق ماء الجبن ۵ تولہ شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر بوقت صبح اور دواء الشفا نصف ماشہ کھلا کر اوپر سے گل نیلوفر ۶ ماشہ عناب ۵ دانہ۔ آلو بخارا ۵ عدد۔ مغز تخم خربزہ ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۳ ماشہ بھگو کر اور مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ شامل کر کے پلائیں۔ جونکیں اور فصد لینا بھی مفید علاج ہے۔

ڈاکٹری علاج ہدایات مندرجہ طبی علاج کو پیش نظر رکھیں۔ مریض کو کار بالک ایسڈ۔ آکسیجن اور بجلی کے غسل کرائیں یا اُسے کسی ایسی پہاڑ پر بھیج دیں۔ جو تین ہزار فٹ سے کم بلند ہو۔ شدت مرض میں ۳۰۰ سے ۵۰۰ سی سی تک خون نکلوا دینا اکثر مفید ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح حرام مغز کے اندر سے جلدی پچکاری کے ذریعہ تنقیہ کر کے کچھ رطوبت نکلوا دینا بھی مفید علاج ہے۔ اگر آتشک موجب مرض ہو تو اس کا علاج کریں۔

رفع قبض کے لئے میگ نیشیا سلفاس ۴ ڈرام پانی میں حل کر کے پلائیں۔ اگر سر چکراتا ہو۔ تو فوراً جلاب دے کر یا ایمائل نائیٹر ائٹ سنگھا کر خون کے دباؤ کو کم کریں۔ اگر

خون کو دباؤ نارمل سے زائد ہو۔ تو روزانہ صبح کسی قبض کشا قدرتی چشمہ کا پانی مثلاً کنٹراکسی ولی واٹر (Contraxiville Water) پلانا فائدہ بخش ہے۔

رفع بے خوابی اور سردرد کے لئے ٹیبلائڈ سوڈیم نائیٹریٹ ساختہ بارو ویلکم ایک ٹکیہ دن میں ۳ بار کھلانا مفید ہے۔ اگر کمزوری اور انیمیا ہو یا پیشاب میں البیومن خارج ہو یا حرکتِ قلب عظیم ہونے کے کمزور اور ضعیف ہو گئی ہو تو یہ نسخہ پلائیں۔

ٹنکچر نکس وامیکا ٹلیس	۵ بوند
فیری پرکلور	۱۰ بوند
گلیسرین	۲۰ بوند
پانی	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک روزانہ کھانے کے بعد پلائیں۔

غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ دودھ۔ مکھن۔ دہی۔ پالک۔ ٹنڈا۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی اور تازہ سبزیاں اور پھل کھلائیں۔ موٹے آٹے کی روٹی کھائیں۔

گرم مصالحہ۔ شراب۔ چائے۔ تمباکو۔ ہر قسم کے گوشت۔ مچھلی۔ انڈے۔ باقلا۔ چنے۔ ماش کی دال۔ مٹھائی۔ میدے کی روٹی اور اسی قسم کی ثقیل اور محرک چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

خون کے دباؤ کی کمی

خون کے دباؤ کی کمی   فشارِ خونِ ضعیف   لو بلڈ پریشر

(Low Blood Pressure)

اس مرض میں دل کا فعل انقباض سست ہو جاتا ہے۔ یا عروق شعریہ کشادہ ہو جاتی ہیں۔ جس سے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض تمام مزمن اور کمزور کردینے والے امراض مثلاً سل۔ دق۔ تپ محرقہ۔ یا بعض امراض مثلاً خناق دبائی وغیرہ سے دل کا فعل انقباض سست پڑ جاتا ہے مثلاً افیون۔ تمباکو کے اثر سے یا ڈر اور شرمندگی کی وجہ سے بھی قلب کا انقباضی فعل سست پڑ جاتا ہے۔ کبھی خون کی کمی کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے

علامات مرض خون کے دباؤ میں کمی واقع ہو جانے سے کمزوری۔ متلی۔ سر چکرانا۔ بے ہوشی وغیرہ علامات رونما ہوتی ہیں۔ اگر یہ مرض مزمن صورت

اختیار کر جائے تو مریض کا دل کسی کام کو نہیں چاہتا۔ وہ بہت جلد تھک جاتا ہے اس پر غنودگی اور سستی غلبہ پا لیتی ہے۔ اور وہ سردی سے بہت متاثر ہوتا ہے۔

ڈاکٹری علاج ایسٹن سیرپ یا ڈیلیڈز سیرپ یا سیرپ گلیسرز فاسفیٹس کمپونڈ استعمال کرائیں یا یہ نسخہ دیں۔

سوڈیا ئی آرسی نیٹس	½ گرین
فیرائی ایٹ ایمونیا سائیٹریٹ	۷۰ گرین
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	۱۲ ڈرام
ایکوا " "	۱۸ اونس

سب کو اچھی طرح ملالیں۔ اور اس میں سے ایک چمچہ چائے۔ تھوڑے سے پانی میں ملا کر دن میں تین بار بعد از غذا دیں۔

غذا پرندوں کا گوشت۔ دنبے یا بکری کے گوشت کا شوربا۔ مچھلی۔ انڈا۔ دودھ۔ مکھن۔ بادام۔ تازہ پھل وغیرہ۔

سخت۔ ثقیل چیزوں اور مٹھائیوں سے پرہیز کریں۔

سبز کھس

سبز انیمیا مرضِ اخضر گرین سک نس

(Green Sirkness)

سبز کھس تقرالدم اخضر۔ کلوروسس (Chlorosis)

اس میں خون میں سرخ دانہ ہائے خون کی تعداد نیز اُن میں سرخی خون کی مقدار کم ہو جانے کی وجہ سے مریض کی رنگت سبز یا سبزی مائل زرد ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض یہ مرض زیادہ تر ۱۴ سے ۲۰ سال کی جوان لڑکیوں کو ہوا کرتا ہے جو تنگ و تاریک مکانات میں رہتی ہیں۔ اور جنہیں اچھی غذا نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی اور دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ اس کے علاوہ آنتوں میں تعفن۔ جگر کی کمزوری۔ رنج و غم۔ فکر و تردد۔ بندش حیض۔ قلتِ حیض یا دقتِ حیض وغیرہ سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ مرض بلوغت کے بعد ایسی عورتوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ جن کے رحم اور خصیتہ الرحم میں کوئی پیدائشی نقص ہو۔

علاماتِ مرض ۔ جلد کی رنگت گوری عورتوں میں زردی مائل سبز یا سبزی مائل زرد اور

گندمی رنگ یا سانولی عورتوں میں سفیدی مائل یا نیلگوں ہوتی ہے۔ آنکھوں کی سفیدی بھی کسی قدر نیلگوں ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ خراب اور دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ ذرا سی محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور سانس پھول جاتا ہے۔ اس کے ساتھ حیض کی بعض شکایات بھی ضرور ہوتی ہیں۔ اور اکثر عورتوں میں باؤ گولہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے

طبی علاج کشتہ خبث الحدید ایک رتی۔ ایک تولہ مکھن میں ملا کر روزانہ کھلائیں۔

نیز عرق سم الفار اس مرض کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ اس کا مفصل بیان بیاض مرکبات مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے میں دیکھیں۔

کشتہ فولاد ۲ یا ایک چاول کی مقدار میں مکھن یا آب انار یا خمیرہ صندل کے ہمراہ دیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو دریافت کر کے اُسے رفع کریں۔

ٹنکچر آف پرکلورائیڈ آف آئرن دس سے بیس بوند تک دن میں تین بار غذا کے بعد تھوڑے پانی میں ملا کر دیں، یا سلفیٹ آف آئرن ۲ سے ۵ گرین پانی کے ساتھ استعمال کرائیں اگر معدے میں خراش ہو تو ان کی بجائے فیرائی امیونیا سائیٹریٹ ۵ سے ۱۰ گرین دن میں تین بار دیں۔ عسر و احتباس الطمث میں پل ایلوزایٹ فرائی ۵-۵ گرین دن میں دو یا تین مرتبہ استعمال کریں۔ بلاڈز پلز پہلے چار یا پانچ گرین کی ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔ ایک ہفتہ بعد بجائے ایک ایک کے دو دو گولیاں دن میں تین بار دیں۔ دو ماہ تک استعمال کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

اگر خون کی سرخی کم ہو۔ تو یہ نسخہ دیں۔

فیرائٹ امیونیا سائیٹریس	۱۰ گرین
سپرٹ امیونیا ایرومیٹک	۱۰ ایونڈ
گلیسرین	۵ ایونڈ
ایکوا آرنیشیائی	۱ اونس

ایسی ایک خوراک کھانے کے بعد دیں۔

اگر خون کے سرخ ذرات کم ہوں تو اس کے لئے لور ایکسٹریکٹ نہایت مفید ہے۔ جو مختلف تجارتی ناموں سے بازار میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ بعض کمپنیوں نے وٹامنز ملا کر ایمپول تیار کئے ہیں۔ جن کا ۱ ، ۱ سی سی کی مقدار میں عضلی ٹیکہ کرتے ہیں۔

ذیل کا نسخہ معدے کو تقویت دیتا ہے۔

سوڈا بائی کارب	۱۵ گرین
فرائٹ امونیا سائٹریس	۵ گرین
ٹنکچر ایلوز	۵ منم
ٹنکچر نکس وامیکا	۵ منم
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ منم
ایکوا کلورا فارم	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار بعد از غذا دیں۔

ذیل کا نسخہ جگر کی اصلاح کرتا۔ خون پیدا کرتا اور قبض کو دور کرتا ہے۔

فرائی سلفاس	۵ گرین
میگنیشیا سلفاس	۱/۲ ڈرام
ایسڈ سلفیورک ڈل	۱/۲ ڈرام
ایکوا کلوروفارم	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں۔

ہیمو سائٹو سیرم (الیف۔ اے۔ ڈی) ۵ سی سی کا عضلی ٹیکہ ہر تیسرے روز کریں۔ لیبوی بروِن (پارک ڈیوس) لور ایکسٹریکٹ وٹامن بی کمپلیکس اور آئرن کا مرکب ہے۔ اناج چمچے پانی میں ملا کر غذا سے قبل دیں۔

ڈائی رول فیرو ٹیبن۔ ڈائی کلوسا۔ لوحبن ہیمو کریلین ٹیبلٹس۔ ہیپو سپلز۔ لیاقون بھی اس مرض میں نہایت مفید ہیں۔ غذا میں پھل۔ سبز ترکاریاں۔ گھی مکھن اور کریم مفید نہیں۔

جدید دواؤں میں وٹامن بی ۱۲ ایک نہایت مقبول عام دوا ہے۔ اس کی مقدار خوراک ایک گرام کا دس لاکھواں حصہ ہے۔

اگر جسم کا باعث آئرن کی کمی ہو۔ تو رائی بٹول (Rybutol) (دی بی۔اے لیبارٹیز) یا ایوی رون (Aviron) (برٹش شیرنگ) ۲ ٹکیاں دن میں ۲ بار کھانے کے وقت کھائیں۔

آئروسین (irosine) ۲ ٹکیاں دن میں ۲ بار کھانے کے وقت کھائیں۔

آئرن کا کوڈی لیٹ:۔ (Ironcacodelate) ۰۶۵، گرام کا عضلاتی

یا وریدی ٹیکہ دیں۔

غذا مولد خون غذائیں مثلاً انڈے۔ دودھ۔ بھیڑ یا بکری کا گوشت۔ چوزہ مرغ۔ کلیجی۔ گردے۔ تلی۔ پالک اور تازہ پھل خوبانی۔ آڑو۔ آلوبخارا انگور۔ آم۔ سیب وغیرہ بدل بدل کر دیں۔ تاکہ مریض اکتا نہ جائے۔

فقر الدم مہلک یا خبیث

خبیث بھس — فقر الدم خبیث — پرنی شس انیمیا

(Pernicious Anaemia)

مہلک کمی خون۔ ایڈی سونین انیمیا (Addisonian Anaemia)

اس مرض میں سرخ دانہ ہائے خون کی تعداد اور ان میں سرخی بہت گھٹ جاتی ہے۔ یہ مرض بہت جلد بڑھتا اور اکثر مہلک ہوا کرتا ہے۔

نوٹ۔ ڈاکٹر ہنٹر کے خیال کے مطابق منہ یا مجری غذا میں تعفن اور سوزش پیدا ہو جانے سے جو زہریلے اجزا خون میں جذب ہو جاتے ہیں۔ انہی سے خون میں خرابی رونما ہونے لگتی ہے۔

اسباب مرض اس مرض میں عورتوں کی نسبت مرد زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ مرض ۴۰ سال کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ گاہے حاملہ عورتیں بھی اس میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یہ مرض غیر معلوم طور پر بڑھنے لگتا ہے۔ اور ابھی تک اس کا کوئی سبب معلوم نہیں ہو سکا۔ بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے یہ مرض انتڑیوں میں پیپ ورم پیدا ہو جانے یا اس میں رسولی یا سرطان وغیرہ کے ہو جانے سے رونما ہوتا ہے۔ گاہے فتور ہضم اور دائمی قبض بھی اس کا موجب ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہنٹر کی رائے کے مطابق جب کوئی دانت بوسیدہ ہو کر گندہ دہنی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تب بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات مرض یہ مرض آہستہ آہستہ شروع ہوا کرتا ہے۔ مریض بتدریج کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس میں کم و بیش خفقان۔ دوران سر۔ تنگی تنفس۔ اور سوئے ہضم کی شکایات پائی جاتی ہیں۔ جلد کی رنگت زرد ہو جاتی ہے ہونٹ بھسوڑے، اور آنکھیں زیادہ زرد دکھائی دیتی ہیں۔ دل پھیل جاتا ہے۔ اور معمولی سی حرکت پر دھڑکنے لگتا ہے۔ کبھی قے اور کبھی دست آتے ہیں۔ کچھ عرصہ

لب۔ ہڈیوں کو دبانے پر درد محسوس ہوتا ہے۔ بھوک۔ سستی۔ کاہلی۔ بے خوابی کے علاوہ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب سیاہ رنگ کا آتا ہے۔ پاؤں اور ٹخنوں پر ہلکا سا آماس ہو جاتا ہے۔ کام کاج کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ عورتوں میں حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

اس مرض کا انجام ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے۔ مریض چند ماہ میں مرجاتا ہے۔ اگر کوئی خوش نصیب مریض شفایاب بھی ہو جائے تو اسے کبھی کامل شفا نہیں ہوتی۔

فروق الامراض سبز بھس اور کمی خون کے باہمی فرق و امتیاز کو سمجھنے کے لئے ذیل کے نقشہ کو پیش نظر رکھیں۔

سبز بھس	کمی خون
۱۔ یہ از خود ظہور پذیر ہوتا ہے۔	یہ عارضہ کبھی دوسرے مرض کے بعد رونما ہوتا ہے
۲۔ یہ مرض خون کے ضائع ہو جانے یا کمزور کر دینے والے امراض سے نہیں ہوتا	یہ اکثر جریان خون۔ سیلان الرحم۔ اسہال کمزور کر دینے والے پسینوں وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔
۳۔ کبھی یک بیک طبعی اسباب سے ہوتا ہے	اس طرح کبھی نہیں ہوا کرتا
۴۔ طبعی اور عصبی علامات واضح ہوتی ہیں	اس قسم کی علامات واضح نہیں ہوتیں۔
۵۔ حملہ سے پہلے عصبی علامات ظاہر ہوتی ہیں	علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔
۶۔ سر۔ ریڑھ۔ معدہ۔ چھاتی اور خصوصاً اطراف میں جگہ بدلنے والے درد ہوتے ہیں	ان حصص جسم میں اس قسم کا درد نہیں ہوا کرتا۔
۷۔ جلد سبز یا سنہری مائل زرد ہوتی ہے۔	جلد پژمردہ۔ پیلی اور پھولی ہوئی ہوتی ہے
۸۔ اس کے ہمراہ یا بعد میں ہسٹیریائی تشنج۔ رعشہ۔ فالج یا مرگی نمودار ہوتی ہے۔	اس قسم کے عوارضات رونما نہیں ہوتے۔
۹۔ جریان خون زیادہ نہیں ہوتا	جریان خون گاہے گاہے ہوتا ہے۔
۱۰۔ مردوں میں یہ مرض بہت کم ہوتا ہے	مردوں۔ عورتوں۔ بچوں سب کو ہوتا ہے۔
۱۱۔ بارہ سال سے کم عمر اور تیس سال سے زیادہ عمر کے مریضوں میں بہت کم ہوتا ہے	ہر عمر میں حملہ آور ہوتا ہے۔
۱۲۔ بلغمی مزاج کی مستورات زیادہ مبتلائے مرض ہوتی ہیں۔	بلا لحاظ مزاج و طبیعت حملہ آور ہوتا ہے۔

سبز بحس	کمی خون
۱۲۔ بندش حیض کے بعد اکثر رونما ہوتا ہے	خون حیض کے زیادہ مقدار میں خارج ہونے سے نمودار ہوتا ہے۔
۱۳۔ امراء کو لاحق ہوتا ہے۔	غریب لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے۔

طبی علاج کشتہ سنکھیا یا کشتہ ہڑتال نہایت عمدہ قسم کا بہ احتیاط تمام دیں۔

ڈاکٹری علاج مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اُسے رفع کریں۔

فولک ایسڈ ۱۰ ملی گرام روزانہ دس دن تک کھلانا مفید ہے اس کے بعد ۵ ملی گرام دیں۔ تاآنکہ خون کے سُرخ ذرات کی مقدار نارمل ہوجائے۔

بدہضمی اور دستوں کو بند کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

ڈائیلیوٹ ہائیڈروکلورک ایسڈ ۔۴ ملم

گلیسرین آف پیپسین ۔۶ ملم

ایسی ایک خوراک مقطر پانی میں ڈال کر غذا کے دوران میں گھونٹ گھونٹ پلائیں

اس مرض میں کلیجی کا استعمال نہایت مفید ہے۔ سنکھیا (آرسنک) بھی اس مرض میں مفید ہے۔ لیکن اُسے نہایت احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے۔

کیمپولون ۵ سی سی کا عضلاتی ٹیکہ مہینہ میں ایک بار دیں۔

فیرہیپر (Fer Hepar) جگر اور آئرن کا مرکب ہے۔ اس کی مقدار خوراک ایک ٹیبل سپون کل دن میں تین بار دیں۔ روبرامن (سکویب) وٹامن ب۱۲ کا تجارتی نام ہے۔ ایک سی سی کا عضلی انجکشن ہفتہ میں ایک یا دو بار کریں۔ فول ورون (لیڈرلی) اس مرض میں بہت مفید ہے۔ ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں۔ ارتھ جن لور ایکسٹریکٹ خوردنی اور عضلاتی انجکشن کے لئے بازار سے مل سکتا ہے۔ تورموسائی ٹین ایک سی سی کا عضلاتی انجکشن کریں اور فولک ایسڈ کا خوردنی استعمال کرائیں۔ اور تھرو کرومین کا ہفتہ میں ایک بار عضلاتی انجکشن لگانا مفید ہے۔

جدید ادویات فیری لکس (Ferlex) (ڈی سی۔ الیف) اسے ۲ چمچہ خورد تھوڑے پانی میں لا کر غذا سے قبل دن میں تین بار دیں۔ بچوں کو اس سے نصف خوراک دیں۔

لوی فول:۔ LEVIFOL (ڈورسے) ایک سی سی کا عضلاتی انجکشن روزانہ کریں۔

اروفول: (Irofol) (دینگلو فرینچ ڈرگ کمپنی) ایک ٹکیہ دن میں تین بار غذا کے ساتھ دیں۔ ایکس ہیپا ۱۲ (دفیسیکس) کا عضلی انجکشن روزانہ کریں۔

ایس کے ٹین:- (Eschatin) اس کا مخصوص علاج ہے۔ ونسٹرڈن کیپ سیلز بھی مفید ہیں۔

غذا:- دودھ، بالائی، مکھن، دہی، چھاچھ وغیرہ دیں۔

فقر الدم ثانوی

بھس فقر الدم ثانوی سیکنڈری انیمیا

(Secondary Anaemia)

اس مرض میں جریان خون یا کسی دوسرے سبب سے جسم کے خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ نیز اس کی طبعی ترکیب میں بھی کم و بیش فرق آجاتا ہے۔ یہ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں بلکہ بعض دوسرے حالات کی ایک علامت ہے۔

اسبابِ مرض جسم سے بہت سا خون یک دم نکل جانا جیسے نکسیر پھوٹنا یا خونی دست یا خونی قے یا خونی پیشاب یا خونی بواسیر کا ہونا۔ یا چوٹ لگ کر جریان خون ہو جانا۔ عورتوں میں بکثرت حیض آنا۔ یا وضع حمل کے بعد زیادہ خون خارج ہونا۔ کسی زخم سے عرصہ تک پیپ یا خون خارج ہوتے رہنا۔ پرانے امراض مثلاً بخار، پیچش یا اسہال وغیرہ۔ سِل۔ سرطان۔ امراض گردہ وغیرہ کثرت محنت دماغی کثرتِ مجامعت وجلق۔ سستی۔ کاہلی۔ غم اور فکر و تردد میں مبتلا رہنا۔ بدہضمی۔ دائمی قبض۔ تنگ و تاریک اور بلیریائی مکانات میں بود و باش۔ ناقص اغذیہ۔ بعض سمیات مثلاً زہر سیسہ۔ وزہر پارہ وغیرہ

علاماتِ مرض مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ جلد کا رنگ پھیکا یا زردی مائل ہوتا ہے چہرہ پھیکا اور بھرا بھرا سا ہوا۔ لب اور مسوڑھوں کی رنگت بھی پھیکی ہوتی ہے عصبی کمزوری۔ سستی۔ دوران سر۔ غنودگی۔ کند ذہنی۔ گھبراہٹ۔ غشی نقص بصارت۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جانا۔ بھوک کی کمی یا زیادتی۔ دائمی قبض۔ سوءِ ہضم قے۔ ڈکار۔ متلی۔ درد سر وغیرہ اس کی بعض علامات ہیں۔

اس مرض میں حیض بند ہو جاتا ہے۔ یا کم مقدار میں پتلا اور پھیکا خون آتا ہے اندام نہانی سے سفید رطوبت جاری رہتی ہے۔

طبی علاج مریض کو مقوی اور زود ہضم غذا دیں۔ اس مرض میں کشتہ فولاد اور اس کے مرکبات خاص طور پر مفید ہیں کشتہ فولاد جامن والا چاول کی مقدار میں مکھن۔ آب انار یا خمیرہ صندل میں ملا کر دیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے دور کریں۔ مریض کو کھلی اور تازہ ہوا میں رکھیں۔ اور اسے غم و تردد۔ اور رنج و فکر سے آزاد رہنے کی تاکید کریں۔ مریض کو چاہیئے کہ صبح و شام ہوا خوری کرے۔ غذا لطیف اور زود ہضم استعمال کرے۔ ہر روز صبح کو غسل کرنا بھی مفید ہے۔ اگر ممکن ہو تو مریض کو کسی پہاڑ یا پُر فضا مقام پر بھیج دیں۔ فولاد اور اس کے مرکبات اس مرض میں خاص طور پر مفید ہیں۔

ذیل کے نسخہ جات حسب ضرورت استعمال کرائیں:۔

ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ		۱۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس		۲ منم
گلیسرین		۲۰ منم
ایکوا	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین مرتبہ پانی میں حل کر کے غذا کے بعد دیا کریں

فیرائی سلف		۵ گرین
سوڈا بائی کارب		۱۰ گرین
سوڈا سلف		۱ ڈرام
ٹنکچر جنجر		۲۰ منم
سپرٹ کلوروفارم		۱۰ منم
انفیوژن کواشیا	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار استعمال کریں

ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ		۵ منم
گلیسرین		۳۰ منم
ٹنکچر کارڈمم کو		۳۰ منم
ایکوا	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین مرتبہ غذا کے بعد دیں۔

اس کے علاوہ الیسٹرن سیرپ۔ الکسر ہیموگلوبن۔ ہیپے ٹوجن۔ میٹاگون وغیرہ خاص طور پر مفید ہیں۔

جدید ترین ادویہ فیراڈول (Ferradol) فیرس سلفیٹ ایمپلٹس
لوری برون (Livibron) ونٹرون (Ventron)
ونٹری کاربین مع آئرن

غذا:۔ لطیف اور زود ہضم دیں۔ ثقیل اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں

کُساح

ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا کُساح رِکٹس (Rickets)

یہ بچوں کا مرض ہے۔ اس میں ہڈیوں کے اجزائے معدنی کے کم ہو جانے سے وہ کمزور اور نرم ہو کر خم کھا جاتی ہیں۔

اسباب مرض عام طور پر تو یہ مرض موروثی ہوتا ہے ۹ سے ۱۸ ماہ کی عمر کے غریب خنازیری مزاج کے بچے اس میں عام طور پر مبتلا ہوتے ہیں۔ جب بچوں کو ماں کے دودھ کی بجائے ٹھوس غذا کے کھانے کو دی جاتی ہے۔ جسے وہ اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتے تو وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور اس مرض میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ نقص تغذیہ کا مرض ہے۔

علامات مرض اس مرض کی علامات اس قدر پوشیدہ اور تدریجی طور پر ظاہر ہوتی ہیں کہ چھ ماہ تک ان کا پتہ نہیں چلتا۔ بچہ لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے اس کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ وہ راتوں کو بے آرام رہتا ہے۔ اس کے سر اور چہرہ پر پسینہ آجاتا ہے۔ اس میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کل جسم کے نشوونما میں فرق آکر ہڈیاں نرم اور بدوضع ہو جاتی ہیں۔ لمبی ہڈیوں کے سرے بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ خم کھا جاتی ہیں۔ سر کسی قدر بڑا معلوم ہوتا ہے۔ سر کی ہڈیوں کے جوڑ آپس میں نہیں ملتے سینے کی ہڈیاں خم کھانے سے بچہ کبڑا ہو جاتا ہے۔ بچے کے دانت نکالنے اور چلنے میں بہت دیر ہو جاتی ہے جسم ڈھلا ڈھلا ہوتا ہے۔ قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اس قسم کا بچہ نزلہ، زکام، کھانسی ذات الریہ وغیرہ عوارض میں گرفتار ہو کر مر جاتا ہے کبھی اس کے دماغ میں پانی بھر جاتا ہے۔

طبی علاج:۔ بچہ کی غذا کی اصلاح کریں۔ اور ہڈیوں پر یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ:۔ درج ترکی۔ رائن ہر ایک ایک تولہ پیس کر آب برگ سرو میں اس قدر جوش دیں۔ کہ غلیظ ہو جائے۔ پھر ٹیڑھی ہڈیوں پر لیپ کریں۔

یہ معجون بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ درج ۔ ناردین ۔ اسارون ۔ مصطگی رومی ۔ دارچینی ہر ایک ڈیڑھ تولہ ۔ مرکی ۳ تولہ ۔ زرنباد ۔ درنج عقربی ہر ایک ڈیڑھ ماشہ ۔ تخم کرفس ۔ تخم حرمل ہر ایک ۱۲ ماشہ سب کو کوٹ کر سہ چند شہد میں معجون بنائیں۔

تین برس سے پانچ برس کے بچے کو ½ سے ۱ ماشہ اور جوان کو ساڑھے تین ماشہ آب گرم کے ہمراہ کھلائیں۔

سرطان نہری کو سینگ میں بھر کر جلالیں۔ اس میں سے ۲ رتی بچے کو کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج چونکہ یہ مرض زیادہ تر وٹامن ڈی کی کمی کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا شافی علاج وٹامن ڈی ہی ہے۔ کاڈلور آئل ایملشن نہایت مفید ہے۔ نسخہ ملاحظہ ہو۔

کاڈلور آئل	۱ ڈرام
آئل آف سنے من	۳ منم
سفوف اکیشیا	۱۵ گرین
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی خوراک صبح و شام ۲ یا ۳ مرتبہ کھانے کے بعد دیں۔

کاڈلور آئل کی مالش اور دھوپ میں بٹھانا بھی مفید ہے۔

کاڈلور آئل کا جوہر وسٹلین وٹامن ڈی نہایت مفید ہے۔ سیرپ آف کیلسیم لیکٹو فاسفیٹ بھی مفید ہے۔ یہ ٹانک امرت سے کم نہیں۔

سیرپ فیرائی فاسفاس	½ اونس
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ	۱ گرین
سیرپ سمپل	۱ اونس

۱۲ لیمد دوا دن میں تین چار بار دیں۔

ٹیکے سے علاج اوسٹو کیلسیم کا عضلی ٹیکہ ہر تیسرے روز لگانا مفید ہے اور کولائڈل کیلسیم وِدھ وٹامن ڈی کا ٹیکہ بھی نفع بخش ہے

جدید ترین ادویہ:۔ ہالی ورول (Haliverol) اور ڈائی کال فاس

(Di-Cal-Phos) عمدہ دوائیں ہیں۔ ایب ڈک ڈراپس (Abdec Drops) جو نہایت مفید ہے۔

غذا دودھ۔ مکھن۔ زردی بیضۂ مرغ۔ روہو مچھلی۔ جانوروں کی کلیجیاں استعمال کریں۔ گوشت۔ چربی آلو۔ اروی۔ گوبھی۔ گاجر۔ ٹماٹر۔ چاول مٹر۔ باقلا نہ وغیرہ نہ کھائیں۔

سکروی

سکروی — اسکربوط — سکروی (Scurvy)

اس مرض میں مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے اس کے مسوڑھے پلپلے ہو جاتے ہیں۔ اور جسم کے مختلف مقامات سے جریان خون کے لئے طبیعت مستعد ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض یہ بھی نقص تغذیہ کا مرض ہے۔ ناقص و ناکافی غذا۔ تنگ و تاریک مکانوں کی رہائش۔ اس کے موٹے موٹے اسباب ہیں یہ مرض زیادہ تر اُن اشخاص کو ہوتا ہے۔ جنہیں ایک مدت تک تازہ گوشت اور سبزی کھانے کو نہیں ملتی۔ جس سے خون میں معدنی اجزا یا نباتی نمکیات میں کمی ہو کر خون ناقص ہو جاتا ہے۔ پریشانی۔ شدید جسمانی محنت۔ دماغی صدمہ۔ سردی یا گرمی لگ جانے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض یہ مرض نہایت ہی پوشیدہ طور پر اور نامعلوم طریقہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی مخصوص علامات آہستہ آہستہ رونما ہوتی ہیں۔ شروع شروع میں عام کمزوری۔ سستی۔ لیسٹ ہمتی۔ چھاتی میں بوجھ۔ خفقان چہرے اور جسم کا زردی مائل ہوتے چلے جانا۔ ٹانگوں میں کبھی کبھی درد ہونا۔ ناک بند یا مقعد سے جریان خون وغیرہ اس کی علامات ہیں۔ جلد خشک ہو جاتی ہے۔ اور اس پر سے بھوسی سی جھڑتی رہتی ہے۔ آخر کار مریض بخار یا اسہال یا استسقا میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے

طبی علاج عرق لیموں یا عرق سنگترہ ۲½ تولہ میں کسی قدر شکر اور پانی ملا کر ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام دیتے رہیں۔

دانتوں سے جریانِ خون روکنے کے لئے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرنے کے لئے کوئی مناسب سنون (منجن) استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج:۔ مریض کو صاف ستھری اور تازہ ہوا میں رکھیں۔ گائے کا تازہ دودھ

اور تازہ ترکاریاں دیں۔ سنگترے کا رس اس مرض میں خاص طور پر مفید ہے۔

وٹامن سی، اس مرض کا شافی علاج ہے۔ یہ جوہر تازہ سبزیوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ یہ کئی ایک تجارتی ناموں کنٹش (بائر) سیبی اون (مرک) سیکلن (گلیکسو) ریڈوکسون (روچ) یلاکیوٹ (دے اینڈ بیکر) سوی من (سی۔ ڈی بیسی) کے ناموں سے فروخت ہو رہا ہے۔ جریان خون کو روکنے کے لئے کیلسیم گلوکونیٹ کا وریدی ٹیکہ کریں۔ یا کیلسیم کلورائیڈ یا کیلسیم لیکٹیٹ ۱۵-۵ اگرین دن میں تین چار مرتبہ دیں۔

تازہ عرق لیموں یا سنگترہ ایک اونس میں قدرے شکر اور پانی ملا کر صبح و شام پلائیں۔ صحت کے بعد تقویت کے لئے ایسٹرز سیرپ یا فیلوز سیرپ وغیرہ دیں۔

مقامی طور پر جریان خون کو روکنے کے لئے ایڈرنالین ۱۰۰۰ طاقت کا لوشن میں روئی کا پھایہ تر کر کے جریان خون کی جگہ پر رکھیں۔ اگر دانتوں سے خون آئے تو کاربالک ۵ بوند، گلیسرین ایک اونس میں ڈال کر دانتوں پر لگائیں۔ اور پوٹاسیم پرمینگنیٹ کے پانی سے کلیاں کریں۔

جدید ترین ادویہ:۔ میں ایب ڈک (Abdec) اور ابی ٹول سی کیپ شولز ہیں۔

غذا چونکہ یہ مرض نقص تغذیہ سے رونما ہوتا ہے۔ اس لئے غذا کی اصلاح کی طرف خاص توجہ دیں۔ تازہ ترکاریاں کھائیں۔ ٹماٹر کچے ہی صاف کر کے کھائیں۔ سبزیوں کو بہت کم پکا کر کھائیں۔ تازہ ترش میوہ جات مثلاً لیموں، سنگترہ نارنگی۔ آلوچے وغیرہ بکثرت کھائیں۔

باسی اغذیہ سے پرہیز کریں، گوشت۔ مچھلی وغیرہ ہرگز نہ کھائیں۔

جسم پر خونی دھبے پڑنا

جسم پر خونی دھبے پڑنا — فرفورا — پرپیورا (Purpura)

اس مرض میں خون اور خونی رگوں میں خاص قسم کا خساد رونما ہو جانے سے جلد کے نیچے جریان خون ہونے سے قرمزی رنگ کے داغ یا دھبے پڑ جاتے ہیں۔

اسباب مرض یہ مرض بعض دیگر امراض کی سمیت سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ بعض عفونی امراض قلب۔ نار فارسی۔ وریدی خون کا احتقان

محرقہ ہذیانی ،سرخ بخار ،خسرہ ،گیٹھیا وغیرہ اس کے اسباب مؤیدہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرسام ۔ اختناق الرحم ۔ ہزال انخاع ۔ بعض زہروں کا خون میں سرایت کر جانا ۔ بعض مزاجی امراض مثلاً سل ، سرطان ۔ ورم گردہ ۔ سکروی ۔ بڑھاپا ۔ کالی کھانسی ۔ ورم ابیض لثہ دامیہ سے بھی اس قسم کے داغ یا دھبے پیدا ہو جاتے ہیں ۔

اقسام مرض

مختلف اسباب و علامات کے لحاظ سے اس مرض کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں :-

۱۔ فرفور البسیط

(Purpura Simplex) یہ اس مرض کی نہایت خفیف قسم ہے ۔ اس میں جلد اور خاص طور پر زیریں اطراف جلد کے نیچے مختلف اشکال کے دھبے پڑ جاتے ہیں ۔ ان کا رنگ پہلے سرخ ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ بینگنی ہو جاتا ہے ۔ اور آخر میں سیاہ ہو جاتا ہے ۔ اس قسم کے داغ یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے اور خود بخود زائل ہو جاتے ہیں ۔ یہ قسم نوجوانوں میں پائی جاتی ہے ۔

۲۔ فرفور نزیفی

(Purpura Haemorhagia) یہ اس مرض کی شدید قسم ہے ۔ اس میں جلد کی غشاء مخاطی کے نیچے جریان خون ہو کر بڑے بڑے قرمزی رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں ۔ یہ داغ جلد سے کسی قدر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ ہی بخار ، درد سر ، تمام جسم میں درد اور بے چینی پائی جاتی ہے ۔ ناک ، منہ ، حلق ، معدے ، پھیپھڑوں ، آنتوں ، گردوں ، غشاء الریہ یا غشاء القلب کے جوف اور بعض دفعہ دماغی جھلیوں کے اندر بھی اس قسم کا جریان خون ہو جاتا ہے ۔ دماغی جھلیوں کے جریان خون میں صرع ، سکتہ ۔ وغیرہ ناک کے جریان خون میں نکسیر ، منہ اور پھیپھڑوں کے جریانِ خون میں کھانسی ، نفث الدم اور ضیق النفس وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں ۔ یہ مرض نازک اندام عورتوں میں ہوتا ہے جن کی صحت عام طور پر خراب رہتی ہے ۔

۳۔ فرفور وجع مفاصلی

(Purpura Rheumatica) چونکہ اس مرض کی تشخیص ایک جرمن ڈاکٹر شان لین نے کی تھی اس لئے اسے (Schonleins Disease) شان لینز ڈیزیز کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں ۔ اس مرض میں ٹانگوں پر سیاہ رنگ کے داغ پڑنے کے علاوہ جوڑوں میں ورم اور درد بھی ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ کسی قدر بخار بھی ہوتا ہے ۔ گلا درد کرتا ہے

اور کبھی کبھی جسم پر پتی کی طرح ورد ڑے بھی نکل آتے ہیں ۔ بھوک مرجاتی ہے ۔ اور مریض کسی قسم کا جسمانی کام نہیں کرسکتا ۔ یہ مرض گھبیادی مزاج کے آدمیوں میں ظاہر ہوتا ہے ۔

۴ ۔ فرفور اہینکی (Henoche Purpura) یہ فرفور او جع مفاصل ہی کی ایک صورت ہے ۔ جو زیادہ تر بچوں میں رونما ہوتی ہے ۔ اس میں ٹانگوں یا جسم کے دوسرے حصوں پر خونی دھبے پڑنے کے علاوہ جسم پر دوڑے نکل آتے ہیں ۔ جوڑوں میں ورم اور درد ہوتا ہے ۔ انتڑیوں میں جریان خون ہو جاتا ہے ۔ کبھی پیشاب آتا ہے اور ورم گردہ ہو جاتا ہے ۔ بعض مریضوں میں پہلے جوڑوں میں ورم اور درد ہوتا ہے ۔ اور بعض میں پہلے پیٹ میں شدید قولنج کا سا درد ہوتا ہے ۔ شدت مرض میں صرف چند گھنٹوں یا دنوں میں موت واقع ہو جاتی ہے ۔

طبی علاج فرفور البسیط میں یہ نسخہ دیں :۔

نسخہ :۔ عناب ۵ دانہ ۔ مویز منقی ۹ دانہ ۔ بادیان ۴ ماشہ مکوہ خشک ۴ ماشہ ۔ عرق مکوہ و عرق شاہترہ ہر ایک ۴ تولہ میں جوش دے کر شربت عناب ۲ تولہ ملا کر پلائیں قبض کو رفع کریں ۔ اور تقویت کے لئے معجون خبث الحدید ۵ ماشہ یا کشتہ فولاد ۲ سے چار چاول تک دیں ۔

فرفور امزیفی میں قرص کہربا ۳ ماشہ ۔ ہمراہ شربت انجبار ۲ تولہ ۔ عرق بارتنگ و عرق گاؤزبان ہر ایک ۵ تولہ میں ملا کر دیں ۔

گل ارمنی ۔ صندل ۔ فوفل ۔ مازو سب کو مساوی الوزن لیں ۔ اور آب بارتنگ یا گلاب میں گھس کر مقام قلب و فم معدہ پر لیپ کریں ۔

فرفوزاد جع مفاصل میں روغن تارپین دس بوند ایک کیپ شول میں ڈال کر دن میں تین بار دیں ۔ اور وجع مفاصل کے مطابق علاج کریں ۔

ڈاکٹری علاج مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں ۔ اگر قبض ہو تو رفع قبض کے لئے میگ سلفاس ۴ ڈرام پانی میں گھول کر پلائیں ۔ دوا کیلسیم لیکٹیٹ ۳۰ گرین کی مقدار میں روزانہ تین یا چار مرتبہ کھلا دیا کریں ۔ طاقت کے لئے لائیکوار آرسنک کیلس ۲ سے ۵ قطرے روزانہ پانی میں حل کر کے دیں ۔ ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ۱۰ سے ۱۵ قطرے پانی میں حل کر کے دو تین مرتبہ بعد از غذا دیں ۔ ترجیح

مفاصل میں سوڈیم سیلی سلیٹ اور اسپرین دیں۔

کیلسیم گلوکونیٹ کا ٹیکہ کریں۔

اس مرض کا شافی علاج وٹامن پی ہے۔ جو گمپکس لیبارٹری نے وٹامن پی (پرمٹن) کے نام سے تیار کیا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

لائیکوار آرسینی کیلس	۵ منم
لائیکوار فیرائی پر کلورائیڈ	۱۰ منم
سپرٹ کلوروفارم	۵ منم
انفیوژن جنشن کمپاونڈس	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبار بعد از غذا دیں۔

غذا غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً تازہ پھل۔ اور سبز ترکاریاں گھی دودھ بکری کے جگر یا مچھلی کے جگر کا رس یا کچا جگر نمک لگا کر کھائیں۔ ہر قسم کی ثقیل۔ نفاخ اور سوداوی غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔

"امراض عامہ"

پرانا گٹھیا

پرانا گٹھیا   وجع المفاصل مزمن   کرانک روماٹزم

(Chronic Rheumatism)

اس مرض میں جوڑوں کے اندر اور ان کے اطراف کی ریشہ دار ساخت دبیز اور سخت ہو کر جوڑوں کی حرکت کو کم یا موقوف کر دیتی ہے۔

اسباب مرض یہ مرض اکثر ادھیڑ عمر کے بعد ایسے اشخاص کو لاحق ہوا کرتا ہے جو اکثر سردی کھاتے یا بھیگ جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے بڑے اسباب سردی لگنا یا بھیگنا۔ کسی جوڑ پر زیادہ زور پڑنا۔ کسی زہر کا خون میں سرایت کر جانا۔ ہاضمہ خراب کرنے والی غذاؤں اور شراب کا استعمال۔ ناقص تغذیہ وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض

جوڑوں میں سختی اور درد کی شکایت رہتی ہے۔ رات کو بستر میں لیٹنے پر شدید صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جوڑ متورم اور موٹے ہو جاتے ہیں اور اکثر جڑ جاتے ہیں۔ یہ مرض مدتوں رہتا ہے۔ اور قریباً جسم کے ہر جوڑ کو مبتلا کر لیتا ہے مریض کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ اگر علامات شدید ہوں تو بے چینی ہوتی ہے۔ مریض دبلا اور کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بخار اول تو ہوتا ہی نہیں اور اگر ہو تو خفیف سا ہوتا ہے۔ یہ مرض سرد اور مرطوب موسم میں شدت اختیار کر لیتا ہے۔

نوٹ :۔ اگر دل و دماغ مبتلائے مرض ہو جائیں تو انجام خراب ہوتا ہے۔

طبی علاج :۔ منضج پلا کر مسہل دیں۔ اور تنقیہ کے بعد یہ معجون استعمال کریں۔

معجون چوب چینی

چوب چینی ۲ تولہ۔ عشبہ مغربی ایک تولہ۔ دارچینی قلمی تعلب مصری۔ سورنجان شیریں۔ لبوبدان۔ بہمن سفید۔ شقاقل مصری تودری سرخ۔ تودری زرد۔ ہر ایک چھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد مصفا میں معجون تیار کریں۔

سات ماشہ یہ معجون عرق عشبہ ۷ تولہ میں نبات سفید ملا کر استعمال کریں۔ جوڑوں کو نرم کرنے کے لئے یہ لیپ لگائیں۔

نسخہ :۔ گل بابونہ۔ تخم حلبہ۔ تخم کتان۔ مقل ارزق۔ جاؤ شیر۔ راتینج ہر ایک ۶ ماشہ انجیر زرد ۳ عدد۔ چربی گردہ بز۔ روغن زیت۔ روغن گل ہر ایک ۲ تولہ۔ چربی کو روغنوں میں پگھلا کر باقی ادویہ پیس کر ملا لیں۔ اور ماؤف جوڑوں پر لیپ کریں۔

ڈاکٹری علاج

مریض کو سردی لگنے اور بھیگنے سے بچائیں۔ قبض نہ ہونے دیں امعا کو صاف رکھنے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

سلفیٹ آف مگنیشیا	۴ ڈرام
سلفیٹ آف سوڈا	۴ ڈرام
کاربونیٹ آف سوڈا	۱ ڈرام
پیپرمنٹ آئل	۳ منم
پانی	۱۲ اونس

ایسی ایک خوراک تیسرے چوتھے روز صبح کے وقت دیتے رہیں۔

ماؤف جوڑوں پر میسوٹان (Masotan) چپڑ کر اوپر سے جاذب روئی (ابسارنبٹ کاٹن) باندھنا یا ایک حصہ میسوٹان کو ۲ حصہ روغن زیتون یا روغن کنجد

میں ملا کر حمام یا گرم غسل کے بعد اس سے جوڑوں پہ ہلکے ہلکے مالش کرنا پھر روئی باندھ دینا بہت نفع انخش ہے۔

ایسے چشموں کے پانی سے غسل کرنا جن میں گندھک کی آمیزش ہوتی ہے۔ نہایت مفید ہے۔

پوٹاسیم آیوڈائیڈ بمقدار دس گرین پانی یا سوڈا واٹر میں حل کر کے دن میں دو یا تین بار دیں۔

پلوگوانساتی کمپوزیٹا بمقدار دس گرین کیشے (Catchet) میں ڈال کر دن میں تین چار بار دینا نہایت مفید ہے۔

کلسیا پنشنر (Chelsia Pensioner) بمقدار ایک ڈرام چند روز تک سوتے وقت اور صبح سویرے گرم پانی کے ہمراہ دینا مفید ہے۔ نسخہ ملاحظہ ہو۔

گوائیکم ریزن پوڈر (سفوف)	۱ حصہ
ایسڈ ٹارٹ پوٹاسیم نائٹریٹ	۱/۲ ۷ حصہ
رہیوبربپاوڈر	۲ حصہ
نٹ میگ پوڈر	۱ حصہ
سبلائمڈ سلفر	۱/۲ ۱۴ حصہ
کلیریفائیڈ ہنی (شہد خالص)	۴۷ حصہ

سب ادویہ کو باریک کر کے شہد میں ملا کر معجون بنا لیں۔ اور ایک ڈرام کی مقدار میں کھائیں۔

یہ نسخہ لارڈ ایبن سن نے افادہ عام کے لئے شایع کروایا تھا۔

یہ نسخہ پرانے گٹھیے میں مفید ہے۔

پوٹاسیم آیوڈائیڈ	۵ گرین
سوڈا سیلی سلاس	۱۰ گرین
کاربونیٹ آف پوٹاسیم	۱۰ گرین
پانی	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک روزانہ دیں۔ ماؤف جوڑوں پر ٹنکچر آیوڈین یا لنی منٹ آف کمفر کی مالش کریں۔

(نسخہ ہسٹیریا میڈیکا مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے میں دیکھیں)

ٹیکے سے علاج روماٹزم خلائی کوجن (پارک ڈیوس) ایک سی سی کا نیم جلد ٹیکہ کریں۔

جدید علاج کاٹن وول میں اعضا کو لپیٹیں۔ انل جے سک بام یا کیپ سولیبن کی مالش کریں۔ داخلی طور پر اسپرین۔ آئیوڈل بین (Iodal-ben) سلفن مائیڈ۔ مینی سلین۔ کلورو مائی سین کا حسب علامات استعمال کریں۔

مزمن صورتوں میں مرکز تعفن دور کریں۔ اس مقصد کے لئے مینی سلین اتیس۔ آر یا اس کے ہمراہ ڈائی ہائیڈرو سٹریٹو مائی سین۔ کلورو مائی سٹین۔ روماٹزم خلائی لاکوجن وغیرہ کا استعمال کریں۔ غذا کی اصلاح کے لئے خاص توجہ دیں۔

غذا بخار کے دوران میں صرف دودھ گائے اور بارلے واٹر پلاتے رہیں۔ دودھ میں سوڈا واٹر یا سوڈیم سٹریٹ بحساب ۲۰ گرین فی چھٹانک ملا دینا مفید ہے۔ بخار رفع ہو جائے تو لطیف اور زود ہضم غذا مثلاً مونگ کی دال اور سبز ترکاریاں دے سکتے ہیں۔ بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

جوڑوں کا پتھرانا

جوڑوں کا پتھرانا — تحجر مفاصل — روماٹائیڈ آرتھرائی ٹس

(Rheumotoid Arthritis)

اس مرض میں جوڑوں کی کریاں اور جھلیاں ناقص اور ضائع ہو جاتی ہیں۔ کریاں جذب ہو کر ان کی جگہ ہڈیاں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے جوڑ سخت اور بد وضع ہو جاتے ہیں۔

اسباب مرض یہ جوڑوں کا ایک پرانا مرض ہے۔ جو ۲۰ سے ۴۰ سال کی عمر میں لاحق ہوا کرتا ہے۔ جوانوں میں یہ مرض شدید ہوا کرتا ہے ایسی عورتیں جنہیں بار بار حمل ٹھہر جاتا ہے۔ یا جو دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ ان میں یہ مرض زیادہ رونما ہوتا ہے۔ رحم کے بعض امراض سردی لگنا یا بھیگنا۔ پریشانی۔ تکان۔ ناقص غذا کثرت شراب خوری۔ بے اعتدالی بھی اس کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ جراثیم سوزاک بھی اس مرض کے اسباب میں شمار ہوتے ہیں۔

علامات مرض اس مرض کی شدید صورتوں میں بہت سے جوڑ ایک ہی بار مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ بخار ہوتا ہے۔ لیکن پسینہ بکثرت نہیں آتا۔ اور نہ دل مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مرض مزمن ہے اس لئے بعض حالات میں

مرض بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت آ پہنچتی ہے۔ کہ مریض نہ سر ہلا سکتا ہے اور نہ منہ کھول سکتا ہے۔ جوڑ پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ جس سے اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا محال ہو جاتا ہے۔

تشخیص الامراض اس مرض کو وجع مفاصل اور نقرس سے تشخیص کرنے کے لئے ذیل کی باتیں ذہن نشین کر لینا ضروری ہیں۔

۱۔ گٹھیا میں جوڑ کی ساخت اس قدر خراب نہیں ہوتی۔

۲۔ سوزاکی گٹھیا میں پہلے سوزاک کا ہونا ضروری ہے۔

۳۔ شدید گٹھیا میں بخار شدید ہوتا ہے۔ اور پسینہ بکثرت آتا ہے۔

۴۔ نقرس کا مرض موروثی ہوتا ہے۔ اور اکثر امیروں کو ہوتا ہے۔ اور اس کے جوڑوں کے اندر یوریٹ جم جاتے ہیں۔ اور یہ صورت اس مرض میں نہیں ہوتی

طبّی علاج تنقیہ کے بعد ماؤف جوڑوں پر بکری کی چربی یا روغن بید انجیر کی مالش کریں۔ ورم اور تسکین درد کے لئے برگ سنبھالو کو پکا کر ماؤف جوڑوں کو اس کا بھپارہ دیں۔ اور انہی پتوں کو گرم گرم جوڑوں پر باندھیں۔

داخلی طور پر حب سورنجان ۶ ماشہ کھلائیں۔ اور تنقیہ کے بعد معجون چوب چینی استعمال کرائیں۔ یہ گولیاں اس مرض میں مجرب ہیں:۔

نسخہ:۔ بلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ۔ آملہ خشک۔ ہر ایک دو تولہ کشنیز خشک ایک تولہ۔ برگ سرکھوکہ ۱/۲ ۱ تولہ۔ اجمود ولایتی ۱/۲ ۱ تولہ۔ برگ شاہترہ ۲ تولہ۔ نجاد مدبر ۷ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر اس پانی میں جس میں گوگل ۲ تولہ حل کیا گیا ہو مل کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی سے شروع کر کے ایک ماشہ تک پہنچائیں۔ اور بطور غذا چنے کی روٹی گھی میں چور کر کے کھلائیں۔ روغن مسیحی بھی عمدہ اور مفید دوا ہے۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ مریض کو سردی سے بچائیں۔ مریض کو گرم خشک آب و ہوا والے مقام پر بھیج دیں۔

غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ تازہ گوشت اور سبزی ترکاری پکا کر کھلائیں۔ تقویت کے لئے مکھن اور پورٹ وائن دے سکتے ہیں۔

شدت مرض میں پوٹاسیم آئیوڈائیڈ دس گرین نصف گلاس پانی میں ملا کر تین بار بعد از غذا دیں۔

رفع درد کے لئے جوڑوں کو بھپارہ دیں۔ اور فلالین کے ایک ٹکڑے پر فلاور آف

سلفر جھڑک کر اسے ماؤف جوڑ پر باندھیں۔

کاڈ لور آئل و دودھ مالٹ اکسٹریکٹ بمقدار ایک چمچہ دن میں دو بار غذا کے ہمراہ یا بعد از غذا دیں۔ وائن آف کاڈ لور آئل دیں۔ سیرپ فیرائی آئیوڈائیڈ بمقدار ایک ایک ڈرام قدرے پانی میں ملا کر دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

بلو گوا اے لمسانی کمپاؤنڈ بمقدار دس گرین ایک کیشے میں ڈال کر دن میں تین بار دیں۔ اور اوپر سے پوٹاسیم آئیوڈائیڈ نصف گلاس پانی میں ملا کر پلائیں۔ یہ علاج دو تین ماہ تک جاری رکھیں۔ درمیان میں کبھی کبھی اس کی بجائے آرسنک کا استعمال مفید ہوا کرتا ہے۔

ٹیکے سے علاج الیوکری سین (Myochrisin) ساختہ مے اینڈ بیکر کا عضلاتی ٹیکہ ہفتہ میں ایک بار کریں۔ یہ سونے کا مرکب ہے۔ پہلی بار $\frac{5}{12}$ گرین۔ دوسری بار $\frac{5}{6}$ گرین۔ اس کے بعد ہر دفعہ $\frac{1}{2}$ ا گرین کا ٹیکہ کریں حتٰی کہ پندرہ گرین دوا جسم میں پہنچ جائے۔ اگر ٹیکہ کے بعد درد میں اضافہ ہو جائے تو دوا کی مقدار نہ بڑھائی جائے۔ اگر مکمل شفا نہ ہو تو دو ماہ کا وقفہ دے کر دوبارہ ۱۲ ٹیکے لگوائیں۔ اگر علاماتِ سمیہ مثلاً جلد کی سرخی یا خارش۔ قے یرقان وغیرہ پیدا ہو جائیں۔ تو دوا کا استعمال ملتوی کر دیں۔ دورانِ علاج میں کاربوہائیڈریٹس اور ڈامن بی والی غذائیں دیں۔ اس علاج سے اکثر مریض شفایاب ہو جاتے ہیں۔

غذا تازہ گوشت۔ انڈے۔ سبز ترکاریاں۔ پھل۔ دودھ۔ مکھن۔ بالائی۔ وغیرہ کھائیں۔ غذا سے پہلے گرم پانی پئیں۔ اور کھانے کے ساتھ کم پانی پئیں۔

نقرس

چھوٹے جوڑوں کا درد نقرس گاؤٹ۔ پوڈاگرا

(Gout-Podagra)

اس مرض میں یورک ایسڈ بکثرت خون میں دورہ کرتا ہے۔ اور یوریٹ آف سوڈا کی قلموں کی صورت میں جوڑوں میں تہ نشین ہو جاتا ہے جس سے نہایت کاٹنے اور پھاڑنے والا درد ہوتا ہے۔ جوڑ سوج جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر پیپ نہیں پڑتی۔ اکثر یہ مرض پاؤں اور خاص کر انگوٹھے کے جوڑ میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں دوسرے جوڑ بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض مفاصل سے احشا یعنی اعضائے اندرونی پر بھی مار کرتا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ یہ مرض مقامی نہیں۔ اگزیما۔ دردِ سر۔ دل کی جھلی کا

ورم وغیرہ کئی عوارضات کا موجب بھی مرض سمجھا جاتا ہے۔ بوڑھوں میں کھانسی، بدہضمی پھیکی رنگت اور شریانوں کی سختی پائی جاتی ہے۔

اسباب مرض اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ اور ۲۵ سے ۴۰ سال کی عمر میں امیر لوگوں کو ہوا کرتا ہے۔ جو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مزمن زہر سیسہ بھی اس مرض کا باعث ہے۔ چنانچہ سیسہ کے کارخانوں میں کام کرنے والے یا رنگ ساز یا ٹائپ بنانے والے اس مرض میں گرفتار ہوتے ہیں۔

علامات مرض گرداہیں پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ میں آدھی رات کے قریب اس شدت سے درد ہوتا ہے کہ مریض بے چین ہو کر بیدار ہو جاتا ہے خفیف لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۱ سے ۱۰۲ تک ہوتا ہے۔ لیکن چند گھنٹوں کے بعد پسینہ آ کر تدریجاً تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور مریض سو جاتا ہے۔ صبح کے وقت ماؤف جوڑ متورم اور سرخ یا سیاہی مائل سرخ اور چمک دار ہوتا ہے۔ اور درد کے مارے اُسے چھوا نہیں جا سکتا۔ مرض کا حملہ ۵ سے ۸ دن تک رہتا ہے۔ اور انگوٹھے کے جوڑ سے ٹخنہ یا جسم کے دوسرے جوڑوں میں پھیل جاتا ہے۔

اقسام مرض شدت و خفت مرض کے لحاظ سے اس کی متعدد اقسام ہیں۔ (۱) نقرس شدید (ایکیوٹ گاؤٹ) (۲) نقرس مزمن (کرانک گاؤٹ) (۳) نقرس حشوی (ریٹروسیڈنٹ گاؤٹ) (۴) نقرس بے قاعدہ (اریگولر گاؤٹ)

طب میں اس کی صرف دو قسمیں ہیں۔

۱۔ **نقرس حار**۔ جو غلبہ خون یا صفرا سے لاحق ہوتا ہے۔

۲۔ **نقرس بارد**۔ جو غلبہ بلغم یا سودا سے لاحق ہوتا ہے

۱۔ شدید نقرس میں مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے بے خوابی عارض ہو جاتی ہے۔ دل دھڑکتا۔ سر درد کرتا یا چکراتا ہے۔ پیشاب کم مقدار میں غلیظ یا زیادہ مقدار میں رقیق آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں کھینچتی یا پھڑکتی ہیں۔ حملہ مرض عموماً رات کو ۲ سے ۵ بجے کے درمیان ہوا کرتا ہے۔ اکثر داہیں پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ ہی میں لیکن کبھی دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے جوڑوں میں اور کبھی ایڑی یا ٹخنہ کے جوڑ میں اس بلا کا درد ہوتا ہے۔ کہ مریض درد کے مارے جاگ اٹھتا ہے ماؤف جوڑ متورم اور سخت ہو جاتا ہے۔ جسے چھوا نہیں جا سکتا۔ لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے جس کا درجہ حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۳ ہوتا ہے جس میں پسینہ آ کر خفیف ہو جاتی ہے۔

دن بھر کم رہنے کے بعد رات کو پھر شدید ہو جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ علامات میں خفت ہو جاتی ہے۔ درد بھی موقوف ہو جاتا ہے۔ متورم جوڑ کے اوپر کی کھال اتر جاتی ہے۔ لیکن اس میں سوزش باقی رہ جاتی ہے۔ اس مرض کے حملے بار بار ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ نقرس مزمن اس مرض میں حملے لمبے وقفوں کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ اور زیادہ جوڑ مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ انگلیوں کے جوڑوں میں یوریٹ آف سوڈا کے جمع ہو جانے سے بڑے بڑے ابھار بن جاتے ہیں۔ جن کے اوپر کا چمڑہ پھٹ کر نیچے سے یوریٹ آف سوڈا نمودار ہو جاتا ہے۔ عام طور پر اس قسم کا مادہ ناک اور کان کی لو میں پیدا ہوتا ہے۔ مریض کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ جلد کی رنگت پھیکی ہوتی ہے۔ پیشاب پتلا اور اس میں البیومن ہوتے ہیں۔ گاہے گاہے جوڑوں میں درد ہوتا رہتا ہے

۳۔ نقرس حشوی گاہے مرض کا حملہ رک کر مرض جوڑوں سے اندرونی اعضاء کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ قے اور دست آتے ہیں۔ چھاتی میں قلب کے مقام پر درد محسوس ہوتا ہے۔ حرکتِ قلب غیر منتظم ہو جاتی ہے۔ کبھی ہذیان اور سکتہ ہو جاتا ہے۔ یہ مرض نہایت خطرناک ہے۔ اسے نقرس منتقل بھی کہتے ہیں۔

۴۔ نقرس غیر منتظم یہ صورت نقرسی خاندانوں میں رونما ہوتی ہے چنانچہ ایسے مریضوں میں کئی ایک نقرسی عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً دردِ سر۔ دورانِ سر۔ مرگی۔ سکتہ۔ آنکھوں کی سوزش۔ سوزش پردۂ صلبیہ۔ ورم معدہ قولنج۔ اسہال۔ ورمِ امعاء۔ ورمِ جگر۔ بواسیر۔ دردِ دل۔ غشی۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ ہذیانیہ وغیرہ

طبی علاج نقرس شدید میں اگر غلبہ خون ہو۔ تو فصد کھولیں۔ اور باقی اخلاط میں منضج و مسہل دے کر تنقیہ کے بعد جب مادہ گرم ہو سرد دواؤں سے داخلی اور خارجی علاج کریں۔ لیکن زیادہ سرد دوائیں کبھی بھی استعمال نہ کریں۔

خارجی طور پر صندل سفید کو آبِ مکو میں گھس کر لیپ کریں۔ یا زعفران اور افیون کو لڑکی والی عورت کے دودھ میں پیس کر ضماد کریں۔ یا برگ کشنیز سبز میں پیس کر لیپ کریں۔ یا خشخاش سیاہ کا لیپ کریں۔ لیکن اس امر کا خیال رہے کہ شدید صورت کے بغیر مخدر ادویہ کا استعمال نہ کرائیں۔

• نقرس حار میں تنقیہ کے بعد یہ لیپ استعمال کرائیں۔

نسخہ:۔ گل سرخ۔ صندلین۔ گل ارمنی ہر ایک ۳ تولہ۔ شیاف مامیثا ڈیڑھ تولہ۔

نوفل ۔ سفیدہ ہر ایک سوا تولہ ۔ آب کا ہو اور سرکہ میں پیس کر طلا کریں ۔ اور اگر درد شدید ہو تو اس میں افیون ۳ ماشہ کا اضافہ کریں ۔

داخلی طور پر یہ گولیاں استعمال کرائیں ۔

نسخہ :۔ صبر ساڑھے تین ماشہ سقمونیا ۶ رتی ۔ گل سرخ ڈیڑھ ماشہ ۔ سورنجان سفید پونے دو ماشہ ۔ سب کو کوٹ چھان کر پانی کے ساتھ گولیاں بنائیں ۔ یہ سب ایک خوراک ہے ۔

یہ سفوف تنقیہ کے بعد استعمال کرانے سے عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔

نسخہ :۔ سورنجان ۔ عدس مقشر ۔ ہر ایک ۴ تولہ ۔ استخوان سوختہ ایک تولہ ۔ شکر سفید تمام دواؤں کے وزن کے برابر کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں ۔ اور ۷ سے ۹ ماشہ تک کھلائیں ۔

نقرس مزمن میں انجیر کا دودھ ماؤف جوڑوں پر ملیں ۔ یا افیون اور عاقرقرحا کی تیر وطی کام میں لائیں ۔ یا لہسن کے ضماد سے آبلہ اٹھائیں ۔ اور تخم ترب ایک تولہ پانی میں جوش دے کر سکنجبین عنصلی ملا کر پلائیں ۔ تاکہ قے ہو جائے تسکین درد کے لئے یہ نسخہ دیں ۔

نسخہ :۔ سورنجان شیریں ۲ تولہ ۔ گل سرخ ۔ سنائکی ۔ ہر ایک ڈیڑھ تولہ ۔ پوست ہلیلہ زرد ۔ تمر ہند مجوف خراشیدہ ۔ مغز بادام شیریں ۔ ہر ایک ایک تولہ ۔ مصطگی ۔ رب السوس ۔ ہر ایک سات ماشہ ۔ زعفران ۵ رتی ۔ قند سفید ۳ تولہ ۔ کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک پانی کے ساتھ دیں ۔

یہ روغن مقام درد پر مالش کریں ۔

نسخہ :۔ افیون ۲ تولہ ۔ کچلہ ۵ عدد ۔ روغن کنجد پاؤ سیر ۔ شیر گاؤ پاؤ سیر ۔ پہلے افیون کو دودھ میں حل کریں ۔ بعدہ اس میں روغن کنجد اور کچلہ داخل کر کے لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں ۔ جب دودھ جل کر صرف تیل رہ جائے ۔ تو صاف کر کے استعمال کریں ۔

ڈاکٹری علاج

شروع میں کیا دمل ۵ گرین ۔ سوڈا بائی کارب ۔ ۱۰ گرین کی ایک پڑیہ کھلائیں ۔ اس کے بعد ٹنکچر کالچی کم ۵ ۱ منا ۔ ۳۰ بوند سٹریٹ آف پوٹاش یا سٹریٹ آف لیتھیم میں ملا کر ہر چوتھے گھنٹے دیں ۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے ۔

میگنیشیا سلفاس	۱ ڈرام
میگنیشیا کاربوناس	۱۵ گرین
وائنم کالچی سائی	۱۵ منم
پوٹاسی سائیٹریس	۲۰ منم

آئل آف نیسائی	۱۰ منم
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک تین تین گھنٹے بعد دیں۔ جب پیٹ صاف ہو جائے۔ تو میگ سلف نسخہ سے خارج کر دیں۔

دورہ کی شدت میں یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسی کارب	۲۰ گرین
پوٹاسی آئیوڈائیڈ	۱۵ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۲۰ منم
وائنم کالچی سائی	۲۰ منم
ایکوا کلوروفارم	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں چار بار دیں۔

اس مرض کی خاص دوا کالچی کم (سورنجان) ہے۔ جو وائنم یا سپرٹ کی صورت میں مستعمل ہے۔

جب درد کی شدت رفع ہو جائے تو اس کا استعمال ترک کر دیں۔

وقفہ کے زمانہ میں اٹوفان ۱۰ گرین صبح و شام ہمراہ طعام ہفتہ میں دو تین بار کھلاتے رہیں۔ خالی معدہ استعمال نہ کریں۔ یہ دوا خون میں یورک ایسڈ کی مقدار کو کم کر دیتی ہے یا پائپرزین ۵ گرین کھانے کے بعد لیتھیا واٹر میں حل کر کے دن میں دو بار دیں اور بڑھا کر دس گرین تک لے جائیں۔

اس کے علاوہ کالچی سین سیلی سلیٹ ۱/۱۰۰ گرین کے بنے ہوئے ٹیبلٹ دن میں دو تین بار کھلائیں۔

تھیلی من بھی مفید ہے۔ وقفہ کی صورت میں اٹوفنل ایک ایمپول کا ہر دوسرے روز اندرون عضلات ٹیکہ کریں۔

مرض کے بعد کمزوری دور کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسی کارب	۱۵ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۲۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس	۱ منم
انفیوزن کلمبا تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دو دو دن میں تین بار دیں۔

میتھو سالن میں ہم وزن آلو آئل ملا کر مالش کریں۔ یا آئیوڈیکس کم میتھل سلی سلاس بالسم اور میتھیل بام (ساختہ ملدم) یا آئل جے سک بام یا بیسل آئل یا ونٹر گرین کی مالش کریں۔

سال وٹی (Salvita) ایک چھوٹا چمچہ گلاس بھر پانی میں ملا کر دن میں دو تین بار پئیں۔ یا پائرزبن الیفرویسنٹ ایک ڈرام پانی میں حل کر کے صبح و شام غذا کے بعد استعمال کریں۔

پرانے نقرس میں مریض کو سردی لگنے یا بھیگنے سے بچنا چاہیئے۔ غذا کی کیلوری طاقت ۰۰۵ کیلوری سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ پروٹین والی اور روغن غذا میں استعمال نہ کریں۔

بطور نسخہ یہ دوا دیں۔

سوڈیم سیلی سلیٹ	۲۰ گرین
سوڈیم بائی کارب	۲۰ گرین
پانی تا	½ اونس

ایسی ایک خوراک پانی میں ملا کر دن میں تین بار ہفتہ میں تین روز پیتے رہیں۔ اگر قبض ہو تو اسے رفع کریں۔

گرانیکم ریزن ۵ سے ۱۰ گرین کی مقدار میں ایک کیپسولے میں ڈال کر دن میں دو بار دیں۔ لیموں فیر ملکہ بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر مریض انیمک ہو۔ تو مرکبات فولاد کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

وائنائی کالچی سائی	۵ منم
ٹنکچر اگوائے سائی امونی ایٹی	۱۵ منم
پوٹاسیائی بائی کارب	۲۰ گرین
ایکوا کلوروفارم تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔

تھیلی ٹن (Thelitian) اس مرض کی خاص دوا ہے۔

سنکوفین ٹیبلٹ ایک ٹکیہ دن میں تین بار تین دن تک کھائیں پھر ایک ہفتہ کا وقفہ دے کر پھر تین روز کھائیں جب خون کا یورک ایسڈ طبعی حالت پر آجائے تو چھوڑ دیں۔ وقفہ کی حالت میں ایٹوفینل ایک ایمپول کا ہر دوسرے روز اندرون عضلات

ٹیکہ کریں۔ غذا رقیق اور سریع الہضم دیں۔

جدید ادویات میں پیپرازین (وینٹروپ سٹرنس) ۵ تا ۲۰ گرین روزانہ دیں۔ اس کے ہمراہ کھاری پانی کافی مقدار میں دیں۔

ویجانین (Veganin) بھی عمدہ دوا ہے۔

سونلجین (Sonalgin) ایک سے دو ٹکیہ دن میں تین بار کھلائیں۔

غذا تازہ دودھ۔ دہی کالوڑ۔ چھاچھ میٹھا۔ مکھن۔ پنیر۔ انڈا نیمبرشت تازہ میوہ جات مثلاً نارنگی۔ سنگترہ۔ آڑو۔ آلوچہ۔ فالسہ۔ انار میٹھا۔ خوبانی جامن انگور۔ ناشپاتی۔ سیب۔ کھجور۔ آم۔ خربوزہ وغیرہ

تمام سبز ترکاریاں مثلاً پالک کا ساگ۔ سب قسم کے اناج اور غلے۔ قدرتی چشموں کا پانی۔ تمام قسم کے مغزیات مثلاً بادام پستہ۔ اخروٹ۔ چلغوزہ وغیرہ۔ تازہ مچھلی پرندوں کا گوشت کھائیں۔

پرہیز شیرینی۔ نمک۔ چائے۔ قہوہ۔ شراب۔ گرم مصالحہ۔ مصالحہ دار اغذیہ موٹا چرب گوشت۔ گاڑھا شوربا۔ آلو۔ ولائتی بینگن۔ سرکہ۔ اچار۔ چٹنی وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

ذیابطیس

ذیابطیس شکری — ذیابطیس حار — ڈایابٹیز میلےٹس

(Diabetes Mellitus)

پیشاب میں شکر آنا — بول شکری — گلائیکو سوریا

اس مرض میں شکر ملا ہوا پیشاب بکثرت آتا ہے۔ اور شدید صورتوں میں روزانہ آٹھ دس سیر تک پیشاب آجاتا ہے جس میں بارہ تیرہ چھٹانک شکر ہوتی ہے۔ پیاس شدید ہوتی ہے۔ منہ خشک رہتا اور جسم کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ پیشاب کا وزن مخصوص ۲۵ سے ۴۰ تک ہوجاتا ہے۔ جلد خشک اور کھردری ہوجاتی ہے۔ کاربنکل قسم کے پھوڑے نکلنے لگتے ہیں۔ بھوک عام طور پر تیز ہوجاتی ہے۔ مریض بہت زیادہ کھاتا ہے۔ اس کے منہ سے شکر کی بو آتی ہے۔ مردوں میں قوت باہ زائل ہوجاتی ہے اور عورتوں میں حیض کا آنا موقوف ہوجاتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض عام طور پر ۵۰ سے ۳۰ برس کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں اور کالے رنگ والوں کی نسبت سے گورے رنگ والے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ گاہے یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔

شیرین و نشاستہ دار اغذیہ کا استعمال۔ جسمانی محنت کے بعد سرد پانی پی لینا کثرت شراب نوشی۔ کثرت محنت دماغی۔ فکر و تردد و رنج و غم۔ سر یا ریڑھ یا پیٹ پر چوٹ لگنا۔ بعض امراض دماغ و نخاع۔ جسم میں کسی مرض کے زہر کا سرایت کر جانا۔ جگر یا کلاہ گردہ پر چوٹ لگ جانا۔ غطو وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔ ڈاکٹر کنگ اس مرض کو متعدی خیال کرتا ہے۔ اس کی کئی ایک اقسام ہیں۔

۱۔ ذیابیطس معوی یہ مرض زیادہ شکر خوری اور آنتوں کے فتور سے لاحق ہوتا ہے۔

۲۔ ذیابیطس کبدی یہ مرض جگر کی خرابی۔ پرخوری اور شراب خوری سے لاحق ہوتا ہے۔

۳۔ ذیابیطس عصبی یہ مرض محنت دماغی۔ کثرت جماع یا سر اور ریڑھ پر چوٹ لگنے سے رونما ہوتا ہے۔

۴۔ ذیابیطس عصبی و کبدی یہ مرض اعصاب و جگر کی خرابی سے رونما ہوتا ہے۔

۵۔ ذیابیطس بانقریسی لبلبہ کے نقص سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں مریض بے حد لاغر ہو جاتا ہے۔

علامات مرض عام طور پر یہ مرض خفیہ طور پر شروع ہوتا ہے۔ مریض کو صرف اسی قدر محسوس ہوتا ہے۔ کہ اسے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اور پیشاب بار بار زیادہ میں آتا ہے۔ خصوصاً رات کے وقت۔ وہ دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں یکایک سردی لگنے یا زیادہ پانی پی جانے یا کسی دلی صدمہ سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے مریض کے منہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ کبھی ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ اگرچہ اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ بھوک زیادہ لگتی ہے قبض کی شکایت رہتی ہے۔ مریض پست ہمت اور کمزور ہو جاتا ہے۔ درد سر اور دوران بول کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ جلد پر خشکی ہوتی ہے بینائی ناقص یا زائل ہو جاتی ہے۔ آخر کار مریض سل یا نمونیہ یا شدت ضعف یا

تو ملئے ذیابیطس میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔

نوٹ:- لفظ ذیابیطس کے معنی دولاب یا رہٹ کے ہیں۔ اس مرض میں انسان پن چکی بن کے رہ جاتا ہے۔ جس قدر پانی پیا جاتا ہے وہ بار بار بجنسہ براہ بول خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس مرض کو فارسی میں دولابیہ کہتے ہیں۔

لیکن اگر پیشاب ہی زیادہ آئے تو اسے کثرت بول (Polyuria) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ طب یونانی ذیابیطس اور کثرت بول میں کوئی فرق نہیں کرتی۔

شیخ الرئیس نے اس کے تین اقسام قرار دیئے ہیں۔

۱۔ کثرۃ البول جس میں ذیابیطس کی طرح بہت زیادہ پیاس لگتی ہے۔

۲۔ کثرۃ البول جس میں پیاس معمولی ہوتی ہے۔

۳۔ کثرۃ البول جس میں پیاس نہیں لگتی۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ذیابیطس اور کثرت بول بالکل الگ الگ امراض ہیں۔ ان کا باہمی کوئی تعلق نہیں جیسا کہ ابھی واضح کیا جائے گا۔

طبی علاج سب سے پہلے مریض کو ہر قسم کی میٹھی اور نشاستہ دار غذاؤں کے استعمال سے منع کریں۔ مریض کو رنج و غم۔ فکر و تردد اور پریشانی سے بچائیں۔ مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ اور اسے گرم کپڑے پہنائیں تاکہ جلد کا فعل بحال رہے۔ اور پسینہ آتا رہے قبض نہ ہونے دیں۔ دوا سے کہیں زیادہ توجہ غذا کی طرف دیں۔ مریض کو شیریں اغذیہ سے بچانا چاہیے۔ شکر قند۔ گنا۔ کھجور۔ انگور۔ مٹھائیاں وغیرہ نہ دیں۔ نشاستہ دار چیزیں مثلاً روٹی۔ چاول تھوڑی مقدار میں دے سکتے ہیں۔

ان چیزوں کا استعمال ہر طرح مناسب ہے۔

ہر قسم کا گوشت (سوائے جگر) انڈے۔ ناریل۔ بادام۔ مغزیات۔ پنیر۔ بالائی دہی۔ مکھن۔ گھی۔ روغن ماہی۔ ترش پھل۔ سیب۔ ناشپاتی۔ آڑو۔ جامن۔ فالسہ۔ لسوڑہ۔ ساگ ہر قسم۔ آلو مع چھلکا۔ دودھ۔ اگر لاغری زیادہ ہو تو بھیڑ یا بکری کے خصیے۔ گردے اور لبلبہ گھی میں بھون کر کھلائیں۔ سبز ترکاریاں کی بھجیا۔ جامن کا رس۔ آم کا رس ملا کر مساوی پلانا مفید رہے۔ اس سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ لوہے کا بجھا ہوا پانی۔ یا آب لیموں۔ یا دہی کا پانی یا ناریل کا پانی بھی پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ ادویات میں سب سے اعلیٰ افیون ہے اس سے دوسرے درجہ پر سنکھیا۔ اس کے بعد تخم جامن۔ گچلہ۔ کونین اور رفیہ لادہ ہیں۔

شدید اور مزمن صورتوں میں مریض کی غذا میں سے شکر یلے اجزاء بالکل نکال دینے پر بھی شکر برابر خارج ہوتی ہے۔ جوان مریضوں میں شدت مرض کی صورت میں جب غذا سے سختی سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔ یا انہیں قبض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ تو اکثر قومائے ذیابیطس (ڈائی بٹیک توما) ہو جاتا ہے۔ اور پھر غفلت اور بے ہوشی طاری ہو کر مریض مر جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

۱۔ صندل سفید ۳½ ماشہ۔ نشاستہ۔ کتیرا۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ ہر ایک ۱۰½ ماشہ۔ گوند کیکر۔ گل ارمنی۔ گلنار۔ سماق منقی۔ بلوط ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ سفوف بنائیں اور چھ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام ترش دہی کی لسی یا آب انار ۷ تولہ کے ساتھ دیں۔

۲۔ مغز منبہ دانہ ۲ تولہ کو ایک رات دن گرم پانی میں بھگو کر آدھ سیر شکر میں قوام کر کے شربت بنائیں۔ اور دو تولہ کی مقدار میں دیں۔

۳۔ گلوئے خشک اور شکر ہم وزن سفوف بنا کر ایک تولہ روزانہ نہار منہ کھلانا مفید ہے۔

۴۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ عقیق یمنی۔ کشتہ صدف۔ مرداریدی کشتہ زمرد۔ کشتہ چاندی۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ کشتہ بیضہ مرغ ایک تولہ۔ تخم کاہو۔ مغز کشنیز۔ گل سرخ۔ برادہ فیل سوختہ۔ حب کاکنج۔ برادہ صندل سفید۔ مغز تربوز۔ تخم خیارین۔ مغز کدو۔ تخم خشخاش۔ تخم خرفہ ہر ایک ایک تولہ۔

زرشک۔ پوست آملہ تازہ۔ مغز تخم جامن ہر ایک ۲ تولہ۔ طباشیر شاگول اصلی از قسم اعلیٰ۔ گلنار۔ رب السوس ولایتی۔ گل ارمنی۔ گل مختوم۔ گل پستہ۔ اقاقیا۔ بزرالبنج۔ سماق۔ گوند کیکر۔ جفت بلوط۔ کتیرا۔ ست گلو۔ ملٹھی مقشر۔ پوست درخت نیم درجہ اول جو کے سخت پوست کے نیچے ملائم سا ہوتا ہے۔ اندر جو شیریں۔ کاسنی۔ پاہ گجراتی۔ کہربا شمعی اصلی ہر ایک نو ماشہ۔ سلاجیت اعلیٰ ڈیڑھ تولہ۔ کافور بھیمسینی اصلی ایک تولہ سفوف برگ گڑمار بوٹی ہم وزن ادویہ۔

سلاجیت کو عرق انار ترش اور عرق کدو میں حسب ضرورت حل کر کے دیں پھر کشتہ جات ملا کر گھنٹہ بھر کھرل کریں۔ پھر تمام پسی ہوئی دوائیں ملا کر خوب کھرل کریں۔ اور تین تین ماشہ کے قرص بنالیں۔ خوراک ایک ٹکیہ صبح ہمراہ خیسا ندہ جوشیدہ جس میں میٹھا نہ ڈالا گیا ہو۔ شام کو ایک قرص ہمراہ عرق گلاب سات تولہ۔

نوٹ :- پانی کے گھڑے میں برادہ صندل ۵ تولہ خس ۵ تولہ کی پوٹلی بنا کر ڈال دیں پینے کے لئے یہی پانی دیں۔ ہر تیسرے روز پانی اور پوٹلی بدل دیں۔

اس اکسیری دوا کے استعمال سے شکر کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے۔ بدن توانا ہونے لگتا ہے۔ چہرے پر تازگی آنے لگتی ہے۔ اور بہت جلد مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

۵- تخم خرفہ۔ کشنیز خشک بریاں۔ گل سرخ۔ گل اذخر۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ گوند کیکر اقاقیا۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ گلنار۔ تخم کاہو۔ ہر ایک دو ماشہ۔ رب السوس ڈیڑھ ماشہ۔ مقدار ساڑھے چار ماشہ صبح و شام مناسب بدرقہ کے ساتھ دیں۔

ڈاکٹری علاج

"ڈاکٹر ایلن اور ڈاکٹر گراہم کا طریق علاج"۔

پہلے مریض کو فاقہ کرایا جائے جس سے پیشاب میں شکر معدوم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ایسی ہلکی غذا دی جاتی ہے جس میں شکر یا نشاستہ کے اجزا نہیں ہوتے یا بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ اس قسم کی غذا کی مقدار آہستہ آہستہ بڑھائی جاتی ہے۔

اپیم کا جوہر کوڈین نہایت مؤثر دوائی ہے۔

تاہم ابھی تک اس مرض کا شافی علاج معلوم نہیں ہو سکا۔

ذیابیطس کبدی اور عصبی میں یہ نسخہ مفید ہے۔

کوڈین فاسفاس	½ گرین
ایکسٹریکٹ جمبل لیکوڈ	۱ ڈرام
گلسرل گلسرو فاسفاس کمپونڈ	۱ ڈرام
انفیوژن جنشن کمپازیٹا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

ذیابیطس کبدی میں یہ نسخہ دیں۔

سوڈا اسیی سلاس	۶۰ گرین
گلیسرین	۳ ڈرام
سوڈا اسلفاس	۱ اونس
ایکوا تا	۸ اونس

شیشی پر بارہ نشان لگائیں۔ اور ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

چونکہ سیلی سلاس کا اثر بھی کچھ دنوں بعد کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس نسخہ کو متواتر

استعمال نہ کریں، ٹیکے کی دواؤں میں انسولین (Insulin) نہایت مفید دوا ہے۔ اگر ٹیکہ لگانے کے بعد دل کی دھڑکن محسوس ہو یا آنکھوں تلے اندھیرا چھا جائے تو فوراً گلوکوز ایک اونس یا مسمی شربت پلائیں۔ شروع میں انسولین صرف ۵ یونٹ دیں، اگر پھر بھی شکر خارج ہو۔ تو اس کی مقدار بڑھا دی جائے۔

ذیابیطس کے عوارضات کا علاج

۱۔ پیاس کی صورت میں بار بار کلی یا غرغرہ کریں۔ یا پانی میں ذرا سا عرق لیموں یا سٹرک ایسڈ ملا کر پلائیں۔ آب پنیر بھی مفید ہے۔

۲۔ پھوڑے پھنسیاں نکلنے کی صورت میں ہر روز غسل کر کے جلد کو صاف رکھا جائے۔ پھنسیوں پر کاربالک ایسڈ لگا کر انہیں جلایا جائے۔

۳۔ کاربالک صابن سے ہر روز غسل کرنے سے خارش میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ بورک لوشن سے عضو تناسل کو صاف کرنا چاہیئے۔

۴۔ جلد کی خشکی کو رفع کرنے کے لئے کولڈ کریم یا ہنیرے لین یا بادام روغن یا مکھن سے مالش کریں۔

۵۔ دانتوں کی صفائی کے لئے کوئی اچھا ٹوتھ پاؤڈر استعمال کریں۔

۶۔ ضعف باہ کے ازالہ کے لئے سپرمین یا ڈومین ٹیبلائیٹ ساختہ برو ویلکم کمپنی مفید ہوتا ہے۔

۷۔ قبض کو رفع کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں۔

ذیابیطس سادہ

پیشاب بکثرت آنا   کثرت البول   پالی یوریا (Polyuria)

اس مرض میں شدت کی پیاس لگتی ہے۔ اور ہلکے رنگ کا پیشاب بکثرت آتا ہے۔ لیکن اس میں شکر یا البیومن نہیں ہوتی۔

اسباب مرض یہ مرض اکثر مسلول خاندانوں کے بچوں اور نوجوانوں کو ہوا کرتا ہے اس کے اسباب میں سر پر چوٹ لگنا۔ تفکرات و تردوات۔ دلی صدمات۔ نقص تغذیہ۔ فاقہ کشی۔ کثرت مے خواری۔ مرض آتشک اور کوئی ایک دیگر شدید امراض اور سردی لگنا وغیرہ شامل ہیں۔ دماغ کے بطن چہارم کے فرش میں یا اس کے

آس پاس کسی قسم کا نقص واقع ہو جانے سے یہ مرض ہو جاتا ہے

گردوں میں حرارت غیر طبعی کی وجہ سے ان کی قوت جاذبہ معمول سے زیادہ پانی کو جذب کرتی ہے۔ اور چونکہ گردوں کی وسعت اس کثرت مائیت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے متواتر جلد جلد پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ بعض ڈاکٹر اسے غدۂ نخامیہ (پیچوٹری گلینڈ) کا نقص خیال کرتے ہیں۔

فروق الامراض اس مرض کو ذیابیطس شکری اور ورم گردہ مزمن (کرانک برائٹس ڈیزیز) سے تشخیص کرنے کے لئے ذیل کی باتوں کو یاد رکھیں۔

۱۔ ذیابیطس شکری میں مریض کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے۔ لیکن اس میں شکر نہیں ہوتی۔

۲۔ مزمن ورم گردہ میں مریض کے پیشاب میں البیومن ہوتی ہے۔ لیکن اس مرض میں نہیں ہوتی۔

طبی علاج اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔ اور معجون کچلہ یا معجون فلاسفہ یا جوارش جالینوس یا معجون ماسک البول وغیرہ استعمال کرائیں۔

یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔

نسخہ:۔ کندر، سعد کوفی، بسباسہ ہر ایک ایک تولہ۔ زرنبیج ۳ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر پانی کے ساتھ جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھائیں

آل پاکستان طبی مجلس کا تحفہ یہ گولیاں نہایت مجرب ہیں۔

نسخہ:۔ گھونگچی سفید۔ کچلہ ہم وزن لے کر بھاڑ میں کھیلیں۔ اور آدھ آدھ رتی کے قرص بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک شام ایک ہفتہ تک کھلائیں۔ انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

نسخہ:۔ خبث بلوط۔ تخم خشخاش سفید۔ خرفہ۔ سعد۔ کندر۔ طباشیر۔ کشنیز۔ گلنار۔ گل سرخ۔ گل ارمنی۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ مصری ہموزن ادویہ کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ اور سب کے گیارہ حصے کر کے روزانہ ایک حصہ عرق نکوہ ۷ تولہ کے ہمراہ کھائیں

ڈاکٹری علاج ولیرین پوڈر (سفوف سنبل الطیب) بقدر دس دس گرین دن میں تین مرتبہ دیں۔ اور رفتہ رفتہ اس کی مقدار دو چند کر دیں۔

ایکسٹریکٹ ولیرین ۱۰ بوند پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔

اگر پہلے آتشک ہو چکا ہو تو آیوڈائیڈ استعمال کرائیں۔
اگر اعصاب کمزور ہوں تو نکس وامیکا اور فولاد نہایت مفید ہیں۔

ٹیکے سے علاج ٹیکے کی دواؤں میں پٹریسین ٹے نیٹ ۵ ہاسی سی کا سوتے وقت ۵ روز تک عضلاتی انجکشن کریں۔ اس کے بعد حسب ضرورت کم بیش استعمال کریں۔

نوٹ:- اس دوا کے استعمال سے پہلے ایمپول کو زور سے ہلا لیا کریں۔

پوسٹیریر پیچویٹری ایکسٹریکٹ (پارک ڈیوس) کے انجکشن بھی اس مرض میں مفید ہیں۔ دلیسو پریسین (موخرہ غدہ نخامیہ کا جوہر) اس مرض کا شافی علاج ہے۔ چنانچہ پٹریسین (Pitressin) کا عضلاتی انجکشن کریں۔

جلندھر

جلندھر   اِستسقاء   ڈراپسی   (Dropsy)

یہ ایک مادی مرض ہے۔ جس میں جسم کی زیر جلد ساختوں یا بعض جوفوں مثلاً پیٹ وغیرہ میں زرد آب جمع ہو جایا کرتا ہے۔

اقسامِ مرض جسم کے مختلف مقامات کے ماؤف ہو جانے کے لحاظ سے اس مرض کی مختلف اقسام ہیں۔

۱۔ استسقائے عامہ جنرل ڈراپسی (General Dropsy) اس مرض میں اعضائے اندرونی کی آبی جھلیوں (سیرس ممبرین) کے جوفوں میں نیز تمام جسم کی جلد کے نیچے کی خانہ دار ساخت میں آبِ خون (سیرم) تراوش پا کر جمع ہو جاتا ہے۔

۲۔ استسقائے لحمی اناساركا (Anasarca) اس مرض میں تمام جسم کی جلد کے نیچے کی خانہ دار ساخت میں آبِ خون (سیرم) جمع ہو جاتا ہے۔ جس سے سارا جسم پھول جاتا ہے۔

۳۔ استسقائے زقی اسائی ٹز (Ascites) اس مرض میں بارلیطون (پیری ٹونیم) کے جوف میں آبِ خون (سیرم) جمع ہو کر پیٹ مشک کی طرح پھول جاتا ہے۔

۴۔ استسقائے دماغی ہائیڈروکیفلس (Hydrocephalus) اس مرض میں دماغ کے پردوں کے درمیان آبِ خون جمع ہو جاتا ہے۔

۵۔ استسقائے حجاب ہائیڈرو پیری کارڈیم (Hydro Pericardium)

اس مرض میں دل کے غلاف میں آبِ خون جمع ہو جاتا ہے۔

۶۔ استسقائے صدری ہائیڈروتھوریکس Hydro Thorax اس مرض میں پھیپھڑوں کے جوف کے غلاف میں آبِ خون جمع ہو جاتا ہے۔

۷۔ استسقائے خصیہ ہائیڈروسیل (Hydrocele) اس مرض میں خصیوں کے غلاف کے جوف میں آبِ خون جمع ہو کر فوطے بڑے ہو جاتے ہیں۔

اسباب مرض صحت کی حالت میں ہر ایک عضو کو تر رکھنے کے لیے آبِ خون رستا رہتا ہے۔ اور پھر بذریعہ عروق جاذبہ جذب ہوتا رہتا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی نقص واقع ہو جائے۔ تو رطوبت جمع ہو کر وہ مقام پانی سے بھر جاتا ہے۔ اس نظام کے بگڑنے کے متعدد اسباب ہیں۔

امراض جگر مثلاً ضعف جگر۔ جگر کا سوء مزاج۔ جگر کی سردی۔ جگر کا چھوٹا ہو جانا۔ سرطان جگر۔ تلیف جگر۔ جگر کے مجاور اعضاء و ریدباب الکبد۔ معدے۔ آنتوں۔ طحال اور خصوصاً پھیپھڑوں۔ قلب اور گردوں کے بعض امراض جن میں دوران خون میں سستی اور نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ ورم ریہ۔ ورم اذن القلب۔ سقوط القلب۔ امراض صمامات قلب۔ ورم باریطون منتی۔ تلیف الکبد۔ شدید فقر الدم۔ بعض امراض تغذیہ مثلاً بیری بیری وغیرہ۔

سردی لگنے اور بھیگنے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بعض جلدی امراض کے یکایک زائل ہو جانے سے یا پسینہ وغیرہ کے رک جانے سے بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے۔

علامات مرض استسقائے لحمی میں بدن پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اور اگر کسی ایسے مقام پر انگلی کی نوک کے ساتھ دبایا جائے۔ جہاں ہڈیاں جلد سے قریب تر ہو جاتی ہیں۔ جیسے ٹخنوں پنڈلیوں کے سامنے اور اندر کی طرف تو گڑھا سا پڑ جایا کرتا ہے۔ جو انگلی کا دباؤ ہٹا لینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ دست آتے ہیں۔ جلد تنی ہوئی۔ صاف اور چمک دار ہوتی ہے۔ اور چھونے پر سرد محسوس ہوتی ہے۔ شدید حالات میں مریض کا جسم پھول کر کپا بن جاتا ہے۔ کبھی تناؤ سے جلد بعض مقامات پر پھٹ جاتی ہے۔ جلد کی رنگت مٹیالی اور مردہ سی ہوتی ہے۔

استسقائے زقی میں پیٹ پہلے آگے اور پیچھے کی طرف بڑھنے لگتا ہے پسلیوں کا زیریں کنارہ آگے کی طرف ابھر آتا ہے۔ اس کے بعد کوکھیں بھی ابھرنے

لگتی ہیں پیٹ کے اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے پیٹ کی دیواریں پتلی ہو کر پھیل جاتی ہیں پیٹ کی جلد چمکنے لگتی ہے اور چھونے پر پانی سے بھری ہوئی مشک کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ مریض کو لٹانے پر اس کا پیٹ بہت چوڑا ہو جاتا ہے۔ جلد اور تمام جسم پر خشکی پائی جاتی ہے۔ ڈیافرام کے اوپر کی طرف اٹھ جانے سے تنفس میں تنگی اور کھانسی بھی پائی جاتی ہے پیشاب میں البیومن (رطوبت بیضہ) کا اخراج ہوتا ہے۔

استسقائے طبلی میں پیٹ میں پانی کی جگہ ریاح ہوتے ہیں۔ اور اس میں ہوا سے پھولی ہوئی مشک کی طرح تناؤ ہوتا ہے پیٹ پر ہاتھ مارنے سے طبلے کی مانند آواز ہوتی ہے۔ ناف بہت زیادہ ابھر آتی ہے۔

تشخیص مرض اس مرض کی تشخیص تو چنداں مشکل نہیں۔ البتہ اصل سبب مرض کا پتہ چلانا کسی قدر مشکل ضرور ہوا کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل علامات کو پیش نظر رکھنے سے یہ مشکل کافی حد تک آسان ہو جاتی ہے۔

۱۔ اگر مرض کا تعلق دل یا پھیپھڑوں کی خرابی سے ہو تو آماس پہلے دن پاؤں پر آتا ہے اور پھر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔

۲۔ اگر مرض جگر کی خرابی سے ہوگا کہ آماس پہلے پیٹ پر ظاہر ہوگا۔ اور پھر اجوف نازل پر دباؤ پڑنے سے پاؤں بھی سوج جائیں گے۔

۳۔ اگر مرض گردوں کی خرابی سے ہوگا۔ تو آماس پہلے آنکھ کے پپوٹوں اور چہرے پر ظاہر ہوگا۔ اور پھر تمام جسم سوج کر پھول جائے گا۔

۴۔ اگر مرض کمی خون (انیمیا) کے سبب سے ہوگا۔ تو آماس خفیف ہوگا۔ جو آرام کرنے سے جاتا رہے گا۔ اگرچہ پپوٹوں پر کسی قدر باقی رہ جائے گا لیکن چلنے پھرنے سے نمودار ہو جائے گا۔

جب یہ مرض کمی خون سے رونما ہوتا ہے۔ تو علاج سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اگر جگر یا گردوں کے فعل کی خرابی سے واقع ہو تو بھی مناسب علاج سے فائدہ ہو جاتا ہے لیکن جب دل کی خرابی سے رونما ہو تو علاج بے سود ثابت ہوتا ہے۔

طبی علاج مریض کو پیاس اور بھوک پر صبر کرنا چاہیے۔ اور پانی کی بجائے عرق مکو عرق بادیان پلاتے رہیں۔ اور تھوڑی مقدار میں گرم و خشک غذائیں مثلاً تیتر، بٹیر، چکور وغیرہ کی یخنی گھی کے بغیر گرم مصالحہ ملا کر پلائیں۔ بصورت مجبوری بکری کا شوربا یا یخنی گرم مصالحہ ڈال کر استعمال کرائیں۔ کھانے سے ایک گھنٹہ قبل مناسب ورزش کرائیں۔ رطوبات ناقصہ کو تحلیل کرنے کے لئے گرم حمام یا گرم چشموں کے پانی سے غسل کرائیں۔

اصلاحِ جگر کے واسطے معجون دبید الورد ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے تخم کشوث۔ گل غافث ہر ایک ۵ ماشہ۔ مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ بادیان۔ تخم خربوزہ۔ تخم کاسنی۔ بیخ کاسنی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو عرق مکو۔ عرق بادیان ہر ایک ۸ تولہ میں بھگوئیں اور مل چھان کر آب کاسنی سبز مروق۔ آب گل گرندہ مروق ہر ایک ۳ ماشہ۔ شربت دینار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر بخار بھی ہو تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:- قرص زرشک ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب کاسنی سبز مروق۔ آب مکو سبز مروق ہر ایک ۵ تولہ۔ شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر یہ تدابیر کارگر نہ ہوں تو منضج و مسہل پلا کر تنقیہ کریں۔ اور یہ گولیاں استعمال کرائیں۔

نسخہ:- مرکی۔ صبر زرد۔ بیخ حنظل۔ زنجبیل۔ آنبہ ہلدی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ریوند چینی۔ تربد سفید ہر ایک ۶ ماشہ۔ سناکی ایک تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر لعاب گھیکوار میں گوندھ کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک سے تین گولی تک کھائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

نسخہ:- پیاز عنصل خمیر میں لپیٹ کر بریاں کریں۔ بعدہٗ چار رتی کی مقدار میں چاقو سے تراش کر شربت بزوری میں ملا کر چٹائیں۔ اس سے رطوبات فاسدہ بذریعہ ادرار اخراج پذیر ہو جاتی ہیں۔ نیز برگ کسونڈی ایک تولہ۔ فلفل سیاہ ۲۱ عدد پانی میں پیس کر ہفتہ عشرہ پلانا بھی عمدہ علاج ہے۔ یہ سفوف بھی مفید ہے۔

نسخہ:- ریوند چینی۔ تربد سفید۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ تین ماشہ۔ غاریقون زنجبیل ہر ایک دو ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر شکر سفید ہم وزن ملا کر سفوف بنائیں اور بخار و حرارت نہ ہو تو سات ماشہ ہمراہ شیر خشت ۲ تولہ کھلائیں۔

نوٹ۔ شیر خشت اس مرض کا خاص علاج ہے۔

عرق آسو استسقائے مزمن کے لئے مجرب ہے۔ نسخہ بیاض مرکبات مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے میں دیکھیں۔

یہ ضماد پیٹ پر لگائیں۔

نسخہ ضماد:- مغز فلوس خیار شنبر ۹ ماشہ۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ سنبل الطیب۔ سعد کوفی۔ ریوند چینی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو آبِ مکو سبز میں پیس کر نیم گرم شکم اور اعضاء پر ضماد کریں۔

ڈاکٹری علاج :- اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا ازالہ کریں۔ اگر ہاضمہ خراب ہو یا دست آتے ہوں تو اس کا مناسب علاج کریں۔ عضو ماؤف کو آرام دیں۔ مقوی جسم

ہاتھ پاؤں کے نیچے تکیہ رکھکر اُسے اونچا رکھیں۔ اعضا میں جمع شدہ اخراج آب خون کے لئے مسہلات۔ مدرات۔ معرقات کا استعمال کریں۔ گردوں کی خرابی کی صورت میں مدرات کیا استعمال بے کار ہے۔ بعض اوقات عمل جراحی سے رطوبت خارج کردی جاتی ہے۔ اگر دل کی خرابی سے مرض رونما ہو۔ تو آماسیدہ ٹانگوں پر فلالین کی پٹیاں باندھیں۔ اور مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ اور بطور دوا کیلومل ۳ گرین پلوجیلاپ کمپونڈ ایک ڈرام باہم ملاکر پانی سے کھالیں۔ اور اس کے چھ گھنٹہ بعد ایک خوراک سلفاس میگنیشیا آدھ پاؤ بھر گرم پانی میں حل کرکے پلائیں۔ اگلے روز پھر یہی مسہل دیں۔ تاکہ دستوں کے ذریعہ پانی خارج ہوکر ورم میں تخفیف ہوجائے۔ اور اگر مریض کو پہلے سے دست آتے ہوں تو ایک ہی مسہل کافی ہوگا۔ پھر ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی ایک دیں۔

پلوڈیجی ٹیلس	۱ گرین
پلوسٹلا	۱ گرین
پل ہائیڈرارجرائی	۱ گرین
ایکسٹرکٹ ہائیوسائمس	۱ گرین

سب کو ملاکر ایک گولی بنائیں۔ اور صبح و شام کھلائیں۔ اگر مرض بمشارکت قلب ہو تو یہ گولیاں مفید ہیں۔

سوڈیم نائٹریٹ	$\frac{1}{2}$ گرین
پوٹاسیم ایسی ٹیٹ	۱۵ گرین
ٹنکچر ڈیجی ٹیلس	۵ منم
سیرپ	۱ ڈرام
ایکوا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

اگر مرض قلب کی خرابی سے ہو۔ تو ذیل کا نسخہ مفید ہے۔

پلوسٹلی	۳۰ گرین
پلوڈیجی ٹیلس	۳۰ گرین
کیفین سائٹرس	۳۰ گرین
کیلومل	۵ گرین

سب کو ملاکر بیس پڑیہ بنائیں۔ اور ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار دیں۔ غذا بے نمک دیں

اور تیسرے روز کوئی مناسب دوا رفع قبض کے لئے دیں۔

آج کل تراوش یافتہ رطوبت کے اخراج کے لئے تیز سیمابی مرکبات، مثلاً ایسی ڈرن یا سلرجان دمرسی لل وغیرہ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ جب یہ مرض گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہو تو مدرات کا استعمال مناسب نہیں۔ ورم بار یطون میں مدرات بے کار ہیں۔ لیکن دیگر تمام اقسام میں مؤثر اور مفید ہیں۔

ابتدا میں امونیم کلورائیڈ ۵ گرین سرد پانی میں حل کر کے دن میں ایسی خوراک تین بار دیں۔ اس کے بعد مرسی لل ایک سی سی کا عضلاتی ٹیکہ کریں۔ پائلو کارپین کے جلدی انجکشن سے مریض کو بکثرت پسینہ آتا ہے۔ لیکن یہ دوا قلب و شش کو ضعیف کرتی ہے۔ فساد گردہ کے مریضوں میں کیفین سائٹریٹ کا استعمال مفید ہے۔ شیر خشت اس کا بہترین علاج ہے۔

رفع تنگی تنفس کے لئے نائٹرو گلیسرین یا آکسیجن سنگھائیں۔ ہاضمہ خراب ہو تو پیپسین وغیرہ دیں۔ رفع بے خوابی کے لئے سلفونال یا کلورل ہائیڈریٹ وغیرہ دیں۔ کمی خون کی صورت میں مقویات خولاد دیں۔ تبدیل آب و ہوا کریں۔ آب آنشردہ جگر ۲ اونس اور پورٹ وائن ۲ ڈرام ملا کر پلانا نقر الدم کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ اگر مریض اس سے نفرت کرے تو جگر نرم آنچ پر بھون کر کھلانا مفید رہے۔

استسقائے زقی میں پانی عمل جراحی سے خارج کیا جاتا ہے۔ اور تقویت قلب اور ادرار کے لئے ڈیجی ٹیلین کا زیر جلد ٹیکہ کرتے ہیں۔ اور سالرگان کا عضلاتی انجکشن کرتے ہیں۔

اگر اعصاب میں درد زیادہ ہو تو مسکن ادویہ مثلاً مارفیا۔ لومی نال۔ ویرونال وغیرہ دیں یا دردناک عصب پر برقی رو سے مالش کریں یا یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسیم سائٹریٹ	۵ گرین
سوڈا سیلی سلیٹ	۱۰ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۳۰ منم
ٹنکچر سٹرو فینتھس	۴ منم
سیرپ	½ ڈرام
ایکوا منتھا پپ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے کے بعد دیں۔

غذا غذا ہلکی زود ہضم دیں۔ چوزے اور حلوان کا گوشت۔ ابلی ہوئی مچھلی۔ زردی بیضہ مرغ۔ مرغ تیتر بٹیر کی یخنی۔ جگر۔ گردے۔ مونگ کی دال کی

کھچڑی۔ پالک میتھی۔ ساگو دانہ۔ گیہوں کی روٹی۔ گرم مصالحہ۔ مولی کا اچار۔ سرکہ اور پودینہ وغیرہ کی چٹنیاں استعمال کرائیں۔ شیر خشت پلائیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ ایسی اغذیہ استعمال نہ کریں جن میں مائیت زیادہ ہو۔ پانی کی بجائے عرقیات یا آب آہن تاب استعمال کریں

مٹاپا

مٹاپا سِمَن مُفرِط اوبیسی ٹی (Obesity)

اس مرض میں جسم اور خاص طور پر جسم کے بعض حصے مثلاً پیٹ۔ سرین پشت وغیرہ چربی کی زیادتی سے غیر معمولی طور پر موٹے ہو جاتے ہیں۔

اسباب مرض بعض خاندانوں میں یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ عمر ادھیڑ عمر کے بعد واقع ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً عورتوں کو جب کہ حیض کا آنا موقوف ہو جاتا ہے۔

زیادہ کھانا پینا۔ مرغن اور شیریں و نشاستہ دار اغذیہ کا کثرت استعمال۔ ورزش کی کمی۔ شراب نوشی۔ غدہ نخامیہ۔ غدہ درقیہ۔ کلاہ گردہ۔ وغیرہ کی خرابی اور ان کے داخلی افرازات کی کمی۔ اس مرض کے اسباب مؤیدہ ہیں۔

اقسام مرض:۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ خارجی (ایکسو جنس) جس میں خارجی چربیلے اجزا جسم میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں

۲۔ داخلی (اینڈو جنس) جس میں خارجی غذا میں تو چربیلے اجزا مناسب مقدار میں ہوتے ہیں لیکن بدن میں ان کا جذب و ہضم ناقص ہونے کی وجہ سے وہ جمع ہونے لگتی ہے۔

علامات مرض جسم وزنی اور بے ڈول ہو جاتا ہے۔ اندرونی اعضا مثلاً دل پھیپھڑے وغیرہ اپنے افعال بخوبی انجام نہیں دے سکتے۔ جسیم شخص ورزش نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرہ بھرا بھرا سا اور سارا جسم پھولا ہوا ہوتا ہے ایسے اشخاص نقرس اور عصبی امراض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اور بخار میں مبتلا ہونے سے انہیں زیادہ تکلیف محسوس ہوا کرتی ہے۔ بعض اوقات ان کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔

طبی علاج غذا کم کھائیں۔ اور مرغن چربیلی اور شیریں اغذیہ کا استعمال کم کریں۔ صبح سیر کریں یا کوئی ایک ہلکی ورزش کریں جس سے تھکن نہ ہو اور یہ نسخہ استعمال کریں۔

۱۔ شہد کہنہ (دس سالہ پرانا) ۲ تولہ کی مقدار میں صبح پانی میں ملا کر پئیں۔

۲۔ کندر ایک ماشہ دن میں دو بارہ کھائیں۔

۳۔ جوا کھار یا سندورس ایک ماشہ دن میں دو بار کھائیں۔

۴۔ نانخواہ۔ بادیان۔ سداب۔ زیرہ کرمانی ہر ایک ایک تولہ۔ اک مغسول ۲ تولہ۔ مرزنجوش بورہ ارمنی۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو کوٹ پیس کر ساڑھے چار ماشہ زیرہ کرمانی کے عرق کے ہمراہ دیں۔

ڈاکٹری علاج

روغنی۔ شیریں اور نشاستہ دار اغذیہ مثلاً آلو۔ شکر۔ دودھ۔ مکھن۔ بالائی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ سو۔ رات میں سات گھنٹے سے زیادہ نہ سوئیں۔ ہر روز سیر کریں۔ ہلکی ورزش کریں۔ بھوک سے کم کھائیں۔ پانی کم پئیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ ہر روز صبح نہار منہ ایک گلاس گرم پانی چسکی لے لے کر پئیں۔

اگر غدہ درقیہ کے فعل کی خرابی موجب مرض ہو تو جس کی علامات پاؤں کا بھاری ہونا حافظہ کا خراب ہونا۔ سردی کا زیادہ احساس وغیرہ ہیں۔ تو تھائرائیڈ گلینڈ ½ گرین روزانہ کھائیں اور رفتہ رفتہ اس کی مقدار بڑھاتے جائیں۔ حتیٰ کہ ہر ہفتہ ایک پونڈ وزن کم ہو جائے۔

اگر پیچوٹری گلینڈ کی خرابی کے باعث ہو جس کی علامات بالوں کا گرنا۔ اعضائے تناسل کا چھوٹا یا دبلا ہوتا ہے۔ تو پیچوٹری گلینڈ ½ گرین کھلائیں۔

اگر دونوں غدوں کی خرابی شامل ہو۔ تو تھائرائیڈ گلینڈ ½ گرین۔ پیچوٹری نصف گرین ملا کر دیں۔ اگر عورتوں میں غدہ تناسلی کی خرابی موجب مرض ہو۔ تو انوسائیکلین ۵ گرام کا ہر تیسرے یا چوتھے روز ٹیکہ کریں۔

اگر مریض کو قلب یا گردوں کی کوئی بیماری ہو۔ تو اسے دبلا کرنے کے لئے سرکہ وغیرہ کھاری ادویہ کا دینا خطرناک ہوتا ہے۔

ڈی ساکسن ہائیڈروکلورائیڈ (Desoxyn Hydrochloride) نہایت عمدہ دوا ہے۔ اس کی دو سے تین گولیاں کھانا کھانے سے پہلے کھلائی جاتی ہیں۔ اس سے مٹاپا بہت جلد زائل ہو جاتا ہے۔

چھٹا حصّہ

امراض دہن

منہ۔ زبان اور دانتوں کی بیماریاں

منہ غذا کی نالی کا ابتدائی دہانہ ہے ۔ اس کے جوف کی شکل بیضوی ہوتی ہے۔ اس کے سامنے دونوں لب ۔ دونوں جانب ہر دو رخسارے وغیرہ سخت تالو اور بالائی جبڑے کے دانت ۔ نیچے زبان اور زیریں جبڑے کی اندرونی سطح ہوتی ہے۔ اس جوف کو لعاب دار جھلی استر کرتی ہے۔ جو سامنے لبوں کی جلد سے اور پیچھے حلق کی لعاب دار جھلی سے ملی رہتی ہے۔

ہونٹ مخصوص شکل کی دو لحمی ختیاں ہیں۔ جو منہ کو سامنے کی طرف سے بند رکھتی ہیں۔ ان کے باہر کی طرف جلد اور اندر کی طرف مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے۔ دونوں لب میں وسط پیچھے کی طرف سے بالائی اور زیریں جبڑوں کے مسوڑھوں سے مخاطی جھلی کی ایک چنٹ کے ذریعے وابستہ رہتے ہیں۔

رخسار لحمی پردہ ہیں اور منہ کے پہلوی حصے مکمل کرتے ہیں۔ اور ان کے باہر جلد ہے اور اندر مخاطی جھلی کا استر ہوتا ہے۔

دانت دانت دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بچپن میں نکلتے ہیں جنہیں دودھ کے دانت (Teeth) کہتے ہیں۔ یہ تعداد میں بیس ہوتے ہیں۔

نیچے کے دانت اوپر کے دانتوں کی نسبت پہلے نکلتے ہیں۔

چھ برس کی عمر کے بعد دودھ کے دانت گرنے لگتے ہیں۔ اور ان کی بجائے دائمی دانت (Permanent Teeth) نکلنے شروع ہوتے ہیں یہ تعداد میں بتیس ہوتے ہیں۔ سامنے کے دانت کترنے کا کام دیتے ہیں۔ کچلیاں چیرنے کا اور

داڑھیں پیسنے کا۔

مسوڑھے گلابی رنگ کی یہ بلندیاں دانتوں کے گرد پائی جاتی ہیں۔ ان کی ساخت میں ریشہ دار مادہ ہوتا ہے۔ ان پر لعاب دار جھلی لگی رہتی ہے۔

زبان ایک مثلث شکل کا لحمی عضو ہے۔ جو قوتِ ذائقہ کا خاص آلہ ہے۔ اس کے علاوہ چبانے۔ چوسنے نگلنے اور بولنے میں مدد دیتی ہے۔ زبان کی نچلی سطح ایک چنٹ دغریم تکوئی سے ذریعہ زیریں جبڑے کے اندر کی طرف چسپاں ہے۔ زبان اپنی پوری لمبائی میں دو حصوں پر منقسم ہے۔ اس کی ترکیب میں عضلات کے پانچ جوڑے شامل ہیں۔ زبان کے اوپر استر کرنے والی جھلی دو پرتوں سے بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ سخت گرم چیز کھانے سے اوپر کا پرت ضایع ہو جاتا ہے۔ اور زبان غیر معمولی طور پر حساس ہو جاتی ہے۔ اس کی رگیں اور پٹھے زیریں پرت میں پھیلتے ہیں اس کے علاوہ زیریں پرت میں بھٹتی کی مانند زبین منتم کے چھوٹے چھوٹے ابھار پائے جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے زبان میں کھردراپن پایا جاتا ہے۔ یہ ابھار قوت ذائقہ میں امداد دیتے ہیں۔

"ہونٹ کی پھنسیاں"

ہونٹ کی پھنسیاں — بثورالشفت — ہرپیز لیبی ایلس

(Herpes Labialis)

اس مرض میں کبھی دونوں لبوں پر اور کبھی نیچے کے لب پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

اسبابِ مرض ہضم کی خرابی، خراش لب، سردی لگنا، جگر یا شش کی خرابی وغیرہ۔

علاماتِ مرض ان میں پہلے شفاف رطوبت ہوتی ہے اور بعد میں زردی مائل یا مواد یا پیپ وغیرہ کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ مقام مرض پر خارش ہوتی ہے۔ اور دانوں میں سے رطوبت نکل کر جسم کو ایک کھرنڈ سا بنا دیتی ہے۔ اس مرض کے ہمراہ یا اس کے بعد عصبی درد ہوا کرتا ہے۔

طبی علاج مرہم سفیدہ لگائیں یا رسوت و صندل سرخ آبِ مکو میں گھس کر لگائیں۔

سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ کافور ایک ماشہ گل ارمنی ۳ ماشہ باریک پیس کر

مکھن ایک تولہ میں ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج پھنسیوں پر کلوڈین لگائیں۔ دن کو ۵ گرین کیلومل کھلا کر صبح سڈلٹز پوڈر کی دو پڑیاں کھائیں۔ اگر پھنسیاں زخموں کی صورت اختیار کر لیں تو زنک آئنٹمنٹ لگائیں۔ اگر درد ہو تو فیناسٹین ۵ گرین۔ پوٹاسیم برومائیڈ ۱۰ گرین ملا کر کھائیں۔

اگر مرض کے بعد عصبی درد کی شکایت ہو۔ تو چند دن تک یہ نسخہ پلائیں۔

سوڈیم سیلی سلیٹ	۱۰ گرین
فیناسٹین	۷ گرین
سپرٹ آف اورنج فلاورز	۱۰ منم
ایکوا	تا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

غذا لطیف اور زود ہضم اغذیہ کھلائیں۔ ہاضمہ کی اصلاح کی طرف خاص توجہ دیں۔

ہونٹ پھٹنا

ہونٹ پھٹنا تشقق الشفتہ کریکڈ لپس (Cracked Lips)

اکثر سردی کے سبب نیچے کا ہونٹ پھٹ جاتا ہے۔ یہ مرض سلی اور خنازیری مزاج کے بچوں کو زیادہ رونما ہوتا ہے۔

علاج ویزلین یا کولڈ کریم لگائیں۔ یا سلور نائیٹریٹ پوری احتیاط سے تمام مقام ماؤف پر لگائیں۔

"جوشش دہن"

اس مرض میں منہ کے اندر کی جھلی (میوکس ممبرین) میں سوزش یا ورم ہو جاتا ہے اس مرض کی چھ قسمیں ہیں۔ جن کا مفصل بیان ذیل میں دیا جاتا ہے۔

۱۔ منہ آنا

منہ آنا

منہ آنا التہاب الفم سمپل سٹوما ٹائی ٹس (Simple Stomatitis)

منہ کی سوزش — سوزشِ دہن نزلی — کٹارل سٹوما ٹائٹس
(Catarrhal Stomatitis).

اس مرض میں منہ کے اندر کی جھلی سرخ اور متورم ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض کسی تیز یا چرپری یا کھاری چیز کے کھانے سے منہ میں خراش کا ہونا کسی ٹوٹے ہوئے یا بوسیدہ دانت کا منہ میں خراش کرنا۔ ناک یا حلق کی سوزش کا منہ کی طرف بڑھ جانا۔ بدہضمی، سرخ بخار وغیرہ۔

علامات مرض منہ کی اندرونی جھلی سرخ اور متورم ہو جاتی ہے۔ زبان بھی کسی قدر سوج جاتی ہے۔ منہ سے رال بہتی ہے۔ تنفس سے بدبو آتی ہے منہ میں چھوٹے چھوٹے زخم ہو جاتے ہیں جس سے نگلنے اور چبانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

طبی علاج برگ حنا ایک تولہ آدھ سیر پانی میں بھگو کر اس سے کلیاں کرائیں یا پھٹکری ۲ ماشہ اور سہاگہ ۲ ماشہ ایک چھٹانک پانی میں حل کر کے اس سے کلیاں کرائیں۔ اور سہاگہ بریاں ۱ حصہ شہد ۴ حصہ میں ملا کر روئی کی پھریری سے منہ میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج دافع تعفن ادویہ سے کلیاں کرائیں منہ کو صاف رکھیں۔ اس مقصد کے لئے ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں۔

بورک ایسڈ پاؤڈر	۲۰ گرین
سوڈیم بائی کاربونیٹ	۲۰ گرین
ایکوا	۴ اونس

یا

پوٹاسیم کلوریٹ	۴۰ گرین
ایکوا	۴ اونس

اس کے بعد منہ میں لگانے کے لئے گلیسرین آف بورک یا گلیسرین آف ٹینن یا کاربالک گلیسرین کا استعمال کرائیں۔

بدہضمی ہو تو اسے رفع کریں۔

۲۔ منہ کے چھالے

منہ کے چھالے | تُھوواکم | ایفتھس سٹوماٹائی ٹس
(Aphthous Stomatitis)

منہ کی پھنسیاں | بثورِ فم | ویسی کیولر سٹوماٹائی ٹس
(Vesicular Stomatitis)

اس مرض میں چھوٹے چھوٹے خاکستری یا سفید رنگ کے نقاط ظاہر ہوں۔ لبوں اور زبان پر اور رخساروں کے اندر کی طرف پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ نقاط دیکھنے میں تو چھوٹے چھوٹے آبلے معلوم ہوتے ہیں لیکن چھونے پر سخت محسوس ہوتے ہیں۔

اسبابِ مرض یہ مرض زیادہ تر شیر خوار بچوں کو ہوتا ہے اور خاص طور پر اُن بچوں کو جن کی پرورش بازاری دودھ پر ہوتی ہے۔ اس مرض کا بڑا سبب بدہضمی ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرض بڑوں میں بھی رونما ہو جاتا ہے جنہیں نقرس کی شکایت ہوتی ہے۔

علاماتِ مرض منہ میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ کھانے پینے اور لیٹنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ ہلکا بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ کبھی دست اور قے آنے لگتے ہیں۔

طبّی علاج زخموں پر صبح و شام زرورد چھڑکیں۔
نسخہ: زرورد۔ کباب چینی۔ کتھہ سفید۔ مغز کنول گٹہ۔ گل سرخ گلنار۔ ملٹھی۔ دانہ الائچی خورد۔ جملہ ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور کام میں لائیں۔
مازو اور پھٹکڑی بریاں ہم وزن لے کر کوٹ پیس کر زخموں پر چھڑکنا نہایت مفید ہے۔
نیز مہرہ گھس کر لگانا بھی مفید ہے۔
پھٹکڑی اور سہاگہ ہم وزن پانی میں حل کر کے کلیاں کرائیں۔

ڈاکٹری علاج اندرونی طور پر پوٹاسیم کلوریٹ نہایت مفید ہے۔ بچے کو دو یا تین گرین اور بڑے کو۔ اگرین پوٹاسیم کلوریٹ ایک اونس پانی میں حل کر کے ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ اس دوا کے لوزنجز (ٹکیاں) منہ میں رکھ کر چوسیں۔ ہاضمہ کی اصلاح کریں۔ قبض ہو تو اسے رفع کریں۔ اگر بچے کو دست آتے ہوں۔ تو دن میں تین یا چار مرتبہ ایک ایک چمچہ چائے بھر لائم واٹر یا چاک مکسچر بمقدار

ایک دو ڈرام دن میں تین بار دیں۔

غذا۔ لطیف اور زود ہضم دیں۔ نیز مصالحہ دار اغذیہ سے پرہیز کریں۔

۳۔ منہ کے زخم

منہ کے زخم — قروحُ الفم — السرے ٹو سٹو مے ٹائی ٹس

(Ulcerative Stomatitis)

منہ کے بدبودار زخم — قروحِ دہن متعفن — فیٹڈ سٹو مے ٹائی ٹس

(Fetid Stomatitis)

یہ مرض پانچ چھ برس کی عمر سے لے کر چودہ برس کی عمر کے بچوں کو ہوتا ہوا کرتا ہے اگلا ہے یہ وبا کی صورت میں پھیلا کرتا ہے۔ یہ مرض زیادہ تر ایسے بچوں یا اشخاص کو ہوا کرتا ہے جن کی صحت خراب اور غذا ناقص ہوا کرتی ہے۔

علاماتِ مرض — اس مرض میں عموماً مسوڑھے متورم ہوا کرتے ہیں۔ ان کا رنگ گہرا اور ارغوانی ہوا کرتا ہے۔ اور ان پر خاکستری رنگ کا میل لگا ہوا ہوتا ہے جسے علیحدہ کرنے پر زبان سے خون نکلنے لگتا ہے۔ ابتدائے مرض میں مریض کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ بالائی ہونٹ سوجا ہوا ہوتا ہے۔ پھر رخسارہ بھی سوج کر دردناک ہو جاتا ہے اگر زخم بڑھ جائیں تو دانتوں کی جڑیں برہنہ ہو جاتی ہیں۔ مناسب علاج سے ہفتہ عشرہ میں مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

طبی علاج — پھٹکری بریاں کو شہد میں ملا کر زخموں پر لگائیں۔ یا

اذخر۔ چھالیہ۔ پوست کیکر۔ پوست جھربیری۔ برگ عنب الثعلب کشنیز جملہ ہم وزن سب ادویہ کو دس گنا پانی میں جوش دے کر اس سے کلیاں کریں۔

طباشیر۔ کتھ۔ مغز کنول گٹہ۔ دانہ الائچی۔ کباب چینی۔ زہر مہرہ۔ گل ارمنی جملہ ہم وزن کوٹ پیس کر کپڑچھان کریں۔ اور پھر کسی قدر کافور ملا کر زخموں پر چھڑکیں۔

ڈاکٹری علاج — مریض کے منہ کو پاک صاف رکھیں۔ اس مقصد کے لئے پوٹاسیم کلوریٹ ایک اونس پانی میں ملا کر، ۲۰ گرین پوٹاسیم کلوریٹ اور پھٹکری (ایلم) ۲۰ گرین ایک اونس پانی میں ملا کر ۱۵ گرین کاربالک ایسڈ ایک اونس پانی میں ملا کر اس سے دن میں چند بار کلیاں کریں۔ اور دو تین بار منہ میں گلیسرین آف بوریکس لگائیں۔

اندرونی طور پر ۵ سے ۱۰ گرین پوٹاسیم کلوریٹ ایک اونس پانی میں ملا کر ایسے ایک

ایک خوراک دوا بمناسبت عمر دن میں دو تین بار دیں۔ مرض کے ازالہ کے بعد کمزوری کو رفع کرنے کے لئے کاڈلیور آئل یا سکاٹس ایملشن یا کوئی اور مقوی دوا دیں۔

غذا:۔ لطیف۔ زود ہضم اور مقوی دیں۔ نفاخ اغذیہ سے پرہیز کریں۔

۴۔ آکلہ

منہ کی سڑان — آکلۃ الفم — کنکرم اورس

(Cancrum Oris)

گوشت خورہ — غانغرانیۃ الفم — گنگرینس سٹومے ٹائی ٹس

(Gangranous Stomatitis)

اس مرض میں منہ کے اندر شدید سوزش ہو کر سڑان ہو جاتی ہے۔ جس کا سبب بعض جراثیم تعفن بتائے جاتے ہیں۔

اسبابِ مرض یہ ایک قسم کی نہایت خطرناک سوزش دہن ہے۔ جس میں دو سے پانچ برس تک کی عمر کے کمزور اور گندے بچے مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ غریب والدین کے بچوں میں ملیریائی یا موسمی بخاروں اور کبھی خسرہ کے بعد یہ مرض رونما ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض مقام ماؤف پر سخت درد ہوتا ہے۔ رخسارہ متورم ہو جاتا ہے۔ اور ورم کے عین درمیان میں ایک گہرے سرخ رنگ کا داغ نظر آتا ہے۔ گال سخت محسوس ہوتا ہے۔ منہ سے سخت بدبو آتی ہے۔ تھوک بکثرت بہتی ہے۔ مسوڑھے پلپلے ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی دانت جھڑ جاتے ہیں۔ تیز بخار ہو جاتا ہے۔ مریض کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ کبھی ہونٹ گل کر جھڑ جاتے ہیں۔ وغیرہ

طبی علاج اگر مریض برداشت کر سکے۔ تو ماؤف رخسار پر چند جونکیں لگائیں۔ اور سندروس کو باریک پیس کر زخم پر چھڑکیں۔

کافور ایک ماشہ۔ تخم ریحان ۲ ماشہ۔ پوست بیار سوختہ ۴ ماشہ۔ آدمی کے بال جلائے ہوئے ۸ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر زخم پر چھڑکیں۔

زرنیخ سرخ کو پیس کر قدرے موم و روغن گل میں ملا کر زخم پر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج اس کو معمولی نہ سمجھیں۔ بلکہ فوراً کسی لائق ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ زخموں کو ہائیڈروجن پرآکسائیڈ سے صاف کریں۔ یا زخم کو نائٹرک ایسڈ کے ساتھ بہ احتیاط تمام جلا ڈالیں۔ اس امر کا خیال رہے کہ آس پاس کا تندرست گوشت نہ جلنے

پائے۔ اس کے بعد ۵ گرین فی پائنٹ والے پرمینگنیٹ آف پوٹاش لوشن سے یا ہلکے کانڈیز لوشن (ایک ڈرام ۱۰ اونس پانی میں ملاکر) سے بار بار غرغرے کرائیں۔ اور دن رات میں بار بار ہائیڈروجن پر آکسائیڈ سولیوشن بذریعہ آلہ دوا پاش منہ میں چھڑکتے رہیں۔ اگر زخم سے خون بہتا ہو تو لائیکوار ایڈرینے لین (ایک ہزار میں ایک طاقت کا) میں روئی کی پھریری تر کرکے زخم پر لگائیں۔ اگر منہ سے بدبو آتی ہو تو مقام ماؤف پر کانڈیز فلوئیڈ لگا کر بعد کو ذرا سا ایکلیٹس آئل لگائیں پینے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

سپرٹ امونیا ایرومیٹک		۵ منم
ٹنکچر نکس وامیکا		۳ منم
ٹنکچر سنکونا کو		۲۰ منم
ڈیکاکشن سنکونا	تا	½۱ اونس

سب کو ملالیں۔ اور ایک ایسی خوراک دن میں تین بار دیں۔

غذا دودھ، شوربا یخنی۔ انڈے وغیرہ دیں۔ بھل، آلو، بینگن، مسور کی دال سرخ مرچ زیادہ نمک۔ گرم مصالحہ ترشی۔ گڑ تیل سے پرہیز کریں۔

۵۔ منہ کے سفید زخم

منہ کے سفید زخم — قُلاع — تھرش (Thrush)

منہ کی پھپھوندی — شعورش بہن جرانیمی، پیراسے ٹک سٹومے ٹائی ٹس (Parasitie Stomatitis)

یہ ایک چھوت دار مرض ہے جس میں منہ کے اندر چھوٹے چھوٹے زخم ہوجاتے ہیں۔ جن پر دہی کی مانند سفید رطوبت جمی ہوتی ہے۔ جو ایک قسم کے نباتی کرم اوئیڈیم البینی کنس (Oidium Albicans) کی پھپھوندی ہوتی ہے۔

اسباب مرض یہ مرض عام طور پر شیر خوار بچوں میں رونما ہوتا ہے۔ جن کی پرورش بازاری دودھ پر ہوتی ہے۔ اور جن کی دودھ پلانے والی شیشی کو مناسب طریقہ پر صاف ستھرا نہیں رکھا جاتا۔

بعض بچوں میں یہ مرض ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ مرض سل کے آخری درجہ اور بعض بخاروں میں بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔

علامات مرض شروع شروع میں منہ کی اندرونی جھلی پر سرخ دھبے پیدا ہوجاتے

ہیں جن پر سفید نقاط ہوتے ہیں۔ یہی نقاط آپس میں مل کر سفید زخم بن جاتے ہیں۔ جن پر دہی کی مانند کی سفید رطوبت چمٹی ہوئی ہوتی ہے۔ جو چھڑانے سے چھٹتی نہیں اگر اسے صاف کیا جائے تو نیچے سے زخم نمودار ہو کر کسی قدر خون نکل پڑتا ہے۔

عام طور پر یہ مرض لبوں کے اندر کی طرف اور زبان کے نیچے ہوا کرتا ہے اس صورت میں یہ خطرناک نہیں ہوتا۔ لیکن اگر یہ حلق سری اور معدہ تک پھیل جائے تو پینے۔ نگلنے سانس لینے میں مشکل پیش آتی ہے۔

طبی علاج قبض ہو تو رفع کریں۔ دست آتے ہوں تو ان کا مناسب طریقہ پر تدارک کریں۔ اگر مرض معمولی ہو۔ تو علاج کی ضرورت نہیں۔ اگر زیادہ شدید ہو تو تسکین حرارت کے لئے یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ تخم خرفہ ۴ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ پانی میں نکال کر شربت نیلوفر ملا کر پلائیں۔

آبلوں پر یہ دوا چھڑکیں۔ نہایت ہی مجرب ہے۔

نسخہ:۔ کتھہ سفید۔ الائچی خورد۔ گل سرخ ہر ایک دو ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ توتیائے سبز بریاں ۱/۲ رتی۔ سب کو بار یک پیس کر کام میں لائیں۔

ڈاکٹری علاج بچے کو پاک و صاف رکھیں۔ اس کی غذا کی طرف مناسب توجہ دیں۔ دودھ پینے کے بعد بچے کے منہ کو۔ اگرین فی اونس والے نیم گرم بورک لوشن سے دھو ڈالیں۔ اس کے بعد گلیسرین آف بورکس روئی کی پھریری کے ذریعہ لگائیں۔

اگر اس سے مرض کا ازالہ نہ ہو تو

گلیسرین آف کاربالک ایسڈ	۱ حصہ
گلیسرین	۲ حصہ

باہم ملا کر صبح و شام منہ میں لگائیں۔

اگر مرض گلے کے اندر تک پھیل جائے۔ تو پوٹاسیم کلوریٹ کا اندرونی طور پر دینا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اگر مریض کمزور ہو تو سکاٹس ایملشن یا کیمیکل فوڈ وغیرہ مقویات کا استعمال کرائیں جنشن وائیلٹ سولیوشن ایک فی صدی کا لگانا بھی مفید ہے۔

پارہ سے منہ آنا

پارہ سے منہ آنا — جوشش دہن سیمابی — مرکیوریل سٹومے ٹائی ٹس
(Mercurial Stomatitis)

مرکبات سیماب کے کثرت استعمال سے منہ آجاتا ہے بعض حالتوں میں پارہ کی تھوڑی مقدار سے بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ شنگرف کی کانوں میں کام کرنے والے۔ تھرمامیٹر بنانے والے اور وہ اشخاص جن کے گردے ماؤف ہوتے ہیں۔ وہ اس مرض میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

علاماتِ مرض پہلے منہ کا مزا کڑوا ہو جاتا ہے۔ ازاں بعد اوپر کے مسوڑھے درد کرنے لگتے ہیں۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ زبان متورم ہو جاتی ہے۔ دانت ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ رال بکثرت بہتی ہے۔ شدید صورتوں میں دانت گر جاتے ہیں۔ جبڑے کی ہڈیاں گل جاتی ہیں۔ اور مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔

طبی علاج پارہ کا استعمال ترک کردیں۔ اور زرد چنبیلی کے پتے۔ مازو سبز۔ گوکنار ہر ایک ۶ ماشہ سب کو نصف سیر پانی میں ڈال کر جوش دے لیں۔ اور اس سے غرغرے کرائیں پینے کو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ گل سرخ بجرائتہ۔ شاہترہ۔ عشبہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ صندل سرخ پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۴ ماشہ۔ جوشاندہ بنائیں۔ اور اس میں ۲ تولہ شہد ملا کر پلائیں۔

پھٹکڑی اور سہاگہ کو پانی میں حل کر کے کلیاں کرانا بھی مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج پارہ کا استعمال قطعی طور پر موقوف کردیں اور میگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام ۱/۲ چھٹانک پانی میں حل کر کے پلائیں تاکہ دو ایک دست آجائیں۔

پھر ذیل کے نسخہ سے کلیاں کرائیں۔

ایلم ایکسی کیٹ (پھٹکڑی بریاں)	۸۰ گرین
ٹنکچر امرہی	۳ ڈرام
گلیسرین	۳ ڈرام
ایکوا روزی	۱۰ اونس

اس دوا کو نیم گرم کر کے دن رات میں تین یا چار مرتبہ کلیاں کرائیں۔

ذیل کا نسخہ پینے کو دیں۔

پٹاسیائی آئیوڈائیڈ	۵ گرین
سوڈیائی سلف	۱ ڈرام
سپرٹ امونیا ایرومیٹکس	۲۰ منم
سپرٹ کلوروفارم	۱۰ منم
انفیوزن جنشائی کمپوزٹس تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

غذا لطیف، زود ہضم اور مقوی دیں۔ ترشی اور شیرینی سے پرہیز کریں۔ گرم اغذیہ بھی نہ دیں۔

قِلّت و کثرتِ بُزاق

لعابِ دہن کی کمی	قلّتِ بُزاق	زیروسٹومیا	(Xerostomia)
لعابِ دہن کی زیادتی	کثرتِ بُزاق	ٹایالزم	(Pryalism)

اس مرض میں تھوک پیدا کرنے والی گلٹیوں میں طبعی تحریک کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے تھوک کم یا زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے۔

اسبابِ مرض قلّتِ بزاق کے اسباب میں بخار اور خاص طور پر ٹائیفائیڈ بخار بعض قسم کی سمی ادویات کے اثرات جسمانی رطوبات کا بکثرت ضائع ہو جانا جیسے کہ کثرت اسہال ہو ذیابطیس میں ہوا کرتا ہے۔ کن پیڑے وغیرہ بھی شامل ہیں۔

کثرتِ بزاق کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

قلاعِ دہن۔ جوشِشِ دہن۔ گوشت خورہ۔ منہ میں کسی قسم کا خراش کا ہونا۔ زخمِ دہن۔ منہ یا زبان کا چھل جانا۔ سوزشِ زبان۔ عصبی خراش۔ کن پیڑے۔ خرابیٔ معدہ وغیرہ۔

علاماتِ مرض منہ میں اس کثرت سے تھوک پیدا ہوتا ہے کہ مریض کے لئے کھانا، پینا، بولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر مرض رفع نہ ہو تو مریض لاغر ہو جاتا ہے۔

قلتِ بزاق میں منہ خشک ہوتا ہے۔ غذا کے اجزا دانتوں میں لگے رہ جاتے ہیں۔ اور ان میں جراثیم پیدا ہو کر بدبو آنے لگتی ہے۔ زبان پر میل جمی ہوتی ہے منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے بھوک رک جاتی ہے۔ غذا کا چبانا اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ بھی اکثر خراب رہتا ہے۔ بعض اوقات مریض کے لئے بولنا تک دشوار ہو جاتا ہے۔ وغیرہ۔

علاج:- اگر منہ میں خراش کی وجہ سے زیادہ تھوک آئے۔ تو ذیل کا نسخہ دیں:-

پوٹاسیم کلوریٹ	۱ ڈرام
ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	۱ ڈرام
گلیسرین	۱ اونس
ایکوا	۱۲ اونس

سب کو ملا لیں۔ اور اس میں سے ۱ ڈرام چار اونس پانی میں ملا کر غرغرے کریں۔

اگر عصبی خرابی کی وجہ سے ہو۔ تو ٹنکچر بیلاڈونا ۱۰ قطرے ایک اونس پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔ اگر پارہ کی حرارت سے یہ مرض لاحق ہو۔ تو ایلم ایکسی کٹیا ۱۰ گرین ٹنکچر مرہ ایک ڈرام ڈسٹلڈ واٹر ۲ اونس سے غرغرے کرائیں۔

اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسی کلوراس	۱۰ گرین
پوٹاسی آئیوڈائیڈ	۵ گرین
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ بوند
پانی	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں

قلت بزاق کی صورت میں لیموں تیز ۔ لائم جوس ۔ اور میوؤں کا رس بکثرت دیں۔ اگر غدود لعاب دہن کی خرابی سے ہو۔ تو

مسٹرڈ	۵ گرین
جنجر	۵ گرین

ملا کر کھلائیں۔

غذا قلت لعاب دہن میں دودھ۔ دہی لیمن ۔ لائم جوس آش جو وغیرہ دیں۔ کثرت لعاب دہن میں بھنا ہوا گوشت ۔ کباب ۔ کوفتہ ۔ چائے ۔ انڈے ۔ گیہوں کی روٹی دیں۔

"زبان کا ورم"

زبان کی سوجن — ورم اللسان — گلوسائی ٹس (Clossitis)

اسباب مرض بدہضمی ۔ غذا کا فساد ۔ خرابی دندان ۔ شدید بخار ۔ چیچک ۔ خنازیر ۔ آتشک ۔ پارے کا استعمال ۔ پیاز میں زیادہ چونہ کھانا وغیرہ۔

علامات مرض زبان سوج جاتی ہے ۔ زبان منہ سے باہر ہوجاتی ہے ۔ اور اس میں درد ہوتا ہے ۔ نگلنے کھانے اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے ۔ منہ سے لعاب بہتا ہے ۔ چہرہ سرخ یا نیلگوں ہوتا ہے ۔ بے چینی اور بخار ہوتا ہے۔

طبی علاج رفع درد اور تحلیل ورم کے لئے باہر گلے پر سینک کریں ۔ یا پلٹس باندھیں ۔ قبض ہو تو روغن بید انجیر اور آب گرم سے حقنہ کریں ۔ یا ذیل کے نسخہ سے

غرغرے کرائیں۔

نسخہ:۔ کشنیز خشک ایک تولہ کو گلاب میں جوش دیں۔ اور اس میں سماق ۶ ماشہ حل کر کے استعمال کرائیں۔

شدتِ ورم میں زبان پر چند جونکیں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج ہر قسم کی خراش کو رفع کریں کیسٹر آئیل سے حقنہ کریں۔ ورم زیادہ ہو تو مقامِ ورم پر چند جونکیں لگوائیں یا باہر کی طرف گلے پر رائی یا ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔ اور یہ دوا پلائیں

پوٹاسی کلوراس	۲۰ گرین
ٹنکچر سنکونا	۵ بوند
پانی	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

پھٹکڑی	۱ ڈرام
پوٹاسی کلوراٹیڈ	۱ ڈرام

پانی میں حل کر کے کلیاں کرائیں۔ اگر دم بند ہونے لگے۔ تو ہوا کی نالی میں سوراخ کر کے تنفس کو جاری رکھیں۔

غذا سرد اور پتلی غذا دیں۔ مثلاً دودھ اور آشِ جو وغیرہ۔ گرم اور مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔ اگر مریض کھانے سے معذور ہو تو بذریعہ حقنہ غذائی یا ناک کی راہ حلق میں ربڑ کی نالی داخل کر کے معدہ میں غذا پہنچانے کی کوشش کریں۔

"زبان کا پھٹنا"

زبان کا پھٹنا   شقاقُ اللسان   فشر آف دی ٹنگ

(Fissure of The Tongue)

اسبابِ مرض بدہضمی نیز مصالحہ دار غذائیں کھانا۔ پان میں زیادہ چونہ کھانا۔ چٹنی۔ اچار یا ترشی کا کثرت استعمال۔ معدے کی خرابی وغیرہ

علاماتِ مرض زبان جگہ جگہ سے پھٹ جاتی ہے۔ جس سے کھانے اور بولنے میں دقت پیش آتی ہے۔

طبی علاج کاکڑا سینگی - دانہ الائچی خورد - لودھ گجراتی - زیرہ سفید - کات سفید - طباشیر سنگ جراحت جملہ ہم وزن باریک پیس کر زبان پر لگائیں۔

رفع قبض کے لئے اطریفل یا مربہ آملہ دیں - یا روغن بید انجیر سے مسہل دیں۔

سہاگہ بریاں لعاب بہدانہ میں ملا کر زبان پر لگائیں - یا بکری کے دودھ یا گائے کے تازہ دودھ سے کلیاں کرائیں - زبان پر توتے کی سیاہی لگانے سے بہت آرام محسوس ہوتا ہے سیاہی لگانے کے بعد منہ کو ڈھیلا چھوڑ دیں تاکہ رال ٹپک جائے۔

ڈاکٹری علاج کھانا کھانے کے بعد کسی کھاری لوشن مثلاً سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین پانی ایک اونس یا

بورک ایسڈ ۵ گرین
پانی ۱ اونس

سے کلیاں کرائیں - اس کے بعد گھی یا مکھن لگائیں - کیسٹر آئل یا میگنیشیا سے مسہل دیں - ہاضمہ کی اصلاح کریں۔

غذا - ساگودانہ - فیرنی - دودھ وغیرہ دیں۔

لکنت

ہکلانا ثقل اللسان سٹیمرنگ (Stammering)

مریض تسلسل کے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا - بلکہ بعض الفاظ کی ادائیگی میں اسے دقت محسوس ہوتی ہے۔

اسباب مرض زبان کے نچلے بندھن کا پیدائشی طور پر تنگ یا چھوٹا ہونا (Ranula) یا کسی زخم وغیرہ کی وجہ سے اس میں گرہ پڑ جانا - زبان کے اعصاب حرکت کا ضعف - عضلات حنجرہ کا ضعف - شدید دماغی اور عصبی صدمات - وراثت وغیرہ

علامات مرض مریض مسلسل گفتگو نہیں کر سکتا - بعض اشخاص گاتے یا تقریر کرتے وقت نہیں ہکلاتے - لیکن گفتگو کرتے وقت یہ نقص پیدا ہو جاتا ہے - بعض گفتگو کرنے وقت ہکلاتے ہیں - لیکن آہستہ کانا پھوسی کرتے وقت نہیں ہکلاتے۔

طبی علاج لقوہ یا فالج موجب مرض ہو تو کشتہ گئودنتی ایک قرص معجون جوگراج گوگل ۵ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھلائیں - یا روغن قسط کی گردن کے مہروں پر مالش کریں - ریلنگ، ہیضہ، تپ محرقہ ایسی حاد بیماریوں کے بعد اگر لکنت لاحق

ہو جائے۔ تو خمیرہ ابریشم عنبری و عناب ۱۱۱ ہمراہ عرق شیر ۱۲ تولہ۔ عرق ماء الجبین ۱۲ تولہ شربت عناب ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ یا مغز بادام ۵ دانہ پانی میں گھس کر چٹائیں۔

عاقر قرحا ۳ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۳ ماشہ پیس کر شہد ایک تولہ میں ملا کر دن میں چند بار زبان پر ملیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کی صحت عامہ کو بحال کریں۔ اسے خوش و خرم رہنے کی تلقین کریں۔ غذا کے بعد کاڈلیور آئل دیں۔ عصبی مزاج مریضوں میں سٹرکنین برومائیڈ اور گلیسروفاسفیٹ مفید ہیں۔ مریض کو ہدایت کریں کہ علیحدہ کمرے میں بیٹھ کر اونچا بولنے کی کوشش کرے۔ اور جھک کر مطالعہ نہ کرے۔ کلام کرتے وقت الفاظ کو تیزی سے ادا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ہپناٹزم سے علاج کریں۔ ذیل کی دوا پینے کو دیں۔

پوٹاسیم برومائیڈ	۱۰ گرین
سوڈا بائی کارب	۱۰ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۳۰ بوند
سیرپ گلیسروفاسفیٹ کمپونڈ	۳۰ بوند
ایکوا کلوروفارم	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں دو تین بار دیں

یا

ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	$\frac{1}{4}$ گرین
سوڈا گلیسروفاسفیٹ	۳ گرین

اس کی ایک گولی بنا کر ہر روز سوتے وقت دیں۔

غذا پرندوں کا گوشت۔ انڈا۔ سیب۔ انار۔ کریلے۔ مونگ۔ ارہر کی دال۔ مغز بادام دیں۔ آلو۔ دودھ۔ دہی۔ برف۔ ماش کی دال سے پرہیز کریں۔

دردِ دندان

دانتوں کا درد — وجع الاسنان — اوڈنٹیلجیا (Odentalgia)

یہ ایک قسم کا دوری درد ہے۔ جو دانتوں کے اندر یا ان کی جڑوں میں ہوا کرتا ہے۔

اسبابِ مرض دانت کا بوسیدہ ہو کر اس میں سوراخ ہو جانا۔ دانت کی جڑ میں سوزش ہو جانا۔ دانتوں کو صاف نہ رکھنا۔ وجع مفاصل اور پارے کا کثرت استعمال بدہضمی۔ دانتوں کے مغز میں جراثیم کا داخل ہو کر تعفن پیدا کرنا۔ زیادہ سرد یا گرم اشیاء

کا استعمال، عورتوں میں ایام حمل، کبھی کان یا آنکھ کی شرکت سے دانت کا درد ہوتا ہے۔

علامات مرض عام طور پر رات کے وقت جب مریض استراحت کے لئے لیٹتا ہے تو ماؤف دانت میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ درد کی ٹیسیں اس قدر شدید ہوتی ہیں کہ مریض کو کسی پہلو کل نہیں پڑتا۔ قریبی مسوڑھے میں بھی ورم ہو جاتا ہے۔ منہ ہلانے سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

طبی علاج مسوڑھوں سے خون آتا ہو۔ تو هلیلہ زرد۔ خشب یمانی۔ انجبار ہم وزن لے کر بریاں کریں۔ اور پیس کر تین چار مرتبہ دن میں دانتوں پر ملیں۔ درد کو تسکین دینے کے لئے دانتوں پر یہ منجن ملیں۔

نسخہ:- فلفل سیاہ۔ عاقر قرحا۔ قرنفل سدائی۔ نمک طعام جملہ ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور کام میں لائیں۔

اگر رخسارہ پر ورم ہو۔ تو مکوہ خشک ایک تولہ۔ مغز خلوس ایک تولہ۔ مکوہ سبز کے پتے پانی میں پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔ دانت میں سوراخ ہو۔ تو کافور اور افیون ہم وزن بھر دیں۔

اگر عصبی درد ہو۔ تو بھوسی گندم۔ گل بابونہ۔ نمک ہم وزن پوٹلی میں باندھ کر اور توے پر گرم کر کے باہر جبڑے پر سینک کریں۔ اور پوست درخت سرس ۴ تولہ۔ برگ چنبیلی ۲ تولہ۔ بادرنگ ۲ ماشہ پانی میں جوش دے کر چند بار نیم گرم کلیاں کرائیں۔ یہ منجن بھی نہایت مفید ہے۔

نسخہ منجن:- عاقر قرحا۔ پودینہ۔ فلفل سیاہ جملہ ہم وزن پیس کر دانتوں پر ملیں نیز کمیلہ یا اتونیاے بریاں باریک پیس کر دانتوں پر ملنا بھی بہت مفید ہے۔

بعض دفعہ دانت اکھڑوا دینا ضروری ہوا کرتا ہے۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا ازالہ کریں۔ پان۔ زردہ۔ تمباکو وغیرہ کھانے کی عادت ترک کر دیں۔ اور ہر روز صبح دانتوں کو برش یا مسواک سے اچھی طرح صاف کر لیں۔ کھانا کھانے کے بعد کلی کیا کریں۔ اور سونے سے پہلے بھی دانتوں کو اچھی طرح صاف کریں۔

اگر دانت ہلتا ہو۔ تو ٹنکچر ایکونائیٹ اور ٹنکچر آئیوڈین ہم وزن ملا کر روئی سے لگائیں اگر دانت میں عصبی درد ہو تو

فینا سٹین	۵ گرین
اسپائرین	۵ گرین

ملا کر دن میں دو مرتبہ چائے کے ساتھ دیں۔ اور سٹرانگ لائیکوار امونیا کا ایک قطرہ درد کے

مقابل رخسار پر لگائیں۔ اگر دانت میں سوراخ ہو تو اسے گرم پانی یا کاربالک لوشن سے دھو کر روئی سے خشک کریں۔ پھر ایتھیر، کلوروفارم، آئل آف کلوز (روغن قرنفل) آئل آف سنے من (روغن دار چینی) میں سے کسی ایک میں روئی تر کر کے اس میں رکھیں یا کاربالک ایسڈ اور ریکٹی فائیڈ سپرٹ ہم وزن میں روئی تر کر کے رکھیں۔

کاربالک ایسڈ کا تنہا استعمال مناسب نہیں۔ اسے ہمیشہ ریکٹی فائیڈ سپرٹ یا کلوروفارم میں ملا کر لگائیں۔ اگر وجع مفاصل موجب درد ہو تو سوڈا سیلی سلاس ۱۰ گرین دن میں تین بار دیں۔ دانت کے درد میں جلاب دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے مسچورا سنا کمپونڈ دو اونس پلائیں۔

بوسیدہ اور ہلتے ہوئے دانت کو اس وقت تک نکلوانا نہیں چاہیئے جب تک کہ اس کے اچھا ہونے کی تھوڑی سی امید بھی باقی ہو۔

جدید علاج ادرمی جین ٹیبلٹس کے سولیوشن سے منہ کو صاف کریں۔ مسوڑھوں پر پارے کے مکس لگائیں۔

غذا بکری کا شوربا۔ کھچڑی۔ مونگ کی دال۔ چپاتی۔ میتھی۔ ساگ۔ چقندر وغیرہ۔ تیل، ترشی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں۔

دانت پیسنا

نیند میں دانت پیسنا — ضرس الاسنان فی النوم — اوڈونٹوپرائی سس (Odontoprisis)

اس مرض میں مریض نیند میں دانت پیستا ہے

اسباب مرض کرم شکم۔ بدہضمی۔ کثرت رطوبت کبھی یہ مرض سکتہ۔ صرع۔ تشنج۔ اور فالج کا مقدمہ ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض مریض نیند میں دانت پیستا ہے۔ اکثر اس کے منہ سے رطوبت بہتی ہے جمائیاں اور انگڑائیاں بکثرت آتی ہیں۔

علاج کرم شکم کی وجہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ اگر ضعف معدہ موجب مرض ہو۔ تو ذیل کا نسخہ دیں

سوڈا بائی کارب	۱۵ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۳۰ بوند

ٹنکچر اجنیشائی کمپوزٹس	۳۰ بوند
ٹنکچر نکس وامیکا	۵ بوند
ایکوا سنفتھی پپ تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک کھانے کے ایک گھنٹہ بعد دیں۔

مسوڑھوں کی سوجن

مسوڑھوں کی سوجن ورم لثہ جنجی وائی ٹس (Gingivitis)

اسبابِ مرض کسی دانت کی خرابی۔ کمزوری سادہ آتشک۔ خنازیر۔ سکروی۔ پارہ کا زہر بچوں میں دانت نکلنا۔

علاماتِ مرض مسوڑے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں درد ہوتا ہے۔ چہرے پر بھی ورم ہوتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ بچوں میں اس مرض کے باعث دست آنے لگتے ہیں۔ کبھی تشنج اور کبھی پھیپھڑوں یا دماغ میں ورم ہو جاتا ہے۔

طبّی علاج مولسری کی چھال کو پانی میں جوش دے کر کلیاں کرائیں۔ درد شدید ہو تو سماق کو گلاب میں حل کر کے اس سے کلیاں کرائیں۔ یا مسوڑھوں پر جونکیں لگوائیں۔

یہ نسخہ پینے کو دیں۔

نسخہ: شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ۵ ماشہ۔ عرق شاہترہ ۱ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر خاکسی ۳ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ اور یہ منجن لگائیں۔

نسخہ: سعد کوفی۔ پوست بلیلہ زرد۔ گلنار۔ مازو۔ دار فلفل۔ عاقر قرحا۔ فلفل سیاہ۔ کشنیز سب کو ہم وزن کوٹ چھان کر چند بار مسوڑھوں پر ملیں۔ یہ منجن ورم کو تحلیل کرتا ہے اور مواد ردیہ کو خارج کرتا ہے۔

ڈاکٹری علاج اگر موجبِ مرض دانت کی خرابی ہو تو ماؤف دانت کو نکلوا دیں۔ آتشک۔ خنازیر۔ سکروی موجبِ مرض ہو تو ان کا مناسب علاج کریں۔

قبض نہ ہونے دیں۔ اور ذیل کے نسخے سے تین چار بار کلیاں کریں۔

ٹنکچر مرمکی	۴ ڈرام
بیسٹڈ ٹینک	۳۵ گرین
گلاب	۱۲ اونس

سب کو ملا کر استعمال کریں۔ یا یہ نسخہ استعمال کریں۔

ٹنکچر مرھ	۴ ڈرام
ٹنکچر سنکونا	۴ ڈرام
ٹنکچر کرے میریا	۴ ڈرام
ٹنکچر کے ٹے کیو	۴ ڈرام
اکیوا	ایک اونس

سب کو ملالیں۔ اور ایک ڈرام دو اونس پانی میں ملا کر کلیاں کرائیں
مسوڑھوں پر ٹنکچر مرھ۔ ٹنکچر آئیوڈین۔ ٹنکچر اکونائٹ۔ ٹنکچر بیلاڈونا ہم وزن لے کر لگائیں۔
اگر پیپ پڑ گئی ہو۔ تو چیر دیں۔

پائی اوریا

مسوڑھوں سے پیپ آنا قروح اللثہ پائی اوریا (Pyorrhoea)

اس مرض میں دانتوں کی جڑوں کے ارد گرد مسوڑھوں کے اندر زخم ہو کر ان سے پیپ بہنے لگتی ہے۔

اسباب مرض دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنا۔ غذا کو اچھی طرح چبا کر نہ کھانا۔ میٹھی غذاؤں کا کثرت استعمال اس کے اسباب محرکہ ہیں۔ یہ مرض نقرسی اور گٹھیاوی مزاج کے اشخاص میں زیادہ ہوتا ہے۔

علامات مرض دانتوں کی جڑوں پر زرد رنگ کا میل (ٹارٹار) بکثرت ہوتا ہے بعض اوقات مسوڑھوں سے خون نکلتا ہے۔ پھر ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ جو مسوڑھوں کو دبانے سے نچڑتی ظاہر ہوتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت بوسیدہ ہو کر ہلنے لگتے ہیں۔ اور آخر کار گر جاتے ہیں۔ شدید صورتوں میں یہ مرض مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔

طبی علاج ۱۔ مصطگی رومی ۶ ماشہ۔ جفت بلوط ۶ ماشہ۔ ہیراکسیس ۳ ماشہ۔ اقاقیا ۶ ماشہ۔ کندر ۶ ماشہ۔ مازو سبز ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔

۲۔ مٹی کے برتن میں پھٹکڑی جلائیں۔ اور اس پر سرکہ ڈالتے جائیں۔ پھر گلنار فارسی ۶ ماشہ ہیراکسیس ۱ ماشہ ملا کر کپڑ چھان کر کے کام میں لائیں۔

۳۔ سیپ سوختہ ۱ تولہ۔ ہیراکسیس ۵ تولہ۔ کباب چینی ۲ تولہ۔ صندل سفید ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۲ تولہ۔ عاقرقرحا ۲ تولہ۔ کافور ایک تولہ سب اجزا کو کوٹ پیس کر ایک شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اور بوقت ضرورت دانتوں پر ملیں۔

۴۔ مازو۔ طباشیر۔ کافور۔ مرچ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سفیدہ ۳ ماشہ۔ پیپرمنٹ ۱۰ رتی کشتہ صدف ایک تولہ۔ سنکھ ایک تولہ۔ باریک پیس کر رکھ لیں۔ اور دانتوں پر مل کر آدھ گھنٹہ بعد کلی کریں۔

پائیوریا کے لئے اکسیری نسخہ ہے۔

ڈاکٹری علاج منہ اور دانتوں کو صاف رکھیں۔ قابض اور قاتل جراثیم ادویہ استعمال کریں اگر دانتوں پر میل ہو تو انہیں دندان سازسے صاف کرائیں ہائیڈروجن پیرآکسائیڈ کے غرغرے کریں۔ یا اس میں روئی تر کر کے دانتوں کو صاف کریں۔ کسی ولائتی ٹوتھ پیسٹ یا کریم سے دانتوں کو صاف کرتے رہا کریں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ایسڈ ٹینائی نک	۳ گرین
ایسڈم بنزوئیکم	۴۵ گرین
الیم منتھا پیپریٹا	۱۰ بوند
ٹنکچر یوکلپٹس آئل	½۴ گرام

سب کو ملالیں اور بوقت ضرورت تھوڑی سی دوا ایک گلاس پانی میں ملا لیں۔ جب پانی دودھ کی مانند سفید ہو جائے تو اس سے غرغرے کرائیں۔ یا رڈیوگرام کے ذریعہ دانتوں کی تصویر لے کر خراب دانتوں کو فوراً نکلوا دیں۔ کیونکہ بعض اوقات کسی دانت کی جڑھ میں خرابی کے باعث ورم مفاصل یا دل کی اندرونی جھلی کی سوجن (ینیورائی ٹس) کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

تحقیقات جدیدہ کی رو سے یہ مرض وٹامن اے کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی غذائیں جن میں وٹامن اے سی اور ڈی ہو کھلانا مفید ہے۔ مثلاً دودھ۔ آلو۔ مچھلی وغیرہ۔

اگر تعدیہ موجب مرض ہو۔ تو سلفنامائیڈ زیعنی سلین۔ بینی سلین ایس آر کلورومائی سین وغیرہ استعمال کریں۔ اور جیبی (Orygene) سے منہ صاف کریں۔

غذا بکری کے گوشت کا شوربا۔ مونگ کی دال۔ ارہر کی دال۔ کریلہ۔ ساگ وغیرہ بادی اشیاء۔ برف اور ترش سے پرہیز لازم ہے۔

ساتواں حصّہ

امراض حلق و مری

حلق فیرنکس (Pharynx) - یہ عضلات اور جھلیوں کا بنا ہوا غذا کی نالی کا وہ حصّہ ہے جو ناک منہ اور حنجرے کے پیچھے واقع ہے۔ اس کے اوپر کا چوڑا سرا کھوپری کے پیندے کے ساتھ اور نچلا سرا گردن کے پانچویں مہرے کے برابر مری سے ملا رہتا ہے۔ اس کی لمبائی ۴½ انچ ہوتی ہے۔ اس کے اندر سات سوراخ ہوتے ہیں۔ دو ناک کے نتھنوں کے پچھلے سوراخ۔ دو کان کی نالیوں کے سوراخ۔ ایک منہ کا سوراخ۔ ایک مری کا سوراخ اور ایک حنجرے کا سوراخ۔

مری یا غذا کی نالی اے سافے گس (Oeso Phagus) یہ نالی ۹ انچ لمبی اور حلق سے شروع ہو کر ہوا کی نالی کے پیچھے اور نیچے کو جا کر مہروں کے ستونوں کے سامنے حجاب حاجز کے سوراخ میں سے گذر کر پشت کے دسویں مہرے کے برابر معدے کے بالائی سوراخ میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی ساخت میں تین طبق ہوتے ہیں۔ بیرونی طبق عضلاتی ریشوں کا۔ درمیانی خانہ دار جھلی کا۔ اور اندرونی لعاب دار جھلی کا ہوتا ہے۔ اندرونی طبق کے نیچے بے شمار غدود ہوتے ہیں۔ جو اپنی لیس دار رطوبت سے اسے تر رکھتے ہیں۔

بادامی غدود ٹان سلز (Tonsils) یہ دو غدود حلق کے دونوں جانب تالو کے اگلے اور پچھلے ستونوں کے بیچ کی خالی جگہ پر رہتے ہیں۔ ان کی شکل بیضوی ہوتی ہے۔ ان کی اندرونی سطح پر چند سوراخ نظر آتے ہیں۔ جن کے خاتمہ پر چند چھوٹی چھوٹی تھیلیاں ہوتی ہیں جن میں ایک گاڑھی سی رطوبت بھری رہتی ہے۔ چونکہ اس غدود کے پیچھے اور اندر کی طرف کان کی نالی کا سوراخ کھلتا ہے اس لئے اس غدود کے بڑھ

جانے سے ثقلِ سماعت کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

تھوک کے غدود سیلاوری گلینڈز (Salivary Glands) چھوٹے چھوٹے غدودوں کے علاوہ منہ کے جوف میں ہر ایک طرف تین تین غدود ہوتے ہیں۔ جن میں دو جبڑے کے نیچے اور دو کانوں کے نیچے اور سامنے ہوتے ہیں۔

زبان کے نیچے والے غدود سب لنگوئل گلینڈز (Sublingual Glands) یہ غدود تعداد میں دو ہوتے ہیں ان کی شکل بادام نما اور وزن ایک ایک ڈرام ہوتا ہے۔ ان پر ایک لعاب دار جھلی لگی رہتی ہے۔ جس میں اس غدود کی آٹھ یا دس نالیاں ختم ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعہ غدودوں سے تھوک باہر آتا ہے۔

جبڑے کے نیچے والے غدود سب میگزلری گلینڈز (Sub Maxillary Glands) ان غدودوں کی تعداد بھی دو ہے یہ زیریں جبڑے کے نیچے گردن میں درمیانی خط سے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف رہتا ہے۔ ہر غدود وزن میں ۲ ڈرام ہوتا ہے۔ ہر غدود کی قریباً ۲ انچ لمبی نالی ہوتی ہے۔ جو غدود مذکورہ سے شروع ہو کر زبان کے نیچے جا کر ختم ہو جاتی ہے یہ غدود بھی تھوک پیدا کرتے ہیں۔

کان کے نیچے کے غدود پیرائڈ گلینڈز (Paroid Glands) ان کی تعداد بھی دو ہے۔ ہر ایک غدود اپنی اپنی طرف کے کان کے نیچے اور سامنے لگا رہتا ہے۔ ان میں سے ہر غدود کا وزن ایک اونس ہے۔ ان میں ہر ایک غدود کی ۲½ انچ لمبی نالی ہوتی ہے۔ جو غدود مذکورہ سے شروع ہو کر اوپر کے جبڑے کی دوسری داڑھ کے برابر ختم ہو جاتی ہے۔ ان غدودوں کے متورم ہونے سے کن پیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

کوا گرنا

کوا گرنا　　اِسْتِرْخَاءُ اللَّہَاۃ　　الانگے شن آف یووولا

(Elon Gation of The Uvula)

اس مرض میں کوا ڈھیلا ہو کر حلق میں لٹک جاتا ہے۔

اسباب مرض حلق کی خراش۔ یا پرانی کھانسی یا حلق کی جھلی کا ڈھیلا ہو جانا۔

عام جسمانی کمزوری۔ وجع المفاصل۔ نقرس کا مادہ جسم میں موجود ہونا۔ جوانوں کی نسبت بچے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض مریض کے حلق میں کسی چیز کے ہونے کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے خراش ہوتی اور بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ حلق میں خشکی گرانی اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ نگلنے میں مریض کو مشکل پیش آتی ہے۔ حلق کی جھلی سرخ اور متورم ہوتی ہے۔ بلغم بکثرت نکلتا ہے۔ زبان میلی۔ منہ کا ذائقہ خراب اور سانس سے بدبو آتی ہے۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ اگر ورم کان کی اندرونی نالی کی طرف بڑھ جائے تو مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔

طبی علاج مازو۔ گلنار۔ سہاگہ۔ پھٹکڑی ہر ایک دو ماشہ کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر اس سے غرغرے کرائیں اور گل سرخ گلنار۔ فوفل۔ مازو سماق سب ہم وزن لے کر انہیں باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے ایک چمچہ میں رکھ کر کوے پر لگائیں۔ مازو گل ملتانی۔ اور اسپغول سرکہ میں ملا کر ایک کپڑے پر لگائیں اور اسے تالو پر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج ایک اونس پانی میں پھٹکڑی ۱۰ گرین۔ پوٹاسیم کلوریٹ ۱۵ گرین حل کر کے غرغرے کرائیں۔ کوے پر کاسٹک لوشن ۱۰ گرین فی اونس والا دن میں ایک بار لگائیں۔ اور دن میں تین چار بار کوے پر گلیسرین آف ٹینک ایسڈ لگائیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو مقویات کا استعمال کرائیں۔ مقامی طور پر ٹنکچر آئیوڈین لگانا بھی فائدہ بخش ہوا کرتا ہے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو اپریشن کرائیں۔

غذا بکری کا شوربا۔ آش جو۔ مونگ کی دال گیہوں کا دلیہ دیں۔ ترشی۔ تیل۔ آلو۔ گوبھی وغیرہ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

"ورمِ لوزتین"

گلے پڑنا	ورمِ لوزتین	ٹان سلائی ٹس	(Tonsillitis
لوزتین کے زخم	قروحِ لوزیہ	کوئنسی	(Quinsy)

اس مرض میں لوزتین متورم ہو جاتے ہیں۔ نگلنے میں دقت محسوس ہوتی ہے اور حلق میں درد کا احساس پایا جاتا ہے۔ شدتِ مرض میں اعضا شکنی اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض خاص قسم کے پیپ پیدا کرنے والے جراثیم اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ سردی لگنے یا گرم کھانا کھا کر سرد پانی پینے یا غلیظ مقامات کی شدید بدبودار ہوا سونگھنے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ مرض وبائی طور پر پھیلتا ہے۔ خلاع دہن خناق وبائی اور آتشک وغیرہ سے لوزتین متورم ہو جاتے ہیں۔

علاماتِ مرض زبان کی جڑ کے قریب حلق میں درد محسوس ہوتا ہے۔ نگلنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ جاڑے سے بخار ہو جاتا ہے۔ اگر ورم شدید ہو تو بعض اوقات پانی پیتے وقت پانی ناک میں چڑھ جاتا ہے۔ سر اور حلق کی رگیں خون سے پُر ہوتی ہیں۔ زبان کا مزا شیریں ہوتا ہے۔ بے خوابی کی شکایت رہتی ہے۔ مریض منہ کھول کر سانس لیتا ہے اور سوتے میں خراٹے لیتا ہے۔ لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے وغیرہ۔

طبی علاج پھٹکری اور سہاگہ ہم وزن پانی میں ڈال کر غرغرے کرانا نافع ہے۔ شدید صورتوں میں جبڑے کے گوشوں کے نیچے دونوں طرف چند جونکیں لگوائیں۔ گلے پر گل خیرا اور بنفشہ گھی میں بھون کر اور نمک طعام ملا کر نیم گرم باندھیں۔

ڈاکٹری علاج رفع قبض کے لئے ۳ سے ۵ گرین کیلومل تھوڑے ملک شوگر ملا کر یا سوڈا بائی کارب میں ملا کر رات کو کھلائیں۔ اور صبح کو نصف سے ایک اونس میگنیشیا سلفاس دو اونس پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔ اس کے بعد کونین یا سیلی سلیٹ یا کونین سلفیٹ دو دو یا تین تین گرین دن میں تین بار استعمال کریں۔ اور پوٹاس کلوراس ۱۵ گرین۔ پیور گلیسرین ۲ ڈرام۔ ایکوا (وزنی) ایک اونس میں حل کر کے اس کے ساتھ غرغرے کرائیں۔

متورم لوزتین پر کاربالک ایسڈ گلیسرین، ٹینک ایسڈ گلیسرین پھریری کے ساتھ صبح و شام لگایا کریں۔ اگر بخار یا نزلہ زکام کی شکایت ہو تو یہ نسخہ دیں۔

ٹنکچر ایکونائٹ	۱ بوند
لائیکوار امونیا سٹریٹس	۲ ڈرام
سوڈا سالی سلاس	۲۰ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۱۰ بوند
ایکوا اور نشیائی فلورینز تا	۱ اونس

کوبجی بی طالیر۔ ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے دیں۔ اگر لوزتین میں پیپ پڑ جائے تو چیرا دے کر صاف کر دیں۔ مزمن صورتوں میں بذریعہ اپریشن لوزتین کٹوا دیں۔

غذا گیہوں کا پتلا دلیا۔ آشِ جو۔ کدو۔ پالک۔ مونگ کی دال کا پانی۔ وغیرہ دیں۔ گوشت۔ آلو۔ اروی۔ بینگن۔ تیل اور برف سے پرہیز کریں۔

دردِ گلو

گلے کا درد — دردِ گلو — سور تھروٹ (Sore Throat)

گلے کا شدید ورم — ورم حلق حاد — ایکیوٹ فرنجائی ٹس (Acute Pharyngitis)

اس مرض میں حلق کی مخاطی جھلی میں ورم ہو جاتا ہے جس سے گلے میں درد ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض گلے کے مختلف امراض مثلاً سوزش حلق، خناق یا کوا گرنا۔ یا نزلہ و زکام۔ خون کے بعض سمیات۔ گرد و غبار یا کسی خراش دار شے کا حلق میں چلے جانا۔ بلند آواز سے زیادہ بولنا یا چلانا وغیرہ۔ اس مرض میں کمزور اشخاص زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض خفیف لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ حلق میں خشکی۔ کھرکھری۔ گرانی۔ اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے بعض اوقات گلا بیٹھ جاتا ہے۔ اگر کوا بھی متاثر ورم ہو جائے تو حلق میں خراش ہو کر بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے۔ زبان میلی۔ منہ کا ذائقہ خراب اور سانس سے بدبو آتی ہے۔ ورم کے کان کی اندرونی نالی کی طرف بڑھ جانے کی صورت میں مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اگر سردی موجب مرض ہو تو گاؤزبان۔ بہیدانہ۔ عناب ہر ایک ۵ ماشہ۔ سپستاں ۷ دانہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ عدد۔ نبات ایک تولہ۔ آدھ پاؤ پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو ایک مسہل دیں۔

نرخرہ کی سوزش میں شیرہ تخم خیارین ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کاہو ۳ ماشہ۔ عرق عنب الثعلب ۵ تولہ میں نکال کر اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

پھٹکری ۲ ماشہ ایک پاؤ پانی میں حل کر کے اس سے غرغرے کرائیں۔

ڈاکٹری علاج سردی سے مرض رونما ہو۔ تو مریض کو گرم غسل دیں یا پاشویہ کریں بعدہٗ

ڈوورس پاؤڈر ۵ گرین

سوڈیم سیلی سلیٹ ۱۰ گرین

نیم گرم پانی کے ہمراہ دیں۔ یا رات کو سوتے وقت یہ نسخہ دیں۔

لائیکوار امونیا ایسی ٹے ٹس ۲ ڈرام

سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۱۰ بوند

سیلی سین ۱۰ گرین

ایسی ایک خوراک دوا رات کو سوتے وقت دیں۔ اس سے پسینہ آ کر مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ دردِ گلو شدید میں رات کو تین گرین کیلومل کھلا کر صبح کو میگنیشیا سلفاس چار ڈرام دو چھٹانک پانی میں حل کر کے پلائیں۔ اس سے دو تین دست آ جائیں گے۔ پھر کونین سیلی سلیٹ دو دو گرین دن میں تین مرتبہ دیں۔ اگر نزلہ و بخار کی شکایت ہو۔ تو یہ نسخہ دیں:-

لائیکوار امونیا ایسی ٹس ۲ ڈرام

ٹنکچر ایکونائیٹ ۲ بوند

ایکوا کلوروفارم ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تین گھنٹے بعد دیں۔ شدت مرض میں پہلے روز اس کی ۵ یا ۶ خوراکیں دیں۔ اگر اس سے مرض میں افاقہ نہ ہو تو دوسرے دن اس کا استعمال بند کر دیں گلے میں مینڈلز پینٹ یا ٹینک ایسڈ گلیسرین لگائیں اور پوٹاسیم کلوریٹ ۱۰ گرین ایک اونس پانی میں ملا کر غرغرے کرائیں۔ یوکلپٹس، منتھول لوزنجز یا ٹیبلائڈ پوٹاسیم کلورائڈ یا ہیپس دیں۔

اگر لیس دار بلغم حلق میں چمٹا ہو۔ تو امونیم کلورائیڈ کے دو دو گرین والے قرص ایک دو منہ میں رکھ کر چوسیں۔

غذا لطیف اور زود ہضم غذا مثلاً دودھ۔ ساگو دانہ۔ اراروٹ۔ آش جو۔ یخنی۔ مونگ کی دال کا پانی۔ کھچڑی وغیرہ دیں۔

دردِ گلو مزمن

گلے کا پرانا درد	دردِ گلو مزمن	ری لیکسڈ تھروٹ (Relaxed Throat)
حلق کی پرانی سوجن	ورم حلق مزمن	کرانک فرنجائی ٹس (Chronic Pharyngitis)

اسبابِ مرض یہ مرض شدید ورمِ حلق کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کثرتِ مے خواری، تمباکو نوشی، بدہضمی۔ نقرس۔ آتشک اور سِل اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

علاماتِ مرض علامات وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ مگر اس میں خفیف ہوتی ہیں ایسے مریضوں کو نزلہ کی شکایت اکثر رہتی ہے۔ اور صبح جاگتے وقت عام طور پر کھانسی آیا کرتی ہے۔ اور تھوڑا سا خون ملا ہوا گاڑھا بلغم خارج ہوتا ہے آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے۔

طبی علاج ذیل کے نسخہ سے غرغرے کرائیں:۔

نسخہ:۔ پوست انار۔ گل انار۔ حب آلاس۔ مغز تخم کدو۔ مغز تخم خیارین سب ہم وزن لے کر کچھ نبات ملا کر چھوٹے چھوٹے قرص بنائیں۔ اور منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

قبض ہو تو اُسے رفع کریں۔ اس سلسلہ میں حب سنا۔ مربہ ہلیلہ۔ یا اطریفل زمانی وغیرہ دیں۔

حلق کی پھنسیاں

حلق کی پھنسیاں بثورِ حلق گرے نیولر فیرنجائی ٹس

(Granular Pharyngitis)

اس مرض میں حلق کی پچھلی دیوار پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوجاتی ہیں۔ اور حلق کی جھلی دبیز ہوجاتی ہے۔ اسے وردِ گلوئے واعظین (Clergymens Throat) بھی کہتے ہیں

اسبابِ مرض یہ مرض عام طور پر واعظوں۔ گویوں اور لیکچراروں کو زیادہ اور اونچا بولنے یا گانے سے ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض حلق میں چھوٹی پھنسیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ گلے میں سخت کھرکھری ہوکر ہمیشہ کھانسی آتی رہتی ہے۔ گلے میں پھنسیوں کو بلغم کے موجود ہونے کے باعث مریض ہر وقت لگنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ مرض کے مزمن ہوجانے کی صورت میں آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اور بلغم غلیظ اور پیپ آمیز خارج ہونے لگتا ہے۔

علاج مریض کو آرام کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ تمباکو نوشی اور شراب نوشی چھوڑ دینی چاہیئے۔ قبض کو رفع کرنا چاہیئے۔ اور باقی علاج ورمِ حلق مزمن کے مطابق کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو بجلی کی تار سے پھنسیاں جلادیں۔ یہ عمل ایک ہوشیار ڈاکٹر

سے کرانا چاہیے۔

مشکل سے نگلنا

مشکل سے نگلنا   عسر البلع   ڈس فیجیا

اس مرض میں مریض کسی چیز کو مشکل سے نگل سکتا ہے۔

اسباب مرض استرخائے وضعف اعصاب۔ غذا کی نالی کی تنگی۔ گلہڑ وغیرہ کا خارجی دباؤ۔ مری کا ورم سرطان۔ قروح حلق وغیرہ۔

علامات مرض مریض کو غذا نگلنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اسی طرح پانی تھوک وغیرہ بھی مشکل سے نگل سکتی ہے کبھی اچھو ہو کر غذا یا پانی منہ اور ناک سے نکل جاتا ہے یا حلقوم میں پھنس کر گھبراہٹ اور بے چینی ہو جاتی ہے مریض کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ مریض ریاحی کیفیت اور جوڑوں میں درد کی شکایت کرتا ہے۔

علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے دوا کریں۔ نقرالدم۔ ورم لوزتین۔ مری کے فالج سے ہو۔ تو فیرائی ایٹ امونیا سائیٹریٹ ۱ گرین ٹنکچر نکس وامیکا ۵ بوند۔ گلیسرین ۔۱۰ بوند۔ ایکوا منتھا پپ ایک اونس ایسی ایک ایک خوراک دوا غذا کے بعد دیں۔ آتشک حلقومی میں مرکبات سیماب بسم الفار زیادہ مفید ہیں۔ اگر گمیاں پیدا ہو گئی ہوں تو آئیوڈائیڈز استعمال کرائیں۔ اگر مرض ورم سرطانی سے ہو۔ تو اکثر لاعلاج ہوتا ہے۔

مریض کی صحت عامہ کو بحال کریں بہرتی غسل کرائیں

غذا شوربا۔ یخنی۔ مونگ کی دال کا پانی۔ ایسی رقیق غذائیں دیں۔ اگر مریض منہ سے غذا استعمال نہ کر سکتا ہو۔ تو حقنہ غذائیہ کرائیں۔

ورم مری

غذا کی نالی کی سوجن   ورم مری   ایسافیجائی ٹس

(Oesophagitis)

اس مرض میں غذا کی نالی سوج جاتی ہے۔ جس سے کھانے پینے میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث تیز شراب۔ زیادہ مصالحہ دار اغذیہ اور زیادہ گرم ماکولات و مشروبات ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض

بخار ہوتا ہے اس کے علاوہ دونوں شانوں کے درمیان درد اور شدت کی پیاس لگتی ہے۔ غذا کا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر لرزہ پیدا ہو تو ورم کے پکنے اور پیپ پڑ جانے کی علامت ہے۔ اگر پیپ میں قے آتا ہو تو ورم پھٹنے کا نشان ہے۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔ حاد اور مزمن۔

عِلاج

حاد میں سینہ پر سینک کریں۔ اور برف کا ٹکڑا چسائیں۔ غذا میں دودھ انڈا یخنی دیں۔ اگر غذا نگلنے میں دقت ہو۔ تو بذریعہ حقنہ تغذیہ کریں۔

تسکین درد کے لئے مارفیا۔ کوکین۔ ایپیم ہیوسلیچ ٹریگا کنتھ دیں۔ ورم مزمن میں کاسٹک لوشن۔ ۲۰ گرین فی اونس والا یا گلیسرین اور ٹرپن تائش ہم وزن ملا کر اسفنج یا پھریری یا بالوں کے قلم کے ذریعہ حلق کے اندر کافی مقدار میں لگائیں۔ اور مریض کو کہیں کہ وہ دوا کو نگلنے کی کوشش کرے۔ تاکہ دوا مری میں پہنچ جائے۔ اگر دوا مری تک نہ پہنچ سکے۔ تو

ٹینک ایسڈ	۵ گرین
سہاگہ	۱۰ گرین
ٹنکچر آئیوڈین	۲۰ بوند

میں حل کر کے رشاشہ کے ذریعہ حلق میں پہنچائیں۔ طاقت کے لئے کاڈلیور آئل امونیا کارب۔ آئرن۔ کونین استعمال کریں۔

تحلیل ورم کے لئے پوٹاسی آئیوڈائیڈ کھلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو مسہل دیں۔

غذا: دودھ۔ آشِ جو۔ ساگودانہ یا اراروٹ دیں۔

آٹھواں حصہ

آنکھوں کے امراض

آنکھ بینائی کا خاص آلہ ہے۔ اس کے ذریعہ ہم دنیا کی ہر چیز کو دیکھتے اور مناظر قدرت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ آنکھیں دو ہیں۔ جو پیشانی کے نیچے ناک کے بانسے کے دونوں جانب چشم خانوں میں پائی جاتی ہیں۔ انہیں حرکت دینے کے لئے متعدد عضلات۔ غذا پہنچانے کے لئے خون کی رگیں اور حس و حرکت کے لئے اعصاب موجود ہیں۔

آنکھوں کے ملحقات میں بھویں، پپوٹے اور پلکیں ہیں۔ جو انہیں بیرونی صدمات سے محفوظ رکھتے ہیں۔

آنکھوں کے متعلق ضروری معلومات ذیل میں دی جاتی ہیں:۔

آنکھ کا ڈھیلا۔ (مقلہ Eye-Ball) آنکھ کا ڈھیلا گول شکل کا ہوتا ہے۔ اس کا آر پار قطر سامنے کے لمبے قطر سے تقریباً ایک خط لمبا ہوتا ہے۔ آر پار قطر بالغوں میں تقریباً ایک انچ اور سیدھا قطر ایک انچ سے صرف ایک دو خط کم ہوتا ہے۔ یہ سامنے کی طرف سے کھلا اور پیچھے کی طرف سے چشم خانہ کے اندر کی چربی سے ملحق ہوتا ہے۔ لیکن اس کے اور چربی کے درمیان ایک باریک آبی قسم کی جھلی حائل ہوتی ہے۔ دونوں ڈھیلوں کے محور ایک دوسرے کے متوازی ہوتے ہیں مگر خانہ چشم کے محور باہر کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

آنکھ کے ڈھیلے کی بناوٹ میں مفصلہ ذیل رطوبتیں اور طبقات پائے جاتے ہیں

۱۔ طبقہ صلبیہ | سکلیر اٹیکا (Sclerotica) یہ آنکھ کا بیرونی پردہ ہے جو نہایت مضبوط اور سخت ہوتا ہے۔ اس کے سامنے کے ۱/۶ حصہ کو قرنیہ (Corner) اور باقی کے ۵/۶ حصہ کو طبقہ صلبیہ کہتے ہیں۔ یہ

پردہ سامنے کی نسبت پیچھے بہت موٹا ہوتا ہے۔ اس کی ساخت وتری لچکیلے ریشوں کے ہے۔ عروق اس میں بہت کم ہوتے ہیں۔ اعصاب اس میں بالکل نہیں آتے۔ اس لئے اس پردہ کی بیماریوں میں بالکل درد محسوس نہیں ہوتا۔

۲۔ طبقہ قرنیہ کارنیا (Cornea) یہ طبقہ صلبیہ کا ۱/۶ حصہ ہے۔ اس پردے کے مختلف پرت ہوتے ہیں۔ اس کا آڑا قطر عمودی قطر سے کسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا ابھار مختلف عمروں اور مختلف انسانوں میں مختلف ہوتا ہے۔ اسی ابھار کی کمی بیشی سے بینائی میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اس کے اندر رگیں نہیں ہوتیں۔ اس کی پچھلی سطح گول اور سامنے کی سطح سے رقبہ میں کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔

۳۔ طبقہ ملتحمہ کن جنک ٹائوا (Conjunctiva) یہ مخاطی جھلی سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا جو حصہ پلکوں کے نیچے استر کرتا ہے اسے **جزجفنی** اور جو حصہ کرۂ چشم کے اگلے حصہ کو ملفوف کرتا ہے اسے **جزعینی** کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جزجفنی دبیز اور خونی رگوں سے پُر ہوتا ہے۔ اس کے اوپر چھوٹے چھوٹے اُبھرے ہوئے دانے ہوتے ہیں۔ جو متورم ہوکر گرے کہلاتے ہیں۔ جزعینی پتلا اور صاف ہوتا ہے۔ اس میں نقطے اور رگیں نہیں ہوتیں۔ قرنیہ پر یہ اور بھی باریک اور شفاف تر ہوکر اچھی طرح چسپاں رہتا ہے۔ پردے کے مقام اتصال پر بہت سی لعابی گلٹیاں ہوتی ہیں جو پردے کو باہم چپکنے نہیں دیتیں۔

۴۔ طبقہ مشیمیہ کورائیڈ (Choriod) یہ طبقہ صلبیہ اور طبقہ شبکیہ کا درمیانی عروقی پردہ ہے۔ جو دماغ کی اُم رقیق کا بڑھاؤ ہے جو عصبہ مجوفہ کے اوپر لپٹ کر آنکھوں میں آتا ہے۔ اور وہاں پھیل جاتا ہے یہ آگے کی نسبت پیچھے زیادہ موٹا ہوتا ہے یہ سامنے کی طرف طبقہ صلبیہ اور قرنیہ کے مقام اتصال پر بڑھا ہوکر ذرا اسلوٹوں کی شکل اختیار کرکے طبقہ عنبیہ میں ختم ہوجاتا ہے۔ ان سلوٹوں یا چنٹوں کو زوائد ہدبیہ (سلی ایری پلاس) کہتے ہیں۔ یہی طبقہ زوائد ہدبیہ سے آگے بڑھ کر طبقہ عنبیہ بن جاتا ہے۔ طبقہ عنبیہ کے درمیان جو باقی سوراخ رہ جاتا ہے۔ اسے حدقہ کہتے ہیں۔ طبقہ مشیمیہ میں بہت سی عروق ہیں۔ جو اس طبقہ پر عروقی جال بناتی ہیں۔ اس کے پیچھے سے عصب بصری (آپٹک نرو) اسے چھید کر اندر آجاتا ہے۔ اور رباط ہدبیہ تک پھیلتا ہے۔ یہاں یہ طبقہ عنبیہ سے مل جاتا ہے

زوائد ہدبیہ کی تعداد ۷۰ سے ۸۰ تک ہے۔ زوائد ہدبیہ پر ایک نازک اور باریک سا پردہ لگا رہتا ہے جسے عضلہ ہدبیہ کہتے ہیں۔ یہ عضلہ آنکھ کی پتلی کو پھیلنے اور سکڑنے میں کام دیتا ہے۔ جس سے آنکھ قریب اور دور کی اشیاء دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہے چنانچہ جب بڑھاپے میں اس عضلہ کے سکڑنے کی قوت کم ہو جاتی ہے تو نظر میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

۵۔ طبقہ عنبیہ آئرس Iris یہ طبقہ مشیمیہ کا سامنے کا ⅙ حصہ ہے اس کے درمیان ایک گول سوراخ واقع ہے۔ جسے حدقہ کہتے ہیں۔ اس کے ذریعہ روشنی اندر جاتی ہے۔ اور اس کے باہر کا دائرہ طبقہ مشیمیہ اور رباط ہدبیہ کے ذریعہ سے طبقہ صلبیہ اور قرنیہ سے جڑا رہتا ہے۔ یہ پردہ مختلف انسانوں میں مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ پچھلی سطح پر گہرے ارغوانی رنگ کا رنگین مادہ پایا جاتا ہے۔ جنین کی حالت میں حدقہ یا پتلی پر شفاف عروقی جھلی رہتی ہے۔ جس سے یہ بند رہتا ہے اس پردہ کو غشائے حدقہ کہتے ہیں۔ جو جنین کے ساتویں آٹھویں مہینے کے درمیان جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر یہ پردہ جنین میں جذب نہ ہو تو انسان اندھا ہو جاتا ہے۔

۶۔ طبقہ شبکیہ ریٹینا (Retina) یہ آنکھ کا سب سے اندرونی اور حساس پردہ ہے۔ یہ اصل میں عصبہ مجوفہ کا پھیلاؤ ہے اس کے ارد گرد بیضوی شکل کی سفید سطح نظر آتی ہے جسے نقطۂ بصری (Blind spot) کہتے ہیں۔ کیونکہ اس مقام پر روشنی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اس کے عین درمیان ایک زرد نقطہ (Yellow Spot) ہوتا ہے جہاں بینائی نہایت تیز ہوتی ہے۔ زندگی میں یہ پردہ شفاف اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد دھندلا تاریک اور سرخی مائل زرد رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اس پردہ کی ساخت میں دس تہیں ہوتی ہیں۔ ان میں عصبی اور عمودی ریشوں کی تہیں سب سے اہم ہیں۔ عمودی طبقے کے ذریعہ روشنی تاریکی اور مختلف رنگوں کا احساس ہوتا ہے۔ اور عصبی ریشوں کے ذریعہ سے حس بصری کا احساس دماغ تک پہنچتا ہے۔

آنکھ کی کئی ایک رطوبتیں ہیں ان کا مختصر حال سنیئے:-

۱۔ رطوبت بیضیہ Aquious Humour یہ انڈے کی سفیدی کی مانند ایک پتلی اور شفاف رطوبت ہے جو طبقہ قرنیہ کے پیچھے اور رطوبت جلیدیہ (آنکھ کا موتی) کے سامنے ہوتی ہے طبقہ عنبیہ اس کے

درمیان میں حائل ہے۔ جو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اگلے حصہ کے جوف کو حجرہ متقدمہ (Anterior Chamber) اور پچھلے حصہ کو حجرہ مؤخرہ (Posterior Chamber) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ رطوبت آنکھ کی دیگر رطوبتوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ یہی وہ تین قطرے ہے اور اس کی کیفیت کھاری ہوتی ہے خوراک کوئی چار پانچ رتی ہوتا ہے۔

۲۔ رطوبت جلیدیہ آنکھ کا موتی (Crystalline Lens) یہ رطوبت پتلی کے پیچھے رطوبت زجاجیہ کے سامنے رہتی ہے۔ اور زوائد ہدبیہ سے گھری رہتی ہے۔ اس کا غلاف نہایت ہی نازک شفاف چمکیلی جھلی سے بنتا ہے۔ اور پیچھے کی طرف زجاجی رطوبت کے غلاف سے جڑا ہے یہ رطوبت تین ہم مرکز طبقوں سے بنتی ہے۔ جو بے رنگ دانہ دار مادہ کے ذریعہ آپس میں جڑے رہتے ہیں۔ یہ دانہ دار مادہ جس وقت دھندلا ہو جاتا ہے اسی وقت لنس کے تینوں ٹکڑے آلہ آف تھلمس کوپ کے ذریعہ بخوبی دکھائی دینے لگتے ہیں۔ مختلف عمروں میں اس کی رنگت بھی مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ بڑھاپے میں یہ لنس سخت دھندلا اور عنبری ہو جاتا ہے۔ اور اس کی دونوں سطحیں چپٹی ہو جاتی ہیں۔

اگر کسی وجہ سے یہ رطوبت نکل جائے تو آنکھ بیٹھ جاتی ہے اور مریض اندھا ہو جاتا ہے۔

اب ملحقات چشم کا حال سنیئے:۔

آنکھ کے مخصوص عضلات یہ کل سات ہیں۔ ایک بالائی پپوٹے کو اٹھا کر آنکھ کو کھولنے اور بند کرنے کے کام آتا ہے دوسرے چھ آنکھ سے متعلق ہیں۔ اور آنکھ کو حرکت دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر، ایک نیچے ایک داہنی اور ایک بائیں ہوتا ہے۔ اور دو ترچھے آنکھ کے ڈھیلے پر لگتے ہیں اور سارا آنکھ کو مدور حرکت دیتے ہیں۔

آنسوؤں کے آلات:۔ آنسوؤں کے آلات یہ ہیں (۱) آنسوؤں کی گلٹی (غدۃ الدمع) یہ گلٹی بادام کے برابر ایک بیضوی شکل کی گلٹی ہے۔ جو آنکھ کے اوپر چشم خانہ کے بیرونی کونے والے نشیب میں قیام پذیر ہے۔ اس کی سات نالیاں ہوتی ہیں جن سے ہر وقت آنسوؤں کی سی رطوبت رستی رہتی ہے۔ جو آنکھ کو تر رکھتی ہے۔ اور اسے ہر قسم کی گرد وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

۲۔ آنسوؤں کی نالی:۔ یہ اندر ونی گوشہ چشم میں آنسوؤں کی تھیلی کے اندر ختم ہوتی ہے۔ جو در اصل ناک کی نالی کا بالائی پھیلا ہوا حصہ ہے۔ ناک کی نالی (نیزل ڈکٹ) [1] ۳/۴ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور آنسوؤں کی تھیلی کے نچلے کنارے سے شروع ہو کر ناک کے نیچے والے جوف میں کھلتی ہے۔

۳۔ پلکیں (آئی لیشز) [1] یہ وہ بال ہیں جو پپوٹوں کے کناروں پر دو یا تین قطاروں میں اُگے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ آنکھ کو گرد و غبار سے بچاتے ہیں۔

۴۔ پپوٹے (آئی لڈز) [2] یہ جلد کی دو متحرک جنبش ہیں۔ جن کے اندر ایک پتلی اور چھوٹی سی کری (ٹارسل پلیٹ) اور چند عضلاتی ریشے ہوتے ہیں۔ ان کے کناروں پر پلکوں کے بال ہوتے ہیں۔ اور اندر دانوں کی شکل میں چھوٹی چھوٹی گمٹیاں ہوتی ہیں۔ جن کی نالیاں پپوٹوں کے آزاد سروں پر کھلتی ہیں۔ ان سے ایک چکنی سی رطوبت رستی رہتی ہے۔ جو پپوٹوں کو تر رکھتی ہے۔ اور انہیں باہم چپکنے سے روکتی ہے۔ پپوٹے جس جگہ آپس میں ملتے ہیں انہیں کوئے (کینتھس) کہتے ہیں۔

۵۔ بھویں۔ (آئی برونز) آنکھوں کے اوپر چشم خانوں کے بالائی کناروں پر محرابی شکل کے ابھار ہیں۔ جن پر بال ہوتے ہیں۔ یہ پیشانی کے پسینہ کو آنکھوں میں جانے سے روکتے ہیں۔ نیز کسی قدر آنکھوں کے اندر جانے والی روشنی میں اعتدال پیدا کرتے ہیں۔

ہم کس طرح دیکھتے ہیں؟

روشنی کی شعاعیں آنکھ کی پتلی میں سے گزر کر طبقہ شبکیہ پر پڑتی ہیں۔ اور اس میں مخصوص قسم کی تحریک پیدا کر دیتی ہیں۔ جو عصبہ باصرہ یا مجوفہ کے راستے دماغ کے اگلے حصہ میں جہاں کہ بینائی کا مخصوص مرکز ہے پہنچتی ہے اور وہاں اپنی قدرتی طاقت یا عقل کے ذریعہ اس کا احساس کر لیتا ہے۔

آنکھ میں کچھ پڑ جانا

آنکھ میں کچھ پڑ جانا قذی فارن باڈی ان دی آئی

(Foreign Body in the Eye)

آنکھ میں کوئلہ۔ چونہ۔ ریت مٹی کے ذرات۔ کنکر۔ شیشہ کا ذرہ یا کوئی تنکہ وغیرہ

[1] Eye Lashes [2] Eye Lids

پڑ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی بھنگا آنکھ میں چلا جاتا ہے۔

علاماتِ مرض آنکھ میں سخت خراش اور تکلیف ہوتی ہے۔ آنکھوں سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔ آنکھ کھولنے میں وقت محسوس ہوتی ہے۔

طبّی علاج پپوٹے کو کسی قدر اُٹھا کر ذراسی صاف روئی لے کر آنکھ صاف کریں۔ اس سے تکلیف دہ چیز اکثر نکل جاتی ہے۔ اس کے بعد نیم گرم پانی سے آنکھ کو دھو ڈالیں۔ اگر اس طرح آنکھ میں پڑی ہوئی چیز خارج نہ ہو تو آنکھ میں تھوڑا سا باریک نشاستہ ڈال دیں۔ اور آنکھ کچھ دیر کے لئے بند کر دیں۔ بعد میں آنکھ کو صاف کر کے دھو ڈالیں۔ اس کے بعد روغن زیتون یا سفیدی بیضۂ مرغ کسی قدر آنکھ میں ڈالیں۔ اگر آنکھ میں بھنگا داخل ہو جائے۔ تو نیم گرم پانی سے آنکھ کو دھو ڈالیں۔ اگر آنکھ میں اَن بُجھا چونہ پڑ جائے۔ تو روغن زیتون یا روغن بید انجیر کے دو ایک قطرے آنکھ میں ٹپکائیں۔ اور آنکھ پر سرد پانی کی گدی رکھیں۔

لوہے کا ذرہ آنکھ میں پڑ جائے تو مقناطیس آنکھ کے قریب لے جائیں۔ ذرہ نکل جائے گا۔

آنکھ میں مکڑی کے جالے کی طرح رطوبت پیدا ہو کر کھٹکے تو یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:۔ کفِ دریا۔ سنگ بصری۔ توتیائے سبز۔ چاکسو مقشر ہم وزن لے کر پیس لیں۔ اور آنکھ میں ڈالیں۔

ڈاکٹری علاج آنکھ کو بورک لوشن سے دھوئیں۔ اگر اس طرح پڑی ہوئی چیز نہ نکل سکے۔ تو کوکین لوشن سے آنکھ کو بے حس کر کے ذرہ وغیرہ نکال دیں۔ اَن بجھا چونہ آنکھ میں پڑ جائے۔ تو سرکہ اور پانی ہم وزن سے آنکھ دھو کر گلیسرین کے چند قطرات آنکھ میں ٹپکائیں۔

غذا بکری کا شوربا کم مصالحہ ڈالا ہوا۔ چپاتی۔ کدو۔ پالک۔ خرفہ۔ ارہر کی دال۔ چقندر اور شلغم وغیرہ دیں۔

لہسن۔ پیاز۔ گرم۔ تیز چیزوں سے پرہیز کریں۔ نیز آنکھ کو نہ ملیں۔

آنکھ پر چوٹ لگنا

آنکھ پر چوٹ لگنا　　ضربُ العین　　کن ٹیوژن آف دی آئی

گاہے آنکھ پر چوٹ لگ جانے سے ابرو یا پپوٹوں پر زخم آجاتا ہے۔ جس سے بعض اوقات بصارت تک ضائع ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی بعض اوقات آنکھ یا کنپٹی پر چوٹ لگ جانے سے بینائی جاتی رہتی ہے۔ کبھی ڈھیلے پر چوٹ لگ جانے سے ناک کی جھلی پھٹ کر ڈھیلے میں ہوا بھر جاتی ہے۔ یا ڈھیلے پر چوٹ لگ جانے سے اس میں خون بھر جاتا ہے۔

علاماتِ مرض شدت سے درد ہوتا ہے۔ آنکھ میں جلن کا احساس ہوتا ہے اور کثرت سے آنسو گرتے ہیں۔

طبی علاج نشاستہ (انزروت) ہر ایک سات ماشہ۔ کندر ۵ ماشہ کوٹ چھان کر زخم پر چھڑکیں۔ اور افیون پانی میں گھس کر آنکھ پر لیپ کریں۔

۲۔ تخم کتان۔ میتھی پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں اور آنکھ میں ڈالیں۔

۳۔ زردی بیضۂ مرغ۔ زعفران باریک پیس کر آنکھ پر لیپ کریں نہایت مفید ہے اگر مریض قوی ہو اور خون دموی مزاج ہو تو فصد سرارو کریں نیز گدی پر سنگیاں کھچوائیں مقام ضرب پر خون جمع ہو جائے۔ تو جھاؤ کی سبز لکڑی جلائیں اور جو پانی اس سے برآمد ہو اُسے مقام ضرب پر مل دیں۔ شدت درد اور حرارت چشم کی حالت میں شیاف ابیض افیونی لڑکی والی عورت کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں ٹپکائیں۔ درد۔ ورم اور سرخی کے ازالہ کے لئے یہ ضماد مفید ہے۔

نسخہ ضماد:۔ آرد مونگ ۶ ماشہ۔ زرد چوب۔ رسوت۔ گل ارمنی۔ مصطگی۔ مامیران۔ زعفران۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو زردی بیضۂ مرغ اور روغن گل میں ملا کر مقام ماؤف پر ملیں۔

صبر کو شہد میں گھس کر ضماد کریں۔

رسوت۔ گل ارمنی۔ دم الاخوین۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ۔ کافور۔ افیون ہر ایک ۲ رتی باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر آنکھ پر لیپ کریں۔ گرم گرم حلوہ لے کر اس پر لودھ پٹھانی ۳ ماشہ۔ آنبہ ہلدی ۳ ماشہ باریک پیس کر ملا کر پوٹلی بنا لیں۔ اور اس سے آنکھ کو ٹکور کریں۔

ڈاکٹری علاج ابرو یا پیشانی پر چوٹ لگنے کی صورت میں پوست کے پانی کی ٹکور کریں۔ مسہل دیں۔ ابرو یا پپوٹے پر زخم آجائے تو اُسے سی کر سر ولیورک لوشن میں لنٹ تر کر کے وہاں رکھیں۔ آنکھ میں سوزش کی صورت میں

کن پٹی پر چند جونکیں لگوائیں۔

آشوبِ چشم

آنکھ دکھنا | رمد | کن جنکٹوائی ٹس

(Conjunctivitis)

آنکھ آنا | آشوبِ چشم | آف تھلمیا (Ophthalmia)

اس مرض میں آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر اور پپوٹوں کے اندر استر کرنے والی جھلی اور طبقہ ملتحمہ متورم ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ متقدمین اطباء نے گرم آشوبِ چشم اور سرد آشوبِ چشم کو تکدر یا تخثر کے نام سے یاد کیا ہے۔

لیکن شیخ الرئیس اور جمہور اطباء نے پردہ ملتحمہ کے ورم کو چاہے گرم ہو یا سرد حقیقی رمد کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور آنکھ کی سُرخی یا کدورت جس کے ہمراہ ورم نہ ہو تکدر یا تخثر قرار دیا ہے۔ اور اسے رمدِ مجازی کے نام سے موسوم کیا ہے۔

اقسامِ مرض اسباب و علامات کے اعتبار سے اس کی متعدد اقسام ہیں جن میں سے چند اہم قسموں کا بیان ذیل میں دیا جاتا ہے۔

شیخ الرئیس نے اس کی دو قسمیں گنائی ہیں۔ ۱۔ رمدِ حقیقی۔ ۲۔ رمدِ مجازی۔

جالینوس نے مادہ کے لحاظ سے اس کی چار قسمیں کی ہیں:۔

۱۔ رمدِ دموی ۲۔ رمدِ صفراوی۔ ۳۔ رمدِ بلغمی ۴۔ رمدِ سوداوی۔

جرجانی اور ایلاقی کے خیال میں رمد کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ تکدر ۲۔ رمدِ ضعیف ۳۔ رمدِ قوی

اسبابِ مرض میلا کچیلا رہنا۔ آنکھوں میں گرد و غبار کا پہنچنا۔ چمکدار چیزوں پر نظر جانا۔ باریک تحریر پڑھنا۔ جماع کی بے قاعدگی۔ ہاضمہ کی خرابی۔ سوءِ مزاج ہونا۔ سرد ہوا کا لگنا۔ تیز دھوپ یا شدت کی گرمی کا اثر کرنا۔ نزلہ و زکام۔ بچوں میں دانت نکالنا۔ چیچک۔ خسرہ۔ خناق وبائی۔ خنازیر اس کے اسباب محرکہ ہیں۔

علاماتِ مرض:۔ آنکھ کی جھلی (ملتحمہ) متورم ہو کر سُوج جاتی ہے۔ آنکھ سے

پانی آتا ہے آنکھ بھاری اور سُرخ ہوتی ہے۔ آنکھ میں جلن اور درد سخت ستاتی ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ آنکھ میں کوئی چیز پڑ گئی ہے۔ مریض کو روشنی کی برداشت نہیں ہوتی۔ رات کو آنکھیں چپک جاتی ہیں۔ اس لئے انہیں صبح کھولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مناسب علاج سے مرض ایک سے ۲ ہفتوں میں صحت پذیر ہو جاتا ہے۔ لیکن بے احتیاطی اور عدم توجہی سے یہ کئی دن تک گلے کا ہار بنا رہتا ہے۔

فروق الامراض

اس مرض کو ورم عنبیہ۔ ورم قرنیہ اور ورم صلبیہ سے تشخیص کرنے کے لئے ذیل کے نکات کو پیش نظر رکھیں۔

دید میں آنکھ کی ساری جھلی متورم اور سُرخ ہوتی ہے۔ اور اکثر آنکھ سے چپک دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ ورم عنبیہ دیتی اور قرنیہ میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا

ورم عنبیہ میں آنکھ خوب سُرخ ہوتی ہے۔ اور قرنیہ کے گرد گلابی حلقہ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن پپوٹوں کے اندر کی جھلی سُرخ نہیں ہوتی۔ عنبیہ کا رنگ بگاڑ جاتا ہے۔ پتلی کی حرکت میں فرق آجاتا ہے۔ آنکھ اور سر میں درد ہوتا ہے۔ جس میں رات کو شدت آجاتی ہے۔ نظر میں بھی فرق آجاتا ہے۔

ورم قرنیہ میں عام طور پر قرنیہ کے گرد گہری سُرخی ہوتی ہے۔ قرنیہ میں کسی قدر تکدر ہوتا ہے۔ مریض کو روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ آنکھ سے آنسو نکلتے رہتے ہیں۔ نیز نظر بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

ورم صلبیہ میں سُرخی ملتحمہ کے نیچے آجاتی ہے۔ آنکھ میں درد کم یا برائے نام ہوتا ہے یہ مرض ایک عرصہ تک رہتا ہے۔

طبی علاج

مریض کو تیز روشنی اور گرد و غبار اور دھوئیں سے بچائیں۔ اگر ممکن ہو تو مریض تاریک کمرے میں وقت گزارے ورنہ آنکھوں پہ سبز پٹی باندھے رہے یا سبز چشمہ استعمال کرے۔ شدید حالات میں مسہل سے پہلے آنکھوں میں کوئی دوا نہیں لگانا چاہیے۔ خفیف صورتوں میں تنقیہ کے بعد دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ سبب قوی ہو تو تنقیہ سے پہلے لعاب دار چیزیں استعمال نہ کی جائیں۔ شدت مرض میں کن پٹی پر چند جونکیں لگوائیں۔ اگر مریض دموی مزاج اور قوی ہو تو فصد سر اعلاج کرانا مفید ہوتا ہے۔

۱۔ آب برگ دھتورہ ایک ایک قطرہ آنکھ میں ٹپکانا مفید ہے۔ ۲۔ یہ شیاف دردِ چشم اور جملہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔

نسخہ:۔ زعفران۔ مامیران چینی۔ خربق سفید۔ فلفل سفید۔ سرمہ سفید املی السوس۔ شاذ نج مغسول۔ چاکسو مقشر۔ کہربا۔ توتیا مصفا۔ سب کو ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور عرق گلاب میں کھرل کر کے شیاف بنالیں۔ پھر بوقت ضرورت گلاب میں کھرل کر کے شیاف بنالیں۔ پھر گلاب میں گھس کر آنکھ میں ڈالیں۔ اور پلک پر لیپ کریں۔

یہ ضماد بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ رسوت۔ پھٹکری بریاں۔ گل ارمنی۔ صندل سرخ۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون و زعفران ہر ایک ۱ رتی۔ آب کشنیز سبز یا آب مکو سبز میں پیس کر آنکھ پر ضماد کریں۔ یہ پوٹلی بھی مفید ہے۔

نسخہ پوٹلی:۔ برگ مکو دو دانہ دیگر چھوٹی تازہ لے کر پارچہ میں پوٹلی بنا کر دو تین قطرے صبح کو آنکھ میں ٹپکائیں۔ اور دن میں تین چار مرتبہ ایسا کریں۔ یہ پوٹلی بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ پھٹکری پسی ہوئی۔ پوست خشخاش۔ برگ تازہ سرس۔ مغز گھیکوار ہر ایک سات ماشہ کوٹ کر پوٹلی تیار کریں۔ اور پوست خشخاش کے پانی میں بھگو کر متواتر آنکھ پر پھیرتے رہیں۔ اور ہر روز نئی پوٹلی تیار کریں۔

رسوت۔ پھٹکری بریاں۔ ہلیلہ سیاہ۔ گل ارمنی۔ صندل سرخ۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ افیون ۱ رتی۔ پانی میں پیس کر آنکھوں کے باہر پپوٹوں پر لیپ کریں۔

رسوت ۶ ماشہ۔ زعفران۔ زاج۔ زنجبیل۔ زرد چوب ہر ایک ۳ ماشہ ہلیلہ زرد ۲ ماشہ۔ سفیدی بیضۂ مرغ میں ملا کر آنکھ پر لیپ کریں۔

زیرہ سفید۔ دارچینی۔ زاج۔ حضض۔ ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی۔ آملہ ہر ایک تین ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ پوٹلی میں باندھ کر گلاب میں تر کر کے بار بار آنکھ پر پھیریں۔

یہ پوٹلی بے حد مجرب ہے۔

کوکنار ایک عدد۔ زیرہ سفید ایک ماشہ۔ قرنفل خورد ایک عدد۔ افیون ۱ رتی پھٹکری شگفتہ ۱ ماشہ۔ تمام دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے پوٹلی باندھیں۔ اور آب برگ تمر ہندی میں تر کر کے آنکھ پر ٹکور کریں۔

حب سرخ — گیرو ۲ تولہ۔ افیون ۱ ماشہ۔ زنجبیل۔ صمغ عربی۔ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ کوٹ چھان کر پوست کے پانی میں گولیاں بنائیں۔ بوقت ضرورت

سادہ پانی یا پوست کے پانی میں حل کر کے آنکھ پر لگائیں۔ رمد بلغمی میں مفید و مجرب ہے

شیاف زعفران ۔ دم الاخوین۔ اقاقیا۔ ایلوا۔ شیاف مامیثا۔ زعفران۔ گوند کیکر ہر ایک تین ماشہ۔ افیون ڈیڑھ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے سبز کاسنی کے پانی میں شیاف تیار کریں۔

آشوب چشم حار کے لئے مفید ہے۔ پانی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکائیں۔

ذرورِ خاص پھاکسو مدبر ایک تولہ۔ انزروت مدبر۔ مامیران چینی۔ سنگ بصری ہر ایک تین ماشہ۔ نبات سفید۔ تین ماشہ سب کو پیس کر آنکھوں میں ڈالیں۔ جملہ اقسام رمد میں مفید ہے۔

حب رسوت رسوت ۲ تولہ۔ پھٹکری بریاں ۳ تولہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ سب کو پیس کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر تھوڑے سے پانی میں آگ پر رکھیں۔ جب پانی خشک ہو جائے۔ گولیاں بنا کر محفوظ رکھیں۔ اور سادہ پانی میں حل کر کے آنکھ میں لگائیں۔

حب سبز شب یمانی ۲۸ ماشہ۔ افیون ۱۴ ماشہ۔ رسوت مصفی ساڑھے ۴ تولہ زعفران ۵ رتی۔ برگ نیم ۵ عدد۔ سب کو باریک پیس کر آہنی کڑاہی میں ڈال کر تھوڑا پانی شامل کر کے خوب کھرل کریں۔ پھر آگ پر رکھ کر خشک کریں۔ اور گولیاں بنالیں۔ بوقت ضرورت پانی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکائیں۔

ڈاکٹری علاج ہدایات مندرجہ طبی علاج پر عمل کریں۔

آنکھ کو صاف رکھیں۔ اور بورک لوشن (۱۰ گرین فی اونس والا) آنکھوں میں ڈالیں۔ سردی کے موسم میں گھنٹے گھنٹے یا دو دو گھنٹے کے بعد نیم گرم پانی سے یا ہلکے بورک لوشن (۵ گرین فی اونس) سے آنکھ کھول کر اچھی طرح دھوتے رہیں۔ ورم اور درد شدید ہو۔ تو جوشاندہ پوست سے سینک کریں۔ اور ۵ گرین کیلومل اور ایک ڈرام کمپونڈ پاؤڈر آف جیلپ ملا کر مریض کو کھلائیں۔ تاکہ اس سے دو چار دست آجائیں۔

مندرجہ ذیل نسخے آشوب چشم کے لئے مفید ہیں:۔

زنک سلفیٹ	۲ گرین
ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر)	۱ اونس

دونوں کو ملا کر صبح و شام چند قطرے آنکھ میں ڈالیں۔

اگر ڈسٹلڈ واٹر دستیاب نہ ہو۔ تو اس کی بجائے عرق گلاب استعمال کیا جا سکتا ہے

۲۔ ارجنٹائی نائیٹراس ۵ گرین
ڈسٹلڈ واٹر ۱ اونس

پلکوں کو الٹا کر اس دوا کو ان پر لگائیں۔ اور پھر سالٹ لوشن سے دھو ڈالیں۔

۳۔ آرگیرول ۳۰ گرین
ڈسٹلڈ واٹر ۱ اونس

اس دوا کے چند قطرے دن میں دو تین بار استعمال کریں۔

۴۔ ایسڈ بورک ۱ اونس
ڈسٹلڈ واٹر ۵۰ اونس

پانی گرم کر کے اس میں ایسڈ کو حل کریں۔ اس لوشن سے آنکھ کو دھو کر دوا ڈالنا نہایت مفید ہے۔

۵۔ سلفیٹ آف زنک ۲ گرین
بورک ایسڈ ۴ گرین
ٹنکچر اوپیم $\frac{1}{2}$ ڈرام
آب مقطر ۱ اونس

تمام دواؤں کو آب مقطر میں حل کر کے رکھ لیں۔ اور بوقت ضرورت ایک دو قطرے آنکھ میں ڈال دیں۔

جدید ترین علاج اگر کوئی چیز آنکھ میں پڑ گئی ہو تو اسے نکال دیں۔ مقامی تعدیہ کو پنسی سلین مع کلورومائی سٹین اپتھلمک آئنٹ منٹ سے دور کریں معمولی صورتوں میں ایڈرینالین سولیوشن۔ کلورومائی سٹین آپتھلمک آئنٹ منٹ بورے کک لوشن وغیرہ استعمال کریں۔

رمد سوزاکی میں کلورومائی سٹین اور پنسی سلین سے باقاعدہ علاج کریں۔ اور کلورومائی سٹین آپتھلمک آئنٹ منٹ لگائیں۔ مون آئی ڈراپ کے انجکشن لیبارٹریز) اس کا کامیاب علاج ہے۔

قبض کشائی کا خاص خیال رکھیں۔

ییلو اکسائیڈ آف مرکری کا استعمال نہایت مفید ہے۔

غذا و پرہیز غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔ مثلاً مونگ کی دال اور چپاتی۔ مونگ کی

دال کی کھچڑی۔ دودھ ڈبل روٹی۔ ہلکا شوربہ چپاتی وغیرہ ہیں۔ ترش شیریں۔ گرم اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔ بہار شراب تمباکو وغیرہ محرکات سے پرہیز کریں لکھنے پڑھنے اور دماغی کام سے اجتناب کریں۔

وبائی آنکھ دکھنا

گلابی آنکھ	پنک آئی	(Pink Eye)
وبائی آنکھ دکھنا	رمد وبائی	ایپی ڈیمک کنجنکٹوائی ٹس

(Epidemic Coniunti vitis)

یہ رمد ملتحمہ ہی کی ایک چھوت دار قسم ہے یہ مرض بطور وبا پھیلا کرتا ہے

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک کرم ہے۔ جو مریض کی دکھتی ہوئی آنکھ نیز اس کی چیپڑ (مواد) وغیرہ میں موجود ہوتی ہے۔ پس تندرست اشخاص کو یہ مرض ان مریضوں کے ساتھ سونے یا ان کے مستعملہ رومال یا تولئے وغیرہ کے استعمال سے لگ جایا کرتا ہے۔

علامات مرض آنکھ متورم اور گلاب کی طرح سرخ ہوتی ہے۔ اس لئے اس مرض کو رمد وبائی کہتے ہیں۔ آنکھ میں رڑک اور درد بہت ہوتی ہے۔ نیز سوزش بھی شروع ہی سے زیادہ ہوتی ہے۔ آنکھ دو ایک روز میں ہی بہت سوج جاتی ہے۔ کبھی ملتحمہ متورم ہو کر قرنیہ کے اوپر آجاتا ہے۔ ریم دار مواد کے خارج ہونے کے باعث آنکھیں چپک جاتی ہے۔

طبی علاج ۱۔ افیون خالص ایک تولہ دو ماشہ تانبے کے نیم قلعی برتن میں نیم کے ڈنڈے سے جس میں پیسہ لگا ہوا ہو شیرہ برگ مرس ڈال کر دو پہر تک کھرل کریں یہاں تک کہ مرہم بن جائے۔ سیپ میں محفوظ رکھیں۔ اور صبح و شام انگلی سے آنکھ میں لگائیں۔ اگر خشک ہو جائے تو شیر عورت میں حل کر کے استعمال کریں۔

۲۔ فیروزن آنکھ میں ٹپکائیں

۳۔ انزروت مدبر بہ شیر خر۔ نشاستہ۔ صمغ عربی۔ دگوند کیکر۔ نبات برابر وزن پیس کر آنکھ میں ڈالیں۔

۴۔ قرنفل۔ زاج۔ لودھ۔ افیون۔ برابر وزن کوٹ کر پوٹلی میں باندھ کر پانی سے

تر کر کے آنکھ پر پھیریں۔

۵۔ زنجبیل۔ صندل سُرخ۔ زرنباد۔ ہلیلہ زرد۔ برابر وزن گلاب میں گھس کر آنکھ پر لیپ کریں۔

۶۔ لودھ۔ نزاج۔ زرد چوب۔ مردار سنگ۔ کموں۔ کوکنار ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون توتیا سبز۔ ایک ماشہ قدرے تخم کوکنار کے پانی میں حل آنکھ پر لیپ کریں۔

۷۔ حضض ۲ ماشہ۔ زعفران۔ نزاج۔ زنجبیل۔ زرد چوب ہر ایک ۳ ماشہ۔ ہلیلہ زرد ۲ ماشہ۔ سفیدی بیضۂ مُرغ میں ملا کر آنکھ پر لیپ کریں۔

۸۔ جوشاندہ پوست میں ایک گدی تر کر کے آنکھوں کو سینکیں۔ اور سفیدی بیضہ تنہا یا اس میں شیاف ابیض حل کر کے آنکھوں میں ٹپکائیں۔ یہ ضماد ورم کی تحلیل کر کے تسکین دیتا ہے۔

۹۔ گل سرخ ۳ ماشہ۔ اکلیل الملک ۳ ماشہ۔ زعفران ۱ ماشہ۔ سب کو آبِ کشنیز میں پیس کر لیپ کریں۔

بچوں کے کان کی لو پر جونکیں لگانا ہی کافی علاج ہے۔ اور تسکین حرارت کے لئے آب انار یا زلال دہی میں سے کوئی ایک، تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج آنکھ پر سرد پانی کی پٹی رکھیں۔ اور اسے گرد و غبار سے بچائیں۔ آنکھ کو مرکری لوشن یا بورک لوشن سے دھو کر صاف رکھیں۔ یہ دوا دن میں چند بار آنکھ میں ڈالیں۔

زنک سلفیٹ	۱ گرین
سوڈیم کلورائیڈ (نمک)	۲ گرین
ڈسٹلڈ واٹر	۱ اونس

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

پروٹارگول	۲۰ گرین
ایکوا ڈسٹی لیٹا	۱ اونس

اس دوا کے چند قطرے صبح و شام آنکھ میں ٹپکائیں۔

غذا و پرہیز:۔ وہی جو اوپر بیان ہوا۔

رمدِ بُثری

پھنسی دار آنکھ دُکھنا　　ویدک۔ رمد بثری　　فلک ٹے نیولر کن جنکٹوائی ٹس

(Phlyetenuia Coniuetivitis)

قرنیہ اور صلبیہ کے مقام اتصال پر جھلّی میں سخت اُبھار پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بعد میں پھنسی یا آبلے کی صورت اختیار کر لیتا ہے یہ آبلے یا پھنسیاں تعداد میں ایک سے زیادہ بھی ہوتی ہیں۔ ان کے گرد پیازی رنگ کا حلقہ ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض بچوں میں یہ مرض عام طور پر چیچک خسرہ یا سُرخ بخار کے بعد رونما ہوتا ہے۔ بگاہے زکام میں بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض آنکھ سُرخ ہوتی ہے اور اس میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ مریض کو روشنی کی برداشت نہیں ہوتی۔ آنسو بکثرت بہتے رہتے ہیں سر میں درد پپوٹوں میں تشنج اور سوزش ہوتی ہے۔ آنکھ کو کھول کر دیکھنے سے آبلہ یا پھنسی نظر آتی ہے۔

طبی علاج آنکھ کو دھو کر صاف رکھیں۔ گلاب میں گدی تر کر کے آنکھوں پر رکھنا مفید ہے۔ غلبۂ خون میں ماء الفواکہ سے تنقیہ کرنے کے بعد تسکین حرارت کے لئے املی اور آلو بخارا کا زلال شربت بنفشہ میں ملا کر پلائیں۔ اور لڑکی والی عورت کا دودھ آنکھوں میں ٹپکائیں۔ یہ شیاف نہایت مفید ہے۔

شیاف ودقہ مامیران چینی ۸ رتی۔ گل سُرخ ۲ ماشہ۔ رسوت۔ خیاف مامیثا ہر ایک پونے دو ماشہ۔ نشاستہ۔ کتیرا۔ زعفران ہر ایک ۴ رتی۔ سب کو باریک کر کے آبِ کاسنی میں ملا کر شیاف بنائیں۔ وقتِ ضرورت سفیدیٔ بیضہ مرغ ... جو خشک جاتی ہیں۔ ... ہے۔ اور نظر میں فرق ... پر لگائیں۔

غلبۂ بلغم میں حب صبر یا حب ایارج سے تنقیہ کے بعد زعفران گلاب میں حل کر کے آنکھوں میں ٹپکائیں۔ یا زعفران ایک ماشہ کو ایک انڈے کی زردی میں حل کر کے آنکھوں پر لیپ کریں۔

مزمن صورتوں میں شیافِ احمر یا سلیفون لگائیں

ڈاکٹری علاج آنکھ پر سبز یا نیلی پٹی رکھیں۔ آبلے یا پھنسی پر تھوڑا کیلومل

چھڑکیں۔ یا زرد آئنٹ منٹ لگائیں۔ یا دو گرین فی اونس والا سلفر نائٹریٹ لوشن آنکھوں میں لگائیں۔ قرنیہ پر آبلہ ہو۔ تو ایسپرین لوشن لگائیں۔

جو مریض، پوٹاشیم آئیوڈائیڈ کھاتا ہو۔ اس کی آنکھوں میں زرد آئنٹ منٹ لگانا مناسب نہیں۔

غذا غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دودھ۔ شوربا۔ مونگ کی دال۔ چپاتی اور کھچڑی۔ وغیرہ دیں۔ ترشی۔ شیرینی اور زیادہ روغن وغیرہ سے پرہیز لازم ہے

ککرے۔ روہے

روہے	جرب الاجفان	گرے نیولر کن جنکٹوائی ٹس (Granular Conjunctivitis)
ککرے	رمدِ حبیبی	گرے نیولر لڈز (Granular Lids)
آنکھ کی خارش	جرب العین	ٹرے کوما (Trachoma)

آنکھ کے پپوٹوں خاص طور پر اوپر کے پپوٹے کے نیچے چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔ جن کی وجہ سے کم وبیش خارش ہوتی رہتی ہے اور آنسو بھی بہتے رہتے ہیں۔ خارش عام طور پر دانوں کے آنکھ کے ڈھیلے پر رگڑ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

اقسام مرض اطبائے متقدمین نے اس کی چار قسمیں قرار دی ہیں:-

۱۔ جرب منبسط یا پھیلے ہوئے ککرے۔ اس میں دانوں کی بجائے پلکوں کے اندر کسی قدر سرخی سختی اور کھردرا پن ہوتا ہے

۲۔ جرب حصفی یا گرمی دانوں کے مانند ککرے۔ [illegible] ۲ گرین [illegible] باریک باریک گرمی دانوں کی مانند ہوتے ہیں۔

۳۔ جرب تینی یا سوفوسیس یا انجیر کے دانوں کی مانند ککرے اس میں دانے باہم چپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

۴۔ جرب بردی یا اولے کی مانند ککرے۔ اس میں ککروں کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

نوٹ:- اس کی ایک قسم جربِ اسود بھی ہے۔ اس پر دانوں کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ دانوں پر کھرنڈ بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے جربِ محبب (دانہ دار) بھی کہتے ہیں یہ بدترین قسم ہے۔

شدّت و خفت کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱- جربِ حاد (شدید گکرے) ۲- جربِ مزمن (پرانے گکرے)

اسباب مرض یہ مرض ریتیلے مقامات مثلاً پنجاب، سندھ اور راجپوتانہ جہاں آندھیاں زیادہ چلتی ہیں۔ زیادہ رونما ہوتا ہے۔ گرد و غبار، دھواں کثیف ہوا یا خراش دار دوا کا استعمال، ناقص غذا، میلا کچیلا رہنا اس کے اسباب مویدہ ہیں۔ طب جدید میں یہ متعدی مرض خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس کا باعث ایک جرثومہ کو قرار دیا جاتا ہے۔ مریض آنکھ کا مواد انگلیوں کے ذریعہ یا کسی کپڑے یا تولئے کے ذریعہ تندرست آنکھ میں مواد لگنے سے مرض رونما ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ان لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ جو تنگ و تاریک اور خراب مکانوں میں رہتے ہیں۔ آتشک اور خنازیری مزاج کے لوگوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض آنکھیں سُرخ ہوتی ہیں۔ ان میں کم و بیش خارش ہوتی رہتی ہے اور ان سے آنسو بہتے رہتے ہیں۔ مریض کو روشنی کی برداشت نہیں ہوتی۔

۱- مرض حاد میں پردہ ملتحمہ پر سُرخی ہوتی ہے۔ آنکھوں سے پانی نکلتا ہے۔ بھوؤں اور آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔ اوپر کے پپوٹے پر ورم آجاتا ہے گاہے مواد نکلتا ہے اور آنکھ میں ریت کی کھٹک پڑتی ہے۔

۲- مرضِ مزمن میں سوزش اور درد کم ہوتا ہے۔ پڑھنے لکھنے یا نظر کا کام کرنے سے آنکھیں تھک جاتی ہیں۔ ملتحمہ کی سطح پر چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ ان میں مواد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور نظر میں فرق پڑ جاتا ہے۔ بعض اوقات پردہ قرنیہ پر زخم ہو جاتا ہے اور ڈھیلا بے قاعدہ ہو جاتا ہے۔

فروق الامراض آشوب چشم اور گکرے میں تشخیص کرنے کے لئے ذیل کے نکات کو پیش نظر رکھیں۔ اس مرض میں بالائی پپوٹے کو الٹ کر دیکھنے سے اندرونی سطح پر ساگو دانے کی مانند بھیاری رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نظر آتے ہیں اور یہی اس مرض کی تشخیصی علامت ہے۔

طبی علاج آنکھوں کو گرد و غبار سے بچائیں۔ آنکھوں کو تیز روشنی سے بچائیں اور سبز عینک لگائیں۔ کن پٹی پر جونکیں لگوائیں۔ غلبہ خون میں فصد سرارو لیں۔ دماغ اور معدہ کا تنقیہ کریں۔ سات دن کے بعد ہلیلہ کا جوشاندہ پلائیں۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک نسخہ استعمال کریں۔

۱۔ شورہ سفید باریک پیس کر سُرمہ کی طرح آنکھوں میں لگائیں۔ اور روئی کا پھایہ آنکھ پر باندھیں۔

۲۔ سماق۔ سفیدہ۔ جست۔ کتیرا ہر ایک ایک ماشہ۔ کافور ۲ رتی۔ پانی میں پیس کر آنکھوں پر لیپ کریں۔ اور اطریفل شاہترہ ۷ ماشہ سوتے وقت کھلائیں۔

۳۔ صبر فارسی سوختہ۔ نوشادر۔ صمغ عربی ہر ایک تین ماشہ۔ اجزا کو سرکہ میں پیس کر سایہ میں خشک کر کے سُرمہ کی طرح آنکھ میں لگائیں۔

۴۔ اکسیر مجرب پوست سماق ۱۰ ماشہ۔ سفیدہ کاشغری ایک ماشہ۔ کافور ½ ماشہ کتیرا ۴ رتی۔ سب دواؤں کو پیس کر شیاف بنائیں۔ اور صبح و شام حسب قاعدہ آنکھوں میں لگائیں۔

۵۔ زعفران، افیون ہر ایک ۳ ماشہ۔ کشتہ جست ۵ تولہ۔ تمام دواؤں کو سُرمہ کی مانند باریک کر لیں۔ اور ایک ایک سلائی آنکھوں میں روزانہ لگائیں۔

۶۔ صبر سوختہ۔ نوشادر ½ ۱ ماشہ۔ دونوں کو باریک پیس کر تھوڑے شہد میں ملا کر آنکھوں میں لگائیں۔

۷۔ سہاگہ۔ پھٹکری ہر ایک ایک حصہ۔ شورہ سفید نصف حصہ۔ تینوں دواؤں کو خوب پیس لیں۔ اور بوقت ضرورت پپوٹوں کو الٹ کر ایک چٹکی ککروں پر ڈال دیں پھر آنکھ کو دھو ڈالیں۔

۸۔ کحل نوشادر نوشادر۔ صبر سوختہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ گوند کیکر ۱۲ ماشہ پہلے دواؤں کو الگ الگ باریک پیس لیں۔ پھر یک جا کر کے سرکہ انگوری یا عرق سونف میں کھرل کر کے خشک کریں۔ اور بطور سُرمہ لگائیں۔

ڈاکٹری علاج آنکھوں کو صبح شام بورک لوشن سے دھو کر ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی ایک استعمال کریں۔

۱۔	بورک ایسڈ	۱۔ اگرین
	ڈسٹلڈ واٹر	۱ اونس

اس کے چند قطرے دو تین بار آنکھ میں ڈالیں۔

۲۔	زنک سلفاس	۲ گرین
	کوکین ہائیڈروکلور	۲ گرین
	ڈسٹلڈ واٹر	۱ اونس

چند قطرے دن میں دو تین بار آنکھ میں ٹپکائیں۔

۳۔	پروٹارگول	۱۰ گرین
	ڈسٹلڈ واٹر	۱ اونس

اس کے چند قطرات دن میں دو تین بار آنکھ میں ڈالیں۔

۴۔	آرجنٹائی نائیٹراس	۲ گرین
	ڈسٹلڈ واٹر	۱ اونس

چند قطرے دن میں دو بار آنکھ میں ڈالیں۔

مزمن صورتوں میں سلور نائیٹریٹ کی پتلی پپوٹوں کو الٹا کر کے ان پر آہستہ آہستہ باحتیاط لگائیں۔ اس کے فوراً بعد نمک کے پانی سے آنکھ کو دھو ڈالیں۔ اور پندرہ بیس منٹ تک آنکھ پر سرد پانی کی پٹی باندھیں۔

نوٹ:۔ اس مرض میں دواؤں کو ادل بدل کر استعمال کرنا نہایت مفید ہے پانچ سات روز کے بعد دوا ہمیشہ بدل دینی چاہیئے۔

غذا و پرہیز گیہوں کی چپاتی۔ بکری کا شوربہ کدو۔ تُرئی۔ چقندر۔ پالک وغیرہ کی ترکاری کے ساتھ یا ارہر اور مونگ کی دال دیں۔

محرک۔ گرم اور نفاخ۔ چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔ دہی۔ چھاچھ اور اسی قسم کی دیگر ترش اغذیہ اور اشربہ سے پرہیز لازم ہے۔

ناخونہ

ناخونہ ظفرہ پٹرے جیم (Pterigium)

یہ مرض اکثر ریتلے مقامات پر ہوتا ہے۔ جہاں آنکھ میں گرد و غبار پڑنے سے مسلسل خراش یا رگڑ ہوتی رہتی ہے۔ گرم مقامات میں آشوب چشم یا قرنیہ کے زخم کے بعد اکثر ناخونہ ہو جاتا ہے۔ جگہ لیس دار اور غلیظ مادوں کی کثرت سے مجتمع ہونے سے

بھی پیدا ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض آنکھ کی جھلی (ملتحمہ) پر ایک سہ گونہ گوشت کی طرح کا سرخ پردہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ پردہ کبھی بڑھ کر قرنیہ کو ڈھانپ دیتا ہے جس سے نظر میں فرق آجاتا ہے۔

طبی علاج آنکھ کو گرد و غبار سے بچائیں۔ اور مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک دوا استعمال کریں

۱۔ توتیا سبز بریاں سرمہ کی طرح باریک پیس کر سلائی سے مقام ناخونہ پر لگائیں۔

۲۔ چاکسو مقشر۔ سنگ بصری۔ پھٹکری بریاں۔ نبات سفید۔ ہر ایک ۳ ماشہ شورہ قلمی۔ ایک تولہ۔ دواؤں کو آب لیموں کاغذی میں کھرل کر کے شیاف بنائیں۔ اور ہر روز ناخونہ پر لگائیں۔

۳۔ ہلدی کو آگ میں جھلسا کر اس کے ہم وزن پھٹکری بریاں ملا کر سرمہ کی طرح باریک کر کے سلائی سے لگائیں۔

۴۔ مس سوختہ۔ شادنج مغسول ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ اقلیمیائے نقرہ ۲ ماشہ۔ زنگار ابلوا۔ لیمونہ ارمنی۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ زعفران ہر ایک ۴ رتی۔ سب کو سرمہ کی مانند باریک کر کے آنکھوں میں لگائیں۔

۵۔ کندر گلاب میں گھس کر آنکھوں میں ڈالنا عجیب الاثر ہے۔

۶۔ گول مرچ سفید۔ دانہ الائچی خورد۔ سنگ بصری۔ مغز تخم سرس۔ پھٹکری سفید۔ زردہ کوڑی۔ سب کو سرمہ کی مانند باریک کر کے صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

۷۔ روئی سوختہ ۱ تولہ۔ زنگار ۱ ماشہ۔ جوہر ہڑتال ورقی ۲ ماشہ۔ سب کو دواؤں کو پیس کر ایک ہفتہ شراب میں تر رکھیں۔ پھر شیاف بنا لیں۔ اور حسب قاعدہ گھس کر آنکھوں میں لگا لیں۔

ڈاکٹری علاج زنک کلورائیڈ لوشن (۲ گرین فی اونس والا) آنکھ میں ڈالیں۔ اور کاسٹک لوشن (دس گرین فی اونس والا) روزانہ ناخونہ پر لگائیں۔ آکسائیڈ آف مرکری ۲ گرین ایک اونس ویزلین میں ملا کر آنکھ میں لگانا بھی مفید ہے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو اسے کٹوا دیں۔

غذا و پرہیز غذا لطیف اور زود ہضم مثلاً شوربا۔ چپاتی۔ کدو۔ پالک۔ تمری وغیرہ دیں شیریں پھل بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ بادی نفاخ اور گرم اشیاء سے

پرہیز لازم ہے۔

آنکھ میں خونی نقطہ

آنکھ میں خونی نقطہ طرفہ ایکی موسس (Acchymosis)

آنکھ کی سفیدی (طبقہ صلبیہ) پر سرخ نقطہ پڑ جاتا ہے۔

اسباب مرض آنکھ پر چوٹ لگنے۔ زور سے قے لگنے۔ گرنے یا کھانسنے سے کوئی باریک رگ پھٹ کر ذرا سا خون بہہ جاتا ہے۔ جو ایک سرخ سیاہی مائل داغ کی صورت میں نظر آتا ہے۔

طبی علاج اول تو خود بخود ہی جذب ہو جاتا ہے۔ ورنہ ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی ایک استعمال کریں۔

۱۔ پھٹکری۔ شورہ قلمی۔ کف دریا۔ زرد چوب۔ مصری۔ ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس کر سرمہ سا بنا لیں۔ اور صبح و شام آنکھوں میں لگائیں۔

۲۔ نوشادر۔ نمک لاہوری۔ کندر ہر ایک ایک ماشہ۔ پیس کر پانی میں حل کر کے آنکھوں میں ٹپکائیں۔

۳۔ صدف مروارید۔ کندر۔ انزروت۔ سنگ بصری۔ زرد چوب۔ مغز خستہ ہلیلہ زرد۔ مازو سبز۔ مغز خستہ بلیلہ۔ کفِ دریا ہر ایک ۳ ماشہ۔ چاکسو ۴ ماشہ۔ نبات سفید ۶ ماشہ سرمہ سیاہ ایک تولہ۔ آب بادیان سبز میں پیس کر سرمہ بنا لیں۔ اور صبح و شام آنکھ میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج آنکھ پر سرد پانی کی پٹی باندھیں۔ یا زنک لوشن (۳ گرین فی اونس والا) آنکھ میں ڈالیں۔ ایلم لوشن (۴ گرین فی اونس والا) بھی مفید ہے۔

سَبَل

جالا سَبَل پے نس (Pannus)

ٹربال یا پڑبال نے رہوں سے قرنیہ پر خراش یا رگڑ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور آنکھ میں پردہ سا پیدا ہو جانے سے نظر دھندلا جاتی ہے۔

علاماتِ مرض مریض کو روشنی کی برداشت نہیں ہوتی آنکھ میں سوزش اور درد ہوتی ہے آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ بالآخر قرنیہ پر ایک جالا سا معلوم ہوتا ہے۔

اقسامِ مرض:۔ اس کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ سبلِ رطب اس میں متواتر چھینکیں آتی ہیں آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری رہتے ہیں۔ درد ہوتی ہے۔ نیز خارش ہوتی ہے۔

۲۔ سبل یابس اس میں آنسو نہیں آتے۔ نیز خارش کم ہوتی ہے پردہ قرنیہ کھردرا اور زخم دار ہوتا ہے۔

۳۔ سبلِ مستحکم اس میں پردہ غلیظ ہو کر آنکھ کی سیاہی کو ڈھانپ لیتا ہے اور بصارت کھو جاتی ہے۔

طبی علاج سراروں کی فصد لیں۔ گدی پر سینگیاں کھنچوائیں۔ یا جونکیں لگائیں چند روز صبح و شام یہ منضج پلائیں۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ آملہ۔ پوست نیم۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ منڈی جنس۔ برگ حنا۔ افتیموں۔ گلو ہر ایک ۷ ماشہ جوش دے کر مل چھان لیں۔ اور ۲ تولہ شہد ملا کر پلائیں۔ دس روز کے بعد اس نسخہ میں سنا کی ۷ ماشہ۔ گل قند ۴ تولہ۔ مغز املتاس ۴ تولہ بڑھا کر مسہل دیں۔ مسہل کے بعد صبح کشتہ مرجان جواہر والا ۲ رتی۔ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ دیں اور شام کو اطریفل کشنیزیا اطریفل صغیر ۷ ماشہ کھلایا کریں۔ اور آنکھ میں گل نیم ایک تولہ سایہ میں خشک کر کے اس کے ہم وزن شورہ قلمی باریک پیس کر تھوڑا تھوڑا لگائیں۔

یہ نسخہ جات نہایت مفید ہیں۔

۱۔ توتیا سبز ایک برنج عورت کے دودھ میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکائیں۔

۲۔ لونگ ۱۴ عدد۔ تخم سرس ۷ عدد۔ شورہ قلمی ۳½ ماشہ آنبہ ہلدی ۷ ماشہ باریک پیس کر آنکھ میں لگائیں۔

۳۔ ہلیلہ سیاہ۔ نمک سنگ۔ صندل سرخ۔ پلاس پاپڑہ۔ برابر وزن پانی کے ساتھ شیاف بنائیں۔ اور گھس کر استعمال کریں۔

۴۔ برادہ نحاس لے کر بول انسان میں ایک ہفتہ تر رکھیں۔ جب زنگار بن جائے خشک کر کے سرمہ بنا لیں۔ اور آنکھ میں لگائیں۔

۵۔ پھٹکڑی سفید۔ صبر سقوطری۔ مامیران چینی۔ کندریا سنگ بصری ہر ایک ۳ ماشہ

رسوت - لودھ پٹھانی - زردچوب - برگ نیم - برگ سرس - برگ کگرونده ہر ایک ۶ ماشہ -
افیون ایک ماشہ - مرکی ۲ ماشہ -

پہلے پھٹکری اور افیون ملا کر گھلائیں - پھر مرکی - صبر - رسوت شامل کریں -
اس کے بعد دوسرے اجزا ملا کر آب لیموں میں کھرل کر کے رکھ لیں - اور پانی میں گھس کر
آنکھ میں ڈالیں -

یہ نسخہ نہایت مفید ہے -

۶ - تر نفل - افیون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ - حضض مکی - شب یمانی ہر ایک
ساڑھے دس ماشہ - آب برگ نیم - آب برگ املی - آب برگ گوبھی - ہر ایک آدھ پاؤ - دواؤں کو
کوٹ چھان کر آب ہائے مذکورہ کے ساتھ کانسی کے برتن میں ڈالیں - اور نیم کے
ڈنڈے کے سرے میں تانبے کا پیسہ لگا کر اس قدر حل کریں کہ گاڑھا ہو جائے پھر شیاف
بنا لیں - اور بوقت ضرورت پانی میں حل کر کے آنکھوں میں لگائیں -

ڈاکٹری علاج پرانے ککروں کے مطابق علاج کریں - گرم پانی میں خلالین کا
ٹکڑا ڈال کر آنکھ کو ٹکور کریں - آنکھ کو صاف رکھیں - قبض کشائی
کریں - آنکھ میں چار گرین فی اونس والا ائرو پین لوشن ڈالیں - اور ۵ گرین فی اونس والی
مرہم لگائیں -

غذا و پرہیز بکری کا شوربا - مونگ کی دال - کدو - ٹینڈے - تری - چپاتی وغیرہ
زود ہضم اور ہلکی غذائیں دیں - مسور - لوبیا - ارہر - لہسن - پیاز - گوشت
پلاؤ - پنیر - اور ترشی - ثقیل و گرم چیزوں سے پرہیز لازم ہے - دماغی محنت - سر پانی سے
غسل - دھوپ میں چلنے پھرنے سے بھی بچنا لازم ہے -

جالا پھلی

پھُلی — بیاض العین — اپے سیٹی آف دی کارنیا
(Opacity of the Cornea)

کبھی آنکھ کی سیاہی پر سفیدی پیدا ہو جاتی ہے - اگر یہ سفیدی رقیق ہو - تو
غمام یا جالا کہلاتی ہے - اگر غلیظ ہو تو بیاض کے نام سے یاد کی جاتی ہے اگر دبیز ہو
تو گل چشم یا پھُلی کے نام سے موسوم ہوتی ہے انگریزی میں غمام کو (Nebula) نی بیولا -

بیاضِ چشم کو نے کیولا (Macula) اور بیاضِ سمکیہ یا بیاضِ غلیظ کو (LEUKOMA) لیوکوما کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اسبابِ مرض چیچک اور آشوبِ چشم وغیرہ میں پھنسی یا ورم ہو کر زخم ہو جاتا ہے جس کا داغ سفیدی کی شکل میں رہ جاتا ہے۔ ککرے اور پڑبال کی خراش میں بھی قرنیہ میں زخم ہو جاتا ہے۔ کبھی تشقیقہ وغیرہ سے بھی قرنیہ میں زخم ہو کر سفیدی پیدا ہو جاتی ہے۔

انجامِ مرض جوانوں میں جب یہ سفیدی رونما ہوتی ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُنہیں آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن جب سفیدی مرکز قرنیہ کو محیط ہو جاتی ہے تو بھینگا پن اور قریب نظری کی شکایات لاحق ہو جاتی ہیں۔ اگر بچہ کی دونوں آنکھوں میں سفیدی ہو۔ تو آنکھ کے ڈھیلوں میں رعشہ ہو جاتا ہے۔ جسے (ارتجاف) المقلہ (Nystagmus) کہتے ہیں۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔ اور مندرجہ ذیل تجربات میں سے کوئی ایک استعمال کریں۔

۱۔ کفِ دریا۔ مرچ سفید دکنی۔ پھٹکری بریاں ہر ایک تین ماشہ۔ خوب باریک پیس کر صبح و شام بطور سرمہ آنکھ میں لگائیں۔

۲۔ زنجبیل۔ نمک سنگ اور پھٹکری برابر وزن کھرل کر کے سرمہ بنالیں اور استعمال کریں

۳۔ نشاستہ قلمی ۵ تولہ۔ مامیران چینی ۲ تولہ۔ گیرو ۲ تولہ۔ سرمہ کی طرح باریک کر کے لگائیں

۴۔ نوشادر ۳ ماشہ۔ شورہ قلمی ایک تولہ۔ تخم سرس ایک تولہ۔ فلفل سیاہ ایک تولہ۔ نیلا تھوتھا ایک رتی۔ سب کو کھرل کر کے سرمہ بنالیں۔ اور آنکھ میں لگائیں۔

۵۔ ہلدی ۱ ماشہ۔ شورہ قلمی ۲ ماشہ۔ سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ جالا کے لئے بے حد مفید ہے۔

۶۔ کشتہ عقیق ایک ماشہ۔ عرق لیموں میں کھرل کر کے سرمہ بنالیں اور صبح و شام آنکھ میں لگائیں۔

۷۔ ہلدی۔ برگ نیم پیپل۔ مرچ سیاہ۔ بادِ ترنگ۔ ناگرموتھ۔ پوست ہلیلہ ہم وزن لے کر تین روز شیر بُز یا بول بُز میں کھرل کر کے گولی بنالیں۔ اور عورت کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔

۸۔ سونٹھ۔ پوست ہلیلہ۔ کتھ۔ سنگ بصری۔ پھٹکری۔ تازہ پھل۔ ہر ایک ایک تولہ۔

بھیم سینی کافور کستوری۔ مروارید ناسفتہ۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو کھرل کر کے نیم کے پانی کے ساتھ ۵ روز کھرل کر کے گولیاں بنالیں۔ اور ضرورت کے وقت آنکھ میں گھسکر لگالیں۔

۹۔ مرچ سیاہ۔ شورہ قلمی۔ سرمہ سفید ہر ایک ایک تولہ۔ نوشادر ۳ تولہ۔ سب کو باریک کر کے ایک روز گوبر گوار گندلی میں کھرل کریں۔ اور دو پیالوں میں بند کر کے چولھے پر رکھیں۔ نیچے آٹھ سیر پختہ پیپل کی لکڑیاں جلا کر جوہر اڑالیں۔ اور سلائی کو عرق لیموں سے تر کر کے آنکھ میں لگائیں۔

۱۰۔ صابون سوا تولہ۔ روغن تلخ پونے پانچ تولہ میں پکا کر بقدر دانہ مونگ گولیاں بنالیں۔ اور بوقت ضرورت لعاب دہن میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔

نوٹ:۔ اس میں کافور سوا تولہ کا اضافہ کر لیا جائے۔ تو بہتر ہے۔

۱۱۔ پھٹکری عرق گلاب میں گھس کر پھولے پر لگانا عجیب الاثر ہے۔

۱۲۔ بلیلہ۔ تخم کھرنی۔ برادہ ناخن فیل سب کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھ میں لگائیں۔

۱۳۔ جوہر بیاض پھٹکری۔ شورہ قلمی۔ لونگ سجی۔ سہاگہ۔ نوشادر۔ ہر ایک ایک تولہ لے کر سب کو جو کوب کریں۔ اور ایک مٹی کے کوزے پیالے میں ڈال کر دوسرا پیالہ اس پر اوندھا کر کے گل حکمت کر کے اوپلوں کی نرم آنچ پر بدستور جوہر اڑالیں۔ اور صبح و شام آنکھ میں لگائیں۔

۱۴۔ شیاف دینار چون سفیدہ قلعی۔ سونا مکھی۔ ہر ایک ۱ تولہ ۱۱ ماشہ۔ کتیرا سوا پانچ ماشہ۔ افیون۔ نشاستہ ہر ایک ۳ ½ ماشہ۔ سب کو بدستور لے کر شیاف بنا کر کام میں لائیں۔

ڈاکٹری علاج ییلو آئنٹ منٹ (مرہم زرد) (۲ سے ۴ گرین فی اونس والی) ہر رات آنکھ میں لگائیں۔ اور آنکھ پر گرم پٹی باندھیں۔ نیز قرنیہ پر پیوٹے سے مالش کریں۔ اگر سفیدی قرنیہ کے مرکز تک چلی آئے۔ اور غلیظ ہو تو پردہ عنبیہ کو تھوڑا سا کاٹ کر مصنوعی پتلی بنانے سے نظر کسی حد تک ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ عمل ایک ہوشیار سرجن ہی کر سکتا ہے۔

غذا و پرہیز شوربہ چپاتی۔ توری۔ خرفہ۔ پالک وغیرہ زود ہضم اغذیہ دیں۔ اور دودھ۔ دہی۔ لہسن۔ مسور کی دال۔ بینگن۔ ترش اشیاء سے پرہیز کریں

موتیابند

آنکھ میں پانی اترنا نزول الماء کیٹے ریکٹ (Cataract)

اس مرض میں آنکھ کی رطوبت جلیدیہ (آنکھ کا موتی) گدلا جاتی ہے۔ اور جوں جوں گدلاہٹ بڑھتی جاتی ہے۔ اسی کے مطابق آنکھ کی بینائی آہستہ آہستہ کم ہو کر بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

اس مرض کی ماہیت کے اعتبار سے اطبائے نامدار میں اختلاف ہے چنانچہ شیخ الرئیس اور اس کے متبعین کے خیال کے مطابق اس مرض میں ایک رطوبت غریبہ دماغ میں آنکھوں کی طرف اتر آتی ہے۔ جو طبقہ قرنیہ کے پیچھے اور رطوبت بیضیہ کے آگے ٹھیک ثقبہ عنبیہ (پتلی) کے سامنے ٹھہر کر چیزوں کی شکلوں اور صورتوں کے دیکھنے میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے لیکن جالینوس اور اس کے متبعین کے نزدیک رطوبت بیضیہ اور رطوبت جلیدیہ کے مکدر ہو جانے سے نزول الماء لاحق ہو جاتا ہے۔ آنکھ میں کوئی رطوبت غریبہ دماغ سے اتر کر اس مرض کو پیدا نہیں کرتا۔

جدید تحقیقات بھی جالینوس ہی کی تائید کرتی ہیں یعنی یہ مرض رطوبت جلیدیہ کے تکدر سے پیدا ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ رطوبت جلیدیہ روشنی کی شعاعوں کو جمع کرنے کے لئے آنکھ کا نہایت اہم جزو ہے۔ یہ دانہ مسور کے مانند دونوں طرف سے محدب شفاف اور سخت ہوتی ہے۔ لیکن بڑھاپے میں اس کا تحدب زائل ہو جاتا ہے۔ اور چپٹی سی ہو جاتی ہے۔ نیز مکدر اور زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض

آنکھوں سے زیادہ کام لینا۔ بعض دماغی امراض۔ سر پر چوٹ لگنا۔ بڑھاپا۔ اس کے علاوہ بعض اوقات شقیقہ۔ آتشک۔ ذیابیطس۔ اور صرع وغیرہ کی وجہ سے بھی یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ یہ مرض جوانوں کی نسبت بوڑھوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اور کبھی یہ موروثی ہوا کرتا ہے۔

اقسام مرض:۔ طب قدیم میں اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:۔

۱۔ غمامی (ابر کی مانند) ۲۔ زیبقی (پارہ کی مانند) ۳۔ جصی (رنگ یا چونے کی مانند)

۴۔ آسمانجونی (آسمانی رنگ کا) ۵۔ منتشر (پھیلا ہوا)۔

بعض نے رنگوں کے پیش نظر اس کی سات قسمیں بھی گنوائی ہیں۔ مثلاً سبز۔ زرد۔ سرخ۔ سنہرا۔ نیلا وغیرہ۔

علامات مرض جب اس مرض کی ابتدا ہوتی ہے۔ تو آنکھوں کے سامنے خیالی جانور مثلاً مچھر، مکھی وغیرہ اُڑتے ہوئے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اس کے بعد ہر ایک چیز دُگنی نظر آنے لگتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے ہر وقت اُجالا سا محسوس ہوتا ہے۔ چاند ایک کی بجائے کئی دکھائی دیتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ مریض بہت روشن چیزوں کے سوا کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا۔ اور آخر کار بالکل اندھا ہو جاتا ہے۔

تشخیص مرض ابتدا میں اس مرض کا اشتباہ آنکھ کے اور مرض سے ہوتا ہے جسے "خیالات" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس مرض میں بھی آنکھوں کے سامنے مچھر۔ مکھی۔ بھنگے وغیرہ شکلیں اُڑتی ہوئی نظر آیا کرتی ہیں۔ جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ مرض "خیالات چشم" کہلاتا ہے۔ اور یہ معدے کی خرابی سے نظر آیا کرتے ہیں۔ لہذا مرض نزول الماء کی ابتدا میں اس مرض کے تشخیص کے لئے مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھیں:۔

۱۔ خیالات دونوں آنکھوں سے یکساں نظر آیا کرتے ہیں۔ لیکن نزول الماء کے ابتدا میں جو خیالات نظر آتے ہیں وہ زیادہ تر ایک ہی آنکھ میں ہوا کرتے ہیں۔ اگر دونوں آنکھوں میں بھی نظر آئیں۔ تو پیدائش وقت۔ رنگت۔ حجم وغیرہ کے لحاظ سے ان میں اختلاف ہوتا ہے۔

۲۔ علاوہ اس کے معدے کی خرابی سے پیدا ہونے والے خیالات ہمیشہ نظر نہیں آتے۔ چنانچہ شکم سیری کی حالت میں اکثر دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن جب معدہ خالی ہوتا ہے۔ تو خیالات کم ہو جاتے ہیں یا بالکل ہی نظر نہیں آتے۔

۳۔ خیالات چشم کی حالت میں آنکھیں مکدر نہیں ہوتیں۔ لیکن نزول الماء میں آنکھوں میں کدورت نظر آتی ہے۔

۴۔ خیالات چشم کی حالت میں منقی معدہ و دماغ ادویہ سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے لیکن نزول الماء میں اس قسم کی ادویہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ بینائی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

طبی علاج قبض مطلق نہ ہونے دیں۔ ہضم کی اصلاح کریں۔ اور ممکن ہو تو پہلے تنقیہ

عام کریں۔ اس کے بعد حب ہلیلہ۔ حب ایارج۔ حب بنفشہ وغیرہ سے تنقیہ خاص کریں۔ پھر طبقات چشم اور رطوبات چشم کی صفائی کے لئے مقامی دوائیں استعمال کریں۔

اگر تنقیہ نہ کرسکیں تو رات کو اطریفل زمانی۔ اطریفل شاہترہ۔ اطریفل اسطوخودوس۔ کھلائیں۔ عام جسمانی کمزوری اور ہضم کی اصلاح کے لئے جوارش جالینوس۔ دواء المسک معتدل جواہر والا۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا۔ کشتہ فولاد وغیرہ کھلائیں۔ مقامی طور پر اشک آور دوائیں مثلاً کحل محلل۔ کحل چکنی دوا وغیرہ لگائیں۔

مندرجہ ذیل مجربات حسب علامات استعمال کریں:۔

۱۔ کحل چکنی دوا — اسے کحل صابون بھی کہتے ہیں۔ نزول الماء کی ابتدا میں مفید ہے۔ نیز جالا، پھولا، دھند کو بھی مفید ہے۔

صابون ۱ تولہ۔ توتیا ساڑھے تین ماشہ۔ رال ساڑھے تین ماشہ۔

صابون کو چاقو سے تراش کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب صابون پگھلنے لگے توتیا سبز سفوف کرکے اس پر چھڑک دیں۔ اور لوہے کے دستہ سے خوب حل کریں۔ جب صابون پانی کی طرح رقیق ہوجائے۔ رال کو بھی باریک پیس کر ملالیں۔ اور لوہے کے دستے سے بدستور گھوٹتے رہیں۔ اب آنچ تیز کردیں یہاں تک کہ صابون خشک ہوکر سیاہ ہوجائے۔ اب کڑاہی کو آگ سے اتارلیں۔ اور دوا نکال کر شیشی میں رکھیں۔ بوقت ضرورت یہ دوا دانہ خشخاش کے برابر لے کر ایک قطرہ پانی میں حل کرکے سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔

۲۔ سرمہ توتیا — بعض اطباء نے اس سرمہ کو عمل قدح کا قائم مقام بتایا ہے۔ لیکن اسے ہمیشہ پرانے نزول الماء میں ہی استعمال کرانا مفید ہے۔ ابتدائے مرض میں اسے استعمال کرانا بجائے فائدے کے مضرت رساں ہے۔

توتیائے سبز معدنی حسب ضرورت لے کر شیر مدار میں بھگوئیں۔ اور سائے میں خشک ہونے کے لئے رکھ چھوڑیں۔ کم از کم ایک سو مرتبہ تر و خشک کریں۔ اس کے بعد اس میں روغن کنجد اس قدر ملائیں کہ مرہم کے مانند ہوجائے۔ پھر اس میں روئی آلودہ کرکے فتیلہ بناکر جلائیں۔ اور نیچے مٹی کے پیالے پر کاجل لیں۔ تمام فتیلہ جلنے کے بعد جو گل باقی رہے اسے معہ کاجل ایک جاکرکے سرمہ کی مانند باریک کرکے پیس لیں۔ اور سلائی سے سرمہ کی مانند آنکھ میں لگاکر اوپر سے انڈے کا پتہ باندھیں۔ اس طرح دن میں تین چار بار لگائیں۔

۳۔ سرمہ نزول الماء — پارہ ایک ماشہ۔ کباب چینی تین ماشہ۔ تخم نیل ۳ ماشہ

سرمہ اصفہانی ایک تولہ۔ سب کو باریک کر کے کھرل کریں۔ اور روزانہ صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

۴۔ روغن نزول الماء سونگھنے کا تمباکو ایک تولہ۔ روغن ارنڈی ۲ تولہ۔ تمباکو کو روغن میں چار پہر کھرل کر کے کھلے منہ کی شیشی میں محفوظ رکھیں۔

۵۔ ہلدی۔ چاکسو۔ تخم سرس ہر ایک ایک تولہ۔ شیرنی کا دودھ ۲ تولہ۔ ایک ہفتہ تک خوب کھرل کر کے سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگائیں۔

۶۔ سنگ بصری اصلی ۲ ماشہ۔ توتیا انگریزی ۱ ماشہ۔ زعفران خالص ایک ماشہ۔ ناخن فیل صاف شدہ۔ ایک ماشہ غبار کی مانند باریک کر لیں۔ اور دو ہو مچھلی کے پتے کے ½ تولہ پانی میں کھرل کر کے گولیاں باندھ لیں۔ بوقت ضرورت گولی کو سیپ میں پانی کے ہمراہ گھس کر آنکھوں میں لگائیں۔

۷۔ کحل الجواہر میل سونا۔ میل چاندی۔ توتیا۔ سرمہ سیاہ۔ کف دریا۔ سرمہ سفید۔ ہر ایک ۲ ماشہ۔ مروارید۔ یاقوت۔ فیروزہ۔ لعل لاجورد۔ بسدہ ہر ایک ایک ماشہ۔ مشک ½ ۱ ماشہ۔ مامیران۔ مغز تخم بلیلہ۔ اصل السوس۔ رسوت۔ دار فلفل ہر ایک ۳ ماشہ۔ اجزا کو خوب باریک کر لیں۔ ابتدائے نزول الماء میں لاجواب ہے۔

۸۔ حب الذہب کھلا کر تنقیہ کریں۔ اور پھر یہ دوا استعمال کریں۔
دریائی کیکڑے کا سر ایک عدد۔ پیاز ایک عدد۔ دہو مچھلی کے تیل میں بریاں کریں۔ اور دونوں کو علیحدہ علیحدہ سرمہ کی طرح باریک کر لیں پہلے پیاز کو آنکھوں میں ڈالیں۔ پھر دریائی کیکڑے کا سر آنکھ میں لگائیں۔ چند روز متواتر لگانے سے موتیابند زائل ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹری علاج اس کا شافی علاج آپریشن کرانا ہے۔ اس میں بہندہ عنبیہ کو ذرا سا کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ اس عمل سے آنکھ کی موجودہ نظر باقی رہ جاتی ہے۔

یہ نسخہ نہایت مفید اور مستعمل ہے۔

پوٹاشیم آئیوڈائیڈ	⅗ ۵ حصہ
گلیسرین	½ ۵۶ حصہ
پانی	½ ۳۱ حصہ

سب کو باہم ملا لیں۔ اور روانٹ کے بالوں کے قلم کے ساتھ دن میں دو بار لگائیں۔

اس امر کا خیال رہے کہ اس مرض کے ابتدا میں ادویہ فائدہ دیتی ہیں۔ لیکن جب مرض مستحکم ہو جائے۔ تو دستکاری ہی اصل علاج ہے۔

غذا و پرہیز غذائیں خشک دیں۔ مثلاً پرندوں کے گوشت کے کباب۔ نغلیہ بریاں سبز ترکاریاں۔ تلی ہوئی اور غلیظ مبخر غذائیں مثلاً دودھ مچھلی میوے اور بڑے جانوروں کا گوشت نہ کھائیں۔ شراب۔ فصد۔ حجامت۔ کثرت جماع اور دیگر مضعفات دماغ سے پرہیز کریں۔

آنکھ کے ترمرے

آنکھ کے ترمرے — خیالات — مسی والی ٹن ٹیز

(Muscy volitantes)

سیاہ یا سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے ذرات مچھر یا بھنگوں کی طرح آنکھوں کے آگے اڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کے اسباب موہلہ میں رطوبت زجاجیہ کا نقص۔ کثرت باریک بینی۔ قریب نظری (مائی اوپیا) اور کبھی بدہضمی کو بھی شمار کیا جاتا ہے

نوٹ:۔ بڑھاپے میں یہ کیفیت نزول الماء کی علامت منذرہ پائی جاتی ہے۔

علاج اصل سبب مرض کو دور کریں۔ قریب نظری میں عینک لگانا مناسب ہے۔ ہاضمہ کی اصلاح کریں۔ قبض کشائی کی طرف توجہ دیں۔ کمزوری باعث مرض ہو تو مقویات کا استعمال کریں۔

نفاخ اور ثقیل اغذیہ سے پرہیز لازم ہے۔

ضعف بصر

بینائی کی کمزوری — ضُعف البَصَر — ایس تھی نوپیا (Asthenopia)

اس مرض میں نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ جس سے نہ باریک حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور نہ دور کی چیزیں اچھی طرح دکھائی دیتی ہیں۔

اسبابِ مرض اس مرض کا سب سے بڑا سبب بڑھاپا ہے۔ بڑھاپے میں جس طرح عام جسمانی کمزوری کے علاوہ مختلف جسمانی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بینائی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ گاہے بڑھاپے سے پہلے ہی نظر کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ضعفِ دماغ و اعصاب۔ غیر معمولی دماغی محنت۔ عرصہ تک باریک بینی جاری رکھنا اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ نیز کثرتِ جماع۔ جریان بتواتر ضعفِ ہضم قبض۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سر دوران سر۔ غلیظ مبخر غذاؤں کا کثرتِ استعمال اور تنباکو نوشی سے بھی نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض باریک حروف پڑھے نہیں جا سکتے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہے۔ کتاب وغیرہ پڑھتے وقت نظر حروف پر نہیں جمتی۔ اور بلبلے متحرک نظر آتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ دور کی چیزیں بھی صاف نظر نہیں آتی۔

طبی علاج سبب کا ازالہ کریں۔ آنکھوں سے زیادہ کام نہ لیں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانے کی کوشش کریں۔ آنکھوں کو روزانہ دھو کر پاک صاف رکھیں۔ میل کچیل جمع نہ ہونے دیں۔ زیادہ گرم اور زیادہ سرد ہوا سے بچائیں۔ چمکدار چیزوں کی طرف نہ دیکھیں۔ غلیظ مبخر غذائیں نہ کھائیں۔ صبح و شام آنکھوں پر سرد پانی کے چھینٹے دیں۔ تازہ سرد پانی سے غسل کریں۔ صاف پانی میں غوطہ لگا کر آنکھوں کو کھولیں۔ صبح و شام سبزہ زار کی سیر کریں۔

بڑھاپے میں جوں ہی ضعفِ بصر کی شکایت ہو چشمہ لگانا شروع کر دیں اس سے بینائی عرصہ تک قائم رہے گی۔ قبض اور بدہضمی ہرگز نہ ہونے دیں۔ رنج و غم اور فکر وغیرہ کو دور کریں۔ کثرتِ جماع سے محفوظ رہیں۔ اطریفل کشنیزی ایک تولہ روزانہ رات کو کھائیں۔ اور سونف بقدرِ ضرورت کوٹ چھان کر ہم وزن کھانڈ ملا کر ایک ایک تولہ صبح و شام کھا لیا کریں۔

ذیل کے مجربات اس مرض کے لئے بے حد نفع بخش ہیں۔

۱۔ کحل مقوی بصر سرمہ قندھاری، سنجی چینی۔ مغز تخم سرس۔ شورہ قلمی ہر ایک تین تولہ۔ کتھہ سفید۔ نوشادر۔ برگ نیم سبز۔ اقلیمیائے طلا۔ جست شگفتہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو باریک پیس چھان کر عرق گلاب میں چار پہر تک کھرل کریں۔ خشک ہونے پر چھان کر رکھیں۔ روزانہ صبح و شام

سلائی سے آنکھوں میں لگایا کریں۔

۲۔ چینی اسپیل ایک تولہ۔ ضبع قلمی ۲ تولہ۔ چڑسی کا بیج سبز ڈھائی تولہ۔ کباب چینی ساڑھے تین تولہ۔ سب کو خوب باریک پیس کر سلائی سے صبح و شام آنکھوں میں لگائیں

۳۔ سفوف منڈی | گل منڈی۔ مغز دھنیا خشک۔ بادیان ہر سہ ہم وزن لے کر کوٹ چھان کر اور تھوڑے گائے کے گھی میں بھون کر

ہم وزن شکر سفید ملا کر سفوف بنالیں۔ روزانہ صبح و شام نو ماشہ کی مقدار میں صبح کھا لیا کریں۔

اگر عرصہ سے خفیف آشوب چشم کی بنا پر آنکھوں میں کمزوری پیدا ہو گئی ہو۔ تو اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

۴۔ حریرہ مقوی دماغ و چشم | مغز بادام شیریں مقشر گیارہ دانہ۔ مغز تخم کدو شیریں ۷ ماشہ۔ مغز بنولہ نو ماشہ۔ تخم

خشخاش ۵ ماشہ۔ دھنیا خشک ۵ ماشہ۔ چاول سفید ایک تولہ۔ مصری چار تولہ۔ مغزیات چاول اور دھنیے کو پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں۔ پھر اس میں مصری اور مکھن ملا کر حریرہ کی مانند پکائیں۔ اور روزانہ صبح کے وقت پئیں۔

۵۔ سرمہ سیاہ ۴ تولہ۔ جست شگفتہ ۸ تولہ۔ پھٹکری بریاں چار تولہ۔ مرجان سوختہ صدف کلاں سوختہ۔ مصری ہر ایک ۲ تولہ۔ ورق نقرہ ۲۰ عدد۔ سب کو عرق گلاب اور عرق سونف میں کھرل کر کے سرمہ بنالیں۔ اور صبح و شام آنکھوں میں لگائیں۔

غذا و پرہیز | غذا یکم زود ہضم اور مقوی دیں۔ جیسا شوربا چپاتی۔ دال مونگ دال ار ہر سبز ترکاریاں۔ دودھ مکھن بالائی وغیرہ

قابض۔ دیر ہضم اور ترش غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔

اندھاپن

اندھاپن | کمنہ۔ فقد البصر | ایماروسس (Amaurosis)

اس مرض میں نظر تدریجاً یا یک لخت جاتی رہتی ہے۔

اسباب مرض | سر پر چوٹ لگنا۔ دماغ یا نخاع میں رسولی یا پھوڑا یا آتشکی ابھار

یا جریان خون یا اجتماع رطوبت ہونا۔ عصبی خراش۔ آتشک۔ خناق وبائی۔ سرخ بخار۔ کرم امعاء۔ عصبی کمزوری۔ درد سر۔ دوران سر۔ تمباکو یا شراب نوشی۔ عورتوں میں بندش حیض و ایام حمل وغیرہ۔ بعض سمیات مثلاً زہر سیسہ۔ زہر بیلاڈونا وغیرہ۔

علامات مرض یہ مرض کبھی تدریجی طور پر اور کبھی یک بیک پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ کبھی تو نظر آہستہ آہستہ کمزور ہوتی ہے۔ اور کبھی دفعتہ زائل ہو جاتی ہے۔ کبھی ایک چیز کی نصف اور کبھی دو دکھائی دیتی ہیں۔ آنکھ دیکھنے میں اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میدان بصارت میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی اور ساقط ہوتی ہیں۔ اندھیرے میں مریض اندھوں کی طرح ٹٹول کر چلتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کریں۔ تمباکو نوشی اور مسکرات کا استعمال ترک کر دیں۔ ذیل کے نسخہ جات اس کے لئے مفید ہے۔

۱۔ فلفل سیاہ ۵ ماشہ۔ زعفران۔ الائچی خورد ہر ایک ۴ ماشہ۔ کافور ۴ رتی۔ سرمہ جات بنائیں۔

۲۔ مروارید ناسفتہ۔ مامیران۔ سرمہ سیاہ۔ قرنفل۔ زعفران ہر ایک ڈیڑھ ماشہ پوست اندرونی ۳ ماشہ۔ مشک خالص ۲ رتی۔ خوب باریک کر کے سرمہ بنائیں اور آنکھوں میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج اسباب مرض کو رفع کریں۔ آتشک۔ وجع مفاصل یا سیسہ کے زہر سے ہو۔ تو پوٹاسی آئیوڈائیڈ کا استعمال کریں۔ تو پوٹاسی آئیوڈائیڈ کا استعمال کریں۔ اختباس طمث موجب مرض ہو۔ تو اُسے رفع کریں۔ اگر یہ مرض ذاتی ہو تو اکثر لاعلاج ہوتا ہے۔

رتوندا

رتوندا۔ اندھراتا۔ عشا۔ شبکوری۔ ہیمی رول اوپیا (Hemeralopia)

مریض کو رات کے وقت اور اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہ مرض حقیقت میں کمزوری کی ایک صورت ہے۔

اسبابِ مرض کبھی تو یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ اور کبھی عام جسمانی کمزوری یا آنکھوں پر تیز دھوپ کی شعاع پڑنے یا تھکن سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ مرض ہوا کرتا ہے۔ بسبب ملیریا سے بھی کبھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی مدت ایک سے چھ ماہ تک رہتی ہے۔ اگر اس مدت کے بعد بھی صحت پذیر نہ ہو تو لا علاج ہے۔

طبی علاج غلیظ اور بخارات پیدا کرنے والی چیزیں استعمال نہ کریں۔ دھوپ کی تیز شعاعوں سے آنکھوں کو محفوظ رکھیں۔ ٹھنڈا چشمہ لگائیں اطریفل کبیر یا صغیر کا استعمال کریں۔ کشتہ فولاد۔ خمیرہ گاؤ زبان عنبری وغیرہ مفید ہیں۔ یہ نسخہ جات نہایت مفید ہیں:۔

۱۔ برگ مرس ۲ ماشہ دہی میں ملا کر کھلائیں۔

۲۔ سنگ بصری۔ پھٹکری سفید ایک ایک تولہ نبات سفید ۲ تولہ سب کو عرق لیموں کاغذی میں آٹھ گھنٹہ کھرل کر کے شیاف بنائیں۔ اور پانی میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔

۳۔ آب پیاز یا آب ادرک آنکھ میں لگائیں۔

۴۔ سونٹھ کو عرق بادیان میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔

۵۔ نوشادر۔ پھٹکری سوختہ۔ مساوی الوزن سرمہ کی طرح پیس کر لگائیں۔

۶۔ دار فلفل ایک عدد پیس کر بکرے کی کلیجی کو چھری گود کر اس پر چھڑک دیں۔ اور بریاں کریں۔ اس میں سے جو پانی نکلے۔ اس کے چند قطرے آنکھوں میں ڈالیں۔

۷۔ کندر دو تولے لے کر روغن بنفشہ میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو مقوی غذا دیں۔ یہ نسخہ خاص طور پر مفید ہے۔

کاڈلیور آئل	۱ ڈرام
لائیکر پوٹاسی	۲۰ منم
پیپر منٹ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام پلائیں۔

آنکھوں کو دھوپ کی تیز شعاعوں سے بچائیں۔ اور ایک آنکھ میں دو گرین فی اونس والا کاسٹک لوشن ڈال کر اس پر دن بھر پٹی باندھ رکھیں۔ اور رات کو کھولیں۔ اس آنکھ سے ضرور دکھائی دے گا۔ دوسرے دن دوسری آنکھ میں ڈال کر اسی طرح پٹی باندھ دیں۔ اور رات کو کھول دیں۔

غذا و پرہیز غذا زود ہضم و ترکاریاں کھلائیں۔ اور چینگ لپودینہ اور رائی وغیرہ غذا میں شامل کر دیا کریں۔

غلیظ چیزوں خشکا دال ماش بینگن بسری پائے وغیرہ سے پرہیز کریں۔

قریب نظری

قریب نظری ۔ قصر البصر ۔ مائی اوپیا (Myopia)

اس مرض میں مریض نزدیک کی چیزوں کو تو بخوبی دیکھ سکتا ہے لیکن دور کی چیزوں کو اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا۔

اسباب مرض دماغ اور اعصاب کی کمزوری۔ کثرت جماع۔ منشیات کا کثرت استعمال۔ ناقص روشنی مسلسل اور لگاتار باریک بینی اس کے اسباب محرکہ ہیں۔ لگا ہے یہ مرض موروثی اور پیدائشی ہوتا ہے۔

علامات مرض آنکھ کا ڈھیلا اوپر سے نیچے کی طرف اپنی اصلی مقدار سے کم ہو جاتا ہے اور دائیں سے بائیں اس کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مریض کو آنکھوں کے سامنے خیالات دکھائی دیتے ہیں۔ اور اسے کسی تحریر کو پڑھنے کے لئے آنکھوں سے بہت قریب لانا پڑتا ہے۔

اقسام مرض شدت و خفت علامات کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں:۔

ا۔ سمپل مائی اوپیا (Simple Myopia) سادہ قریب نظری۔ یہ چالیس برس کے بعد خود بخود ٹھیک ہو جایا کرتی ہے۔

۲۔ پروگریسو مائی اوپیا Progressive Myopia متزاید قریب نظری۔ یہ مرض آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو مریض اندھا ہو جاتا ہے

طبی علاج خراب اور ناقص روشنی میں کام کرنے اور باریک بینی سے بچیں۔ دماغ اور تولئے کی تقویت کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:۔ ورق طلا ایک ماشہ۔ شہد خالص ۳ تولہ کے ساتھ ملا کر تین دن تک کھرل کریں اس کے بعد دھوپ میں رکھیں۔ ایک ہفتہ بعد دو ماشہ صبح دو ماشہ شام کھالیا کریں۔ نوجوان بکری کا دماغ گھی میں بھون کر کھائیں۔ کحل الجواہر آنکھوں میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج آنکھوں کا امتحان کرا کر مناسب عینک لگائیں۔ اگر ایسا بروقت

کرلیا جائے۔ تو مرض کی ترقی رک جاتی ہے پڑھنے لکھنے کی عینک دور دیکھنے کی عینک سے دو ایک نمبر کم کی ہونی چاہیئے۔

بعید نظری

بعید نظری — طول البصر — ہائی پرمٹروپیا

(Hypermetropia)

یہ مرض قریب نظری کا بالکل عکس ہے۔ اس مرض میں دور کی چیزیں تو صاف نظر آتی ہیں۔ لیکن قریب کی چیزیں واضح طور پر نظر نہیں آتیں۔

اسباب مرض باریک بینی۔ آنکھ کا پیدائشی نقص۔ خراب روشنی میں کام کرنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔

علامات مرض باریک بینی میں مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ نظر تھک جاتی ہے۔ حروف دھندلا جاتے ہیں۔

اقسام مرض اس مرض کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ کامل بعید نظری۔ ۲۔ خفیف بعید نظری۔ ۳۔ اضافی بعید نظری۔

طبی علاج مواد فاسدہ کو تحلیل کرنے اور نظر کو تقویت دینے کے لئے چند روز دوائے رس استعمال کرائیں آنکھوں میں سرمہ لگانا نہایت مفید ہے۔

نسخہ:۔ ورق طلا۔ مروارید ناسفتہ۔ ہموزن سرمہ سا کر کے آنکھوں میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج اس کا صحیح علاج مناسب عینک لگانا ہے۔

غذا:۔ زود ہضم اور مقوی دیں۔ قابض اور منجر اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔

بڑھاپے کی نظر

بڑھاپے کی نظر — بصر الشیوخ — پرس بائی اوپیا

(Pres Byopia)

شروع شروع میں نزدیک کی چیزیں مشکل سے نظر آتی ہیں۔ لیکن بعد میں انہیں دیکھنا

محال ہوتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض عام طور پر چالیس سال کے بعد رونما ہوتا ہے۔

علاج: مناسب عینک لگوائیں۔

نظر کی خرابی

نظر کی خرابی — خَلَلُ البَصَر — ایس ٹگماٹزم (Astigmatism)

یہ ایک مرکب قسم کا خلل بصر ہے۔ جس میں ایک آنکھ سے تو ٹھیک دکھائی دیتا ہے لیکن دوسری آنکھ سے قریب یا بعید نظری کی شکایت ہوتی ہے۔

اقسام مرض اس مرض کی ذیل کی قسمیں ہیں۔

۱۔ ایک سمت میں نظر اچھی اور دوسری سمت میں قریب نظری۔

۲۔ ایک سمت میں نظر اچھی اور دوسری سمت میں بعید نظری۔ ان ہر دو اقسام کو سمپل ایس ٹگماٹزم کہتے ہیں۔

۳۔ ایک سمت میں کم قریب نظری اور دوسری سمت میں زیادہ قریب نظری ۴۔ ایک سمت میں کم بعید نظری اور دوسری سمت میں زیادہ بعید نظری۔ ان اقسام کو کمپلیکس ایس ٹگماٹزم بھی کہتے ہیں۔

۵۔ ایک سمت میں قریب نظری اور دوسری سمت میں بعید نظری۔ اسے کمپاؤنڈ ایس ٹگماٹزم بھی کہتے ہیں۔

علاج مرکب شیشوں کی عینک لگائیں۔ نمبر کے تعین میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے۔

غذا: سادہ اور زود ہضم دیں۔

بھینگا پن

بھینگا پن — حَوَل — اسٹرابسمس (Strabismus)

سکوئنٹ (SQUINT)

اس مرض میں آنکھ کی سیاہی اپنے صحیح مقام سے زائل ہو کر دائیں بائیں یا اوپر نیچے کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ اور طبقۂ شبکیہ کے مقام پر انعکاس کی مطابقت میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض بچپن۔ ضعفِ بصر۔ بعید نظری۔ گوہانجنی۔ نجلہ۔ کمزوری۔ امراضِ معدہ و امعاء مثلاً کرم امعاء۔ دانت نکالنا۔ خوف و غصہ۔ سر میں پانی جمع ہونا۔ آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دینے والے عضلات کا تشنج یا استرخاء۔ کثرتِ استفراغات وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاماتِ مرض اگر سیاہیِ چشم اپنے اصلی مقام سے اوپر یا نیچے ہو جائے۔ تو مریض کو ایک چیز کی دو نظر آتی ہیں۔ اور اگر آنکھ کی سیاہی دائیں یا بائیں کو مائل ہو جائے۔ تو بصارت میں چنداں فرق نہیں پڑتا۔ لیکن ایسا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مریض دیکھ تو کسی چیز کی طرف رہا ہوتا ہے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مریض کسی دوسری چیز کی طرف دیکھ رہا ہے۔

سوداوی اور موروثی ہے۔

طبی علاج اصل سبب کو رفع کریں۔ مسہل دیں۔ اغذیہ و ادویہ مقوی دیں۔ اگر خشکی موجبِ مرض ہو تو ماء الجبن سے ترطیب کریں۔ ورم حار موجبِ مرض ہو تو فصد صرارو کریں۔

آنکھوں میں ذیل کی ادویہ میں سے کوئی ایک لگائیں۔

اسکاجل سندھی ۵ ماشہ، مشک خالص ۵ ماشہ، عنبر اشہب ۳ ماشہ، زعفران ۵ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر سرمہ کی طرح آنکھ میں لگائیں۔

۲۔ ممیران چینی ۵ رتی کو ہلدی ایک ماشہ کے ہمراہ عرقِ سونف میں کھرل کر کے آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگائیں۔ جانبِ مخالف نظر قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ بچوں میں جانبِ مخالف کوئی رنگ دار چیز لٹکا دیں۔ یا چراغ روشن کریں۔

ڈاکٹری علاج بصارت میں فتور کی بنا پر یہ مرض رونما ہو تو عینک لگائیں۔ ورنہ آنکھ

کی حرکت دینے والے عضلات میں سے جس کے سبب یہ نقص واقع ہو۔ اس کو بذریعہ آپریشن کاٹ دیں۔

غذا:۔ بکری کا شوربہ۔ ترکاریاں وغیرہ کھالیں۔

پرہیز:۔ نفاخ اور ثقیل چیزوں مثلاً بینگن گوشت، چنے کی دال، بازاری مٹھائیاں وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

پڑبال

پڑبال	شعر منقلب	ٹری کایاسس (Trichiasis)
زائد بال	شعر زائدہ	ڈسٹی کائے سس (Distichiasis)

شعر منقلب میں پلکوں کے بال اندر کی طرف مڑ کر آنکھ میں خراش پیدا کر کے سیلان و حکہ کا باعث ہوتے ہیں۔ شعر زائدہ میں پلکوں کی اندرونی سطح پر چند زائد بال یا ان کی ایک قطار پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے آنکھوں میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض پرانے ککرے اور پپوٹوں کے کناروں کی پرانی سوزش اس مرض کا باعث ہوتی ہے نیز پپوٹوں پر چوٹ لگنے یا جل جانے سے بھی یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

علامات مرض آنکھ میں بالوں کی خراش سے درد پیدا ہو جاتا ہے جس سے آنکھوں کے کھولنے اور بند کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ آنسو بہنے لگتے ہیں مناسب علاج نہ کرنے پر آنکھ میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

طبی علاج منضج و مسہل سے تنقیہ کرنے کے بعد اطریفل زمانی ایک تولہ یا اطریفل اسطوخودوس ۷ ماشہ یا مربائے ہلیلہ ایک عدد کھلاتے رہیں۔ مقامی طور پر ان دواؤں میں سے ایک دوا لگائیں۔

۱۔ شورہ قلمی اور سرمہ سیاہ ہم وزن باریک کر کے سرمہ کی طرح لگائیں۔

۲۔ پڑبال اکھاڑ کر سونے کی سلائی سے داغ دیں۔

۳۔ اشق کو سرکہ کہنہ میں پیس کر مقام مرض پر لگائیں۔

۴۔ یہ سرمہ خاص طور پر مفید ہے۔

نوشادر۔ ایلوا۔ گیرو۔ مسل۔ کتیرا۔ پوڈھی جملہ ہم وزن لے کر سرمہ کی طرح باریک کرلیں۔ بعد صبح وشام آنکھ میں لگائیں۔

۵ اقاقیا۔ صمغ عربی سب کو اچھی طرح کھرل کرکے شیاف بنالیں۔ اور پٹہ بالوں پر لگائیں۔

۶۔ چاندی کی میل۔ صبر سفیدہ ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون ا ماشہ نشاستہ ۳ ماشہ۔ کتیرا ۲ ماشہ۔ صمغ عربی ۴ ماشہ گل سرخ ۶ ماشہ آب سونف کے ساتھ سحق بلیغ کرکے سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج پلکوں کے زائد مڑے ہوئے بال موچنہ سے اکھیڑ دیں۔ اس سے وقتی طور پر افاقہ ہوجاتا ہے۔ لیکن بال دوبارہ اُگ کر خراش کرنے لگتے ہیں۔ اگر پلکیں زیادہ اندر کو نہ مڑی ہوں تو بجلی کے ذریعہ بالوں کو جڑوں سے جلادیں۔ اس سے درد تو ضرور ہوتا ہے۔ لیکن شفائے کامل ہوجاتی ہے۔

مڑے ہوئے یا زائد بالوں کو اکھاڑنے کا طریقہ مریض کو سامنے بٹھا کر آنکھوں میں کوکین لوشن ڈالیں۔ اس کے سر کو پچھلی طرف جھکادیں۔ اور خود سامنے کھڑے ہو کر موچنے سے ہر ایک بال کو پکڑ کر نکال دیں۔ یہ کام نہایت احتیاط سے کریں تاکہ مریض کو تکلیف نہ ہو۔

غذا و پرہیز کم مصالحہ ڈال کر شوربا۔ مونگ کی دال چپاتی۔ گرم و محرک غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔ دھوپ میں زیادہ چلنا پھرنا اور زیادہ مطالعہ بھی نہ کریں۔

سُلاق

باھشنی | سلاق سُرمہ جھنی | بلی فرائی ٹس

(Blepharitis)

اس مرض میں پپوٹوں کے اندر کے کنارے موٹے اور سرخ ہوجاتے ہیں۔ پلکوں کے بال گرجاتے ہیں۔ اور پپوٹوں کے اندر زخم بن جاتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا اصلی سبب ایک مخصوص قسم کا نمکین۔ غلیظ مادی اور اکال

مادہ ہوتا ہے۔ جو تیز رو بخارات کے باعث ظہور میں آتا ہے۔ آنکھوں کی تھیلی کی سوزش۔ گرد و غبار اور دھوئیں وغیرہ کی خراش۔ پلکوں میں جوئیں پڑنا۔ نقص بصارت ترتیب نظری۔ بعید نظری۔ سوزش قناۃ الانف۔ بد ہضمی وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاماتِ مرض پپوٹوں کے کنارے سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں۔ ان میں درد اور جلن ہوتی ہے۔ مرض کے مزمن ہو جانے کی صورت میں پلکوں کی جڑ میں پھنسیاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ جو پھوٹ کر زخموں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے۔ پلکیں باہم چپک جاتی ہیں۔ یہ کیفیت صبح بیدار ہونے پر نمودار ہوتی ہے۔ پلکوں کے بال جھڑ جاتے ہیں۔ اور بصارت میں فرق آ جاتا ہے۔

طبی علاج پلکوں کو گرم پانی سے صاف رکھیں۔ اور ذیل کی دوا کے پانچ قطرے آنکھ میں ٹپکائیں۔

نسخہ:۔ سماق۔ پوست بلیلہ زرد۔ ہر ایک ایک تولہ گلاب ۲ تولہ میں رات کو بھگو کر صبح صاف کر کے استعمال کریں۔ اس میں کپڑا تر کر کے آنکھوں پر رکھنا بھی مفید ہے۔ یہ حب خاص طور پر مفید ہے۔

۱۔ **نسخہ:۔** سنگ بصری۔ طوطیا۔ کافور۔ نبات۔ سب کو ہم وزن لے کر کھرل کر کے تھوڑا پانی ملا کر گولیاں بنا رکھیں۔ اور بوقت ضرورت گھس کر آنکھوں میں لگائیں۔

۲۔ پوست ہلیلہ زرد گلاب میں گھس کر پلکوں پر لگائیں۔ اور یہ سرمہ آنکھوں میں لگائیں۔

۳۔ سرمہ سیاہ۔ سفیدہ۔ جست۔ رسوت۔ نیلا تھوتھا۔ فلفل دراز۔ سیماب۔ سیسہ ہم وزن۔ سیسہ اور پارہ کی گرہ کریں۔ پھر باقی اجزا ملا کر خوب باریک کر لیں۔

۴۔ مغز بادام کو خوب شیر زنان میں گھس کر لگائیں۔

۵۔ سفیدہ جست ایک ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ کونپل درخت نیم ۷ عدد۔ عصارہ آملہ ۴ ماشہ پیس کر گھی ۹ ماشہ میں گھوٹ کر صبح و شام آنکھوں میں لگائیں۔

۶۔ زنجبیل۔ توتیا۔ گوند کیکر۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ قرنفل ۲ ماشہ۔ مامیران۔ فلفل فلفل دراز۔ ہر ایک ۴ رتی۔ پانی میں گھس کر گولی بنا رکھیں۔ بوقت ضرورت گھس کر آنکھوں میں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج پپوٹے کے کھرنڈ احتیاط سے اتاریں۔ اور اس امر کا خیال رکھیں کہ خون نہ نکلنے پائے۔ اس مقصد کے لئے سوڈیم بائی کاربونیٹ ۱۰ گرین فی اونس والے لوشن سے دو چار روز صبح و شام آنکھوں کو دھو کر روغن زیتون

لگا دیا کریں۔ کھرنڈ دور کرنے کے بعد اگر نیچے سے پھنسی نمودار ہو تو اسے توڑ دیں۔ اور کمزور پلکوں کو موچنے سے نکال دیں۔ اور یہ نسخہ استعمال کریں۔

یبلو آکسائیڈ آف مرکری	۸ گرین
لے نولین	۱ اونس
آلو آئل	۱۰ منم

سب کو باہم ملا کر مرہم تیار کرلیں۔ اور صبح و شام پوٹے کے کنارے پر لگائیں۔ داخلی طور پر مصفی خون ادویہ کا استعمال۔ ظاہری اس مرض کی لاجواب دوا ہے۔

غذا و پرہیز غذا لطیف اور زود ہضم کھائیں۔ ثقیل اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کریں۔ ترشی۔ دہی۔ بھینس کا دودھ۔ گائے کا گوشت استعمال نہ کریں۔

گوہانجنی۔ انجن ہاری

گوہانجنی۔ انجن ہاری۔ شعیرہ۔ شعیرۃ الجفن ہارڈی اوئلم سٹائی

(Radioium Stye)

اس مرض میں پلکوں کی جڑیں۔ سرخی اور خارش ہو کر ایک سخت ورم دانہ کی صورت میں نمودار ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض عام طور پر آب و ہوا کی خرابی۔ بدہضمی۔ یا خون کی خرابی سے عارض ہو جاتا ہے۔ اس میں خنازیری مزاج کے بچے اور اشخاص زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔ کبھی باریک بینی اور مسلسل نگاہ لگانے سے بھی یہ تکلیف ہو جاتی ہے۔

علامات مرض پوٹے کی جڑ میں پہلے خارش اور سرخی ہوتی ہے۔ جس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور چند روز میں پھوٹ جاتی ہے۔ یہ کبھی ایک اور کبھی یکے بعد دیگرے متعدد نکلتی رہتی ہیں۔ اور ان کی تعداد سات تک جا پہنچتی ہے۔

طبی علاج اس پر بار بار لعاب دہن لگائیں۔ یا انگلی کو ہتھیلی پر رگڑ کر اس پر رکھیں۔ یا آب کشنیز سبز لگائیں۔ آب جو مقشر سے تکمید کریں۔ گیرو۔ زعفران گل ارمنی یا سیندور۔ آب کاسنی یا گلاب یا سادہ پانی میں گھس کر لگانا بھی مفید ہے۔ اگر اس میں پیپ پڑ جائے۔ اور خود بخود نہ پھوٹے تو نشتر سے چیر دیں۔ اور اسے صاف کر کے اس پر یہ دوا لگائیں۔

۱۔ گلنار۔ رسوت۔ دم الاخوین۔ سرمہ سفید۔ سفیدہ قلعی بمساوی الوزن نہایت باریک کر کے ریشم کے کپڑے میں چھان کر زخم پر لگائیں۔

اگر گوہانجنی بار بار نکلے تو مریض کو مسہل دے کر یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ۔ سنڈی۔ چرائتہ۔ شاہترہ۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ اسطوخودوس ۵ ماشہ۔ سب اجزا کو رات کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح مل چھان کر شربت عناب ۴ تولہ شامل کر کے پلائیں۔ از آلہ قبض کے لئے اطریفل زمانی ۷ ماشہ کھلائیں۔

قرنفل۔ ہلدی ہم وزن پانی میں گھس کر ضماد کریں۔

گل ارمنی۔ گیرو۔ سیندور۔ مرکی۔ رسوت۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ زعفران ۴ رتی۔ آب کاسنی ایک تولہ۔ یا عرق گلاب میں گھس کر ضماد کریں۔

ڈھلکہ

ڈھلکہ دمعہ اپی فوریا (Epiphora)

آلات دمعہ کے ماؤف ہو جانے سے آنکھ آنسوؤں سے بھری رہتی ہے۔ اور آنسو مریض کے رخسار پر گرتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا اصلی سبب دماغ کا رطوبات سے پُر ہونا ہے۔ گاہے یہ مرض ارمد۔ ککروں اور دیگر امراض چشم کے طور پر رونما ہوتا ہے۔

علامات مرض غلبہ خون کی صورت میں آنسو گرم اور گاڑھے ہوتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ غلبہ بلغم کی صورت میں آنسو سرد اور سیل بکثرت ہوتا ہے غلبہ صفرا کی صورت میں آنسو رقیق اور گرم ہوتے ہیں۔

طبی علاج آنکھ کو گرد و غبار سے محفوظ رکھیں۔ ہاضمہ کی اصلاح کریں۔ ہر صبح کو مربہ آملہ دھو کر کھلائیں۔ اور رات کو اطریفل کشنیز کھلائیں۔

۱۔ توتیا ایک ماشہ۔ ہلیلہ زرد ۳ ماشہ۔ دارفلفل ۲ ماشہ۔ صبر ایک ماشہ سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگائیں۔

۲۔ ختہ ہلیلہ کابلی ۴ ماشہ۔ مازو سبز ۳ ماشہ نمک اندرانی ۲ ماشہ۔ سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگائیں۔

۳۔ مروارید۔ لاجورد خوب سرمہ سا کر کے آنکھوں میں لگائیں۔

۴۔ انجبار، کندر، مصطگی، صبر، سانی، عرق بادرنگ میں گھس کر آنکھ میں لیپ کریں۔
۵۔ برگ بکائن کی ٹکیہ بنا کر آنکھ پر رکھ کر باندھ دیں۔ اور رات بھر اسی طرح سوئیں۔
۶۔ ساذج، مامیراں، بلیلہ، ہلیلہ، تمر ہندی، سب ہم وزن کا سرمہ بنا کر لگائیں۔
۷۔ زعفران ۳ ماشہ۔ سنبل الطیب ۲ ماشہ۔ مازو ۳ ماشہ۔ دار فلفل ۱ ماشہ۔ نوشادر، چار رتی۔ فلفل ابیض ۳ ماشہ۔ کافور ۲ رتی، گلاب میں گھس کر شیاف بنالیں۔ اور گلاب میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔ بے نظیر چیز ہے۔

۸۔ **حب سرخ** گیرو سرخ ۴ تولہ ۶ ماشہ۔ افیون ۴ ماشہ۔ زنجبیل، گوند کیکر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ آب کو کنا میں گولیاں بنائیں۔ بوقت ضرورت پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج پھٹکری ۴ گرین کو ایک اونس پانی میں حل کریں۔ اور اس میں روئی تر کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ یا سبغوگراف لیڈ ۴ گرین، پانی ایک اونس میں ملا کر دن میں دو مرتبہ چند قطرے آنکھ میں ٹپکائیں۔ یا سلفیٹ آف زنک ۲ گرین، الیم ۴ گرین، پانی میں حل کر کے دن میں تین مرتبہ آنکھ میں ٹپکائیں۔ یا پروٹارگول ۱۰ گرین ایک اونس ڈسٹلڈ واٹر میں حل کر کے چند قطرے صبح و شام آنکھ میں ڈالیں۔

غذا بھنڈا، گھیا، کدو، توری وغیرہ ٹھنڈی ترکاریاں۔ بکری کا شوربا، پالک کا ساگ، موتنگ اور ارہر کی دال دیں۔
دیر ہضم، نفاخ اور ترش چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

روز کوری

روز کوری جہر ہیمی رل اوپیا (HEMERALOPIA)

دن کو کوئی چیز صاف نظر نہیں آتی۔

اسباب مرض آفتاب یا چمکدار چیزوں کو مسلسل دیکھتے رہنا، باریک بینی، ضعف دماغ، سوء مزاج، حار اس کے اسباب مو یلہ ہیں۔ یہ مرض عام طور پر بوڑھے اور خشک طبع اشخاص کو لاحق ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض دن کو کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن شام اور رات کو نظر آتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔ اگر مرض مولودی ہو۔ تو لا علاج ہوتا ہے خشکی کی صورت میں ترطیب کریں۔ اگر امتلا ہو تو فصد کریں یا مسہل سے تنقیہ کریں۔

ترطیب کے لئے شیرہ خشخاش ۱۲ ماشہ۔ روغن گل ۱۲ ماشہ۔ روغن کدو ۲ ماشہ ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔ روغن بادام اور مکھن ملا کر سر پر ملیں۔ تغلیظ روح باصرہ کے لئے افیون ماچاول کھلائیں۔ اور شیاف ابیض میں تھوڑی افیون اور کافور حل کر کے آنکھوں میں لگائیں۔ نیز روغن کدو میں قدرے شیرہ خشخاش ناک میں ٹپکانا مفید ہے تقویت دماغ میں خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں حب جدوار ایک عدد ملا کر ہمراہ عرق گندر ۱۰ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ۔ شربت عناب ۲ تولہ استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج نیلے شیشوں کی عینک لگائیں۔ غذا مقوی اور مرطوب کھائیں۔

غذا:۔ گوشت جوزہ مرغ۔ ماش کی دال۔ بکرے کے سری پائے۔ انڈا نیم برشت۔ مکھن۔ گھی۔ دودھ بالائی وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز نمکین۔ تیز اور ترش چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔ کثرت جماع۔ شراب نوشی۔ روشن اور چمکدار چیزوں کی طرف دیکھنا۔ گڑ۔ لال مرچ۔ گرم مصالحہ سے پرہیز لازم ہے۔

ناسور چشم

کوئے کا ناسور — **غرب** — فسچولا لیکری مے لس

(FISTULALACHRIMALIS)

آنکھ کے اندرونی گوشے میں ناسور ہو جاتا ہے۔ اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہتے رہتے ہیں۔

اسباب مرض یہ مرض کبھی تو ناک کی نالی کے امراض سے رونما ہوتا ہے۔ اور کبھی مرطوب موسم میں مرطوب مزاج کے آدمیوں میں اندرونی گوشہ چشم میں پھوڑا ہو کر پھٹ جاتا ہے۔

علامات مرض یہ ناسور کبھی آنکھ کے کوئے کے بیرونی طرف میں اور کبھی پپوٹے کے

نیچے ہوتا ہے۔ کبھی یہ ناک کی اندرونی طرف اور کبھی آنکھ کی طرف پھوٹتا ہے۔ ایسی صورت میں ناک یا آنکھوں سے پیپ آمیز مواد خارج ہوتا رہتا ہے۔ مزمن صورتوں میں مواد فاسد سے ناک کی ہڈی اور کبھی آنکھ فاسد اور بے کار ہو جاتی ہے۔

طبی علاج شروع مرض میں فصد اور مسہل سے تنقیہ کریں۔ غلبۂ خون میں فصد قیفال کھلوادیں گدی پر سنگیاں کھچوائیں۔ تخم کنوچہ عورت کے دودھ میں پکا کر تھوڑے زعفران ملا کر اوپر باندھدیں تاکہ پھوٹ جائے۔ پھر صبر۔ مُر۔ پوست انار۔ پھٹکری۔ انزروت۔ شہد و گلاب میں گھس کر اس پر لگائیں۔ یہ قیاف ناصور کے اندمال کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ:۔ صبر زرد۔ کندر۔ انزروت۔ مُر۔ گلنار۔ دم الاخوین۔ سفیدہ کاشغری۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر موم ایک تولہ کو روغن گل میں پگھلا کر دواؤں کو ملائیں۔ اور اس میں ذرا سی روئی لت کر کے مقام ناصور پر رکھیں۔

نواں باب

امراضِ گوش

(Diseases of the Ears)

امراضِ گوش کا ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کان کی تشریح سے متعلق چند الفاظ لکھ دیئے جائیں تاکہ مطالب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

کان کی تشریح

کان کے تین حصے ہیں۔ (۱) بیرونی حصہ جسے کان کہتے ہیں۔ (۲) درمیانی حصہ (جوبہ) (۳) اندرونی حصہ۔ ذیل میں ہر سہ حصص کی تصویر دی جا رہی ہے۔ جسے دیکھ کر ہر سہ حصص الگ الگ واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔

کان اور اس کے مختلف حصے



دراصل اندرونی حصہ ہی میں خاص آلاتِ سامعہ محفوظ ہوتے ہیں۔ اور باقی دو حصے اندرونی حصے ہی کے مددگار و معاون ہوتے ہیں۔

۱۔ کان کا بیرونی حصہ ایک سیپ نما بیضوی شکل کی کری اور ایک نالی پر مشتمل ہے۔ اور اس کری کو صدفۃ الاذن (پنا) اور نالی کو صماخ الاذن (ایکسٹرنل آڈیٹری میٹس) کہتے ہیں۔ کان کے دو کناروں میں سے اونچے بیرونی کنارے کو عرف محیط (ہیلکس) اور اس کے مقابل اور متوازی اُبھرے ہوئے کنارے کو عرف متوسط (انٹی ہیلکس) کہتے ہیں۔ عرف متوسط کے سامنے گہرے نشیب کو جوف مرکزی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اسی کے وسط میں کان کا سوراخ ہے۔ جوف مرکزی کے سامنے ایک چھوٹی بلندی ہوتی ہے جس پر بال ہوتے ہیں۔ اسے بروز مقدم (ٹریگس) اور اس کے پیچھے کی طرف ایک اور چھوٹی سی بلندی کو بروز موخر (انٹی ٹریگس) کہتے ہیں۔ اس کے نیچے ملائم گوشت جس میں کری نہیں ہوتی۔ کان کی لَو ہے۔

کان کا سوراخ کوئی سوا انچ لمبی تیف نما شکل کی بیضوی نالی ہے۔ جو کان کی کری کے جوف مرکزی سے شروع ہو کر درمیانی کان کے ابتدائی مقام تک جا کر کان کے پردے پر ختم ہوتی ہے۔ اس کا نصف بیرونی حصہ کری کا اور پون انچ اندرونی حصہ ہڈی کا ہوتا ہے۔ اس کے اندر باریک جھلی کا استر ہوتا ہے۔ اس کے نیچے کان کا میل پیدا کرنے والی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ بیرونی کان ہوا کی لہروں کو جن سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ جمع کر کے کان کے پردے تک پہنچاتا ہے۔

۲۔ درمیانی حصہ پانچ خط لمبا۔ اڑھائی خط چوڑا اور تین خط گہرا بیڈول سا جوف ہے جو کن پٹی کی ہڈی کے سخت حصے میں واقع ہے۔ اسے کان کا ڈھول (ٹمپے نم) کہتے ہیں۔ اس کی بیرونی دیوار ایک پردے سے بنتی ہے۔ جو اسے کان کے بیرونی حصے سے الگ کرتی ہے۔ اس میں تین سوراخ ہوتے ہیں۔ ان کے وسط میں کان کی ہتھوڑی جیسی (عظم مطرقی) کا دستہ عمودی طور پر چپاں ہے۔ اور اسے اندر کی طرف کھینچے رکھتا ہے۔ جس سے اس کی اندرونی سطح محدب اور بیرونی مقعر ہو گئی ہے۔ اندرونی دیوار میں ایک بیضوی سوراخ ہوتا ہے۔ جو ایک جھلی سے بند ہوتا ہے۔ اس پر کان کی عظم رکابی (سٹیپز) کا قاعدہ لگا رہتا ہے۔ اس کے نیچے اور پیچھے ایک اور گول سوراخ ہوتا ہے۔ جو ایک جھلی سے بند ہوتا ہے۔ ان سوراخوں کے علاوہ اندرونی دیوار میں چار چھوٹے چھوٹے ابھار بھی ہوتے ہیں۔ پچھلی دیوار میں کن پٹی کی ہڈی اور اگلی دیوار میں کان کے پردے کو تاننے والے مخصوص عضلے کی نالی ہوتی ہے۔ جن کے نیچے کان اور حلق کے مابین تعلقات قائم کرنے والی نالی ہوتی ہے۔ اس کا بالائی حصہ ہڈی سے اور نچلا کری سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ جو آخر میں محض جھلی کا رہ جاتا ہے۔ اور حلق کے بالائی اور پہلوی

دیتے ہیں ایک بیضوی شکل کے سوراخ میں ہوتا ہے۔ اس نالی کے اندر استر کرنے والی جھلی سے متعلق ہوتی ہے۔ اس لئے کان کے بعض امراض میں حلق اور حلق کے بعض امراض میں کان بھی مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ نالی جوبہ کے اندر ہوا کے تناسب کو کم و بیش نہیں ہونے دیتی۔ اس کے علاوہ جوبہ میں عظم مطرقی۔ عظم رکابی اور عظم سندانی ہوتی ہے۔ یہ ہڈیاں آواز کی لہروں کے انتقال میں مدد دیتی اور ان میں مخصوص تناسب پیدا کرتی ہیں۔

۳- اندرونی کان قوتِ سامعہ کا خاص عضو ہے۔ اس میں عصب سامعہ کے ریشے آکر پھیلتے ہیں۔ اسے تیہ عظمی کہتے ہیں۔ ان جوفوں کے اندر جھلیوں کے غلاف یا نالیوں کو تیہ غشائی کہتے ہیں۔ تیہ غشائی ایک قوت ہوتی ہے۔ جسے مائیت باطنی کہتے ہیں۔ تیہ عظمی کے تین بڑے حصوں کے نام (۱) دہلیز (۲) قوقعہ (۳) مجاری ہلالیہ ہیں۔ ان میں سے دہلیز آلات سمع کا مرکزی عضو ہے۔ اس کی اندرونی دیوار میں عصب سامعہ کی شاخوں کے اندر آنے کے لئے کئی ایک سوراخ ہیں۔ بیرونی دیوار میں کوہ بیضہ کا سوراخ ہے۔ پچھلی دیوار میں پانچ سوراخ ہیں۔ اور اگلی دیوار میں قوقعہ کا سوراخ پایا جاتا ہے۔

قوقعہ گھونگے کی شکل کا ایک چھوٹا سا عضو ہے۔ اس میں چند سوراخ ہوتے ہیں۔ جن سے عصب سامعہ کی شاخیں اس میں پہنچتی ہیں۔ اس کے مخروطی شکل کے محور کو عمود کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے گرد پیچ دار نالیوں کے اڑھائی چکر ہوتے ہیں۔ عمود پر قوقعہ بند ہو جاتا ہے۔ اس کے قاعدے پر تین سوراخ ہوتے ہیں۔ قوقعہ میں عصب سامعہ کے ریشے پھیلتے ہیں۔ یہ آواز کی لہروں کو قوتِ سامعہ کے احساس کے لئے قبول کرتا ہے۔ جو اس میں سر کی ہڈیوں یا دہلیز یا کوہ مستدیرہ سے پہنچتی ہیں۔

مجاری ہلالیہ ہلالی شکل کی تین نالیاں ہیں۔ جن کا قطر تقریباً ۱/۲۰۰ انچ ہوتا ہے۔ یہ پانچ سوراخوں کے ذریعہ دہلیز میں کھلتی ہیں۔ ہر نالی شروع میں کسی قدر پھولی ہوئی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس جگہ عصب سامعہ کے ریشے ختم ہوتے ہیں۔ اور ایک رطوبت بھری رہتی ہے۔ جو آواز کی لہروں کو قوتِ حس کے لئے جمع کرتی ہے۔

ہم کس طرح سنتے ہیں؟ ہر قسم کی آوازیں ہوا میں لہریں پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ یہ لہریں کان کی کری میں جمع ہو کر کان کے سوراخ کے راستے سے کان کے پردے پر لگتی ہیں اور اس میں ارتعاش پیدا کرتی ہیں۔ جس سے کان کی ہڈیوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس حرکت سے کان کے بیضوی سوراخ کی جھلی میں تحریک ہوتی ہے۔ پھر اس جھلی سے یہ حرکت پہلے بیرونی

رطوبت تک اور پھر اندرونی کان کی جھلیوں کے ذریعہ اندرونی رطوبت تک پہنچتی ہے۔ اور اس میں لہریں پیدا کرتی ہیں۔ پھر ان لہروں سے بشرہ ہدبیہ ارتعاش پذیر ہوتے ہیں اور چونکہ اعصاب سامعہ کے ریشے ان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ ارتعاش ان میں احساس پیدا کرتا ہے اور ان کے ذریعہ دماغ آواز کو محسوس کرتا ہے۔

امراض گوش کا اصول علاج

کان کے امراض کے علاج میں ہمیشہ مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا جائے:۔

۱۔ کان میں زیادہ سرد اور زیادہ گرم نیز تیز اور قوی دوا نہ ڈالیں۔

۲۔ اگر شدید درد کی وجہ سے تشنج کا خوف ہو۔ تو کان پر سینک کریں۔ اور بھاپ دیں۔

۳۔ کان میں کوئی دوا ڈالنے سے پہلے اسے نیم گرم کرلیں۔

۴۔ امراض گوش کے مریض کو زیادہ بات چیت، قوی آوازوں اور قوی اور تیز یا شدید حرکت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۵۔ تسکین درد کے لئے کانوں میں کسی مخدر دوا کا مسلسل استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ایسی صورت میں شیاف ماہیثا کے ساتھ کسی قدر خاکستر افسیون وغیرہ کو شیر عورت میں حل کرکے کان میں ٹپکائیں۔

۶۔ بحرانی ورم کے پھوڑنے کے لئے اس وقت تک علاج نہ کریں۔ جب تک کہ غشی کا خوف نہ ہو۔ البتہ غیر بحرانی ورم کو ہمیں دافع ستنالبضات ادویات سے بند نہ کرنا چاہیئے۔

۷۔ کان اور سر کے ورم کی وجہ سے جب کان میں شور اور زخموں وغیرہ کی علامات ظاہر ہوں تو ایسی صورت میں شیاف ماہیثا کو سرکہ انگوری میں حل کرکے کان میں ٹپکائیں۔

کان کا میل

کان کا میل   وسخ الاذن   ویکس ان دی ایئر

(Wax in the Ear)

ہر شخص کے کان میں تھوڑا بہت میل تو ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اس کی زیادتی موجب تکلیف ہوتی ہے۔

اسباب مرض گرد و غبار کی زیادتی۔ کوڑے کرکٹ کا کام۔ کان کی صفائی کی طرف سے بے توجہی۔ خراب غذا کا استعمال۔ نزلہ زکام۔

علامات مرض کان کے میل کے زیادہ ہو جانے سے مریض کے کان بجنے لگتے ہیں۔ ان میں خارش ہوتی ہے۔ اور اونچا سنائی دیتا ہے۔ آٹو سکوپ (منظار الاذن) سے دیکھا جائے تو میل پوری طرح نظر آتا ہے۔

طبی علاج کان میلئے سے کان صاف کرائیں۔ لیکن خود سلائی یا دیا سلائی سے کان کو کرید کر زخمی نہ کریں۔ بعض اوقات کان میں خراش کرنے سے کان کے پردہ تک پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کان کو گرم پانی کی بھاپ دیں۔ اور گرم پانی سے پچکاری کریں۔ اور روغن بنفشہ۔ روغن بادام اور روغن بابونہ ہم وزن ملا کر چند قطرے کان میں ٹپکائیں، اور کان کو صاف کرائیں۔ نزلہ۔ زکام موجب مرض ہو۔ تو اس کا مناسب علاج کریں۔

ڈاکٹری علاج سوڈا بائی کارب گرم پانی میں ملا کر کان میں پچکاری کریں۔ اس کے بعد گلیسرین کے چند قطرے ٹپکائیں۔ ایسا کرنے سے چند دن میں کان صاف ہو جاتا ہے۔

کان میں کچھ پڑ جانا

کان میں کچھ پڑ جانا — قذی الاذن — فارن باڈی ان دی ایئر

(Foreign body in the Ear)

اسباب مرض بعض اوقات مچھر، چیونٹی، تینگا وغیرہ کان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یا کبھی بچے کنکر، مٹر، کوڑی، پنسل کا ٹکڑا وغیرہ کان میں داخل کر لیتے ہیں، جس سے شدید درد ہوتا ہے۔ اور کبھی خون اور پیپ آنے لگتی ہے۔

علاماتِ مرض دیکھنے سے کان کے اندر کوئی چیز نظر آتی ہے۔ کان میں درد ہوتا ہے۔ کبھی سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ مچھر، تینگا، چیونٹی کے کان میں داخل ہو جانے کی صورت میں کان میں کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ کرم گوش کی صورت میں کان سے بو آتی ہے۔ اور کبھی کان سے کیڑے نکلتے ہیں۔

علاج کان سے غیر چیز کو موچنے یا سلائی سے نکال دیں۔ اور نیم گرم پانی کی

پچکاری کریں۔ اگر مچھر وغیرہ کان میں چلا گیا ہو۔ تو

۱۔ آڑو کے پتے کچل کر کان میں ان کا پانی ٹپکائیں۔

۲۔ کریلے کا پانی نچوڑ کر کان میں ڈالیں۔

۳۔ پودینہ خشک کا جوشاندہ لے کر اس سے پچکاری کریں۔

۴۔ شہد ۹ ماشہ۔ شراب ۷ ماشہ۔ روغن گل ۳ ماشہ۔ چند قطرے کان میں ڈالیں۔ ایک دو روز میں چیز نکل آئے گی۔

اگر کان میں پانی پڑ گیا ہو۔ تو روغن کنجد نیم گرم ڈالیں۔ یا گیہوں کی نالی کو کان میں داخل کر کے پانی کو چوس لیں۔ یا تھوڑی سی روئی کان میں ٹھونس لیں۔ روئی پانی جذب کر لے گی۔

کان میں داخل شدہ کیڑے کو ہلاک کرنے کے لئے ہائیڈروجن پر اکسائیڈ ڈالیں۔ بعد میں گرم پانی کی پچکاری کریں۔ کاربالک آئل بھی کان میں ڈالنا مفید ہے۔

کان کا درد

کان کا درد   وجع الاذن   اوٹیلجیا   (Otalgia)

اسباب مرض سردی کا لگنا۔ بوسیدہ دانت کی موجودگی۔ غسل کے وقت کان میں پانی کا رہ جانا۔ کان میں زخم یا پھنسی۔ کان میں کیڑے وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔

علامات مرض کان میں سخت درد ہوتا ہے۔ ٹیس کی ٹیس چہرہ اور پیشانی تک جاتی ہیں۔ یہ درد عصبی ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں تپ یا ورم کی شکایت نہیں ہوتی۔

طبی علاج تسکین درد کے لئے کان میں روغن ترب یا روغن بابونہ یا روغن بادام تلخ چند قطرے ڈالیں۔ نیم گرم پانی کی پچکاری کریں۔ اگر غلبہ خون سے درد ہو۔ تو قیفال کی فصد کریں۔ اور اطریفل کشنیز کھلائیں۔ اور روغن گل یا روغن بادام سوا تولہ سرکہ انگوری سوا دو تولہ کے ساتھ ملا کر چاندی کی کٹوری میں جوش دیں۔ حتیٰ کہ سرکہ جل جائے۔ اور روغن باقی رہ جائے۔ اسے صاف کر کے رکھ لیں۔ اور ہر روز کان میں ٹپکائیں۔ اس سے بھی درد بند ہو جاتی ہے۔

غلبۂ صفراوی میں عورت کا دودھ کان میں ٹپکائیں۔ اور گھوڑے کی لید کا تازہ پانی لیموں کا رس۔ مساوی لے کر کان میں ٹپکائیں۔ فوراً درد کافور ہو جاتا ہے۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

۱۔ زعفران ایک رتی۔ خاکستر افیون ایک رتی۔ جند بید ستر چاول چاول۔ بکری کے دودھ میں حل کر کے نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

۲۔ اسطو خودوس ۵ ماشہ۔ افتیموں ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شہد ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور نسخہ نمبر ۱ کان میں ٹپکائیں۔

۳۔ برگ نیم ۲ تولہ۔ گل بابونہ۔ تخم خطمی۔ مرزنجوش۔ اکلیل الملک۔ پوست خشخاش۔ ہر ایک ایک تولہ پانی میں جوش دے کر بھپارہ دیں۔ درد گوش کے لئے خاص طور پر مفید ہے

۴۔ شدت درد میں یہ ضماد کان کے گرد لگا دیں۔ افیون۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ۔ تخم خطمی۔ گل بابونہ۔ گیرو ہر ایک ۷ ماشہ۔ آب مکو سبز میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔

۵۔ آب ادرک۔ شہد روغن کنجد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ نمک سنگ۔ ایک ماشہ۔ باہم پیس کر نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔ اور ایک پہر تک کان کو حرکت نہ دیں۔

غلبۂ بلغم کان درد کا موجب ہو۔ تو تیز شراب کان میں ڈالیں۔ یا درخت آک کے زردی مائل پتے کڑوے تیل میں چرب کر کے آگ پر سینکیں۔ جب خوب گرم ہو جائیں۔ تو ہاتھ سے مل کر نچوڑ لیں۔ اور چند قطرے اس کے نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

بچوں کے کان درد کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

اسطو خودوس۔ افسنتین رومی۔ مرزنجوش۔ صعتر فارسی ہر ایک ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔

ڈاکٹری علاج کان میں پھنسیاں ہوں تو ان کا علاج کریں۔ اگر دانت کی خرابی موجب مرض ہو۔ تو اسے نکلوا دیں۔ ورنہ ٹنکچر اوپیم اور گلیسرین ہموزن ملا کر کان میں چند قطرے ٹپکائیں۔ یا

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	۱۰ گرین
گلیسرین	۲ ڈرام

باہم ملا کر چند قطرے کان میں ڈالیں۔ یا

کمفر	۱ گرین
کلورو فارم	۱۰ بوند

باہم ملاکر اس میں روئی کا پھویہ تر کر کے کان میں رکھیں۔

شدید درد میں

مارفیا	۱ گرین
اٹروپین	۱ گرین
آب مقطر	۴ ڈرام

باہم ملالیں۔اور چند قطرے کان میں ڈالیں۔

غذا:۔ بکری کا شوربہ۔چپاتی۔کریلہ۔کدو۔ترئی۔خربوزہ۔مونگ۔ارہر کی دال دیں۔

پرہیز:۔ سرد ہوا۔ثقیل اغذیہ مثلاً آلو۔کچالو۔ماش کی دال۔لہسن وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

کان کی سوزشی پھنسیاں

کان کی جلن دار پھنسیاں۔ نارفارسی گوش ایگزیما آف دی ایئر

(Eczema of the Ear)

کان کے اندر یا باہر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو کر وہاں پر خارش۔جلن اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔

طبی علاج کان کو میل سے صاف رکھیں۔اور جوشاندہ نیم سے دھوکر اس پر مرہم سفیدہ یا مرہم مردارسنگ لگائیں۔مرہم کافور بھی مفید ہے۔اور داخلی طور پر

عناب۔گل نیلوفر۔گل نیلوفری۔اسطوخودوس ہر ایک ۵ ماشہ۔گل بنفشہ۔شاہترہ ہر ایک سات ماشہ۔عرق شاہترہ ۵ تولہ میں رات کو بھگو رکھیں۔صبح مل چھان کر شربت عناب ۵ تولہ شامل کر کے پلائیں۔

ڈاکٹری علاج کان کو ۲ فی صدی بالے بورک لوشن سے دھو کر اس پر زنک آئنٹ منٹ لگائیں۔علامات میں خفت ہو جانے پر اس مرہم میں دس پندرہ گرین فی اونس کے حساب سے پریسپی ٹیٹڈ سلفر ملا کر لگائیں۔یہ مرہم بھی مفید ہے۔

اکتھی اول	ایک ڈرام
ایسڈ بورک	۴ ڈرام

پیرافین آئنٹمنٹ ۱ اونس

ان سب ادویہ کو ملا کر کام میں لائیں۔ اسے مرہم اکھنی اول کہتے ہیں۔

غذا:۔ مونگ کی دال چپاتی دیں۔

پرہیز:۔ شیرینی۔ ترشی اور گرم اغذیہ سے پرہیز لازم ہے۔

کان بہنا

کان بہنا — سیلان الاذن — اٹوریا (Ottorrhoea)

کان کی بیرونی نالی کی جھلی میں سوزش ہو جانے کے باعث کان سے پیپ بہنے لگتی ہے۔

اسباب مرض خنازیر۔ سردی لگنا۔ خناق۔ سرخ بخار۔ چیچک۔ بدہضمی۔ کان میں خارج سے کسی چیز کا پڑ جانا۔ وغیرہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ بچوں میں دانت نکلتے وقت یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات مرض ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ کان میں درد کے باعث نیند حرام ہو جاتی ہے۔ کان کی نالی متورم ہو کر سرخ ہو جاتی ہے۔ کبھی سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ ایک دو روز بعد زرد رنگ کا رقیق مواد نکلنے لگتا ہے۔ جو بعد میں پیپ میں بدل جاتا ہے۔ اگر زخم کان کے اندرونی حصہ میں بڑھ جائے تو دوران سر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ متعدی امراض میں کان بہنے لگے تو اس کے مواد سے محتاط رہنا چاہیے۔

طبی علاج نیم کا پانی اور شہد کان میں ٹپکا کر کان کو صاف کریں۔ شہد ایک تولہ اور انزروت ۱ ماشہ ملا کر کان میں ڈالیں۔ زخم صاف کرنے اور اندمال کے لئے فتیلہ کو شہد میں ملا کر اس پر انزروت چھڑک کر کان میں رکھیں۔ اور تھوڑی سی پھٹکڑی یا سہاگہ لے کر اور گرم پانی میں ملا کر پچکاری سے کان کو دھوئیں۔ یہ زخموں کو درست کرتا ہے۔

نسخہ:۔ انزروت۔ کندر۔ دم الاخوین۔ ہم وزن پیس کر بقدر ضرورت کان میں ڈالیں کان کے پرانے زخموں کے لئے یہ مرہم نہایت مفید ہے۔

مرہم سبز زنگار۔ شہد۔ سرکہ۔ کندر ہر ایک ایک تولہ پانی کے ساتھ پکائیں تاکہ شہد کے قوام پر آ جائے۔ پھر موم ایک تولہ۔ روغن گل ۲ تولہ اضافہ کریں۔ اور

فتیلہ کو اس میں آلودہ کر کے کان میں رکھیں۔

یہ دوا رطوبت کو خشک کرتی اور زخموں کو مندمل کرتی ہے۔

نسخہ :- کوڑی ازرشک کی راکھ۔ مُر مکی۔ انزروت۔ دم الاخوین۔ گل ارمنی۔ اقاقیا۔ مازو سبز۔ کف دریا۔ صبر زرد۔ سہاگہ بریاں۔ پھٹکری بریاں۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ باریک پیس کر کان میں پھونکیں۔

مزید سہل نسخہ جات :-

۱۔ گائے کا پتہ ۲ ماشہ۔ شہد ۳ ماشہ۔ دونوں کو باہم ملا کر اس میں روئی کی بتی لتھیڑ کر کان میں رکھیں۔

۲۔ سہاگہ باریک پیس کر کان میں ڈالیں۔ اور اس پر لیموں نچوڑ دیں۔

۳۔ کنجد۔ ہریل۔ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ پانی میں باریک پیس لیں۔ روغن کنجد اور گھی مساوی الوزن میں ملا کر آنچ پر پکائیں۔ جب ادویہ سرخ ہو جائیں۔ سہاگہ بریاں ساڑھے تین ماشہ۔ روغن میں ملائیں۔ اور درخت نیم کی لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ اور جب خوب پک جائے صاف کر کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔

ڈاکٹری علاج

کان کو پچکاری سے صاف کریں۔ یا ہائیڈروجن پرآکسائیڈ کان میں ڈالیں۔ اس سے پیپ نکل جائے گی۔ پھر کان کو صاف کر کے کاربالک ایسڈ ایک بوند روغن کنجد ۱۰ بوند باہم ملا کر کان میں ٹپکائیں۔ درد اور سوزش کے لئے آیوڈوفارم ایک گرین کو گلیسرین دس بوند میں ملا کر کان میں ڈالیں۔ یا بورک ایسڈ اور آیوڈوفارم ہم وزن ملا کر کان میں پھونکیں۔

شدید ورم میں کن پٹی پر چند جونکیں لگوائیں۔ دفع درد کے لئے

کوکین	۴ گرین
اٹروپین	۴ گرین
آب مقطر	ایک اونس

باہم ملا کر چند قطرے کان میں ڈالیں۔ مزمن صورتوں میں کان کے پیچھے بلسٹر لگائیں اور ہلکے الم لوشن کی کان میں پچکاری کریں۔ اور پھر زنک یا کاربالک لوشن ۲ گرین فی اونس والا کان میں ڈالیں۔

ورم گوش

کان کا ورم — ورم الاذن — اٹائی ٹس میڈیا (Otitis Media)

اس مرض میں کان کا اندرونی اور بیرونی جوف اور کان کے پردہ میں ورم ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض خنازیر۔ نقرس۔ سرخ بخار۔ وجع مفاصل۔ عصبی خراش۔ کان میں زور سے پچکاری کرنا۔ سردی لگنا وغیرہ۔

علامات مرض کان میں درد۔ سوزش اور گرانی کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ کان میں سرخی اور ورم ہو جاتا ہے۔ مریض کو مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اور وہ بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر درد شدید ہو تو تشنج یا ہذیان بھی لاحق ہو جاتا ہے سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ کبھی مریض کو لقوہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی یہ سوزش دماغ کی طرف بڑھ کر مریض کی موت کا باعث ہوتی ہے۔ بچے اس مرض میں مبتلا ہو کر روتے رہتے ہیں اور انگلیوں کو بار بار کانوں میں ڈالتے رہتے ہیں۔

طبی علاج کان کے پیچھے جونکیں لگوائیں۔ مریض قوی ہو تو فصد سرارو کرائیں۔ اور مسہل دیں۔ روغن بادام نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔ یا شیاف ابیض کو عورت کے دودھ یا انڈے کی سفیدی میں حل کر کے نیم گرم کان میں ڈالیں۔ یہ بپھارہ بھی مفید ہے۔

عنب الثعلب۔ بنفشہ۔ گل خطمی۔ ہر ایک ۲ تولہ پوست خشخاش نیم کوفتہ۔ ۵ ماشہ سب کو بکائنے کے دودھ آدھ سیر میں جوش دے کر بپھارہ دیں۔ یہ ضماد کان کے گرد لگائیں۔

نسخہ:۔ بنفشہ۔ رسوت۔ برگ خطمی۔ مکو۔ صندل سرخ۔ مغز تلوس ہم وزن آب مکو سبز میں پیس کر کان کے گرد ضماد کریں۔

مزمن ورم میں اشق کو روغن گل میں حل کر کے نیم گرم قطور کریں۔ اور تسکین درد اور تحلیل ورم کے لئے یہ ضماد کریں۔

نسخہ:۔ تخم خطمی۔ گل بابونہ۔ گیرو۔ ہر ایک ۱ ماشہ نسیون۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ۔ آب مکو سبز میں پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔

اگر بند یا ان ہو جائے تو سرسام کا علاج کریں۔ اگر پیپ پڑ جائے تو گل سرخ۔ برگ نیم۔ برگ مورد ہر ایک ایک تولہ۔ شہد خالص ۱۰ تولہ کے جوشاندے سے کان میں پچکاری کریں۔ جب پیپ کا اخراج ہو جائے۔ تو زخم کے اندمال کے لئے مرہم سفیدہ یا مرہم باسلیقون استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج شروع مرض میں کان کے پیچھے جونکیں لگوائیں۔ اور سینک کریں۔ اور کان کو گرم پانی اور صابون سے دھو کر اس کے سوراخ میں پانچ فی صدی والاکاربولک لوشن بھر کر مریض کو چند منٹ کے لئے لٹا دیں۔ یا چند قطرے گلیسرین آف کاربولک لوشن ڈالیں۔ شدید درد میں یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

مارفیا	ا گرین
کوکین	۴ گرین
ایٹروپین	۳ گرین
آبِ مقطر	۱۰۰ ڈرام

سب کو ملا کر چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔ اور ۵ منٹ تک رہنے دیں۔

کان کے پیچھے ورم مع ورد و تلاطم ہو تو نشتر سے چیرہ دے کر مواد کو خارج کر دیں۔ درجع مفاصل یا نقرس موجب مرض ہو تو اصل مرض کا علاج کریں۔ مریض کمزور ہو تو غذا مقوی دیں۔

کان بجنا

کان بجنا طنین۔ دوی۔ صفیر۔ ٹنائی ٹس (Tinnitis)

مریض کو مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ یہ آوازیں بخارات یا ریاح وغیرہ کی گردش سے پیدا ہوتی ہیں۔ باریک آواز کو طنین۔ موٹی آواز کو دوی اور سیٹی کی طرح آواز کو صفیر کہتے ہیں۔

اسباب مرض بدہضمی۔ کمزوری۔ خون کی کمی۔ نفاخ اور ثقیل اشیاء کا کثرت استعمال کان میں پیپ اور کیڑے۔ قلت و رقت خون۔ رنج و غم۔ کونین کا کثرت استعمال وغیرہ۔

علاماتِ مرض دماغ کے اندر کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کان میں پانی کھولنے یا دیگر کئی قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ قوت سماعت میں کسی قدر فرق آجاتا ہے۔

طبّی علاج اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔ اگر خشکی کے غلبہ سے ہو۔ تو معدہ کو غذائے لطیف کے ساتھ تقویت دیں۔ روغن کدو میں قدرے افیون حل کر کے

کان میں ٹپکائیں۔ اور یہ حریرہ استعمال کریں۔

نسخہ:۔ دانہ خشخاش پونے چار تولہ۔ مغز بادام۔ سونٹھ زنجبیل ہر ایک سوا تولہ۔ مصری پونے چار تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر گائے کے دودھ ڈیڑھ پاؤ میں ملا کر حریرہ تیار کریں۔

اگر ضعف دماغ موجب مرض ہو۔ تو آب پیاز نیم گرم کانوں میں ٹپکائیں۔ سرکہ اور روغن گل کو باہم ملا کر جوش دیں۔ تا آنکہ سرکہ جل جائے۔ روغن کے چند قطرات دن میں چند بار کان میں ڈالیں۔ مجرب ہے۔

اگر طنین امتلا کی وجہ سے ہو۔ تو سر اور کان بھاری معلوم ہوتے ہیں۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ استفراغ اور جلاب سے طبیعت کو صاف کریں۔

جند بیدستر ایک ماشہ۔ نکچھکنی ۳ ماشہ۔ ہلاس کی طرح سونگھیں۔

دیگر:۔ اجوائن دیسی۔ پودینہ خشک۔ زنجبیل ہر ایک ایک تولہ۔ نوشادر۔ الائچی خورد۔ نمک سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۳ ماشہ۔ سفوف بنالیں۔ اور بقدر ۲ ماشہ غذا کے بعد کھائیں۔

ڈاکٹری علاج

اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔

ذکاوت حس موجب مرض ہو۔ تو پوٹاسی برومائیڈ ۲۰ یا ۳۰ گرین آدھ چھٹانک پانی میں حل کر کے رات کو پلائیں۔ کان کے پیچھے ٹنکچر آئیوڈین یا پلستر لگائیں۔ تبدیل آب و ہوا کریں۔ مریض کمزور ہو۔ تو مقویات ایسٹرز سیرپ۔ فیلوز سیرپ وغیرہ دیں۔

بڈھوں میں یہ مرض لا علاج ہوتا ہے۔

غذا:۔ چپاتی۔ بکری کا گوشت۔ مونگ کی دال۔ کدو۔ توری۔ خرفہ وغیرہ لطیف اور زود ہضم غذائیں استعمال کریں۔

پرہیز:۔ بادی اور نفاخ غذاؤں مثلاً آلو۔ گوبھی۔ پیاز۔ لہسن۔ بینگن۔ مسور کی دال۔ گرم مصالحہ وغیرہ استعمال نہ کریں۔ کثرت جماع۔ ریاضت۔ کثرت کلام۔ تمباکو نوشی۔ شراب نوشی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔

ثقل سماعت

اونچا سننا	طرش۔ ثقل سماعت	پیرا کوسس	(Paracusis)
بہراپن	وقر۔ کری گوش	ڈیفنس	(Deafness)

ری علاج | شروع

...ں و الاکبار ہوتی ہے ...رض میں مریض کو کم یا بالکل سنائی نہیں دیتا۔

اسباب مرض | بڑھاپے میں یہ مرض خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ جوانوں اور بچوں میں تیز بلند آواز۔ توپ کی گرج یا بجلی کی کڑک۔ سخت سردی۔ ضعف دماغی ورم۔ لیزتین۔ نقرس۔ وجع مفاصل اور تیز بخاروں کی سمیت کے باعث رونما ہوتا ہے۔

علامات مرض | کبھی کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کبھی سماعت ناقص اور کبھی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات پیدائشی طور پر کان کا سوراخ بند ہوتا ہے۔ یا مریض بالکل بہرا ہوتا ہے۔ اور اُسے کچھ سنائی نہیں دیتا۔

طبی علاج | اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔ کان میں میل ہو۔ تو روغن گل یا روغن بادام نیم گرم کے چند قطرے رات کو کان میں ٹپکائیں۔ اور صبح کو کان صاف کرلیں۔ اور نمٹے کے تیل کے چند قطرے کان میں ٹپکانا طرش کے لئے مفید ہے۔

۱۔ رسوت کو عورت کے دودھ میں گھس کر شہد ملا کر کان میں ٹپکائیں۔

۲۔ آب پیاز سفید۔ آب برگ پودینہ ہر ایک ۴ تولہ۔ روغن کنجد ۲ تولہ میں پکائیں جب پانی جل جائے۔ اور روغن رہ جائے تو صاف کر کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔

۳۔ سفید سیاہ ادرک میں کوٹ کر مریض کو کھلائیں۔ بلغمی اور بادی بہرہ پن کے لئے مفید ہے

۴۔ گھوڑے کی تازہ لید کا پانی کان میں ٹپکانا کری کہنہ و مزمنہ کے لئے مفید ہے۔

۵۔ قیصوم۔ برگ شبت۔ بابونہ۔ عنب الثعلب۔ ہر ایک چھ ماشہ پانی میں جوش دے کر بھپارہ دیں۔

۶۔ روغن کدو۔ روغن بنفشہ۔ روغن بادام ملا کر سر پر ملیں۔

ڈاکٹری علاج | کان میں میل بھرا ہو تو اُسے صاف کریں۔ کان کا پردہ پھٹ گیا ہو۔ تو مصنوعی پردہ (ٹمپینم) لگائیں۔ کان میں زیادہ گوشت پیدا ہو گیا ہو۔ تو اسے قطع کر کے سلور کاسٹک سے جلائیں۔ ضعفِ دماغ موجب مرض ہو۔ تو جوزہ انڈا۔ مرکبات فولاد یا ایسٹنز سیرپ وغیرہ استعمال کرائیں۔

نقرس اور وجع مفاصل موجب مرض ہو تو سورنجان اور سیلی سلاس استعمال کرائیں۔

غذا:- لطیف مثلاً چوزے کا۔ بکری کا شوربا۔ پالک۔ کدو۔ خرفہ وغیرہ استعمال کریں۔

پرہیز:- آلو۔ ساگ۔ گوبھی۔ ماش کی دال وغیرہ بادی اور ثقیل غذاؤں سے بچیں۔

دسواں باب

ناک کی بیماریاں

(Diseases of the Nose)

ناک کے دو حصے ہیں۔ (۱) بیرونی حصہ جسے عام طور پر ناک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (۲) اندرونی حصہ یا ناک کا جوف۔ اس کے ذریعہ سانس لیا جاتا ہے۔

ناک:- چہرے کے درمیان میں بالائی ہونٹ کے اوپر مثلث نما اُبھرا ہوا حصہ ہے۔ اس کا چوڑا حصہ لب کے اوپر اور تنگ حصہ پیشانی کیساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں دو سوراخ ہوتے ہیں۔ جنہیں نتھنے (Nosrils) کہتے ہیں۔ گرد و غبار کو روکنے کے لئے ان کے اندر بال ہوتے ہیں۔ نتھنوں کی درمیانی دیوار کو قاسم الانف (Septum nasi) کہتے ہیں۔

ناک کی ساخت رگوں پٹھوں کے علاوہ تین ہڈیوں اور پانچ کریوں سے ہوتی ہے۔ جو عضلات اور جلد سے ڈھکی ہوتی ہیں۔ تین ہڈیوں میں سے دو پہلوؤں میں اور ایک وسط میں ہوتی ہے۔ کریوں میں سے دو اوپر کے حصہ میں دونوں طرف دو ناک کے نتھنوں کے سوراخوں پر اور ایک درمیان میں ہوتی ہے۔ یہ کریاں ایک مضبوط ریشہ دار جھلی کے ذریعہ ملی ہوتی ہیں۔ ناک کے باہر جلد اور اندر مخاطی جھلی (میوکس ممبرین) ہوتی ہے۔ جس سے رطوبت تراوش پاتی ہے۔

ناک کا جوف (غار) دو بڑے بے ڈول حصوں پر مشتمل ہے۔ اور کھوپڑی کے پیندے سے تالو کے اوپر تک واقع ہے۔ اگلے سوراخ ناک کے سامنے اور پچھلے سوراخ حلق میں کھلتے ہیں۔ سونگھنے والے پٹھے (عصبہ شامہ۔ الفیکٹری نرو) کے ریشے اسی جوف میں پھیلے ہوئے ہیں۔

غضروف انفی



اندرونی منظر



ناک کا بیرونی منظر

(دائیں طرف) ناک کی رگیں



ہم کیونکر سونگھتے ہیں؟ ہم جس چیز کی بو محسوس کرتے ہیں۔ اس کے ذرات ہوا میں مل کر اسے بودار بنا دیتے ہیں۔ پھر یہ ہوا ناک کے اندر جاکر سونگھنے والے پٹھے کے ان باریک ریشوں سے ٹکراتی ہے۔ جو ناک کی اندرونی جھلی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ریشے بو کو سونگھنے والے پٹھے کے ذریعہ دماغ تک پہنچاتے ہیں اور اس طرح ہم بو کا احساس کرتے ہیں۔ جب سونگھنے والے پٹھے کی قوت میں فتور آجاتا ہے۔ تو مریض کو بو کا احساس نہیں ہوتا ہے۔

نکسیر پھوٹنا

نکسیر — رُعاف — ایپس ٹیکسس (Epistaxis)

یہ شکایت عام طور پر دموی مزاج اشخاص کو موسم گرما یا بہار میں ہوا کرتی ہے ناک کی رگیں خون سے پر ہوجانے کے سبب پھٹ جاتی ہیں اور ناک سے خون بہنے لگتا ہے۔

اسباب مرض سر پر چوٹ لگنا۔ سانپ کا ڈسنا۔ خون کی حدت۔ ناک کے مسّے کالی کھانسی۔ وبائی بخار۔ کمی خون۔ تقرح و تسوید الانف۔ عورتوں میں بندش حیض وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ بعض اوقات حرارت جگر اور بچوں کے پیٹ کے کیڑے بھی اس کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکیوں میں کبھی ماہواری ایام سے پہلے نکسیر پھوٹا کرتی ہے۔ اگر نکسیر بخار کے بعد بحران کے طور پر جاری ہو تو اسے بند نہیں کرنا چاہیئے۔

علامات مرض امراض جگر میں دائیں نتھنے سے اور امراض طحال میں بائیں نتھنے سے نکلتا ہے قطرہ قطرہ اور کبھی دھار باندھ کر خون بہتا ہے۔ کبھی ناک کے پچھلے سوراخوں سے بھی خون بہتا ہے۔ بعض اوقات دونوں نتھنوں سے خون کی دھار کی صورت میں بہتا ہے اور ایک عرصہ تک جاری رہتا ہے۔ اور کبھی تھوڑی دیر جاری رہ کر بند ہوجاتا ہے۔ اگر مریض کے بدن میں کمی خون ہو۔ تو نکسیر کے ذریعہ بہت سا خون نکل جائے۔ تو مریض کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں نکسیر کا آنا بے حد خطرناک ہے۔

طبی علاج مریض کے گریبان کو کھول دیں۔ اور اسے اسی طرح بٹھائیں کہ اس کا سر ذرا نیچے کو جھکا ہو۔ اور پھر اسے لمبے سانس لینے کی ہدایت

کریں۔ اس سے اکثر نکسیر رک جاتی ہے۔ اگر خون کی حدت موجب مرض ہو۔ تو سر اور پیشانی پر ٹھنڈا پانی ڈالیں۔ اور لڑکی والی عورت کا دودھ کافور میں حل کر کے ناک میں ڈالیں یا کافور اور صندل پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ اور گل ملتانی ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح زلال لے کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یا کافور کو سرکہ میں جوش دے کر چند قطرے ناک میں ڈالیں۔ غلبۂ خون کی صورت میں فصد سرارو لیں۔ دم الاخوین ایک ماشہ۔ بادہ سنگا سوختہ محلول ایک ماشہ۔ طباشیر ایک ماشہ۔ پیس کر شربت انجبار ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ اوپر سے شیرہ بیخ انجبار ۴ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۴ ماشہ۔ شیرہ تخم خشخاش ۴ ماشہ۔ شیرہ تخم بارتنگ ۴ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ پانی میں نکال کر شربت انار شیریں دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اور کافور ایک ماشہ۔ صندل سفید ۴ ماشہ پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔

گرمی اور خشکی کے باعث نکسیر پھوٹے تو روغن کدو اور روغن بادام سر پر ملیں اور ناک میں ٹپکائیں۔ اور شربت انجبار۔ شربت عناب یا شربت انجبار ۲ تولہ تنہا یا عرق بید سادہ۔ عرق کاسنی ہر ایک ۵ تولہ میں ملا کر پلائیں۔

ذیل کے نسخہ جات نکسیر کو بند کرنے کے لئے مفید ہیں۔

۱۔ انزروت۔ طباشیر۔ کتھ سفید۔ ماجو پھل۔ سنگ جراحت ہم وزن لے کر باریک کر کے بطور ہلاس سونگھیں۔

۲۔ کندر۔ افیون۔ کافور ہر ایک ایک رتی پانی میں پیس کر ناک میں ٹپکائیں۔

۳۔ گل ملتانی۔ سریش ہم وزن پانی میں پیس کر نیم گرم پیشانی اور ناک پر لیپ کریں۔

۴۔ گل نار۔ مازو سبز۔ افیون۔ گرد آسیا۔ کافور۔ دم الاخوین۔ کہربائے شمعی۔ ہر ایک ایک ماشہ پیس کر رکھیں۔ پہلے ناک کو گلاب سے دھو کر پھر دوا ناک میں پھونکیں۔

۵۔ کہربا۔ طباشیر۔ سنگ جراحت ہر ایک ایک ماشہ پیس کر آملہ مربی میں ملا کر پہلے کھلائیں۔ اوپر سے لعاب بہدانہ۔ شیرہ مغز کدو۔ شیرہ تخم خرفہ۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۷ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

مریض کو چت لیٹنے۔ زور سے چھینکنے۔ ترش و گرم اغذیہ سے احتراز لازم ہے۔

ڈاکٹری علاج

اگر غلبۂ خون یا شدید بخار یا درد سر کی وجہ سے نکسیر پھوٹے تو جب تک ضعف پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک بند نہ کریں۔ ضعف کی حالت میں اسے فوراً بند کرنا چاہیے۔ چنانچہ مریض کے سر اور گردن پر ٹھنڈا پانی ڈالیں۔ یا برف

کی تھیلی گردن پر رکھیں۔ اور ان ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ جو طبی علاج میں بیان کی جا چکی ہیں۔ ناک کے نتھنوں کو ہاتھ سے بند کر دیں۔ اور روئی کی بتی سرد پانی یا ٹنکچر سٹیل میں تر کرکے ناک میں ٹھونس دیں۔ اور یہ دوا استعمال کریں۔

ٹنکچر سٹیل ۱۵ بوند
پانی ۱ اونس

باہم ملا کر پلائیں۔ اور پندرہ پندرہ منٹ کے وقفوں سے چند خوراکیں دیں۔

روئی کی موٹی بتی کو سپرٹ آف ٹرپن ٹائن میں تر کرکے ٹینک ایسڈ ایک گرین۔ کتھ سفید ۱ گرین۔ نشاستہ ۱ گرین۔ پھٹکری ۱ گرین کے سفوف میں آلودہ کرکے ناک میں رکھیں۔ یا ایڈرینالین سولیوشن (ایک ہزار میں ایک کی طاقت والا) سے ناک میں پچکاری کریں اگر بار بار نکسیر پھوٹتی ہو۔ تو کیلسیم لیکٹیٹ بمقدار ۱ گرین دن میں تین چار بار دیں۔ اگر نکسیر کسی طرح بھی بند نہ ہو تو کسی ماہر ڈاکٹر سے ناک کے پچھلے حصے میں پلگ کروانا چاہیے۔

غذا غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دودھ۔ آش جو۔ ساگودانہ۔ ارارروٹ کھچڑی۔ کدو۔ پالک وغیرہ دیں۔

پرہیز گوشت۔ انڈا۔ لہسن۔ پیاز۔ گڑ۔ تیل۔ تیز مصالحہ جات۔ لکھنے پڑھنے اور دھوپ میں بیٹھنے سے پرہیز لازم ہے۔

بو محسوس نہ کر سکنا

بو محسوس نہ کر سکنا۔ خَشَم۔ بُطلانُ الشَم انوزمیا (Anosmia)

اس مرض میں مریض کی سونگھنے کی قوت زائل یا باطل ہو جاتی ہے اور مریض سونگھ کر بدبو یا خوشبو میں تمیز نہیں کر سکتا۔

اسبابِ مرض کبھی یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی نزلہ و زکام کے بار بار حملوں سے رونما ہوتا ہے نیز ناک کی بواسیر، سرطان اور دیگر اورام بھی اس کا موجب ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض مریض خوشبو یا بو میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اگر مزمن نزلہ اس مرض کا موجب ہو تو سر میں گرانی اور آنکھوں کے پپوٹوں میں بھربھراہٹ ہوتی ہے۔ اگر بواسیر یا سرطان یا ورم ہو تو روشنی میں دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

طبی علاج نزلہ اور رطوبات کی زیادتی میں گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ عناب ۵ دانے۔ سپستان ۹ دانے

تخم خطمی ۷ ماشہ۔ تخم خبازی ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ رات کو حب ایارج ۷ ماشہ ہفتہ میں دو بار دیں۔ اور نمک طعام ۳ ماشہ۔ بورۂ ارمنی ۳ ماشہ۔ مرزنجوش ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر پچکاری سے ناک دھلوائیں۔ جب بلغم کا اخراج ہو جائے تو پھر کشتہ فولاد ایک چاول۔ کشتہ مرجان ۲ رتی جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملا کر عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ اور اطریفل اسطوخودوس ۱ تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ شام کو استعمال کریں۔

کلونجی۔ خردل۔ شحم حنظل۔ پودینہ خشک۔ مرزنجوش۔ تخم کرفس۔ زیرہ سیاہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ سرکہ ½ تولہ میں جوش دے کر اس کی بھاپ لیں۔

فلفل سیاہ۔ شونیز۔ کندش ہر ایک ۵ ماشہ۔ مشک خالص ۴ رتی ملا کر سونگھیں۔

دار فلفل۔ زنجبیل۔ نوشادر۔ نمک سنگ ہموزن باریک پیس کر بکری کے بول کے ساتھ ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔ نہایت مجرب ہے۔

زنجبیل۔ فلفل۔ دار فلفل۔ آملہ۔ انار دانہ ہموزن کوٹ چھان کر قند سیاہ کہنہ سب کے مساوی ملا کر بقدر کنار دشتی گولیاں بنائیں اور صبح و شام ایک ایک گولی پاؤ بھر دہی کی شیریں لسی کے ساتھ کھلائیں۔ ناک کے جملہ امراض کے لئے مفید ہے۔

حلبہ ۲ ماشہ۔ شونیز ۲ ماشہ پیس کر روغن زیتون ۳ تولہ میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

بواسیر اور سرطان وغیرہ کا مناسب علاج کریں۔

ڈاکٹری علاج بواسیر اور سرطان کا اپریشن کرائیں۔ پرانے نزلے میں یہ نسخہ مفید ہے۔

بورک ایسڈ	۳ ڈرام
سیلی سالک ایسڈ	۲ ڈرام
گلیسرین	دو اونس

سب کو ملائیں اور اس میں سے دو ڈرام لے کر پاؤ بھر پانی میں حل کر کے ناک میں پچکاری کریں۔

ناک میں کچھ اٹک جانا

ناک میں کچھ اٹک جانا   احتباس الشئی فی الانف   فارن باڈی ان دی نوز

(Foreign Body in the Nose)

ناک میں کوئی چیز مثلاً چنا۔ مٹر۔ کیڑا مکوڑا وغیرہ پھنس جاتا ہے۔

اسبابِ مرض یہ تکلیف عام طور پر بچوں کو ہوا کرتی ہے۔ لیکن کبھی بے خبری میں کوئی مچھر۔ جونک یا کوئی کیڑا مکوڑا ناک میں داخل ہو کر تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض جس نتھنے میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو اس میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس طرف سے اکثر رطوبت بہتی رہتی ہے۔

طبی علاج منہ اور مخالف جانب کے نتھنے کو بند کر کے پوری طاقت سے سانس لینے سے اکثر اس قسم کی چیز خارج ہو جاتی ہے۔ یا کوئی چھینک لانے والی دوا ناک میں سڑکیں۔ چھینک آنے سے اٹکی ہوئی چیز خارج ہو جائے گی۔ مثلاً کندش۔ خردل۔ فلفل سیاہ۔ جند بید ستر وغیرہ میں سے کوئی ایک باریک پیس کر ناک میں پھونکیں۔

ڈاکٹری علاج تدابیر بالا پر عمل پیرا ہوں یا باریک موچنے سے بہ احتیاط تمام چیز نکال ڈالیں۔ اگر کوئی مچھر یا پروانہ وغیرہ ناک میں چلا گیا ہو تو پہلے کلوروفارم سنگھا کر اسے ہلاک کر دیں بعد میں چھینک لانے والی دوا استعمال کرائیں۔

ناک کی بواسیر

ناک کی بواسیر بَوَاسِیْرُ الْاَنْف پالی پس نیزائی (Polypus Nasi)

اس مرض میں ناک کے نتھنوں کے اندر مسّے پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے سانس میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

اقسامِ مرض اس مرض کی قسمیں یہ ہیں:۔

۱۔ مسّہ یا غدود سفید اور نرم ہوتا ہے۔ اس میں درد اور رطوبت نہیں ہوتی۔

۲۔ مسّہ یا غدود سرخ رنگ کا ریشہ دار ہوتا ہے۔ اس میں کسی قدر درد اور سختی پائی جاتی ہے۔

۳۔ مسّہ یا غدود سیاہی مائل رنگ کا ہوتا ہے اس میں سخت درد ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض ناک کے اندر مسّہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے پانی اور کبھی خون تراوش پاتا ہے۔ مریض کو اکثر زکام کی شکایت رہتی ہے۔ ماؤف جانب

کے نتھنے سے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے. مسّہ کے بڑھ جانے سے نتھنا اُبھر کر چہرہ بے ڈول ہو جاتا ہے۔ مریض گنگنا کر بولتا ہے. مسّہ کا دباؤ دماغ تک جا پہنچے تو دماغی افعال میں فتور آجاتا ہے۔

طبّی علاج اگر غلبہ خون ہو تو قیفال کی فصد کریں۔ اور زنگار ۴ ماشہ شہد میں ملائیں اور صاف کپڑے کی بتی بنا کر اس میں آلودہ کر کے ناک میں رکھیں اگر اس میں کسی قدر انزروت شامل کر لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ پیپ اور زرد آب کو دور کرتا ہے۔

کنیر سرخ کے پھول۔ گل چنبیلی۔ گل بیل سب کو ہم وزن لے کر پانی میں باریک پیس لیں اور ان سے چار حصہ زیادہ روغن کنجد اور پانی ملا کر خوب جوش دیں۔ حتی کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہ جائے۔ ناک کو صاف کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ بواسیر الانف کے لئے مجرب ہے۔

اگر ناک کے نتھنوں میں خشک ریشہ ہو اور خارش کے ذریعہ سے جما ہوا خون نکلے تو زعفران باریک پیس کر گائے کے گھی میں ملا کر نسوار لیں۔

مرغی کی چربی یا گائے کی پنڈلی کا مغز ناک کے نتھنوں میں لیپ کرنا نہایت مفید مجرب ہے۔

گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ برگ شاہترہ ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ تخم خطمی ۷ ماشہ۔ تخم کاسنی ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ کوہ خشک ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر گل قند ۴ تولہ ملا کر آٹھ روز تک پلائیں۔ نویں روز جلاب دیں۔

زنگار ایک ماشہ۔ نوشادر ایک ماشہ۔ سجی ایک ماشہ۔ باریک پیس کر کپڑے کی بتی شہد میں بھگو کر اس پر یہ دوا چھڑک کر ناک میں رکھیں۔

تنقیہ کے بعد اطریفل اسطوخودوس ۷ ماشہ روزانہ کھلائیں۔

سب سے بہتر علاج اپریشن ہے۔

ڈاکٹری علاج مسّہ لبلبا ہو تو چمٹی کے ذریعہ پکڑ کر نوچ ڈالیں۔ یا کاسٹک لوشن تیس گرین فی اونس والا لگائیں یا کسی ہوشیار ڈاکٹر سے اپریشن کرائیں۔

غذا بکری کا شوربا۔ چپاتی۔ کدو۔ تُرئی۔ پالک۔ ٹنڈا وغیرہ زود ہضم غذائیں دیں۔

پرہیز گڑ۔ تیل۔ لہسن۔ آلو بینگن۔ ماش کی دال وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

ناک کے کیڑے

ناک کے کیڑے دِیدَانُ الْاَنف ورمیز نزالی (Vermes Nasi)

مریض کے ناک کی جڑ میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ناک سے پتلا خون ٹپکتا رہتا ہے۔

اسباب مرض ناک صاف نہ رکھنے سے مکھیاں ناک میں گھس کر انڈے دے جاتی ہیں۔ جن سے یہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض موسم گرما و برسات میں رونما ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض مریض کی ناک سے سخت بدبو آتی ہے۔ اور خون آمیز مواد خارج ہوتا ہے۔ پھر کیڑے خارج ہونے لگتے ہیں۔ ناک بیٹھ جاتی ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو کیڑے قریب والے اعضا کی ساختوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اگر کیڑے دماغ میں پہنچ جائیں تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

طبی علاج مسہل دے کر حب ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں۔ برگ نیم ایک تولہ کمیلہ ۶ ماشہ۔ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے ناک میں پچکاری کریں۔ اور روغن کمیلہ کے چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔

صبر زرد۔ کافور۔ بھنگ ہر ایک ایک ماشہ۔ آب برگ شریفہ سبز ایک تولہ آب برگ شفتالو سبز ایک تولہ میں پیس کر روغن تارپین ایک تولہ کا اضافہ کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

تخم پیاز ۴ ماشہ۔ تخم گندنا ۴ ماشہ۔ بزرالبنج ۴ ماشہ پیس کر موم یا چربی بز ایک تولہ ملا کر آگ پر رکھیں اور اس کا دھواں ناک میں لیں۔

برگ شریفہ۔ برگ شفتالو۔ برگ نیم۔ بابڑنگ ہر ایک ایک تولہ پانی میں جوش دے کر غرغرے کرائیں۔

ڈاکٹری علاج (۱) کاربالک ایسڈ ایک ڈرام پانی ۵ اونس میں حل کر کے تھوڑا تھوڑا بذریعہ پچکاری ناک میں ٹپکائیں (۲) اینٹ کو

آگ میں سُرخ کرکے اس پر کیلومل ۱۰ گرین ڈال کر اس کا دھواں ناک میں پہنچائیں۔ اس عمل کے دوران میں آنکھوں پر پٹی باندھیں (۳) کلوروفارم ایک ڈرام کپڑے پر چھڑک کر سنگھائیں ایسا کرنے سے کیڑے مرجاتے ہیں (۴) ناک سے خون جاری ہو تو روغن تارپین کا استعمال مناسب ہے۔ یہ قاتلِ کرم اور حابس دم ہے۔ ناک کو صاف رکھیں اور اس پر کبھی نہ بیٹھنے دیں۔

ناک سے بدبو آنا

پینس بخر الانف آزینا (Ozena)

اس مرض میں مریض کی ناک سے بدبو آتی ہے۔

اسباب مرض یہ مرض اکثر زکام کے بگڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ناک پر چوٹ لگنا۔ ناک میں زخم۔ ناک میں غیر جنس کا ہونا۔ کبھی آتشک خنازیر۔ چیچک وغیرہ سے بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے۔ عورتیں اور خنازیری مزاج کے بچے اس میں زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔

علامات مرض اس مرض میں پہلے قوتِ شامہ باطل ہو جاتی ہے۔ پھر دردِ سر عارض ہوتا ہے۔ آواز بھرا جاتی ہے۔ پھر ناک کا بانسہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور ناک بیٹھ جاتی ہے۔ بعض اوقات منجمد رطوبت کھرنڈ اور چھیچھڑوں کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔ مریض منہ سے سانس لیتا ہے۔ یہ مرض سالہاسال تک گلے کا ہار رہتا ہے۔

طبی علاج روغنین مسہل دے کر حب ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں۔ ناک کو گرم پانی سے متعدد بار دن میں صاف کرکے روغن گل یا روغن چنبیلی سے ناک کو چرب کرتے رہیں اور ایک سیر پانی میں نصف ماشہ پھٹکری یا ایک ماشہ سہاگہ حل کرکے ناک کو بذریعہ پچکاری خوب صاف کریں۔

(۱) زرد چوب۔ دارچینی۔ بسباسہ۔ لونگ ہموزن پیس کر چھان لیں اور شہد ہموزن ملا کر محفوظ رکھیں۔ ۴ ماشہ سے ۷ ماشہ تک استعمال کریں۔ مجرب ہے۔

۲۔ انار دانہ ۲ تولہ۔ شکر سوا چار تولہ۔ زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ بلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ ہر ایک ساڑھے تین تولہ۔ تج۔ پترج۔ الائچی خورد ہر ایک سوا تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک۔

۳۔ مغز تخم پلاس۔ وچ۔ پھٹکری سرخ۔ کندش۔ نک چھکنی۔ تمباکو ہموزن کی پاس بناکر سنگھائیں۔

۴۔ چوب چینی اور عشبہ مسفوف ایک ماشہ کی مقدار میں کھلائیں۔

۵۔ نوشادر ۲ ماشہ۔ مغز کرنجوہ ۲ ماشہ۔ مغز سمندر پھل ۲ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ پیس کر ناک میں پھونکیں۔

۶۔ یہ فتیلہ تنقیہ کے بعد مفید ہے۔ سعد کوفی۔ صبر زرد۔ سنبل الطیب۔ گل سرخ ترنفل ہر ایک ۲ ماشہ۔ آب پودینہ سبز میں پیس کر فتیلہ اس سے لت کرکے ناک میں رکھیں۔

۷۔ نمک سنگ کو شیر گوسفند میں حل کرکے ناک میں چند قطرے ڈالیں۔

ڈاکٹری علاج

اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔ ناک کو صاف رکھیں۔ سوڈا بائیکارب۔ سوڈا بائی بوریٹا۔ سوڈیم کلورائیڈ ہر ایک ۴ گرین فی اونس گرم پانی میں ملاکر اس سے ناک میں پچکاری کریں یا بورک ایسڈ ایک ڈرام ۲ اونس پانی میں حل کرکے ناک میں پچکاری کریں۔ پچکاری کرتے وقت مریض کو منہ کھلا رکھنا چاہئے تاکہ جو پانی ناک کی راہ حلق میں جائے وہ براہ دہن خارج ہوتا رہے۔ ناک کو صاف کرنے کے بعد آیوڈول ۲ گرین یا کیلول ۲ گرین نشاستہ ۲۰ گرین میں ملاکر ناک میں نفوخ کریں۔ بالسم آف پیرو ایک ڈرام پانی تین ڈرام میں حل کرکے اس میں روئی کی بتی تر کرکے ناک میں رکھیں۔ یہ مرہم ناک میں لگائیں۔

سٹرن آئنٹمنٹ	ایک ڈرام
ویزلین	۲ ڈرام

اس سے رقیق رطوبت آنے لگتی ہے اور چھلکا بننا موقوف ہوجاتا ہے۔ آتشک یا خنازیر موجب مرض ہو تو اس کا علاج کریں۔

غذا:۔ زود ہضم غذائیں دیں اور ثقیل اور نفخ غذاؤں سے پرہیز کریں۔

ناک کی پھنسیاں اور زخم

ناک کی پھنسیاں اور زخم بثور و قروح الانف پسچولز اینڈ السرز آف دی نوز

(Postules and Ulcers of the Nose)

ناک میں پھنسیاں اور کبھی زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

اقسام یہ زخم تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) خشک زخم جو اکثر دیکھنے میں آتے ہیں (۲) تر زخم (۳) بدبودار اور گندے زخم۔

اسباب مرض خشک زخم سوداوی خلط کے غلبہ سے۔ تر زخم غلبہ خون اور نزلہ حار سے رونما ہوتا ہے۔ نیز تیز اور گرم خلط کا غلبہ۔ نزلہ تفرق اتصال بھی اس کے اسباب ہیں۔

علامات مرض ناک میں پھنسیاں پائی جاتی ہیں۔ ناک میں خارش ہوتی ہے کسی قدر کھچاوٹ۔ سرخی اور ٹیسیں بھی پائی جاتی ہیں۔ گاہے زخموں کے کھرنڈ اتر کر ناک سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ بدبودار زخم کی صورت میں ناک سے بدبو آتی ہے اور ناک سے بدبودار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے

طبی علاج خلطِ غالب کا تنقیہ کریں۔ اور رسوت۔ مردار سنگ۔ سفیدہ کاشغری گل ارمنی وغیرہ کو خرفہ سبز کے پانی میں پیس کر ناک پر لیپ کرنا مفید ہے۔ ناک میں خارش ہوتی ہو تو صبر زرد ۳ ماشہ کو پانی میں پیس کر مریض کو پلائیں اور اس میں فتیلہ تر کر کے ناک میں رکھیں۔

کافور ۲ رتی عورت کے دودھ میں گھس کر دو چار بوند ناک میں ٹپکائیں۔

ڈاکٹری علاج بورک ایسڈ لوشن سے ناک کو دھوئیں اور زخموں کی موجودگی میں مسٹول کو ناک میں سٹرکیں۔ ورنہ عام زخموں کے مطابق علاج کریں۔

نزلہ و زکام

زکام	زکام	کورائزا	(Coryza)
ریزش	نزلہ حار	ایکیوٹ نیزل کٹھار	(Acute Nasal Catarrh)

یہ ایک چھوت دار مرض ہے جس میں ناک کی اندرونی لعاب دار جھلی ورما جاتی ہے اور ناک بہتی ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث مائکرو کوکس کٹارے لس "نامی خوردبینی کیڑا ہے۔ یہ مریض کی ناک کی ریزش اور منہ کے تھوک میں پایا جاتا ہے۔ اپنی ساخت میں یہ کیڑا نمونیا کے کیڑے سے مشابہ ہوتا ہے۔

یہ مرض موسم کی تبدیلی کے وقت نزلہ و زکام کی شدت کے باعث ہوا کرتا ہے بعض اوقات یہ وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے۔
نیز ٹھنڈ لگ جانا۔ پانی میں بھیگ جانا۔ سرد ہوا میں پھرنا۔ سیلی زمین پر بیٹھنا کسی قسم کے خراش دار ذرات یا بخارات کے ناک میں چلے جانے سے بھی رونما ہوتا ہے۔ بعض افراد میں یہ مرض موروثی ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض شروع میں طبیعت سست ہوتی ہے۔ کام کاج میں جی نہیں لگتا۔ پیشانی جکڑی ہوئی اور کنپٹی پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ سر میں ہلکا ہلکا درد اور ناک گھٹی ہوئی اور خشک ہوتی ہے۔ خراش دار رطوبت بہنے سے نتھنوں کے کنارے سرخ اور دردناک ہو جاتے ہیں۔ گلا درد کرتا ہے حلق اندر سے سرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ آواز بھرا جاتی ہے۔ گاہے نگلنے میں دقت پیش آتی ہے۔ شدید صورت میں ہوائی نالیوں میں خراش ہو کر کھانسی آنے لگتی ہے۔ لبوں اور نتھنوں پر دانے نکل آتے ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے۔ جس کی حرارت ۱۰۱ یا ۱۰۲ درجہ تک ہوتی ہے نبض تیز چلتی ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے قبض ہوتی ہے۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ پیشاب سرخ رنگ کا قلیل مقدار میں آتا ہے۔ ناک سے ٹپکنے والا مواد پہلے پتلا لیکن بعد میں گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ پھر ناک کی جھلی کا ورم زائل ہو جاتا ہے۔ چار پانچ روز میں تمام علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ کبھی یہ مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

پرانا زکام

پرانا زکام زکام مزمن کرانک نیزل کٹار (Chronic Nasal Catarrh)

پرانا نزلہ نزلہ مزمن کرانک رائی نائی ٹس (Chronic Rhinitis)

اس مرض میں ناک کی اندرونی جھلی متورم ہو کر موٹی ہو جاتی ہے۔ ناک بہتی رہتی ہے۔ آواز گنگنا جاتی ہے۔ کان کی اندرونی نالی کے مبتلائے مرض ہو جانے سے مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ نرم تالو کے موٹا ہو جانے سے مریض ناک کی بجائے منہ سے سانس لیتا ہے اور سوتے میں خراٹے مارتا ہے۔
گاہے ناک کی اندرونی جھلی باریک ہو جاتی ہے۔ ناک سے بدبودار رطوبت

اور کبھی خون آمیز رطوبت نکلتی ہے۔

طبی علاج ابتدا میں نزلہ کو بند کرنا مناسب نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بعض دیگر عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے رطوبت کے اخراج سے دماغ کا تنقیہ ہونے دینا چاہیئے۔ مریض کو غذا اور پانی کم استعمال کرنا چاہیئے۔ سرد پانی اور سرد ہوا سے بھی بچنا ضروری ہے۔ اگر بار بار نزلہ عارض ہو تو دماغ کی تقویت کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ قبض کشائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔

ضعف دماغ سے نزلہ رونما ہو تو مغز بادام شیریں ۵ دانہ۔ مغز تخم کدو شیریں ۳ ماشہ مغز تخم تربوز ۳ ماشہ۔ گوند کیکر ۳ ماشہ۔ نشاستہ ۲ ماشہ۔ شکر سفید ۲ تولہ۔ پانی میں پیس کر دھیمی آنچ پر رکھیں جب دو ایک جوش آجائیں تو اتار کر پی لیں زیادہ ترطیب منظور ہو تو شیرہ ۱ تولہ کا اضافہ کریں۔ معدہ کمزور ہو تو نشاستہ اور گوند کیکر کی بجائے دانہ الائچی ۲ ماشہ بڑھائیں۔

زکام و نزلہ حار میں بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ۔ پانی میں ہلکا جوش دے کر چھان لیں اور شربت بنفشہ ملا کر پئیں۔ دردِ سر ہو تو شیرہ تخم کاہو مقشر ۳ ماشہ اضافہ کریں۔ ضعف دماغ کی صورت میں شیرہ مغز بادام ۵ دانہ کا اضافہ کریں۔ اور خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ ماشہ کھلائیں۔ حلق سے خون آتا ہو تو گیرو ایک ماشہ۔ سنگ جراحت ایک ماشہ پیس کر خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملا کر دیں۔ کھانسی کی صورت میں اصل السوس مقشرہ ماشہ اضافہ کریں۔ اگر نزلہ سینہ پر گرتا ہو تو گوند کتیرا۔ رب السوس۔ شکر تیغال۔ ہر ایک ایک ماشہ پیس کر خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملا کر پہلے کھلائیں اور اوپر نزلہ حار والا نسخہ پلائیں۔

نزلہ بارد میں یہ نسخہ پلائیں۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان ہر ایک ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ نبات سفید ۲ تولہ۔ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلائیں۔ کبھی گلِ گاؤزباں کی بجائے گل بنفشہ۔ تخم خبازی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سپستان ۹ دانہ اضافہ کرتے ہیں۔

شروع مرض میں یہ نسخہ مفید ہے:۔

نسخہ:۔ سبوس گندم ایک تولہ۔ نبات سفید ۲ تولہ۔ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلائیں۔ نزلہ گرم کی صورت میں بہدانہ ۳ ماشہ اور نزلہ بارد کی صورت میں اسطوخودوس ۴ ماشہ اضافہ کریں۔ بلغمی کھانسی ہو تو اصل السوس مقشرہ ۵ ماشہ

اور خشک کی صورت میں عناب ۵ دانہ۔ سپستاں ۹ دانہ اضافہ کریں۔ بشرط ضرورت حب ایارج سے تنقیہ کریں۔ زکام بند ہو جائے تو برگ شبت باریک کر کے ناس لیں۔ پرانے زکام میں معدہ و دماغ کی اصلاح کریں۔ اور خمیرہ گاؤزباں عنبری ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ میں حب جدوار یا برشعشا ۲ رتی ملا کر گاؤزباں ۵ ماشہ۔ گل گاؤزباں ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ پانی میں جوش دے کر شہد ۲ تولہ ملا کر کھلائیں۔ اور سوتے وقت حب ایارج ۵ ماشہ یا اطریفل کشنیزی ۹ ماشہ عرق گاؤزباں کے ساتھ کھائیں۔ اور گرم نمکین پانی سے غرغرے کریں۔

ذیل میں نزلہ و زکام کے لئے مجربات دیئے جا رہے ہیں۔

۱۔ لعوق نزلی
اصل السوس ۲ تولہ ۱۱ ماشہ۔ تخم خطمی۔ بہدانہ ہر ایک ۴ تولہ ۱۱ ماشہ سب کو ڈیڑھ سیر گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح کو جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے تو ساڑھے سترہ تولہ قند سفید ملا کر قوام کریں اور آخر میں مغز بہدانہ۔ گوند کیکر ہر ایک ۹ ماشہ۔ کتیرا ۲ تولہ چار ماشہ۔ خشخاش سفید و سیاہ ہر ایک ۲ تولہ ۱۱ ماشہ پیس کر شامل کریں۔ اس میں سے ۲ تولہ عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ نزلہ۔ زکام اور کھانسی کے لئے مفید ہے۔

۲۔ حب زکام مزمن
جوہر سم الفار ایک ماشہ۔ سلاجیت ۲ ماشہ۔ کشتہ فولاد ۲ ماشہ۔ عنبر اشہب ۲ ماشہ کسی قدر عرق گاؤزباں میں حل کر کے کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک شام پانی سے کھائیں۔ پرانے نزلہ و زکام کے لئے مفید ہے۔

۳۔ حب جدوار
بزر البنج۔ بیخ لفاح۔ مصطگی رومی۔ بہمن سفید۔ طباشیر۔ ابساسہ۔ جدوار خطائی۔ پنیر مایہ شتر اعرابی ہر ایک ۹ ماشہ شقاقل مصری ۱۸ ماشہ۔ گوند کیکر۔ زعفران ہر ایک ایک تولہ۔ افیون مصفی نبات سفید ہر ایک ۸ تولہ۔ ورق طلا ۱۲۰ عدد۔ ورق نقرہ چار سو عدد گولیاں بقدر نخود بنائیں۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت کھائیں۔ دائمی نزلہ کو دور کرتی ہے۔ امساک اور قوت باہ کے لئے بھی مفید ہے۔

۴۔ اکسیر نزلہ
شورہ قلمی ۹ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ افیون ۳ ماشہ۔ بیش مدبر ۱½ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی صبح یا رات کو کھائیں۔ جملہ اقسام نزلہ و زکام کو مفید ہے۔

۵۔ حب نزلہ جند بید ستر۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ۔ رب السوس۔ دارچینی افیون ہر ایک ۵ ماشہ۔ گوند کیکر۔ کتیرا۔ نشاستہ ہر ایک ۱ ماشہ باریک پیس کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں روزانہ استعمال کریں۔

۶۔ برشعشا فلفل سیاہ۔ فلفل سفید۔ بذر البنج ہر ایک ۲۰ ماشہ۔ افیون ۱۰ ماشہ زعفران ۵ ماشہ۔ سنبل الطیب۔ عاقرقرحا۔ فرفیون ہر ایک ایک ماشہ دواؤں کو کوٹ پیس کر سہ چند خالص شہد میں ملا کر تین ماہ تک جو میں دفن رکھیں ۶ رتی ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو سردی سے بچائیں۔ سرد پانی نہ دیں۔ گرم چائے پلائیں تاکہ پسینہ آجائے۔ گرم لباس پہنا کر آرام سے بستر میں لٹائیں ٹنکچر آف کونین ۳۰ بوند کی مقدار میں پانی میں ملا کر پلائیں۔ یا یوکلپٹس آئل ۵ بوند کی مقدار میں مصری کی ڈلی یا تباشہ پر ڈال کر دن میں تین بار دیں۔ ناک گھٹی ہوئی ہو تو سملنگ سالٹ یا امونیا کارب ایک دو بار سنگھائیں۔ ان تدابیر سے اکثر ازالہ مرض ہو جاتا ہے۔ ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو گرم پانی سے پاشویہ کریں۔ مریض کو ہلکا مسہل دیں۔ اور اگر بخار ہو اور کھانسی بھی آتی ہو تو یہ نسخہ دیں۔

لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس	۲ ڈرام
سپرٹس ایتھرس نائٹروسائی	۳۰ بوند
وائنم اپی کے کوانہی	۱۰ بوند
ٹنکچر کمفر کمپاونڈس	۲۰ بوند
سیرپ ٹولو	ایک ڈرام
ایکوا کمفر تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں

ابتدائے مرض میں یہ نسخہ مفید ہے:۔

ٹنکچر بیلاڈونا	۱۰ بوند
لائیکوار مارفیا	۱۰ بوند
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس	۲۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۳۰ بوند
ایکوا کمفر	۱ اونس

ایسی دو تین خوراک روزانہ دیں۔

یہ نسخہ نہایت مفید ہے:۔

سیلی سلیٹ آف سوڈیم	¼ اونس
سیرپ آرنشیائی	½ اونس
ایکوا منتھاپپ	۳ اونس

سب کو ملالیں۔ اس میں سے ۲ ڈرام کی مقدار میں چار چار گھنٹہ کے بعد دیں۔ اور جب تک کانوں میں سنسناہٹ محسوس نہ ہو برابر دیئے جائیں۔

ٹیکے سے علاج رینوسٹاپ (Renostop) ایک سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں کٹارل امیونوجن (Catarrhal Immunogen) سے نصف سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔

کولائیڈ آیوڈین (COLLOID IODINE) ایک سی سی کا زیر جلد انجکشن کریں۔

مکسڈ کٹارل ویکسین (Mixed Catarrhal Vaccine) ۱۰ اسنم کا جلدی ٹیکہ کریں۔

غذا چپاتی۔ بکری کا شوربا۔ مونگ کی دال۔ پالک کا ساگ کم گھی ڈال کر کھائیں۔

پرہیز دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ آلو۔ اروی بھنڈی۔ بینگن۔ ٹماٹر۔ ماش کی دال ترش اشیاء۔ برف۔ سردپانی۔ دوپہر کا سونا۔ دماغی محنت اور غسل سے پرہیز لازم ہے۔

گیارھواں باب

امراضِ آلاتِ تنفّس

(حنجرہ یا قصبۃ الریہ)



آلاتِ تنفس سے مراد ناک منہ حنجرہ۔ قصبۃ الریۃ اور پھیپھڑے ہیں ناک اور منہ کی تشریح کا ذکر پیچھے کیا جاچکا ہے۔ اب باقی ماندہ اعضا کا مختصر ذکر سُنیئے۔ حنجرہ یا نرخرہ دلیرنکس (LARYNX) یہ آواز کا خاص آلہ ہے۔ جو ہوا کی نالی (قصبۃ الریہ) کے اوپر زبان کی جڑ کے نیچے اور بلعوم کے سامنے رہتا ہے۔ اوپر کا حصہ چوڑا اور تکونہ اور نیچے کا حصہ گول اور تنگ ہوتا ہے۔ حنجرہ نو کریوں پر مشتمل ہے جو رباطات کے ذریعہ باہم مربوط ہیں۔ ان میں سے تین کریاں بڑی۔ دو متوسط درجہ کی اور چار چھوٹی ہوتی ہیں۔ سب سے بڑی کرغضروف درقی رتھائرائڈ کارٹیلج، یا ترسی کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کے دو پہلوی حصوں کے باہم ملنے سے ایک اُبھار نمودار رہتا ہے جیسے کنٹھ

دپو، مم آڈیمائی) کہتے ہیں۔ جو جوانی میں بخوبی نمایاں ہوتا ہے۔ دوسری کری جسے غضروف کمعبی (ایپی گلاٹس) کے نام سے یاد کرتے ہیں پان کی شکل کی ہے جو زبان کی جڑ کے نیچے اور حنجرہ کے بالائی سوراخ کے اوپر واقع ہے۔ یہ کری ویسے تو کھڑی رہتی ہے۔ لیکن لقمہ نگلتے وقت نیچے اور پیچھے کی طرف ہو کر حنجرہ کے سوراخ کو بند کر دیتی ہے۔ باقی کریوں کے نام یہ ہیں۔ غضروف ترجہامی۔ غضروف وتدی و قرین الحنجرہ۔ یہ تعداد میں دو دو ہیں۔ ایک کری کا نام لا اسمی (ئے) ہے۔

غضروف ترجہامی اور غضروف ترسی کے درمیان چار بند (رباطات) ہیں جن میں سے دو اوپر اور دو نیچے ہیں۔ انہیں لسان المزمار (ووکل کارڈز) کہتے ہیں نیچے کی تاروں کے درمیان ایک سوراخ یا شگاف ہوتا ہے جسے فتحۃ المزمار کہتے ہیں۔

ہم کیونکر بولتے ہیں؟

آواز کی تاروں میں لچک ہونے کے باعث وہ تنتی اور ڈھیلی ہوتی رہتی ہیں۔ جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہوا کی ٹھوکر سے ان ڈوریوں میں لرزش پیدا ہوتی ہے جس سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ ان آوازوں میں زبان اور ہونٹ مختلف تغیرات کر کے حروف و کلمات کو جنم دیتے ہیں۔

ہوائی نالی

قصبتہ الریہ (Trachia) ہوا کی نالی کی لمبائی ساڑھے چار انچ اور قطر پون انچ ہے۔ یہ گردن کے پانچویں مہرے سے شروع ہو کر نیچے کو جاتی اور پشت کے تیسرے مہرے کے مقابل پہنچ کر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے جنہیں شعبتین (برانکائی) کہتے ہیں۔ ان میں سے دائیں شاخ ایک انچ اور بائیں شاخ دو انچ لمبی ہوتی ہے۔ شعبتین کی پچھلی سطح مری سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔

ہوا کی نالی کی ساخت میں سولہ سے بیس کریوں کے نامکمل حلقے عضلی اور وتری ریشے اور لعابدار گلٹیاں پائی جاتی ہیں۔ ایک لعاب دار جھلی (میوکس ممبرین) اس کے اندر کی طرف استر کرتی ہے۔ جس پر ہوا کے گرد و غبار کو صاف کرنے کے لیے روئیں پائے جاتے ہیں۔

ہوا کی نالی کی دونوں شاخیں پھیپھڑوں میں جا کر شاخ در شاخ ہو کر پھیلتی ہیں یہ شاخیں بہت باریک ہوتی ہیں اور انہیں عروق خشنہ (برانکی اولز) کے نام سے

بہ سکتے ہیں۔ یہ عروق کریوں سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں لچک نہیں ہوتی۔ یہ جس قدر پتلی ہوتی جاتی ہیں ان میں کری کم ہوتی جاتی ہے۔ آخر میں یہ عضلی ساخت کی ہو کر لچک دار ہو جاتی ہیں۔ یہ ہوائی خانوں (ایر سیلز) پر ختم ہوتی ہیں۔ جن میں ہوا کی ایک بڑی مقدار جمع رہتی ہے۔

غدہ درقیہ تھائرائڈ گلینڈ (Thyroid Gland) یہ گلٹی ڈھائی تین تولہ وزن رکھتی ہے۔ یہ ہوا کی نالی کے بالائی حصہ کے سامنے واقع ہے اس میں کوئی نالی نہیں ہوتی لیکن اس سے ایک اہم رطوبت نکل کر خون میں شامل ہو کر دماغ کی پرورش کرتی ہے۔ اور اعضا میں نشو و نما پیدا کرتی ہے۔ جن بچوں میں یہ گلٹی چھوٹی ہو اُن کی پرورش ناقص رہ جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے بچوں کے سر چھوٹے اور قوائے دماغی غیر ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ انہیں پنجاب میں شاہ دولہ کے چوہے کہتے ہیں۔ کبھی یہ گلٹی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس صورت میں مرض گنگھا نمودار ہوتا ہے۔

توثہ تھائی مس گلینڈ (Thymus Gland) سرخی مائل خاکی رنگ کی دو انچ لمبی اور ڈھائی انچ چوڑی ایک گلٹی ہے جو غدہ درقیہ کے نیچے اور قصبۃ الریہ کے سامنے واقع ہے۔ جنین کی حالت میں یہ بڑی ہوتی ہے۔ لیکن دو سال کی عمر تک بڑھ کر پھر گھٹنا شروع ہو جاتی ہے اور چودہ سال کی عمر میں بالکل تحلیل ہو جاتی ہے اس کے افعال سے متعلق ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

پھیپھڑوں کے متعلق مفصل معلومات پیچھے دی جا چکی ہیں۔ اب صرف یہ بتانا ہے کہ ہم سانس کیونکر لیتے ہیں۔

سانس کی آمد و رفت سینہ کے پھیلنے اور سکڑنے کی وجہ سے ہے۔ سینہ کے پھیلنے سے ہوا اندر کھینچی جاتی ہے۔ اور اس کے سکڑنے سے باہر خارج ہوتی ہے سانس اندر لے جانے کے وقت بعض عضلات کی مدد سے سینہ پھیلتا ہے اور اس کے پھیلنے کی وجہ سے جوف صدر میں خلا پیدا ہو کر پھیپھڑے پھیلتے ہیں اور ان کے پھیلنے سے ہوا کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے باہر کی ہوا کھنچ کر اندر چلی آتی ہے۔ اس کے بعد جب عضلات ڈھیلا پڑنے سے سینہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے تو پھیپھڑے بھی سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں۔ اور فضا کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہوا کا دباؤ

بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ باہر نکل جاتی ہے۔

ہر معمولی سانس میں جو ہوا داخل یا خارج ہوتی ہے اسے ہوا رنفسی (ٹائیڈل ایر) کہتے ہیں۔ اور جو ہوا معمولی سانس کے بعد گہرا سانس لینے سے داخل ہوئے ہوا اضافی (کمپلی منٹری ایر) کہتے ہیں۔ وہ ہوا جو تنفس کے بعد پھیپھڑوں میں رہ جاتی ہے اسے ہوائے محفوظ (ریزروایر) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ پھیپھڑوں میں ۳۰۰ مکعب انچ ہوا ہوتی ہے۔ اور معمولی حالات میں اس کی مقدار ۲۲۰ مکعب انچ سے زیادہ نہیں ہوتی۔

امراضِ حنجرہ

(Disease of the Larynx)

ورم حنجرہ شدید

اس مرض کی تین قسمیں ہیں (۱) ورم حنجرہ نزلی (۲) ورم حنجرہ تہبجی (۳) ورم حنجرہ خناقی۔ ہر ایک کا الگ الگ ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) ورم حنجرہ شدید

نرخرہ کی شدید سوجن ورم حنجرہ شدید ایکیوٹ لیرنجائی ٹس (Acute Laryngitis)

نرخرہ کی شدید سوزش التہاب حنجرہ حاد ایکیوٹ انفلامیشن آف دی لیرنکس

(Acute Inflammation of the Larynx)

حنجرے کی ساختوں میں اختقان دموی ہو کر اس کے اندر سوجن یا سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض سردی لگنا خاص طور پر گردن پر۔ بارش میں بھیگنا۔ حد سے زیادہ چلانا۔ یا زیادہ زور سے گانا۔ گرد وغبار کا گلے میں خراش کرنا۔ زیادہ گرم غذا۔ زیادہ گرم چائے یا گرم پانی پینا۔ ترش یا چرپری چیزیں کھانا۔ شراب خوری۔ تمباکو نوشی۔ حنجرہ پر چوٹ لگنا۔ بعض امراض مثلاً خسرہ۔ سرخبادہ۔ نزلہ وزکام۔ آتشک ثانوی۔ چیچک وغیرہ۔ گاہے حلق کا ورم حنجرہ تک پھیل کر اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض گلے میں خشکی اور خراش سی محسوس ہوتی ہے۔ اسے دفع

کرنے کی کوشش میں مریض کو بار بار کھانسی اٹھتی ہے۔ جس کے کچھ عرصہ بعد لیسدار غلیظ بلغم تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ آواز بھرا جاتی ہے یا بیٹھ جاتی ہے۔ سانس مشکل سے لیا جاتا ہے۔ نگلنے اور بولنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کبھی سردی لگ کر ہلکا بخار بھی ہو جاتا ہے۔

انجام مرض عام طور پر یہ مرض چار پانچ روز میں خود بخود صحت پذیر ہو جاتا ہے لیکن بعض دفعہ مزمن صورت اختیار کر کے ایک عرصہ تک رہتا ہے۔ چھوٹے بچوں میں چونکہ حنجرہ کا سوراخ پہلے ہی تنگ ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں ورم ہونے سے دم بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

طبی علاج مریض کو گرم کمرے میں آرام سے لٹا دیں اور بولنے چالنے سے منع کر دیں۔ مریض کو گلے پر گرم گرم ٹکور کریں اور کمرے میں کھولتے ہوئے پانی کا برتن انگیٹھی پر پڑا رہنے دیں۔ قبض ہو تو بذریعہ حقنہ رفع کریں۔ تسکین سوزش کے لئے یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستاں ۹ دانہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ سب کو پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں۔ اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں پھر یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستاں ۱۱ دانہ۔ تخم خطمی گاؤزباں اصل السوس مقشر ہر ایک ۵ ماشہ جوشاندہ بنا کر اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ قبض کی صورت میں خمیرہ بنفشہ سادہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ گلے پر بنفشہ پرسیاوشاں۔ اکلیل الملک۔ گل بابونہ ہر ایک ایک تولہ جوش دے کر اس کا ثفل باندھیں۔ تنگی تنفس کی صورت میں نمک اور گرم پانی سے قے کرائیں۔ نیز لعوق حب القطن یا لعوق سپستاں دن میں متعدد بار تھوڑا تھوڑا چاٹتے رہیں۔ اس قیروطی کی حنجرہ اور سینے کے بالائی حصہ پر مالش کریں۔

نسخہ قیروطی نشاستہ۔ کتیرا ہر ایک ۳ ماشہ۔ گل خطمی ۵ ماشہ سب کو باریک پیس کر رکھ لیں اور موم سفید ۲ ماشہ۔ چربی گردہ بز ۲ ماشہ کو روغن بنفشہ ۲ تولہ میں پگھلا کر سفوف مذکور ملا کر استعمال کریں۔

یہ گولیاں ورم حنجرہ کو نافع ہیں:۔

نسخہ:۔ گوند کیکر۔ نشاستہ۔ کتیرا ہر ایک ۳ ماشہ۔ مغز بہدانہ۔ مغز تخم

کدو شیریں۔ مغز تخم خیارین ہر ایک ۲ ماشہ۔ مغز بادام مقشر۔ تخم خشخاش سفید رب السوس ہر ایک ۴ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر لعاب اسبغول کے ساتھ چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا لیں۔ اور بوقت ضرورت ایک گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوسیں۔

لعوق حب القطن تخم السی۔ حلبہ ہر ایک ۳ تولہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز بزلہ ہر ایک ۶ تولہ سب کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ ۲۲ تولہ میں ملا کر رکھ لیں۔ اور بوقت ضرورت تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔

غرغرہ:- گل نار ۴ ماشہ۔ کوکنار ۲ عدد۔ کزمازج۔ عدس مسلم۔ کشنیز خشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب ایک تہائی رہ جائے صاف کرکے غرغرے کرائیں۔

ڈاکٹری علاج مقام درد پر گرم پانی میں روئی۔ سندہ یا فلالین کا ٹکڑا بھگو لیں اور اُسے نچوڑ کر ٹکور کریں۔ شدید صورتوں میں رائی کا پلستر لگائیں۔ تین چار گرین کیلومل کھلا کر اس کے چھ گھنٹہ بعد چار ڈرام میگنیشیا سلفاس دو چھٹانک نیم گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔ اس سے دو تین دست آجائیں گے بعد میں قبض کشائی کا خیال رکھیں۔ اُبلتے ہوئے پانی ۱۰ چھٹانک میں ایک ڈرام ٹنکچر آف بنزوئن ملا کر اس کے بخارات دن میں تین چار بار مریض کے حلق میں پہنچائیں اور مینڈلز پینٹ پھریری سے گلے میں لگائیں۔

گلے میں لگانے کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

منتھول	۱۰ گرین
ادلیم یوکے لپٹائی	۲ بوند
لیکوڈ پیرافین	۱ اونس

اسے بذریعہ سپرے یا پھریری دن میں تین بار گلے میں لگائیں۔ شدت مرض میں ایپومارفین کی جلدی پچکاری کریں۔ اگر سانس بند ہونے لگے تو وائنم اپیکاک ۴ ڈرام یا ٹارٹار ایمی ٹک ۱-۲ گرین دو چھٹانک پانی میں ملا کر پلائیں۔ اور قے کرائیں۔

سخت دم کشی اور بے قراری کی صورت میں کسی ہوشیار ڈاکٹر سے نرخرہ میں سوراخ دھڑے کر پاڈمی کرائیں

ٹیکے سے علاج پینی سلین جی سوڈیم ۵ لاکھ یونٹ کا روزانہ ٹیکہ کریں

کالوتھی اول (Collothiol) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔
سکلوپین (Seclopen) ایک بلب کا روزانہ ٹیکہ کریں
سلف آئیوڈول (Sulfiodol) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا لطیف اور زود ہضم غذا کھلائیں۔ آش جو یا بارلے واٹر زیادہ مناسب ہے۔ سادہ ہلکا شوربا یا کھچڑی بھی دی جا سکتی ہے۔

نرخرہ کی پھولی ہوئی سوجن

نرخرہ کا ورم رخو — تہیج حنجرہ — اوڈیما آف دی گلاٹس

(Odema of the Glottis)

نرخرہ کی پھولی ہوئی سوزش — ورم حنجرہ تہیجی — اڈیمیٹس لیرنجائیٹس

(Oedamits Laryngitis)

نرخرہ کے اندر سوجن ہوتی ہے اور آس پاس کے حصہ میں تہیج (پھولا ہوا ہونا) ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ سوزشی ۲۔ غیر سوزشی۔ سوزشی کا باعث مادہ متعفنہ ہوتا ہے۔

اسباب مرض اس کے اسباب وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے۔ سرخباد کی سوزش کے حلق کی طرف بڑھنے سے یہ مرض رونما ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرض سل یا آتشک کے سبب بھی ہو جاتا ہے۔

علامات مرض کنٹھ کے مقام پر اور گلے کے اندر درد ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ بولتے اور کھانستے وقت دم گھٹتا ہے۔ اور سانس لینے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ اکثر دم بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج یہ نہایت مہلک قسم کی بیماری ہے۔ اس لئے اس کے علاج کی طرف فوراً توجہ دینا ضروری ہے۔ گردن پر سینک کریں۔ حلق میں گرم پانی کی بھاپ پہنچائیں۔ اور مسہل دیں۔ ابتدائے مرض میں برف کے ٹکڑے چبائیں شدید صورتوں میں حنجرہ پر چند جونکیں لگوالیں۔ آخری علاج ٹریکیاٹومی (نرخرہ میں شگاف کرانا) ہے۔

نرخرہ کی پرانی سوجن

نرخرہ کی پرانی سوجن ورم حنجرہ مزمن کرانک لیرنجائی ٹس

(Chronic Laryngitis)

حنجرہ کی غشاء مخاطی ہیں سوزش ہو کر وہ سرخ۔ موٹی اور متورم ہو جاتی ہے اور اکثر اس پر زخم یا چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی نکل آتی ہیں۔

اسباب مرض اسباب قریباً وہی ہیں جو شدید ورم حنجرہ میں بیان ہوئے اس کے بڑے اسباب زیادہ بولنا۔ ہمیشہ منہ سے سانس لینا گرد و غبار کا گلے میں خراش کرنا۔ تمباکو یا شراب نوشی۔ کبھی ورم حلق کے ساتھ بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ آتشکی۔ گٹھیا دی اور سلی مزاج کے مریض اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات مرض بولتے وقت آواز بھرا جاتی ہے یا بیٹھ جاتی ہے۔ صبح کے وقت گلے میں خشکی اور خراش محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے مریض مخصوص طور پر کھانستا ہے۔ تاکہ حنجرہ میں چپکا ہوا بلغم خارج ہو جائے بلغم کبھی زیادہ اور کبھی کم خارج ہوتا ہے۔ بلغم کا خردبینی امتحان کرنے سے ورم حنجرہ سلی یا آتشکی کی پوری طرح تشخیص ہو سکتی ہے۔

مناسب علاج سے یہ مرض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ گاہے مستقل صورت اختیار کر کے پیچھا نہیں چھوڑتا۔

طبی علاج مریض کو بولنے سے منع کریں۔ گلے میں گرد و غبار نہ جانے دیں سرد ہوا اور سرد پانی نیز سیل زدہ یا کہر دار مقامات میں نہ جائیں تمباکو نوشی اور شراب خوری کو ترک کر دیں۔ مریض کے منہ میں تازہ یا خشک انجیر رکھ کر اس کا عرق چوسنے کی ہدایت کریں۔ علک البطم یا میعہ سائلہ یا راتینج وغیرہ میں سے کوئی ایک منہ میں رکھ کر چوسیں۔ ورم کو تحلیل کرنے کے لئے یہ غرغرہ مفید ہے

نسخہ:- انجیر زرد ۵ عدد۔ تخم حلبہ۔ تخم کتان ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ۵ عدد گل بنفشہ۔ اصل السوس۔ ملوہ خشک ہر ایک ۹ ماشہ تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب پاؤ بھر رہ جائے صاف کر کے غرغرے کرائیں۔ داخلی طور پر لعوق حب القطن یا لعوق بادام یا شربت اعجاز وغیرہ چٹائیں۔ یہ گولیاں منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔

نسخہ حبوب: کتیرا ۔ صمغ عربی ۔ رب السوس ہر ایک ۶ ماشہ ۔ زعفران ۲ ماشہ تخم خشخاش سفید ۹ ماشہ ۔ مغز چلغوزہ ۔ مغز بادام شیریں ہر ایک ایک تولہ کوٹ کر اور لعاب گاؤزبان میں گولیاں بنالیں چبانے کو یہ نسخہ دیں ۔

نسخہ: گاؤزبان ۔ پرسیاؤشاں ۔ اصل السوس مقشر ہر ایک ۵ ماشہ تخم کتاں ۵ ماشہ ۔ انجیر زرد ۲ عدد ۔ نبات سفید ۲ تولہ ۔ سب کو جوش دے کر صاف کرکے پلائیں ۔

ڈاکٹری علاج مرض کے اصلی سبب کا ازالہ کریں ۔ ٹینک ایسڈ گلیسرین یا کاسٹک لوشن (۱۰ سے ۲۰ گرین فی اونس کی طاقت کا) پھریری یا تھروٹ برش سے گلے میں لگائیں ۔ کریا زوٹ یا آئل آف یوکے لپٹس یا منتھول کے بخارات بذریعہ ان ہیلر سونگھیں ۔ گوائکم ریزن لوزنجز یا وانس ٹیبلائڈ منہ میں رکھ کر چوسیں یا پینی سلین لوزنجز چوسیں ۔ مریض کمزور ہو تو ایسٹنز سیرپ یا سنٹوجن وغیرہ استعمال کرائیں ۔

سل ۔ آتشک ۔ نقرس یا وجع مفاصل موجب مرض ہو تو اس کا مناسب علاج کریں ۔

غذا لطیف اور زود ہضم غذا دیں ۔ مغزیات کا حریرہ ۔ سادہ شوربا ۔ پالک کا ساگ ۔ آش جو ۔ مونگ کی دال ۔ پتلی کھچڑی ۔ گیہوں کا پتلا دلیا وغیرہ دیں ۔

تیل ۔ ترشی ۔ گرم یا سرد اشیا ۔ برف کا پانی زیادہ بولنے وغیرہ سے پرہیز لازم ہے ۔

نرخرہ کی اینٹھن

نرخرہ کی اینٹھن   تشنج حنجرہ   لیرنجسمس سٹرے ڈولس

(Laryngismus Stradiolis)

جھوٹا خناق   خناق کاذب   سپیزموڈک کروپ

(Spasmodis Croup)

نرخرہ میں اینٹھن ہو کر مریض کا دم بند ہونے لگتا ہے

اسباب مرض اس مرض میں کمزور بچے جن کی ہڈیاں کمزور ہوں اور ان

کی غذا ناقص ہو اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔ بچوں میں دانت نکالنا۔ اچانک ڈر جانا قبض۔ بدہضمی۔ کرم امعاء۔ مرض صرع۔ عورتوں میں بار گولہ اس کے اسباب ہیں تین سال تک کی عمر کے بچے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض بچہ بار بار ناک کو کریدتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے انگوٹھوں کو اندر کی طرف کھینچتا ہے۔ کبھی بچے کا صبح اٹھتے ہی دم گھٹنے لگتا ہے جس سے وہ بہت گھبراتا ہے۔ منہ اور بدن نیلا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ بول و براز بے ارادہ خطا ہو جاتے ہیں۔ بچہ زور زور سے سانس لینے لگتا ہے۔ اور تشنج رفع ہو جاتا ہے۔ شدید حالات میں گھنٹے میں دس پندرہ دورے پڑتے ہیں۔ بعض اوقات دورہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ دم گھٹ کر مریض مر جاتا ہے۔ اس میں کھانسی یا نگلنے بولنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ بخار ہوتا ہے۔

طبی علاج مریض کو گرم پانی میں بٹھائیں اور دورہ مرض کے رفع ہونے پر یہ نسخہ پلائیں:-

نسخہ:- بادیان۔ انیسون۔ عنب الثعلب۔ گل سرخ ہر ایک ایک ماشہ۔ بزرالبنج نصف ماشہ۔ عناب ۳ دانہ۔ سب دواؤں کو ڈیڑھ چھٹانک پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں اور شیر خشت ایک تولہ ملا کر پلائیں اور وقفہ کی حالت میں اصل سبب مرض کا علاج کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو گرم پانی میں بٹھائیں۔ مریض کی گردن اور چھاتی کو گرم پانی سے ٹکور کریں۔ چھاتی پر مالش کریں۔ منہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں۔ امونیا سنگھائیں۔ اگر دورہ دیر تک رہے تو ایمائل نائٹریٹ یا کلوروفارم سنگھائیں۔ کبھی مصنوعی تنفس جاری کرنا پڑتا ہے۔ آخری علاج ٹریکیا ٹومی ہے۔

قروحِ حنجرہ

نرخرہ کے زخم　　قروح حنجرہ　　السرز آف دی لیرنکس

(Ulcers of the Larynx)

حنجرہ میں زخم ہو جانے سے آواز خراب ہو جاتی ہے۔

اقسام مرض یہ زخم متعدد اقسام کے ہوتے ہیں (۱) قروح حنجرہ سلی (۲) قروح حنجری آتشکی (۳) قروح حنجرہ جذامی (۴) قروح حنجرہ سرطانی - لیکن پہلی دو قسمیں کثیر الوقوع ہیں - اس لئے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اسباب مرض سلی قسم کے زخم - عام طور پر بیس سے چالیس سال کی عمر میں زیادہ پائے جاتے ہیں - یہ مرض بچوں میں بہت کم ہوتا ہے اس مرض کا باعث مادہ سل ہوتا ہے - مریض کے بلغم میں سل کے جراثیم پائے جاتے ہیں - آتشک موجب مرض ہو تو آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے یا بیٹھ جاتی ہے نگلتے اور کھانستے وقت گلے میں درد ہوتا ہے - بعض اوقات درد نہیں ہوتا۔

طبی علاج قروح حنجرہ سلی میں داخلی طور پر لعوق حب القطن ۹ ماشہ میں کشتہ طلاء ایک چاول ملا کر صبح کو اور شام کو قرص سرطان کافوری ۴ ماشہ پیس کر عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ - شربت اعجاز ۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں اور مقامی طور پر لیکٹک ایسڈ ۴۰ یا ۵۰ فی صدی طاقت کا لگائیں - آتشکی میں داخلی طور پر نقوع شاہترہ یا مطبوخ ہفت روزہ کے بعد جوہر منقی ایک چاول مویز منقیٰ میں ڈال کر کھلائیں - یا معجون عشبہ ایک تولہ عرق عشبہ ۵ تولہ - عرق مرکب مصفی خون ۵ تولہ - شربت عناب ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

مقامی طور پر سفیدہ کاشغری ایک تولہ - مردار سنگ ایک تولہ - نیلا تھوتھا ایک رتی - گل روغن ایک تولہ - موم ۶ ماشہ کو آگ میں پگھلا کر اس میں ملا کر دن میں ایک دو بار لگایا کریں۔

ڈاکٹری علاج آتشکی میں درجہ دوم میں یہ نسخہ دیں۔

ڈونوونس سولیوشن	۱۵ بوند
کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا	۴۰ بوند
پانی تا	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دوا صبح و شام دیں۔

آتشک کے تیسرے درجہ میں یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسیم آیوڈائیڈ	۱۵ گرین
لیکوڈ ایکسٹریکٹ آف سارسا	۳۰ بوند
پانی تا	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام دیں۔ مقامی طور پر مینڈلز پینٹ برش یا پھریری سے لگائیں۔ سلّی میں کریا زوٹڈ ایملشن آف کارڈ لور آئل وِد ہائپوفاسفاٹس استعمال کریں۔

غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ ترش۔ مخرش اور محرک اغذیہ سے پرہیز کریں۔

آواز بیٹھنا

آواز بیٹھنا بحۃ الصوت افونیا (Aphonia)

آواز بیٹھ جاتی ہے اور مریض بولتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانا پھوسی کر رہا ہے۔

اقسام مرض اسباب کے لحاظ سے اس کی متعدد اقسام ہیں۔ ۱۔ نزلی (۲) حار۔ ۳۔ رطب۔ ۴۔ بارد۔ ۵۔ یابس۔ ۶۔ ورمی۔ ۷۔ صیاحی (جو چیخنے چلانے سے ہوتا ہے) ۸۔ سمّی وغیرہ

اسباب مرض تیز نزلہ حلق۔ حنجرہ یا قصبۃ الریہ پر گر کر آواز کو بند کر دیتا ہے کبھی حنجرہ کا سوء مزاج گرم سادہ یا حنجرہ کا سوء مزاج سرد سادہ یا حنجرہ کا سوء مزاج تر یا حنجرہ کا سوء مزاج خشک اس کا باعث ہوتا ہے کبھی چیخنے چلانے۔ بلند آواز سے لیکچر کرنے یا گانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گرد و غبار تیز چرپری اشیاء کا استعمال بھی موجب مرض ہوتا ہے۔ سرمہ۔ سیندور۔ سکہ وغیرہ سمّی اشیاء کے کھا لینے سے بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے۔ آواز پیدا کرنے والے عضلات کی کمزوری بھی موجب مرض ہوا کرتی ہے۔ کبھی غم و غصہ۔ اختناق الرحم سے بھی یہ مرض عارض ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض حسب اسباب مرض مختلف علامات پائی جاتی ہیں حلق میں خراش ہو تو تکلیف دہ کھانسی اٹھتی رہتی ہے۔ نگلنے بولنے میں درد محسوس ہوتا ہے۔ کبھی ہلکا بخار بھی ہو جاتا ہے۔ سمّی میں خفقان دوار۔ سدر یا لکنت پائی جاتی ہے۔ زبان نیلی یا سیاہ ہو جاتی ہے وغیرہ۔

علاج ورم حنجرہ شدیدہ کے مطابق علاج کریں۔

دمہ

دمہ ضیق النفس - دمو - بہر ایزما - اسینتھما (Asthma)
سانس کا اکھڑنا انتصاب النفس ڈس پنیا (Pyspnoea)

پھیپھڑے کا دوری مرض ہے۔ جس میں پھیپھڑے کی باریک ہوائی نالیوں اور ڈیافرغما میں تشنج ہو کر سانس دقت سے آتا ہے۔

اقسام مرض خشک اور تر دو قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ بلغم نہ ہو تو اسے دمہ خشک کہتے ہیں۔ اس صورت میں صرف ہوائی نالیوں میں تشنج ہوتا ہے۔ لیکن اگر تشنج کے ساتھ ساتھ بلغم بھی رکا ہوا ہو تو اسے "دمہ تر" کہتے ہیں اسباب کے لحاظ سے اس کی یہ قسمیں کی گئی ہیں (۱) نزلی (۲) بلغمی (۳) دخانی (۴) ریحی (۵) استرخائی (۶) ورمی (۷) سُددی۔ کیفیات کے لحاظ سے اس کی قسمیں یہ ہیں (۱) حار (۲) بارد (۳) یابس۔ اگر یہ مرض کسی دوسرے عضو کی مشارکت سے رونما ہو تو اسے شرکی یا عرفی کہتے ہیں۔ اس کی ایک خاص قسم شرکی معدی ہے۔ اگر یہ بحران کے طور پر عارض ہو تو اسے "دمہ بحرانی" کہتے ہیں۔

اسباب مرض یہ مرض عام طور پر نزلہ یا کھانسی کے بعد ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ غلیظ بلغم قصبۃ الریہ کی شاخوں کو بھر دیتا ہے۔ کبھی بخارات دخانی سینے اور پھیپھڑوں میں جمع ہو کر سانس کے راستوں کو تنگ کر دیتے ہیں کبھی سینے کے عضلات ڈھیلے ہو کر پھیل نہیں سکتے اور کبھی پھیپھڑوں کا ورم یا خشکی اس مرض کا باعث ہوتی ہے۔

عام طور پر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ بوڑھوں کی نسبت جوانوں میں اور عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ گرد و غبار کا گلے میں خراش کرنا۔ دوزنین کا بڑھ جانا۔ سرد ہوا لگنا۔ حلق و حنجرہ کے امراض مثلاً غلہ۔ زکام کھانسی۔ کالی کھانسی یا خسرہ سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی دل اور پھیپھڑوں کے بعض امراض نیز رحم اور خصیۃ الرحم کے بعض امراض۔ حمل۔ مرض بادگولہ۔ دماغی خراش مثلاً ڈر۔ غم۔ خوف۔ غصہ۔ مایوسی۔ اس کے علاوہ نقرس آتشک اور بعض پیشے مثلاً سنگ تراشی اور صرافی بھی اس کا موجب ہوا کرتے ہیں اس کا بڑا سبب معدہ و امعاء کی خرابی خصوصاً بے اعتدالی غذا اور بدہضمی ہوا

کرتے ہیں۔

جدید تحقیقات سے اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ مختلف اشخاص میں خاص خاص پالتو جانوروں مثلاً خرگوش۔ کتے۔ بلی۔ گھوڑے، بلکہ بعض جانوروں کے پھوں اور ان سے بھرے ہوئے تکیوں، بعض قسم کے پھلوں اور درختوں وغیرہ سے بھی اس کا دورہ ہوجایا کرتا ہے۔ گرمیوں کی نسبت سردیوں میں اس کا دورہ زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض دورہ عام طور پر رات کو ہوتا ہے۔ جبکہ مریض محو استراحت ہوتا ہے۔ دورہ سے پہلے بطور علامات منذرہ اکثر قبض اور نفخ ہوتا ہے۔ سفید رنگ کا پتلا پیشاب آیا کرتا ہے۔ کبھی ناک یا ٹھوڑی کے مقام پر خراش سی ہوتی ہے۔ خفیف کھانسی اور دم کشی کی شکایت ہوتی ہے۔ ان علامات سے مریض کو معلوم ہوجاتا ہے کہ دورہ ہونے والا ہے۔ لیکن کبھی دفعتاً دورہ ہوجاتا ہے۔ مریض ایک دم بستر پر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے کھلوا دیتا ہے۔

علامات دورۂ مرض سانس تکلیف سے آتا ہے اور سانس لیتے وقت سیٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔ چہرے کا رنگ پیلا اور لبوں اور کانوں کا رنگ کسی قدر نیلا ہوتا ہے۔ مریض بے چین اور متفکر دکھائی دیتا ہے۔ گردن کی وریدیں پھیل جاتی ہیں۔ جلد پر پسینہ آجاتا ہے۔ مریض کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ اس سے بولا نہیں جاتا۔ کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے۔ پھر تھوڑا سا بلغم خارج ہوکر دورہ رفع ہوجاتا ہے۔ دورہ کے بعد مریض آرام سے سوجاتا ہے۔ صبح اٹھنے پر سوائے معمولی تھکن کے مریض میں دورہ کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

نوبت ایک منٹ سے لے کر ایک دو گھنٹہ تک رہا کرتی ہے۔ کبھی بیس بائیس روز تک برابر نوبتیں ہوا کرتی ہیں۔ دمہ نہایت عسیر العلاج مرض ہے۔

طبی علاج مریض کو بدہضمی۔ نفخ شکم اور قبض نہ ہونے دیں۔ مریض کو سرشام کھانا کھلا دیا کریں۔ اور جب کھانا ہضم ہوجائے تو مریض کو سونے کی اجازت دی جائے۔ ثقیل اور بادی غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔ شروع مرض میں افیون وغیرہ مخدرات کے استعمال سے پرہیز کیا جائے۔ نیز نزلہ وغیرہ کو

دور کیا جائے۔

دورہ کا علاج

دمہ خشک میں برگ دھتورہ۔ برگ بھنگ یا سندروس کی دھونی دیں۔ یہ بخور دورہ مرض کو روکنے کے لئے بہت مفید ہے

نسخہ:۔ برگ دھتورہ۔ شورہ قلمی۔ اجوائن خراسانی۔ ہلدی۔ گانجہ ہر ایک ایک تولہ باریک پیس لیں۔ دورہ کے وقت چٹکی بھر ایک چلم میں رکھ کر حقہ کی طرح پئیں۔ یا ہینگ چار رتی کھا کر اوپر سے یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ بادیان۔ انیسون۔ عنب الثعلب۔ بزرالبنج ہر ایک ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۳ دانہ۔ سب کو جوش دے کر شربت زوفا ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یہ قرص دمہ کے دورہ کو فوراً ختم کرتے ہیں:۔

قرص راتینج:۔ زراوند۔ مرمکی۔ میعہ سائلہ۔ قند ہر ایک ہموزن۔ راتینج عام دواؤں کے وزن کے برابر۔ سب کو باریک پیس کر روغن گاؤ میں گوندھ کر چھوٹے چھوٹے قرص بنالیں۔ دورہ کے وقت چلم میں رکھ کر دھواں کھینچیں۔

تر دمہ میں پہلے نمک ایک تولہ۔ رائی پانچ ماشہ۔ شہد ۳ تولہ۔ آب گرم آدھ سیر میں ملا کر پلائیں۔ پھر حلق میں انگلی یا پر ڈال کر قے کرائیں۔ نیز یہ جوشاندہ پلائیں تخم کتاں نیم کوفتہ ایک تولہ کا کاڑھا۔ جوشاندہ شیرہ مغز بادام ۵ دانہ اور نبات سفید ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یا سہاگہ تیلیہ بریاں ایک تولہ کو شہد ۴ تولہ میں ملا کر سونے سے قبل دو تین انگلی چاٹ لیا کریں۔ یا بارہ سنگھا جلا کر ایک ماشہ روزانہ شہد میں ملا کر کھلائیں۔

اب ذیل میں بعض مجرب نسخہ جات لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) جوہر لوبان۔ دارچینی۔ جوہر گندھک۔ مروارید۔ زعفران۔ مشک ہموزن لے کر نخودی گولیاں بنائیں اور ایک سے دو گولی منہ میں رکھ کر چوسیں۔

(۲) تخم جوزماثل ۳ تولہ۔ ریوند چینی ۲ تولہ۔ گوندکیکر۔ زنجبیل ہر ایک ایک تولہ حبوب بقدر دانہ مونگ بنالیں۔ ایک گولی صبح ایک شام کھلائیں۔

(۳) ریوند خطائی۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ نوشادر۔ قلمی شورہ ہر ایک ایک تولہ گودہ گھیکوار کے ساتھ نخودی گولیاں بنائیں۔

(۴) سم الفار ایک تولہ۔ افیون۔ صبر ہر ایک ۳ ماشہ۔ روغن بادام ۲ تولہ۔ اس قدر سحق کریں کہ تمام دوا مکھن کی طرح ہو جائے۔ ایک تنکہ برابر مکھن میں لپیٹ کر کھلائیں۔

(۵) فلفل سیاہ ۶ ماشہ۔ سجی ۳ ماشہ۔ نمک سیاہ ۶ ماشہ۔ فلفل دراز ۳ ماشہ کاکڑا سینگی ایک تولہ۔ بابرنگ کابلی ۶ ماشہ۔ دہی نصف سیر۔ تمام دواؤں کو باریک کرکے دہی میں ملالیں۔ اور برگ آک ۲۰ عدد پر لیپ کرکے کسی برتن میں بند کرکے آگ دے دیں۔ سرد ہونے پر خاکستر محفوظ رکھیں۔ اس میں سے ایک رتی مسکہ کے ہمراہ دیں۔

(۶) رُخ۔ زعفران۔ مرکی۔ قسط شیریں ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شراب یا پانی میں ملا کر ایک ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور نہار منہ ایک قرص چلم میں رکھ کر اس کا دھواں کھینچیں۔

(۷) **دوائے شنگرف**: شنگرف ایک تولہ کی ڈلی لے کر دس تولہ بلادر نیم کوفتہ کے درمیان رکھ کر توے پر نرم آگ پر رکھیں۔ جب بلادر کا تیل خشک ہو جائے شنگرف نکال لیں۔ اور اسے لونگ۔ جائفل۔ زعفران کشمیری۔ افیون خالص جاوتری ہموزن کے ساتھ باریک پیس لیں۔ نصف رتی ہمراہ برگ پان یا شہد یا آب ادرک میں ملا کر استعمال کریں۔

(۸) کافور۔ ہینگ ہر ایک ہموزن باریک پیس کر شہد میں ملا کر چار چار رتی کی گولیاں بنالیں۔ ایسی ایک گولی ہر تیسرے گھنٹے استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ علامات مندرہ کے نمودار ہوتے ہی گرم گرم چائے یا قہوہ یا تھوڑی سی وسکی میں گرم پانی ملا کر پلائیں۔ اس سے اکثر دورہ رک جاتا ہے۔ قبض ہو تو گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں۔ کھانے کے بعد دورہ ہو تو اپی کے کوانا ۴ ڈرام ۲ چھٹانک گرم پانی میں ملا کر پلائیں تاکہ قے ہو کر معدہ خالی ہو جائے۔ دورہ کے وقت کلوروفارم ایک ڈرام۔ یا ایتھل آیوڈائیڈ۔ انقطرے یا ایمائل نائٹریٹ کی ایک نلکی توڑ کر رومال پر چھڑک کر مریض کو سنگھائیں اور اٹروپین $\frac{1}{120}$ گرین یا مارفین $\frac{1}{4}$ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔ دمہ کے سگرٹ پینے سے دمہ رک جاتا ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔

ایکسٹرکٹ اوپیم	ایک گرین
ایکسٹرکٹ سٹرامونیم	۲ گرین
اینی سیڈ آئل	۸ منم

ٹنکچر ہمپ	۲۰ منم
ٹنکچر لوبیلیا	۲ ڈرام
ٹنکچر ہملاک	۲ ڈرام
ٹنکچر ٹوبیکو	۱۰ ڈرام

سب دواؤں کو ½ ۲ اونس ریکٹی فائیڈ اسپرٹ میں حل کریں۔ اور اس میں بلاٹنگ پیپر کا ایک تختہ بھگو کر خشک کر لیں۔ اس کاغذ کے ۲۰ حصے کر کے ہر حصہ کو سگرٹ کی شکل میں لپیٹ لیں۔ دورے کے وقت ایک سگرٹ سلگا کر مریض کو اس کے کش لگوائیں۔

دورہ کی حالت میں اڈرینے لین ایک میں ایک ہزار والے محلول کی نصف سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ یہ دوا دل کو طاقت دیتی ہے۔ دوران خون کو تیز کرتی ہے اور تنگی نفس کو دور کرتی ہے۔ بوڑھے مریضوں کے لئے جن کی شریانیں سخت ہو گئی ہوں یہ دوا خطرناک ہے۔ اس لئے انہیں ایفی ڈرین ہائیڈروکلور ½ گرین دورہ شروع ہونے ہی کھلائیں۔ ایسپرین سے بھی بعض اوقات دورہ رک جاتا ہے۔ شدید حالات میں ایکسٹریکٹ گرنڈیلیا ۲۰ بوند تیز کافی میں ملا کر ہر بیس منٹ بعد تین بار دیں۔

ایام حمل میں اگر دمہ لاحق ہو تو وہ وضع حمل کے بعد ہی رفع ہوتا ہے۔ جدید دواؤں میں بناڈول مفید دوا ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوتا ہے۔

ٹیکے سے علاج

ٹیکے کی دواؤں میں ایزمولائی سین (Asthmolysin) ایک سی سی کے بند ایمپول کا اندرون عضلات ٹیکہ کریں۔

ازمول (Azmol) ½ سی سی کا ٹیکہ کریں۔ ریفرین (Rephrin) ½ سی سی کا ٹیکہ کریں۔ ٹونولائی سین (Tonolysin) ½ سی سی کا ٹیکہ کریں۔ ریسڈرین (Racedrin) ½ سی سی کا ٹیکہ کریں۔ ایسٹوپن (Estopen) ایک بلب روزانہ کا ٹیکہ کریں۔ استھماٹرین (Asthmatrin) ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔ ایسماسل (Asmasyl) ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔ ایفے ٹونین (Ephetonin) ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔ ایڈرینے لین (ایک ہزار میں ایک) ایک سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔

یہ مکسچر خاص طور پر مفید ہے۔

برومائیڈ آف پوٹاسیم	۴ گرین
آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم	۶ گرین

لائیکوار آرسینک کیلس	۵ بوند
اپی کے کوانٹا ماٹن	۲۰ بوند
ایکوا تا	ایک اونس

سب کو ملالیں۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

غذا مونگ کی دال۔ ارہر کی دال۔ چوزہ مرغ کا شوربہ۔ چنے کا شوربہ بکری کا شوربہ۔ چقندر۔ کدو۔ ترئی۔ بتھوے کا ساگ۔ بیضہ مرغ وغیرہ

پرہیز ٹھنڈی اور ترش چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔ انگور۔ نارنگی۔ لیموں۔ تیل سُرخ مرچ۔ برف کا پانی۔ دہی وغیرہ استعمال نہ کریں۔

کھانسی

کھانسی	سُعال۔ سُرفہ	کف	(Cough)
شدید کھانسی	سعال شعبی	برانکائی ٹس	(Bronchitis)

کھانسی دراصل پھیپھڑے یا سینہ کے بعض امراض میں بطور ایک علامت نمودار ہوتی ہے اور اس کا مقصد پھیپھڑے یا آلات تنفس میں اذیت دینے والی چیز کو دفع کرنا ہوتا ہے۔ معمولی کھانسی میں تو پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں میں بلغم جمع ہوجاتا ہے۔ لیکن شدید کھانسی میں پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کی اندرونی جھلی میں ورم ہوجاتا ہے۔

اقسام مرض ترکھانسی اور خشک کھانسی اس کی مشہور دو قسمیں ہیں۔ ترکھانسی میں بلغم خارج ہوتا ہے اور خشک کھانسی میں بلغم وغیرہ خارج نہیں ہوتا۔

مختلف اسباب کے لحاظ سے اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ سعال یبسی۔ ۲۔ سعال بلغمی۔ ۳۔ سعال گرم۔ ۴۔ سعال سرد۔ ۵۔ سعال نزلی۔ ۶۔ سعال دیکی (دکالی کھانسی)۔ ۷۔ سعال شرکی (دوسرے اعضا کی وجہ سے)۔ ۸۔ سعال بثوری (پھیپھڑوں کی جھلی کے دانوں کی وجہ سے) وغیرہ

طب جدید کیفیت کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں قرار دیتی ہے۔

۱۔ سعال شدید یا شدید کھانسی۔ ۲۔ سعال مزمن یا پرانی کھانسی۔

اسباب مرض گرد و غبار۔ سردی لگنا۔ نزلہ و زکام کا بار بار ہونا۔ گرم و سرد

یا خراش دار ہوا یا ایسی ہوا جس میں نباتی یا دھاتی ذرات ملے ہوئے ہوں۔ اس کا باعث ہوتے ہیں۔ نیز خسرہ۔ زکام دبائی۔ تپ محرقہ اسہالی۔ آتشک۔ وجع مفاصل نقرس۔ بعض امراض قلب اور پرانے ورم گردہ سے بھی یہ مرض عارض ہوتا ہے۔ عورتوں میں خون حیض کے یکایک بند ہو جانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

یہ مرض بچوں۔ بوڑھوں اور کمزور اشخاص کو جو تنگ و تاریک مکانات اور سرد و مرطوب مقامات میں رہتے ہیں زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض

شدید قسم کی کھانسی میں کبھی تو پھیپھڑے کی بڑی اور متوسط نالیوں میں ورم ہوا کرتا ہے اور کبھی چھوٹی نالیوں میں ورم ہوا کرتا ہے۔ ہر ایک کی علامات الگ الگ لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ بڑی اور متوسط نالیوں کے ورم کی علامات

پہلے عام طور پر نزلہ یا زکام کی علامات رونما ہوتی ہیں۔ پھر ان کے بڑھ جانے سے کھانسی ہونے لگتی ہے۔ ناک اور آنکھوں سے پانی آتا ہے۔ گلا خشک۔ دردناک اور متورم ہوتا ہے۔ آواز بھاری ہو جاتی ہے بالعموم ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ اور کبھی لرزہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ سینے کی ہڈی کے پیچھے درد کے علاوہ سینے کے بالائی حصہ میں گرمی یا سوزش کے علاوہ بوجھ یا جکڑن بھی پائی جاتی ہے۔ بار بار خشک کھانسی اٹھتی ہے جسے روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کھانستے کھانستے پسلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ راتوں کو نیند حرام ہو جاتی ہے دو تین روز کے بعد علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سفید یا زرد رنگ کا اور بعد کو گاڑھا سبزی مائل بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ جس میں کبھی خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ تنفس میں تنگی بھی محسوس ہوتی ہے۔ خفیف صورتوں میں بخار نہیں ہوتا۔ لیکن شدید صورتوں میں جبکہ ہوائی نالیوں کے بڑے حصہ میں ورم ہو ہلکا بخار بھی ہوتا ہے۔

۲۔ چھوٹی ہوائی نالیوں کے ورم کی علامات

اس صورت میں پہلے پھیپھڑوں کی بڑی اور درمیانی نالیوں میں ورم ہوتا ہے۔ پھر یہی ورم بڑھ کر چھوٹی نالیوں تک جا پہنچتا ہے۔ لیکن کبھی بڑی نالیوں کے ساتھ چھوٹی نالیوں میں بھی ورم ہوتا ہے۔ سانس جلد جلد لیکن تکلیف سے آتا ہے نبض تیز چلتی ہے۔ دن رات کھانسی ستاتی ہے۔ اور کبھی تھوڑا سا بلغم مشکل

ہے خارج ہوتا ہے۔ سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۲ یا ۱۰۴ درجہ تک ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ درد سر اور سل کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے جب بلغم ہوائی نالیوں میں جم جاتا ہے تو ہوائی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو کر تنگی تنفس رونما ہوتی ہے۔

بچوں میں سانس لیتے وقت پیٹ جب حرکت کرتا ہے اور پسلیاں اندر کی جانب کھنچ جاتی ہیں۔ اسے پسلی چلنا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بوڑھے مریضوں میں یہ صورت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مریض پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ زبان خشک اور بھوری ہوتی ہے۔ نبض بہت کمزور چلتی ہے۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ بول و براز بے صبر خطا ہو جاتے ہیں اور بے حد کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔

انجام مرض شدید کھانسی کی مدت ۱۰ سے ۱۵ روز ہوتی ہے۔ نہایت شدید کھانسی میں مریض ۶ سے ۱۲ روز کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے کمزور مریضوں میں پھیپھڑوں میں ہوا بھر جاتی ہے یا دم بند ہو کر یا بے حد کمزوری لاحق ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر مرض بار بار عود کرے تو مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

تشخیص مرض مذکورہ علامات کو پیش نظر رکھنے سے تشخیص میں کوئی خاص دقت پیش نہیں آتی۔ ذیل میں بعض مزید تشخیصی علامات لکھی جا رہی ہیں۔

۱۔ اگر مریض حلق یا سینہ یا معدہ و جگر میں درد وغیرہ کا ہونا بیان کرے اور ساتھ ہی احشاء (اندرونی اعضا) کے ورم کی علامات پائی جائیں تو کھانسی کا سبب ان ہی اعضا کا ورم ہوگا۔

۲۔ اگر رات کو یا سوتے میں کھانسی زیادہ ہوتی ہو اور حلق میں خراش پیشانی میں تناؤ اور نتھنوں کا بند ہونا علامات پائی جائیں تو کھانسی کا موجب نزلہ حار (گرم) ہوگا۔

۳۔ اگر کھانسی معدے کے پر ہونے کی صورت میں یا غذا کے ہضم ہونے کے بعد ہو تو یہ معدے کی شرکت سے ہوگی۔

۴۔ اگر چہرے کا رنگ سفید سبزی مائل ہو۔ پیاس کم ہو۔ سرد چیزوں کے کھانے

سے کھانسی میں زیادتی ہو۔ اور گرم ہوا اور گرم چیزوں سے افاقہ رہتا ہو تو اس کا سبب پھیپھڑے کی سردی ہوگا۔

۵۔ اگر حالات اس کے برعکس ہوں تو اس کا سبب پھیپھڑے کی گرمی ہوگا۔

۶۔ اگر نبض تیز چلتی ہو۔ پیشاب گرم اور جلن سے آتا ہو تو کھانسی کا سبب پھیپھڑے کی پھنسیاں ہوں گی۔

۷۔ اگر کھانسی میں کف نکلتا ہو تو خارج شدہ بلغم کا امتحان کریں۔ اس سے مرض کے مادہ کا علم ہوجائے گا۔

۸۔ اگر کھانسی میں کھرنڈ۔ پیپ یا پھیپھڑے کے ٹکڑے یا علق یا قصبتہ الریہ کی ساخت کے اجزا خارج ہوتے ہوں تو اس قسم کی کھانسی سلی ہوگی۔

۹۔ اگر شدت سے کھانسی آتی ہو۔ پیاس نہ ہو۔ بھوک ساقط ہو۔ آنکھوں اور چہرے پر بھرابٹ ہو تو یہ وبائی کھانسی ہوگی۔

۱۰۔ کبھی کھانسی نزلہ کے بعد عارض ہوتی ہے۔

طبّی علاج مریض کو سردی سے بچائیں اور اسے گرم کپڑے پہنا کر گرم اور ہوادار کمرے میں رکھیں۔ نیز کمرے میں کھولتے ہوئے پانی کی ایک کیتلی رکھیں۔ تاکہ ہوا گرم اور تر رہے۔

مادی کھانسی میں مادے کو پختہ کریں۔ تاکہ مادہ کا قوام معتدل ہوجائے اور وہ قابل اخراج ہوجائے۔ زیادہ گرم اور زیادہ سرد غذائیں ہرگز استعمال نہ کرائیں اگر کھانسی کے ساتھ دست آتے ہوں تو گوند کیکر اور نشاستہ وغیرہ کو بریاں کرکے نسخہ میں شامل کریں۔ نیز ایسے شربت استعمال کریں جو کھانسی کو ختم کرنے کے علاوہ قابض بھی ہوں۔ مثلاً شربت انار۔ شربت خشخاش وغیرہ۔ اگر خون بھی آتا ہو تو حابس خون ادویہ مثلاً دم الاخوین۔ گل ارمنی وغیرہ ادویہ ضرور دیں۔ ماء الشعیر پینا کھانسی کے لئے مفید ہے۔

خارجی طور پر روغن بادام اور موم کی سینہ اور دونوں شانوں کے درمیان مالش کرنا مفید ہے۔ ناف کے مقام پر روغن بنفشہ کی مالش بھی مفید ہے۔

دموی یا صفراوی مرض میں جبکہ بخار ہو اور سینہ میں سوزش یا خراش ہو تو یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ بنفشہ۔ گاؤزبان۔ خطمی۔ خبازی۔ بہدانہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ سپستان ۹ دانہ۔ عناب ۷ دانہ۔ سب ادویہ کو چھان کر اس میں شیرہ تخم خیارین اور شیرہ تخم کدو ہر ایک ۲ تولہ اور شربت نیلوفر ۳ تولہ اضافہ کرکے صبح و شام پلائیں۔ تین چار روز بعد اس نسخہ میں شیر خشت ۳ تولہ۔ ترنجبین اور مغز فلوس ۵ تولہ اضافہ کرکے مسہل دیں پھر شربت فریادرس یا شربت اعجازیہ یا لعوق شمعون یا لعوق خشخاش یا لعوق سپستان وغیرہ دیں۔ ترشی اور چکنی چیزوں سے پرہیز کریں۔

نزلہ موجب مرض ہو تو گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۹ ماشہ۔ تخم خطمی ۷ ماشہ۔ تخم خبازی ۷ ماشہ سب کو پانی میں پکا کر مل چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر نزلہ زیادہ حار ہو اور سینہ میں سوزش ہو تو شیرہ مغز تخم کدو۔ شیرہ تخم کاہو ہر ایک ۳ ماشہ کا اضافہ کریں۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات حسب موقع استعمال کریں

۱۔ لعوق شمعون تخم خشخاش۔ کتیرا۔ گوندکیکر۔ نشاستہ۔ تخم کدوئے شیریں مغز بادام شیریں ہر ایک ۴ تولہ۔ اصل السوس مقشر ایک تولہ قند سفید پاؤ بھر۔ عرق بید مشک ایک سیر بطریق معروف تیار کریں۔

۲۔ شربت فریادرس گاؤزبان۔ صندل سفید۔ پرسیاؤشاں۔ عود صلیب تخم خشخاش ہر ایک ۲ تولہ۔ اصل السوس۔ بادیان تخم خطمی۔ گل سرخ ہر ایک ایک تولہ۔ مویز منقیٰ و پوست خشخاش ہر ایک ۵ عدد چینی سہ چند ادویہ۔ ڈیڑھ سیر پانی میں بھگو کر شربت تیار کریں۔

۳۔ حب جدوار مغز بادام۔ تخم خشخاش ہر ایک ۴ ماشہ۔ جدوار ۳ ماشہ۔ مغز بہدانہ۔ تخم خبازی۔ مغز تخم کدو۔ مغز تخم خیارین ہر ایک ۲ ماشہ رب السوس۔ نشاستہ۔ کتیرا۔ گوندکیکر۔ شکر تیغال۔ گاؤزبان۔ بنفشہ۔ اصل السوس خطمی ہر ایک ایک ماشہ۔ زعفران و افیون ہر ایک چار رتی۔ سب کو باریک پیس کر لعاب بہدانہ میں فلفل سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح و شام کھائیں۔

۴۔ حب گل پستہ گل پستہ۔ پوست بلیلہ ہر ایک ایک تولہ۔ دونوں کو پیس کر آب ادرک میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی بوقت ضرورت استعمال کریں۔ اکثر اقسام مرض کو مفید ہے۔

۵ لعوق خشخاش خشخاش ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ۔ کتیرا۔ گوند کیکر۔ ہر ایک ۴ ماشہ مغز تخم کدو۔ مغز بہدانہ ہر ایک ۲ ماشہ۔ قند مقوم حسب ضرورت لعوق بنالیں اور چٹائیں۔

۶۔ حب سعال گوند کیکر۔ مغز بہدانہ۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ خشخاش ۱½ ماشہ ایرسا ۲ ماشہ۔ قند ۱۰ ماشہ حبوب نخودی بنالیں اور منہ میں رکھ کر چوسیں۔

۷۔ کاکڑا سنگی۔ پیپلا مول۔ سیدھا نمک۔ گوند ببول ہموزن حبوب نخودی بنالیں۔

۸۔ مر۔ میعہ سائلہ۔ کندر ہر ایک ایک ماشہ۔ افیون ۴ رتی۔ حب بقدر مونگ بنالیں اور رات کو کھلائیں۔

۹۔ نشاستہ۔ گوند کیکر۔ افیون۔ رب السوس۔ خشخاش ہموزن لعاب بہدانہ کے ساتھ نخودی گولیاں بنائیں۔

۱۰۔ مصری کوزہ ۳۲ ماشہ۔ طباشیر ۱۶ ماشہ۔ دارچینی ۸ ماشہ۔ دارفلفل ۴ ماشہ الائچی خورد ۲ ماشہ سفوف بنالیں۔ خوراک ۶ ماشہ

۱۱ حب سلاس رب السوس۔ کندر۔ مر۔ میعہ سائلہ ہر ایک ۲ ماشہ۔ گوند کیکر ۱ ماشہ افیون ۶ رتی۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح ایک شام استعمال کریں۔ سرفہ کہنہ میں مفید ہے

۱۲ حب میعہ سائلہ رب السوس ۴ ماشہ۔ میعہ سائلہ۔ مرمکی۔ کندر ہر ایک ۴ ماشہ۔ گوند کیکر ۲ ماشہ۔ افیون ایک ماشہ۔ سب کو پیس کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں اور بوقت ضرورت جوانوں کو ایک سے دو گولی اور بچوں کو آدھی یا پاؤ گولی حسب عمر دیں۔ پرانی کھانسی کو مفید ہے۔

۱۳۔ کالی دوا ہلدی۔ اجواین۔ نمک طعام ہر ایک ۶ ماشہ۔ تینوں کو مٹی کے کورے سکورے میں جلالیں۔ اور ایک ایک چٹکی دن میں دو تین بار کھلائیں۔ مزمن بلغمی کھانسی کو مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج کھانسی کے ابتدا میں اسکوئل پیرگورک ڈنکچر اوپیا کمفوریٹا، امونیا کارب۔ اسپرٹ امونیا۔ ایرومٹیک استعمال کرنا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ یہ ادویہ اس وقت استعمال کریں جب بلغم نرم ہو جائے۔ اور کھانسی کے ساتھ بہ آسانی خارج ہو سکے۔

شروع میں یہ نسخہ استعمال کرائیں :-

لائیکو ار امیونیا سٹریٹ	۲ ڈرام
اسپرٹ ایتھر نائٹرو سائی	۲۰ بوند
وائنم اپی کاک	۷ بوند
ٹنکچر کمفر کمپونڈ	۸ بوند
ایکوا انیسائی تا	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دوا ایک گھونٹ پانی ڈال کر استعمال کرائیں۔ جب بلغم کا اخراج ہونے لگے تو یہ نسخہ دیں :-

امونیم کاربونیٹ	۴ گرین
ٹنکچر سنگی	۸ بوند
اسپرٹ کلوروفارم	۸ بوند
ٹنکچر سینی گی	۱۵ بوند
ایکوا تا	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دوا دن میں تین چار بار دیں۔ جب خراش دار کھانسی بار بار ستائے تو یہ نسخہ دیں :-

سوڈیم برومائیڈ	۱۰ گرین
ٹنکچر بلاڈونا	۱۰ بوند
لیکوڈ ایکسٹریکٹ لکرس	۳۰ بوند
گلیسرین	۳۰ بوند
کلوروفارم واٹر	½ اونس

ایسی ایک خوراک دوا پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔
اگر کوا لمبا ہو کر خراش کرے اور کھانسی آئے تو یہ نسخہ دیں۔

ٹینک گلیسرین	ایک اونس
ایسڈ انفیوژن آف روزز	۵ اونس

باہم ملائیں۔ اور ایک ٹیبل سپون فل نصف گلاس نیم گرم پانی میں حل کر کے دن میں دو تین بار غرغرے کریں۔
یہ نسخہ ہر قسم کی خراش دار کھانسی میں مفید ہے۔

ٹنکچر آف اوپیم کمفوریٹڈ	۴ ڈرام
اوکسی مل سلا	۴ ڈرام
سیرپ آف ٹولو	۴ ڈرام

تینوں کو ملائیں - ایک چھوٹا چمچہ تھوڑا پانی ملاکر دن میں تین بار پلائیں۔

وینوزلائٹ ننگ کف کیور۔ سیرپ ۔کوسیلینا کمپونڈ۔ کمپٹورل ۔سیڈلون ۔کوسوم واٹربری کمپونڈ۔ سیرولین۔ گلائیکو ہیروئن وغیرہ مفید ادویات ہیں۔

جدید ادویات میں پینی سلین لوزنجز نہایت مفید ہیں۔

پرانی کھانسی میں اگر بدبودار بلغم خارج ہوتا ہو تو دافع تعفن ادویہ کے ابخرات سنگھائیں۔ اگر سینہ میں جکڑن محسوس ہو اور بلغم چسپندہ ہونے کی وجہ سے بدقت خارج ہوتا ہو تو یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۵ گرین
ٹنکچر آف اپی کے کوانٹی	۱۰ بوند
امونیم کاربونیٹ	۳ بوند
ٹنکچر آف سٹرےمونیم	۱۰ بوند
گلیسرین	۳۰ بوند
انفیوژن آف سینیگا	½ اونس

ایسی ایک خوراک پانی میں ملاکر بعد از غذا دیں۔ مندرجہ ذیل الکلائن کف مکسچر نہایت مفید ہے:-

سوڈا بائی کارب	۱۰ گرین
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ ڈبل	۲ فلوئڈ ڈرام
پوٹاسیم سٹریٹ	۳۰ گرین
ایکوا کلوروفارم تا	½ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار پلائیں۔ اور اس کے بعد گرم پانی گھونٹ گھونٹ پئیں۔ اتساع الشعب (برانکی ایکٹےسس) ہو۔ تو سردی کے موسم میں کارڈلور آئل پلائیں۔ اگر کمی خون کی شکایت ہو تو آئرن کے مرکبات دیں بطور دوا یہ نسخہ دیں:-

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۵ گرین

کربانڈٹ	۲ بوند
ٹنکچر آف کولا	½ ۲ بوند
لیکوڈ ایکسٹریکٹ لکریس	۱۰ بوند
پانی تا	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دن میں ۳ بار بعد از غذا دیں۔

وٹ مول کمپونڈ (Vitmol Compound) جوانوں کو ۲ سے ۴ چمچہ خورد۔ اور بچوں کو ایسے ۲ چمچہ خورد کھانے سے پہلے دن میں تین بار دیں۔

گریمالٹس سیرپ (Grimults Syrup) ایک سے ۲ ڈرام صبح و شام پئیں۔

کوڈ ائل دا ے۔ الیف۔ سی) ریسائل سیرپ (سیبا) وغیرہ بھی مفید ہیں

ٹیکے سے علاج سلفوڈین (Sulphodin) ایک ایمپول کا روزانہ ٹیکہ کریں۔ ساؤفری (Soufre) ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔

سٹریٹوپاس (Streptopas) ایک بلب کا روزانہ ٹیکہ کریں۔ کالوتھی اول (Collothiel) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ سکلوپین (Sectopen) ایک بلب کا ٹیکہ کریں۔

غذا مونگ کی دال کی کھچڑی۔ ارہر کی دال۔ مونگ کی دال۔ گوشت کا شوربہ چپاتی۔ پالک۔ چقندر۔ بتھوے کا ساگ وغیرہ

پرہیز سرد۔ بادی۔ ثقیل اور بلغم پیدا کرنے والی چیزوں سے بچیں۔ سرد ہوا سے بچیں۔ سرد پانی نہ پئیں۔

ذات الجنب

پہلو کا درد	ذات الجنب	پلیورسی	(Pleurisy)
پسلی کا درد	ورم غلاف الریہ	پلیورائی ٹس	(Pleuritis)

اس مرض میں پھیپھڑے کے اوپر استر کرنے والی جھلی میں اور کبھی پسلیوں کی اندرونی سطح پر استر کرنے والی غشاء مخاطی میں ورم ہو جاتا ہے۔ جس سے مریض کو پہلو یا پسلی کے اندر یا مقام ماؤف پر چبھن کے ساتھ درد ہوتا ہے جو سانس کی حرکات کے ساتھ زیادہ ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض طب قدیم میں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ذات الجنب حقیقی۔ پسلیوں کے اندرونی عضلات یا دیافرغما کی بالائی سطح پر استر کرنے والی جھلی میں سوزش یا ورم ہوتا ہے (۲) ذات الجنب غیر حقیقی۔ پسلیوں کے درمیانی عضلات یا ان کی جھلیوں کے درمیان صرف غلیظ ریاح بند ہو کر درد کا موجب ہوتے ہیں۔ ذات الجنب حقیقی کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) خالص (۲) غیر خالص۔ نیز ورم کے محل وقوع کے لحاظ سے اس کی مزید قسمیں یہ ہیں (۱) ذات الصدر۔ سینے کی ہڈی کے نیچے استر کرنے والی جھلی کے اگلے حصے میں ورم ہوتا ہے (۲) شوصہ چھوٹی پسلیوں کی اندرونی سطح پر استر کرنے والی جھلی میں ورم ہوتا ہے (۳) حجاب منصف کے پچھلے حصہ میں جو ریڑھ کے مہروں پر استر کرتا ہے ورم ہوتا ہے۔ (۴) برسام۔ دیافرغما میں ورم ہوتا ہے (۵) خانقہ یا ذات الجنب مضاعف۔ دونوں جانب کی غشا مستبطن الاضلاع اور حجاب منصف میں ورم ہوتا ہے۔

اسباب مرض سینہ پر چوٹ لگنا۔ یا زخم لگنا۔ پسلی کا ٹوٹ جانا۔ سردی لگنا یا بھیگنا اس کے اسباب ہیں۔ کبھی مادہ سل پھیپھڑوں کے غلاف میں سرایت کر کے اس مرض کا موجب ہوتا ہے۔ مرض نمونیا میں پھیپھڑے کے متورم ہو جانے سے اس کے غلاف میں بھی ورم ہو جاتا ہے۔ کبھی پھیپھڑوں کے غلاف کے جوف میں پیپ جمع ہو کر اس مرض کا موجب ہوتی ہے۔ بعض شدید متعفنہ امراض مثلاً عفونتی بخار۔ پرسوت کا بخار۔ سرخ بخار۔ محرقہ لطنی۔ خسرہ۔ زکام دبائی۔ شدید درجع مفاصل۔ سوزش گردہ۔ ذات الریہ۔ سل۔ ورم حجاب قلب ڈیری کارڈائی ٹس کے دوران میں خون کے زہریلے ہو جانے سے پسلی کا درد عارض ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض جاڑے سے ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ پہلے سینہ میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن کچھ دیر بعد پستان کے نیچے جکڑن اور چبھن کا احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ درد اس قدر شدت اختیار کر لیتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا برچھی چبھوئی جا رہی ہے۔ درد کی ٹیسیں ہنسلی کی ہڈی اور بغل تک محسوس ہوا کرتی ہیں خشک کھانسی آتی ہے اور کھانستے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ اس لئے مریض سانس لیتے ہوئے ڈرتا ہے۔ اور جس طرف درد ہوتا ہے اسی کروٹ لیٹا رہتا ہے۔ پیشاب کم اور سرخ رنگ کا آتا ہے۔ بخار ۱۰۱ سے ۱۰۳ درجے کا ہوتا ہے۔ اگر نمونیا ہو تو بخار تیز ہوا کرتا ہے۔ کبھی درد سر اور غثیان کی شکایت بھی ہوا کرتی ہے۔ آخر کار

پھیپھڑے کے غلاف میں آب خون دسیرم، تراوش پاکر جمع ہوجاتا ہے جو یا تو چند روز میں جذب ہوجاتا ہے یا پیپ میں بدل جاتا ہے اور مرض مزمن ہوجاتا ہے۔ اس صورت کو ایمپائی ایما کہتے ہیں۔ اس صورت میں مریض کو بار بار لرزہ معلوم ہوتا ہے یہ صورت اکثر مہلک ہوا کرتی ہے۔

طبّی علاج مریض کو گرم کپڑے پہنا کر گرم مگر ہوادار کمرے میں آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں۔ مریض کو بولنے اور لمبا سانس لینے سے منع کردیں۔ مقام درد پر خالی یا بھری سینگیاں لگوائیں۔ یا چند جونکیں لگوائیں۔ یا رال کا پلستر یا ضماد اشق لگائیں یا ایک چوڑی سی پٹی باندھ دیں تاکہ حرکت کم ہو۔ صبح و شام یہ نسخہ نیم گرم پلائیں:۔

نسخہ:۔ تخم خطمی ۶ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ سپستان ۹ دانہ۔ پانی میں جوش دے کر صاف کرکے شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔

(۲) شاخ گوزن ۶ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۵ دانہ پانی میں پیس کر پہلو و سینہ کے مقام پر ضماد کریں۔

(۳) گل بنفشہ۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ اصل السوس مقشر۔ پرسیاؤشاں ہر ایک ۵ ماشہ۔ پانی میں جوش دے کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملاکر دیں

(۴) مکوہ خشک۔ گل گاؤزبان۔ گل نیلوفر۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ۔ تخم خطمی تخم خبازی ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ رات کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر نیم گرم پلائیں۔

(۵) گاؤزبان۔ گل گاؤزبان۔ ابریشم۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ نبات سفید ۲ تولہ پانی میں جوش دے کر صبح و شام پلائیں۔

۶۔ قیروطی ذات الجنب موم سفید ایک تولہ کو روغن گل ۴ تولہ میں پگھلا کر تخم خطمی۔ گل خطمی ہر ایک ۵ ماشہ۔ تخم کتاں۔ پوست خشخاش ہر ایک ۶ ماشہ باریک پیس کر آب مکوہ سبز ۵ تولہ اضافہ کرکے نیم گرم مالش کریں۔

ضماد موم زرد ایک تولہ کو روغن زرد ایک تولہ میں پگھلا کر آردجو ۹ ماشہ اکلیل الملک ۹ ماشہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ تخم خطمی ۶ ماشہ۔ کوکنار ۳ ماشہ۔ باریک کوٹ چھان کر

اور آب مکوہ سبز ۲ تولہ اس میں اضافہ کرکے ایک ململ کے ٹکڑے پر پھیلا کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔ تسکین درد کے لئے مفید ہے۔

۸۔ مالش کے لئے یہ روغن استعمال کریں:۔ بابونہ۔ بنفشہ۔ اصل السوس عنب الثعلب۔ کوکنار۔ باقلا ہر ایک ۵ تولہ۔ سب کو نصف سیر پانی میں جوش دے کر صاف کرکے بکری کے گردے کی چربی ۲۰ تولہ۔ روغن گل ۲ تولہ اور روغن بابونہ ایک تولہ داخل کرکے پھر جوش دیں۔ جب پانی جل جائے تو سرد کرکے کام میں لائیں

ڈاکٹری علاج

رفع درد کے لئے ٹیبلٹ کوڈین کمپونڈ ۲ ٹکیاں دن میں تین بار پانی کے ساتھ کھلائیں۔ شروع مرض میں انٹی فلے مین یا انٹی فلوجسٹین پلاسٹر لگائیں یا یہ نسخہ پلائیں:۔

لائیکوار ایمونیا ایسی ٹیٹ	½ ڈرام
اسپرٹ ایتھر نائٹروسائی	۲۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۱۰ بوند
ایکوا منتھی پپ	½ اونس

ایسی خوراک دن میں تین بار دیں۔

رطوبت کی تراوش کو کم کرنے کے لئے خشک قسم کی غذائیں دیں۔ پانی کم پلائیں۔ اور روزانہ ½ تا ½۱ اونس میگ سلفاس ہر صبح کو دیں۔ درد اور کھانسی کو روکنے کے لئے مارفیا بھی مفید ہے۔

جب پھیپھڑے کے غلاف میں بہت سا سیرم جمع ہو جائے تو کسی ماہر ڈاکٹر سے چھٹی یا ساتویں پسلی کے درمیان پولی سوئی داخل کرکے اسے نکلوا دیں۔ اس عمل کو پیراسن ٹے سس کہتے ہیں۔

ٹیکے سے علاج

آئی اوڈے زون (Iodazone) ایک امپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ گومی نولیو (Gomenolia) ۵ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ایسٹوبین (Estibpen) ایک امپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ الیکٹارگول (Electargol) ایک امپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ایس۔یو۔پی۔۳۶ (S. U. P. 36) ایک امپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا

لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دودھ۔ شوربا۔ مونگ کی دال کا پانی مونگ کی دال یا شوربا چپاتی۔ لیکن سیال اغذیہ زیادہ مقدار میں نہ دیں۔

اور پانی بھی زیادہ نہ پلائیں تاکہ غلاف شُش میں زیادہ رطوبت تراوش نہ پائے بخار کے رفع ہو جانے کے بعد خشک اور بے نمک غذا زیادہ مفید ہوتی ہے۔

خون تھوکنا

خون تھوکنا نفثہ الدم ہیماپ ٹی سس

(Hemoptasis)

اس مرض میں سینے کے اندر تناؤ اور گرانی محسوس ہوتی ہے اور یکایک مریض خون تھوکنے لگتا ہے۔ یہ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں بلکہ امراض ریہ و قلب کی ایک علامت ہے۔ اکثر مریضوں میں یہ سل رئوی کی علامت ہوتی ہے۔

نوٹ اگر خون پھیپھڑوں اور ان کے متعلقہ اعضا مثلاً حنجرہ و قصبتہ الریہ سے آئے تو نفث الدم ہوگا۔ اگر خون معدے یا مری یا ناک سے آئے تو اسے قے الدم یا نزف الدم کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

اقسام مرض طب قدیم میں اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کی گئی ہیں (۱) نفث الدم رئوی (۲) نفث الدم عروقی (۳) نفث الدم حنجری و قصبی وغیرہ۔

اسباب مرض اس کا بڑا سبب سل رئوی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نمونیا پھیپھڑوں کا مردار پڑ جانا (گنگرین آف دی لنگز) اینورسما سرطان یا کسی شدید حرکت سے پھیپھڑوں کی خونی رگوں کے پھٹ جانے نیز بعض امراض قلب سے یہ مرض رونما ہوتا ہے۔ شدت کی گرمی۔ زیادہ ورزش۔ زور سے چلانا یا کھانسنا۔ پہاڑ یا کسی بلند مقام پر چڑھنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دموی اور خنازیری مزاج کے اشخاص کو یہ مرض ہوا کرتا ہے۔ عورتیں کبھی خون حیض کے بند ہونے سے خون تھوکنے لگتی ہیں۔ تیز مسہلات یا تیز گرم اغذیہ و ادویہ کے استعمال سے بھی نفث الدم کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض سینہ میں گرانی اور تناؤ کا احساس ہوتا ہے۔ گلے میں خراش ہوتی ہے اور خشک کھانسی آتی ہے۔ سانس لیتے وقت تکلیف ہوتی اور کھانسی کے ساتھ کف دار بلغم خارج ہوتا ہے۔ اگر پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جائے تو بہت سا خون خارج ہو کر کبھی غشی اور کبھی موت واقع ہوتی ہے

تشخیصی نکات اگر خون تھوک میں ملا ہوا بغیر کسی کھنگار وغیرہ کے آئے تو یہ مسوڑھوں۔ منہ یا زبان سے آتا ہوگا۔

اگر خون نکلنے کے بعد مریض سر کی گرانی اور زخم کا ہونا بیان کرے اور اُسے اس سے پہلے نکسیر کی عادت رہ چکی ہو۔ اور خون سرخ مائل بہ سیاہی ہو تو حلق۔ تالو یا حلق سے آتا ہوگا۔

اگر خون کھنگار کے ساتھ آئے تو قصبۃ الریہ اور حنجرہ سے آتا ہوگا۔ چنانچہ اگر کسی قدر کھانسی کے ساتھ تھوڑا سا جھاگ دار خون درد کے ساتھ آئے تو یہ قصبۃ الریہ کا خون ہے۔ اگر گہرا سرخ رنگ کا ہو اور بغیر کھانسی کے آئے تو یہ حنجرہ کا خون ہے۔

جو خون معدہ سے بذریعہ قے خارج ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اس میں غذا ملی ہوئی ہوتی ہے اور مقام معدہ پر جلن اور گرمی محسوس ہوا کرتی ہے۔

اگر خون گوشت کے دھوون کی طرح ہو اور پہلے کم اور بعد میں زیادہ ہوتا جائے اور اگر دفعتہً خارج ہو۔ اور اس کے ساتھ پیپ یا کھرنڈ یا گوشت کے ٹکڑے خارج ہوں تو یہ آکل ریہ کی علامت ہے۔

اگر خالص خون شوخ رنگ زیادہ مقدار میں دفعتہً آتا ہو اور جھاگ کم ہوں تو رگ کے کٹنے یا پھٹنے سے آتا ہے وغیرہ۔

طبی علاج مریض کو کامل آرام و سکون سے رکھیں۔ اُسے ساگودانہ یا برف سے سرد کیا ہوا دودھ پلائیں حرکاتِ شدید۔ شراب۔ حمام و جماع سے پرہیز کریں اور پنڈلیوں پر سینگیاں کھنچوائیں۔ اور

(۱) بارتنگ ۳ ماشہ۔ گلاب ۵ تولہ میں جوش دے کر ٹھنڈا کر کے مصری ایک تولہ ملا کر کھلائیں۔

(۲) صمغ عربی۔ کتیرا۔ طباشیر۔ دم الاخوین۔ شادنج عدسی۔ نشاستہ۔ شاخ گوزن سوختہ۔ کہربا شمعی۔ گل ارمنی۔ سنگ جراحت ہر ایک ۳ ماشہ سفوف بنالیں اور بقدر ۳ ماشہ ہمراہ آب سرد کھلائیں۔

(۳) کہربا شمعی۔ دم الاخوین۔ گوند کیکر ہر ایک پونے دو ماشہ۔ سفوف بنا کر پہلے کھلائیں۔ اوپر سے لعاب گاؤزبان ۵ ماشہ شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اکثر

اقسام نفث الدم میں مفید و معمول ہے۔

(۴) گل ارمنی۔ دم الاخوین۔ کہربا شمعی۔ بسد سوختہ ہر ایک ایک ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۲ رتی باریک پیس کر شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔

(۵) کتیرا۔ نشاستہ۔ گوند کیکر۔ مغز تخم خیارین۔ اقاقیا۔ گلنار فارسی۔ کہربا شمعی ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ سب کو آب بارتنگ سبز میں گوندھ کر ۴-۴ ماشہ کی ٹکیہ بنالیں خوراک ایک ٹکیہ۔

(۶) تخم خرفہ ۲ تولہ۔ نوشادر ۶ ماشہ دو عدد مٹی کے پیالوں میں رکھ کر ان کا منہ ملتانی مٹی سے اچھی طرح بند کر دیں۔ اور ایک پہر جنگلی اُپلوں کی آنچ دیں۔ بعدہٗ نکال کر سفوف بنالیں۔ ایک سُرخ شربت انجبار ۲ تولہ کے ہمراہ استعمال کریں۔ نفث الدم کو مفید ہے۔

۷۔ قرص گلنار گلنار فارسی۔ گل ارمنی۔ گوند کیکر ہر ایک ایک تولہ ۲ ماشہ گل سرخ۔ اقاقیا ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ کتیرا ۷ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب گلنار میں سات سات ماشہ کے قرص بنالیں۔ ایک قرص مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔

(۸) بسد۔ کہربا۔ طباشیر۔ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ صندل سفید ۶ ماشہ۔ گلاب ۵ تولہ قند سفید ۱۰ تولہ خمیرہ بنالیں اور ورق نقرہ دس عدد شامل کر کے چٹائیں۔

(۹) اقاقیا۔ مازو۔ کندر۔ گلنار۔ مر۔ گوند کیکر۔ گل ارمنی۔ افیون ہموزن لے کر سینہ پر لیپ کریں۔

(۱۰) گلنار ۲ عدد۔ ساٹھی کے چاول ۶ ماشہ پانی میں پیس کر صبح و شام پلائیں

ڈاکٹری علاج مریض کو تاکید کریں کہ وہ زور کا کام نہ کرے۔ اور رفع قبض کے لئے ۲ گرین کیلومل دیں۔ اگرین سوڈا بائی کارب ملا کر دیں۔ اور چھ گھنٹے بعد میگ سلف نصف اونس میں سڈلز پوڈر ایک خوراک پانی میں حل کر کے پلائیں۔ اس کے ساتھ ہی مارفیا ہائیڈرو کلورائیڈ ۱/۴ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔ بارہ گھنٹے تک کوئی غذا نہ دیں۔ اس کے بعد ۲۴ گھنٹے تک سیال اغذیہ دیں۔

اگر رگوں کا تناؤ زیادہ ہو تو ایمائل نائٹریٹ سنگھائیں۔ کیلسیم کلورائیڈ ۱۰ تا ۲۰ گرین دیں۔ آئل ٹرپی بنتھ ۵ تا ۱۰ بوند ایک کیپ شول میں ڈال کر دیں۔ پیاس

کے رفع کرنے کے لئے برف کے ٹکڑے چبائیں۔

یہ نسخہ ہر قسم کے جریان خون میں مفید ہے۔

ایسڈ سلفیورک ڈل	۲۰ بوند
ٹنکچر اوپیم	۲۰ بوند
ایکوا اوونز	۳ اونس

سب کو ملائیں۔ اور ایسی ایک خوراک ہر تین گھنٹے کے بعد دیں۔ یا یہ نسخہ دیں

ٹنکچر ارگٹ	½ ڈرام
ایکوا کمفر	۱ اونس

دن میں تین بار دیں۔ اگر خون رقیق ہو تو کیلسیم کے انجکشن کریں یا وٹامن کا استعمال کریں۔ الکسیر ہیروئن ایٹ ٹرپن ہائیڈریٹ (پارک ڈیوس) ½ سے ۱ ڈرام ۳ بار دیں۔ یہ اس مرض کی جدید ترین دوا ہے۔

ٹیکے سے علاج سی۔ بی اون (Cebion) ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں ہارس سیرم (Horse Serum) ۱۰ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ کیپےلین (Coagulin) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ہیموپلاسٹین (Haemoplastin) ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ سٹپٹےسین (Stypticin) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ کیلسیم کلورائیڈ ۵ فی صدی کے محلول کے ۱۰ سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔ کوآگولین (Coagulin) ۵ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ مارفیا سلفیٹ (Morphia Sulphate) ¼ گرین کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا جب تک خون آئے کوئی غذا نہ دیں۔ یا صرف آش جو دیں۔ خون بند ہونے کے بعد سرد کیا ہوا دودھ۔ مونگ کی دال کی نرم کھچڑی یا ساگودانہ یا مغز خیارین کی کھیر پکا کر کھلائیں۔ صحت یاب ہونے پر بکری کا شوربہ۔ کدو۔ ترئی وغیرہ سرد غذائیں دیں۔ تیز۔ ترش۔ نمکین اور میٹھی غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔

بارھواں باب

امراض معدہ و امعاء

نظامِ ہضم (Digestive System)

نظامِ ہضم میں کہ مندرجہ ذیل اعضا شامل ہیں:۔

منہ۔ لب۔ رخسارے۔ دانت۔ مسوڑھے۔ تالو۔ لوزتین۔ غدد لعابیہ۔ زبان حلق۔ مری۔ معدہ۔ چھوٹی آنتیں۔ بڑی آنتیں۔ جگر۔ مرارہ۔ لبلبہ اور طحال وغیرہ ان میں سے اکثر اعضا کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ مزید اعضاء کی تشریح ذیل میں کی جاتی ہے۔ نیز نظام ہضم پر بھی چند الفاظ سپرد قلم کئے جائیں گے۔

معدہ (Stomach) سٹامک۔ معدہ میں غذا جا کر ہضم ہوتی ہے۔ یہ غذائی نالی کا سب سے زیادہ فراخ اور چوڑا حصہ ہے۔ اس کی شکل مشک کی طرح ہے۔ یہ کوڑی کے نیچے واقع ہے۔ اس کا گول اور پھیلا ہوا حصہ بائیں طرف حجاب حاجز کے نیچے طحال کی طرف واقع ہے۔ اسے طرف طحالی (Splenic End) یا قعر معدہ کہتے ہیں۔ اس کے اوپر کی طرف ایک سوراخ ہوتا ہے جو مری میں کھلتا ہے۔ اس سوراخ کو فم معدہ (Cardiac Oriace) کہتے ہیں۔ اس کی شکل قیف کی طرح ہوتی ہے۔ معدہ بارہ سے پندرہ انچ لمبا ہوتا ہے اور خالی حالت میں ۴ ½ اونس وزن میں ہوتا ہے۔ اس کے دو سرے اور دو سوراخ ہوتے ہیں۔ بائیں سرے کو تلی والا سرا کہتے ہیں۔ جو باقی حصوں کی نسبت بڑا ہوتا ہے اور غذا کی نالی کے سوراخ سے دو تین انچ باہر کو رہتا ہے۔ دائیں سرے کو آنت والا سرا کہتے ہیں۔ یہ سرا جگر کی نچلی سطح کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس کا سوراخ بارہ انگشتی آنت کے سوراخ سے ملا رہتا ہے۔ اس سوراخ کے اندر ایک کواڑ لگا رہتا ہے جو آنت سے معدہ

میں غذا کے واپس آنے کو روکتا ہے۔

معدہ کی ساخت میں چار طبق ہوتے ہیں۔ اوپر والا طبق آب دار جھلی کا اس کے نیچے والا عضلاتی۔ اس سے نیچے والا خانہ دار جھلی کا جس میں عروق اور اعصاب ہوتے ہیں۔ اور چوتھا طبق لعاب دار جھلی کا ہوتا ہے جو ملائم اور چکنا ہوتا ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں جن سے رطوبت معدی پیدا ہوتی ہے جو غذا کو ہضم کرتی ہے۔

آنتیں۔ (Intestines) آنتیں مجریٰ غذا کے پیچ دار حصے ہیں۔ یہ حجم اور قطر کے لحاظ سے چھوٹی یا باریک اور بڑی یا موٹی دو قسم کی ہوتی ہیں۔

چھوٹی آنتیں:۔ ان آنتوں کی اوسط لمبائی ۲۲ فٹ ہوتی ہے۔ یہ شروع میں چوڑی لیکن آخر میں تنگ ہو جاتی ہیں۔ یہ غذائی نالی کا وہ حصہ ہے۔ جس میں پتہ اور لبلبہ کی رطوبتیں کیموس کے ساتھ مل کر اُسے کیلوس بناتی ہیں۔ انہیں تین حصوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔

۱۔ بارہ انگشتی آنت:۔ ڈیوڈی نم (Deodinum) یہ آنت دس انچ یا بارہ انگشت کے قریب لمبی ہوتی ہے۔ یہ معدے کے زیریں سوراخ سے شروع ہوتی ہے اور نیچے والی خالی آنت میں ختم ہو جاتی ہے۔ جگر اور پتہ کی نالی اسی آنت میں آکر کھلتی ہے۔ جس کے راستے صفرا آکر غذا میں ملتا ہے۔

۲۔ خالی آنت:۔ جے جونم (Jejunum) اس آنت کو خالی آنت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد چھوٹی آنتوں کا یہ حصہ خالی پایا جاتا ہے۔ یہ کمر کے دوسرے مہرے کے بائیں کنارے کے برابر بارہ انگشتی آنت سے شروع ہو کر پیچدار آنت سے مل جاتی ہے۔ اس کی لمبائی ۸ فٹ ۸ انچ کے قریب ہوتی ہے۔

۳۔ پیچدار آنت۔ ای ام (Iliium) یہ آنت ساڑھے گیارہ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ یہ خالی آنت سے شروع ہو کر نیچے بڑی آنتوں سے مل جاتی ہے۔

آنتوں کی ساخت میں بھی چار طبق ہوتے ہیں۔ ان کے اندرونی لعاب دار جھلی کے طبق میں چُنٹیں پائی جاتی ہیں جو غذا کی رفتار کو سست کرتی ہیں۔ تاکہ عروق جاذبہ منہضم غذا کا رس اچھی طرح جذب کر سکیں۔ اس طبق پر لاکھوں چھوٹی چھوٹی مخروطی شکل کی عروقی لبندیاں ہوتی ہیں۔ جو غذا سے کیلوس اور چکنائی کو جذب کر کے خون میں پہنچاتی ہیں۔

بڑی آنتیں: بڑی آنتیں چھوٹی آنتوں سے شروع ہو کر مقعد میں ختم ہوتی ہیں۔ ان کا طول قریباً ۵ فٹ ہوتا ہے۔ یہ شروع میں چوڑی لیکن پھر آہستہ آہستہ تنگ ہو کر سیدھی آنت کے قریب پھر کشادہ ہو جاتی ہیں۔ بڑی آنتیں چھوٹی آنتوں کے مقابلہ میں چوڑی ہوتی ہیں۔ اور ان کے گرد ایک حلقہ سا بناتی ہیں۔ ان کو بھی تین حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ اندھی آنت (اعور) سیکم (Caecum) یہ حصہ ۲½ انچ لمبا اور باقی کل حصوں سے زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ حصہ پیڑو سے دائیں طرف ہوتا ہے۔ اس کے نیچے اور پیچھے کی سطح پر ایک لمبا اور باریک کینچوے کی مانند حصہ ہوتا ہے جو ۶ انچ لمبا۔ راج ہنس کے پر کے برابر موٹا اور درمیان سے خالی ہوتا ہے۔ اس کی نالی اندھی آنت کے ساتھ ملی رہتی ہے۔ پیچیدہ آنت۔ اندھی آنت اور خمدار آنت کے جائے اتصال پر ایک کواڑ ہوتا ہے۔ جس میں ایک لمبا اور تنگ سوراخ ہوتا ہے۔ یہ کواڑ بڑی آنتوں سے غذا اور ہوا کو چھوٹی آنتوں میں واپس نہیں جانے دیتا۔

۲۔ خمدار آنت: قولون۔ کولن (Colon--) یہ پیڑو کی دائیں جانب اندھی آنت سے شروع ہو کر پہلے اوپر کو جاتی ہے اور جگر کے نیچے پہنچ کر خم کھاتی ہے۔ پھر آڑی ہو کر ناف کے اوپر سے بائیں طرف کو جاتی ہے۔ اور تلی کے نیچے پہنچ کر خم کھا کر نیچے کو جا کر سیدھی آنت میں ختم ہو جاتی ہے۔

۳۔ سیدھی آنت: ریکٹم (Rectum --) یہ بڑی آنتوں کے آخری حصے کا نام ہے۔ یہ دونوں سروں پر تنگ اور درمیان سے کشادہ ہوتی ہے۔ اس آنت کے خاتمہ پر دو عضلات لگے رہتے ہیں۔ جن میں سے باہر والا عضلہ اختیاری ہوتا ہے اور اندر والا غیر ارادی جو حالت نفخ میں نہ کھلنے کے سبب تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

جگر: کبد۔ لور (Liver) یہ تکونی شکل کا عضو ہے۔ جو دس بارہ انچ لمبا۔ چھ سات انچ چوڑا اور ڈیڑھ سیر وزنی ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سرخی مائل بھوری ہوتی ہے اور یہ جوف شکم میں دائیں جانب کی زیریں پسلیوں کے پیچھے معدے کے سامنے اور دیافرغما کے نیچے واقع ہوتا ہے۔

جگر کی دو سطحیں دو کنارے اور دو سرے ہوتے ہیں۔ بالائی سطح محدب چکنی اور اوپر کی طرف دیافرغما اور دیوار شکم سے متصل ہوتی ہے۔ زیریں سطح مقعر

نیچے اور پیچھے کی طرف مائل ہوتی ہے ۔ اور معدہ ۔ اثنا عشری ۔ قولون کے جگر والے خم اور دائیں گردے وغیرہ کے اوپر ان سے متصل رہتی ہے ۔ یہ سطح ایک لمبے سے کھنڈانے کے ذریعہ دائیں بائیں دو لوتھڑوں میں منقسم ہوجاتی ہے ۔ دایاں حصہ بائیں کی نسبت بہت بڑا ہوتا ہے ۔ اور پیٹ کے بالائی اور دائیں طرف کی کل جگہ میں رہتا ہے ۔ بایاں حصہ چھوٹا ہوتا ہے اور معدے کے اوپر واقع ہوتا ہے ۔ گاہے اس حصے کا کنارہ تلی سے جا ملتا ہے جگر میں بہت سے عروق ہوتے ہیں ۔ اس میں خون کی اکثر کثافتیں زائل ہوجاتی ہیں ۔ جگر میں پانچ درازیں پانچ لوتھڑے ۔ پانچ بند اور پانچ قسم کے عروق ہوتے ہیں ۔

عروق حسب ذیل ہوتے ہیں :۔

۱ ۔ دروازہ جگر کی ورید ۲ ۔ جگر کی شریان ۳ ۔ جگر کی ورید ۴ ۔ جگر کی نالی (۵) جگر کے عروق جاذبہ ۔

جگر کے دروازے کی ورید کے ذریعہ معدہ ۔ انتڑیوں ۔ لبلبہ اور تلی کا خون جگر میں جاتا ہے ۔ یہ خون اعضائے مذکورہ کی عروق شعریہ میں دورہ کرنے کے سبب گہرا اور غذائی ہوجاتا ہے ۔ نیز اس میں غذا کے اجزاء بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں ۔ جگر کی شریان کے ذریعہ صاف خون اور طے اسے جگر کی پرورش کے لئے آتا ہے ۔ جگر کے دروازے کی ورید اور جگر کی شریان کا خون جب جگر کی عروق شعریہ میں دورہ کر چکتا ہے تو جگر کی ورید کی شاخوں کے ذریعہ اکٹھا ہو کر ورید اجوف نازل میں چلا جاتا ہے ۔ اور وہاں سے دل کے دائیں اُذن میں چلا جاتا ہے ۔ جگر کی نالی پت کو پتے کی تھیلی یا بارہ انگشتی آنت میں لے جاتی ہے ۔ جب فعل ہضم شروع ہوجاتا ہے تو پت سیدھا بارہ انگشتی آنت میں چلا جاتا ہے ورنہ پتے میں جمع ہوتا رہتا ہے ۔

پتہ :۔ مرارہ ۔ گال بلیڈر (Gall Bladder) دو انچ لمبا اور ایک انچ چوڑا ناشپاتی کی شکل کا عضو ہے ۔ جس میں ہضم کے وقت جگر سے صفرا بذریعہ ایک ڈیڑھ انچ لمبی مجری الکبد نامی نالی کے اندر آکر جمع رہتا ہے اور بوقت ضرورت تقریباً تین انچ لمبی اور بطخ کے پر کے برابر موٹی مجری المرارہ دسٹک ڈکٹ نامی نالی کے ذریعہ اثنا عشری میں گر کر ہضم اور اخراج فضلات میں مدد دیتا ہے ۔

لبلبہ بانقراس۔ پنکریاس (Pancreas) یہ گتے کی زبان کی طرح کا ایک غدود ہے جس کا طول ۶ انچ۔ عرض ۱½ انچ۔ موٹائی ۱½ انچ اور وزن ایک چھٹانک سے تین چھٹانک تک ہوتا ہے۔ یہ ناف سے تین چار انچ اور معدے کے پیچھے اور کمر کے پہلے دوسرے مہرے کے عین سامنے واقع ہوتا ہے اس میں دو قسم کی رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک براہ راست خون میں مل جاتی ہے اسے انسولین کہتے ہیں۔ دوسری ایک مخصوص نالی کے ذریعہ اثناعشری میں گرتی اور غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے۔ اس غدود کی رطوبت ہاضم میں اجزائے لحمیہ، نشاستہ دار اجزاء اور چربی وغیرہ سب اشیاء میں ہضم کا عمل کرنے والے اجزاء ہوتے ہیں۔

طحال تلی یعنی سپلین (Spleen) یہ ایک ایسا غدود ہے جس کی کوئی نالی نہیں۔ اس کی شکل چپٹی مستطیل اور رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے یہ ایک آبدار جھلی میں لپٹی رہتی ہے۔ اس جھلی کا ایک بندا سے معدے کے ساتھ ملاتا ہے۔ اس کا طول ۵ انچ۔ عرض ۳ یا ۴ انچ۔ موٹائی ۱ یا ۱½ انچ اور وزن ۲½ یا ۳ چھٹانک ہوتا ہے۔ اس کی بیرونی سطح محدب اور صاف اور حجاب حاجز کے نیچے رہتی ہے۔ اندرونی سطح مقعر ہوتی ہے جس میں معدے کا ابھار۔ لبلبے کا باریک سرا اور خمدار آنت کا خم ہوتا ہے۔ حالت صحت میں تلی پسلیوں کے نیچے محسوس نہیں ہو سکتی۔ جب حالت مرض میں بڑھ جاتی ہے تو بعض اوقات ناف اور پیڑو تک چلی جاتی ہے۔ یہ ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔ خون کے سفید دانے بناتی ہے۔ خون کے سفید دانوں کو سرخ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ خون کے سرخ ناکارہ دانوں کو زائل کرتی ہے۔

غذا کیسے ہضم ہوتی ہے؟ جو غذا ہم کھاتے ہیں دانت اسے چبا کر باریک کر دیتے ہیں۔ اور لعاب دہن اس کے نشاستہ دار اجزاء کو گلائیکوجن میں تبدیل کر دیتا ہے۔ حلق سے نیچے جب غذا مری میں جاتی ہے تو غذا سے اوپر والے مری کے عضلاتی ریشے سکڑ کر غذا کو نیچے دھکیلتے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ معدے میں پہنچ جاتی ہے۔ معدے کے عضلاتی طبق اپنی حرکات سے غذا کو اِدھر اُدھر کرتے رہتے ہیں۔ جب معدہ خالی رہتا ہے تو اس کی دیواریں باہم ملی رہتی ہیں۔ غذا کے معدے میں داخل ہونے

پر معدہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ جب تک کھانا معدے میں رہتا ہے۔ معدے کے عضلات متواتر کام کرتے رہتے ہیں۔ کھانے کو لگاتار بلویا جاتا ہے۔ جس سے نہ صرف اجزاء بے حد باریک ہو جاتے ہیں بلکہ جس قدر حصہ زیادہ سے زیادہ حل ہو سکتا ہے ہو جاتا ہے۔ پہلے بیس منٹ تک کھانے پر صرف لعاب دہن کا عمل ہوتا ہے۔ یہ عمل القلیوں کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد معدی رطوبت جسے معدے کے غدود تیار کرتے ہیں داخل ہوتی ہے۔ یہ رطوبت تیزابی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے لعاب دہن کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ تیزاب کے علاوہ معدی رطوبت میں دو اور مرکبات بھی ہوتے ہیں۔

رنین (Rennin) اس کے عمل سے دودھ جم جاتا ہے اور اس میں دودھ کا جزو لحمیہ علیحدہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ ہضمین (Pepsin) یہ مرکب صرف تیزابی مادہ کی موجودگی میں عمل کر سکتا ہے اور تیزاب اس وقت معدے میں موجود ہوتا ہے۔ تو اس کا عمل اجزائے لحمیہ پر ہوتا ہے اور یہ اجزاء سادہ تر اور زیادہ حل ہونے والے مرکبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس مرکب کو پیپ ٹون (Peptone) کہتے ہیں۔ یہ عمل تین چار گھنٹے میں تکمیل ہوتا ہے۔ معدی رطوبت کا کوئی عمل نشاستہ یا چکنائی پر نہیں ہوتا۔ لیکن چکنائی معدے کی حرارت سے پگھل جاتی ہے۔ اور نشاستہ کا کافی حصہ معدی رطوبت کے عمل سے پہلے شکر میں تبدیل ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے معدے میں خوراک کا جو آمیزہ ہے اس میں مندرجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں۔

۱۔ شکر ۲۔ نشاستہ جو ابھی شکر میں تبدیل نہیں ہوا۔ ۳۔ پیپ ٹون ۴۔ وہ اجزائے لحمیہ جو ابھی تک اثر پذیر نہیں ہوئے۔ ۵۔ پگھلی ہوئی چکنائی۔ ۶۔ معدی رطوبت اور اس کے تیزابی مادے۔ ۷۔ خوراک کے ناقابل ہضم حصے۔ اس تمام آمیزے کو کیموس (Chyme) کہتے ہیں۔

جس جگہ بارہ انگشتی آنت معدے سے ملتی ہے وہاں گول شکل کے عضلات ہوتے ہیں جو اس وقت تک آنت کا منہ بند رکھتے ہیں جب تک معدہ کا فعل جاری رہتا ہے جب کیموس تیار ہو جاتا ہے تو اس آنت کا منہ کھل جاتا ہے۔ اور معدے کے عضلات کیموس کو بارہ انگشتی آنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ ساتھ ہی بارہ انگشتی آنت میں دو رطوبتیں داخل ہوتی ہیں۔

۱۔ لبلبہ کی رطوبت:۔ اس رطوبت کی کیفیت القلی کی ہوتی ہے جو سب سے پہلے کیموس کی تیزابی کیفیت کو ختم کرتی ہے۔ اس میں تین مرکبات ہوتے ہیں۔ ۱۔ ہاضمین نشاستہ (Amylopsin) جو نشاستہ کو شکر میں تبدیل کرتی ہے
۲۔ لبلبین جو اجزائے لحمیہ کو پیپ ٹون میں تبدیل کرتی ہے
۳۔ خمیرِ ہاضمِ روغن (Steapsin) اس سے چکنائی شحمی تیزاب اور گلیسیرین دو اجزاء میں تقسیم ہو جاتی ہے۔

۴۔ جگر کی رطوبت:۔ جگر صفرا (Bile) نامی ایک رطوبت پیدا کرتا ہے اس کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ یہ چکنائی کے شحمی تیزابوں کے تبدیل ہونے کے عمل میں امداد کرتی ہے۔ یہ زبردست جراثیم کش اور دافع عفونت ہے۔ جس کی وجہ سے خوراک کے انہضام کے دوران میں پیدا ہونے والے جراثیم کم ہوتے رہتے ہیں۔ صفرا بارہ انگشتی آنت میں داخل ہو کر ایک قسم کی خراش پیدا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں بھوک کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ صفرا ملین کا کام کرتا ہے۔ اب غذا ہضم ہو جاتی ہے۔ اور امعاء کی حرکت دودیہ سے وہ ہضم شدہ غذا آہستہ آہستہ آگے کو جاتی ہے۔ غذا کے منہضم اجزاء جلد جلد امعاء کی لعابدار جھلی کے غدود جاذبہ کے ذریعہ جذب ہوتے رہتے ہیں۔ اور غیر منہضم اور ناقابل حل اجزاء فضلہ کی صورت میں مبرز کی طرف چلے جاتے ہیں۔

معدہ اور آنتوں کے امراض

ورمِ معدہ

معدہ کی شدید سوجن   ورمِ معدہ شدید   ایکیوٹ گیسٹرائی ٹس

(Acute Gastritis)

اس مرض میں معدہ کی اندرونی لعابدار جھلی (میوکس ممبرین) متورم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے بکثرت سفید رنگ کی غلیظ رطوبت رستی رہتی ہے اور کہیں کہیں اس پر چھوٹے چھوٹے زخم بھی پڑ جاتے ہیں۔ جن سے خون نکلتا ہے۔

اسبابِ مرض — زیادہ کھانا۔ باسی ثقیل اور بدبودار غذا کھانا۔ زیادہ مصالحہ دار غذا کھانا۔ زیادہ میٹھی یا ترش چیز کھانا۔ کچے۔ گلے

سڑے پھل یا سبزیاں کھانا۔ سخت ریشہ دار گوشت اور خراب قسم کی مچھلی کھانا تیز شراب پینا۔ نقرس یا وجع مفاصل کی سمیت۔ دل۔ جگر یا گردہ کا کوئی عارضہ سرخ بخار۔ خسرہ۔ قروح معدہ۔ سرطان معدہ۔ سل معدہ وغیرہ۔

علاماتِ مرض اگر ورم زیادہ شدید نہ ہو تو پیٹ میں گرانی اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ دل گھٹتا اور جی متلاتا ہے۔ تھوک زیادہ آتا ہے۔ بعض اوقات منہ سے ترش پانی نکلتا ہے اور ڈکار آتے ہیں۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ پیشاب کم آتا ہے سر درد کرتا ہے اور کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔

اگر ورم شدید ہو تو علامات بھی شدید ہوتی ہیں۔ ۱۰۳ درجے کا بخار ہوتا ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ بار بار جی متلاتا اور قے آتی ہے۔ قے میں غیر منہضم غذا نکلتی ہے۔ پھر بلغم خارج ہوتی ہے جو کبھی خون آمیز ہوتی ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔ پیاس شدت کی لگتی ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ اور فمِ معدہ پر دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب میں رسوب کی کثرت ہوتی ہے۔ دل ڈوبا جاتا ہے۔ بچوں کے ورم کے انتڑیوں کی طرف بڑھ جانے سے اکثر دست آنے لگتے ہیں اور پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے۔ صفرا کی نالی متورم ہو جانے سے خفیف یرقان بھی ہو جایا کرتا ہے۔

طبی علاج (۱) ابتدا میں رسوت۔ صندل۔ گل سرخ۔ گل ارمنی ہر ایک ۶ ماشہ کوہ ۵ تولہ کو پانی میں پیس کر مقام معدہ پر نیم گرم ضماد کریں۔

(۲) دواء المسک معتدل ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے بادیان ۵ ماشہ۔ مویز منقیٰ ۹ دانہ عنب الثعلب ۳ ماشہ۔ عرق بادیان ۲ تولہ۔ عرق برنجاسف ۲ تولہ میں شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

(۳) گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ بیخ کاسنی۔ بادیان ہر ایک ۷ ماشہ گاؤزبان۔ عنب الثعلب ہر ایک ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر صبح کو استعمال کرائیں۔

(۴) اگر ورم معدہ کی وجہ سے معدہ میں زخم ہو گیا ہو تو رال۔ گوند کیکر ہم وزن کی گولی بقدر ۴ رتی (دو نوں) وقت کھلائیں۔

۵۔ یا گلنار فارسی۔ دم الاخوین۔ گل ارمنی۔ کہربا۔ کندر ہر ایک ۲ ماشہ

باریک سفوف بنا کر بقدر ۳ ماشہ ہمراہ گلاب کھلائیں۔

(۶) نیز مریض کو شہد ۴ تولہ پانی ۱۵ تولہ میں جوش دے کر صاف کر کے نیم گرم پلائیں۔ تاکہ مریض کے معدہ کا زخم پاک و صاف ہو جائے۔

ابتدائے مرض میں دونوں شانوں کے درمیان سینگیاں کھچوانا مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج شدید صورتوں میں مریض کو دو ایک روز کسی قسم کی غذا نہ دیں پیاس کو تسکین دینے کے لئے تھوڑی سی برف چوسنے کو دیں۔ یا سوڈا واٹر یا سرد پانی گھونٹ گھونٹ پینے کو دیں۔ اگر مریض بہت کمزور ہو تو بذریعہ حقنہ غذائی اس کی پرورش کریں۔ اگر مرض خفیف ہو تو دودھ اور سوڈا واٹر برف سے ٹھنڈا کر کے پلا سکتے ہیں۔ رفع درد کے لئے مقام درد پر جوشاندہ پوست سے ٹکور کریں۔ یا گرم پانی کی بوتل سے سینک کریں۔ یا گرم گرم پلٹس باندھیں۔ اگر شدید درد ہو تو ٹنکچر اوپیم ۵ - ۵ قطرے سرد پانی ایک ایک گھونٹ ملا کر دیں۔ یا مارفیا ½ گرین کی پچکاری کریں۔ اگر قبض ہو۔ سڈلز پوڈر ایک خوراک دیں۔ اگر قے آتی ہو تو ٹنکچر آئی پی کو انا ۴ ڈرام پاؤ بھر گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔ ورم کو دور کرنے کے لئے ذیل کا نسخہ دیں۔

بسمتھ سیلی سلیٹ	۳۰ گرین
ایکسٹریکٹ اوپیائی	۲ گرین
ایسڈ ہائیڈروسیانک ڈل	۱۲ بوند
سوڈا بائی کارب	۱ ڈرام
میوسیلج ٹریگاکنتھ	۱ اونس
ایکوا	۶ اونس

سب کو ملائیں اور ایک اونس ہر چوتھے گھنٹے دیں۔

جدید ترین علاج حملہ مرض کے دوران میں کلورے ٹون کیپ شولز یا ٹاکا ڈائسٹس (Taka DiastasE) دیں۔

بعد میں سیال اغذیہ دیں۔ اور بطور دوا ایسٹرا لکا ٹاکا زائم (Takazyme) وغیرہ دیں۔ قبض کشائی کا خیال رکھیں۔ اس مقصد کے لئے ایمے رول الیوفن بلیز۔ کاس ایوک (Casavac) وغیرہ دیں۔ تیز، چرپری اور مصالحہ دار اغذیہ سے پرہیز کریں۔

غذا غذا لطیف۔ ہلکی اور زود ہضم دیں۔ آش جو۔ چوزہ و مرغ کا شوربا نرم کھچڑی۔ دودھ اور فالودہ دیں۔ ترش اشیاء اور مصالحہ جات سے پرہیز کریں۔

معدہ کا پھوڑا

معدہ کا پھوڑا دبیلۃ المعدہ ایکیوٹ سپوریٹو گیسٹرائٹس

(Acute Suppurative Gastritis)

معدہ کے زخم تقرح معدہ گیسٹرک السرز

(Gastric Ulcers)

معدے کا پھوڑا معدے کے گرم اورام سے پیدا ہوتا ہے۔ جب ان اورام میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ یہ اورام عام طور پر عفونتی بخاروں مثلاً پرسوت وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں لگا ہے سنکھیا۔ دارچکنا وغیرہ کے کھانے سے بھی ورم ہو کر پیپ بن جاتی ہے۔

اسبابِ مرض عفونتی بخار مثلاً پرسوت وغیرہ۔ شدید سمی ورم معدہ

علاماتِ مرض معدے میں شدید درد ہوتا ہے۔ قئیں آتی ہیں۔ اور عموماً دست بھی آتے ہیں۔ بخار اور ہذیان ہوتا ہے۔ اگر پھوڑا پھوٹ کر پیپ خارج ہو جائے تو مریض بچ جاتا ہے۔ ورنہ مریض اکثر بے ہوش ہو کر مر جاتا ہے۔

طبی علاج معدے کو کامل آرام دیں۔ چند روز تک کوئی غذا کھانے کو نہ دیں اور بذریعہ حقنہ غذائی مریض کی پرورش کرتے رہیں۔ پیاس کی شدت کو رفع کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا آب سرد پلاتے رہیں۔ معدے کو پیپ سے صاف کرنے کے لئے ماء العسل یا آش جو پلائیں۔ اور یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ کندر۔ دم الاخوین۔ کہربا۔ گل ارمنی ہر ایک ۲ ماشہ۔ ان کو پیس کر شربت خشخاش ۲ تولہ ملا کر چٹائیں۔ اور اوپر سے گلاب ۷ تولہ اور شربت مورد ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یہ قرص خاص طور پر مفید ہیں:۔

نسخہ:۔ خشخاش ۷ ماشہ۔ گوند کیکر۔ کتیرا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ

گلنار - گل سرخ - حب الآس - عصارہ ریش برگد - کہربا - اقاقیا - زعفران ہر ایک ۲۰ رتی - سب دواؤں کو کوٹ چھان کر آب سماق سے قرص بنائیں - آب سرد میں کسی قدر لعاب اسبغول ملاکر ۴ ماشہ کی مقدار میں یہ قرص کھلائیں -

ڈاکٹری علاج درد کو دُور کرنے اور زخم کو مندمل کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں :-

ارجنٹائی نائٹراس	½ گرین
ٹنکچر اوپیائی	۱۰ بوند
ایکوا اینی سائی	۱.۰ اونس

سب کو ملا کر کھانے سے کچھ دیر بعد دونوں وقت دیں - اگر درد بہت زیادہ ہو یا خون آتا ہو تو افیون اور بسمتھ ملا کر دیں - یہ خیال رہے کہ بسمتھ کے استعمال سے پاخانہ سیاہ رنگ کا آتا ہے - اس لئے اُسے خون آمیز براز نہ سمجھ لیں -

غذا چند روز غذا نہ دیں - اس کے بعد آش جو - ماء العسل - پتلا اراروٹ - ساگودانہ - آب انار - آب سنگترہ - سفیدی بیضہ یخنی حقنہ غذائی کے ذریعہ دیں - پھر کچھ دن بعد یہی غذائیں منہ کے راستہ دیں مگر انہیں بہت سرد کر لیا کریں -

سرطان معدہ

سرطان معدہ   سرطان المعدہ   کینسر آف دی سٹامک

(Cancer of the Stomach)

اسباب مرض یہ مرض عام طور پر چالیس برس کے بعد رونما ہوتا ہے - وراثت اور معدے کی پرانی سوزش اس کے اسباب مویدہ ہیں - یہ مرض عورتوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے -

علامات مرض مقام معدہ پر برچھی چبھنے کا سا درد محسوس ہوتا ہے - کھانے کے بعد بے چینی اور درد زیادہ ہو جاتا ہے - دبانے سے بھی درد بڑھ جاتا ہے - قے میں اکثر خون اور سرطان کے ٹکڑے ہوتے ہیں - مریض روز بروز کمزور ہوتا چلا جاتا ہے -

علاج یہ مرض لا علاج ہے تاہم مریض کو لطیف اور زود ہضم غذا مثلاً

آش جو۔ دودھ ۔یخنی ۔شوربا وغیرہ دیں۔ یہ نسخہ کسی قدر مفید ہے:۔

ایسڈ کاربالک	۱۶ بوند
بسمتھ سب نائٹراس	۴ ڈرام
ایکوا کلوروفارم	۳ فلوئڈ اونس

ان کو ملا کر اس میں سے ایک ڈرام دن میں دو تین بار غذا سے پہلے دیں۔

ٹیکے سے علاج سپاسملجین (Spasmalcgin) ایک امپول کا ٹیکہ کریں ایمے ٹین ہائیڈروکلورز۔ (Emetine Hydrohlor) ½ گرین کا ٹیکہ کریں۔ مارفیا اٹروپین (Morphia Atropin) ایک امپول کا ٹیکہ کریں۔

خونی قے

خونی قے — قے الدم — ہیمے ٹی مے سس (Haematemesis)

اس مرض میں مریض خون کی قے کرتا ہے۔ یہ کوئی خاص مرض نہیں ہے بلکہ بعض دوسرے مرضی حالات کی ایک علامت ہے۔

اسباب مرض امراض معدہ مثلاً ورم معدہ یا قروح معدہ یا سرطان معدہ وغیرہ۔ ہزال الکبد۔ نکسیر۔ بواسیر۔ حیض کا خون بند ہو جانا اسکربوط۔

علامات مرض مقام معدہ پر برچھی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ کبھی صرف جلن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی خون شدت کی قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ اور کبھی صرف اُچھو کے ساتھ آتا ہے۔ خون کبھی رقیق کبھی غلیظ ہوتا ہے۔ کبھی کفدار غذا سے ملا ہوا اور کبھی خالص ہوتا ہے۔ کبھی مقدار میں کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے مریض کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

فروق الامراض قے الدم اور نفث الدم میں فرق کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ نفث الدم میں کفدار خون ہمیشہ کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا

ہے۔ اور کھانسی کے بعد خون آمیز بلغم بھی نکلتا رہتا ہے۔ سینہ میں درد اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن قئے الدم میں خون ہمیشہ قے یا اُچھو کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ اور مقام معدہ میں بے چینی محسوس ہوتی ہے۔

طبّی علاج مریض کو غذا نہ دیں۔ صرف برف کے ٹکڑے چسائیں اور نم معدہ پر برف کی تھیلی رکھیں۔ (۱) اقاقیا۔ زردرد۔ گل ارمنی گلنار فارسی۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ افیون ½ ۱ ماشہ۔ بزرالبنج۔ گوند کیکر ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو پیس کر لعاب اسبغول ۳ ماشہ میں ملا کر بقدر ۳ ماشہ کھلائیں اوپر سے شربت انجبار ۲ تولہ عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ میں ملا کر پلائیں (۲) اقاقیا گلنار۔ صندل سرخ۔ صندل سفید ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو پانی میں پیس کر معدہ پر لیپ کریں (۳) دم الاخوین۔ کندر۔ گل ارمنی۔ گلنار فارسی۔ گوند کیکر ہر ایک ایک ماشہ۔ پیس کر رُب بہی ایک تولہ میں ملا کر بار بار چٹائیں (۴) کہربا شمعی۔ دم الاخوین۔ طباشیر۔ حب الآس ہر ایک ۳ ماشہ۔ بیخ انجبار نشاستہ بریاں ہر ایک ۹ ماشہ لعاب بہدانہ کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور پانچ پانچ گولیاں صبح وشام دیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔ جب خونی قے آئے۔ تو مریض کو فوراً چت لٹائیں۔ اور اُسے بالکل حرکت نہ کرنے دیں۔ اور اُسے ایک دو روز تک اور شدید حالات میں چند روز تک منہ کے راستے کوئی غذا نہ دیں۔ تاکہ معدہ کو آرام ملے۔ غذا بذریعہ حقنہ غذائی دیں۔ برف کے ٹکڑے چسائیں۔ برف کی تھیلی مقام معدہ پر رکھیں۔ اگر مریض زیادہ بے چین ہو تو ¼ گرین مارفیا کی جلدی پچکاری کریں۔ اگر خون بہت خارج ہو گیا ہو تو سیلائن سولیوشن کا حقنہ کریں۔ اور ایفیڈرا ۳۰ قطرے کی جلدی پچکاری کریں۔

خون کے بند کرنے کے لیے کیلسیم لیکٹیٹ ۳۰ گرین کو ۳ اونس پانی میں ملا کر حقنہ کریں۔ اور ہیزلین ۳۰ بوند ایک اونس سرد پانی میں ملا کر دو دو گھنٹے کے بعد تین مرتبہ دیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو یہ نسخہ دیں:۔

پلمبائی ایسی ٹیٹس	ا ڈرام
ایسیٹک ایسڈ ڈائی لیوٹ	۳ ڈرام

لائیکوار۔ مارفینی ایسی ٹےٹس — انفلوئیڈ ڈرام

ایکوا — ۶ اونس

سب کو ملائیں اور دو دو گھنٹے بعد نصف اونس تین چار مرتبہ پلائیں

جب بار بار خونی قے آئے تو ہیموپلاسٹین (پارک ڈیوس) دو سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ اگر بہت زیادہ مقدار میں خون آکر مریض بے ہوش ہو جائے تو بطور عارضی علاج پیچوٹرین نصف سی سی کی جلدی پچکاری کریں۔

غذا جب تک خون جاری ہو غذا نہ دیں۔ البتہ آب انار دے سکتے ہیں اگر زیادہ ضعف ہو جائے تو حقنہ غذائی کے ذریعہ آش جو۔ پتلا ارا روٹ۔ دودھ۔ سوڈا یا چونے کا پانی ملا ہوا پہنچائیں۔ افاقہ ہونے پر چاول جو کے ستو۔ پتلی کھچڑی وغیرہ دیں۔

پرہیز مریض کو گرم اور تیز چیزیں کھانے۔ دھوپ اور گرمی میں چلنے پھرنے غم وغصہ۔ حرکات شدیدہ۔ جماع۔ شراب وکباب سے پرہیز کرائیں قے الدم کے مریض کے لئے چائے نوشی اور حمام میں جانا بھی نقصان دہ ہے

بدہضمی

بدہضمی	سوء ہضم	ڈس پپ سیا
		(Dyspepsia)
ہضم کی خرابی	فساد ہضم	انڈائی جس شن
		(Indijestion)

اس مرض میں معدے کے فعل ہضم میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی ساخت میں کسی قسم کی خرابی رونما نہیں ہوتی۔

اسباب مرض کھانے پینے میں بے اعتدالی۔ غذا کو اچھی طرح نہ چبانا۔ ایک ہی قسم کی غذا عرصہ تک کھاتے رہنا۔ مصالحہ دار اغذیہ کا کثرت استعمال۔ خوراک کے ساتھ زیادہ پانی پینا۔ جگر۔ لبلبہ اور آنتوں کی رطوبات کا نقص یا کم وبیش ہو جانا۔ گیسٹرک جوس اور پیپسین کا کم وبیش پیدا ہونا۔ رطوبت صفرا وغیرہ کے خواص میں خرابی آجانا۔ معدے اور آنتوں کی قوت ماسکہ و دافعہ میں نقص آجانا۔ مسکرات ومحرکات کا کثرت استعمال۔ کثرت مطالعہ۔ ورزش

نہ کرنا ۔ رنج و غم ۔ فکر و تردد ۔ خون کی خرابی ۔ وجع مفاصل ۔ نقرس ۔ کمزوری خون قبض ۔ دانتوں کی خرابی وغیرہ

اقسامِ مرض اس مرض کی دو قسمیں ہیں ۔ ۱ ۔ ایکیوٹ (Acute) یعنی شدید ۲ ۔ کرانک یعنی مزمن ۔ مزمن کی پھر تین قسمیں ہیں ۔ (ا) ۔ اٹونک ڈس پپ سیا ۔ وہ بدہضمی جو ضعف معدہ وغیرہ کی وجہ سے ہو (ب) اری ٹے ٹو ڈس پپ سیا ۔ وہ بدہضمی جو خراش یا مزمن سوزش معدہ سے ہو (ج) نروس ڈس پپ سیا ۔ وہ بدہضمی جو عصبی خرابی کی وجہ سے ہو ۔

علاماتِ مرض مختلف حالات میں مختلف علامات ہوا کرتی ہیں ۔ چنانچہ اگر یہ شکایت حرارت کی وجہ سے ہو ۔ تو پاخانہ سخت بدبودار ہوتا ہے ۔ بدبودار ۔ نیز ۔ جلی ہوئی ڈکاریں آتی ہیں ۔ اگر سردی باعث مرض ہو تو پسلیوں کے سروں کے پاس تناؤ کا احساس ہوتا ہے ۔ معدے میں جلن ہوتی ہے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں ۔ متلی ہوتی ہے ۔ اگر ضعف معدہ سے ہو تو بھوک کم ہو جاتی ہے ۔ یا مر جاتی ہے ۔ کھانے کے بعد کوڑی کے مقام پر درد محسوس ہوتا ہے ۔ انگڑائیاں اور جمائیاں آنے لگتی ہیں ۔ بعض اوقات متلی اور قے ہو جاتی ہے ۔ پرانی بدہضمی میں بھوک عموماً کم ہو جاتی ہے ۔ فم معدہ پر گرانی اور ہلکا ہلکا درد ہوتا رہتا ہے ۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے ۔ کھاری ڈکاریں آتی ہیں ۔ جی متلاتا اور ابکائیاں آتی ہیں ۔ گاہے قبض ہو جاتی ہے ۔ یا دست آنے لگتے ہیں ۔ چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے ۔ اور مریض کمزور ہوتا چلا جاتا ہے وغیرہ ۔

اٹونک ڈس پپ سیا میں غذا سے نفرت ہو جاتی ہے ۔ منہ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے ۔ طبیعت گری گری سی رہتی ہے ۔ کبھی سر میں درد ہوتا ہے اور دل دھڑکتا ہے ۔

اری ٹے ٹو ڈس پپ سیا (Irritative Dyspepsia) میں معدہ میں درد اور جلن کی شکایت ہوتی ہے ۔ مقام معدہ کو دبانے سے درد ہوتا ہے ۔ بدبودار ڈکار آتے ہیں ۔ کبھی حلق میں خراش ہوتی ہے اور کبھی چھالے پڑ جاتے ہیں ۔ ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیاں جلتی رہتی ہیں ۔

نروس ڈس پیپسیا (Nervous Dyspepsia) میں کھانے کے بعد پیٹ میں درد اور قراقر ہونے لگتا ہے۔ اور دست آتے ہیں۔ جس سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔ غذا زود ہضم اور لطیف کھائیں۔ غذا کو خوب چبا کر کھائیں۔ تاکہ دانتوں کا کام آنتوں کو نہ کرنا پڑے۔ مرغن اور ثقیل غذائیں نہ کھائیں۔ باسی غذائیں بھی نہ کھائی جائیں۔ شراب وغیرہ سے پرہیز کیا جائے۔

اگر معدے میں ترشی زیادہ ہو۔ جس سے ترش ڈکاریں آتی ہوں اور سینہ جلتا ہو تو غذا کے تین گھنٹہ بعد نصف گلاس آب نیم گرم پئیں۔ اور اس کے بعد گل قند ۲ تولہ اور مصطگی ۳ ماشہ ملا کر دیں۔ یا جوارش طباشیر دیں۔ نسخہ یہ ہے:۔

گل سرخ۔ آملہ۔ طباشیر۔ صندل سفید۔ کشنیز خشک ہر ایک ۲ تولہ۔ پوست ترنج۔ سماق۔ حب الآس۔ مصطگی ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ کافور قیصوری ۴ ماشہ رُب بہی تمام دواؤں سے سہ چند۔ تمام دواؤں کو کوٹ لیں۔ اب رُب بہی کا گلاب اور عرق بادیان میں قوام کر کے پھر سب دواؤں کو ملا کر جوارش بنا لیں۔ خوراک ۷ ماشہ۔

ترشی معدہ کے ساتھ اگر ضعف معدہ بھی عارض ہو تو یہ جوارش کھلائیں:۔

نسخہ:۔ پوست ترنج۔ پوست بیرون پستہ۔ مصطگی۔ برگ بادرنجبویہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ آملہ۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۲ تولہ۔ زعفران ۴ ماشہ۔ بار مشک و طالیسفر ہر ایک ۷ ماشہ۔ حسب معمول جوارش بنائیں۔ خوراک ۹ ماشہ کھانے کے دو گھنٹے بعد دیں۔

اگر ترشی کے علاوہ نفخ شکم بھی ہو تو جوارش کمونی ۷ ماشہ کھلا کر اوپر سے بادیان ۵ ماشہ۔ تخم کشوث ۵ ماشہ۔ عرق بادیان و عرق گلاب ہر ایک ۲ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر گل قند ۲ تولہ ملا کر کھلائیں۔

جب معدہ میں ترشی کم ہو اور اس سے کھٹی ڈکاریں آتی ہوں تو جوارش **عود کبریتی** مناسب مقدار میں دیں نسخہ یہ ہے:۔

زرنباد۔ جوز بوا۔ بسباسہ ۲ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد و بزرگ۔ پوست ترنج سادج۔ طباشیر۔ دارچینی ہر ایک ۳ ماشہ۔ گل سرخ ۷ ماشہ۔ عود ۱۰ ماشہ

سب دواؤں کو باریک پیس کر مصری کے قوام میں ملائیں۔ پھر آگ سے اُتار کر اس میں ۱½ ماشہ عرق گندھک ملا کر خوب ملائیں۔ نیز مشک اور عنبر بھی ۱½ ماشہ کی مقدار میں اضافہ کریں۔ ۵ یا ۷ ماشہ غذا کے بعد کھلائیں۔

درد شدید ہو تو جوارش کمونی کبیر ۷ ماشہ کھلا کر اوپر سے عرق بادیان ۲ تولہ شربت دینار ۲ تولہ پلائیں۔ آرام ہونے کے بعد انوشدارو لولوی ۵ ماشہ چند روز تک کھلائیں۔

نسخہ جوارش کمونی کبیر:۔ زیرہ سیاہ (مدبر بریاں) ۱۰ تولہ۔ فلفل سیاہ۔ زنجبیل ہر ایک پونے تین تولہ۔ برگ سداب سایہ میں خشک کئے ہوئے سلیخہ سیاہ۔ دارچینی۔ قرنفۃ الطیب۔ سنبل الطیب۔ حب بلسان مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ۔ بورہ ارمنی ۷ ماشہ۔ عسل مصفی سہ چند ہمہ ادویہ۔ دواؤں کو کوٹ چھان لیں۔ شہد کا قوام کر کے پہلے اس میں بورہ ارمنی داخل کر کے خوب ملائیں۔ پھر باقی دوائیں ملائیں۔ خوراک ۵ ماشہ۔

جب معدے میں پانی بھر آتا ہو تو جوارش مصطگی استعمال کریں۔ جب خرابی ہضم کے باعث تبخیر ہوتی ہو تو یہ سفوف استعمال کریں:۔

نسخہ:۔ بادیان۔ زنجبیل۔ دانہ ہیل کلاں۔ اصل السوس مقشر۔ فلفل سیاہ ہر ایک ایک تولہ۔ نمک لاہوری۔ نمک سیاہ۔ نوشادر ہر ایک ۶ ماشہ سب کو پیس کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۷ ماشہ۔ جب قے آتی ہو تو خمیرہ عود ترش یا جوارش تمر ہندی یا شربت زرشک یا حب زہر مہرہ دیں۔ قبض کی شکایت ہو تو مربہ ہلیلہ یا حب ایارج دیں۔ ضعف معدہ کے ساتھ بواسیر بھی ہو تو معجون خبث الحدید دیں۔ جب بھوک نہ لگتی ہو تو جوارش آملہ کا استعمال کریں۔

بچوں کے لئے یہ دوا نہایت مناسب ہے۔ **نسخہ:**۔ نرکچور۔ نوشادر فلفل سیاہ ہر ایک ایک ماشہ۔ پودینہ ۳ ماشہ۔ سفوف بنالیں۔ خوراک ۳ رتی۔

بچوں کے دستوں کے لئے یہ نسخہ مفید ہے:۔

نسخہ:۔ گل ببول۔ انار کی کلی۔ زیرہ سفید ہم وزن لے کر سفوف بنائیں ۷ رتی کی مقدار میں عرق سونف کے ساتھ دیں۔

ڈاکٹری علاج | دوا کی نسبت غذا کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

اگر معدہ میں ترشی پیدا ہونے کی وجہ سے ترش ڈکاریں آئیں تو یہ نسخہ دیں

سوڈا بائی کارب	۱۰ گرین
سپرٹ امونیا ایرومٹیک	۳۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۳۰ بوند
ٹنکچر ریہابی کمپونڈ	۳۰ بوند
ٹنکچر نکس وامیکا	۵ بوند
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک صبح و شام یا غذا کے ایک دو گھنٹہ بعد دیں۔ اگر بدبودار یا کھاری ڈکاریں آئیں اور کھانا ہضم نہ ہو تو یہ نسخہ مفید ہے۔

ایسڈ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ڈل	۱۰ بوند
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ	۳۰ بوند
ٹنکچر جنشن کمپوزیٹا	۳۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ بوند
ایکوا منتھاپپ تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک کھانے کے نصف گھنٹہ بعد پلائیں۔ بوڑھوں کے لئے یہی نسخہ معدے کی ترشی کی زیادتی میں غذا سے ۱۵ منٹ قبل دیتے ہیں۔ اگر بدہضمی کے ساتھ ساتھ جی بھی متلاتا ہو تو سلفیٹ آف زنک یا ابی کے کوانا وغیرہ پانی میں ملا کر پلائیں تاکہ قے ہو کر معدہ صاف ہو جائے۔ اگر معدہ کی ترشی کم ہو گئی ہو۔ تو سلفیورک ایسڈ ڈائی لیوٹ کے چند قطرے پانی میں ملا کر پلائیں۔

ذیل کا نسخہ تقویت معدہ کے لئے بے نظیر ہے۔ آنتوں کے اعصاب کو تحریک پہنچا کر ان کی تحریک و دودیہ کو تیز کرتا ہے۔

لائیکوار سٹرکینن ہائیڈرو کلورائیڈ	۲ بوند
ڈائی لیوٹ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ایسڈ	۱۵ بوند
کلوروفارم واٹر	½ اونس
پانی تا	۲ اونس

سب کو ملا کر دو خوراکیں بنائیں اور صبح و شام استعمال کرائیں۔

سوء ہضم نفاخی میں ذیل کا نسخہ دیں :-

بائی کاربونیٹ آف سوڈا	۲۰ گرین
اسپرٹ امونیا ایرومیٹک	۲۰ بوند
سپرٹ آف کلوروفارم	۵ بوند
ٹنکچر آف جنجر	۱۰ بوند
پیپرمنٹ واٹر تا	۱ اونس

ضعف معدہ کے لئے پے پین ۔ پیپ سین اور بیرن مفید دوائیں ہیں۔ لیکن پیپ سین کو کھاری دوا کے ساتھ استعمال نہ کریں۔

غذا شدید صورتوں میں غذا بالکل نہ دیں۔ اگر مرض خفیف ہو تو زود ہضم اور ہلکی غذائیں کھلائیں۔

پرہیز۔ ثقیل۔ بادی اور دیر ہضم غذائیں بالکل نہ کھائیں۔

دردِ معدہ

دردِ معدہ	وجع المعدہ	گیسٹرلیجیا (Gastragia)
پیٹ کا درد	وجع الفواد	کارڈی الجیا (Cardialgia)

اس مرض میں معدے کے مقام پر درد ہوتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض عورتوں کو جوانی میں یا سن یاس میں جسمی کمزوری یا مرض بادگولہ کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ بدہضمی۔ کثرت چائے نوشی و تمباکو نوشی۔ سستی و کاہلی۔ فکر و تردد۔ کثرت محنت دماغی ملیریائی زہر۔ نقرس وغیرہ بھی اس کے اسباب میں شمار ہوتے ہیں۔

علامات مرض کوڑی کے مقام پر تیز قسم کا درد اور جلن محسوس ہوتی ہے جسے دبانے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ درد خلوئے معدہ میں ہوا کرتا ہے۔ اور کھانا کھانے کے بعد اس میں کمی ہو جاتی ہے گاہے اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔ پیٹ میں نفخ۔ قراقر اور جلن کی شکایت ہوتی ہے۔ ڈکاریں آتی ہیں۔ جی متلاتا ہے اور اکثر قے ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے

ساتھ معدے کے عضلات میں اینٹھن ہو تو اس وقت درد نہایت شدید اور تزہبی قسم کا ہوتا ہے۔ جس سے مریض بے تاب ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اگر درد خفیف ہو تو (۱) سوڈا واٹر نمک ڈال کر پلائیں۔ یا جوارش کمونی ۵ ماشہ ہمراہ عرق سونف دیں (۲) جوارش کمونی ۷ ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان۔ شیرہ تخم کثوث۔ شیرہ انیسون ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں پیس کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

(۳) نمک سیاہ ۵ تولہ۔ نوشادر ساڑھے تین تولہ۔ نمک خوردنی ۵ تولہ۔ نمک لاہوری ۵ تولہ۔ شورہ قلمی ساڑھے تین تولہ۔ زنجبیل سوا تولہ۔ کف دریا ۲ تولہ۔ فلفل سیاہ سوا تولہ۔ دار فلفل سوا تولہ۔ جوا کھار ۲ تولہ۔ جوزبوا ۵ ماشہ بسباسہ ۵ ماشہ سفوف بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ۔

(۴) شدت درد کی حالت میں سنا مکی۔ گل سرخ۔ بادیان ہر ایک ۹ ماشہ گل قند ۴ تولہ۔ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے میگنیشیا سلفیٹ ایک تولہ ملا کر پلائیں۔ یہ قرص معدہ کو تقویت دیتے ہیں:۔

۵۔ **قرص مقوی معدہ:۔** انیسون۔ تخم کرفس ہر ایک ۵ ماشہ۔ افسنتین ۱۰ ماشہ۔ سلیخہ ۲۰ ماشہ۔ فلفل۔ جند۔ افیون ہر ایک ½ ۲ ماشہ۔ قرص بنالیں خوراک ایک ماشہ۔

(۶) ہلیلہ سیاہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ کمون۔ فلفل۔ دار فلفل۔ دارچینی۔ شقاقل۔ وج اسارون۔ خولنجان برابر وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور گھی سے چرب کر کے دو چند شہد کے ساتھ معجون بنالیں۔ خوراک ۳ ماشہ۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا مناسب علاج کریں۔ نفخ شکم اور بدہضمی سے ہو تو یہ نسخہ دیں:۔

بائی کاربونیٹ آف سوڈیم	۲۰ گرین
ایرومیٹک سپرٹ آف امونیا	۱۵ بوند
ٹنکچر جنجر	۱۰ بوند
پیپرمنٹ واٹر تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کرائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے:۔

لائیکوار بسمتھ ایٹ ایمونیا سائٹراس	۲ ڈرام
ٹنکچر نکس وامیکا	۱ ڈرام
ٹنکچر آرنشیائی	۱½ ڈرام
سیرپ سمپل	۱ اونس
ایکوا کلوروفارم	۶ اونس

ایک چمچہ خوردنی کھانا کھانے کے بعد پانی میں ڈال کر دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

سوڈا بائی کارب	۱۵ گرین
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	۳۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ بوند
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک درد شروع ہوتے ہی دیں۔ اگر ضرورت ہو تو پھر تین گھنٹے بعد دیں۔ شدید درد معدہ میں یہ نسخہ مفید ہے:-

بسموتھائی کاربوناس	۱۰ گرین
پلورٹریگے کنتھ	۴ گرین
ایسڈ ہائیڈروسیانک	۳ بوند
لائیکوار مارفین ہائیڈروکلور	۱۰ بوند
ایکوا کلوروفارم تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک فوراً پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو چار یا چھ گھنٹے بعد پھر پلائیں۔
شدید درد میں یہ نسخہ مفید ہے:-

ایسڈ ہائیڈروسیانک ڈل	۱ بوند
لائیکوار اوپیائی سڈیٹو	۸ بوند
ایکوا اسینے مومائی	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر چار گھنٹے کے بعد دیں۔

غذا درد کو آرام آجانے کے بعد ایک وقت ہی غذا کھائیں۔ ہلکی غذائیں استعمال کریں۔

پرہیز نفاخ۔ ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔

قے

قے	قے	وامے ٹنگ	(Vomitting)
متلی	تہوّع	ریچنگ	(Retching)

اس مرض میں معدہ کی حرکت سے اس کے اندر کی اشیاء جزوی یا کلی طور پر واپس لوٹ کر منہ کے راستے باہر نکل جاتی ہیں۔ اگر معدے کی اشیا خارج نہ ہوں تو اسے تہوّع کہیں گے۔

اسبابِ مرض یہ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں۔ بلکہ بعض امراض کی علامت ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:۔

۱۔ معدہ میں خراش یا سوزش یا قروح یا تشنج کا ہونا۔ یا معدہ کا دب جانا۔ یا اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ یا نامناسب غذا کا استعمال۔ یا اُسے چکھنا۔ کبھی زور کی کھانسی سے بھی قے آجایا کرتی ہے۔

۲۔ دردِ گردہ۔ دردِ جگر۔ رحم کے بعض امراض۔

۳۔ بعض امراض دماغی مثلاً دماغ یا اس کے پردوں کی سوزش۔ دماغ پر چوٹ لگنا۔ دماغ کا ہل جانا۔ دماغ کا چکرانا۔

۴۔ بعض قسم کی زہروں مثلاً شراب۔ افیون۔ تمباکو۔ کلوروفارم۔ ٹارٹار ایمی ٹک وغیرہ خون میں مل جاتی ہیں۔ جس سے دماغ کو تحریک ہو کر قئیں آنے لگتی ہیں۔ سنکھیا سے بھی قے آیا کرتی ہے۔

۵۔ مرض فتق میں انتڑی کے پھنس جانے سے شدید قئیں آیا کرتی ہیں۔

تشخیص الامراض معدہ کی قے اور دماغی قے میں فرق کرنا نہایت ضروری ہے۔ معدہ کی قے میں پہلے جی متلاتا پھر قئیں آتی ہیں اور قے ہو چکنے کے بعد طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے۔ لیکن کسی قدر کمزوری محسوس ہوا کرتی ہے۔ اس کے برعکس دماغی قے میں قے آنے سے پہلے جی نہیں متلاتا بلکہ اکثر خالی معدے ابکائیاں آیا کرتی ہیں۔ اور قے آچکنے کے بعد کمزوری محسوس نہیں ہوتی اور افاقہ بھی نہیں ہوتا۔

طبی علاج اگر فسادِ غذا سے قے آئے تو صرف گرم پانی سے یا گرم پانی میں ایک دو تولہ نمک ملا کر خوب قئیں کرائیں۔ تاکہ معدہ صاف ہو جائے اور

پھر اگر گرمی کا موسم ہو تو شربت انار یا شربت لیموں یا شربت نارنج ۲ تولہ پانچ سات تولہ گلاب میں ملا کر اور اُسے برف سے ٹھنڈا کر کے گھونٹ گھونٹ پلائیں سردی کے موسم میں قے کے بعد گھبراہٹ محسوس ہو تو مصطگی ۲ ماشہ کے ہمراہ شربت انار منعنع ۲ تولہ اور عرق پودینہ ۵ تولہ میں ملا کر دیں۔ یا شربت پودینہ استعمال کرائیں۔ قے کے بعد مریض کو سو جانا چاہیے۔

اگر اس کا سبب زیادتی صفرا ہو۔ تو زرشک۔ آملہ۔ منقیٰ ہر ایک ۲ ماشہ سماق۔ بنسلوچن۔ پوست ترنج۔ پوست بیرون پستہ۔ صندل سفید ہر ایک ایک ماشہ گلاب اور سرکہ میں پیس کر مقام فم معدہ پر لیپ کریں۔ اور زرشک۔ تخم خرفہ سیاہ تخم خیارین ہر ایک ۳ ماشہ۔ گلاب ۱۲ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

یہ لعوق بھی نہایت مفید ہے:۔ **نسخہ:** طباشیر۔ زرورد۔ کشنیز خشک سماق۔ انار دانہ بریاں ہر ایک ایک ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر شربت انار شیریں ایک تولہ ملا کر لعوق بنائیں اور چٹائیں۔

نسخہ دیگر:۔ زرشک۔ سماق۔ انار دانہ۔ پوست ترنج۔ دانہ ہیل ہر ایک ۲ ماشہ۔ باریک پیس کر سکنجبین لیموں ۲ تولہ میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیا کریں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے:۔ پودینہ خشک۔ مصطگی۔ دانہ ہیل۔ پوست ترنج عود غرقی۔ پوست بیرون پستہ ہر ایک ایک ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر جوارش مصطگی ۲ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو رفع کریں۔ اگر بد ہضمی سے قئیں آتی ہوں تو گرم پانی پی کر قے کریں۔ تاکہ معدہ ہلکا ہو جائے۔ اس کے بعد کچھ دیر تک کوئی چیز نہ کھائیں۔ جب شدت سے قئیں آتی ہوں۔ تو مریض کو آرام سے بستر میں لٹائیں۔ اور کچھ کھانے کو نہ دیں۔ اگر منہ خشک ہوتا ہو یا پیاس کی شدت ہو۔ تو مریض کو برف کا ٹکڑا چوسنے کے لئے دیں۔ یا سوڈا واٹر کے ساتھ ایک ڈرام بیف جوس ملا کر دیں۔

ایفروسنگ ڈرافٹ میں ہائیڈرو سیانک۔ ایسڈ ڈائی لیوٹ پانچ قطرے ملا کر دینا مفید ہے۔ جب کسی طرح قے بند نہ ہو تو سٹر کینن تھوڑی مقدار میں دیں

نم معدہ پر برف کی تھیلی رکھیں۔ اگر معدے کی خرابی سے قے آئے تو یہ نسخہ دیں:۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ ڈائی لیوٹ		۹ بوند
سوڈا بائی کارب		۳۰ گرین
ایکوا کلوروفارم	تا	۳ اونس

اس کی تین خوراکیں کر کے صبح سہ پہر اور شام کو دیں۔

اگر عصبی وجہ سے قے ہو تو یہ نسخہ دیں:۔

ایمونیا برومائیڈ		۱۰ گرین
سوڈا بائی کارب		۱۰ گرین
پانی		۱ اونس

ایسی ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے کے بعد دیں۔ تین خوراکیں کافی ہونگی۔

حاملہ کی قے میں یہ نسخہ دیں:۔

کوکین ہائیڈروکلورائیڈ		$\frac{1}{4}$ گرین
کلوروفارم		۱۰ بوند
کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈیمم		۳۰ بوند
ایکوا	تا	$1\frac{1}{2}$ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً دیں۔ اگر ضرورت ہو تو دو گھنٹے کے بعد ایک خوراک اور دیں۔

شدید قے میں سٹرکینین $\frac{1}{60}$ گرین اور ایٹروپین $\frac{1}{150}$ گرین یا مارفین $\frac{1}{4}$ گرین اور اٹروپین $\frac{1}{120}$ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔

سفری قے میں ایوومین (Avomine) ساختہ مے اینڈ بیکر نہایت مفید ہے۔ یہ دوا بچوں کو بھی استعمال کرائی جا سکتی ہے۔ کلورے ٹون (Chloretone) ساختہ پارک ڈیوس۔ ۱۰ گرین کی مقدار میں بذریعہ دہن دی جاتی ہے۔ مرک کمپنی اسی دوا کو کلوروبیوٹنل (Chloro Butanol) کے نام سے فروخت کرتی ہے سیروگول (Cerogol) بھی عمدہ دوا ہے۔

غذا جب زیادہ قئیں آتی ہوں تو مریض کو کسی قسم کی غذا نہ دیں۔ تخفیف ہو جانے پر دودھ سوڈا برف سے سرد کر کے تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

جب مرض کامل طور پر رفع ہوجائے تو آہستہ آہستہ لطیف اور زود ہضم غذا دیں لیکن چرب ۔ ثقیل اور نفاخ اغذیہ واشربہ سے پرہیز کریں ۔

اپھارہ

اپھارہ — نفخ شکم — فلے ٹونس (Flat uleace)

معدہ اور آنتوں اور کبھی جگر کے ضعف کی وجہ سے غذا ہضم نہیں ہوتی ہے اور غیر منہضم غذا سے ریاح پیدا ہوکر پیٹ پھول جاتا ہے ۔

اسباب مرض ضعف معدہ وامعا ۔ جگر اور رحم کے امراض ۔ محرقہ لطبنی نقرس نفاخ اور ثقیل اغذیہ کا استعمال ۔ کثرت چائے نوشی زیادہ بیٹھنا یا کھانے کے بعد سو جانا ۔

علامات مرض کھانا کھانے کے بعد یا ویسے ہی پیٹ پھول جاتا ہے اور پسلیوں اور پیٹ کے نیچے کھچاوٹ ہوتی ہے ۔ منہ سے تھوک آتی ہے ۔ کبھی ترش ڈکاریں آتی ہیں ۔ کبھی پیٹ میں قراقر ہوتا ہے ۔ اور دل دھڑکتا ہے ۔

طبی علاج سوڈا واٹر تھوڑا نمک ڈال کر پلائیں اور یہ نسخہ دیں ۔ بادیان ۵ ماشہ ۔ انیسون ۔ تخم کشوث ہر ایک ۳ ماشہ کا شیرہ ہمراہ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں کر شربت دینار ۲ تولہ ملا کر پلائیں ۔

سبوس گندم ۔ باجرہ ہر ایک ایک تولہ ۔ نمک طعام ۔ زیرہ سیاہ ۔ اجوائن ہر ایک ۶ ماشہ ۔ کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر گرم کر کے پیٹ کو ٹکور کریں ۔

زنجبیل ۴ ماشہ ۔ زیرہ سیاہ ۔ انیسون ۔ بادیان ۔ مصطگی ۔ کرادیہ ہر ایک ۶ ماشہ ۔ سفوف بنا کر بقدر ۳ ماشہ ہمراہ آب تازہ دیں ۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں ۔

نسخہ حب حلتیت :- ہینگ (حلتیت) سہاگہ بریاں ۔ پوست ہلیلہ زرد ۔ نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ ۔ زنجبیل ۲ ماشہ ۔ سب کو پیس کر عرق ادرک میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں ۔ ایک گولی پانی سے کھلائیں ۔ یا معجون نانخواہ ، ماشہ کھلائیں ۔ اور اوپر سے زنجبیل نیم کوفتہ ۶ ماشہ ۔ پودینہ خشک ۶ ماشہ ۔ فلفل سیاہ ۷ دانہ ۔ نوشادر ایک ماشہ ۔ گرم پانی میں بھگو کر نتھار کر صبح وشام پلائیں ۔

ڈاکٹری علاج ریاح کے اخراج کے لئے پیٹ کو گرم پانی کی بوتل سے سینکیں اولیم منتھوپٹی (روغن پودینہ) ۵ قطرے نصف اونس پانی میں ملا کر دیں۔ اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو یہ نسخہ دیں۔

سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک		۳۰ بوند
سپرٹ آف ایتھر		۲۰ بوند
ٹنکچر آف کارڈیم		۳۰ بوند
ٹنکچر آف جنجر		۱۵ بوند
آئل آف کیرولی		۲ بوند
پیپرمنٹ واٹر	تا	۱ اونس

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک پلائیں۔ دو تین گھنٹے بعد ایک اور خوراک دیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

سوڈا بائی کارب		۱۵ گرین
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک		۳۰ بوند
ٹنکچر کارڈکو		۳۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم		۳۰ بوند
واٹر	تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک پلائیں۔

غذا حالتِ مرض میں غذا نہ دیں۔ اس کے بعد زود ہضم اور ہلکی غذائیں دیں۔

پیاس کی شدت

پیاس کی شدت　　　عطشِ مفرط　　　پالی ڈپ سیا

(Polydipsia)

اسبابِ مرض گرم اشیاء کا کثرتِ استعمال۔ گرمی میں چلنا پھرنا۔ جگر اور گردوں کی حرارت۔ ذیابطیس۔ استسقاء اور قولنج وغیرہ۔

علاماتِ مرض پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ اور پانی پینے کے بعد معمولی سی تسکین ہو کر پھر پیاس محسوس ہونے لگتی ہے۔ منہ کا مزا نمکین

اور ترش ہوتا ہے۔ بھوک مر جاتی ہے۔

طبی علاج (۱) آلو بخارہ ۵ دانہ۔ زرشک ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

۲۔ دودھ اور سوڈا برف سے سرد کرکے پلائیں۔

۳۔ شربت گڑھل ۴ تولہ۔ عرق بید مشک ۴ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۸ تولہ میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کرکے پلائیں۔

۴۔ سکنجبین ۴ تولہ۔ گلاب ۵ تولہ ملا کر بار بار پلائیں۔

برف کے ٹکڑے چبائیں۔

گرم مصالحہ۔ سرخ مرچ۔ لہسن۔ مچھلی۔ انڈا۔ کباب و شراب سے پرہیز کرائیں۔

بھوک کا ہوکا

بھوک بہت لگنا جوعِ کلبی بولے میا (Bulimia)

اس مرض میں بھوک بار بار لگتی ہے۔

اسبابِ مرض طویل بخار۔ ذیابیطس۔ کرم امعاء۔ معدہ کی پرانی سوزش نزلی۔ کثرت جماع۔ ریاضت قوی۔

علاماتِ مرض بھوک بار بار لگتی ہے۔ اور تھوڑا کھانے سے گو بھوک دور ہو جاتی ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد پھر بھوک لگ اٹھتی ہے۔ مریض پژمردہ اور سست رہتا ہے۔ اور اسے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا اس کا دل ڈوبا جا رہا ہے۔

طبی علاج اصل سبب کو دور کریں۔ اور جوارش عود شیریں، ماشہ بعد از غذا دیں۔ نشاردی لولوی ۵ ماشہ کا استعمال بھی مفید ہے۔ مغز پستہ۔ مغز بادام۔ مغز چلغوزہ۔ مغز نارجیل۔ مغز چرونجی وغیرہ حسب ضرورت کھلائیں۔ مریض کو کامل آرام و سکون دیں۔ بطور دوا یہ نسخہ مفید ہے:۔

نسخہ:۔ عرق گاؤزبان و گلاب ہر ایک ۵ تولہ میں شربت انار ولایتی شربت بہی ہر ایک ۲ تولہ ملا کر صبح کو پلائیں۔ اور مصطگی۔ دانہ ہیل ہر ایک ۲ ماشہ پیس کر ، ماشہ انوشدارو لولوی علوی خانی میں ملا کر ہمراہ عرق ماء اللحم سادہ ۹ تولہ

استعمال کرائیں۔ کمزوری کی صورت میں دوار المسک معتدل ۵ ماشہ ہمراہ بار اللحم استعمال کرائیں۔

ڈاکٹری علاج چونکہ اس مرض کا سبب عام طور پر خراش معدہ ہوا کرتا ہے اس لئے بھوک کا ہو کا معلوم ہونے سے آدھ گھنٹہ پہلے مریض کو کوئی کھاری دوا پلائیں۔ غذا سے آدھ گھنٹہ پہلے یہ سفوف دیں:-

بائی کاربونیٹ آف سوڈیم	۱۰ گرین
ریوبرب پاوڈر	۵ گرین
جنجران پوڈر	۱۰ گرین

سب کی ایک پڑیہ بنا کر استعمال کرائیں۔ غذا کے آدھ گھنٹہ بعد یہ دوا دیں

لائیکوار سٹرکینن ہائیڈرو کلورائیڈ		۴ بوند
ڈائی لیوٹ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ایسڈ		۱۵ بوند
کلوروفارم واٹر		½ اونس
واٹر	تا	۲ اونس

سب کو اچھی طرح ملا کر دو خوراک بنائیں۔

غذا زود ہضم اور مقوی غذائیں دیں۔ مثلاً نیمبرشت انڈے کی زردی چوزۂ مرغ کے کباب اور شکر و روغن بادام ملا کر کھلائیں۔ ثقیل اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

بھوک کی کمی اور خرابی

بھوک کی کمی	ضعف اشتہا	اینورکیسا	(Anorexia)
بھوک کی خرابی	فساد الشہوت	پیکا	(Pica)

اسباب مرض بد ہضمی۔ عصبی کمزوری۔ کثرت مے خواری۔ پرخوری۔ چرب اغذیہ کا کثرت استعمال۔ شدید یا مزمن سوزش معدہ سرطان یا زخم معدہ وغیرہ۔

علامات مرض پہلی صورت میں بھوک کم لگتی ہے۔ یا بالکل نہیں لگتی۔ کبھی مریض چند لقمے لینے کے بعد اور کچھ نہیں کھا سکتا۔ گاہے اس کی طبیعت غذا سے نفرت کرنے لگتی ہے۔

بخار - امراض معدہ - ضعف عصبی کی موجودگی کمی اشتہا کی دلیل ہے معدے میں بلغمی رطوبات کی صورت میں مریض تیز اور چٹ پٹی چیزوں کا خواہش مند ہوتا ہے - اگر مواد متعفن ہو تو متلی محسوس ہوتی ہے وغیرہ -

طبی علاج ازالہ اسباب کریں - اور

زرشک ۳ ماشہ - بادیان ۵ ماشہ - آلو بخارہ ۵ دانہ - تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ - عرق گاؤزباں ۶ تولہ میں شیرہ نکال کر سکنجبین ۲ تولہ ملا کر پلائیں -

اول قے کرائیں - پھر

اصل السوس - دانہ الائچی خورد - گل گاؤزباں ہر ایک ۳ ماشہ - مصطگی رومی ۲ ماشہ پانی میں جوش دے کر گل قند ۴ تولہ ملا کر پلائیں -

سہاگہ بریاں ۳ ماشہ - خردل ۹ ماشہ - نوشادر ۳ ماشہ سفوف بنالیں اور ۲ ماشہ ہمراہ پانی کھلائیں - یہ سفوف بھوک لگاتا ہے -

گرد سماق - آملہ منقی - نانخواہ - فلفل سیاہ - قاقلہ صغار - زیرہ سیاہ ہموزن سب کو باریک پیس کر نبات سفید ۹ تولہ ملا کر سفوف بنائیں - خوراک ۷ ماشہ - یا یہ جوارش استعمال کریں -

جوارش عود شیریں الائچی خورد - الائچی کلاں - دارچینی قلمی - زنجبیل دار فلفل - زعفران ہر ایک ۶ ماشہ - عود غرقی ۳ ماشہ قرنفل ۳ ماشہ - کوٹ پیس کر سہ چند شہد میں ملائیں اور جوارش تیار کریں مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ -

یہ دوا بھوک لگانے میں بے نظیر ہے :- عرق ادرک - عرق لیموں کاغذی نمک لاہوری ہر ایک ۶ تولہ - تینوں کو ایک بوتل میں ڈال کر منہ بند کر کے ۵۰ روز تک دھوپ میں رکھیں - خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک -

ڈاکٹری علاج اگر زبان پر فر جمی ہوئی ہو تو رات کو تین گرین بلیو پل کھلائیں اور صبح سڈلٹز پاؤڈر پانی میں گھول کر پلائیں - اگر زبان سرخ ہو تو غذا کی اصلاح کی طرف توجہ دیں اور یہ نسخہ پلائیں -

بائی کاربونیٹ آف سوڈا	۱½ ڈرام
کاربونیٹ آف بسمتھ	۱ ڈرام
ٹنکچر جنجر	۱ ڈرام

کلوروفارم واٹر تا ۶ اونس

اس میں سے دن میں ۳ بار چائے کا ایک چمچہ بھر پانی میں ملا کر پلائیں

بھوک کی خرابی کی صورت میں نمکین گرم پانی سے قے کرائیں اور رات کو بلیو پل ایک عدد کھلا کر صبح میگنیشیا سلفاس ۲ اونس پانی میں گھول کر پلائیں۔ پھر یہ نسخہ دیں:۔

بائی کاربونیٹ آف سوڈا	۲۰ گرین
ایرومیٹک سپرٹ آف امونیا	۲۰ بوند
سپرٹ آف کلوروفارم	۱۵ بوند
ٹنکچر آف جنجر	۱۰ بوند

ایسی ایک خوراک کھانا کھانے کے بعد دیں۔

غذا زود ہضم۔ مصالحہ دار اغذیہ دیں۔ اچار۔ چٹنی استعمال کریں سیب نارنگی۔ امرود اور لیموں دیں۔ کبھی کبھی فاقہ کرائیں۔

ہچکی

ہچکی فواق ہکّف HICCOUGH

ہچکی میں حجاب حاجز کے ایک دم زور سے سکڑنے کی وجہ سے ہوا یک لخت حنجرہ کے سوراخ میں داخل ہوتی ہے۔ اور اس کے ایک دم بند ہو جانے کی وجہ سے آواز کی تاروں سے لگ کر ہچکی کی آواز پیدا ہوتی ہے یہ معدہ کی بیماری نہیں۔

اسباب مرض بچوں میں پرخوری یا ان کے معدے میں دودھ کے پھٹ جانے سے اور نفخ ہو جانے سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں لیکن جوانوں اور بوڑھوں کو بدہضمی کے سبب یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ جگر کے فعل کی سستی بھی اس کے اسباب میں شامل ہے۔

نوٹ:۔ شدید امراض میں ہچکی ایک نہایت خطرناک علامت ہے اور لاعلاج ہے۔

طبی علاج لمبی سانس لے کر دیر تک روکے رہیں۔ یا گھونٹ گھونٹ سرد پانی پلائیں۔ معدے یا دونوں شانوں کے درمیان سینگیاں

لگوانا بھی مفید ہوا کرتا ہے۔

تخم کرفس۔ زیرہ سیاہ۔ انیسون۔ زنجبیل۔ پودینہ خشک۔ سنبل الطیب اسارون۔ زراوند مدحرج ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو پانی میں جوش دے کر ۴ تولہ گل قند ملا کر پلائیں۔

یا چھوٹی الائچی مع پوست، ماشہ تھوڑے پانی میں جوشا کر نیم گرم پلائیں یا جوارش کمونی، ماشہ کھلا کر اوپر سے بادیان۔ انیسون۔ تخم کشوث۔ زیرہ سیاہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں پیس کر شیرہ نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر کھلائیں۔ یا مغز بادام شیریں، دانہ۔ فلفل سیاہ، ماشہ پیس کر صبح و شام چٹائیں۔ یا کلونجی ۲ ماشہ باریک پیس کر گائے کے مکھن میں ملا کر چٹائیں۔

کندر۔ مصطگی۔ زیرہ سیاہ۔ پودینہ خشک ہر ایک ایک ماشہ۔ گل قند عسلی ۴ تولہ میں ملا کر کھلائیں۔

بادیان۔ اجوائن۔ تخم کرفس۔ زیرہ۔ پودینہ۔ دانہ الائچی ہر ایک ۹ ماشہ مصطگی، ماشہ۔ نمک لاہوری ایک تولہ۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ آب شیر گرم کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج معمولی صورتوں میں وہی علاج کریں جو اوپر مذکور ہوا شدید صورتوں میں فم معدہ پر گرمی پہنچائیں۔ اور رائی وغیرہ کا پلستر لگائیں۔ ایمائل نائٹریٹ سنگھائیں۔ سپرٹ آف ایتھر ۲۰ بوند یا کلورل ہائیڈریٹ ۵ گرین دن میں تین چار بار دیں۔ اگر بدہضمی کی وجہ سے ہو تو سوڈا بائی کارب، ۲ گرین، سپرٹ آف کلوروفارم ۵ا بوند ٹنکچر آف جنجر ۱۰ بوند۔ پیپرمنٹ واٹر ایک اونس دیں۔ یہ نسخہ شدید ہچکی میں مفید ہے۔

پوٹاسیائی برومائیڈ	۳۰ گرین
کلورل ہائیڈریٹ	۵ گرین
سیرپ آرنشیائی	۱ ڈرام
ایکوا منتھا پپ تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلائیں۔

چھوٹے بچوں کو سخت ہچکی میں دو چار ڈرام ایکوا اینی تھائی (عرق شبت)، یا ایکوا اینی سائی (عرق سونف)، پلائیں۔ یا ۲ - ۴ گرین کیلسی نیڈ میگنیشیا نیچے

کی زبان پر مل دیں۔ یا ذرا سے شربت میں ملا کر چٹا دیں۔ نائٹرو گلیسرین۔ کلورے ٹومن۔ لائیکوار سیڈ انز جدید و مفید ادویہ ہیں۔

غذا مرض کی حالت میں کچھ کھانے کو نہ دیں۔ جب افاقہ ہو جائے تو زود ہضم اور ہلکی غذائیں دیں۔

اسہال

دست آنا اسہال ڈائریا (Diarrhoea)

اس مرض میں بعض اسباب سے چھوٹی انتڑیوں کے فعل میں خرابی آجاتی ہے۔ جس سے بار بار بلا تشنج دست آنے لگتے ہیں۔ یہ کوئی مرض نہیں بلکہ ایک علامت ہے۔

اقسام مرض شدت و خفت مرض کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں:۔ ۱۔ ایکیوٹ ڈائریا (اسہال حاد) ۲ کرانک ڈائریا (اسہال مزمن)

اسباب کے لحاظ سے اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ مثلاً اری ٹے ٹو ڈائریا ۲۔ کٹارل ڈائریا۔ اسہال نزلاوی۔ اسے انفلے میٹری یا کن جسٹو ڈائریا سوزشی یا ورمی اسہال۔ میوکس ڈائریا۔ بلغمی اسہال اور سیرس ڈائریا مصلی اسہال بھی کہتے ہیں۔ ۳۔ بلی اس یا کالری خارم ڈائریا۔ صفراوی اسہال۔ ۴۔ نروس یا لائی انٹرک ڈائریا۔ عصبی اسہال

۵۔ سپرو۔ سنگرہنی۔ ۶۔ میلینا۔ خونی یا دموی اسہال وغیرہ۔

اسباب مرض ثقیل۔ باسی۔ زیادہ مصالحہ دار اغذیہ کا۔ گوشت یا کچے پھلوں یا پختہ پھلوں کا کثرت استعمال۔ خراش امعاء۔ آنتوں میں زخم۔ سدہ یا کرم وغیرہ کا ہونا۔ بار بار تیز مسہل لینا۔ انتڑیوں میں صفرا کا زیادہ گرنا۔ کثرت مے خواری۔ پیٹ کو زیادہ سردی لگنا۔ ملیریائی زہر کا جسم میں سرایت کر جانا۔ نازک مزاج اشخاص میں رنج وغم۔ فکر و تردد۔ بچوں میں دانت نکالنا۔ عورتوں کو ایام حمل کے دوسرے تیسرے مہینے دست آیا کرتے ہیں بعض خاص امراض شلاً ہیضہ۔ پیچش۔ محرقہ بلغمی۔ سل۔ حمی عفنی۔ نقرس وغیرہ یہ مرض موسم گرما۔ خزاں اور برسات میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض پیٹ میں قراقر۔ مروڑ۔ درد اور نفخ ہوتا ہے۔ زبان میلی ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ بار بار پتلے دست آتے ہیں۔ جو کبھی زردی مائل اور کبھی مٹیالے یا جھاگ دار وغیرہ ہوتے ہیں۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اگر اسہال غلبہ حرارت سے آئیں تو کشنیز بریاں کر کے ایک تولہ مریض کو کھلائیں۔ اگر اسہال غلبہ سردی سے ہوں تو سنبل الطیب ۴ ماشہ باریک پیس کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں۔ نیز اجوائن۔ اجمود۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ پیپلا مول۔ زنجبیل۔ دار فلفل۔ انگوزہ بریاں۔ نمک سونچر ہموزن باریک کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ ۴ ماشہ کی مقدار میں گائے کے دہی کے ساتھ دیں۔ بیخ انبہ کو سرکہ ہندی میں باریک پیس کر پیٹ پر لیپ کریں۔

خراشدار دستوں میں یہ نسخہ جات مفید ہیں:۔

موچرس۔ مائیں۔ گل دھاوا۔ بل کتھ۔ کوکنار۔ رال خشک ہر ایک ایک حصہ مصطگی ۲ حصہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ۵ رتی کی مقدار میں صبح و شام پانی کے ہمراہ دیں۔

۲۔ ہلیلہ سیاہ۔ بادیان۔ زنجبیل۔ پوست خشخاش ہر ایک دو اگھی میں بھونی ہوئی ۶ ماشہ۔ سب ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۶ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام شربت خشخاش ۲ تولہ کے ساتھ دیں۔

۳۔ ہلیلہ سیاہ بریاں۔ گوند کیکر بریاں۔ دانہ مویز بریاں۔ بل گری۔ مائیں خورد۔ اجوائن۔ گلنار۔ زرنباد۔ آملہ خشک۔ افیون۔ سب دواؤں کو ہموزن لے کر کوٹ چھان کر پانی کے ہمراہ نخودی گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام دیں۔

صفراوی دستوں میں یہ نسخے مفید ہیں:۔

۱۔ کتھہ سفید۔ مائیں خورد۔ پوست ہلیلہ زرد۔ افیون ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر پانی میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی۔

۲۔ **جوارش زرشک**: زرشک ۶ تولہ۔ تخم خرفہ بریاں۔ حب الآس طباشیر۔ سماق۔ گل سرخ۔ کشنیز مقشر بریاں ہر ایک ۳ تولہ۔ زہر مہرہ دگلاب

میں گھسا ہوا) ۲ تولہ۔ رب بہی۔ شربت انار۔ قند سفید ان تینوں میں سے ہر ایک تمام دواؤں کی برابر لے کر قوام کریں۔ اور جوارش تیار کرکے ۶ ماشہ ہمراہ گلاب استعمال کرائیں۔

عصبی دستوں میں یہ نسخہ جات مفید ہیں۔ عصبی دستوں کو **خِلفہ** کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

۱۔ گندھک آملہ سار۔ سیماب۔ زنجبیل۔ زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔ فلفل سیاہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ برگ بھنگ بریاں سوا تولہ۔ ہینگ۔ نمک سیاہ۔ نمک لاہوری ہر ایک ڈھائی ماشہ۔ اول گندھک اور پارہ کو ملا کر خوب کھرل کریں کہ سیاہ ہو جائے۔ بعدہٗ باقی ادویہ کوٹ چھان کر آمیز کریں۔ خوراک ایک ماشہ۔

۲۔ برگ بھنگ بریاں ۴ ماشہ۔ دار فلفل۔ زنجبیل نیم برشت ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ کوکنار بریاں ساڑھے دس ماشہ۔ انار دانہ بریاں مصطگی رومی۔ کشنیز بریاں خشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ گوند کیکر بریاں ۱½ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ساڑھے تین ماشہ۔

ڈاکٹری علاج اگر غیر منہضم غذا یا فاسد مادہ آنتوں میں ہو تو کیسٹر آئل ۱ اونس دودھ کے ساتھ دیں۔ اگر خراش معدہ و امعاء کی وجہ سے ہضم نہ ہو تو کیلومل نصف نصف گرین ۶۔۷ بار ایک ایک گھنٹہ بعد دیں۔ ٹنکچر آف روبرب ۲ تا ۴ ڈرام بھی اس سلسلہ میں مفید ہے۔

کلورو ڈین	۱۵ بوند
سوڈا بائی کارب	۲۰ گرین
ایکوا اینی تھائی	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں چار بار دیں۔

کمفرو ڈین	۱۵ بوند
گیلک ایسڈ	۱۰ گرین
ایکوا اینی تھائی تا	۱ اونس

تین یا چار گھنٹے کے بعد ایسی ایک ایک خوراک پلائیں۔

ٹنکچر اوپیائی	۱ ڈرام
آئل آف کیجوپٹ	۱۲ بوند

ٹنکچر آف ریہائی کمپونڈ	۴ ڈرام
مکسچر کریٹا	۶ اونس

دو چمچہ میز ہر دست کے بعد دیں۔

اگر کھانے کے فوراً بعد اجابت کی ضرورت ہو تو اس صورت میں اوپیم اور پوٹاسیم برومائیڈ۔ بیلاڈونا اور ہائیوسائی مس مفید چیزیں ہیں۔

صفراوی اسہال میں ذیل کا نسخہ مفید ہے:۔

ٹنکچر ہمپ		۱۰ بوند
لائیکوار مارفیا		۱۰ بوند
سپرٹ امونیا ایرومیٹک		۲۰ بوند
کلورل ایتھر		۲۰ بوند
ایکوا	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۲-۳ گھنٹے بعد دیں۔

عصبی اسہال میں ذیل کا نسخہ مفید ہے:۔

ٹنکچر اوپیم		۲ بوند
لائیکوار سینی کیلس		۲ بوند
ایکوا کلوروفارم	تا	۱ اونس

غذا سے دس پندرہ منٹ پہلے پلایا کریں۔

نزلاوی اسہال میں ذیل کا نسخہ دیں:۔

ٹنکچر کیٹی کیو		۲۰ بوند
ٹنکچر کاشو		۲۰ بوند
ٹنکچر اوپیم		۵ بوند
سپرٹ آف کمفر		۱۰ بوند
چاک مکسچر	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر چار چار گھنٹے کے بعد دیں۔

غذا زود ہضم اور ہلکی غذا دیں۔ مثلاً ساگو دانہ۔ گیہوں کا دلیہ۔ اراروٹ۔ مونگ کی نرم کھچڑی۔ یخنی چوزہ مرغ۔ بکری کا شوربہ آٹے میں سوڈا ڈال کر پکائی ہوئی روٹی۔ آب سیب۔ آب بہی۔ آب سنگترہ

دودھ۔ سوڈا۔ آش جو۔ انڈے کی سفیدی وغیرہ ثقیل بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔

سنگرہنی

سنگرہنی	ذرب مزمن	سائی کوسس	(Psilosis)
پرانے دست	اسہال مزمن	سپرو	(Sprue)

یہ پرانی قسم کے دست ہیں۔ جن میں انتڑیاں بہت کمزور ہو جاتی ہیں ان کی دیواریں پتلی پڑجاتی ہیں اور ان کی سطح پر کہیں کہیں زخم بن جاتے ہیں۔

اسباب مرض جدید تحقیقات اسے وٹامن بی کی کمی قرار دیتی ہے۔

علامات مرض مریض کا منہ اور زبان سرخ اور دردناک ہوتے ہیں اور گاہے ان پر سطحی زخم یا چھوٹے چھوٹے آبلے بھی پڑجاتے ہیں۔ مریض کے منہ سے رال بہتی ہے۔ کھانا پینا مشکل ہو جاتا ہے۔ صبح کے وقت تین چار بدبودار یا مٹیالے رنگ کے دست آجاتے ہیں۔ مریض کمزور ہوتا جاتا ہے اور اس کا رنگ پھیکا پڑتا چلا جاتا ہے۔ اکثر مریض صحیح علاج کے نہ ہونے سے مرجاتا ہے۔

طبی علاج سنگ بصری ایک سو ایک مرتبہ آم یا جامن کی آگ میں گرم کریں اور عرق گلاب میں سرد کرتے جائیں۔ پھر سنگ بصری ایک حصہ جاوتری دو حصہ باریک پیس لیں۔ خوراک ۲ رتی سے ایک ماشہ تک ایک ہفتہ ہی میں صحت ہو جائے گی۔

زنجبیل۔ زیرہ سفید چار تولہ جوکوب کرکے آرد گندم چالیس تولہ میں ملاکر روٹی پکائیں اور پختہ روٹی سے زیرہ سفید نکال کر باریک پیس لیں اور بقدر ۲ ماشہ دہی میں ملاکر مریض کو کھلائیں۔ مفید و مجرب ہے۔

خرمہرہ (کوڑی) چند ایک کو مٹی کے برتن میں رکھ کر گل حکمت کرکے آگ دیں جب خاکستر ہو جائیں ان کے ہموزن نمک سنگ پیس کر رکھ لیں اور شہد ملاکر ہر روز چار ماشہ کھلائیں۔ غذا دودھ چاول یا دہی چاول۔

سنگ بصری کو گرم کرکے دس مرتبہ آب انار شیریں اور دس مرتبہ آب کوکنار

میں ٹھنڈا کریں۔ پھر باریک پیس کر دانہ ماش کے برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں کھائیں اور غذا میں خمیری روٹی تازہ مکھن کے ساتھ کھائیں۔

کاکڑا سینگھی۔ ناگر موتھا۔ مغز بیل۔ مغز پنبہ دانہ۔ اندر جو برابر وزن کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔

ڈاکٹری علاج | اس کی شافی دوا وٹامن بی یا سیڈامین ہے۔ اس کے علاوہ نکوٹینک ایسڈ اور ربوفلیوین نہایت مفید ہے۔ بکری کی کلیجی کا تازہ عرق نکال کر پلانا بھی فائدہ مند ہے۔ اس میں دو بوند ایسنس آف لیمن ڈال لینا چاہیئے۔ اس سے بو ناگوار معلوم نہ ہوگی۔ غذا میں دہی اور پھلوں میں انار مفید ہیں۔ انجکشن کے لئے لیور ایکسٹریکٹ اور وٹامن بی کے ٹیکے مفید ہیں۔

جدید ادویات میں ایب ڈیک۔ ابی ڈول سی کیپ شول۔ ڈائی کال تھاس۔ ونٹری کورلین۔ کمبکس پے رنٹرل (Combex Parentral) مفید ہیں۔

نوٹ:۔ شراب اس مرض میں تکلیف دہ ہوا کرتی ہے۔

اس مرض میں دودھ کو پیپ ٹونائز کر کے دینا چاہیئے۔ جب تک مرض کو بالکل آرام نہ ہو جائے۔ تب تک صرف دودھ ہی دیتے رہنا چاہیئے۔ ورنہ مرض عود کر آتا ہے۔ سٹرابیریز کا رس چوسنا بھی مفید ہے۔ مریض کو پر فضا مقام پر تبدیل آب و ہوا کے لئے بھجوا دیں۔

خونی دست

خونی پاخانہ   بُرازالدم   میلینا (Melena)

اسبابِ مرض | بواسیر۔ معدے کا زخم۔ آنتوں کی سوزش یا ان کے زخم یا سرطان۔ کمی خون۔ سکروی وغیرہ۔ عورتوں میں حیض کا خون بند ہو جانے سے خونی دست آنے لگتے ہیں۔

علاماتِ مرض | سیاہ رنگ کا خون بلا پاخانہ آتا ہے۔ کبھی خالص خون کے دست آتے ہیں۔ مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔

طبّی علاج | اس سبب کو رفع کریں۔ اور رُبّ انار یا رُبّ بہی یا شربت

حب الاٰس یا شربت انجبار دیں۔ یہ سفوف بھی مفید ہے:-

نسخہ سفوف طراثیث:- حب الاٰس۔ گل نار۔ کتیرا۔ گوند کیکر۔ تخم خرفہ سماق۔ پوست بیرون پستہ۔ گل ارمنی۔ بیخ انجبار۔ صندل سفید (گلاب میں گھس کر) کہربائے شمعی ہر ایک ۲ ماشہ۔ طراثیث ۶ ماشہ سب دواؤں کو باریک کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور تین پڑیاں بنائیں۔ ایک صبح ایک دوپہر ایک شام کو شربت انجبار کے ساتھ دیں۔

ڈاکٹری علاج

جب مرض بار بار حملہ آور ہو تو یہ نسخہ دیں:-

آئل آف ٹرپن ٹائن	۲۰ بوند
ٹنکچر آف اوپیم	۱۰ بوند
میوسیلیج آف اکیشیا	۴ ڈرام
پانی	۱ اونس

ہر چوتھے گھنٹے ایسی ایک خوراک دیں۔

گیلک ایسڈ	۱۵ گرین
ڈوورس پاؤڈر	۵ گرین

ہر چار گھنٹے بعد دیں

برف کے پانی کا انیما بھی مفید ہے۔

کیلسیم لیکٹیٹ	۱۵ گرین

ہر چار گھنٹے بعد دیں۔ ہیزلین ایک ڈرام چار بار روزانہ دیں۔ ارگوٹین کی جلدی پچکاری بھی مفید ہے۔

غذا کی طرف خاص توجہ دیں۔

قولنج

درد قولنج قُولنج کالک (Colic)

اس مرض میں بڑی آنتوں خاص طور پر قولون میں غیر منتظم طور پر شدید تشنجی قسم کا درد ہوتا ہے۔

اقسام مرض

اس مرض کی پانچ قسمیں ہیں:-

۱۔ فلے ٹولنٹ کالک یا قولنج ریحی۔

۲- بلیئری کالک یا قولنج صفراوی -
۳- سپیزموڈک کالک یا قولنج تشنجی -
۴- لیڈ کالک یا قولنج سُربی
۵- کاپر کالک یا قولنج نحاسی

قولنج ریحی

۱- ریحی قولنج　　قولنج ریحی　　فلے ڈلنٹ کالک
(Flatulent Colic)

اسبابِ مرض یہ مرض بدہضمی سے رونما ہوتا ہے۔ جس کے سبب خراش ہو کر پیٹ میں نفخ اور درد ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض پیٹ کسی قدر پھول جاتا ہے اور ناف کے ارد گرد ٹھہر ٹھہر کے درد ہوتا ہے جسے دبانے سے آرام معلوم ہوتا ہے اس لیے مریض پیٹ کو دبائے رہتا ہے۔ بے چینی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے مریض بار بار اٹھتا بیٹھتا یا کروٹ بدلتا رہتا ہے۔ درد پریشان کن ہوتا ہے قبض ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے کبھی قے بھی ہو جاتی ہے لیکن بخار نہیں ہوتا۔ ریح خارج ہو جانے سے تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔ اور مریض چنگا بھلا ہو جاتا ہے۔

نوٹ:- اس امر کا خیال رہے کہ درد معدہ سے اوپر مقام معدہ پر ہوا کرتا ہے۔ ورم امعا میں بخار ہوا کرتا ہے۔ درد گردہ مقام گردہ سے اٹھتا ہے۔ جس کی ٹیسیں رانوں اور فوطوں تک جاتی ہیں اور تھوڑا تھوڑا خارج ہو جاتا ہے۔

طبی علاج تنقیہ بلغم کے لیے روغن بید انجیر ۳ تولہ۔ روغن تارپین ایک تولہ تین پاؤ آب گرم میں ملا کر حقنہ کریں اور مسہل کے لیے یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:- روغن بید انجیر ولایتی چار تولہ۔ آدھ پاؤ گلاب یا عرق بادیان میں ملا کر پلائیں یا یہ گولیاں استعمال کرائیں۔

نسخہ حب مسہل: سقمونیا ایک ماشہ۔ شحم حنظل ۴ ماشہ۔ مصطگی رومی ایک ماشہ پانی کے ساتھ گولیاں بنائیں۔ اور بوقت ضرورت ۲ ماشہ۔ شحم حنظل ۴ ماشہ۔ مصطگی رومی ایک ماشہ پانی کے ساتھ گولیاں بنائیں اور بوقت ضرورت ۲ ماشہ سے ساڑھے تین ماشہ تک آب گرم کے ساتھ کھلائیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے

زرد چوب۔ زنجبیل۔ ہلون ہموزن پانی میں گھس کر تھوڑی افیون ڈال کر نیم گرم پیٹ پر لیپ کریں اور اوپر بید انجیر کے پتے باندھیں۔ تمام رات باندھے رہیں۔ صبح احتیاط سے کھول ڈالیں۔

یا جوارش کمونی یا جوارش مصطگی، ۷ ماشہ پہلے کھلا کر اوپر سے شیرۂ بادیان شیرہ تخم قرطم ہر ایک ۶ ماشہ۔ شیرہ انیسون ۳ ماشہ۔ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں نکال گل قند ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج

معمولی تولنج ریحی میں ذیل کا نسخہ مفید ہے:۔

ایرومیٹک سپرٹ آف ایمونیا	۳۰ بوند
کمپونڈ ٹنکچر آف کارڈیمم	۴۰ بوند
آئل آف کیجوپٹ	۴ بوند
لائیٹ کاربونیٹ آف میگنیشیم	۱۵ گرین
پیپرمنٹ واٹر تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک فوراً پلائیں اور اگر ضرورت ہو تو دو تین گھنٹے بعد ایک بار پھر دیں۔

بطور مسہل یہ نسخہ دیں۔

کیسٹر آئل	۴ ڈرام
ٹنکچر روبرب	۲ ڈرام
ٹنکچر اوپیم	۱۰ بوند
سے نہن واٹر	۲ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلائیں۔ شدید تولنج ریحی میں یہ نسخہ مفید ہے

ٹنکچر بیلاڈونا	۱۰ بوند
لائیکوار مارفیا	۱۵ بوند
سلفیورک ایتھر	۳۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۳۰ بوند
ٹنکچر جنجر	۱۵ بوند
پیپرمنٹ واٹر تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک فوراً پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو چار گھنٹے بعد ایک

خوراک اور دیں۔

عورتوں کے قولنج ریحی میں یہ نسخہ مفید ہے:۔

سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	۲۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۱۵ بوند
ٹنکچر جنجر	۲۰ بوند
ٹنکچر بیلاڈونا	۱۰ بوند
پیپرمنٹ واٹر تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک فوراً دیں اگر ضرورت ہو تو چار گھنٹے بعد ایک خوراک اور دیں۔ شدید درد میں مارفین ½ گرین اور اٹروپین $\frac{1}{120}$ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔

غذا کامل صحت کے بعد مریض کو لطیف اور زود ہضم غذا مثلاً یخنی شوربا تنہا یا چپاتی کے ساتھ دیں اور چند دنوں تک ثقیل اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کریں۔

صفراوی قولنج

صفراوی قولنج — قولنج صفراوی — بلیئری کالک

(Billiary Colic)

اسبابِ مرض غلیظ صفرا آنتوں میں بہت بڑی مقدار میں پہنچ کر خراش کرتا ہے جس سے ان میں تشنج ہونے لگتا ہے۔

علاماتِ مرض دورہ آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے۔ قے اور متلی زیادہ ہوتی ہے۔ قے میں صفرا خارج ہوتا ہے جس کا رنگ سبز یا زردی مائل ہوتا ہے قبض بھی ہوتی ہے۔ نفخ اور درد شکم کے عرصے تک لاحق رہنے سے یرقان بھی ہو جایا کرتا ہے۔ اس قسم کے درد کی نوبت چند گھنٹے سے لے کر چند دن تک رہا کرتی ہے۔ اگر درد عرصے تک رہے تو شدت درد سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔

طبی علاج تنقیہ صفرا کے لیے آب مکو، اول میں مغز فلوس خیار شنبر ۵ تولہ حل چھان کر اور روغن بادام شیریں ملا کر پلائیں۔ صابون لاہوری کا شافہ بنا کر

استعمال کرنے سے فوراً درد قولنج جاتا رہتا ہے۔

تنقیہ کے بعد یہ نسخہ دیں:۔ شیرۂ آلو بخارا ۵ عدد زلال تمر ہندی ۳ تولہ پانی میں نکال کر اور شربت نیلوفر ۳ تولہ ملا کر دیں۔

نوٹ:۔ متلی اور قے کی صورت میں سکنجبین سادہ ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر قے اور متلی کسی صورت نہ رکے تو نم معدہ پر سینگی لگائیں اور سکنجبین چٹائیں یا انار کے دانے چبائیں۔

ڈاکٹری علاج آدھ سیر پانی میں تھوڑا نمک ڈال کر پلائیں تاکہ کھل کر قے ہو جائے اس کے بعد ۵ گرین کیلومل کھلا کر اس کے چھ گھنٹے کے بعد سیڈلٹز پوڈر یا دو ڈرام میگنیشیم سلفیٹ نصف گلاس پانی میں ملا کر پلائیں۔ پیٹ پر گرم پانی کی بوتل سے ٹکور کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ جگر کے فعل کو درست رکھنے کے لئے ذیل کا نسخہ دیں:۔

سکٹس ٹیراکسے سائی	۱ ڈرام
ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈل	۱۵ بوند
ٹنکچر پوڈوفلائی	۷ بوند
ٹنکچر جنشن کمپنڈ	۲۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ بوند
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

یہ گولیاں بھی خرابی جگر میں مفید ہیں:۔

پل ہائیڈرارجیرائی	½ ۱ گرین
پل رہبائی کو	½ ۱ گرین
ایکسٹریکٹ کالوسنتھ کو	۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمائی	½ گرین

ایسی ایک ایک گولی ہفتہ میں دو ایک بار دیں۔

دورۂ مرض میں مریض کو دودھ میں آتش جو یا سوڈا واٹر ملا کر پلاتے رہیں۔

۲۔ تشنجی قولنج قولنج تشنجی سپیزموڈک کالک

(Spasmodic Colic)

۴۔ عصبی قولنج　　　قولنج عصبی　　　نروس کالک
(Nervous Colic)

۵۔ آنتوں کا درد　　　درد امعاء　　　ان ٹریلجیا
(Entralgia)

اسبابِ مرض خوف کھانا۔ سردی لگنا۔ برف کا پانی پینا۔ قلفی بالائی کھانا۔ گنٹھیا یا نقرس کی زہر کا جسم میں موجود ہونا۔ باؤ گولہ وغیرہ۔

علاماتِ مرض اس قسم میں نفخ بہت کم ہوتا ہے اور درد ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک منتقل ہوتا رہتا ہے پیٹ کو دبانے اور ریاح خارج ہونے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

طبی علاج دافع تشنج اور مسکن دوائیں استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ نسخہ نہایت مفید ہے:۔ ایارج فیقرا ساڑھے چار ماشہ پہلے کھلائیں اوپر سے بادیان۔ مکو خشک۔ تخم قرطم۔ تخم سداب۔ تخم کرفس ہر ایک ۷ ماشہ۔ نانخواہ۔ تخم شبت۔ انیسون ہر ایک ۳ ماشہ بدستور پانی میں جوش دے کر اور مل چھان کر گل قند دو تولہ ملا کر پلائیں۔ یا

بزر البنج۔ زنجبیل ہر ایک ۲ ماشہ۔ دارچینی ۴ ماشہ سفوف بنا کر اور بمقدار ۳ ماشہ شہد خالص تولہ بھر میں ملا کر صبح و شام چٹائیں۔ شدید درد میں برشعثا ۴ رتی دیں۔ یہ معجون خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ:۔ نانخواہ۔ برگ سداب۔ پودینہ۔ فلفل۔ جند بید ستر۔ زیرہ حب الغار ہر ایک ۷ ماشہ۔ افیون۔ بزر البنج۔ بیروج سقمونیا ہر ایک ۲ ماشہ کوٹ چھان کر اور ہموزن شہد خالص میں ملا کر معجون تیار کریں۔ خوراک ساڑھے تین ماشہ

ڈاکٹری علاج اگر سردی لگنے سے مرض رونما ہو یا گنٹھیا موجب مرض ہو تو پانی کی بوتل سے سینکیں یا فلالین کے ٹکڑے کو گرم پانی میں بھگو کر اور اس پر چند قطرے تارپین کے چھڑک کر اس سے سینک دیں۔ اور گرم گرم پلٹس باندھیں، پھر ایک ڈرام لنی منٹ آف بیلاڈونا یا لنی منٹ آف اوپیم کی پیٹ پر مالش کریں، گرم گرم چائے یا قہوہ پلائیں قبض کو رفع کریں۔

ذیل کا نسخہ نقرس کے قولنج عصبی میں مفید ہے:۔

امونیم کاربونیٹ　　　۵ گرین

سوڈیم بائی کاربونیٹ	۱۰ گرین
ٹنکچر آف جنجر	۱۵ بوند
وائن آف کالچی کم	۱۰ بوند
سپرٹ آف کلوروفارم	۱۵ بوند
سنے من واٹر تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک قدرے گرم پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔

اگر ہسٹیریا موجب مرض ہو تو آئل آف کیجوپٹ کے دو تین قطرے مصری کی ڈلی پر ڈال کر دیں اور مرض کا علاج کریں۔

یہ گولیاں بھی اس قسم کے درد میں مفید ہیں:-

ایکسٹریکٹ آف کالچی کم	½ گرین
کمپونڈپل آف روبرب	۴ گرین

دونوں کی ایک گولی بنائیں اور سوتے وقت ایسی ایک گولی کھلائیں۔

اگر آنتوں میں عصبی درد ہو تو پوٹاسیم برومائیڈ بمقدار ۲۰۔۲۰ گرین دن میں دو بار دیں۔ یا۔ انٹی فیبرین بمقدار ۵۔۵ گرین دن میں تین بار دیں۔ پیٹ پر مالش کرنا اور بجلی لگانا بھی مفید ہے۔ اس مرض میں سنکھیا بھی مفید ہے۔

قبض

تبغض قبض کانسٹی پے شن

(Constipation)

اس مرض میں براز یا تو باقاعدہ سہولت کے ساتھ روزانہ خارج نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو کم مقدار میں سخت خشک اور مینگنیوں کی شکل میں۔

اقسامِ مرض اس مرض کی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ **عارضی یا حاد قبض**:- اس میں ایک یا دو دن تک مطلق پاخانہ نہیں آتا ہے۔ اسے اتفاقی قبض کہتے ہیں۔

۲۔ **دائمی یا مزمن قبض**۔ اس میں پاخانہ بے قاعدگی سے کم مقدار میں اور غیر معمولی طور پر خشک ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض کثرتِ محنت دماغی۔ کاہل وجودی۔ ورزش نہ کرنا۔ ثقیل اور

دیر ہضم اغذیہ کا استعمال عرصہ تک رفع حاجت کی پرواہ نہ کرنا۔ بڑھاپا۔ مالیخولیا۔ دماغی ہیولی حرام مغز کا ورم۔ قابض ادویہ مثلاً افیون۔ فولاد۔ اور ان کے مرکبات کا استعمال۔ کمر بند یا پیٹی کا کس کر باندھنا۔ ترش اشیاء کا کثرت استعمال۔ بکثرت چائے نوشی و حقہ نوشی۔

علامات مرض روزانہ عادت کے مطابق پاخانہ ہونے کی بجائے دوسرے تیسرے روز ہوتا ہے۔ اور وہ بھی نہایت دقت سے مینگنوں کی شکل میں یا روزانہ ہوتا ہے۔ لیکن بہت دیر میں زیادہ کونتھنے پر تھوڑا سا خارج ہوتا ہے۔ اور طبیعت صاف نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ دن میں تھوڑا تھوڑا کئی بار ہوتا ہے لیکن بافراغت نہیں ہوتا جس کی وجہ سے چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بدن سنسنت رہنے لگتا ہے۔ کبھی رفع حاجت کے وقت براز کی سختی کی وجہ سے خون یا بلغم بھی آجاتی ہے۔ درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے دل دھڑکتا ہے وغیرہ

انجام مرض قبض امراض کی ماں ہے۔ اس کی وجہ سے انسان مجموعہ امراض بن جاتا ہے۔ آنتوں میں فضلات کے دیر تک رکے رہنے سے فاسد زہریلے مواد اور متعفن ریاح پیدا ہونے لگتے ہیں جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ عورتوں میں دائمی قبض کے باعث رحم مل جاتا ہے۔

واضح ہو کہ قبض کی وجہ سے آنتوں میں جو زہریلے مواد پیدا ہوتے ہیں۔ جگر کی رطوبات ان کے ساتھ مل کر ان کو بے اثر کرتی رہتی ہیں۔ لیکن جو زہریلے مواد بے اثر ہونے سے باقی رہ جاتے ہیں۔ وہی مختلف شکایات کا موجب ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جگر کی رطوبات (صفراء) ان فاسد زہریلے مواد کا تریاق ہے اگر قدرت کا یہ انتظام نہ ہوتا تو انسان بہت جلد ہلاک ہو جایا کرتا۔

طبی علاج اتفاقی قبض کو دور کرنے کے لئے رات کو مربائے ہلیلہ ایک دو عدد۔ یا اطریفل زمانی یا اطریفل ملین چھ ماشہ سے نو ماشہ تک کھلائیں۔ یا صبح کو بادیان۔ سنا مکی ہر ایک سات ماشہ۔ گلقند ۲ تولہ کو پانی میں جوش دے کر دیں۔ یا روغن بید انجیر ۴ تولہ دودھ میں ملا کر پئیں۔ یا کوئی دست آور دوا کھلائیں۔ اگر حالات شدید ہوں تو حقنہ سے دست لائیں۔

اگر قبض کے ساتھ ہضم بھی خراب ہو۔ ریاح کی کثرت ہو تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ جوارش کمونی نو ماشہ پہلے کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی نو دانہ۔ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں نکال کر خمیرہ ... ۲ تولہ

ملاکر پئیں۔ اگر اس سے اجابت نہ ہو تو خمیرہ بنفشہ کی بجائے شربت دینار ۲ تولہ شامل کریں اور رات کو حب تنکار تین عدد پانی سے کھائیں۔

دائمی قبض کا علاج دست آور دواؤں سے ناممکن ہے۔ دست آور دواؤں سے وقتی طور پر دست ضرور ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد اور زیادہ قبض ہو جاتا ہے۔ اور اگر دست آور دوائیں بار بار استعمال کی جائیں تو وہ آخر اپنا اثر کھو بیٹھتی ہیں۔ لہذا دائمی قبض کا علاج تدابیر سے کیا جائے۔ جن کا ذکر ملاحظہ ہو۔

غذا اور پانی غذا میں موٹے آٹے کی روٹی سبز ترکاریوں اور ساگ پات کے ساتھ کھائی جائے۔ اگرچہ سب ترکاریاں ایک ہی قسم کی ہیں لیکن شلجم۔ کریلا۔ گھیا۔ ٹنڈے۔ توری۔ ساگ پالک۔ ساگ بتھوہ خاص طور پر مفید ہیں۔ ضرورت اور ہضم کے مطابق دودھ پیا جائے۔ گھی کم استعمال کیا جائے۔ میدے کی روٹی۔ حلوا اور دوسری مٹھائیاں کیک۔ بسکٹ دائمی قبض میں مناسب نہیں۔ گوشت اور انڈا کا استعمال بھی مناسب نہیں۔

کھانا کھانے بعد درمیان یا اس کے بعد ضرورت کے مطابق پانی ضرور پیا جائے ضرورت سے زیادہ پانی پی کر معدے کو بھر لینے سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ جو لوگ پانی نہیں پیتے یا ضرورت سے کم پیتے ہیں انہیں بھی قبض ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے دو گھنٹہ بعد پانی ضرور پئیں۔

بعض لوگ خالی معدے میں ایک گلاس پانی پی کر قبض کا علاج کرتے ہیں۔ بعض پانی میں لیموں کا رس بھی نچوڑ لیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے قبض رفع ہو جاتا ہے لیکن بعض آدمیوں کو اس سے دوسرے نقصانات بھی پہنچ جاتے ہیں۔ لہذا اسے عادت بنانا درست نہیں۔ نیز خالی پیٹ غٹاغٹ پانی پینا بھی مناسب نہیں بلکہ گھونٹ گھونٹ پینا چاہیئے۔

تازہ پھل دائمی قبض میں خصوصیت سے مفید ہیں۔ آم۔ خربوزہ۔ انگور۔ امرود۔ ارنڈ خربوزہ۔ انجیر۔ ناشپاتی اور لوکاٹھ کھانا کھانے کے بعد کھانے چاہئیں۔ یا سہ پہر کو ان کا ناشتہ کیا جائے۔ سیب قابض ہے لیکن اگر اسے بغیر چھیلے کھایا جائے تو قبض نہیں ہوتا بلکہ اسے رفع کرنے میں مدد دیتا ہے۔

چائے۔ قہوہ اور تمباکو بھی قبض کو مضبوط کرتے ہیں۔ ورزش دائمی قبض کے ازالہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس سے قبض بھی رفع ہو جاتا ہے اور جسم میں چستی چالاکی اور

توانائی بھی پیدا ہوتی ہے۔ صبح و شام کی پیدل ہوا خوری قبض کو رفع کرنے کے لئے بہترین ورزش ہے پیدل چلنے سے تمام بدن کی ورزش ہوتی ہے اور دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ جس سے آنتوں میں بھی تحریک ہوتی ہے۔ اور قبض دور ہو جاتا ہے۔ نیز اچھلنا۔ کودنا۔ گیند بلا۔ فٹ بال۔ ٹینس۔ ڈنڑ پیلنا اور بیٹھک بھی قبض کو دور کرتے ہیں۔ رفع قبض کے لئے پیٹ کی مالش بھی کی جاتی ہے۔

حقنہ قبض کو دور کرنے کے لئے حقنہ بہترین فوری تدبیر ہے۔ شدید اتفاقی قبض کو حقنہ کے ذریعے آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے اور وہ فضلات جو قولون کی شکنوں میں جم کر رہ جاتے ہیں۔ حقنہ کے استعمال سے خارج کئے جا سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے پہلے ڈھائی پاؤ نیم گرم پانی ارنڈی کا تیل بقدر ضرورت چڑھایا جاتا ہے دوسرے روز تین پاؤ۔ تیسرے روز ایک سیر۔ غرض مریض کی قوت برداشت کے مطابق دو سیر پانی تک چڑھایا جائے۔ تاکہ پانی تمام قولون میں پہنچ جائے۔ اور اس میں جمع شدہ فضلہ خارج ہو جائے۔

دوائیں دائمی قبض کا علاج دست آور دواؤں سے ناممکن ہے۔ اگر آنتوں میں خشکی ہو پاخانہ مینگنیوں کی شکل میں خارج ہو۔ تو رات کو دودھ شکر سرخ ملا کر پئیں۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو دودھ میں روغن بادام شیریں یا روغن گل یا روغن زیتون ایک تولہ ملا کر پئیں یا سبوس اسپغول سات ماشہ یا اسپغول مسلم ایک تولہ دودھ یا پانی کے ساتھ پھانکیں۔ ہضم خراب ہو یا ضعف اعصاب کی شکایت ہو تو رات کو مربائے زنجبیل ایک تولہ کھائیں۔ اور معجون انزاراتی تین تین ماشہ بعد غذا استعمال کریں۔ اگر جگر خراب ہو صفراء کی پیدائش کم ہو تو صبر وسقمونیا کے مرکبات رات کو سوتے وقت کھائیں۔

اب چند مجربات حوالہ قلم کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ حب صبر صبر زرد (ایلوا) عصارہ ریوند۔ ہر ایک ایک تولہ مصطگی رومی چھ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر چھان کر تھوڑے پانی میں گوندھیں اور چنے برابر گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ تین چار گولیاں رات کو سوتے وقت دودھ یا پانی کے ساتھ نگل لیں۔ صبح کو بافراغت اجابت ہوگی۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق ایک یا دو گولی دیں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں سب کے لئے مفید ہے۔

۲۔ حب قبض کشا رسوت مصفی۔ انجیر زرد۔ صبر زرد مصفی ہر ایک ایک تولہ

کو پیس کر قدرے پانی میں گوندھ کر چنے کی برابر گولیاں بنائیں۔ دو تین گولیاں رات کو سوتے وقت گرم دودھ کے ساتھ کھالیں۔

۳۔ سونف کا چھلکا اتار کر چاول نکالیں۔ اور اس میں سے پانچ تولہ لے کر تمام دن لعاب گھیکوار میں کھرل کر کے رتی رتی کی گولیاں بنالیں۔ رات کو دو تین گولیاں گرم دودھ سے کھالیں۔ چند روز میں دائمی قبض کا خاتمہ ہو جائے گا۔

۴۔ **حب سقمونیا۔** سقمونیا۔ جلاپا۔ صبر زرد۔ عصارہ ریوند۔ مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ۔ زنجبیل۔ مرچ سیاہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر گوندھ لیں۔ اور دو دو رتی کی گولیاں بنالیں۔ ایک یا دو گولی رات کو دودھ یا گرم پانی سے کھائیں۔

۵۔ **شربت ملین جدید۔** ایکسٹریکٹ کیسکارا سگریڈا لیکوئیڈ دس تولہ لیں۔ اور ترنجبین خراسانی بقدر ضرورت لے کر گاڑھا قوام شربت کی شکل میں بنا کر ایکسٹریکٹ کیسکارا سگریڈا شامل کر کے رکھیں۔ ایک تولہ سے دو تولہ تک شربت یا گرم پانی میں حل کر کے سوتے وقت یا صبح و شام پئیں۔ دائمی قبض کے لئے نہایت عمدہ دوا ہے۔

۶۔ **حب رسوت ملین۔** رسوت مصفی۔ انجبار زرد۔ صبر زرد۔ تینوں ہم وزن لے کر گندنا کے عرق میں پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھالیں۔

ڈاکٹری علاج۔ اتفاقی قبض میں رات کو ۵ گرین کیلومل یا ایک دو کمپاؤنڈ ویجی ٹیبل پلز کھلا کر صبح کو میگنیشیا سلفاس یا سوڈیم سلفاس ۴ ڈرام یا سیڈلٹز پوڈر ایک خوراک یا فروٹ سالٹ پانی میں ملا کر دیں۔ یا نصف سے ایک اونس تک کیسٹر آئل دودھ کے ساتھ دیں۔ دائمی قبض کے لئے ادویہ سے زیادہ تدابیر پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ جن کا طبی علاج میں ذکر کیا گیا ہے۔

شدید قبض میں یہ نسخہ مفید ہے:۔

پل کمپوسٹنا ایٹ ہائیوسائمی	۵ گرین
پل ایلوز ایٹ ایسافیٹیڈا	۵ گرین

اس کی دو گولیاں بنالیں اور رات کو حسب ضرورت ایک یا دو گولی بارہ روز تک یا روزانہ دیں۔

پرانے قبض میں یہ نسخہ بھی مفید ہے:۔

ایلوئن	۲/۱ گرین
پوڈوفلائی ریزن	۲/۱ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	۴/۱ گرین
ایکسٹریکٹ جنشن	بقدر ضرورت

ایسی ایک ایک گولی صبح دوپہر اور شام کو کھلائیں۔

لیکوئیڈ پیرافین نصف تا ایک اونس اور آمنڈ آئل (روغن بادام) ۳۰ بوند بھی مفید دوا ہے۔

چند پیٹنٹ ادویات بھی لکھی جاتی ہیں:۔

۱۔ سٹرن بائی کولیٹ (Sterarn's Bicolate) دائمی قبض کے لئے نہایت مفید ہے۔

۲۔ اگے رول (Agarol) (ڈاوز) ا سے دو ڈرام کی مقدار میں استعمال کریں۔

۳۔ پرونائیڈز (Prunoids) یہ گولیاں حاملہ عورت کو بھی دی جاسکتی ہیں مقدار خوراک ا سے ۳ گولیاں۔

۴۔ بی مکس (Bemax) یہ قبض اور وٹامن بی کی کمی کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

مزید ادویہ کے لئے ماڈرن ڈرگز مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے دیکھیں

آل پاکستان طبی مجلس کا تحفہ یہ دوا حکیم غلام نبی صاحب ایم اے نے مجلس کو عنایت کی۔ یہ دوا پیٹ کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ قبض کو ختم کرتی۔ حافظہ کو تیز کرتی ہے۔ بصارت کو تیز کرنے کے علاوہ بھوک لگاتی ہے۔

فلفل سیاہ	دو حصہ
سونف	ایک حصہ
شکر	۲/۱ حصہ

سب کو کوٹ پیس کر روزانہ کھانے کے بعد ایک چھوٹا چمچہ کھالیا کریں۔

ٹیکے سے علاج کریں پٹریسن (Pitressin) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ

ٹونے فین (Tonephin) **یا نیو ہارمول** (Neoharmol) میں سے کسی ایک کا ایک ایمپول بذریعہ عضلی پچکاری استعمال کریں۔

ورمِ زائدہ

ورمِ زائدہ | ورمِ زائدہ عور | اپنڈیسائی ٹس (Appendicitis)

بڑی آنت کے ساتھ چار پانچ لمبا ایک زائدہ ہوتا ہے جس میں ایک نالی ہوتی ہے اس نالی کا ایک سِرا تو آنت میں کھلتا ہے لیکن باہر کا سرا بند ہوتا ہے۔ اس لئے جب کوئی چیز مثلاً سرخ مرچ کا بیج۔ بال۔ دانہ انار وغیرہ اس میں چلی جاتی ہے تو اس میں پھنس کر ورم پیدا کر دیتی ہے۔

اسبابِ مرض اس مرض کا باعث بیسی لس کولائی (معا قولونی) ہیں۔ اس کے ابتدائی اسباب میں قبض دائمی۔ سبزیوں کا کم اور گوشت کا کثرت استعمال شامل ہیں۔ بچوں اور بوڑھوں میں یہ مرض کم ہوتا ہے۔ عورتیں بھی اس میں کم ہی مبتلا ہوتی ہیں۔

علاماتِ مرض مریض درد سے بے چین اور بے قرار ہوتا ہے۔ اور ماہی بے آب کی طرح لوٹنے لگتا ہے۔ اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے ارگرد کاٹا جا رہا ہے۔ آٹھ دس گھنٹے کے بعد درد داہنے پیڑو کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور یہی جگہ قائم ہو جاتا ہے۔ یہی زائدہ اعور کا مقام ہے۔ سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ قے آتی ہے۔ قبض ہوتا ہے۔ پیٹ تنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پیڑو پر دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے۔ داہنی ران اوپر کی طرف کھچی ہوئی ہوتی ہے۔ پھوڑا بن گیا ہو تو اس جگہ دبانے سے لہر اور نرمی سی محسوس ہوتی ہے۔ کبھی ایک دورے کے بعد آرام ہو جاتا ہے اور کبھی یہ مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

علاج مریض کو آرام سے بستر پر لٹائیں۔ اور گرم پانی اور صابن سے انیما کریں۔ یا کسٹر آئل دو اونس پلائیں۔ اگر درد شدید ہو تو مارفیا کا انجکشن کریں۔ درد کی جگہ برف کے ٹکڑے رکھیں اگر مواد نہ پڑا ہو تو سلفا ڈایازین دو ٹکیاں ہر تیسرے گھنٹے کھلائیں۔ لیکن اس مرض کا شافی علاج اپریشن ہے۔

انتڑیوں کی سوزش

انتڑیوں کی سوزش | ورم الامعاء | انٹی رائی ٹس (Enteritis)

اس مرض میں انتڑی کے تمام طبقات میں سوزش ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض گرم اشیاء۔ گوشت۔ گرم مصالحہ۔ مرچ۔ شراب کا کثرت استعمال۔ صفراء کا آنتوں میں زیادہ مقدار میں گرنا۔ سدّے۔ ورم امعاء۔ پیچش۔ سل بطنی۔ حمیٰ محرقہ۔ چیچک۔ نمونیہ۔ سرطان وغیرہ

علاماتِ مرض رفع حاجت کے وقت پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتا ہے۔ بدبودار دست آتے ہیں۔ جن میں آنوں۔ پیپ اور خون ہوتا ہے۔ پیاس کی شدّت اور بے چینی بہت ہوتی ہے جس سے مریض کبھی بیہوش ہو جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں آنتوں میں سوراخ پڑ جاتے ہیں۔

تشخیص الامراض سوزش امعاء۔ کو درد قولنج۔ سوزش باریطون۔ اسہال پیچش اور پیٹ کے پھوڑے وغیرہ سے تشخیص کرنے کے لئے ذیل کی باتوں کو پیش نظر رکھیں۔

۱۔ درد قولنج میں بخار نہیں ہوتا لیکن سوزش امعاء میں بخار ہوتا ہے۔

۲۔ سوزش باریطون میں مریض ٹانگیں سکیڑے لیٹا رہتا ہے۔ پیٹ کے چھونے سے سخت درد ہوتا ہے۔ سانس لینے میں مریض پیٹ کو حرکت نہیں دیتا۔ شدّت درد کے علاوہ نفخ بھی ہوتا ہے۔

۳۔ اسہال میں نہ بخار ہوتا ہے اور نہ درد پیٹ کے کسی خاص حصہ میں محدود رہتا ہے۔

۴۔ پیچش میں سارے پیٹ میں مروڑ ہوا کرتا ہے۔

۵۔ پیٹ کے پھوڑے سے انتڑیوں کے فعل میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔

طبی علاج مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ پیاس کو رفع کرنے کے لئے برف کے ٹکڑے چباتے رہیں یا تھوڑا تھوڑا آب سرد پلاتے رہیں۔ صابن کے پانی سے حقنہ کر کے یہ دوا پلائیں:۔

نسخہ:- اسبغول۔ بہدانہ ہر ایک سات ماشہ۔ سات تولہ گلاب میں اُن کا لعاب نکال کر اس میں دو تولہ شربت ورد یا شربت دینار ملا کر دیں۔ اگر اس سے دست آجائیں تو فبہا ورنہ شیرخشت، مغز املتاس ہر ایک تین تولہ کو عرق کاسنی و عرق عنب الثعلب ہر ایک سات تولہ میں حل کر کے ۲ ماشہ روغن بادام ملا کر دیں۔ جب دو ایک دست آجائیں تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:- تخم بہا۔ تخم ریحان۔ تخم خرفہ۔ بارتنگ۔ اسبغول۔ ہر ایک ایک تولہ۔ مغز تخم کدو۔ تخم خیارین ہر ایک دو تولہ۔ طباشیر۔ گل ارمنی ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ افیون ایک ماشہ۔ سوائے تخم ریحاں اور اسبغول کے سب دواؤں کو کوٹ کر اور روغن بادام سے چرب کر کے ۶ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام شربت خشخاش کے ہمراہ دیں۔

ڈاکٹری علاج مقام درد پر سینک کریں۔ اور گرم پلٹس باندھیں یا گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں۔ تاکہ نیچے کی آنتیں براز سے خالی ہو جائیں اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں:-

بسمتھ سیلی سلیٹ	۲۵ گرین
میوسلیج اکیشیا	۳ ڈرام
پانی	۳ اونس

اس میں سے ایک ایک اونس کی مقدار میں دن میں تین بار دیں۔ اگر مریض زیادہ کمزور ہو جائے تو برانڈی مکسچر میں فی خوراک ۵ بوند ٹنکچر اوپیم ملا کر دیں۔

غذا دودھ سوڈا۔ آش جو۔ بارلے واٹر۔ سادہ شوربہ اور یخنی دیں۔

پیٹ کے کیڑے

آنتوں کے کیڑے　　**دیدان الامعا**　　ان ٹسٹائنل ورمز

(Intestinal Worms)

اس مرض میں آنتوں میں مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو جلد یا بدیر مختلف قسم کی تکالیف پیدا کر دیتے ہیں۔ اس قسم کے کیڑوں کی تعداد ویسے تو تیس ہے لیکن یہاں صرف تین قسم کے کیڑوں کا ذکر کیا جائے گا۔ جو انسان کی انتڑیوں میں عام طور

پر پائے جاتے ہیں۔

۱۔ کدو دانہ حب القرع (Tap Worms) ۱۲ سے ۲۴ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ اس کے سر میں چار ڈنگ ہوتے ہیں لیکن گھنڈیاں نہیں ہوتیں۔ اس کے ایک ہزار سے زائد ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ہر ایک حصے میں بیس تیس جانبی شاخیں ہوتی ہیں۔ یہ انسان میں آنتوں کی غشاء مخاطی کے ساتھ چمٹے رہتا ہے۔ اس کا ایک ایک ٹکڑا جو براز کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ وہ بذات خود ایک کامل کرم ہوتا ہے۔

۲۔ کیچوے یا حیات راؤنڈ ورمز Round Worms، ہر ایک کرم ۵ سے ۱۶ انچ تک لمبا ہوتا ہے اور ½ انچ تک موٹا۔ اس کے منہ میں چھوٹے چھوٹے دانت ہوتے ہیں۔ اور اس کے گرد تین اُبھار کبھی دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کرم انسان کی چھوٹی آنتوں میں رہتے ہیں۔ کبھی آنتوں سے معدے یا مری یا حنجرہ یا ناک کی طرف یا مقعد یا مجری بول یا عورت کی اندام نہانی میں بھی چلے جاتے ہیں۔

۳۔ چمونے یا دود الخل تھریڈ ورمز (Thread Worms) ہر ایک کرم کا طول ½ سے ⅙ انچ تک ہوتا ہے۔ اس کے سر میں تین لبوں والا منہ ہوتا ہے۔ یہ کرم نہایت چھوٹے چھوٹے اور دونوں سروں پر گاؤ دم ہوتے ہیں۔ یہ کرم اندھی آنت میں رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی مقعد یا اندام نہانی یا معدے یا دیگر آنتوں میں بھی چلے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ہزاروں تک ہوتی ہے۔

اسباب مرض پانی۔ گوشت۔ پھل۔ سبز ترکاریاں اور ساگ پات کے ذریعے کرموں کے انڈے انسان کے پیٹ میں پہنچ کر اور پھوٹ کر کرم بن جاتے ہیں۔

علامات مرض پیٹ عموماً پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس میں قولنج کی مانند درد ہونے لگتا ہے۔ مریض اگر بچہ ہو تو اپنی ناک نوچتا ہے۔ بیرون پر اور مقعد میں خارش ہوتی ہے۔ مریض کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی۔ اور اجابت کبھی بے قاعدگی سے ہوتی ہے۔ منہ سے رال بہتی ہے۔ سر میں درد۔ چہرہ زرد۔ مریض خواب میں دانت پیستا ہے۔ اگر کدو دانے پیٹ میں ہوں تو چند یا میں درد ہوا کرتا ہے۔ کبھی تشنج رعشہ یا مرگی بھی ہو جاتی ہے۔ بلکہ مریض دیوانہ بھی ہو جاتا ہے۔

تشخیص پیٹ میں مختلف کیڑوں کی نوعیت معلوم کرنے سے پہلے کیڑوں کی عام علامتوں کے ذریعہ یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ مریض کے شکم میں واقعی

کیڑے ہیں بھی یا نہیں۔ چنانچہ اگر مریض شکم میں کیڑوں کے رینگنے کی حرکت محسوس کرتا ہو۔ رات کو دانت پیستا ہو۔ آنتوں میں مروڑ ہو۔ خصوصاً بھوک کی حالت میں۔ منہ سے رال بہتی ہو۔ دن کے وقت زبان اور ہونٹ خشک رہتے ہوں۔ اور رات کو تر ہو جاتے ہوں کھانا کھانے کے بعد متلی ہو جاتی ہو۔ سر کی طرف بخارات چڑھنے کے باعث درد سر اور دوران سر کی شکایت ہو۔ ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہوں۔ پیاس زیادہ لگتی ہو۔ بدہضمی رہتی ہو۔ بھوک کم لگے یا بھوک کا ہوکا ہو جائے۔ آنکھوں میں سفیدی اور چمک پیدا ہو جائے۔ پپوٹوں میں پیچ معلوم ہو۔ گاہے مرگی کے دورے پڑتے ہوں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مریض کے پیٹ میں کیڑے ہیں۔ پاخانہ کے معائنہ سے بھی مرض کی تشخیص میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔

طبی علاج کرم شکم کو دور کرنے کا اصولی علاج یہ ہے۔ کہ پہلے مریض کو کوئی دست آور دوا دے کر معدہ اور آنتوں کو صاف کریں۔ تاکہ ان کے بعد قاتل کرم دوائیں کیڑوں پر اپنا اثر اچھی طرح کر سکیں۔ دست آور دواؤں میں روغن بید انجیر بہتر ہے اور قاتل کرم دواؤں میں اکسیر دیدانی۔ وودمنہ ترکی۔ بابڑنگ۔ کمیلہ اور خس مناسب ہیں۔ ان قاتل کرم دواؤں کو رات کے وقت کھلا کر صبح کو مسہل دیں۔ اس طرح تمام کیڑے مردہ ہو کر خارج ہو جائیں گے۔

ایک اور بات جس کی طرف توجہ دینی ضروری ہے یہ ہے کہ قاتل کرم دوائیں عام طور پر کڑوی اور بدمزہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ کیڑے ان کو نہیں کھاتے۔ اور ان کے مہلک اثر سے محفوظ رہتے ہیں۔ لہٰذا اس کے لئے حیلے کی ضرورت ہے۔ اور سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ پہلے تین چار روز تک مریض کو وقت مقررہ پر دودھ میں شکر ملا کر پلائیں۔ پھر اسی وقت مقررہ پر دودھ میں قاتل کرم دوائیں ملا کر دیں۔ کیڑے چونکہ دودھ پینے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ اس دوا ملے دودھ کو فوراً پینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہلاک ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس کے بعد روغن بید انجیر وغیرہ دوائے مسہل دیں۔ ہلاک شدہ کیڑے خارج ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اصلاح ہضم کے لئے قرص اعلیٰ۔ جوارش جالینوس۔ معجون اذاراقی وغیرہ کھلائیں۔ بچوں کو تیز قوی اور قاتل کرم ادویہ استعمال کرانی مناسب نہیں۔ انہیں زیادہ تر چنوں کی شکایت ہوتی ہے۔ جن کا تعلق خصوصیت آنتوں سے ہوتا ہے۔ لہٰذا انہیں قاتل کرم دواؤں کے شافے استعمال کرانا مناسب ہے۔ نیز بچوں کو قاتل کرم دوائیں حقنہ کے ذریعہ استعمال کرائی جا سکتی ہیں۔ کیچوؤں کے مریضوں میں کوئی تیز مسہل نہ دیں۔ بعض اوقات کیچوؤں کا کچھ حصہ پھٹ کر نکل جاتا

ہے۔ اور باقی حصہ تکلیف دیتا رہتا ہے۔

کیچوؤں اور کدو دانوں کی موجودگی میں پہلے تین روز تک گائے کے دودھ پاؤ سیر میں مصری یا شکر ملا کر وقت مقررہ پر پلاتے رہیں۔ اس کے بعد چھٹے روز سرخس کمیلہ بابڑ نگ جب القنبیل ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں اور صبح کو سنا کی ایک تولہ پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ اور گل قند چار تولہ ملا کر تربد سفید ۳ ماشہ باریک شدہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔ تمام کیڑے مردہ ہو کر خارج ہو جائیں گے۔

اگر اس سے پورے طور پر کیڑوں کا ازالہ نہ ہو۔ تو اترج۔ آملہ۔ پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۶ ماشہ۔ تربد سفید مجوف خراشیدہ ایک تولہ۔ مصری چودہ تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ایک تولہ سفوف روزانہ رات کو گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اور برگ شفتالو ۳ ماشہ کمیلہ ½ ۱ ماشہ۔ سرخس ۲ ماشہ باریک پیس کر اول کھلائیں۔ اوپر سے خیرہ بادیان۔ شیرہ تخم کشوث ہر ایک ۵ ماشہ پانی میں نکال کر سکنجبین ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں

جب کیچوے یا کدو دانے خارج ہو چکیں۔ تو کشتہ فولاد ایک قرص جوارش جالینوس سات ماشہ ملا کر صبح کو کھلا دیا کریں۔ اور معجون سرخس نو ماشہ رات کو استعمال کرائیں تاکہ ہضم کی اصلاح ہو جائے۔ اور کچھ کرم ہوں تو ہلاک ہو جائیں۔

چرنوں کو ہلاک کرنے کے لئے کمیلہ باریک پیس کر روغن شفتالو یا روغن نیم میں ملائیں۔ اور اس میں کپڑا لتھڑ کر شافہ بنا کر بچے کی مقعد میں رکھیں۔ یا ارنڈ کی کونپلیں نچوڑ کر ان کا رس لگائیں۔ یا سنا کی۔ سقمونیا۔ جلاپا۔ کمیلا۔ چرائتہ۔ ہر ایک ایک ماشہ برگ شفتالو تین ماشہ۔ نمک تیخ پانچ ماشہ کو ملا کر پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور حقنہ کریں۔ اندرونی طور پر یہ گولیاں کھلائیں۔

نسخہ:۔ افستین۔ کمیلہ۔ بابڑ نگ۔ برگ نیم سبز۔ پلاس پاپڑہ ہر ایک تین ماشہ کو باریک پیس کر آب شفتالو میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ایک گولی صبح ایک شام کھلائیں۔

بچوں کے چرنوں کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں۔

نسخہ:۔ رسوت تین ماشہ۔ چاکسو مقشر دو ماشہ۔ ایلوا ایک ماشہ۔ مرچ سیاہ ۵ دانہ۔ برگ نیم پانچ عدد۔ ہینگ دو ماشہ۔ سب کو باریک پیس

کر دانہ جوار کے برابر گولیاں بنالیں۔ چھوٹے بچے کو ایک اور بڑے بچے کو دو تین گولیاں رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ مقعد میں روغن نیم یا آڑو کے پتوں یا ارنڈ کے پتوں کا پانی لگائیں۔

معجون سرخس سرخس۔ بابڑنگ ہر ایک سات ماشہ۔ گوگل۔ تربد سفید مجوف خراشیدہ ہر ایک چودہ ماشہ۔ کوٹ چھان کر دواؤں سے سہ چند شہد میں گوندھ کر ۲ تولہ معجون رات کو کھلائیں۔ اور صبح مسہل دیں۔ یہ معجون آنتوں کے ہر قسم کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔

جوشاندہ انار ترش پوست بیخ انار ترش دس تولہ۔ پلاس پاپڑہ۔ تین ماشہ۔ پوست بیخ بینگن ۳ ماشہ۔ گڑ ایک تولہ کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ڈیڑھ پاؤ پانی باقی رہ جائے چھان کر نہار منہ پئیں۔ اور نصف گھنٹہ تک چہل قدمی کرتے رہیں۔ دست آئے گا جس میں کدو دانے پوری طرح خارج ہو جائیں گے۔ اگر پوری طرح نہ نکلیں تو دوسرے تیسرے روز پھر یہی جوشاندہ پلائیں۔ اور پھر مسہل دیں۔

ڈاکٹری علاج پہلے دو تین روز مریض کو دودھ پلائیں اور ہلکی غذا استعمال کریں۔ تیسرے روز صبح سویرے خالی معدہ میں لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ میل فرن ۱۵ بوند کیپ سول میں بند کر کے یا شربت سنگترہ میں ملا کر پندرہ منٹ کے وقفہ سے چار بار کھلائیں۔ آخری خوراک کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد سڈلٹز پوڈر یا کمپونڈ مکسچر آف سنا ایک یا دو اونس پلائیں۔ اگر ایک دو گھنٹے تک دست آ کر کیڑے خارج نہ ہوں تو حقنہ کریں۔ کیڑے دھلوا کر دیکھ لیں۔ اگر کیڑوں کے سر بھی نکل گئے۔ تو مکمل آرام سمجھنا چاہیے ورنہ یہی عمل دو تین بار کریں۔ اس مرض کے لئے بہترین مفید ترین دوا ہے۔

خیات کا علاج یہ بھی ہے کہ رات کو سونے سے پہلے کیلومل ۵ گرین سنٹونین تین گرین کھلائیں۔ صبح میگ سلفاس کا جلاب دیں۔ اگر ایک بار میں تمام کیچوے خارج نہ ہوں۔ تو دو تین بار یہی عمل کریں۔ اس دوا کے ساتھ کیسٹر آئل کا جلاب نہ دیں سنٹونین ایک زہریلی دوا ہے اس لئے اس کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے بچوں کو ½ تا ایک گرین اور بڑوں کو ۱ سے ۲ گرین تک دیں۔

چرنوں کا علاج یہ ہے کہ پہلے ۲۔ ۳ دن تک ہر روز رات کو کیلومل ۱/۲ گرین اور کمپونڈ پوڈر آف جیلپ ۳۰ گرین ملا کر دیتے رہیں تاکہ چند دست آ کر کرم نیچے کے حصے میں آ جائیں۔ پھر چند روز بعد پہلے گرم پانی اور صابن کا حقنہ کریں۔ اس کے

بعد روغن تارپین ۴ ڈرام ۔ پانی ایک پائنٹ ڈال کر حقنہ کریں۔ چرنوں سے مقعد میں جو خارش ہوتی ہے اسے کاربالک آئنٹ منٹ سے آرام وسکون ہو جاتا ہے ۔ مرکری کا ہلکا مرہم بھی مفید ہے۔

ہک ورم (کھباری نما کیڑوں) کے لئے تھائیمل مفید دوا ہے۔ پہلے دو روز فاقہ کرائیں اس کے بعد ۲۰ گرین تھائیمل کیپ‌ سول میں ڈال کر صبح ۶ بجے۔ ۸ بجے اور ۱۰ بجے دیں۔ اس کے بعد ۱۱ بجے نمکین مسہل دیں۔ اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو پندرہ روز کا وقفہ دے کر اولیم چینو پوڈیائی ۱۰ بوند کیپ سول میں ڈال کر صبح ۶ ۔ ۸ ۔ ۱۰ بجے تین بار دیں اور ۱۲ بجے نمکین مسہل دیں۔ ان ادویات کے ساتھ گھی کیسٹر آئل ۔ تارپین ٹائن آئل ۔ دودھ ۔ گلیسرین ۔ کلوروفارم اور شراب ہرگز نہ دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ مل کر مذکورہ بالا ادویات سمی علامات پیدا کر دیتی ہیں۔ ہک ورم اور راؤنڈ ورم کا شافی علاج ہکسل رسار سی نول (Hexyl. Resorcinol) ہے ۔ اس کی پہلی خوراک سے نوے فی صدی کیڑے مرجاتے ہیں ۔ یہ دوا ۱۵ گرین جیلے ٹن کیپ سول میں ڈال دیں۔ دو گھنٹوں کے بعد دستوں کی دوائی دیں۔ ڈائی نے نین ۔ ب ف ۔ ک ۔ بوراٹون ۔ اکسی اور ان پیٹ کے کیڑے مارنے والی نئی دوائیں ہیں۔

غذا مریض کو زود ہضم دوائیں مثلاً کھچڑی ۔ دال چاول ۔ شوربا چپاتی وغیرہ دیں ۔ اور سوائے خاص ضرورت کے دودھ دہی اور ان سے بنی ہوئی غذاؤں، ہر قسم کی مٹھائی اور میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں۔ سڑے گلے پھلوں کے کھانے اور خراب پانی کے پینے سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔

ورم بار یطون

پیٹ کی آبدار جھلی کی سوجن ۔ وَرَم صفاق ۔ پیری ٹونائی ٹس

(Peritonitis)

اسباب مرض پیٹ پر چوٹ لگنا ۔ معدے یا آنت کا چھد جانا ۔ شانے وغیرہ کا پھٹ جانا ۔ جگر کے پھوڑے کا پھوٹنا ۔ سردی اور رطوبت ۔ مزمن ورم گردہ ۔ وجع مفاصل ۔ خرابی خون ۔ رحم اور خصیۃ الرحم کے امراض وغیرہ۔

علاماتِ مرض پہلے پیٹ کے کسی خاص حصہ پر پھر سارے شکم میں درد ہونے لگتا ہے۔ جو معمولی حرکت کرنے یا ہاتھ لگانے یا کپڑا چھو جانے سے بڑھ جاتا ہے۔ لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ مریض سمٹ سمٹا کر لیٹا رہتا ہے قبض ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ شروع مرض سے آٹھویں یا دسویں دن مریض انتقال کر جاتا ہے۔

طبّی علاج شدّت مرض میں لصف یا ایک رتی افیون ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے دیتے رہیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ اگر مریض برداشت کرے تو مقام درد پر سینک کریں۔ پیٹ صاف کرنے کے لئے کیلومل ۵ گرین دیں۔ اس کے بعد ٹنکچر اوپیم ۵ بوند۔ ٹنکچر کمفر ۱ بوند۔ ایکوا اینی سائی ٹا اونس اسبی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ پروکین پینی سلین ۰۰۰ ۴ یونٹ کا ٹیکہ چوبیس گھنٹہ میں ایک بار کریں۔ اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو۔ تو عمل جراحی آخری چیز ہے

غذا:- دودھ میں سوڈا یا لائم واٹر ملا کر دیں۔ آش جو۔ ساگو دانہ۔ شوربا۔ یخنی تھوڑی تھوڑی مقدار میں مناسب وقفوں کے بعد دیتے رہیں۔ اگر غذا ہضم نہ ہو۔ تو پھر حقنہ غذائی سے مریض کی پرورش کریں۔

کانچ نکلنا

کانچ نکلنا — خروج المقعد — پرولیپسس انائی

(Prolapsus Ani)

اس مرض میں مریض کی کانچ رفع حاجت کے وقت نکل آتی ہے۔ اور بہت تکلیف دیتی ہے۔

اسبابِ مرض ضعف مثانہ۔ دائمی قبض۔ کرم امعاء۔ پیچش۔ پرانے دست۔ سنگ مثانہ۔ عضلۂ مقعد کا ڈھیلا ہو جانا۔ بچوں میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض اجابت کے بعد کانچ باہر نکل آتی ہے۔ کبھی کھانسنے۔ زور سے ہنستے یا عرصہ تک کھڑا رہنے یا زور کا کام کرنے سے کانچ نکل

آتی ہے۔ جو لگا ہے پانچ چھ انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ اس پر زخم ہو جاتے ہیں۔ اور رفع حاجت کے وقت سخت درد ہوتا ہے۔

طبی علاج ایسے مریضوں کے لئے اطریفل خبث الحدید بہت مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔

۱۔ نسخہ معجون خبث الحدید ہلیلہ زرد۔ بلیلہ۔ آملہ۔ شیطرج۔ تخم کرفس۔ نانخواہ۔ صعتر۔ سعد کوفی۔ ہر ایک ۱۰ ماشہ سنبل الطیب۔ الائچی۔ وج ہر ایک ۳ ماشہ۔ دارچینی ۴ ماشہ۔ فلفل۔ دار فلفل۔ نارمشک نمک ہندی ہر ایک ۵ ماشہ۔ رائی ۱۵ ماشہ۔ نوشادر ایک ماشہ۔ خبث الحدید مدبر ۳۰ ماشہ۔ خبث الحدید کو روغن زرد سے چرب کرکے شامل کریں۔ اور سہ چند شہد کے قوام میں معجون بنالیں۔ خوراک ۳ ماشہ

۲۔ برگ مورد۔ مازو۔ زرورد۔ گلنار ہر ایک تین ماشہ۔ کو پانی میں جوش دے کر صاف کرکے استنجا کریں۔ اور مریض کو محنت و مشقت سے بچائیں۔

۳۔ مازو ۱۱ ماشہ۔ پھٹکڑی ۱۱ ماشہ۔ کو پاؤ بھر پانی میں حل کرکے بذریعہ روئی کانچ پر لگا کر آہستہ سے کانچ کو اندر داخل کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو لٹا کر پاخانہ کرائیں۔ اور یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

ایلم دپھٹکڑی	۱۰ گرین
ایسڈ گیلک	۱۵ گرین
ڈسٹلڈ واٹر	۱ اونس
کاٹن	حسب ضرورت

روئی کو دوا میں بھگو کر مقعد پر باندھیں۔ یا یہ نسخہ استعمال کریں

ٹنکچر اسٹیل	۱۰ بوند
ڈسٹلڈ واٹر	۱ اونس

روئی یا اسفنج تر کرکے باندھیں۔

تقویت کے لئے جوان مریض کو ایسٹن سیرپ دیں۔ بچے کو کاڈ لور آئل یا آڈکسولین یا کیمیکل فوڈ دیں۔ قبض میں پیرافین لیکوڈ ایک چمچہ خوردنی یا حسب ضرورت ایک اونس تک استعمال کریں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو مقعد کے ارد گرد سوئی داخل کرکے الکحل

کا ٹیکہ کیا جاتا ہے۔

غذا رقیق۔ مثلاً آش جو۔ ساگودانہ۔ شوربا یخنی۔ مونگ کی دال۔ نرم کھچڑی۔ اور دلیہ دیں۔

پرہیز گرم مصالحہ دار۔ ثقیل اور بادی چیزوں مثلاً ماش کی دال۔ آلو۔ اروی کچالو۔ وغیرہ سے پرہیز کریں۔

بواسیر

بواسیر — بواسیر — ہیموریائڈز (Haemorrhoids)

پائلز (Piles)

ایک مشہور مرض ہے جس میں مقعد کے اندر یا باہر سرخی مائل نیلے رنگ کے ابھار یا مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن سے کبھی کبھی خون نکلتا رہتا ہے۔ اور ان میں کسی قدر درد یا جلن بھی ہوتی ہے۔

اسباب مرض دائمی قبض۔ چرنے یا سوتی کیڑے۔ زخم یا ناسور سے روده مستقیم میں خراش رہنا۔ بار بار تیز جلاب لینا۔ مصالحہ دار اغذیہ کا استعمال۔ زیادہ گوشت کھانا۔ کثرت مے خواری۔ زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا۔ جگر کے فعل کا سست ہو جانا۔ عورتوں میں ایام حمل وغیرہ۔ کبھی یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔

اقسام مرض:۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ اندرونی۔ درمیانی اور بیرونی۔

اندرونی بواسیر کے مسوں سے خون آتا ہے۔ مگر درد زیادہ نہیں ہوتا۔ درمیانی بواسیر میں خون بھی آتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے۔ بیرونی بواسیر میں خون تو خارج نہیں ہوتا۔ لیکن درد ہلکا ہوتا ہے۔

علامات مرض اندرونی بواسیر میں بوجھ۔ خارش۔ جلن اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔ رفع حاجت کے وقت اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ مریض کی جان پر بن جاتی ہے۔ مریض ڈر کے مارے پاخانہ نہیں کرتا۔ اس لئے مرض شدت اختیار کر جاتا ہے۔ خون کبھی براز کے ساتھ ملا جلا خارج ہوتا ہے۔ اور کبھی براز کے بعد قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے۔ لیکن کبھی اس قدر زیادہ خارج ہوتا

ہے۔ کہ مریض بیہوش ہوجاتا ہے۔ مریض کمزور ہوجاتا ہے۔ اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ کبھی مسّے مقعد سے باہر نکل کر اس قدر سوج جاتے ہیں کہ انہیں واپس لوٹایا نہیں جا سکتا۔ جس سے وہ مردار پڑ جاتے ہیں۔ اور بے حد تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ عرصہ تک خون آتے رہنے سے بعض مریضوں میں فقر الدم ثانوی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

طبی علاج

مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ قابض دیر ہضم دواؤں کے کھانے اور سخت جگہ پر بیٹھنے سے روک دیں۔ قبض کو دور کرنے کے لئے ہلکی ملین دوا استعمال کریں۔ جریان خون کو اس وقت تک نہ روکیں۔ جب تک کہ ضعف کے آثار پیدا نہ ہو جائیں۔

مقامی طور پر برگ نیم کے جوشاندے سے سینکیں۔ درد شدید ہو تو برگ نیم کے ساتھ پوست خشخاش بھی جوش دے لیں۔ اس کے بعد کوئی مسکن مرہم لگائیں۔ یا برگ بھنگ کے جوشاندہ کا بھپارہ دیں۔ اسی سے تکمید کریں۔ اور اسی کی ٹکیہ بنا کر باندھیں۔ یا افیون اور رسوت روغن گل میں حل کر کے مسّوں پر لگائیں۔

بعض اوقات مسّوں کو جلانے یا کاٹنے کی ضرورت پیش آتی ہے ایسی صورت میں معدہ۔ جگر اور انتڑیوں کی تقویت کا اصلاح کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اگر بواسیر کی ابتدا ہو اور خون زیادہ خارج نہ ہوتا ہو۔ تو سب سے پہلے روغن بید انجیر تین چار تولہ پاؤ سیر دودھ میں ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد دوسرے روز صبح و شام رسوت ۲ رتی۔ مرچ سیاہ ایک عدد پیس کر کھلائیں۔ اوپر سے دہی کے پانی میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ سوتے وقت مربائے ہلیلہ ایک عدد آدھ سیر دودھ کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ غذا کے بعد اکسیر جگر دو رتی کھلائیں۔ اور مسّوں میں خارش تکلیف دہ ہو۔ تو کچلہ پانی میں گھس کر طلا کریں۔ اگر مرض مزمن ہو۔ اور خون کافی نکل چکا ہو۔ تو جریان خون کو روکنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:- گیرو۔ سنگ جراحت۔ دم الاخوین۔ کہربائے شمعی۔ ہر ایک ایک ماشہ کوٹ کر بیک پیس کر شربت انجبار ۲ تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ اوپر سے لعاب ریشہ خطمی۔ لعاب بہدانہ۔ شیرہ مغز انار ہر ایک ۲ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

یا یہ نسخہ دیں۔ رسوت۔ مقل ہر ایک ایک ماشہ۔ کوٹ پیس کر معجون مقل ۷ ماشہ

میں ملاکر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان۔ لعاب ریشہ خطمی۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ۔ عرق بادیان اور عرق گندنا ہر ایک ۲ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملاکر اسبغول مسلم سات ماشہ۔ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔ اگر بواسیری دست جاری ہوں۔ ساتھ ہی مروڑ بھی ہو۔ تو یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ بسد سوختہ ۱ رتی۔ مرجان سوختہ ۱ رتی۔ کو خمیرہ خشخاش ایک تولہ میں ملاکر کھلائیں۔ اوپر سے لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ تخم کنوچہ ۳ ماشہ۔ لعاب اسبغول ۳ ماشہ۔ شیرہ بیخ انجبار ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۳ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔

اگر مسّے سوجے ہوئے ہوں اور اُن سے خون نکلتا ہو۔ تو ان پر جونکیں لگوائیں یا مرہم کافور لگوائیں۔ بواسیر بادی میں جب خون نہ نکلتا ہو البتہ قبض کی شکایت ہو۔ تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ رسوت۔ مقل ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر جوارش جالینوس سات ماشہ میں ملاکر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ میں ملاکر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث تین ماشہ پانی میں نکال کر گل قند چار تولہ ملاکر اسبغول مسلم ۷ ماشہ اوپر سے چھڑک دیں۔ کھانا کھانے کے بعد حب نانخواہ تین ماشہ کھلائیں۔ رات کو سوتے وقت حب کاسر ۲ عدد نیم گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ رفع قبض کے لئے روغن زیتون ایک تولہ دودھ پاؤ سیر ملاکر پلائیں۔ اور مسّوں پر مرہم سائیدہ نیم چوب لگائیں۔

ا۔ حب رسوت رسوت۔ گوگل۔ گیرو۔ مغز تخم نیم۔ مغز تخم بکائن۔ تخم گندنا سب ہم وزن لے کر آب گندنا میں پیس کر اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ بواسیر بادی میں ایک ایک گولی اور بواسیر خونی میں دو دو گولیاں صبح و شام پانی کے ساتھ دیں۔

۲۔ معجون بواسیر کہربا چھ ماشہ۔ گل ارمنی چھ ماشہ۔ افتیں ایک تولہ۔ نشاستہ بریاں ایک تولہ۔ بیخ انجبار ایک تولہ۔ طراثیث ایک تولہ۔ کشنیز خشک بریاں ایک تولہ۔ حب آلاس ایک تولہ۔ تیزارج حنظائی ایک تولہ مغز تخم نیم ایک تولہ۔ ناگرموتھ ایک تولہ۔ زیرہ سفید بریاں (در سرکہ پروردہ) ایک تولہ طباشیر ۲ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر دو چند شربت حب آلاس میں گوندھ کر معجون

تیار کریں۔

۳۔روغن بواسیر

بھلاوہ رکلاہ دور کردہ) پانچ عدد۔منسل چھ ماشہ۔روغن کنجد ڈھائی تولہ۔پہلے تیل کو پیتل کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب پکنے لگے۔تو بھلاوہ دو ٹکڑے کرکے اس میں ڈالیں۔جب یہ جل جائیں۔تو ان کو نکال لیں۔اور تیل کو سرد ہونے کے لئے آگ سے اتار لیں۔سرد ہونے پر منسل باریک پیس کر ملائیں۔اور لوہے کے دستہ سے خوب رگڑیں۔اس کے بعد اس میں دو سیر پانی ڈال دیں۔اوپر جو تیل آجائے۔اُسے ہاتھ سے اُتار کر شیشی میں ڈال لیں۔اور بوقت ضرورت پھریری سے مسّوں پر ملیں۔

ڈاکٹری علاج

نمناک یا سرد جگہ پر مت بیٹھیں۔مقعد کو سردی سے بچائیں۔ہر روز ورزش کریں۔مقعد کو پاک و صاف رکھیں۔قبض نہ ہونے دیں۔مصالحہ دار اغذیہ۔چٹنی۔اچار۔مربہ۔چائے۔قہوہ۔سرخ مرچ سے پرہیز لازم ہے۔رات کو سونے سے رفع حاجت کی عادت ڈالیں۔رفع حاجت سے پہلے سرد پانی کا حقنہ کرنا اور بعد میں سرد پانی سے آب دست لینا اکثر مفید ثابت ہوتا ہے کمزور مریضوں کے لئے گرم ہپ باتھ مفید ہے۔یہ مرہم بنا کر بواسیری مسّوں پر لگائیں۔

لیکویڈ ایکسٹریکٹ آف ہیمیمیلس	۱ ڈرام
لیکویڈ ایکسٹریکٹ آف ارگٹ	۱/۲ ڈرام
آئل آف ٹار	۱/۲ ڈرام

یہ مرہم بھی مفید ہے۔

کاربالک ایسڈ	۱ ڈرام
بلوگال	۱ ڈرام
سمپل آئنٹ منٹ	۱/۲ ۲ ڈرام
ایسڈ گیلک	۴۰ گرین
کتھ	۴۰ گرین
کاربالک ایسڈ	۱/۲ ڈرام
ویزلین وائٹ	۱ اونس

مرہم بنا کر استعمال کریں۔بواسیر میں ملیّن اور مسہل گرم ادویہ مضر ہوتی ہیں اگر قبض ہو تو گلیسرین کا انیما کریں۔اس کے لئے مخصوص قسم کی سرنج آتی ہے۔اس میں گلیسرین

مقعد میں داخل کرتے ہیں۔

(گلیسرین کا حقنہ کرنے کی پچکاری)

خونی بواسیر میں یہ نسخہ دیں

لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ آف ارگٹ	۵ ابوند
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ ابوند
واٹر	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔ مولی خام۔ اس کا ساگ وغیرہ بواسیر میں مفید ہے۔

ٹیکہ سے علاج

اس مرض میں اپریشن اور بجلی سے جلانے کا بھی رواج ہے۔ لیکن بہتر علاج ٹیکہ سے ہوتا ہے۔

۱۔ کاربالک ایسڈ۔ روغن زیتون۔ روغن بادام ۵ فی صد کا محلول بنا کر استعمال کریں۔

۲۔ کونین اینڈ یوریا ہائیڈروکلورائڈ ۴ گرین۔ ڈسٹلڈ واٹر ۵ سی سی تازہ محلول بنا کر استعمال کریں۔ یہ مرکب مسکن درد بھی ہے۔

پائل سرنج سے ہر ایک مسّہ میں انجکشن کریں۔ ایک یا دو مسّوں سے زیادہ ایک بار میں انجکشن نہ کریں۔ مقدار استعمال ½ تا ۲ سی سی ہر ایک مسّہ میں عموماً ۳ سی سی سے زیادہ مقدار ایک نشست میں نہ ہونی چاہیئے۔ اوسط انجکشن فی ۱۔۲ سی سی ہے نصف سی سی بے خطر مقدار ہے۔ انجکشن غشاء مخاطی سے نیچے کیا جاتا ہے۔ اور پھر ہر ہفتہ یہ عمل کیا جاتا ہے۔

پیٹنٹ ادویات

میں ہیڈنسا (جرمنی کی تیار شدہ) مرہم ہے۔ رفع حاجت کے بعد مسّوں پر لگائی جاتی ہے۔

۲۔ پلانوفارم آئنٹمنٹ (مے اینڈ بیکر) درد اور خارش کے لئے نہایت مفید ہے۔

۳۔ انیوسول (Anusol) وارنر۔ یہ مرہم لچکیلی ٹیوبوں میں بند

ہوتی ہے اور اسے مستوں پر لگانے کے لئے سوراخ دار نوزل بھی ہمراہ ہوتا ہے۔

۴۔ اینی تھین آئنٹ منٹ بھی عمدہ اور مفید مرہم ہے۔

۵۔ امیرول (Amerol) کاس ایوک ۔ اوڈرے نالین آئنٹ منٹ ۔ ایڈرے نالین اور کلورو سائون آئنٹ منٹ عمدہ ادویہ ہیں۔ تفاصیل کے لئے میڈیکل انفریشن مرتبہ حکیم غلام نبی ایم۔ اے دیکھیں۔

غذا و پرہیز غذا میں سبز ترکاریاں مثلاً گھیا۔ توری۔ ٹنڈے۔ پرول۔ شلجم۔ چقندر۔ ساگ۔ پات اور گیہوں کی روٹی دیں۔ گھی۔ دودھ۔ مکھن ہضم کے مطابق استعمال کریں۔ تازہ پھل مثلاً امرود۔ کیلا۔ سنگترہ اور انگور کھائیں۔

ہر قسم کے گوشت سے قطعی پرہیز کریں۔ انڈے۔ چائے۔ قہوہ۔ تمباکو۔ لال مرچ۔ گرم مصالحہ۔ بینگن میتھی۔ دال مسور۔ تیل۔ ترشی اور اچار سے پرہیز کریں۔

فتق

آنت اترنا ۔ فتق ۔ ہرنیا (Hernie)

اس مرض میں عضو کا کوئی حصہ اپنی اصلی جگہ سے ہٹ کر کسی قدرتی یا اتفاقی سوراخ کے شگاف کے راستہ باہر کو ابھر آتا ہے۔

اسباب مرض دیوار شکم کا کمزور ہونا۔ عضلات کا کمزور ہونا۔ پیدائش کے بعد نال کا ٹھیک طور پر نہ کاٹنا۔ پیدائشی طور پر کسی قدرتی سوراخ کا کھلا رہ جانا یا کسی زائد شگاف کا رہ جانا۔ ضربہ و سقطہ۔ پشت پر بوجھ اٹھا کر زیادہ چلنا۔ قبض مزمن میں رفع حاجت کے وقت زیادہ زور لگانا۔ سنگ مثانہ حمل۔ مرض استسقاء۔ سمن مفرط۔ شدید کھانسی۔ سعال مزمن۔ اچھلنا۔ کودنا۔ گھوڑے کی سواری وغیرہ

اقسام مرض اس مرض کی ویسے تو کئی قسمیں ہیں۔ یہاں صرف تین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ فیمرل ہرنیا۔ اس میں سوراخ کنج ران کے راستہ انتڑی اتر آتی ہے اس قسم میں عموماً عورتیں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔

۲۔ انگوئینل ہرنیا:۔ اسے طب میں فتق مراق البطن کہتے ہیں۔ اس میں جنگاسہ والی نالی (انگوئینل کنال) کے راستہ انتڑی وغیرہ اتر کر فوطوں میں چلی جاتی ہے۔ یہ قسم مردوں میں عام ہے۔

۳۔ یمبی لائیکل ہرنیا:۔ اسے طب میں نتوء السرہ کہتے ہیں۔ اس میں ناف کے مقام پر ایک ابھار سا پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ قسم بچوں میں عام ہے۔

بلحاظ خواص اس کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ ریڈیوس ایبل ہرنیا (Reducible Hernia) جو دبانے پر اپنی اصلی جگہ واپس جا سکے۔

۲۔ اری ڈیوسی ایبل ہرنیا (Irreducible Hernia) وہ جو دبانے پر اپنی اصلی جگہ واپس نہ جا سکے۔ اس کی پھر تین قسمیں ہیں:۔

(الف) سٹرنگیولیٹڈ ہرنیا (Strangulated Hernia) یا فتق مختنق یا پھنسا ہوا فتق۔

(ب) ان فلیمڈ ہرنیا۔ INFLAMED Hernia یا فتق متورم یا سوجا ہوا فتق۔

(ج) انکارسی ریٹڈ ہرنیا۔ Incarcirated Hernia) فتق مسدود یا سُدہ پھنسا ہوا فتق۔

علامات مرض ریڈیوس ایبل ہرنیا (دبنے والا فتق) میں فتق دبانے سے اپنی اصلی جگہ پر نہیں جاتا۔ اور روز بروز بڑھ کر موجب تکلیف ہوتا ہے۔ اس قسم کا فتق جلد ہی پھنس کر ردی علامات پیدا کر دیتا ہے۔

سٹرنگولیٹڈ ہرنیا یا پھنسا ہوا فتق میں مقام فتق متورم اور سخت دردناک ہوتا ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ پیٹ میں نفخ اور قولنج کا سا درد ہوتا ہے بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ لیکن کچھ خارج نہیں ہوتا قئیں آتی ہیں جن میں آخرکار براز خارج ہونے لگتا ہے۔ مریض پژمردہ۔ نحیف اور نزار ہو جاتا ہے۔ اگر یہ حالت مدت تک قائم رہے تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

انفلیمڈ ہرنیا۔ (سوجا ہوا ہرنیا) میں عام طور پر بڈھے اشخاص مبتلا ہو

ہو جاتے ہیں۔

طبی علاج خطرناک صورت میں علاج بالدوا ناکام ہوتا ہے۔ اس صورت میں عمل جراحی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے عمل جراحی نہ کرایا جا سکے۔ تو مریض کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے یہ علاج کیا جائے۔

مریض کو آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔ چلنے پھرنے اور اچھلنے کودنے سے روک دیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اور قابض بادی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ آنت کے نیچے اترنے کو روکنے کے لئے پیٹی استعمال کریں۔ اس غرض کے لئے مخصوص قسم کی پیٹیاں بازار سے دستیاب ہوتی ہیں۔ ان کے باندھنے سے کچھ ران کے سوراخ پر دباؤ پہنچتا ہے اور آنت اترنے سے رک جاتی ہے۔ بعض اوقات اس غرض کے لئے داغ بھی دیتے ہیں۔ داغ دینے سے زخم ہو جاتا ہے۔ جو اچھا ہونے کے بعد سوراخ کو بند کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

اگر آنت یا ثرب اتری ہوئی ہو۔ تو مریض کو پہلے گرم پانی کے ٹب میں بٹھائیں اس کے بعد اتری ہوئی چیز کو اس کی جگہ واپس لوٹائیں۔ بعد ازاں یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ:۔ مصطگی رومی۔ انزروت۔ کندر۔ جوز السرو۔ برگ سرو۔ اقاقیا۔ گلنار۔ دم الاخوین۔ مرمکی۔ شب یمانی۔ صبر زرد۔ ابہل۔ رسوت۔ سب ہم وزن لے کر آب مکو سبز میں پیس کر ضماد کریں۔

داخلی طور پر صبح و شام مصطگی رومی ایک ماشہ پیس کر گلقند ۲ تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور بعد غذا جوارش جالینوس میں ۶-۶ ماشہ دیں۔ اگر فتق ریحی کی شکایت ہو۔ تو اس صورت میں بھی ہضم کی اصلاح کے لئے جوارش جالینوس ۶-۶ ماشہ بعد غذا کھائیں۔ صبح و شام یہ نسخہ پلائیں:۔

نسخہ:۔ جوارش کمونی سادہ ایک تولہ۔ اول کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ انیسوں ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی نو دانہ عرق بادیان ۶ تولہ۔ عرق نانخواہ ۶ تولہ میں نکال کر شربت دینار ۲ تولہ میں ملا کر پلائیں۔

فوطوں میں پانی اترنے (قیلۃ الماء) کی صورت میں رات کو معجون بلبلہ جات نو ماشہ کھلائیں۔ اور صبح و شام یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ قرص خبث الحدید ۲ چاول معجون فنجنوش پانچ ماشہ میں ملا کر

کھلائیں۔ اوپر سے تخم حلبہ نیم کوفتہ ۳ ماشہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ مویز منقی نو دانہ پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔

نسخہ معجون فنجنوش پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست بہیڑہ آملہ ہر ایک ۲ تولہ۔ جاوتری۔ الائچی خورد۔ اگر مشک ہر ایک سات ماشہ۔ مرچ سیاہ۔ زیرہ مدبر پیپل۔ سونٹھ۔ تخم سویا۔ تخم کرفس۔ تخم گندنا۔ تخم شلجم۔ تخم خربزہ۔ تج۔ دار چینی۔ لونگ۔ جائفل۔ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ اسپغول سفید نو تولہ۔ خبث الحدید مدبر تمام دواؤں کے برابر شہد خالص تمام ادویہ سے دگنا۔ شہد کا قوام بنالیں۔ اور دوائیں کوٹ چھان کر اس میں ملائیں۔ ۶ ماشہ مناسب بدرقہ سے کھائیں۔

ڈاکٹری علاج اس کے علاج میں تساہل مناسب نہیں۔ شافی علاج اپریشن ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو مخصوص کمانی دار پیٹی مریض کو رات دن پہنائے رکھیں۔ بچوں اور جوانوں میں اگر شروع سے پیٹی لگائی جائے تو ایک سال میں کامل آرام ہو جاتا ہے۔ دن کو پہننے والی پیٹی کے مقابلہ میں رات کو پہننے والی پیٹی کی کمانی ڈھیلی ہونی چاہیئے۔

مریض کو دست آور دوا ہرگز نہ دیں۔ اگر قبض ہو تو گرم پانی کا حقنہ کریں برفع درد کے لئے مارفین اور اٹروپین کا ٹیکہ کریں۔

یہ علاج ابتدائے مرض میں جب کہ آنت کو آسانی سے پیٹ کی طرف لوٹایا جاسکے کامل شفایابی کا ضامن ہے۔ مزمن صورتوں میں کامیاب نہیں۔ امریکہ اور سپین میں اس مرض کے لئے میٹر آف ڈیٹرامٹ کا ٹیکہ کیا جاتا ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے:۔

زنک سلفیٹ	۱ ڈرام
گلیسرین	۴ ڈرام
کاربالک ایسڈ	۶ ڈرام
ایکوا اسنے من	ایک اونس
ایکوا ڈسٹلڈ	۲ اونس
لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ پائی نس کنیڈنسس	۵ ڈرام

زنک کو ایکوا اسنے من اور گلیسرین کاربالک کے ہمراہ ملالیں۔ پھر دونوں کو

ملا کر آبِ مقطر شامل کریں۔ آخر میں لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ ملا کر خوب ہلائیں۔ اور ایک ہفتہ تک پڑا رہنے دیں۔ روزانہ دو تین بار ہلا دیا کریں۔ پھر فلٹر کر کے دوا کو محفوظ رکھیں جب ٹیکہ لگانا ہو۔ تو دوا کو اُبال کر مطہر کر لیا کریں۔ اول ۲ بوند۔ پھر نصف سی سی پھر ایک سی سی کا ٹیکہ کریں۔ یہ ٹیکے ایک ہفتے کے وقفے سے کریں۔

طریق عمل مریض کو میز پر لٹائیں۔ اور اس کی کمر کے نیچے ایک تکیہ رکھ کر کمر کو اونچا رکھیں۔ پھر فتق کو آہستہ آہستہ شکم کے اندر داخل کریں۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے مقامِ فتق کو دبا کر دائیں ہاتھ سے پچکاری کی سوئی ۵۰ کے زاویہ پر رکھ کر آہستگی سے جسم میں داخل کر کے ٹیکہ کریں۔ لیکن خیال رہے۔ کیونکہ اگر سوئی پردہ صفاق میں چلی جائے۔ تو ورم صفاق پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر وہ صفاق میں داخل ہو جائے تو ہمیشہ کے لئے شدید درد پیدا ہو جائے گا۔ کبھی اس ٹیکہ سے خصیوں اور عضو تناسل میں درد ہونے لگتا ہے۔ جو دو تین گھنٹے میں دور ہو جاتا ہے کبھی عصب فخذی میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ جو دو تین ہفتہ میں رفع ہو جاتا ہے۔

غذا و پرہیز غذائیں زود ہضم اور مقوی دیں۔ مثلاً سبز ترکاریاں یعنی کھیا ٹنڈے توری۔ شلجم چقندر۔ ساگ پالک۔ کریلا وغیرہ تنہا یا گوشت بکری کے ساتھ پکا کر چپاتی کے ساتھ دیں۔ گھی۔ دودھ۔ مکھن ہضم کے مطابق دیں۔

تمام قابض بادی چیزوں مثلاً ہر قسم کی دالوں۔ چاول گوبھی۔ آلو۔ کچالو۔ اروی کھنڈی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

بارھواں باب

جگر اور تلی کی بیماریاں

جگر کی گرمی

جگر کی گرمی   سوءِ مزاج حار کبد ۔ کنجسچن آف دی لیور
(Congestion of the Liver)

اسبابِ مرض گرم چیزیں ۔ گوشت ۔ شراب ۔ گرم مصالحہ ۔ مرچ وغیرہ کا کثرت استعمال ۔ کثرت مے خواری ۔ شدت کی گرمی ۔ دائمی قبض ۔ ورزش نہ کرنا ۔ مقام جگر پر چوٹ لگنا ۔ ملیریا میں مبتلا ہونا ۔ عورتوں میں ایام کی خرابی ۔

علاماتِ مرض دائیں جانب کی پسلیوں کے نیچے گرانی اور ہلکا درد محسوس ہوتا ہے ۔ جگر کسی قدر بڑھ جاتا ہے ۔ ہاضمہ میں فتور آجاتا ہے قبض کی شکایت رہتی ہے ۔ شدت مرض میں بخار بھی ہو جاتا ہے ۔ اگر صفراوی مادہ زیادہ مقدار میں موجود ہو ۔ تو صفراوی دست اور قے بھی آتی ہے ۔

طبی علاج پہلے یہ مسہل دیں ۔
تخم کاسنی ۔ بیخ کاسنی ۔ مکو ہر ایک ۷ ماشہ ۔ ان کو پانی میں جوش کر اس میں شیر خشت ۴ تولہ ۔ ترنجبین ۵ تولہ ملا کر پئیں ۔ اور پھر چند روز تک سبز کاسنی اور سبز مکو کا پانی ہر ایک ۴ تولہ ۔ شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں ۔
یہ نسخہ بھی مفید ہے ۔
نسخہ :۔ گل نیلوفر ۔ بیخ کاسنی ۔ تخم کاسنی ۔ تخم خرفہ ۔ عنب الثعلب ۔ گشنیز ۔

برادہ صندل سفید۔ زرشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ تمر ہندی ایک تولہ۔ سب کو کچلکو کر اور آبِ زلال لے کر اس میں شربت زرشک یا شربت انار یا شربت بزوری ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ رات کو ۵ گرین کیلومل دے کر صبح یہ مسہل دیں:۔

سوڈا سلفاس ۴ ڈرام۔ میگنیشیا سلفاس ۳ ڈرام۔ ایسٹر سلف ڈل ۱۵ بوند۔ ٹنکچر آرنشیائی ایک ڈرام۔ سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند۔ پانی ۴ اونس۔ یہ ساری دوا ایک ہی بار پلائیں۔ بطور دوا یہ نسخہ دیں:۔

آئل آف سنٹل	۵ بوند
ایمونیم کاربونیٹ	۲۰ گرین
ٹنکچر کارڈی کم	۲۰ بوند
ایکوا انیسی	۲ اونس

ایسی ایک ایک خوراک تین تین گھنٹے بعد دیں۔

اگر جگر میں اجتماع خون ہو تو یہ نسخہ دیں:۔

ایسڈ نائٹرو میوری ایٹک ڈل	۱۰ بوند
ٹنکچر کارڈیمومائی کو	۳۰ بوند
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	۳۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۱۵ بوند
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

غذا و پرہیز دودھ۔ ساگودانہ۔ آشِ جو۔ پتلی کھچڑی وغیرہ دیں۔ گرم اغذیہ و اشربہ سے پرہیز کریں۔

ورمِ جگر

ورمِ جگر ورمُ الکبد ہیپی ٹائٹس (Hapatitis)

اس مرض میں جگر کے اندر سوزش یا فساد پیدا ہو کر جگر کا حجم بڑھ جاتا ہے اور دیگر مخصوص علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسباب مرض

اطبائے قدیم کے نظریہ کے مطابق اس کے اسباب وہی اخلاط اربعہ خون ۔ صفرا ۔ سودا اور بلغم کا غلبہ ہے ۔ بدہضمی ۔ گوشت اور گرم مصالحوں کا کثرت استعمال ۔ شدت کی گرمی ۔ کثرت سے خواری ۔ بعمیت ملیریا جگر پر چوٹ لگنا ۔ مرض پیچش ۔ مرض آتشک ۔ یہ مرض ۲۵ سے ۳۵ سال کی عمر میں زیادہ رونما ہوا کرتا ہے ۔

علاماتِ مرض

اگر ورم جگر کے غلاف میں ہو ۔ تو مقام جگر پر درد ہوتا ہے اور سانس کھنچ کر آتا ہے ۔ اگر جگر میں بھی ورم ہو تو شدت کا بخار ہوتا ہے ۔ اور مقام جگر پر درد ہوتا ہے ۔ مقام ماؤف کو دبانے یا کھانسنے یا لمبا سانس لینے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے ۔ مریض بائیں کروٹ لیٹ نہیں سکتا ۔ داہنی طرف کی پسلی کی ہڈی اور داہنے کندھے میں درد ہوتا ہے ۔ سانس مشکل سے آتا ہے ۔ بھوک نہیں لگتی ۔ زبان خشک اور میلی ہوتی ہے ۔ ابکائیاں آتی ہیں ہچکیاں پریشان کرتی ہیں ۔ کبھی دست آنے لگتے ہیں ۔ آنکھوں میں ہلکی سی زردی آجاتی ہے ۔ اور کبھی یرقان ہو جاتا ہے ۔

تشخیص الامراض

ورم جگر اور ورم عضلات شکم کے اشتباہ کو دور کرنے کے لئے ان باتوں کو یاد رکھیں ۔

ورم عضلات شکم میں ، ورم جگر کی طرح شدید علامات نہیں ہوتیں ۔ اور نہ ہی اس میں بول و براز پر کوئی اثر ہوتا ہے ۔ نیز عضلات کی شکل کے مطابق اس کے ورم کا ایک سرا موٹا اور ایک پتلا ہوتا ہے ۔ ورم جگر کے مانند اس کی شکل ہلالی نہیں ہوتی ۔

انجام مرض

جو مریض شدید ورم جگر میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ ان کا انجام عموماً اچھا نہیں ہوتا ۔ نصف سے زیادہ مریض تلف ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح جو مریض جزائمی ورم جگر میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ ان کا انجام بھی خراب ہی ہوتا ہے ۔ لیکن اگر شروع مرض میں مناسب علاج میسر آجائے ۔ تو اکثر مریض صحتیاب ہو جاتے ہیں ۔

طبی علاج

مریض کو آرام سے بستر میں لیٹے رہنے کی تلقین کریں ۔ اور سبب کے مطابق علاج کریں ۔

اگر ورم محدب جگر میں ہو ۔ تو اس میں مسہل نہ دیا جائے ۔ بلکہ مدر دوائیں استعمال کی جائیں ۔ اگر ورم مقعر جگر میں ہو تو ملینات استعمال کئے جائیں ۔ مدرات سے

اجتناب کیا جائے۔

ورم جگر میں ملین دوا استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو ہلکی ملین دوا استعمال کریں۔ کوئی تیز مسہل ہرگز نہ دیں۔ خارجی دواؤں کے استعمال میں بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ ابتدا میں مادہ کو لوٹانے والی سرد دوائیں استعمال کی جائیں۔ ان کے ہمراہ ملطف اور مفتح دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ تاکہ مادہ کو سخت نہ ہونے دیں۔ اسی طرح جب محلل دوائیں استعمال کی جائیں۔ تو ان کے ہمراہ قابض خوشبودار دوائیں ملالیں۔ تاکہ جگر کی قوت تحلیل نہ ہونے پائے۔ اگر ورم جگر گرم ہو تو پہلے فصد باسلیق کھلوائیں۔ مقام جگر پر چند جونکیں لگوائیں۔ اس کے بعد صبح و شام نسخہ مروقین پلائیں۔ جو ہر قسم کے ورم جگر۔ ورم عضلات شکم اور یرقان میں مفید ہے۔

نسخہ مروقین آب کاسنی سبز مروق۔ آب مکو سبز مروق ہر ایک چار تولہ میں شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر زیادہ تبرید و تسکین کی ضرورت ہو۔ تو قرص زرشک ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے مروقین پلائیں۔ اگر قبض ہو تو شربت بزوری کے بجائے خمیرہ بنفشہ چار تولہ شامل کریں۔ اگر بخار کو ایک ہفتہ گذر چکا ہو۔ تو نسخہ مروقین میں خاکسی سات ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

خارجی طور پر ابتدا میں تین دن صندل سرخ۔ گل سرخ۔ آرد جو۔ گل ارمنی۔ تخم کاسنی ہر ایک ۶ ماشہ کو مکوہ سبز کے پانی میں پیس کر مقام جگر پر ضماد کریں۔ اگر تین روز گذر چکے ہوں۔ تو مکوہ سبز۔ گل بابونہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ مغز املتاس ایک تولہ اضافہ کر کے بدستور مکوہ سبز کے پانی میں پیس کر روغن گل ایک تولہ اضافہ کر کے ضماد کریں۔ جب مرض میں تخفیف ہو جائے تو یہ نسخے پلائیں۔

صبح کو گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقی نو دانہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ تخم خیارین نیم کوفتہ سات ماشہ۔ مکوہ خشک ۵ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو چھان لیں۔ اور اس میں آب کاسنی مروق۔ آب مکو مروق ہر ایک چار تولہ اضافہ کر کے خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر اوپر سے خاکسی سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

شام کو شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی نو دانہ۔ شیرہ مکو خشک ۵ ماشہ عرق برنجاسف بارہ تولہ میں نکال کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

ضماد مذکورہ بالا میں افسنتین۔ برنجاسف ہر ایک ایک تولہ اضافہ کر کے ضماد کریں۔

ورم جگر سرد میں شام کو یہ نسخہ دیں:

گل بنفشہ سات ماشہ۔ افسنتین ۵ ماشہ۔ بہ نجاسف ۵ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ مکو خشک ۵ ماشہ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر خاکسی سات ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

اگر کھانسی بھی ہو تو گاؤزبان۔ تخم خطمی ہر ایک ۵ ماشہ اضافہ کریں۔

شام کو شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی نو دانہ۔ شیرہ مکو خشک ۵ ماشہ عرق بہ نجاسف ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر مریض زیادہ کمزور ہو۔ تو دواء المسک معتدل ۵ ماشہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر یا معجون مقوی تین ماشہ کھلائیں۔ اور یہ ضماد بمقام ورم جگہ پر لگائیں۔

مرکی۔ حاشا۔ افسنتین۔ بہ نجاسف۔ ناگرموتھہ۔ بالچھڑ۔ اکلیل الملک۔ مکوہ خشک۔ گل بابونہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ جدوار۔ رسوت ہر ایک تین ماشہ۔ کو مکو سبز کے پانی میں پیس کر مقام جگر پر ضماد کریں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ ہو جائے تو فبہا ورنہ یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ افسنتین ذبیدہ افسنتین سات ماشہ۔ نوشادر چار رتی۔ دونوں کو پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں۔ جب پھٹ جائے آگ سے اتار کر چھان کر پلائیں۔

مزید نسخہ جات ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

دوائے کبد ریوند چینی۔ نوشادر۔ نشورہ قلمی۔ سنبل الطیب۔ سازج ہندی ہم وزن لیں۔ اور کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ چار رتی یہ سفوف صبح و شام عرق بہ نجاسف دس تولہ کے ساتھ دیں۔ یا پانی کے ساتھ کھلائیں۔ عظم جگر کے لئے نہایت مفید ہے۔

عرق ورم جگر اجوائن دیسی۔ بیخ اذخر۔ شکاعی۔ بادآورد۔ بیخ کبر۔ بیخ بادیان۔ بہ نجاسف۔ افسنتین ہر ایک ایک تولہ۔ بادیان نیم کوفتہ ۲ تولہ سب کو رات کے وقت چھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مولی کے پتوں کا پانی۔ مکوہ کے پتوں کا پانی۔ کاسنی کے پتوں کا پانی ہر ایک آدھ سیر اضافہ کر کے عرق کشید کریں۔ دس دس تولہ یہ عرق صبح و شام پلائیں۔ ورم جگر کیلئے

تحلیل کرنے کے لئے نہایت عمدہ دوا ہے۔

روغن افسنتین افسنتین تازہ پاؤ سیر۔ روغن زیتون آدھ سیر میں ڈال کر چالیس روز تک دھوپ میں رکھ چھوڑیں اس کے بعد روغن کو صاف کر کے رکھیں۔ اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔ مقام جگر پہ مالش کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ مقام درد پر سینک کریں یا چند جونکیں لگائیں۔ رات کو ۵ گرین کیلومل کھلا کر سڈلٹز پوڈر کی ایک خوراک دیں۔ اس کے بعد یہ نسخہ دیں۔

سوڈا بائی کارب	۱۵ گرین
سوڈا سیلی سلاس	۱۰ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۱۵ بوند
سوڈا بنزوائس	۱۰ گرین
پانی	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں۔

اگر ملیریا موجب مرض ہو۔ تو ذیل کا نسخہ نہایت مفید ہے۔

ایمونیم کلورائیڈ	۲۰ گرین
ایسڈ سلفیورک ڈل	۱۰ بوند
ایکوا اینی سائی تا	۲ اونس

پانی میں ملا کر کھانے کے بعد دونوں وقت دیں۔ اور تیسرے روز میگ سلفاس کا جلاب دیں۔ اگر پہلے پیچش ہو چکی ہے تو ایمی ٹین ہائیڈروکلور کے ٹیکے یا پل اپی کاک مفید دوائیں ہیں۔ اگر مرض آتشک یا سنکھیا استعمال کرنے سے ہو۔ تو سوڈیم تھیو سلفیٹ ۰۳ گرام کے ایک ایمپول کا ہر چوتھے روز ٹیکہ کریں۔ یہ نسخہ ورم جگر کی اکثر اقسام میں مفید ہے۔

ایکسٹریکٹ جنشن	۴ گرین
ایلوز	۲ گرین
فرائٹ ایمونیا سائیٹرس	۸ گرین
ایمونیم کلورائیڈ	۶ گرین

اس کی دو گولیاں بنائیں۔ اور انفیوژن آف چرائتہ ۱۲ اونس کے ساتھ

استعمال کریں۔

بچوں کو ہائیڈرارج کم کریٹا ۱ تا ۲ گرین عمر کی مناسبت کے لحاظ سے ہفتہ میں دو بار کھلانا مفید ہے۔

غذا و پرہیز چوزہ مرغ۔ انڈا۔ دودھ۔ آش جو۔ چپاتی۔ خشکہ۔ مونگ کی کھچڑی وغیرہ۔

ہر قسم کی بادی۔ ترش۔ قابض اور مرغن غذاؤں سے پرہیز کرنا ضروری ہے چاول۔ آلو۔ گوبھی۔ اروی۔ دال ماش۔ بینگن جیسی چیزیں بہت مضر ہیں۔

جگر کا پھوڑا

جگر کا پھوڑا۔ دُبیلۃُ الکبد ہیپے ٹک ایب سس
(Hepatic Abscess)

جگر میں مختلف اسباب سے ایک یا متعدد پھوڑے ہو جاتے ہیں۔

اسبابِ مرض ورم جگر۔ جگر پر چوٹ لگنا۔ سمیت ملیریا۔ گرم ممالک میں رہنا۔ کثرت شراب نوشی۔ جراثیم پیچش کا جگر میں سرایت کر جانا۔ دیگر اعضاء سے متعفن مادوں کا جگر میں جذب ہو جانا وغیرہ۔

علاماتِ مرض مقام جگر پر گرانی اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ جس کی ٹیسیں دائیں شانے تک جاتی ہیں۔ گہرا سانس لینے یا کھانسنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دن میں چند بار لرزہ ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب۔ کبھی نفخ اور کبھی قبض رہتا ہے۔ مریض کا تمام جسم آنکھیں اور ہونٹ زرد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ مکزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھوڑا پھوٹ جانے پر پاخانہ کے راستہ سے پیپ خارج ہوتی ہے۔ بجائے قے کے ساتھ بھی پیپ نکلتی ہے۔ کبھی پیپ پھیپھڑوں کی طرف یا ریڑھ کی ہڈی کی طرف منتقل ہو کر سل پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہے۔

علاج خفیف حالت میں اپی کے کوٹنا اور ملیو پل دیں۔ چونکہ مرض عام طور پر پیچش کے بعد ہوتا ہے اس لئے اس کا علاج ایمے ٹین ہائیڈرو کلورائیڈ کے انجکشنوں سے کریں۔ انجکشن روزانہ خلیہ معدہ میں شام کے

وقت لگائیں۔ اس طرح جگر کے پھوڑے کا علاج بغیر اپریشن ہو سکتا ہے لیکن یہ علاج دس بارہ روز تک جاری رکھنا ہوگا۔ ورم جگر میں آئیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ ہائیڈروکلوریٹ آف ایلومینیم۔ مرکیز یکیم اور نائیٹرومیوریٹک ایسڈ استعمال کریں جب پیپ پڑ کر پھوڑا بن جائے۔ تو اس میں شگاف دے کر پیپ نکال دیں۔ اور پچیوڑین ایا ما گرین آب مقطر میں حل کر کے پھوڑے میں داخل کریں۔ رفع درد کے لئے مارفیا ۸/۱ گرین۔ ایٹروپیا ۱۲۰/۱ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔ مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔

غذا و پرہیز زود ہضم اور ہلکی غذائیں مثلاً چنوں کا پانی۔ آش جو یا مونگ کی دال دیں۔

بادی۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

دردِ جگر

دردِ جگر	وَجعُ الکَبِدُ	بلئری کالک (Billiar Colic)
صفراوی قولنج	قُولنجِ کبدی	ہیپیٹک کالک (Hepatic Colic)
صفراوی پتھریاں	حُصیاتِ صَفراوِیہ	بلئری کیلکیولائی (Biliary Calculi)

مرارہ میں صفرا کے جم جانے یا اس میں درد کے تہ نشین ہونے یا بارہ انگشتی آنت سے اس میں کرم وغیرہ کے چلے جانے سے اس پر صفراوی تہیں جمتی چلی جاتی ہیں۔ جو بالآخر کنکریوں کی صورت میں اختیار کر لیتی ہیں۔ یہ جسامت، حجم اور شکل و صورت میں مختلف ہوتی ہیں۔ گاہے ان کی تعداد سینکڑوں تک ہوتی ہے۔ جب مرارہ سے کوئی کنکری نکل کر اس کی نالی میں آتی ہے۔ تو سخت درد ہوتا ہے۔

اسباب مرض حیوانی اغذیہ مثلاً گوشت وغیرہ کا کثرت استعمال۔ ورزش نہ کرنا۔ کثرت شراب خوری، سست عادات۔ امراض جگر، شورش مرارہ۔ دائمی قبض وغیرہ

علاماتِ مرض مقام جگر پر اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ مریض کی جان پر بن آتی ہے۔ درد کی ٹیسیں پشت اور داہنے کندھے تک جاتی ہیں۔ جی متلاتا اور ابکائیاں آتی ہیں۔ ہچکیاں ستاتی ہیں۔ نفخ اور قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ نبض کمزور۔ چہرہ متفکر اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ کبھی شدت درد سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔

طبی علاج دورہ مرض کے وقت مریض کو آرام سے لٹائیں۔ مقام درد پر سینک کریں۔ یا السی کی پلٹس باندھیں۔ یا جوشاندہ پوست کی تکمید کریں اور یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ: گل گاؤزبان۔ گل بابونہ۔ زرانبد مدحرج ہر ایک تین ماشہ۔ تخم انجرہ خطمی۔ بادرنجبویہ۔ فنطوریون دقیق ہر ایک سات ماشہ۔ سب کو نصف سیر عرق مکوہ و عرق کاسنی میں جوش دے کر اور مل چھان کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ سنگ ریزوں کو توڑنے اور ان کے اخراج کے لئے ذیل کا نسخہ دیں۔

نسخہ: پرسیاؤشاں۔ خار خسک ہر ایک سات ماشہ۔ حب القلت۔ ریوند ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ حجر الیہود ۷ ماشہ۔ خاکستر عقارب و مگس جلا کر راکھ کئے ہوئے ساڑھے تین ماشہ۔ مغز تخم بادرنگ۔ مغز تخم خیار۔ مغز تخم خربزہ ہر ایک تین تولہ سفوف بنا کر تولہ بھر ہمراہ شربت انجیر ۲ تولہ کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج درد کی شدت اور تکلیف کو رفع کرنے کے لئے مارفین اور اٹروپین کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ یا گرم پانی میں بٹھائیں۔ تاکہ درد میں افاقہ ہو۔ اور یہ نسخہ پلائیں۔

کیسٹرآئل ایک اونس۔ گلیسرین ایک ڈرام۔ افشردہ سنگترہ حسب ضرورت پلائیں۔ اور صابن کے پانی کا انیما کریں۔ جب دست شروع ہو جائیں تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

سوڈا سیلی سلیٹ	۳۰ گرین
سوڈا کاربونیٹ	ایک ڈرام

پانی میں حل کر کے دن میں تین چار بار دیں۔ اگر متلی کی شکایت ہو تو برف یا سنگترہ چوسنے کے لئے دیں۔

غذا سے پہلے آلو آئل ایک چمچہ خوردنی روزانہ پلانا نہایت مفید ہے

لائم ہکیپے مین ۱۰ گرین سوڈا بنزوائس ۱۰ گرین

نصف گلاس پانی میں حل کر کے دن میں چار بار دیں۔
ڈاکٹر جی بے مرحوم لکھتے ہیں کہ اگر علامات درد شروع ہوتے ہی آلو آئل ایک اونس ہر گھنٹہ بعد دیتے رہیں تو اکثر دورہ رک جاتا ہے۔ گھی کی بجائے روغن زیتون یا روغن بادام استعمال کرنا مفید ہے۔ کھاری پانی یا سوڈا بائی کارب وغیرہ اخراج صفراء کے لئے مفید ہیں۔

یرقان

یرقان	یُرقان	جانڈس	(Jaundice)
پیلیا	یُرقان	اکٹرس	(Icterus)

اس مرض میں خون کے اندر صفراوی یا سوداوی مادہ ملونہ کی موجودگی کے باعث بدن کی جلد۔ آنکھ کے طبقہ ملتحمہ وغیرہ میں زردی یا سیاہی مائل رنگت نمایاں ہوتی ہے یہ دراصل خود کوئی مرض نہیں بلکہ دیگر امراض کی ایک علامت ہے۔ یا جگر کسی وجہ سے صفرا کو خون سے علیحدہ ہی نہیں کر سکتا۔ یا خون کے اندر بعض خاص قسم کے تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں خصوصاً خون کے سرخ دانوں کے ٹوٹ جانے سے صفراوی یا سوداوی مواد پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بدن اور آنکھوں وغیرہ کو زرد کر دیتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کے اسباب دو قسم کے ہیں:۔

۱۔ وہ اسباب جو صفراوی نالیوں کو بند کر کے مرض پیدا کر دیتے ہیں۔
۲۔ وہ اسباب جو صفراوی نالیوں کو بند کئے بغیر مرض پیدا کر دیتے ہیں۔

اوّل قسم کے اسباب مرارہ کی نالی میں صفرا اور پتھری یا کرم وغیرہ کا پھنس جانا یا اس میں یا بارہ انگشتی آنت کے سوراخ میں سوزش ہو کر منفذ کا تنگ یا بند ہو جانا۔

دوسری قسم کے اسباب خاص قسم کے بخار۔ تپ زرد۔ بعض قسم کی زہریں مثلاً سیسہ یا پارہ وغیرہ کا زہر یا سانپ کا زہر۔ بعض امراض جگر۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ سردی۔ رنج و غم وغیرہ۔

علامات مرض:۔ شروع میں پیشاب زرد یا گھدرے سیاہی مائل رنگ کا آتا ہے۔

پھر آنکھوں کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے۔ اس کے بعد لب مسوڑھے۔ زبان اور جلد کی رنگت بھی خفیف زردی مائل یا بھوری سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ نفخ رہتا ہے۔ بار بار ڈکار آتے ہیں۔ چکنی اور روغنی غذاؤں سے نفرت ہو جاتی ہے۔ براز پیلا اور بدبودار ہوتا ہے۔ جلد میں خارش ہوتی ہے۔ پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ طبیعت بے چین رہتی ہے۔ ہر چیز زرد نظر آتی ہے۔ سخت صورتوں میں کمزوری۔ تشنج یا ہذیان لاحق ہو کر مریض تلف ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اگر گرم چیزوں کے کثرت استعمال یا کسی اور وجہ سے جگر میں صفرا کے بکثرت پیدا ہونے کے باعث یرقان پیدا ہو۔ تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ آب انار۔ آب تربوز۔ آب کدو۔ آب خیار ہر ایک تین تولہ میں شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر یرقان بحران یا ورم مرارہ کے باعث ہو۔ تو نسخہ مروقین پلائیں۔ جس کا ذکر ورم جگر میں ہو چکا ہے۔

یرقان اصفر و اسود دونوں میں آب مروقین میں آب برگ ترب سبز مروق شامل کر کے پلانا اکثر اطباء کا معمول ہے۔ اور عموماً اس وزن کے ساتھ نسخہ مرتب کیا جاتا ہے۔

نسخہ:۔ آب مکو سبز مروق۔ آب کاسنی سبز مروق۔ آب برگ ترب سبز مروق ہر ایک چار تولہ میں شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے:

نسخہ:۔ سپوس تخم ایک تولہ رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو اوپر سے صاف پانی نتھار کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

تسکین حرارت و تعدیل صفراء کے لئے ان میں سے کوئی ایک نسخہ دیں۔

۱۔ عناب ۵ دانہ۔ آلو بخارا ۵ دانہ۔ تخم کاسنی ۵ ماشہ۔ مکوہ خشک ۵ ماشہ۔ گل نیلوفر ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو چھان کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر آب مکو سبز مروق۔ آب کاسنی سبز مروق ہر ایک چار تولہ کا اضافہ کر کے پلائیں۔

۲۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین۔ رزشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ کو عرق برنجاسف۔ عرق بادیان ہر ایک ۶ تولہ میں چھان کر سکنجبین بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔

یرقان بحرانی میں یہ نسخہ استعمال کریں:۔

نسخہ:۔ جوارش انارین ۷ ماشہ کھلا کر اوپر سے آب انار ترش تین تولہ۔ آب زلال آلو بخارا تین تولہ۔ آب کاسنی سبز مروق تین تولہ۔ سکنجبین بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

یہ دوائیں نہایت مفید ہیں کوئی ایک استعمال کریں۔

۱۔ حب غافث گل غافث۔ ایلوا۔ پوست بلیلہ زرد۔ تینوں ہم وزن لے کر باریک سفوف بنائیں۔ اور آب کرفس میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ یہ گولیاں صبح کے وقت آبِ زلال برگ مہندی ایک تولہ کے ساتھ کھلائیں۔

۲۔ دوائے یرقان ریوند خطائی۔ نوشادر ہر ایک ایک تولہ۔ شورہ قلمی ۲ تولہ تینوں کو کوٹ چھان کر کشتہ فولاد ۶ ماشہ ملا کر سفوف بنائیں۔ ایک ایک رتی یہ دوا عرق گاؤزبان دس تولہ شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ صبح و شام کھلائیں۔

۳۔ سفوف یرقان نوشادر۔ شورہ قلمی۔ جوکھار۔ ہر ایک چھ ماشہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ تین ماشہ یہ سفوف عرق برنجاسف دس تولہ۔ شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ ورم جگر یا سدہ کے باعث یرقان کو مفید ہے۔

۴۔ فتیلہ مغز تخم کدوئے تلخ۔ اسطوخودوس۔ کندش۔ مغز تخم ریٹھا۔ جملہ ہم وزن لے کر پیس لیں۔ اور ایک باریک کپڑا لے کر ان میں لتھڑیں۔ اور فتیلہ بنا کر ناک میں رکھیں۔ اس سے چھینکیں آ کر مرض رفع ہو جائے گا۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔ شروع مرض میں مریض کو ۲۴ گھنٹہ تک کوئی غذا نہ دیں۔ صرف تھوڑا تھوڑا سوڈا واٹر یا آش جو پلاتے رہیں۔ رات کو بلیوپل یا کیلومل ۵ گرین کھلا کر صبح ایک خوراک فروٹ سالٹ یا ایک خوراک سڈلٹز پاؤڈر دیں تاکہ دو چار دست آ جائیں۔ اگر ایسا کرنے سے دست نہ آئیں۔ تو حقنہ کریں۔ ابتدا میں یہ نسخہ مفید ہے۔

ایسڈ نائیٹرو ہائیڈرو کلورک ڈل	۱۰ بوند
ایکسٹرکٹ ٹریکسے سائی لیکوڈ	½ ڈرام

ٹنکچر جنشن کمپونڈ	۲۰ بوند
ٹنکچر کارڈیمو مائی کو	۳۰ بوند
سپرٹ آرنشیائی	۱ ڈرام
ایکوا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔ یا یہ نسخہ دیں :۔

امونیم کلورائیڈ	۲۰ گرین
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	۲۰ گرین
ٹنکچر جیبٹا	۲۰ بوند
ایکوا اینی تھائی	۱ اونس

کھانے کے ایک گھنٹہ بعد ہر روز صبح۔ دوپہر اور شام پانی میں ملا کر دیں۔ اور رات کو سوتے وقت فروٹ سالٹ ½ ڈرام پانی میں گھول کر پی لیا کریں۔

یہ نسخہ یرقان کی تمام حالتوں میں مفید ہے۔

سوڈا سیلی سلیٹ	۱۰ گرین
سوڈا بائی کارب	۱۰ گرین
سوڈا فاسفیٹ	۲۰ گرین
سوڈا سلفیٹ	۳۰ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۱۵ بوند
ایکوا منتھا پپ	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں

شدید صورتوں میں اٹروپین سلفیٹ $\frac{1}{100}$ گرین کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ یا خشک تھائرائیڈ گلینڈ ½ گرین روزانہ کھلائیں۔ دبلیہ کبد کی صورت میں ایمی ٹین ہائیڈرو کلورک کا ٹیکہ کرنا اور کونین کھلانا مفید ہے۔

ٹیکے سے علاج

سائی لوٹروپین (Cylotropine) ایک سی سی عضلہ ٹیکہ کریں۔ سی بی اون (Cebion) ۵ سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔ ڈی کولین (Decholin) ۱۰ سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔ ٹوفوسامین Tophosamin یا سیلین فورٹ (Celin Forte) کا ۵ سی سی کا ٹیکہ کریں۔۔ اوپٹارسن OPTARSEN ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔۔۔۔۔۔ کولوٹونن

ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز ہلکی اور زود ہضم غذائیں دیں۔ اور جب تک ہاضمہ درست نہ ہو جائے۔

ثقیل اور دیر ہضم اغذیہ نہ دیں۔

امراض طحال و بانقراس

عظم طحال

تلی کا بڑھ جانا	عظم طحال	سپلینو میگلی (Splenomegaly)
تلی کا ورم	ورم طحال	سپلی نائی ٹس (Spleenitis)

اس مرض میں تلی اپنے معمولی حجم سے بڑھ جاتی ہے اور پیٹ کی بائیں جانب پسلیوں کے کنارے کے نیچے دبا کر دیکھنے پر بخوبی محسوس ہوتی ہے۔

اسباب مرض عام متعدی امراض مثلاً تعفن الدم۔ حمی محرقہ وغیرہ ورم بطانہ قلب۔ مزمن متعدی امراض، مثلاً سل و دق۔ آتشک۔ جنینی متعدی امراض خاص طور پر ملیریا۔ کالا زار۔ امراضِ خون مثلاً ورم ابیض، خفر الدم ہلاک یرقان طحالی۔ تلی کی ساخت کی خرابی یا ورید باب الکبد وغیرہ کی رکاوٹ وغیرہ

علامات مرض تلی بائیں جانب پسلیوں کے نیچے رہتی ہے۔ اور جب تک یہ اپنی اصلی حالت میں رہتی ہے پسلیوں کے نیچے ہاتھ لگنے سے محسوس نہیں ہوا کرتی۔ لیکن جب یہ اپنے اصلی حجم سے بڑھ جاتی ہے تو ٹٹول کر دیکھنے سے بہ آسانی محسوس ہونے لگتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو یہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ تقریباً تمام پیٹ کو گھیر لیتی ہے۔ مریض کا پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب رہتا ہے۔ جسم اور چہرے کا رنگ سفید پھیکا مائل بہ سیاہی ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں گدلاہٹ اور سیاہی پیدا ہو جاتی ہے۔ پاخانہ میں کسی قدر سیاہی پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض لاغر اور

کمزور ہو جاتا ہے۔ چلنے پھرنے اور معمولی کام کاج کرنے سے سانس چڑھ جاتا ہے۔ تلی کے مقام پر ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ اگر تلی متورم ہو۔ تو اس کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے۔

طبی علاج

علاج سے پہلے چند روز تک مندرجہ ذیل نسخے صبح۔ شام پلائیں۔ عظم طحال اور ورم طحال دونوں حالتوں میں مفید ہے۔

گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقی نو دانہ۔ بیخ کاسنی ۷ ماشہ۔ بادیان ۷ ماشہ۔ فستیتین ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ بیخ کرفس ۵ ماشہ۔ انجیر زرد ۳ عدد۔ جھیٹھ ۵ ماشہ۔ مکوہ خشک ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔

شام کو شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ مکوخشک ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی نو دانہ عرق مکوہ ۲ تولہ۔ عرق بادیان ۲ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

اور یہ ضماد لگائیں:۔

برگ سداب ۱۰ ماشہ۔ اشق ۷ ماشہ۔ بورہ ارمنی سات ماشہ۔ پودینہ خشک ۷ ماشہ۔ کو سرکہ خالص پانچ تولہ میں پیس کر مقام طحال پر ضماد کریں۔

کھانا کھانے کے بعد سفوف طحال تین ماشہ دونوں وقت کھلائیں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نظر نہ آئے۔ تو پندرہ روز تک صبح کو مذکورہ بالا نسخے میں بیخ اذخر سات ماشہ۔ بیخ بادیان ۵ ماشہ۔ تنکار بریاں ۵ ماشہ۔ بادآورد ۵ ماشہ اضافہ کر کے بطور منضج پلائیں۔

اس کے بعد بغرض مسہل اسی نسخے میں تربد سفید سات ماشہ۔ سنا کی سات ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ایک تولہ شامل کر کے رات کو بھگو رکھیں۔ اور صبح کو مل چھان کر مغز املتاس ۵ تولہ۔ ترنجبین ۴ تولہ۔ شکر سرخ ۴ تولہ۔ شیرہ مغز بادام شیریں مقشر ۵ دانہ اضافہ کر کے پلائیں۔ اگلے روز تبریدکا نسخہ دیں۔ اسی طرح ایک ایک روز کے وقفے سے تین مسہل دیں۔

مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد تقویت کے لئے قرص فولاد ایک عدد دواء المسک معتدل جواہر والی پانچ ماشہ ملا کر صبح کو کھلائیں۔ اوپر سے عرق مکوہ۔ عرق برنجاسف ہر ایک چھ تولہ میں خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور گندھک محلول چار چار قطرے ٹھنڈے پانی میں ملا کر بعد غذا دونوں وقت دیں۔ اور تلی پر یہ لیپ لگائیں:۔

نسخہ:۔ ایلوا چھ ماشہ۔ زعفران ۲ تولہ۔ خاکستر چوب انگور ایک تولہ۔ خاکستر چوب جھاؤ ایک تولہ۔ سب کو سرکہ خالص میں پیس کر نیم گرم تلی پر لیپ کریں۔ اگر ضرورت سمجھیں۔ تو اسی نسخہ میں اشق۔ بابونہ۔ اکلیل الملک اور مکوہ خشک ہر ایک ۶ ماشہ اضافہ کریں۔

ملیریا بخاروں کے بعد تلی بڑھ جائے تو یہ نسخے صبح و شام پلائیں۔

صبح کو تخم خرفہ سیاہ ۵ ماشہ کو عرق بادیان بارہ تولہ میں پیس چھان کر سکنجبین ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

شام کو خردل ۹ ماشہ۔ سہاگہ بریاں ۳ ماشہ۔ دونوں کو باریک پیس کر رکھیں۔ اور ڈیڑھ ماشہ یہ سفوف پانی یا کسی مناسب عرق کے ساتھ کھلائیں۔

ورم طحال میں یہ نسخہ خاص طور پر مفید ہے:۔

گل بنفشہ سات ماشہ۔ افسنتین ۵ ماشہ۔ بر نجاسف ۵ ماشہ۔ شاہترہ سات ماشہ چرائتہ سات ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔

ورم طحال کی صورت میں آب کاسنی سبز مروق ۶ تولہ۔ آب مکوہ سبز مروق ۶ تولہ میں سکنجبین ۲ تولہ۔ شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

ذیل کے نسخہ جات بھی مفید ہیں:۔

جوہر نشادر:۔ نوشادر۔ جوکھار ۵ تولہ۔ نمک سنہاری۔ نمک لاہوری۔ نمک سیاہ ہر ایک ۵ تولہ۔ سب کو باریک پیس کر آب لیموں کاغذی آدھ سیر میں ملا کر چینی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ جب لیموں کا رس خشک ہو جائے تو دواؤں کو مٹی کی ایک ہانڈی میں ڈال کر اوپر دوسری ہانڈی رکھ کر نیچے آگ جلائیں۔ اور اوپر والی ہانڈی پر پانی میں گدی بھگو کر رکھیں۔ اور اسے بار بار پانی سے بھگوتے رہیں۔ دوا کے جوہر اڑ کر اوپر کی ہانڈی میں لگ جاویں گے۔ سرد ہونے پر جوہر اتار کر محفوظ رکھیں۔ دو دو رتی کھانا کھانے کے بعد ہر دو وقت دیں۔ یہ گولیاں بھی مفید ہیں:۔

حبوب طحال: سہاگہ۔ نوشادر۔ ایلوا ہر ایک ۶ ماشہ کو سرکہ میں پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں صبح و شام تازہ پانی سے کھائیں:۔

ڈاکٹری علاج

تلی پر ٹنکچر آئیوڈین لگانا یا ہر دوسرے ہفتہ بعد ریڈ آئنٹ منٹ باحتیاط تمام لگانا مفید ہے۔ یہ نسخے مفید ہیں:۔

ایسڈ ہائیڈرو کلورک ڈائیلیوٹ	۱۰ بوند
فیرائی ایٹ کونین سائٹریٹ	۷ گرین
گلیسرین	۲۰ بوند
ٹنکچر نکس وامیکا	۳ بوند
ایکوا منتھا پپ	ایک اونس

ایسی ایک خوراک بعد غذا دیں۔

امیونیا فلورائیڈ ۱/۲ گرین۔ ایک دفعہ ہر روز کھلائیں۔ عظم طحال کے لئے نہائت مفید ہے۔

بڑھی ہوئی تلی اور پرانے بخار میں یہ نسخہ مفید ہے:۔

کونین سلفاس	۲ گرین
ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	۵ بوند
لائیکوار آرسینی کیلس	۳ بوند
سپرٹ زنجیرس	۱/۲ ڈرام
ایکوا منتھا پپ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار غذا کے بعد استعمال کریں۔

یہ گولیاں بھی بڑھی ہوئی تلی میں مفید ہیں۔

کونین آرسینی ناس	۱/۴ گرین
فیرائی آرسینی ناس	۱/۶ گرین
سٹرکنین آرسینی ناس	۱/۶۴ گرین
ارگوٹین	۱ گرین
ایکسٹریکٹ جنشیانی	۲ گرین

ایسی ایک گولی دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔ ایک ہفتہ بعد چند روز ناغہ کریں۔

غذا و پرہیز

کھانا بھوک سے کم دیں۔ بکری کا شوربہ چپاتی۔ اچار۔ سرکہ مولی۔ پودینہ۔ ارنڈ خربوزہ وغیرہ کھلائیں۔ انجیر کو سرکہ میں تر کرکے کھانے کے بعد کھلایا کریں۔

مرضِ گاشر

مرضِ گاشر　　مَرضِ گاشر　　گاشر ڈیزیز
(Gausher Disease)

یہ بچوں کا مرض ہے۔ جس میں تلی بہت بڑھ جاتی ہے۔

اسبابِ مرض　اس کا کوئی سبب تاحال دریافت نہیں ہوُا۔ یہ خاندانی نوعیت کا مرض ہے۔ اور عام طور پر بچوں میں رونما ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض　تلی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ فقر الدم ثانوی اور جریان خون کی علامات پائی جاتی ہے۔

عِلاج　تاحال کوئی شافی عِلاج معلوم نہیں ہوسکا۔ شدید صورتوں میں تلی کا کچھ حصّہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ جس سے ورم میں کسی قدر افاقہ ہوجاتا ہے۔

ورم بانقراس

لبلبے کا ورم　　ورمِ بانقراس　　پنکریاٹی ٹس
(Pancreatis)

اس مرض میں بانقراس کے اندر ورم ہوجاتا ہے۔ جس سے بانقراس کی ساخت اور فعل میں کسی قدر خرابی آجانے سے مرغن اشیاء کے ہضم میں خاص قسم کی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

اقسامِ مرض　اس کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ ورم بانقراس حاد جریانی (اکیوٹ ہیمورا جک پنکریائی ٹس۔

۲۔ ورم بانقراس حاد (ایکیوٹ پنکریائی ٹس

۳۔ ورم بانقراس مزمن (کرانک پنکریائی ٹس

اسبابِ مرض　بانقراس کا ضربہ وسقطہ۔ بخاری صفرا کا ورم۔ سنگ مرارہ۔ معدہ اور اثنا عشری کے زخم۔ انفلوئنزا۔ ٹائیفائیڈ بخار۔ کن پیڑے

ملیریا۔ چیچک۔ کثرت مے نوشی وغیرہ۔

علاماتِ مرض پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں شدید قسم کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ کمر میں بھی شدید درد ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد قئیں آنے لگتی ہیں۔ قے میں کھائی ہوئی غذا نکلتی ہے۔ اس کے بعد خالص صفراء نکلنے لگتا ہے۔ قبض شدید ہوتی ہے۔ پیٹ تن جاتا ہے۔ کسی قدر یرقان بھی پایا جاتا ہے۔ مریض بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ گاہے تنگیٔ تنفس کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ جس سے مریض چند یوم میں مر جاتا ہے وغیرہ۔

علاج پانقراس کے جدید مرکبات پنکریاٹس ایک یا دو ٹکیہ پانی میں حل کر کے دن میں تین چار مرتبہ دیں۔ یا پنکریون ۸ ۔ ۸ گرین دن میں متعدد بار دیں۔ اگر آتشک موجب مرض ہو۔ تو

گرے پاؤڈر	۱ گرین
پلو ایپکاک کمپونڈ	۲ گرین

ملا کر ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار دیں۔

مزمن صورتوں میں:۔

ریڈ آئیوڈائیڈ آف مرکری	۱/۱۲ گرین
پلوبیر لونگم	۱ گرین
اوپیم	۱ گرین

ایسی ایک ایک گولی صبح و شام کھلائیں۔ شکم کو گرم رکھیں۔ اگر ممکن ہو تو پیٹ پر انٹی فلوجسٹین لگائیں۔ یا تارپین کی ٹکور کریں۔ اگر مرض جراثیمی تعدیہ سے ہو۔ تو مکسڈ انفکشن فلاکوجن کا ایک سی سی کا ٹیکہ کریں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو اپریشن کرائیں۔

غذا پہلے تین روز بالکل غذا نہ دیں۔ چوتھے روز سے چھٹے روز تک چاول دودھ وغیرہ۔ نشاستہ دار غذائیں دیں۔ اس کے بعد روٹی وغیرہ دے سکتے ہیں۔

تیرھواں باب

اعضائے بول

نظامِ بول میں مندرجہ ذیل چار اعضاء شامل ہیں :-

۱- گردے جن میں پیشاب بنتا ہے۔ ۲- حالبین - وہ نالیاں جو گردے سے پیشاب لے کر مثانہ تک پہنچاتی ہے ۳- مثانہ وہ تھیلی جس میں پیشاب جمع ہوتا ہے ۴- مجریٔ بول :- وہ نالی جس کے راستہ پیشاب جسم سے خارج ہوتا ہے۔ اب ان کی مختصر تشریح ملاحظہ ہو :-

۱- گردے (کڈنیز)
(Kidney's)

بیج کی شکل کے دو عضو ہیں۔ جو آخری دو پسلیوں کے ساتھ ریڑھ کی ہڈی کے نزدیک ایک دائیں جانب اور ایک بائیں جانب واقع ہیں۔ ان کے اوپر چربی کی موٹی تہ موٹی

گردے

ہے۔ جس سے یہ سردی کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ دونوں گردوں کے اوپر کے سروں پر چھوٹے چھوٹے بے نالی کے غدود ہیں جنہیں گلا ، گردہ (Suprarenal Bodies) کہتے ہیں۔ گردوں کے اوپر کی سطح پر ایک جھلی ہوتی ہے جو غلاف گردہ (Capsules) کہلاتی ہے۔ شریان کلوی اندر کے مجوف حصہ میں گردے کے داخل ہوتی ہے۔ اور یہیں سے حالب اور ورید کلوی نکلتی ہے۔ اس مجوف میں ایک چھوٹا سا گڑھا ہے جس میں یہ تینوں نالیاں آکر گردے میں داخل ہوتی ہیں۔

یہ تو گردوں کی بیرونی بناوٹ تھی۔ اب اندرونی سطح کو دیکھیں۔

پہلے ہمیں سیاہی مائل گہرے کچھ رنگ کا حصہ کچھ دور تک نظر آتا ہے۔ یہ مادہ دانہ دار ہے۔ اور پوست (Cortex) کہلاتا ہے۔ اس سے آگے ہلکے رنگ کا مادہ ہوتا ہے جس میں دھاریاں سی نظر آتی ہیں۔ یہ مادہ گودا (Medulla) کہلاتا ہے۔ گردے کی بناوٹ میں باریک نالیاں (عروقِ بول) ہیں۔ جو بہت سے مخروطی شکل کے گروہوں میں منقسم ہیں۔ ان گروہوں کو مینار (Pyramids) کہتے ہیں۔ ان نالیوں کے ملنے سے ایک بڑا سا گڑھا بن جاتا ہے۔ جسے گردے کا پیڑو (Pelvis of the Kidney) کہتے ہیں۔ اس سے آگے حالب (Ureter) ہے۔ اس کے راستہ پیشاب مثانہ (Bladder) میں جاتا ہے۔

پیشاب کا خون سے علیحدہ ہونے کا عمل

گردے کے مینار در اصل بہت سی چھوٹی چھوٹی نالیوں سے مل کر بنے ہیں۔ جنہیں عروقِ بول کہتے ہیں۔ عروق بول گردے کے پوست سے شروع ہوتی ہیں۔ جہاں ان کے سروں پر ذرا چوڑے تقریباً گول ابھار ہیں۔ یہ ابھار سب سے پہلے اٹلی کے ایک ماہر تشریح نے معلوم کئے تھے جس کا نام میلپگی تھا۔ اس کے نام پر انھیں میلپگی کے اجسام (Malpighian Bodies) کہتے ہیں۔ یہ در اصل ایک غلاف ہے جس کے اندر شریانِ کلوی کی ایک باریک شاخ داخل ہوتی ہے۔ اور اندر عروق شعری ایک گچھا (Glomerulus) بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ اور تمام اعصاب میں ہوتا ہے۔ یہ تمام عروق شعری پھر آپس میں ملتے ہیں۔ اور ان کے ملنے سے ایک ورید بن جاتی ہے۔ جو اس غلاف سے باہر نکلتی ہے۔ باہر نکل کر اپنی قسم کی اور وریدوں سے مل جاتی ہے۔ لیکن دیگر اعضاء کی عروق شعریہ کے مقابلہ میں یہاں ایک فرق ہے۔ وہ یہ کہ ورید کا اندرونی قطر بہ نسبت

شریان کے اندرونی قطر سے کم ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کو شریان سے وریدتک پہنچنے میں کافی دباؤ میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس دباؤ کی وجہ سے خون میں سے مائع کی کافی مقدار علیحدہ ہوتی جاتی ہے۔ اس مائع کے ساتھ حل شدہ حالت میں ٹھوس مادے بھی ہوتے ہیں۔ یہ ٹھوس مادے وہ ہوتے ہیں۔ جو پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتے ہیں۔ لیکن ان مائع کے ساتھ کچھ ایسے مادے بھی خون سے علیحدہ ہوجاتے ہیں جو جسم کے لئے مفید ہیں۔ بہرحال یہ مائع عرق جو بولی میں سے گذرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بہت سی چھوٹی چھوٹی وریدیں بھی عروق شعریہ کی صورت میں عروق بولی کے ساتھ ساتھ آتی ہیں۔ اس محلول کے جو حصے خون کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ وہ پھر اس میں سے علیحدہ ہوکر وریدوں کی دیواروں میں سے گزر کر خون میں شامل ہوجاتے ہیں۔ اور خون میں سے بعض مرکبات پھر علیحدہ ہوکر عرق بولی میں آجاتے ہیں۔ اب اس محلول میں صرف بے کار بلکہ مضر مادے رہ جاتے ہیں۔ یہی پیشاب ہے۔

امراض گردہ ومثانہ

ورم گردہ

گردہ کی سوجن	ورم الکلیہ	نفرائی ٹس
		(Nephritis)
برائٹ کا مرض	داء البرائٹ	برائٹس ڈیزیز
		(Brights Disease

یہ مرض سب سے پہلے گائے ہسپتال لندن کے ڈاکٹر برائٹ نے ۱۸۲۷ء میں دریافت کیا تھا۔ اس لئے اسے برائٹس ڈیزیز کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس مرض میں گردوں کی ساخت میں ورم ہوکر ان کی ساخت میں خرابی واقع ہوجاتی ہے۔ جس سے وہ اپنے کام سے رک جاتے ہیں۔ یہ مرض ایسے اشخاص کو زیادہ ہوا کرتا ہے جن میں لوہے۔ پتھر، سیسہ وغیرہ کے ذرات منہ کے ذریعہ جسم میں جاتے ہیں۔

اسباب مرض

اس کی دو قسمیں ہیں :-
حاد (ایکیوٹ) اور مزمن (کرانک)

شدید ورم گردہ عام طور پر شدید بخاروں مثلاً ملیریا۔ سرخ بخار۔ زرد بخار۔ محرقہ بطنی۔ خسرہ۔ چیچک وغیرہ سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ کبھی آتشک۔ نار فارسی ہیضہ۔ خناق وبائی اور نقرس سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سردی لگنے بارش میں بھیگنے۔ گرم سرد ہونے۔ گردہ پر چوٹ لگنے۔ کثرت جماع۔ کثرت شراب نوشی اور فاقہ کشی سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

مزمن ورم گردہ عموماً ورم شدید کے بعد ہوتا ہے۔ اور کبھی مذکورہ اسباب سے براہ راست ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض

جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ کمر میں بوجھ اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔ قے متلی اور ابکائیاں آتی ہیں۔ جسم پھول جاتا ہے۔ گردوں کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اور تھوڑا تھوڑا بدبودار زردی یا سیاہی یا سرخی مائل پیشاب خارج ہوتا ہے۔ جس میں کثرت سے البیومن (رطوبت بیضیہ) ہوتی ہے۔ شدت مرض میں پیشاب بالکل نہیں آتا۔ اور احشاء میں بھی پانی بھر جاتا ہے۔ اگر مرض دور ہونے لگے تو علاماتِ مرض استسقاء رفع ہونے لگتی ہے۔ اور پیشاب صاف آنے لگتا ہے۔ جس میں رطوبت بیضیہ نہیں ہوتی۔ اگر مرض کے ساتھ نمونیا ہو جائے تو مریض مر جاتا ہے۔

طبّی علاج

ماؤف گردوں کو آرام دیں۔ اخراج مادہ کے لئے معرقات اور مسہلات کا استعمال کریں۔ اور گردوں کو صاف کرنے کے لئے مدر بول ادویہ دیں۔ تیز مدرات کا استعمال کسی طرح مناسب نہیں۔ پسینہ لانے کے لئے آبزن استعمال کرائیں :-

نسخہ :- سبوس گندم۔ جو مقشر۔ تخم خطمی۔ عنب الثعلب۔ بابونہ۔ اکلیل الملک ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو پانی میں جوش دے کر پھر بہت سارے پانی میں ملا کر اس میں مریض کو بٹھلائیں۔ گردوں کے مقام پر یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ :- گل بنفشہ۔ گل خطمی۔ اکلیل الملک۔ مکو خشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ آرد جو ایک تولہ۔ آب مکو سبز میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔ داخلی طور پر یہ نسخہ دیں :-

آب مکوہ سبز مروق ۵ تولہ۔ گلاب ۷ تولہ میں مغز فلوس خیارشنبر ۴ تولہ۔ خمیرہ بنفشہ سادہ ۳ تولہ مل کر چھان لیں۔ اور شیرہ مغز بادام شیریں میں اضافہ کرکے پلائیں۔ اگر فائدہ نہ ہو اور تنقیہ کی ضرورت ہو۔ تو مندرجہ ذیل منضج و مسہل دیں۔

نسخہ منضج

گل بنفشہ۔ گل خطمی، مکو خشک۔ تخم خیارین۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ سپستان ۱۱ دانہ سب کو پانی میں جوش دے کر اور گل قند ۲ تولہ۔ خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر صبح و شام چند روز پلائیں۔ اور مسہل کے روز اس نسخہ میں مغز فلوس۔ خیارشنبر ہر ایک ۵ تولہ۔ ترنجبین ۴ تولہ۔ شیرہ مغز بادام شیریں ۵ عدد۔ اضافہ کرکے پلائیں۔ اور مسہل کے بعد یہ تبرید پلائیں۔

منضج:- بہدانہ ۳ ماشہ۔ گل خطمی ۴ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ عرق مکو، عرق شاہترہ ہر ایک ۶ تولہ میں جوش کر اور شیرہ تخم خرفہ۔ شیرہ تخم خیارین ہر ایک ۳ ماشہ۔ شربت بنفشہ ایک تولہ۔ اسپغول مسلم ۵ ماشہ اضافہ کرکے پلائیں۔

ڈاکٹری علاج

مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ پسینہ لانے کے لئے مریض کو گرم پانی کا بھپارہ دیں۔ گرم حمام کرائیں۔ جس میں پانی کی بجائے گرم ہوا کے بخارات کو زیادہ کام میں لائیں۔ یا ویٹ پیک WETPACK کرائیں۔ اس طرح مریض کو کھل کر پسینہ آجاتا ہے۔ کمر میں گردے کے مقام پر گرم پانی کی بوتلوں سے ٹکور کریں۔ یا انٹی فلوجسٹین لگائیں۔ یا السی کی پلٹس باندھیں۔ گرم گلاس اور جونکیں لگانا بھی مفید ہے۔ اندرونی طور پر

سوڈا سلفاس	۴ ڈرام
میگنیشیا سلفاس	۴ ڈرام
پانی	۴ اونس

باہم حل کرکے ایک ایک اونس تین تین چار چار گھنٹے بعد دیں۔

ذیل کا نسخہ اس مرض میں بہت مفید ہے۔

ایسڈ پوٹاسیم ٹارٹریٹ		۲ ڈرام
سوڈا ٹارٹریٹ		۱۰ گرین
ٹنکچر آف اورنج		۱۵ بوند
ایکوا ڈسٹلڈ	تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک ہر روز صبح پلا دیا کریں۔

شدت مرض میں پائلو کارپین نائٹریٹ ۱/۸ سے ۱/۴ تک کی جلدی پچکاری کرنا مفید ہے۔

مزمن ورم گردہ میں ذیل کا نسخہ دیں۔

ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	۱۰ بوند
ایسڈ ایسی ٹک ڈل	۵ بوند
لائیکوار امیونیا ایسی ٹیٹس	۲ ڈرام
سیرپ آرنشیائی	۱/۲ ڈرام
سیرپ سمپل	۱/۲ ڈرام
گلیسرینا	۱/۲ ڈرام
ایکوا ڈسٹلڈ تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا دن میں دو بار دیں۔

غذا و پرہیز شدید صورتوں میں مریض کو دودھ اور آش جو کے علاوہ کوئی خوراک نہ دیں۔ دہی۔ لسی۔ پتلا ساگودانہ بھی دے سکتے ہیں۔ ہر قسم کی غذا سے تا صحت پرہیز کریں۔

سنگِ گردہ و مثانہ

گردے کی پتھری	حصاۃ الکلیہ	رینل کیل کیولس (Renal Calculis)
مثانہ کی پتھری	حصاۃ المثانہ	ویسی کل کیل کیولس (Visical Calculis)

اس مرض میں گردے کے اندر ریگ یا کم و بیش حجم کی پتھریاں بن جایا کرتی ہیں گردے کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ پیشاب رُک رُک کر آتا ہے۔ جس میں اکثر خون ملا ہوا ہوتا ہے۔

پتھری کی قسمیں جدید تحقیق کی رُو سے پتھریاں عموماً تین قسم کے مادے کی پائی جاتی ہیں:-

۱۔ یورک ایسڈ کی پتھری اس قسم کی سخت سرخی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اور عموماً نقرسی مزاج کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اس قسم کے لوگوں کے اعصاب اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے یہ پتھری اگرچہ ہر عمر میں ہو سکتی ہے۔ لیکن عموماً بچوں اور نوجوانوں میں زیادہ اور ادھیڑ عمر کے لوگوں میں کم ہوتی ہے۔ اور زیادہ تر ان لوگوں میں ہوتی ہے۔ جو گوشت زیادہ کھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے پیشاب کی کیفیت ترش ہوتی ہے۔ اس میں یورک ایسڈ زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ اور ان کے پیشاب میں سرخ رنگ کی ریگ آتی ہے۔ یہ پتھری گردے میں بنتی ہے۔

۲۔ کیلسیم اگزلیٹ کی پتھری اس قسم کی پتھری سیاہی مائل سخت اور کھردری ہوتی ہے۔ عموماً مرانی مزاج کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اور ان لوگوں میں ہوتی ہے جو زیادہ تر میوے اور سبزیاں کھاتے اور ان کی قوتِ ہضم خراب ہوتی ہے۔ یہ پتھری بھی گردوں میں بنتی ہے۔

۳۔ نمکیات فاسفورس کی پتھری یہ پتھری عموماً زردی مائل۔ بھربھری ملائم۔ بیضوی شکل کی ہوتی ہے۔ اور عموماً غیر ہضم غذا کے کیلوسی مادے سے مثانہ میں بنا کرتی ہے۔ اور جن مریضوں میں یہ پتھری بنتی ہے۔ ان کے قارورے کی رنگت کھاری ہوتی ہے۔

اسباب مرض یہ مرض ہر عمر میں لاحق ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ چھوٹے بچوں میں بھی دیکھی جاتی ہے یہ مرض جنین کو رحم مادر میں بھی عارض ہو سکتا ہے۔ نقص تغذیہ۔ جگر یا بانقراس کی خرابی۔ حیوانی یا تیزابی اغذیہ کا کثرت استعمال۔ نقرس۔ آتشک۔ اس کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ ایسے مقامات جن کے پانی میں چونے وغیرہ کے اجزا ہوں۔ وہاں کے رہنے والوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ فتورِ ہضم اس کا بڑا سبب ہے۔ مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو اور بچوں و جوانوں کی بہ نسبت بوڑھوں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

یہ پتھریاں تین مقامات پہ پائی جاتی ہے۔ ۱۔ گردہ۔ ۲۔ حالبین۔ ۳۔ مثانہ گردہ کی پتھری میں خون کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ مثانہ کی پتھری میں پیشاب رک رک کر آتا ہے۔ اور مثانہ میں خلش محسوس ہوتی ہے۔ حالبین کی پتھری میں مریض کو قولنج کا سا درد ہوتا ہے۔ مارے درد کے بیتاب ہو جاتا ہے۔ سرد پسینہ

آتا ہے۔ معدہ اکثر تے ہوئے لگتی ہے۔

علامات مرض

جب پتھری گردے کے اندر ہوتی ہے۔ تو بعض اوقات اس کی علامات پوشیدہ رہتی ہیں۔ لیکن عام طور پر مریض کے گردے کے مقام پر بوجھل دھو ہوتا رہتا ہے۔ جس میں دبانے پر آرام محسوس ہوتا ہے۔ اگر پتھری حوض الکلیہ میں ہو۔ تو اس کی علامات جلد نمایاں ہو جاتی ہیں۔ گردے کے مقام پر شدید قسم کا درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں خون آتا ہے۔ دوڑنے۔ کودنے۔ ورزش کرنے وغیرہ سے پیشاب میں خون زیادہ آتا ہے۔ مریض دورہ کے وقت بے چین ہو کر لوٹتا ہے۔ بار بار تے کی حاجت ہوتی ہے۔ درد کی ٹیسیں گردے کی پشت سے لے کر نیچے کی طرف کنج ران اور خصیہ یا حشفہ تک محسوس ہوتی ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ وغیرہ

طبی علاج

دورہ میں قبض کو رفع کریں۔ اس غرض کے لئے حقنے کا استعمال نہایت مناسب ہے۔ شدت درد میں گرم پانی کی بوتل یا گرم اینٹ سے گردوں کو سینک کریں۔ گل ٹیسو اور پوست خشخاش ہر ایک دس تولہ کو پانی میں جوش دے کر اس پانی میں مریض کو آبزن کرائیں۔ اور پتھری کو خارج . . . کرنے لئے حالات کے مطابق مندرجہ ذیل نسخے استعمال کرائیں:۔

نسخہ:۔ حجر الیہود، سنگ سرماہی ہر ایک۔ ایک ماشہ کو آب برگ۔ تربزایک تولہ میں گھس کر جوارش زرعونی عنبری سات ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے حب القلت دو تو۔ کاکنج۔ آلو بالو ہر ایک تین ماشہ کو عرق انناس بادہ تولہ میں پیس چھان کر شربت بزوری دو تولہ ملا کر صبح کو پلائیں۔ یا

نسخہ:۔ حجر الیہود۔ سنگ سرماہی ہر ایک۔ ایک ماشہ کو باریک پیس کر جوارش زرعونی عنبری سات ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے صعتر فارسی ایک تولہ۔ نوشادر ۴ رتی پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں۔ جب پانی پھٹ جائے چھان کر صبح کو پلائیں کشتہ حجر الیہود ایک رتی۔ سکنجبین بزوری ایک تولہ میں ملا کر صبح کو چٹائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے:۔

نسخہ:۔ قلمی شورہ، ریچ کھار۔ نمک تربز ہر ایک چار رتی۔ کشتہ حجر الیہود ایک رتی سب کو باریک پیس کر معجون عقرب پانچ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان۔ شیرہ دو قو۔ شیرہ کاکنج۔ شیرہ آلو بالو۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ پانی یا عرق انناس

۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر صبح کو پلائیں۔ اگر قبض رہتا ہو۔ تو اس کے ساتھ ہی رات کو حبِ تنکار ۳ عدد کھلا کر اوپر سے روغن زیتون ایک تولہ دودھ میں ملا کر پلا دیا کریں۔

مقامی طور پر کبوتر کی بیٹ پانی میں جوش دے کر نطول کریں۔ یا روغن عقرب نیم گرم گردوں پر ملیں۔ اور بقدر ایک ماشہ احلیل میں ٹپکائیں۔

درد گردہ اور سنگ گردہ کے لئے یہ دوائیں بھی مفید ہیں:۔

دوائے گردہ حجر الیہود ۵ تولہ۔ شورہ قلمی دس تولہ۔ آب مولی تین سیر۔ ایک مٹی کا کوزہ لے کر اس میں پہلے ایک تہہ ایک چھٹانک قلمی شورہ کی بچھائیں۔ اس کے اوپر حجر الیہود رکھ کر اوپر سے باقی ماندہ شورہ قلمی ڈال دیں۔ پھر مولی کا پانی ڈال کر کوزہ کا منہ بند کریں۔ اور گل حکمت کرکے دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور آدھ سیر مولی کا پانی ڈال کر پھر اسی طرح آگ دیں۔ غرض اسی طرح چھ آگ دیں۔ بس تیار ہے یہ دوا نصف سے ایک رتی لے کر جو اکھار ایک رتی۔ کھار مولی ایک رتی کے ساتھ شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر چٹائیں۔

۲۔ دوائے ریٹھا شورہ قلمی تین تولہ میں تھوڑا پانی ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب جوش کھا کر حل ہو جائے تو حجر الیہود باریک شدہ ایک تولہ نوشادر ۶ ماشہ۔ سہاگہ تین ماشہ باریک پیس کر ملائیں۔ پھر ایک ریٹھے کا چھلکا باریک پیس کر اضافہ کریں۔ اور آگ سے اتار کر سرد کرکے سفوف بنائیں۔ چار رتی یہ دوا بکری کے دودھ کی لسی کے ساتھ کھلائیں۔

۳۔ حجر الیہود۔ سنگ سرماہی۔ تخم تلسی ہر ایک آٹھ ماشہ۔ کو باریک پیس کر ۶ ماشہ کی مقدار میں روزانہ ایک پڑیہ صبح کے وقت شربت بزوری کے ہمراہ کھلائیں۔ میرا آزمودہ اور نہایت ہی قابل وثوق نسخہ ہے۔

ڈاکٹری علاج دورۂ مرض کے وقت رفع درد کے لئے $\frac{1}{4}$ سے $\frac{1}{2}$ گرین مارفین ٹارٹریٹ اور $\frac{1}{100}$ گرین اٹروپین سلف کی جلدی پچکاری کریں۔ اس کے ٹنکچر میلاڈونا دس دس بوند ایک ایک اونس پانی میں ملا کر ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے دیں۔ پانی بکثرت پئیں۔ اور گرم ٹکور کریں۔ ایکس ریز سے امتحان کرا کے بذریعہ اپریشن پتھری نکال دیں۔

داخلی طور پر ذیل کے نسخے دیں:۔

لیتھیا سائٹریٹ	۵ گرین
پوٹاسیم سائٹریٹ	۲۰ گرین
ٹنکچر ہائیوسائمس	۲۰ بوند
گلیسرین	۱ ڈرام
ایکوامنتھاپپ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا ہر تیسرے گھنٹے دیں۔

پوٹاسیم سائٹریٹ	۱۵ گرین
لیتھیا سائٹریٹ	۵ گرین
پیپریزین سائٹریٹ	۱۰ گرین
سوڈا سلفیٹ	۱ ڈرام
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ بوند
سیرپ آرنشیائی	۱ ڈرام
ایکوامنتھاپپ	۱ اونس

ایسی ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے دیں۔ یا ٹرے زین یورک ایسڈ قوی محلل ہے ۵ سے ۱۰ گرین پانی میں حل کرکے ایسی ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ پوٹاسیم بائی کاربونیٹ ۲۰ گرین پانی میں تین بار دیں۔ پوٹاسیم بائی کاربونیٹ ۲۰ گرین پانی میں حل کرکے دن میں تین بار پیویں۔ گلیسرین ۱ تا ۲ اونس پانی میں حل کرکے ہر تیسرے روز دوپہر کو پلائیں اور یہ علاج چار پانچ ہفتہ تک جاری رکھیں۔

پوٹاسیائی بنزواس		۱۰ گرین
بکسےمین		۸ گرین
پانی	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

اگر ملک ایسڈ کی پتھری میں ذیل کا نسخہ مفید ہے:-

ایسڈ سوڈا سلفاس		۳۰ گرین
سیرپ لیمن		۲ ڈرام
ایکوا	تا	چار اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں چار بار دیں۔

ایسڈ نائیٹر ہائیڈروکلورک ڈل	۱۰ بوند
لائیکوار سٹرکنین	۳ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۱۰ بوند
سپرٹ زنجبرس	۱/۲ ڈرام
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک پانی میں ملاکر تین بار غذا کے بعد دیں۔

پتھری کے لئے ذیل کی دوائیں مفید اور مستعمل ہیں۔

بٹسپس الیفروے سنٹ پائپرے زین۔ بٹسپس الیفروے سنٹ لیتھیم سائیٹرس۔ لیتھی اوپائپرے زین لائی بے ٹول۔ یوروڈونال لیتھی ام سائیٹریٹ اینڈسوڈیائی فاسفیٹ ٹیبلائڈ۔ ڈی وٹس کڈنی پل سس ڈنکس وغیرہ

غذا و پرہیز لطیف اور زودہضم دیں۔ چاول۔ گوشت۔ انڈے اور شراب وکباب وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

دردِ گردہ

گردے کا درد وجع الکلیہ۔ قولنج کلوی رینل کالک (Renal Colic)

انسان کے جسم میں گردوں کو زبردست اہمیّت حاصل ہے۔ یہ خون سے رقیق فضلات کو الگ کرنے کے لئے فلٹر کا کام دیتے ہیں۔ رقیق فضلات کو پیشاب کی شکل میں مثانے تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور صاف شدہ خون کو قلب کی طرف بھیجتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ قوت باہ کی تکمیل میں بھی خدمت انجام دیتے رہتے ہیں۔ جو لوگ دن رات برابر غلیظ غذائیں استعمال کرتے رہتے ہیں یا جن کا ہضم عموماً خراب رہتا ہے تو ان کے خون میں فاسد غلیظ مواد شامل ہوکر گردوں میں پہنچتے ہیں۔ تو اُن سے بعض اوقات پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ جو درد گردہ کا باعث ہوتی ہے۔ اور گاہے ان سے ریاح پیدا ہوکر درد گردہ پیدا کرتے ہیں۔

اسباب مرض درد گردہ کا اصلی سبب تو غلیظ اور فاسد مادہ ہی ہوتے ہیں۔ جو پتھری یا ریاح پیدا کرنے کی وجہ سے درد کا موجب

ہوتے ہیں۔ لیکن فاسد یا غلیظ مواد اُسی وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب ہضم خراب ہوتا ہے۔ یا غلیظ ٹھنڈی چیزیں بکثرت کھائی جاتی ہیں۔ یا برف کا پانی بکثرت پیا جاتا ہے۔ یا چاول یا دوسری قابض غذائیں بکثرت استعمال کی جاتی ہیں۔ یا ایسا پانی پیا جاتا ہے۔ جس میں غلیظ اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض اوقات ورم گردہ کے باعث بھی گردوں میں درد ہوتا ہے۔ اور گاہے کثرت جماع سے عام جسمانی کمزوری پیدا ہو کر گردے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں درد رہنے لگتا ہے۔

علامات مرض

کمر میں گردے کے مقام پر سخت درد ہوتا ہے۔ جس کی رفتار کمر سے مثانہ کی طرف ہوتی ہے۔ اور جس کی ٹیسیں مثانہ خصیہ۔ قضیب اور کنج ران کی طرف تک جاتی ہے۔ مریض درد سے بیتاب ہو کر فرش پر لوٹنے لگتا ہے۔ اس کا بدن سرد پسینہ سے تربتر ہو جاتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ مگر پیشاب تھوڑا یا بالکل آتا ہی نہیں۔ اگر قطرہ قطرہ خارج ہو بھی۔ تو اس میں خون ملا ہؤا ہوتا ہے۔ ماؤف جانب کا خصیہ اوپر کو چڑھا ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ متلی اور قے ہوتی ہے۔ جب سنگ ریزہ مثانہ اور گردہ کی طرف چلا جاتا ہے تو درد یک لخت موقوف ہو جاتا ہے۔

طبی علاج

ریاح کے باعث ہو تو پہلے قبض کو رفع کریں۔
اور یہ نطول استعمال کریں:۔

نسخہ نطول

گل بیسو چار تولہ۔ پرسیاؤشاں۔ کلتھی۔ پوست حریرہ۔ تخم سویا اگل آکھ ہر ایک ۲ تولہ کو دس سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی رہ جائے تو اس سے گردوں کے مقام پر نطول کریں۔ اور پھوک کو نیم گرم گردوں پر باندھیں۔

کافور دیسی چھ ماشہ کو سرکہ یا شراب میں حل کر کے مقام درد پر ملنے سے درد کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ اگر دو عدد انڈوں کی زردی لے کر ان میں ہلدی چھ ماشہ تک باریک پیس کر ملائیں اور قدرے گرم پانی میں ملا کر گرم کر کے گردوں کے مقام پر لیپ کریں۔ تو درد گردہ ریحی کے لئے نہایت مفید ہے۔

جب درد کو آرام ہو جائے۔ تو آئندہ کے لئے قرص خبث الحدید ایک عدد معجون نانخواہ سات ماشہ میں ملا کر صبح کو کھا لیا کریں۔ جوارش کمونی سات ماشہ بعد غذا

دونوں وقت اور رات کو حب تنکار چار عدد پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

اگر گردوں کی کمزوری اور کثرت جماع کے باعث گردوں میں درد سا رہتا ہو۔ تو سورنجان شیریں۔ بونیدان ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر جوارش زرعونی عنبری سات ماشہ میں کھلائیں۔ اس کے علاوہ معجون فلاسفہ اور لبوب کبیر کا استعمال بھی مفید ہے۔

یہ دوا خاص طور پر مفید ہے:۔

نسخہ:۔ جوا کھار۔ ٹاٹری۔ سہاگہ۔ نوشادر۔ مرچ سیاہ۔ نمک سیندھا۔ نمک سیاہ۔ ہیرا ہینگ۔ شورہ قلمی ہر ایک چھ ماشہ کو باریک پیس کر تیز و تند سرکہ بقدر ضرورت ملائیں۔ اور تین تین ماشہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد تین چار بار دیں

ڈاکٹری علاج رفع درد کے لئے مقام درد پر گرم پانی یا گرم پیٹ یا گرم لدی وغیرہ سے سینک کریں۔ یا مریض کو گرم پانی میں بٹھائیں۔ اور گرم پانی کا حقنہ کریں۔ سینک کرنے کے بعد کمر پر اوپیم یا بیلاڈونا کا پلستر لگائیں۔

شدت درد میں مارفیا ۱/۴ گرین کی زیر جلد پچکاری کریں۔ مریض کو بار بار گرم پانی یا سوڈا واٹر یا آش جو یا اس میں تین چار مرتبہ ۵۔ پندرہ گرین پوٹاسیم کاربونیٹ ملا کر پلانا یا دو تین بار بیس بیس بوند سپرٹ ایتھر ملا کر پلانا مفید ہوتا ہے سردی کے موسم میں ہلکی چائے یا دودھ) پلانا بھی مفید ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

لائیکر مارفیا ہائیڈروکلور	۲۰ بوند
سپرٹ ایتھر کمپاؤنڈس	۳۰ بوند
ٹنکچر ہائیوسائمس	۴۰ بوند
ایکوا کلوروفارم	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلائیں۔ اگر درد موقوف نہ ہو تو دو گھنٹے کے بعد ایک اور دوا پلائیں۔ اور پتھری توڑنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

سٹرک ایسڈ	۴۰ گرین
کاربونیٹ آف پوٹاش	۳۰ گرین
گرم پانی	ایک اونس

ایسی ایک خوراک روزانہ صبح کے وقت پلائیں:۔

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل	۱۰ بوند
لائیکوارسٹرکنین	۳ بوند
ایکوا	½ اونس

ایسی ایک خوراک غذا کے نصف گھنٹہ بعد دیں۔ اگر پتھری بڑی ہو تو اسکا علاج اپریشن ہی ہے۔

غذا و پرہیز غذا میں پہلے دن میں صرف شوربا اور اس کے شوربا روٹی دیں۔ چاول۔ آلو۔ گوبھی وغیرہ بادی اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔

استسقاء الکلیہ

گردے کے اندر پانی یا پیشاب کا بند ہو جانا — استسقاءُ الکلیہ — ہائیڈرو نیفروسس (HyDrO Nephrosis)

اس مرض میں مجاریٔ بول کے بند یا تنگ ہو جانے سے گردے کے جوف وغیرہ میں پیشاب بند ہو کر اس کو بھر دیتا ہے۔

اسباب مرض حالبین یا احلیل کا خلقی طور پر بند یا تنگ ہو جانا یا ضیق الخلفہ مثانہ کی پتھری سے بول کے سوراخ کا بند ہو جانا۔ مثانہ کے اندر رسولی پیدا ہو کر حالبین کے سوراخ کو بند کر دینا۔ رحم یا خصیۃ الرحم کی رسولیاں۔ گردے کا اپنی اصلی جگہ سے لٹک کر گر جانا۔

علامات مرض گردے کے مقام پر ٹٹولنے اور دبا کر دیکھنے سے ایک رسولی سی محسوس ہوتی ہے۔ کمر یا پہلو کے مقام پر درد ہوتا ہے کبھی کثرت البول یا بول الدم کی شکایت بھی موجود ہوتی ہے۔ پیشاب کے کافی مقدار میں نکل جانے کے بعد رسولی غائب ہو جاتی ہے۔

علاج مریض کو آرام و سکون سے رکھیں۔ اگر درد کی شکایت ہو۔ تو مارفیا یا اٹروپین کی زیر جلد پچکاری کریں۔ اگر گردہ ماؤف ہو تو اپریشن کرائیں۔ ٹنکچر ایپوسائی نم بقدر ۵-۵ بوند پانی کے گھونٹ سے دیں۔ اگر پیشاب رک گیا ہو تو پسینہ لانے کی تدابیر اختیار کریں۔ مقام گردہ پر انٹی فلوجسٹین لگائیں اور یہ نسخہ دیں۔ یا گلاس لگا کر کپنگ کریں۔

ایلیٹرین	پوڈر گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائی مانی	ایک گرین

اس کی ایک گولی بنالیں۔ ایسی صبح و شام دیں۔

غذا:۔ مریض کو غذا صرف دودھ یا پھلوں کا رس دیں۔

ضعفِ گردہ۔ بول زلالی

پیشاب میں البیومن آنا — بول زلالی — البیومی نوریا (Albuminuria)

گردے کی کمزوری — ضعفِ گردہ — اٹونی آف دی کڈنی (Atony of the Kidney)

یہ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں۔ بلکہ بعض امراض گردہ وغیرہ کی علامت ہے۔ اس مرض میں جسم انسان سے البیومن براہ پیشاب خارج ہونے لگتا ہے۔

اقسام مرض:۔ اس کی متعدد اقسام ہیں:۔

۱۔ بول زلالی فعلی (فنکشنل البیومی نوریا) یہ مرض گردوں کے فعل کی خرابی سے رونما ہوتا ہے۔ اس کے اسباب سخت محنت جسمانی زیادہ ورزش۔ زور کا کام کرنا۔ خوف کھانا یا ڈر جانا۔ سردی لگنا۔ بدہضمی وغیرہ ہیں۔

۲۔ بول زلالی عصبی (نیوروٹک البیومی نوریا) یہ مرض عصبی خرابی سے رونما ہوتا ہے۔ اس کے اسباب میں مرگی۔ کزاز۔ گینگھا۔ سر پر چوٹ لگنا۔ کثرت جماع اور جلق شامل ہیں۔

۳۔ بول زلالی غذائی (ڈائے ٹیٹک البیومی نوریا) یہ مرض غذا کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض انڈے اور پنیر یا کسی خاص قسم کی غذا کے کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ بول زلالی حمی (فیبرائل البیومی نوریا) یہ مرض بخار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مسلسل یا میعادی بخاروں خاص کر نمونیا اور ٹائیفائیڈ فیور وغیرہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ بول زلالی سمی:۔ (ٹاکسک البیومی نوریا) یہ مرض خون میں کسی قسم کی سمیت

یا زہر کے سرایت کر جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

۶۔ بول زلالی عضوی (آرگینک البیومی نوریا) یہ مرض گردوں کی ساخت کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات مرض جسم دبلا ہونے لگتا ہے جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے پپوٹوں اور ہاتھ پاؤں وغیرہ پر آماس آ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں نفخ ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ کبھی قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ اور کبھی دست آنے لگتے ہیں۔ دل دھڑکتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے رات کو کئی بار پیشاب کے لئے اُٹھنا پڑتا ہے۔ مریض کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور آخر کار مرض استسقا میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو دور کریں۔ گردوں کے ضعف کی حالت میں یہ نسخہ پلائیں:۔

نسخہ:۔ ساٹھی چاول بہمن سرخ بہمن سفید۔ تودری زرد۔ تودری سرخ۔ دارچینی۔ مغز اخروٹ۔ مغز پستہ ہر ایک تین ماشہ۔ مغز بادام شیریں مقشرہ ۵ دانہ کو بھیڑ کے دودھ دس تولہ میں چھان کر آگ پر پکائیں۔ جب وہ گاڑھا ہو جائے تو مصری ۲ تولہ سے شیریں کر کے پلائیں۔

اس کے علاوہ سلاجیت ایک ماشہ۔ لبوب صغیر سات ماشہ۔ میں ملا کر کھلانا یا لبوب کبیر۔ جوارش زرعونی عنبری۔ معجون فلاسفہ اور معجون انکلی کا استعمال کرانا بھی مفید ہے۔ علاوہ ازیں مغزیات اور مقوی باہ دواؤں کا استعمال بھی مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کا معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔ اگر حمل میں یہ شکایت دور نہ ہو۔ تو شدید صورت اختیار کر جائے تو حمل گرا دیں۔ میعادی بخاروں کے بعد کمزوری کے سبب اگر یہ مرض پیدا ہو۔ تو خاص علاج کی ضرورت نہیں صرف طبیعت کو بحال کریں اور یہ نسخہ دیں:۔

ایسڈ آرسنی سائی	۱/۶۰ گرین
فیرائی ریڈیکٹائی	۱/۲ اگرین
کونین سلف	۱ گرین
ایکسٹریکٹ غبشائی	۵ گرین

ایسی ایک گولی دن میں دو بار غذا کے بعد دیں۔

اگر کمی خون سے یہ مرض رونما ہو۔ تو بطور دوا سنکھیا اور فولاد کے مرکبات دیں یا یہ نسخہ دیں:۔

فیرائی ایٹ ایمونیا سائیٹرس	۸ گرین
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	۳۰ بوند
سپرٹ کلورو فارم	۱۰ بوند
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

اگر کثرت جماع موجب مرض ہو۔ تو مریض کو جماع سے باز رہنے کی تاکید کریں۔ کثرت محنت دماغ اور کمی خون کی صورت میں یہ نسخہ دیں۔

فیرائی ایٹ ایمونیا سائیٹرس	۸ گرین
ٹنکچر کارڈیمومائی کمپونڈ	۳۰ بوند
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	۳۰ بوند
سیرپ زنجبرس	½ ڈرام
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک غذا کے ایک گھنٹہ بعد دن میں دو بار دیں۔

اگر زیادہ کھانے پینے یا جگر میں اجتماع خون سے یہ شکایت پیدا ہو۔ تو رات کو ۵ گرین کیسلومل یا بلیو پل کھلا کر، اگلی صبح ۶ ڈرام میگنیشیا سلفاس دو تین چھٹانک پانی میں حل کر کے دیں۔

غذا و پرہیز غذا میں سبزی۔ ترکاری، دودھ وغیرہ دیں۔ گوشت اور انڈے وغیرہ نہ دیں۔ زیادہ شیرینی اور زیادہ گرم مصالحہ اور سرخ مرچ سے پرہیز کریں۔

بول الدم

خونی پیشاب آنا	بول الدم	ہیمے چیوریا
		(Haematuria)

اس مرض میں پیشاب میں خون آتا ہے۔

اسباب مرض گردوں اور مثانہ کے بعض امراض مثلاً سنگ گردہ و مثانہ۔ ورم گردہ شدید۔ گردہ میں رسولی یا مادۂ سِل۔ گردہ یا مثانہ میں پتھری۔ خراش دار ادویہ مثلاً ٹرپن ٹائن یا کنتھرائیڈیز کا استعمال (وسکوئی)، پہ میوریا چیچک اور دیگر تپور دار بخار۔ بواسیر کے خون کا بند ہو جانا۔ خون حیض کی بندش۔ رنج و غم۔ دلی صدمات۔ سخت سردی لگنا وغیرہ

علاماتِ مرض خون کبھی پیشاب میں ملا ہوا آیا کرتا ہے۔ اور کبھی پیشاب سے پہلے یا پیچھے خون آیا کرتا ہے۔ کمزور مریضوں کو خونی پیشاب آنے سے پہلے جاڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور بہت تھوڑا سا خون آمیز پیشاب آتا ہے۔ لیکن چند گھنٹوں میں پیشاب خود بخود درست آنے لگتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔ مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ اور ذیل کے نسخہ جات حسب حالات استعمال کرائیں۔

۱۔ چاکسو ۲ عدد کا سفوف بنا کر صندل سفید ۶ ماشہ کے زلال سے روزانہ صبح کو کھلائیں۔

۲۔ چھوٹا کریلا پانی میں پیس کر اور چھان کر مریض کو پلائیں۔

۳۔ دم الاخوین۔ سنگ جراحت۔ پھٹکری بریاں ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ خرفہ۔ شیرہ بیخ انجبار۔ شیرہ تخم خشخاش سفید۔ شیرہ کاکنج ہر ایک ۵ ماشہ۔ پانی میں نکال کر ۲ تولہ مصری سے شیریں کر کے پلائیں۔

۴۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ بارتنگ۔ شیرہ تخم خرفہ۔ شیرہ بیخ انجبار ہر ایک ۶ ماشہ پانی میں نکال کر ۲ تولہ شربت انجبار ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج اگر موجب مرض سردی ہو۔ تو مریض کو قہوہ دارچینی پلائیں۔ اگر مرض کمر پر چوٹ لگنے سے رونما ہوا ہو۔ تو مقام ماؤف پر برف لگائیں یا سرد پانی میں کپڑا تر کر کے رکھیں۔ یا لیڈ لوشن لگائیں۔ حیض کے خون کی بندش کی صورت میں مرکبات فولاد دیں۔ قبض ہو تو نمکین مسہل دے کر اسے رفع کر دیں۔ اور بطور دوا کیلسیم لیکٹیٹ ۲۰ گرین تھوڑے پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔ اگر اس طرح خون بند نہ ہو۔ تو لائیکوار ایڈری نالین (ایک ہزار میں ایک کی طاقت کا) دس دس بوند تھوڑے پانی میں ملا کر تین تین گھنٹے بعد دن میں تین

چار بار دیں۔

یہ نسخہ خونی پیشاب میں مفید ہے۔

ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوڈ	۲۰ بوند
ایسڈ سلف ایرومیٹک	۱۰ بوند
بینزے لین	۲۰ بوند
گلیسرین	۱۰ بوند
ایسڈ انفیوژن آف رزیدیتہ تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک تین تین گھنٹہ بعد دن میں تین چار بار دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

کیلسیم کلورائیڈ	۸ گرین
ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	۱۰ گرین
لائیکوار ہارنیا ہائیڈرو کلور	۱۰ گرین
ایکوسے موہائی تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک تین تین گھنٹے بعد دن میں تین چار بار دیں۔

غذا:۔ دودھ۔ آش جو۔ لسی کی چائے۔ انڈے کا پانی دیں۔

تسمم بول

پیشاب کا زہر تسمم بول۔ یوریمیا (Ureinis)

اس مرض میں پیشاب کے زہریلے مادے دورانِ خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جس سے نظامِ عصبی مختل ہو جاتا ہے۔ اور تشنج ہذیان اور بے ہوشی لاحق ہو جاتی ہے۔

اسبابِ مرض سنگ گردہ۔ مختلف امراض گردہ یا مثانہ کی وجہ سے پیشاب کا رُکا رہنا یا پیشاب کا پیدا ہی نہ ہونا۔

علاماتِ مرض سر میں درد ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں۔ جسم میں بعض اور مقامات پر بھی درد ہوتا ہے۔ پھر قے ہوتی ہے۔ اور کبھی قے بند ہو کر بے ہوشی چھا جاتی ہے۔ سماعت۔ بصارت اور دیگر حواس میں فرق آجاتا ہے مریض

کے رانس سے پیشاب کی بُو آتی ہے۔ کبھی تشنج ہو کر مریض مر بھی جایا کرتا ہے۔

طبی علاج مریض کو آبزن کرائیں۔ بمقام گردہ پر سینک کریں۔ یا جونکیں لگوائیں فصد لینا بھی مفید ہے۔ تربد۔ بیخ جلابہ اور تخم حنظل وغیرہ کا مسہل دیں۔ اور ہلکے مدرات مثلاً شیرہ خیارین و خار خسک۔ تخم کاسنی و مکو اور شربت بزوری یا دینار ملا کر استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج دونوں گردوں کے مقام پر سینک کریں۔ تاکہ گردے پیشاب پیدا کرنے لگیں۔ یا گرم گرم ٹلپس باندھیں۔ یا جونکیں لگوائیں۔ ایئر ویپر باتھ (گرم غسل) دیں۔ تاکہ مریض کو کھل کر پسینہ آجائے۔ اس مقصد کے لئے ۱/۲ گرین پائلو کارپین کی زیر جلد پچکاری کریں۔ یا پائیلو کارپین نائٹریس ۱/۲ گرین۔ ایکوا کلوروفارم ایک اونس نمبر یا تین بار روزانہ دیں۔ یا کمپیرل ہائیڈریٹ ۲۰ گرین۔ سوڈا برومائیڈ ایک ڈرام۔ تین اونس کھولائے ہوئے نشاستہ کے پانی میں ملا کر انیما کریں۔ اینٹھن دور کرنے کے لئے مارفین کا ٹیکہ بہترین ہے۔ حفظِ ماتقدم کے طور پر امپیریل ڈرنک اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

غذا:۔ دودھ جس قدر دیا جائے مفید ثابت ہوتا ہے۔

دقتِ بول بندشِ بول

پیشاب کا دقت سے آنا — عُسر البول — ڈائی سوریا

(Dysuria)

پیشاب کا بند ہو جانا — احتباس البول — ری ٹن شن آف یورن

(Retention of Urine)

اسباب مرض تپ محرقہ اسہالی۔ ہیضہ و اسہال۔ کثرتِ عرق۔ گرمی کی شدت۔ ورم گردہ و مثانہ۔ تحجّر قرمزیہ۔ دمہ۔ تشنج۔ سوزاک و قرحہ۔ ورم غدۂ قدامیہ وغیرہ

علامات مرض:۔ پیشاب بالکل رُک جاتا ہے یا بڑی مشکل سے آتا ہے۔

طبی علاج شورہ قلمی۔ کافور۔ مساوی الوزن پانی میں پیس کر ناف پر طلا کریں۔ یا گل ٹیسو پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر نیم گرم پیڑو

پر دھاریں یا یہ آبزن کرائیں۔

نسخہ:- خطمی۔ خبازی۔ بنفشہ۔ پرسیاوشاں۔ بابونہ۔ میتھی۔ سویہ ہر ایک ایک تولہ۔ گل کسمب۔ گل پلاس۔ بھوسی گندم ہر ایک تین تولہ سب کو ایک سیر پانی میں جوشاکر اور پھر اُسے ۲۰ سیر پانی میں ملا کر اس میں مریض کو دس منٹ تک بٹھائیں۔ قبض ہو تو کوئی ملین دوا استعمال کرائیں یہ سفوف بھی نہایت مفید ہے۔

نسخہ:- جوا کھار۔ ریوند چینی۔ شورہ قلمی۔ بادیان۔ نمک ترب ہر ایک ایک تولہ۔ مصری چار تولہ۔ ملا کر سفوف بنائیں۔ اور ۷ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ دیں۔ پتھری یا ورم موجب مرض ہو۔ تو مناسب علاج کریں۔

ڈاکٹری علاج مقام گردہ پر گلاس لگوائیں۔

پٹاس ایسی ٹاس	۱۰ گرین
پٹاس سائیٹراس	۱۰ گرین
ٹانکچر امونیا ایسی ٹیٹ	۱ ڈرام
مکسچر ہائیو سائی مس	۱۵ بوند
پانی	۲ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

اگر احلیل میں سوزش ہو یا غدہ قدامیہ متورم ہو۔ تو

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	۱/۴ گرین
ایکسٹریکٹ اوپیم	۱/۲ گرین
اولیم تھیو بروما	حسب ضرورت

ایک شافہ بنالیں۔ اور مریض کی مقعد میں رکھیں۔

اگر پیدائش بول میں فرق ہو۔ تو ۱/۲ ۲ فی صدی گلوکوز لوشن آب مقطر میں تیار کر کے وریدی پچکاری کے ذریعہ جسم میں داخل کریں۔

اگر سوزاک۔ ورم خصیہ یا غدہ قدامیہ میں جراثیمی تعدیہ سے مرض پیدا ہوا ہو۔ تو یہ نسخہ دیں:۔

یوروٹروپین	۵ گرین

ایسڈ بورک	۱۰ گرین
ایمونیا بنزوائٹ	۱۰ گرین
سیرپ اورنشیافی	۲ ڈرام
انفیوژن بکو	۱۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

اگر مثانہ کے عضلات میں خرابی ہو۔ تو ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوڈ ۱۵-۵ ابوند تھوڑے پانی کے ساتھ ہر دوسرے گھنٹے دیں۔

غذا دودھ۔ آشِ جَو۔ سوڈا واٹر۔ مونگ کی نرم کھچڑی۔ ڈبل روٹی وغیرہ۔

بول بستری

بستر پر پیشاب نکل جانا — بول فی الفراش — بیڈ ویٹنگ

(B ED. WETTING)

اس مرض میں سوتے میں پیشاب نکل جاتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض موروثی اور خاندانی ہوتا ہے۔ عصبی مزاج والے بچے اس میں زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔ کبھی سنگ گردہ ومثانہ۔ ورم مثانہ۔ پیشاب میں زیادہ کھاری پن ہونا۔ استرخاءِ مثانہ سے بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے

طبی علاج اصل سبب مرض کو زائل کرنے کی کوشش کریں۔ بچہ کو جھڑکنے اور سزا دینے سے باز رہیں۔ بلکہ انعام وغیرہ کا لالچ دے کر پیشاب کرنے سے باز رکھیں۔ گرم بستر پہ لٹائیں۔ رات کو پینے کے لئے کم پانی دیں۔ چت نہ سونے دیں۔ اور رات کو ایک دو بار جگا کر پیشاب کرایا کریں۔ بچوں کو بطور دوا مصطگی رومی چار رتی پیس کر گل قند عسلی ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں۔ یا تلوں کو گڑ میں ملا کر کھلائیں۔ یا گزک اور ریوڑی کھلائیں۔ جوانوں اور بوڑھوں کو یہ شکایت ہو۔ تو کشتہ بیضۂ مرغ دو رتی معجون فلاسفہ ۶ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ یا کشتہ فولاد اور کشتہ زمرد ا-اقرص جوارش زرعونی عنبری میں ملا کر کھلائیں۔ یہ مشورہ نہایت مفید ہے۔

سفوف بلوط مرغ کی کلغی چھ عدد کو جلا کر خشک کریں۔ اس کے بعد کشتہ بیضۂ مُرغ ہر ایک چھ ماشہ۔ کشتہ چاندی ۳ ماشہ۔ گلنار ساڑھے سترہ ماشہ۔ کندر ۲ تولہ گیارہ ماشہ۔ جفت بلوط پانچ تولہ دس ماشہ۔ گوند ببول۔ تخم کشنیز۔ گل ارمنی ہر ایک ساڑھے چھبیس ماشہ۔ مصری تمام دواؤں کے برابر سفوف بنائیں۔ ۲۔۳ ماشہ سفوف صبح و شام پانی سے کھائیں۔

دوائے بیضہ افیون خالص ایک ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ اجوائن خراسانی ۳ ماشہ۔ کشتہ بیضۂ مرغ چار ماشہ۔ کشتہ تلعی ۵ ماشہ۔ سب کو باریک کرکے شہد کف گرفتہ ملا کر رکھیں اور دو ماشہ تازہ پانی سے کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج

پوٹاسی ایسی ٹاس	۲۰ گرین
ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوڈ	۲۰ بوند
ٹنکچر بیلاڈونا	۱۰ بوند
ایکوا	۱ اونس

یہ خوراک دوا جوان کے لئے ہے۔ بچوں کو ان کی عمر کے لحاظ سے دو تین مرتبہ دیں

پوٹاسی ایسی ٹاس	۳ گرین
ٹنکچر ہائیوسائی مس	۱۰ بوند
پوٹاسیم برومائیڈ	۱۰ گرین
ایکوا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک تین بار دیں۔ بچوں کو عمر کی مناسبت سے دیں

انٹی پائرین	۱ ڈرام
سیرپ سمپل	۴ ڈرام
ایکوا	۱۲ اونس

خوراک ایک چمچہ خوردنی

زنک اوکسائڈ	۳ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈوناسی	۱/۴ گرین

ایسی ایک گولی دو تین بار روزانہ دیں

لائیکوار مارفین	۵ بوند

ٹائیکوار سٹرکنین ۵ بوند

پانی میں ملاکر غذا کے بعد دو بار دیں۔

ٹنکچر آف ڈائیکو پوڈیم ۵ ا بوند بڑھا کر ایک ڈرام تک دینا بھی مفید ہے۔ ایکسٹریکٹ تھائی رائیڈ ہ گرین کھلانا بھی مفید ہے۔ اینی ڈوئن کا استعمال بھی مفید ہے

غذا و پرہیز بکری۔ چوزہ۔ مرغ۔ تیتر۔ بٹیر کے گوشت کا شوربا۔ یا مونگ ارہر کی دال۔ چپاتی کھلائیں۔

تر اور ٹھنڈی غذاؤں اور ترش چیزوں سے پرہیز کریں۔ چاول۔ گاجر۔ مولی۔ دہی چھاچھ گنا بالکل استعمال نہ کریں۔

مثانہ کی خراش

مثانہ کی خراش جرب مثانہ وسائیکل اری ٹے بیلٹی

VISICAL IRRITABILITY

اسبابِ مرض پیشاب میں کسی خراش دار مادے کا خارج ہونا۔ یا پیشاب کا ترش ہونا۔ بدہضمی۔ نظامِ عصبی کی خرابی۔ بواسیر۔ عورتوں میں رحم کا ٹل جانا یا ایامِ حمل وغیرہ

علاماتِ مرض پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور ہر پندرہ بیس منٹ بعد پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ مریض پیشاب روک نہیں سکتا۔ اگر روکنے کی کوشش کرے تو پیڑو میں گرانی اور درد ہونے لگتا ہے۔ اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

طبی علاج لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب اسبغول ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خرفہ ہر ایک ۶ ماشہ پانی میں نکال کر شربت خشخاش ۲ تولہ ملا کر پلائیں یا بہدانہ۔ اسبغول کا لعاب بکری کے دودھ میں نکال کر روغن بادام تھوڑا اسا ملا کر پچکاری کریں۔ آب شہد یا شکر کا شربت پلائیں۔ یہ قرص نہایت مفید ہیں:۔

نسخہ:۔ شب یمانی۔ دم الاخوین۔ گلنار ہر ایک ۶ ماشہ۔ کتیرا ایک تولہ۔ گوند کیکر ۴ ماشہ کوٹ پیس کر لعاب اسبغول میں ملا کر قرص بنائیں۔ اور ۴ ماشہ کی مقدار

میں کھائیں۔

ڈاکٹری علاج پیشاب کا علاج کرانے کے بعد مناسب علاج کریں۔ اگر پیشاب ترش ہو۔ تو کھاری دوائیں دیں۔ یہ نسخہ مفید ہے:۔

سوڈا بائی کارب	۱۰ گرین
پٹاسی بائی کارب	۱۰ گرین
ٹنکچر ہائیوسائی مس	۲۰ بوند
انفیوزن بکو	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔

پیشاب کے کھاری ہونے کی صورت میں یہ دوا دیں۔

بنزوییٹ آف امیونیا	۱۰ گرین
سیرپ آرنشیائی فلوریز	۱ ڈرام
ایکوا	۱½ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں۔ خراش مثانہ میں یہ نسخہ بھی مفید ہے

ایسڈ نائیٹرو ہائیڈرو کلورک ڈل	۵ بوند
ٹنکچر بیلاڈونا	۱۰ بوند
ایکسٹریکٹ پریری لیکوئیڈ	۱۰ بوند
ڈیکاکشن پریری	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔ مریض کمزور ہو تو کاڈلیور آئل وغیرہ دیں آب شور و آب سمندر سے نیم گرم یا گرم غسل کرنا مفید ہے۔

غذا:۔ دودھ۔ آشِ جو۔ مغز بادام۔ آرد گندم کا حریرہ۔ کھچڑی وغیرہ

ورمِ مثانہ

مثانہ کی سوجن ورم المثانہ سس ٹائی ٹس (Cystisis)

اس مرض میں عام طور پر مثانہ کی گردن میں صفرا یا لطیف خون کے غلبہ سے جلن ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض:۔ شدت و خفت کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں:۔

١۔ ورمِ مثانہ شدید۔ ٢۔ ورمِ مثانہ مزمن۔

اسبابِ مرض مثانہ پر چوٹ لگنا۔ مثانہ میں پتھری پیدا ہو جانا۔ پیشاب بند ہو جانا۔ سوزاک۔ ورمِ احلیل کا مثانہ کی طرف بڑھ جانا۔ تیز اور خراش دار ادویہ کا استعمال۔ سردی لگنا۔ جماعِ منقطع۔ مدرات کا استعمال۔ پرخوری

علاماتِ مرض شدید صورتوں میں سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ مریض پست ہمت ہو جاتا ہے۔ متلی اور قے ہوتی ہے۔ پیشاب بکثرت آتا ہے۔ اور مثانہ میں سوزش ہوتی ہے۔ پیشاب لگ کر اور قطرہ قطرہ آتا ہے۔ کبھی سخت درد ہوتا ہے۔ مثانہ پھول جاتا ہے۔ جسے دبانے پر درد محسوس ہوتا ہے۔ کبھی اجابت بار بار ہوتی ہے۔ اور اس میں خون اور آنوں آتی ہے۔

مزمن صورتوں میں مقامِ مثانہ پر ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے۔ اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں پیپ ملا ہوا پیشاب آتا ہے۔

طبی علاج بنفشہ۔ خطمی۔ خبازی ہر ایک ٥ تولہ۔ دو سیر پانی میں جوش کر اور پھر اس میں ٢٠ سیر آبِ گرم ملا کر اس میں مریض کو بٹھائیں۔ روغن بنفشہ کی پیڑو پر مالش کریں۔ اور یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ:۔ گل خطمی۔ آردِ جو۔ گل سرخ۔ مکو خشک۔ برگ کتان۔ اکلیل الملک۔ گل بابونہ۔ مرزنجوش ہر ایک چار ماشہ۔ رسوت ٣ ماشہ۔ کوٹ چھان کر آدھ پاؤ گائے کے دودھ میں پکا کر گاڑھا کریں۔ بعدہٗ روغن گل ٢ تولہ۔ انڈے کی زردی ٢ عدد ملا کر پیڑو پر ضماد کریں۔ اگر درد زیادہ ہو۔ تو افیون ٤ رتی کا اضافہ کریں۔ تحلیلِ ورم کے لئے یہ سفوف کھلائیں:۔

مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خربزہ ہر ایک ٤ ماشہ۔ تخم مرو۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی تخم کتان ہر ایک ٧ ماشہ کوٹ چھان کر باریک سفوف بنائیں۔ اور حلبہ ٩ ماشہ اور پرسیاؤشاں ٦ ماشہ کے جوشاندہ کے ساتھ کھلائیں۔ اس مرض میں شیرِ شتر پلانا بہت مفید ہے۔ قروحِ مثانہ کے لئے یہ پچکاری مفید ہے۔

نسخہ:۔ سفیدآب۔ کندر۔ نشاستہ۔ انزروت۔ گوند کیکر۔ دال سفید۔ گل نار۔ سنگ جراحت۔ سلیخہ۔ کتیرا۔ مازو۔ افیون۔ ہر ایک ایک تولہ۔ برگ نیم۔ دم الاخوین۔ کات سفید ہر ایک دو تولہ۔ گدھی کے دودھ میں حل کر کے بہ احتیاط تمام پچکاری کریں۔ یہ مرہم بھی مفید ہے:۔

نسخہ:۔ میو سائلہ ساڑھے تین ماشہ ۔ چربی مرغابی ایک تولہ ۔ موم سفید ۲ تولہ ۔ روغن بنفشہ ۴ تولہ ۔ پہلے چربی اور موم کو روغن بنفشہ میں پگھلائیں ۔ بعدہٗ میو سائلہ ملا کر مرہم تیار کریں اور پیڑو پر لگائیں ۔

ڈاکٹری علاج نیم گرم پانی میں لڑا ئی دو ڈرام ڈال کر مریض کو اس میں دن میں تین بار بٹھائیں ۔ اور یہ نسخہ استعمال کریں ۔

یوروٹروپین	۱۰ گرین
ایسڈ سوڈا فاسفاس	۱۰ گرین

ہر چوتھے گھنٹہ ایسی خوراک دوا دیتے رہیں ۔

رفع قبض کے لئے بلیوپل یا کیسٹر آئل دیں ۔

رفع درد کے لئے یہ نسخہ دیں :۔

لائیکوار مارفیا	۲۰ بوند
پوٹاسی بائی کارب	۱۰ گرین
ٹنکچر ہائیوسائی مس	۲۰ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ بوند
انفیوزن لاٹنائی	$1\frac{1}{2}$ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں ۔ شدید ورم مثانہ میں یہ نسخہ مفید ہے ۔

یوروٹروپین	۵ گرین
ٹنکچر ہائیوسائی مائی	۱۵ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۲۰ بوند
انفیوزن بکو	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا دن میں تین بار دیں ۔ ایک ہفتہ کے بعد یہ نسخہ مریض کو دن میں تین بار پلائیں ۔

ایسڈ سوڈیم فاسفیٹ	۲۰ گرین
ایکوا اورنشیا فلیوا	۱ اونس

اور یوروٹروپین ۵ سے ۱۰ گرین نصف گلاس پانی کے ساتھ غذا سے پہلے دیں ۔

مندرجہ ذیل پیٹنٹ ادویات اس مرض میں مفید رہیں۔

کیپروکال۔ ہلمی ٹول۔ سسٹوپیورین۔ سسٹا زال۔ سلفا نمائیڈز جیسے سلفا پیپٹی سلین ایس۔آر۔ مع ڈائی بائیڈرو سٹریپٹومائی سین۔ کلورومائی سیٹن۔

مزمن صورتوں میں سولیوشن آف پوٹاسیم پرمیگنیٹ چار ہزار میں ایک یا سولیوشن آف سلور نائیٹریٹ آٹھ ہزار میں ایک سے دھوئیں۔ بعض اوقات مریض کے پیشاب سے ویکسین تیار کرکے اس کا ٹیکہ کرتے ہیں۔

ٹیکے سے علاج امفوٹروپین (AMPHOTROPIN) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ہیکسامین (Hexamin) ایک ایمپول کا وریدی ٹیکہ کریں۔ سائی لوٹروپین ۵ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ٹرائی پانفلے وین ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ایکٹامرگول ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز دودھ، آش جو۔ دودھ سوڈا۔ دہی اور ساگو دانہ دیں۔ ہر قسم کے مصالحوں۔ شراب۔ کباب چائے، قہوہ وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

ضعفِ مثانہ

مثانہ کی کمزوری ضعف المثانہ اٹونی آف دی بلیڈر

(Atony of the Bladder)

اس مرض میں مثانے کے عضلاتی ریشے کمزور ہو جانے سے مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جس سے پیشاب خارج کرنے کی طاقت کم یا بالکل ختم ہو جاتی ہے کبھی پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض ورم مثانہ۔ سنگ مثانہ اور سوزاک اس کے محرکات ہیں۔ پیشاب کو دیر تک روکنے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں بار بار وضع حمل سے مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ بوڑھوں میں عضلاتی کمزوری سے یہ مرض ظاہر ہوتا ہے

علامات مرض:۔ مریض کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور تھوڑا تھوڑا

پیشاب خارج ہوتا ہے۔ چونکہ مریض پیشاب کو روک نہیں سکتا۔ اس لئے کبھی کپڑوں ہی میں پیشاب نکل جاتا ہے۔

طبّی علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔ اگر بڑھاپا موجب مرض ہو۔ تو ایسی دوائیں استعمال کریں جو مقوی گردہ ومثانہ ہونے کے علاوہ مقوی اعصاب بھی ہوں۔ مثلاً صبح کو کشتہ فولاد دو چاول۔ معجون فلاسفہ ملا کر کھلائیں۔ اور رات کو معجون کندر سات ماشہ دیں۔ کھانا کھانے کے بعد معجون ازاراقی تین تین ماشہ کھلائیں۔ علاوہ ازیں کشتہ زمرد دو چاول۔ جوارش زرعونی عنبری ۷ ماشہ میں ملا کر صبح کو کھلانا اور بعد غذا جوارش جالینوس سات سات ماشہ کھلانا بھی مفید ہے۔

یہ معجون خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ:۔ اجوائن دیسی۔ تخم گندنا۔ زنجبیل ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ۔ بیخ کرفس پونے دو ماشہ۔ مصطگی رومی ساڑھے تین ماشہ۔ عاقر قرحا سوا پانچ ماشہ زعفران۔ بسفائج۔ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ زعفران کے علاوہ ہر ایک دوا کو کوٹ چھان کر شہد خالص ۳۲ تولہ کے قوام میں ملا کر معجون بنائیں۔ آخر میں زعفران کو عرق گلاب میں کھرل کر کے اضافہ کریں۔ تین ماشہ سے ۵ ماشہ تک صبح وشام کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج فیلوز سیرپ ایک ڈرام۔ پانی میں ملا کر غذا کے بعد دن میں دو مرتبہ پلائیں۔ یا ذیل کے نسخوں میں سے کوئی ایک دیں۔

ایسڈ سوڈا فاسفاس	۳۰ گرین
ٹنکچر جنشن کمپونڈ	۲۰ بوند
ٹنکچر نکس وامیکا	۱۰ بوند
ایکوا کلوروفارم	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دو تین مرتبہ دیں۔

ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	۱/۴ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	۱/۸ گرین
سوڈا گلیسرو فاسفیٹ	۲ گرین
ایکسٹریکٹ جنشن کمپاؤنڈ	حسب ضرورت

اس کی ایک گولی بناکر بعد از غذا دیں۔

غذا و پرہیز نیمبرشت انڈا۔ مچھلی۔ چوزہ مرغ۔ تیتر اور بٹیر اور بکری کے شوربا۔ چپاتی کھلائیں۔ مونگ ارہر کی دال چپاتی بھی دے سکتے ہیں۔

تمام ٹھنڈی اور ترش چیزوں سے پرہیز کریں۔

چودھواں باب

جلدی امراض

Discasps of the Skin)

نظامِ جلدی سے متعلق چند ضروری باتیں

جلد جو ہمارے تمام جسم کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ مندرجہ ذیل نہایت اہم افعال سرانجام دیتی ہے۔

۱۔ قوتِ لامسہ کا خاص آلہ ہے۔

۲۔ جسم کو ہر قسم کے بیرونی مرضی حملوں سے بچاتی ہے۔

۳۔ جسمانی حرارت کو درجہ اعتدال پہ قائم رکھتی ہے۔

۴۔ فضلات کو پسینہ کی شکل میں خارج کرتی ہے۔

ان افعال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ جلد جسم کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔

یہ چیز بھی ذہن نشین رہے کہ بال، ناخن۔ پسینے اور چربی کی گلٹیاں وغیرہ جلد ہی کے متعلقات ہیں۔

جلد دو طبقات سے مرکب ہے۔ (۱) بیرونی طبقہ یا بشرہ۔ (۲) زیریں طبقہ یا ادمہ۔ اسے حقیقی جلد بھی کہتے ہیں۔ بشرہ یا غیر حقیقی جلد جسم کو بیرونی ضربات سے محفوظ رکھتا ہے۔ بشرہ کے چار پرتوں ہیں سب سے اوپر کا پرت طبقہ قرنیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے ٹنی

ایک خلیات ہوتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں۔ اوپر کے پرت کے خلیات رگڑ وغیرہ سے ضائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن صحت کی حالت میں یہ کمی نہایت تیزی سے پوری ہوتی رہتی ہے۔ اس طبقہ کی وہانت دموٹائی) جسم کے مختلف حصوں پر مختلف ہوتی ہے۔ اور اس سے نیچے طبقہ مسف ہوتا ہے۔ جو زجاجی خلیات کے باریک پرتوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اس سے نیچے طبقہ حبیبیہ ہوتا ہے۔ جو تکلے کی شکل کے خلیات سے بنتا ہے۔ ہر سہ طبقاتِ مذکورہ کے نیچے شبکہ خاطیہ ہوتا ہے۔ جسے طبقہ مالپگی بھی کہتے ہیں۔ اس میں بے پناہ تغیرات ہوتے رہتے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ اوپر کے طبقات کا بدل ماتحللیات ہوتا رہتا ہے۔ جلد کی رنگت کا اختلاف بھی اسی طبقہ کا مرہونِ منت ہے۔

جلد پر لاتعداد ننھے ننھے سوراخ ہوتے ہیں۔ جنہیں مسامات کہا جاتا ہے۔ یہ دراصل پسینے اور چربی کی ان گلٹیوں کو دہاتے ہیں جو آدمہ یا حقیقی جلد کے اندر پائی جاتی ہیں۔

آدمہ یا حقیقی جلد کے بھی دو پرت ہیں:۔

۱۔ اندرونی طبقہ یا ہائپوڈرم۔ یہ سفید ریشہ دار ساخت سے بنا ہوا ہے جس کے اندر کچھ زرد اور لچک دار ریشے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو لٹوں کی شکل میں بُنے ہوئے ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے خانے بناتے ہیں۔ جن میں روغنی مادہ بالوں کی جڑیں، بالوں کے غلاف، چربی اور پسینے کی گلٹیاں بھری رہتی ہیں۔ اسی طبقہ کے اوپر کی طرف کچھ عضلی ریشے ہوتے ہیں۔ جن کے فعل سے سردی کے وقت جلد سکڑ جاتی ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

۲۔ بیرونی طبقہ یا طبقہ حلمیہ۔ حلمیات لمسیہ اسی طبقہ میں پائے جاتے ہیں۔

جلد کے افعال

جلد کے افعال ضروریہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ جلد شرائین وعضلات کے لئے غلاف کا کام دیتی ہے۔ اور انہیں دھوپ کی تیزی نیز جراثیم کے حملوں اور زہروں کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے۔

۲- جلد ہی کے ذریعہ ہم چیزوں کی سختی، نرمی، کھردراہٹ وغیرہ، نیز گرمی، سردی وغیرہ کو محسوس کرتے ہیں۔
۳- جلد ہی کے ذریعہ پانی وغیرہ سے نمی کو جذب کیا جاتا ہے۔
۴- جلد کا سب سے بڑا کام حرارت غریزی کو اعتدال پر رکھنا ہے۔
۵- جلد کے ذریعہ فضلات پسینہ کی صورت میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اور خون صاف ہوتا رہتا ہے۔

صحت کی حالت میں دن رات میں اوسطاً پانچ چھٹانک پسینہ نکلتا ہے۔

جلد کے متعلقات

اب جلد کے متعلقات مثلاً بال، ناخن، پسینے اور چربی وغیرہ کی گلٹیوں کا مختصر حال بھی ملاحظہ فرمایئے۔

۱- بال

بال جسم کے اکثر حصوں پر پائے جاتے ہیں۔ ہر بال کو دو حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

(ا) جو جلد سے باہر کی طرف نکلا رہتا ہے۔

(ب) جڑ، جو جلد کے اندر آدمہ کے گہرے طبقہ میں پیدا ہوتی ہے۔

سیاہ بالوں میں رنگین مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن سفید بالوں کے درمیانی سوراخوں میں ہوا کے ننھے ننھے بلبلے پائے جاتے ہیں۔ سر کے بالوں کی عام تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ ہر ایک بال کی عمر اوسطاً ۱۰۰ دن ہوتی ہے۔

۲- ناخن

ناخن درحقیقت بشرہ ہی کا بڑھاؤ ہیں۔ اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ (ا) جڑ، یہ حصہ جلد کی ہلالی شکل کی نالی میں گڑا ہوتا ہے (ب) جسم، جڑ سے آگے کا چپٹا اور لچک دار حصہ (ج) آزاد کنارا وہ حصہ جو عام طور پر بڑھ جانے پر ترشوا دیا جاتا ہے۔ حیوانوں کے کھر بھی ناخن ہی کی قسم کے مادے سے بنے ہوئے ہیں۔

۳- پسینہ کی گلٹیاں

پسینہ کی گلٹیاں (Sweat Gland) پُرپیچ نالیوں کے ان گنت لوتھڑوں سے مل کر بنتی ہیں۔ اور آدمہ کے اندرونی گہرے طبقے میں پائی جاتی ہیں۔ یہ نالیاں آخرکار اس نالی سے مل جاتی ہیں۔ جو پسینہ کو باہر نکالتی ہیں۔ اور جسے مجریٰ ناقلہ کے نام سے

یاد کیا جاتا ہے۔ ہتھیلیوں۔ بغلوں اور کج ران میں یہ گلٹیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ سارے جسم میں اِن گلٹیوں کی تعداد قریباً ۲۳۸۱۲۴۸ ہے۔

۴۔ چربی کی گلٹیاں (غدد شحمیہ) ناشپاتی کی شکل کے چھوٹے چھوٹے اجسام جو بالوں کی جڑوں کے اردگرد جلد کے طبقہ ادمہ کے گہرے پرت میں پائے جاتے ہیں۔ بال روغنی مواد ان ہی سے حاصل کرتے ہیں۔

تشخیص امراض جلد سے متعلق ضروری باتیں

جلد کے اکثر و بیشتر امراض کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ وہ امراض جن میں سوزش یا ورم موجود ہوتا ہے مثلاً چھاجن وغیرہ

۲۔ وہ امراض جن میں جلد کے طبقات میں جدید ساختیں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ مثلاً جلدی رسولیاں وغیرہ۔

۳۔ امراضِ جلد کے اسباب مختصراً یہ ہیں:۔

عصبی خرابیاں، خبیث غیر طبعی ساختیں۔ **تسمم الدم** ۔ خارجی یا بادی اسباب جراثیم اور دوسرے مرضی حیوانیات۔ استحالی تغیرات وغیرہ۔

۴۔ اصول علاج امراض جلد کے مریضوں کے لئے ضروری ہے کہ:۔

۱۔ اصول حفظانِ صحت پر کاربند رہیں۔

۲۔ صاف ستھرا لباس زیب تن کریں۔

۳۔ ثقیل۔ نفاخ اور باسی غذائیں نہ کھائیں۔

۴۔ پھل زیادہ کھائیں ۵۔ ہلکی ورزش کریں۔

۶۔ کھلی ہوا اور سورج کی حیات بخش کرنوں سے فائدہ اٹھائیں۔

۷۔ منہ اور دانتوں کو صاف رکھیں۔

۸۔ مصفیات خون استعمال کریں۔

۹۔ قبض نہ ہونے دیں۔

۱۰۔ جن ادویہ سے جلد میں خراش پیدا ہو۔ اُنہیں وقفوں سے استعمال کریں۔

۱۱۔ امراضِ کلیہ کی موجودگی میں سنکھیا کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

جلد، بال اور ناخن کے امراض

خشونت الجلد یا تقشر الجلد

جلد پر سے کچھ سی یا چھلکے اترنا السمکیہ ۔ اکتھی اوسس (Ichthyosis)

نوٹ :۔ انگریزی میں اسے فش سکن ڈیزیز (Fish Skin Disease) یا زیروڈرمیا (Xeroderma) بھی کہتے ہیں ۔

اس مرض میں ہاتھ پاؤں اور پیشانی کی پر سے مچھلی کے چھلکوں کی طرح چھلکے اترتے رہتے ہیں ۔ جلد خشک اور کھردری ہوتی ہے ۔

اسباب مرض سودائے محترقہ کے غلبے یا غدہ درقیہ کے افعال کے نقص کو اس مرض کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے ۔ بعض اطباء کے خیال میں یہ جلد کا پیدائشی نقص ہوتا ہے ۔

طبی علاج سودا کا نضج کرکے تنقیہ کریں ۔ مریض کو بکثرت حمام کرائیں ۔ مختلف قسم کے روغنوں کی مالش کریں ۔ مقوی اغذیہ استعمال کرائیں ۔ روغن کدو یا روغن بادام کی مالش نہایت مفید ہے ۔ جسمانی تقویت کے لئے روغن جگر ماہی ایک ایک چمچہ دن میں تین چار مرتبہ پلائیں ۔

ڈاکٹری علاج بادام روغن یا روغن زیتون میں سیلی سلک ایسڈ بحساب دس گرین فی اونس ملا کر روزانہ لگاتے رہیں ۔ داخلی طور پر کاڈلیور آئل اور وٹامن بی کا استعمال نہایت مفید ہے ۔ اگر جلد پھٹی ہوئی ہو یا خارش بھی ہوتی ہو ۔ تو یہ مرہم استعمال کریں ۔

ایسڈ سیلی سلک ۱۰ گرین لائیکوار پائی کس کاربوناس ½ ڈرام وینزلین تا ایک اونس ۔ سب کو باہم ملا کر مرہم تیار کریں ۔

بعض کے نزدیک پائیلو کارپین کا استعمال بھی اس مرض میں مفید ہے لیکن چونکہ یہ ایک سمی دوا ہے اس لئے اس کے استعمال میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے ۔

غذا و پرہیز غذا لطیف زود ہضم ، نرم اور مقوی ہوں ۔ خشک اور سوداوی اشیاء سے پرہیز کریں ۔

حمرۃ الجلد

جلد کا سُرخ ہونا — اری تھیما — (Erythema)

اسباب مرض جلد خشک ہو کر سُرخ ہو جاتی ہے۔ یا اس پر کسی قدر اُبھرے ہوئے سُرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ جن میں سوزش اور درد ہوتا ہے۔ کبھی تو یہ دھبے آپ سے آپ ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ یا وہاں سے بھوسی اترنا شروع ہو جاتی ہے۔ کبھی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی نمودار ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر طبیعت بے چین رہتی ہے۔ اعضا شکنی کے ساتھ ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب لُو لگنا۔ گرمی۔ تیز دھوپ۔ کسی خراش دار مادے کا جلد پر خراش کرنا۔ کسی حصۂ جسم کی جلد کا باہم رگڑ کھانا۔ پرانی بدہضمی۔ بعض قسم کے بخار یا سوزشی امراض۔ کباب چینی یا تارپین وغیرہ کی قسم کی ادویات کا استعمال اس کے اسباب مویدہ ہیں۔

طبی علاج لُو لگنے یا گرمی کی وجہ سے اس مرض میں صورت میں تازہ مکھن یا بادام روغن کی مالش کریں۔ ورنہ ہلکا سا جلاب دینے کے بعد یہ مرہم لگائیں:۔

نسخہ:۔ مردار سنگ۔ کافور۔ ہر ایک ایک تولہ۔ بکری کے گردے کی چربی۔ روغن گل ہر ایک ۴ تولہ۔ موم سفیدہ ۲ تولہ۔ پہلی ہر دو دواؤں کو باریک کریں پھر چربی اور موم کو پگھلا کر مرہم بنائیں۔ اسی کے ساتھ یہ نسخہ بھی پلائیں۔

چرائتہ۔ شاہترہ۔ منڈی۔ برادہ صندل ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ شربت عناب ۲ تولہ۔

ڈاکٹری علاج گرمی یا لُو لگنے کی صورت میں ویزلین یا ہیزلین کریم لگائیں اگر کسی دوسرے مرض کے ضمن یا نتیجے میں۔ یہ مرض پیدا ہو جائے۔ تو اصل مرض کا علاج کریں۔ اور اگر کسی دوا کے کھانے سے یہ مرض رونما ہو۔ تو اس دوا کا استعمال ترک کر دیں۔ اور کوئی خاص سبب معلوم نہ ہو۔ تو مریض کو نمکین مسہل دے کر کھاری اور کڑوی ادویات استعمال کرائیں۔ سوزش جلد کی صورت میں یہ نسخہ مفید ہے:۔

سوڈا بائی کارب	۱۰ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹکس	۲۰ منم
ٹنکچر جنشن کمپازٹس	۲۰ منم
ایکوا منتھی پپ	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دوبار بعد از غذا دیں۔

اگر مرض پرانا ہو۔ تو کاپر لوشن بنا لیں۔ جس کا نسخہ یہ ہے:۔

سلفیٹ آف کاپر ۴ گرین۔ گلاب ایک اونس۔ اس میں لنٹ تر کر کے رکھیں

پرہیز:۔ گوشت۔ شیرینی اور ترشی سے پرہیز لازم ہے۔

پِتّی اُچھلنا

پِتّی اُچھلنا شری ارٹی کیریا (Urticaria)

یہ وہی مرض ہے جسے پنجابی میں چھپاکی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس مرض تمام جسم پر سرخی مائل گول گول دھبے یک لخت نمودار ہو جاتے ہیں۔ جن میں خارش اور سوزش ہوتی ہے۔ کبھی خفیف قے ہونے لگتی ہے۔ ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یہ دھبے ایک آدھ دن میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کو حاد (اکیوٹ) کہتے ہیں۔ مزمن (Chronic) کرانک قسم کم پائی جاتی ہے۔ اور گاہے گاہے ظاہر ہو کر بے حد پریشان کرتی ہے۔ اسی قسم کو انگریزی میں ... (Angioneurotic Oedema) کہتے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا سب سے بڑا سبب تو بدہضمی ہے۔ اس کے علاوہ گرم یا تیز اغذیہ مثلاً انڈا۔ پنیر۔ نمکین گوشت۔ مچھلی خصوصاً سالمن کا کھانا۔ آم۔ کھجور۔ بینگن۔ باسی غذا کے کھانے یا پسو کھٹمل۔ بھڑ کے کاٹنے۔ سخت ورزش کے بعد پانی پینا۔ بچوں میں کرم شکم۔ دانت نکلنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

اطبائے قدیم اسے ان گرم بخارات کا مرہون تصور کرتے ہیں جو یکایک صفراوی خون یا بلغم شورہ سے تمام بدن میں پھیل جاتے ہیں۔ بعض ادویہ مثلاً کونین کوپائبا روغن تارپین وغیرہ کا استعمال بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔ زائدہ اثور

اور مرارہ وغیرہ میں عفونی مواد کے سبب بھی بعض اوقات یہ مرض پیدا ہوجایا کرتا ہے کبھی کبھی معمولی چوٹ کے بعد بھی پتی اچھل پڑتی ہے۔

طبی علاج پھٹکری ۲ ماشہ۔ گلاب ۵ تولہ میں ملاکر روغن گل کا اضافہ کرکے ملیں۔ یا روغن صندل ایک تولہ۔ گلاب ۱۰ تولہ میں ملاکر ملیں۔ اگر بدہضمی یا غذا کی زیادتی سے ہو تو آب گرم میں نمک ملاکر مریض کو پلائیں جب قے آکر معدہ صاف ہوجائے تو روغن بید انجیر ۴ تولہ۔ گلاب ۱۰ تولہ۔ میں ۲ تولہ مصری ملاکر نیم گرم پلائیں۔ یا مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ تخم کشوث ۳ ماشہ۔ پودینہ خشک ۳ ماشہ۔ عرق بادیان ۶ تولہ میں پیس کر سکنجبین ۴ تولہ ملاکر پلائیں۔ اور پھٹکری اور گیرو ہم وزن گلاب میں پیس کر جسم پر ملیں۔

عاقرقرحا تین ماشہ پانی کے ہمراہ دینا بھی مفید ہے۔ ناگ کیسر چھ ماشہ لے کر شہد ۲ تولہ میں ملاکر صبح و شام کھلائیں۔ نہایت عمدہ نسخہ ہے۔

شیرخوار بچہ کی والدہ کو بادیان ۶ ماشہ۔ گل قند ۴ تولہ۔ عرق گلاب ۱۰ تولہ۔ عرق بادیان ۱۰ تولہ میں جوش دے کر صاف کرکے سکنجبین ۴ تولہ ملاکر پلائیں۔

یہ عرق بھی نافع ہے:۔

نسخہ عرق مصفی خون برگ شاہترہ ایک پاؤ۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ عنب الثعلب۔ برادہ شیشم۔ برادہ آبنوس۔ ہر ایک آدھ پاؤ۔ صندل سفید۔ تخم کاسنی۔ تخم بادرنجبویہ۔ افتیموں۔ عناب ولایتی ہر ایک ایک چھٹانک۔ سب ادویہ کو ½ ۶ سیر پانی میں بھگوکر ۶ بوتل عرق کشید کریں۔ اور ۱۰ تولہ ہر روز پلائیں۔ اگر مرض پرانا ہو۔ تو اسی نسخہ میں چوب چینی اور عشبہ ہر ایک پانچ تولہ شامل کریں۔

شری بلغمی میں نمک۔ و میدہ ملاکر مالش کریں۔ یا اجوائن و تخم کرفس ہم وزن سرکہ میں پیس کر ملیں۔ یا سونٹھ کا مربہ مناسب مقدار میں کھلائیں۔

اکسیر شری۔ حب نیم چار تولہ۔ فلفل سیاہ ۸ تولہ دونوں کو گھوٹ کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک شام پانی سے کھائیں۔ عجیب چیز ہے۔

ڈاکٹری علاج:۔ اگر ثقیل اغذیہ کے استعمال سے یہ مرض رونما ہو تو پہلے

آدھ سیر گرم پانی میں نمک ملا کر پلائیں۔ جب معدہ صاف ہو جائے تو ۵ گرین کیلومل اس کے ۶ گھنٹے بعد ۴ ڈرام میگنیشیا سلفاس ۴ اونس پانی میں ملا کر پلا دیں۔ تاکہ دو ایک اسہال ہو کر امعاء بھی صاف ہو جائے۔ اگر کوئی خاص غذا یا دوا سبب مرض ہو۔ تو اسے ترک کرائیں۔ اور یہ نسخہ پلائیں:

کیلسیم لیکٹیٹ	۳۰ گرین
لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ آف اکریس	۲۰ منم
انیس واٹر	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلائیں۔

ہتی چھلنے میں ایفے ڈرین ہائیڈروکلورائڈ ½ گرین فوراً مرض کو دفع کر دیتی ہے۔ اس کا اثر انجکشن کی طرح منٹوں میں ہوتا ہے۔

اگر مرض خفیف ہو۔ تو زنک آکسائیڈ۔ کافور اور نشاستہ کا پوڈر چھڑک دینے سے کافی حد تک کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یا سوڈیم بائی کاربونیٹ ½ پاؤنڈ نیم گرم پانی میں ملا کر غسل کریں۔ یا ٹنکچر بنزوئن ہموزن پانی میں ملا کر لگائیں۔

چھوٹے بچوں کو ہائیڈرارجیرائی کم کریٹا یا بلو پل گولی کو داخلی طور پر دیں۔ اور ذیل کے محلول میں روئی تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔

لائیکر کاربوناس ڈیٹر جنس	۳ ڈرام
پانی	½ پائنٹ

دونوں کو اچھی طرح ملا لیں۔

ٹیکے سے علاج اے اولان (Zolan) اسی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ سیلوا ڈین (Celuein) یا اسیر برول (Eoxebrol) یا ٹرائی کیلسن (Tricalcin) میں سے کسی ایک کے ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ کیلسیم گلوکونیٹ دس فی صدی کے ۱۰ سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔ ایڈرینے لین ہائیڈروکلور ایک ہزار میں ایک کے نصف یا ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز گرم۔ تیز اور نمکین اشیاء تیز بادی۔ ثقیل فاسد اور خراب غذا سے پرہیز کریں۔ غذا لطیف۔ زود ہضم اور مقوی دیں۔

چھاجن

چھاجن | نار فارسی یا چمبہ | اگزیما | ECZEMA

ماہیت مرض اس مرض میں چھوٹی چھوٹی چمکدار پھنسیاں بہت گنجان پیدا ہوا کرتی ہیں۔ جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اور بلا کی خارش اور درد اور جلن ہوا کرتی ہے۔ تیسرے چوتھے روز ان کی درمیانی رطوبت پیپ سے بدل جاتی ہے۔ اور پھر پھنسیوں کے پھوٹنے سے غلیظ رطوبت پیپڑیوں یا کھرنڈوں کی صورت میں جمتی چلی جاتی ہے۔ اور ان کے نیچے پتلی رطوبت پیدا ہونے لگتی ہے۔ جو رس رس کر آس پاس لگتی رہتی ہے۔ اور مرض کے بڑھنے اور پھیلنے کا باعث ہوتی ہے۔ چونکہ یہ ایک نہایت ہی پیچیدہ مرض ہے۔ اس لئے اس کے علاج میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے۔

اقسام اس مرض کے چند اقسام ہیں۔ ۱۔ سادہ ۲۔ سرخی مائل ۳۔ آبلہ دار ۴۔ پیپ دار ۵۔ سخت۔ اور شقاقی۔ لیکن مدت کے لحاظ سے نیا شدید پرانا یا مزمن دو قسم ہے۔

اسباب مرض اگرچہ ڈاکٹر صاحبان ابھی تک اس کے یقینی در اصلی اسباب سے واقف نہیں ہو سکے لیکن طب قدیم کی رو سے اس کا سبب سودا آمیز صفرائے محترقہ کا غلبہ ہے۔ اس کے علاوہ ہاضمہ کی خرابی۔ جسمانی کمزوری۔ پھیھڑوں کی کمزوری۔ مرض نقرس۔ وجع مفاصل۔ سخت سردی یا سخت گرمی۔ تیز و تند ہوا۔ موروثی میلان۔ ذیابیطس۔ مقامی خراش۔ صابن کا زیادہ استعمال بچوں میں دانت نکالنا۔ پیٹ کے کیڑے۔ سوستکاریوں میں تحریش ادویہ کا استعمال پسینہ کی کثرت۔ جلد پر سے کھوسی اترنا۔ وغیرہ اس کے اسباب مزید ہیں۔

یونانی علاج مقام ماؤف یا زخم کو کبھی صابن یا پانی سے ہرگز نہ دھوئیں۔ بلکہ پہلے تیل لگا کر کھرنڈ نرم کر کے اتار دیں۔ اور پھر پھٹکڑی نیم کی پتی۔ کیکر کی کونپلیں۔ صدف۔ آنولہ ہم وزن لے کر جلائیں۔ اور دیسی ڈالی گر کانسی کے کٹورے میں آمیز کریں۔ کہ مرہم بن جائے۔ یہ زخموں پہ لگائیں داخلی طور پر مصفیات خون کا استعمال کریں۔ اگر بے خوابی یا بے چینی لاحق ہو۔

تو مسکنات یا ہلکے منومات استعمال کرائیں۔ اس سلسلہ میں تنقیہ کے بعد عرق مصفی خون (نسخہ گزر چکا ہے) استعمال کرائیں۔

(۱) کمیلہ ۱ ماشہ باریک پیس کر روغن صندل ۳ ماشہ ملائیں۔ اور ضماد کریں۔

(۲) روغن چنبیلی ۳ تولہ میں لیموں کاغذی دو عدد کا عرق نچوڑ کر بدن کی مالش کریں۔

(۳) مردار سنگ۔ کتھ۔ کمیلہ۔ رال۔ برگ حنا۔ ہم وزن کوٹ کر ملائیں اور کام میں لائیں۔

مرہم سفیدہ نہایت عجیب چیز ہے۔ سفیدہ کاشغری۔ مردار سنگ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ کتیرا ۳ ماشہ۔ افیون ایک ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ۔ رسوت ۳ ماشہ۔ موم سفید ۱۰ تولہ۔ روغن گل ۷ تولہ موم کو روغن گل میں پگھلائیں۔ ازاں بعد دوائیں کوٹ چھان کر ملائیں۔ اور آخر میں لعاب بہدانہ ۲ ماشہ۔ انڈے کی سفیدی ایک عدد ملا کر کام میں لائیں۔

طلاء چھاجن پارہ کتھ سفید۔ اجوائن خراسانی ہر ایک ایک تولہ ۴ ماشہ روغن زرد ۷ تولہ ۸ ماشہ۔ تانبے کے برتن میں ڈال کر نیم کی لکڑی سے تو روز تک کھرل کریں۔ پھر مقام ماؤف پر لگائیں۔

معجون نیب پوست فتاخ نیب۔ پوست نیب۔ برگ نیم۔ پوست شاخ انجیر دشتی۔ ہر ایک چودہ ماشہ۔ شاہترہ۔ کشنیز خشک۔ چرائتہ۔ پوست بلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ کابلی۔ پوست بہیڑہ۔ بلیلہ سیاہ۔ شیطرج ہندی۔ گل سرخ بادیان۔ برگ سناکی۔ بسفائج بستقی ودرنج عقربی ہر ایک سات ماشہ۔ کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں معجون بنائیں۔ ایک تولہ ہمراہ بدرقہ مناسب استعمال کریں۔

طلائے نار فارسی صندل سرخ۔ فوفل۔ شیاف مامیثا۔ سفیدہ قلعی۔ گل ارمنی ہم وزن کوٹ پیس کر آب کشنیز سبز میں ملا کر طلا کریں۔

حکیم مولوی انیس احمد صاحب صدیقی کا معمول و مجرب نسخہ یہ ہے۔ کمیلہ صاف کیا ہوا ایک تولہ سائی کلاں ایک تولہ سفوف بنا کر محفوظ رکھیں۔ اور مقام ماؤف پر روغن تلخ لگا کر سفوف مذکور چھڑکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

دو تین روز میں مکمل آرام ہو جائے گا۔

ڈاکٹری علاج سب سے پہلے مریض کو نمکین مسہل دیں۔ اگلے دن میگنیشیا سلفاس ۴ ڈرام دو تین چھٹانک پانی میں حل کر کے پلا دیں دو چار دست آنے پر پھر قبض نہ ہونے دیں۔ ایک ہفتہ تک مریض کو یہ دوا پلاتے رہیں۔

میگنیشیا سلفاس	$\frac{1}{2}$ ڈرام
میگنیشیا لیوس	۵ گرین
پیپرمنٹ واٹر	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دوا ہر صبح پلا دیا کریں۔

ہاضمہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ اگر رطوبت بہتی ہو۔ تو کیلے مین لوشن سے دن میں تین چار مرتبہ دھوئیں۔ یا ان میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں۔

(۱) اکتھی اول	ڈرام	سلفر پریسی پی ٹیٹ	۴۰ گرین
ایسڈ بورک	۴۰ گرین	پیرافین انگنٹ منٹ	۱ اونس

مرہم بنا کر زخموں پر لگائیں۔

(۲) اکتھفی اول	۲ ڈرام	ایسڈ سلی سلک	۵ گرین
ایسڈ بورک	۲۰ گرین	ویزلین	ایک اونس

مرہم بنا کر چھاجن پر لگائیں۔

(۳) کرائی سارو بین	۵ حصہ	اکتھفی اول	۵ حصہ
ایسڈ سلی سلک	۲ حصہ	پرافیم مولی	۵۰ حصہ

مرہم بنائیں اور مقام ماؤف پر لگا کر اوپر آئل سلک رکھ دیں۔ پرانی چھاجن میں نافع ہے۔

تکلیف دہ صورت میں ایڈرنالین۔ ہائیڈرو کلورائڈ ۳-۵ منم کا زیر جلد ٹیکہ مفید ہے۔

کمزور اشخاص کو کاڈلیور آئل استعمال کریں۔ اگر کمی خون کی شکایت ہو تو سنکھیا اور فولاد کے مرکبات دیں۔

ٹیکہ سے علاج

اے بی جن (Abijen) ۱ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔

اے اولان (Aolan) ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔

تھائیو ایگزیمین (Thio Eczemine) ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ پینی سلین سوڈیم جی۔ پانچ لاکھ یونٹ کا روزانہ ٹیکہ کریں۔ سلفو آئی ڈول SULPHO IODOL ۔ ۱ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ سالوسیپٹیسین (Soluseptisine) ۵ سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز حاد قسم میں مریض کو صرف دودھ دیں۔ اور کوئی غذا نہ دیں۔ لیکن مزمن قسم میں غذا زود ہضم اور لطیف ہونی چاہئیے۔ زیادہ گرم مصالحہ دار نفاخ اور سوداوی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

داد

داد قوبا رنگ ورم (Ringworm)

ماہیت یہ ایک متعدی جلدی مرض ہے۔ جو ویجی ٹیبل فنگس کی چھوت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں چھوٹی چھوٹی گول سرخی مائل پھنسیاں ہوتی ہیں۔ جو چھلوں اور چکروں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ دیرپا داروں میں جلد کے چھلکے اترا کرتے ہیں۔ یہ مرض عام طور پر گردن پشت کمر اور سرین پر ہوا کرتا ہے۔ مقام ماؤف پر خارش کھجلی اور جلن ہوتی ہے

اسباب مرض بدہضمی۔ عصبی فتور۔ پارچات تجارہ۔ اور خرابی جگر اس کے بعض اسباب ہیں۔ اس کے علاوہ اسے پھپھوندی کے قسم کے کیڑوں کی چھوت خیال کیا جاتا ہے۔ ان کیڑوں کی تین بڑی قسمیں ہیں:-

(۱) گول منہ والے یا مائیکروسپورون (۲) لمبے منہ والے یا ٹرائی کوفیٹون (۳) بشری منہ والے یا ایپی ڈرموفیٹون

یہ کیڑے بستر اور اس کے متعلقات میں رہ کر نشو و نما پاتے ہیں۔ اور مرض داد کے مخصوص تغیرات پیدا کر دیتے ہیں۔ اس مرض کی چھوت ایک مریض سے دوسرے مریض تک براہ راست یا مریض کی کنگھی۔ ٹوپی۔ برش۔ تولئے وغیرہ کے ذریعہ پہنچتی ہے۔

داد کی قسمیں داد کی کئی قسمیں ہیں۔ جن کا مختصر حال ذیل میں کیا جاتا ہے:-

۱۔ سر کا داد یا ٹینیا کیپیٹس (۲) ڈاڑھی کا داد یا ٹینیا سائی کوسس۔ (۳) چہرے۔ گردن۔ جسم اور اطراف کے چھوٹے چھوٹے چھلکوں کی شکل کے داغ نما داد ٹینیا سرسی ناٹا۔ (۴) رانوں کے اندر کی طرف سیون اور صفن پر ظاہر ہونے والے چوڑے چوڑے داغ نما داد یا ٹینیا کیورس، اسی کو دھوبی کی کھجلی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (۵) ہاتھوں اور پاؤں کی داد یا ایگزیما ٹیڈ رنگ ورم (۶) جسم کے پیپ والے داد یا ایپیڈرموفائٹی رنگ ورم (۷) ناخنوں کا داد یا جذام الظفر یا ٹینیا انگیم۔

عام اصول علاج

مریض کو تندرست اشخاص سے الگ رکھیں اسے دوسرے اشخاص کے تولئے، برش، کنگھی وغیرہ استعمال کرنے سے روک دیں۔ مقام داد کو چھونے کے بعد صابن سے اچھی طرح ہاتھ صاف کر لیں۔ اور مقام داد کو گرم پانی اور جوشاندہ نیم یا کاربالک صابن سے اچھی طرح دھو کر مناسب مرہم لگائیں۔ اسی کے ساتھ مصفیات خون اور مقویات جسم کا استعمال بھی جاری رکھیں۔ ماؤف مقام کے بالوں کو اگر موچنے سے بہ احتیاط تمام اکھیڑ لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

یونانی علاج

۱۔ گندھک۔ پارہ۔ ہڑتال ورقی۔ رسوت۔ فلفل بنگالی مرچ زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔ ہلدی تیبندور۔ ہم وزن، پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی بنا کر باقی ادویہ کوٹ کر ملا دیں۔ اور اس میں گھی بقدر ضرورت شامل کر کے صبح و شام مقام ماؤف پر لگائیں۔

۲۔ گوگل۔ گندھک آملہ سار۔ سہاگہ بریاں ہم وزن عرق لیموں کاغذی میں پیس کر مقام داد پر ملیں۔ یہ نسخہ بھینسیا داد کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

۳۔ سہاگہ ۸ ماشہ۔ سرکہ ۴ تولہ دونوں کو ملائیں اور کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔

۴۔ بیخ گند بابری ۱ تولہ۔ فلفل سیاہ ۷ دانہ عرق مرکب مصفی خون میں بھگوئیں اور صبح و شام اس کا نقوع پلائیں۔

۵۔ کمیلہ۔ مردار سنگ۔ نیلا تھوتھا بریاں کوٹ چھان کر عرق پان سبز میں تر کر کے مرہم بنائیں۔

۶۔ کمیلہ ۸ ماشہ۔ روغن سرسوں ۴ تولہ دونوں کو ملا کر آگ پر رکھیں اور یک جان

کریں۔

۷۔ سہاگہ تبلیلہ۔ گندھک آملہ سار۔ شکر سفید مساوی الوزن باریک پیس کر پانی کے ساتھ طلا کریں۔ داد کے لئے عجیب الاثر ہے۔

داخلی طور پر شربت عشبہ کا استعمال نہایت مناسب ہے۔ نسخہ کے لئے بینظیر فارماکوپیا مرتبہ زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی ایم اے دیکھیں۔

ڈاکٹری علاج پہلے نمکین جلاب دیں۔ رفع درد کے لئے فیناسیٹین ۵ گرین دیں۔ اور لیڈ لوشن میں کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔

کیلومل ۱ گرین۔ ٹنکچر آئیوڈین ایک ڈرام میں حل کر کے روزانہ لگائیں۔ یا السیٹک ایسڈ کا طلاء کریں۔ یا کرٹن آئل (روغن جمال گوٹہ) لگانا بھی مفید ہے یا گوا پوڈر پانی میں ملا کر ضماد کریں۔

مندرجہ ذیل مرہم بھی اس مقصد کے لئے مفید ہے۔

سلفر آئنٹمنٹ۔ سلی سلک ایسڈ ہر دو برابر وزن لیں۔ اور مقام داد پر لگائیں۔ یا

ایسڈ سلی سلک	۲۰ گرین
یوکلپٹس آئل	۳۰ منم
روغن بادام	۲ اونس

دھوبی کی کھجلی کے لئے مفید ہے۔ یا

پرکلورائیڈ آف مرکری	۱ گرین
سلی سلک ایسڈ	۵ گرین
سپرٹ ایتھر نائیٹر وسائی	۴ ڈرام
ریکٹی فائیڈ سپرٹ	۴ ڈرام

باہم ملائیں۔ اور روئی کی پھریری سے دن میں دو بار لگائیں۔

وٹ فیلڈ کا مرہم بھی نہایت عمدہ چیز ہے۔ اس کا نسخہ ولایتی ادویات یا میٹریا میڈیکا حصہ اول مرتبہ زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی ایم اے ملاحظہ ہو۔

ٹیکے سے علاج اوری سول (Orisol) ایک سی سی کا مقام داد کے ارد گرد ٹیکہ کریں۔ ٹرائی کوفائی ٹین (Trichophytin) ایک سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ کلوزل مینگنیز (Collosol Manganese) ایک سی سی

کا مقام داد کے گرد ٹیکہ کریں۔

خارش

سادہ خارش | جِکہ | پروراٹیس | (Pruritis)

ماہیت اس مرض میں نہایت چھوٹی چھوٹی پھنسیاں متفرق طور پر سارے بدن پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ جن میں شدت کی خارش ہوا کرتی ہے۔ مریض کو کھجاتے کھجاتے چین نہیں آتا۔ راتوں کو نیند اور دن کا چین ختم ہو جاتا ہے۔ جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ یہ مرض عام طور پر پنڈلیوں سے شروع ہوتا ہے۔ اور تمام جسم پر پھیل جاتا ہے۔

اسباب مرض اطبائے قدیم کے خیال کے مطابق یہ مرض خون کے احتراق سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ لیکن اس کے عام اسباب کو مختصراً یوں بیان کیا جاتا ہے۔ میلا کچیلا رہنا۔ جگر کے فعل کی خرابی۔ باسی غذا۔ حیض کی بے قاعدگی۔ حمل۔ ذیابیطس۔ وغیرہ۔ بوڑھے اشخاص میں جلد کی کمزوری اور مسامات کے بند ہو جانے سے یہ مرض رونما ہوتا ہے۔

اقسام:۔ اس مرض کی دو بڑی قسمیں ہیں:۔

۱۔ جکہ عام یا جنرلائیزڈ پرورائٹس

۲۔ جکہ مقامی یا لوکلائیزڈ پرورائٹس

یہ قسم جسم کے کسی خاص حصہ مثلاً ٹانگوں، رانوں، گردن کے پیچھے، مقعد فرج یا صفن میں ظاہر ہوا کرتی ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر قبض ہو تو رات کو سوتے وقت مربہ ہلیلہ ایک عدد کھلائیں۔ صاف ستھرے رہیں۔ مسکنات کا استعمال کریں۔ خارجی طور پر مسکن تیلوں کی مالش کریں۔ مصفیات کے استعمال کے بعد مقویات استعمال کرائیں۔ ذیل کے نسخہ جات خاص طور پر مفید ہیں:۔

۱۔ گندھک آملہ سار۔ گیرو۔ کالی زیری۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ تینوں کو پیس کر تین حصے کر لیں۔ ایک حصہ صبح اور ایک حصہ دوپہر کے وقت دہی کے ساتھ کھائیں۔ ایک حصہ کو تیل میں ملا کر جسم پر ملیں۔ سارا دن دہی کے سوا کچھ نہ کھائیں۔ شام کو

خشکہ دہی کے ساتھ کھائیں۔ تین دن میں شفائے کامل ہوگی۔

۲۔ سیماب ۶ ماشہ کو آب لیموں یا سرکہ میں کھرل کرکے اور روغن چنبیلی ۲ تولہ کا اضافہ کرکے ملیں۔

۳۔ خشخاش سفید ۴ تولہ۔ آب لیموں کاغذی ۴ تولہ۔ دونوں کو ملا کر کھرل کریں جب مرہم سا بن جائے جسم پر ملیں۔ اور یہ سفوف داخلی طور پر استعمال کریں۔

۴۔ برگ شاہترہ ۴ ماشہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست بلیلہ ۲ تولہ۔ چوب گز ۱۱ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ آملہ منقی ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ گل سرخ۔ ریوند چینی ۵ ماشہ۔ برگ سنا ۲ ماشہ۔ شکر سفید ہم وزن جملہ ادویہ سفوف بنائیں اور ایک تولہ روز کھائیں۔

۵۔ مردار سنگ ۹ ماشہ۔ سہاگہ ایک تولہ۔ عرق لیموں کاغذی ۱½ تولہ۔ روغن چنبیلی ۲ تولہ۔ سب کو ملائیں اور جسم پر مالش کریں۔

ڈاکٹری علاج

۱۔ سوڈیم برومائیڈ ۵ اگرین۔ ٹنکچر کینتھاریڈس ½ ۵ بوند یا جلسیمیم ۱۰ بوند کے ساتھ ملا کر ہر چھ گھنٹے دیں۔

۲۔ پلو کیمفر ۱ ڈرام۔ زنک اوکسائیڈ ۵ ڈرام۔ ایسڈ بورک ۲ ڈرام یسفوف ۲ اونس۔ سب کو ملائیں۔ اور پوڈر کی طرح جلد پر لگائیں۔

یہ طلاء خارش کے لئے نہایت مفید ہے۔

۳۔ منتھول ½ ڈرام۔ تھائی مول ۲ ڈرام۔ کلورل ہائیڈریٹ ۱ ڈرام۔ آئل یوکلپٹس ۲ ڈرام۔ کلوروفارم ۲ اونس۔ الکحل ۸ اونس۔ سب کو ملا کر جسم پر ملیں۔

کمزور بچوں کو کاڈلیور آئل دینا بہت مفید ہے۔

مثیلی سستم کی خارش میں پائیلو کارپین کی پچکاری کرائیں۔ یا نخاعی رطوبت کے چند قطرے بذریعہ پچکاری نکال دیں۔

غذا و پرہیز

لطیف۔ زود ہضم اور مسکن دیں۔ دودھ۔ لسی وغیرہ کا استعمال بکثرت کریں۔ گرم اور محرک اشیاء سے بچیں۔

چنبل

چنبل۔ قشف الجلد صدفیہ سکیہ سورائیس
(Psoriasis)

ماہیت اس مرض میں جلد پر سے پہلے متفرق طور پر چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے اُبھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کی سطح پر تہ بر تہ پتلے پتلے چھلکے ہوتے ہیں۔ جو بہ آسانی اتر سکتے ہیں۔ یہ داغ آہستہ آہستہ اترتے بڑھتے ہیں۔ اور ان میں خارش ہوتی ہے۔ کبھی چھلکوں کے نیچے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں مرد عورت برابر مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ مرض گرمی کے موسم کی نسبت سردی کے موسم میں اور میدانوں کی نسبت پہاڑوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

اسباب مرض اطبائے قدیم کے خیال میں یہ مرض سوداوی مواد کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اطبائے جدید اگرچہ اس مرض کا کوئی خاص سبب معلوم نہیں کر سکے۔ لیکن وہ اسے خاص قسم کے جراثیم کی کارفرمائی تصور کرتے ہیں۔ بعض مریضوں میں اس مرض کا موروثی میلان بھی پایا جاتا ہے اس کے عام اسباب میں شراب خوری، ہاضمہ کی خرابی، میلا کچیلا رہنا۔ مرض آتشک یا نقرس یا وجع مفاصل کی سمیت کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ پندرہ سے ۳۰ برس کی عمر میں یہ مرض عام ہوا کرتا ہے۔ چھوٹے بچے شاذ ہی اس میں گرفتار پائے جاتے ہیں۔

اقسام:۔ مدت کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ حاد یا ایکیوٹ　　　۲۔ مزمن یا کرانک

پھنسیوں کی ترتیب کے لحاظ سے بھی اس کی کئی قسمیں ہیں:۔

۱۔ جلبی (سوراسیس اوپی اوئیڈس) اس قسم میں کھرنڈ بہت سخت اور دبیز ہوتے ہیں۔ اور یہ صورت سر کے جھیل میں ظاہر ہوتی ہے۔

۲۔ فلوسی (سوراسیس نیومیولام) اس میں داغ پیسے کی طرح چوڑے چوڑے ہوتے ہیں۔

۳۔ مدوّر تلافیفی (سوراسیس گائی رٹائی) اس میں داغ گول پیچدار ہوتے ہیں۔

۴۔ قطوری (سوراسیس گوٹاٹم) اس قسم کے پانی کے قطروں کی طرح جسم اور اطراف پر بکثرت پائے جاتے ہیں۔

یونانی علاج داخلی طور پر مصفیات خون استعمال کرانے کے بعد مقویات جلد اور مبردات کا استعمال کرائیں۔ مقام ماؤف کو پاک صاف کر کے چھلکے دور کر کے مرہم لگائیں۔ ذیل کے نسخہ جات میں کوئی سا بنا کر استعمال کریں۔

اسم الفار ارتی۔ کتھ سفید ایک ماشہ۔ باریک پیس کر پانی کی مدد سے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام عرق مصفی خون کے ساتھ استعمال کریں۔ ہر قسم کے فساد خون کے لئے فائدہ مند ہے۔

۲۔ رسکپور۔ سم الفار۔ دارچکنا۔ پارہ شنگرف۔ ہر ایک ایک تولہ۔ شراب خالص میں کھرل کر کے جوہر اڑالیں۔ اور دو چاول کی مقدار میں پیڑے میں رکھ کر کھلائیں۔ دانتوں کو نہ لگنے پائے۔ سوداوی امراض اور آتشک کے لئے مفید ہے۔ تنقیہ کے بعد استعمال کرائیں۔

۳۔ رائی۔ کندش۔ تخم ترب۔ تخم جرجیر۔ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ خربق سیاہ ۲ تولہ چار ماشہ۔ کوٹ چھان کر گرم کلمہ کے پانی میں ملا کر ضماد کریں۔

۴۔ سم الفار۔ سیماب۔ ہر ایک ۲ ماشہ کو عرق لیموں میں کھرل کر کے اور باقی ادویہ کو کوٹ چھان کر اس میں ملائیں۔ اور دانہ مونگ کے برابر گولیاں تیار کریں۔ ایک ایک گولی صبح و شام عرق مصفی خون کے ساتھ بعد از غذا استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج

جب مرض شدید ہو۔ تو سوڈیم سیلی سلیٹ۔ ۱۰ گرین تھوڑے سے پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں۔ اور مقامی طور پر کیلامن لوشن لگائیں۔

پوٹاسیم بائی کاربونیٹ	۱۰ گرین
لائٹ میگنیشیم کاربونیٹ	۱۰ گرین
ٹنکچر آف آرسنی کیلس	۲ بوند
انفیوژن چرائتہ تا	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔ اور ریسیٹ بمقدار ۲۰۔ ۳۰ گرین رات کو سوتے وقت پلائیں۔ یہ مرہم بھی مفید ہے۔

کرائی سار وبین ایک حصہ۔ پیرو گیلول ایک حصہ۔ انتھر دس حصے۔ کلوروفارم دس حصے۔ کلوڈین ۱۲ حصے

دواؤں کو باہم ملا کر مقام ماؤف کو سافٹ سوپ اور گرم پانی کے ذریعے دھو کر اور چھلکے دور کر کے مرہم لگائیں۔

بنی سول کی مابین العضلات پچکاری اس مرض کا کامیاب علاج ہے۔

ٹی۔ اے۔ بی ویکسین بھی اس مرض کا شافی علاج ہے۔

ٹیکے سے علاج ایکزبرل (Ekxebrol) ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔
سوتھانال (Psothanal) ۲ سی سی کا عضلی انجکشن کریں۔
اے ارلان ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ بھی مفید ہے۔

غذا و پرہیز ہر قسم کی ترش بادی اور سوداوی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ اور غذا لطیف اور سادہ دیں۔

نملہ

نملہ پھرنے والے دانے ساعیہ ہرپیز
(Herpes)

ماہیت:۔ یہ ایک قسم کی جلدی بیماری ہے۔ جس میں جسم پر بے قاعدہ چھوٹے چھوٹے تر دانے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض اوقات رطوبت ہوتی ہے یکے بعد دیگرے دانے جسم پر ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض وقت وہ چیچک کی طرح آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان میں درد، خارش، جلن بہت ہوتی ہے۔ اس کی ایک قسم ہرپیز زوسٹر (Herpes Zoster) ہے۔ جن میں دانے بے قاعدہ نہیں ہوتے بلکہ جسم کے گرد ایک پیٹی کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں۔ ان کی نمائش عموماً ناک۔ پیشانی۔ ابروؤں اور آنکھوں وغیرہ کے گرد ہوتی ہے۔ اسے نملہ منطقیہ کہتے ہیں۔ اس قسم میں لرزے کے ساتھ بخار چڑھ جاتا ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا سبب خون کا احتراق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جگر کی خرابی۔ تیز بخار اور بدہضمی بھی اس کے اسباب مویدہ میں شمار ہوتے ہیں۔

اقسام:۔ اس کی تین بڑی قسمیں ہیں:۔

۱۔ نملہ بسیط ۲۔ نملہ منطقیہ ۳۔ قوبائے حلقیہ

۱۔ نملہ بسیط میں پھنسیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

۲۔ نملہ منطقیہ: اس قسم میں پھنسیاں نکلنے سے پہلے مقام پر جلن اور سرخ نشان ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ثویائے حلقیہ :۔ اس میں پھنسیاں اور ورم داد کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

طبی علاج رسکشاستہ ۶ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ سفیدہ کاشغری ۲ ماشہ آبلوں پر چھڑکیں۔

۲۔ کافور ۲ ماشہ۔ نمک ۴ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ لونگ ۲ ماشہ باریک پیس کر دو تولہ مکھن میں ملا کر لیپ کریں۔

۳۔ بھنگری زیادہ سے زیادہ پانی میں حل کر کے لیپ کریں۔

۴۔ برگ نیم ایک تولہ۔ فلفل سیاہ ۵ دانے پانی میں پیس کر صبح کو پلائیں۔

۵۔ ہرن کھری ایک تولہ۔ فلفل سیاہ ۵ دانے ہمراہ زلال شام کو دیں۔

۶۔ پلاس پاپڑہ سرکہ میں حل کر کے طلا کریں۔

۷۔ طباشیر۔ تخم خیارین۔ تخم خرفہ سیاہ۔ گیرو۔ کشنیز خشک ہر ایک ۳ ماشہ صندل سرخ ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ ۱ ماشہ۔ کافور ۴ رتی۔ زعفران ۴ چاول کوٹ چھان کر پانی سے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار شربت انار ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج قبض کی صورت میں مریض کو نمکین جلاب دیں۔ مقامی طور پر یہ دوا لگائیں۔

ایسڈ سیلی سلک	۱۰ گرین
ایسڈ بورک	۲۰ گرین
ٹالکم	ایک اونس

ہر سہ کو ملائیں اور مقام ماؤف پر چھڑکیں۔

اگر آرام نہ ہو۔ تو سلور نائٹریٹ سولیوشن ۲۵ فی صدی طاقت والا ہر دوسرے تیسرے دن لگائیں۔

حشفہ پر اگر یہ مرض ہو۔ تو عضوِ تناسل کو پانی میں ڈبو رکھیں۔ اور حشفہ کو دو بار دن میں بلیک واش سے دھوئیں۔

زنک ایسی ٹیٹ	۳ گرین
کلوروفارم	۱۵ منم
مرہم سادہ	۸ ڈرام

سب کو ملا کر مرہم بنائیں۔ اور مقام ماؤف پر لگائیں۔

پیچوٹرین ایک سی سی کا زیر جلد ٹیکہ نہایت مفید ہے۔

غذا و پرہیز سبز ترکاریاں وغیرہ استعمال کریں۔
گرم۔ خشک اور محرک غذاؤں سے پرہیز کریں۔

آبلے چھالے

آبلے نفاطات نفاغات پمفی گس
(Pemphigus)

ماہیت: اس مرض میں جسم پر چھوٹے بڑے چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو کبھی متفرق اور کبھی یک جا ہوتے ہیں۔ ان کا حجم مٹر کے دانے سے لے کر کبوتر یا مرغی کے انڈے تک ہو سکتا ہے۔ یہ چھالے آبی رطوبت سے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ پھوٹتے ہیں۔ تو رطوبت بہ جاتی ہے۔ اور ان پر باریک کھرنڈ جم جاتے ہیں۔ اگرچہ ان میں جلن اور ٹیس تو کچھ ہوتی ہے لیکن مریض نحیف اور کمزور ہو جاتا ہے

اسباب مرض اس مرض کے متعدد اسباب میں سے غلبہ صفراء۔ فساد ہضم۔ میلا کچیلا رہنا۔ مرض آتشک۔ تمازت آفتاب۔ رنج و غم۔ فکر و تردد۔ بعض اسباب ہیں۔ اطبائے قدیم کے خیال میں اس کا سبب مخصوص کرویات ہیں۔

اقسام مرض اس مرض کی چار بڑی قسمیں ہیں:
۱۔ عاد۔ ۲۔ مزمن ۳ حربی۔ ۴ نباتی

طبی علاج سب سے پہلے صفراوی مسہل سے تنقیہ کریں۔ زاں بعد عرق مصفی خون پلائیں۔ آبلوں کو سوئی سے چھید کر رطوبت خارج کر دیں۔ اور کوئی مناسب مرہم لگائیں۔ عدس مقشر یا صندل سرکہ میں پیس کر لگائیں۔ یہ مرہم بھی مفید ہے:

کمیلہ۔ سفیدہ کاشغری۔ سیندور۔ مردار سنگ ہر ایک تین ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر اور موم سفید ایک تولہ کو روغن زرد ایک تولہ میں پگھلا کر سب کو باہم ملا کر بطور مرہم استعمال کریں۔ اسی کو مرہم کمیلہ کہتے ہیں۔

ڈاکٹری علاج سب سے پہلے مریض کو ایک نمکین مسہل دیں۔ اور ہر ایک چھالے کو نیچے کی طرف سے چھید کر اس پر زنک آئنٹ منٹ یا لیڈ آئنٹ منٹ لگائیں اور داخلی طور پر فاؤلر سولیوشن ۵ قطرے پانی میں حل کر کے دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔ یا سالورسن کا ٹیکہ کرائیں۔ آکسی کلورائیڈ آف بسمتھ ایک فی صدی کے حساب سے ویزلین میں ملا کر لگائیں۔ سات گرین کونین دن میں دو بار استعمال کرائیں۔

ٹیکے سے علاج اومنی ڈین (Omnidin) ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں ٹرائی پارسے مائیڈ (Tryparsamide) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ کولوکیلسیم (Collocalcium) ۲ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں

غذا و پرہیز غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں۔
گرم اور سوداوی اشیاء سے پرہیز کریں۔

گنج

گنج سعفہ فیوس (Favus)

ماہیت یہ ایک چھوت دار مرض ہے جو نباتی مادے فنگس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ سرد ممالک میں غریب طبقہ کے لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں۔ عام طور پر سر پر ہی ہوا کرتا ہے۔ لیکن گاہے بازو۔ کندھوں رانوں عضو تناسل اور فوطوں وغیرہ پر بھی ہو جایا کرتا ہے۔ عام طور پر کبھی ناخنوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ مقام ماؤف پر پہلے سرخی نمودار ہو جاتی ہے پھر کھرنڈ اترنے لگتے ہیں۔ بالوں کی جڑوں میں کھجلی ہوتی ہے۔ اور چوہوں کی بو کی مانند مخصوص قسم کی بو آتی ہے۔ بال بھربھرے ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ اور تری نکل آتی ہے۔ اس کے بعد مقام ماؤف پر بال نہیں نکلتے

اسباب مرض اطبائے جدید اسے ایک چھوت دار مرض تصور کرتے ہیں۔ جو مخصوص فطرت نباتیہ (اکیورین) سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اطبائے قدیم اس مرض کی تر قسم کا سبب خون آمیز غلیظ ردی اور اکال رطوبات کا زیر جلد بند ہو جانا اور خشک قسم کا باعث ایسی سوداوی خلط کی

زیادتی ہوا کرتی ہے۔ جس کے ساتھ تیز رطوبت مائی ہوتی ہے۔

اقسام:۔ اس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ سعفہ رطب یا تر گنج

۲۔ سعفہ یابس یا خشک گنج

۳۔ جالینوس نے ایک مخصوص قسم سعفہ حمرا کا ذکر بھی کیا ہے۔ چوں کہ یہ ایک چھوت دار مرض ہے۔ اس لئے تندرست اشخاص کو مریض کی ٹوپی یا پگڑی وغیرہ سر پر نہ رکھنی چاہیئے۔

طبی علاج

اکلیل الملک۔ گل ارمنی۔ عدس مقشر۔ حنا ہم وزن لے کر روغنِ گل جو سب کے وزن کے برابر ہو ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

تخم بنوار۔ سہاگہ۔ گندھک۔ کاتھ سفید ہر ایک ۳ ماشہ۔ رسکپور ۲ رتی سب دواؤں کو باریک پیس کر مرہم سادہ ۲½ تولہ ملا کر ہر روز لگائیں۔

طلائے ہندی

کمیلہ۔ گیرو۔ کتھہ۔ توتیائے سبز۔ شورہ قلمی ہر ایک ایک حصہ۔ مردار سنگ۔ فلفل گرد۔ ہر ایک دو حصے۔ برگ حنا ۴ حصہ سب کو باریک پیس کر روغن تلخ میں جسے داغ دے لیا گیا ہو ملا کر سر پر ملیں۔

۵۔ توتیا۔ شنگرف ہر ایک ایک ماشہ۔ دونوں کو باریک پیس کر اڑھائی تولہ مرہم سادہ میں ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

۶۔ مردار سنگ۔ توتیا۔ سہاگہ۔ گندھک۔ مازو۔ پوست انار۔ برگ حنا۔ ہلدی کمیلہ۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے روغن سرسوں تین چھٹانک میں پکا کر مقامِ مرض پر ملیں۔

حکیم بشیر احمد صاحب علوی فرماتے ہیں۔ کہ گنج میں روغن بیضہ اور بیضہ کا پسماندہ نہایت مفید ہے۔ پہلے پسماندہ ثفلہ کو استعمال کریں۔ اس کے بعد روغن لگائیں۔ اس سے بال بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹری علاج

بالوں کو قینچی سے کتر کر وہاں پر بار بار پلٹس لگائیں۔ تا کہ چھلکے دور ہو جائیں۔ چھلکے دور ہو جانے کے بعد میٹھے تیل سے اس مقام کو خوب تر کر کے موچنے سے بالوں کو جڑ سے اکھیڑ دیں۔ پھر ان میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں۔

۱۔ ہائیڈرارجیرائی سب کلورائیڈ ڈائی ۳۰ گرین
ٹنکچر بنزوئن ایک اونس

دونوں کو ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

۲۔ یلو اکسائیڈ آف مرکری ۲۰ گرین
مرہم سادہ ایک اونس

دونوں کو ملا کر کام میں لائیں۔

۳۔ سلفر ایک ڈرام مرہم سادہ ایک اونس
ملا کر کام میں لائیں۔

۴۔ ایسڈ سیلی سلک ۱۵ گرین ایسڈ بنزوئک ۱۵ گرین
پیرافونی سولی فلیوس ۲ اونس مرہم بنا کر کام میں لائیں

غذا و پرہیز ہر قسم کی سوداوی اغذیہ مسور کی دال، تیل، ترشی بینگن وغیرہ سے پرہیز کریں۔

چھیپ

چھیپ بہق پٹی رائی سس (Pityriasis)

ماہیت ایک چھوت دار مرض ہے۔ جس میں سینہ یا شکم وغیرہ پر سفید، زردی مائل داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ داغ گول ہوتے ہیں۔ اور ان پر بھوسی کی طرح کے ذرات لگے ہوتے ہیں۔ ان داغوں میں سوئی چبھونے سے جلد سے خون نکلتا ہے۔

اسباب مرض میلا کچیلا رہنا۔ خراب اغذیہ کا استعمال۔ مریض کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، سونے یا اس کے کپڑے وغیرہ کے استعمال کرنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

اقسام:۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ بہق ابیض

۲۔ بہق اسود۔ اس میں جلد کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خون میں سودا مل کر جلد کی طرف چلا جاتا ہے۔

طبی علاج

۱۔ تخم ترب۔ تخم سرس۔ باکچی تینوں ہم وزن لے کر خوب باریک کوٹ چھان کر مقام ماؤف پر صبح و شام لگائیں۔

۲۔ گندھک ۱ تولہ۔ رسکپور ۲ رتی دونوں کو باریک پیس کر مرہم سادہ میں خوب ملا کر مقام مرض پر لگائیں۔

۳۔ نوشادر ۳ ماشہ۔ عرق پیاز ۲ تولہ میں پیس لیں۔ اور مقام ماؤف کو کھردرے کپڑے سے اچھی طرح مل کر لیپ کریں۔

۴۔ اطریفل شاہترہ ایک تولہ۔ عرق بادیان ۲ تولہ۔ عرق منڈی ۲ تولہ۔ کے ساتھ کھائیں۔

حکیم بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ دودھی خورد کا شیرہ پلانا مفید ہے

ڈاکٹری علاج

مقام ماؤف کو کاربولک سوپ اور گرم پانی سے خوب دھوئیں۔ پھر خشک کر کے موٹے تولئے سے خوب رگڑیں۔ تاکہ بھوسی اتر کر جلد صاف نکل آئے۔ اب ہائیڈرارجیرائی پرکلورائی ڈائی ۲۰ گرین۔ سافٹ سوپ ۲ اونس۔ الکحل ۴ اونس۔ لونڈر آئل ۵ بوند سب کو ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔ یا وٹ فیلڈ آئنٹ منٹ لگائیں۔

ٹیکے سے علاج

ٹرائی کو پیٹرن Tricho Patren ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں سوآمین (Soamin) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔

کولائیڈ مینگنیز (Manganese) پر سے ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ الیکٹرومنگانال (Electromanganol) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں

برص

پھلبہری	برص	لیوکوڈرما	(Leucoderma)

نوٹ:۔ لیوکوڈرما ایک یونانی لغت ہے۔ جو دو لفظوں لیوکو (سفید) اور ڈرما (جلد) سے مرکب ہے۔

ماہیت

اس مرض میں ظاہر جلد پر جا بجا سفید سفید داغ پڑ جاتے ہیں جو ابتدا میں بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ مقام ماؤف پر رنگت سفید ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس جگہ پر

سوئی چبھوئی جائے تو خون کی بجائے پانی نکلتا ہے۔ جلد کا مبروص حصہ دوسرے حصوں سے کسی قدر دبا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کو دبانے سے کافی دیر تک دبا رہتا ہے۔ مرضی حصہ جلد کی رنگت تندرست جلد کے مقابلہ میں زیادہ گہری ہوتی ہے۔ اس لئے اطبائے کرام کا خیال ہے۔ کہ مرضی حصہ جلد کی رنگت جذب ہو کر اس کے ارد گرد کی جلد میں جمع ہو جاتی ہے۔

اسبابِ مرض یہ مرض عصبی دستور سے رونما ہوا کرتا ہے۔ اطبائے قدیم اسے قوتِ مغیرہ کی کمزوری اور عضوِ ماؤف کے سوءِ مزاج سرد تر یا اس کی غذا میں بلغم کا زیادہ صرف ہونا یا اسی پر سینگیاں کھچوانا کی کارفرمائی خیال کرتے ہیں۔ کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوا کرتا ہے۔ کبھی مرض بال چر سے بھی یہ مرض رونما ہو جاتا ہے۔ اطبائے قدیم برصِ ثانوی کو آتشک یا جذام کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

اقسام:۔ عام طور پر اسے دو قسموں میں منقسم کیا جاتا ہے۔

۱۔ ابتدائی۔ جو بغیر کسی ظاہری سبب کے ظاہر ہوتی ہے۔

۲۔ ثانوی:۔ جو آتشک کے اثرات مابعد کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

برص اور بہق ابیض میں فرق برص اور بہق ابیض میں فرق کرنا نہایت ضروری ہے۔ برص میں داغوں کا رنگ سفید اور چمکیلا ہوتا ہے۔ اور جوں جوں مرض مزمن صورت اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ سفیدی گہری سے گہری ہوتی چلی جاتی ہے۔ ابتدائے مرض میں مقام ماؤف کے بال بھورے ہوتے ہیں۔ لیکن مرض کے لمبا ہو جانے پر سفید رنگت اختیار کر لیتے ہیں۔ مقام ماؤف سے سوئی چبھونے پر خون کے بجائے سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔

بہق ابیض میں سفیدی ہلکی ہوتی ہے۔ اور مرض چاہے کیسا ہی مزمن کیوں نہ ہو جائے اس مقام کے بال سیاہ رہتے ہیں۔ نیز اس مقام پر سوئی چبھونے سے خون نکلتا ہے۔

طبی علاج مزمن صورتوں میں اس مرض کو لاعلاج ہی سمجھنا چاہیئے ویسے بھی اس کا علاج خاصا مشکل ہے۔ اگر مقام ماؤف ملنے پر سرخ ہو جائے اور اس میں کسی قدر کھردرا پن پایا جائے۔ نیز اگر وہاں چٹکی نے

کر سوئی چھونے سے خون برآمد ہو تو بلغم کا منضج پلا کر تنقیہ کرنے کے بعد تعدیل مزاج کریں۔ اور کوئی مناسب ضماد لگائیں۔

۱۔ رسوت۔ چاکسو۔ نرکچور۔ کتھ سفید ہر ایک ۳ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح مَل چھان کر پلائیں۔

۲۔ باچی۔ و شکر ہم وزن سفوف بنا کر روزانہ ڈیڑھ تولہ کی مقدار میں پھانکیں۔

۳۔ اجمود ایک تولہ۔ گیرو ۲ تولہ سفوف بنا کر پانی سے کھائیں۔

۴۔ معجون اطریلال استعمال کریں۔ نسخہ کے لئے بے نظیر ذرا کو پیا مرتبہ زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی صاحب ایم اے ملاحظہ فرمائیں۔

۵۔ **سفوف برص** :۔ سمندر سوکھ ایک تولہ۔ گل منڈی ۲ تولہ سفوف بنا کر ۷ سے ۹ ماشہ تک گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

۶۔ **حب عشرہ**:۔ بیخ عشر ۲ تولہ۔ تخم دھتورہ ۲ تولہ مشک ۲ ماشہ سب کو پیس کر اور آبِ ادرک میں ملا کر باجرہ کی برابر گولیاں بنائیں۔ اور روزانہ ایک گولی کھائیں۔

۷۔ چوب چینی۔ تخم پنواڑ۔ باچی۔ مرچ سیاہ۔ میٹھا تیلیہ۔ کونین۔ عاقر قرحا۔ جملہ ہم وزن۔ تمام دواؤں کو کوٹ کر عرق گل سرخ تازہ میں کھرل کر کے نخودی گولیاں تیار کریں۔ مناسب مسہل دے کر صبح و شام ایک گولی عرق منڈی کے ہمراہ دیں۔

۸۔ ہلیلہ سیاہ۔ باچی۔ ہر ایک ۲ تولہ۔ برگ نیم ایک تولہ۔ تمام ادویہ کو کوٹ کر پرانے گڑ میں ملا کر گولیاں بقدر جنگلی بیر تیار کریں۔ ایک گولی صبح ایک شام تازہ پانی سے کھائیں۔

۹۔ **دوائے برص** :۔ بیخ آکھ ۲ رتی۔ سم الفار ایک چاول باریک پیس کر ایسی ایک خوراک ہر روز تین ماہ تک متواتر مریض کو کھلائیں۔ اور اسی کو سرکہ میں پیس کر داغوں پر لگائیں۔

۱۰۔ گندھک آملہ سار۔ گلنار۔ باچی۔ ہر ایک ساڑھے چار ماشہ کو رات کے وقت پانی میں بھگوویں۔ اور صبح زلال لے کر پئیں۔ اور ثفل کے داغوں پر باندھیں۔

۱۱۔ مغز جال گوٹہ۔ خردل (رائی) ہم وزن پیس کر مقام ماؤف پر طلا کریں۔

۱۲۔ لہسن۔ نوشادر۔ توتیا ہم وزن آب لیموں میں پیس کر طلا کریں۔

۱۳۔ مائچی غنچہ انار۔ ہم وزن شراب کہنہ میں گھس کر طلا کریں۔

ڈاکٹری علاج لیپی اڈول لاپے۔ ایک سے ۵ سی سی کا اندرون عضلات ٹیکہ کرائیں۔ یا کریبو سلیمیٹ ۲ گرین۔ ٹنکچر بنزوین ۱/۲ ڈرام روغن بادام ۱/۲ ۱ باہم ملا کر استعمال کریں۔

ابتدائی حالات میں وٹامن بی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

ٹیکے سے علاج سائی ٹامین (Cytamen) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ لیپی اڈول لیپے (Lipiadol Lapa) ایک سے ۵ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ پیلونین ایمائیڈ (Pelonin Amide) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں

غذا و پرہیز دوران علاج صرف چینی روٹی بغیر نمک کے گھی زیادہ مقدار میں ملا کر کھائیں۔ ٹھنڈی تر اور بادی اشیاء سے پرہیز کریں۔ اور مچھلی نہ کھائیں۔

اٹن۔ گٹہ

اٹن	خلط الجلد	کارنہ	(Corns)
گٹہ	مسمار	کلے وس	(Clavns)

ماہیت:۔ اس مرض میں عام طور پر پاؤں کے انگوٹھے یا چھوٹی انگلی کے جوڑ وغیرہ کی جلد سخت ہو جاتی ہے۔ جس میں چلتے وقت درد ہوتا ہے۔

اسباب مرض تنگ بوٹ یا جوتہ پہننے سے یا انگلیوں کے باہم رگڑ کھانے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں جلد کا قرنی طبقہ سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ارضی مواد جمع ہو جاتا ہے۔

اقسام:۔ سخت اور نرم دو قسم کا ہوتا ہے۔

علاج تنگ جوتہ نہ پہنیں۔ پاؤں کو ہر رات سوتے وقت پہلے صابن اور گرم پانی سے دھوئیں۔ جلد کو نرم کرنے کیلئے ویزلین گلیسرین

موم وغیرہ استعمال کریں۔ چند روز دوا لگانے کے بعد اُن کے مقام کو ۲۰ منٹ تک گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر نکال کر اُن کو علیحدہ کر دیں۔ اس کے علاوہ ایکسٹریکٹ کینیبس انڈیکا ۲ گرین، ایسڈ سیلی سالک ۳۰ گرین۔ روغن تارپین ۵ ا بوند۔ ایسی ٹک ایسڈ ۶ بوند۔ کلوڈین ۵ ڈرام ملا کر چھوٹے برش یا روئی کی پھریری سے مسّے پر لگا دیں۔

مسّے

مسّے — ثؤلول — وارٹس (Warts)

ماہیت:۔ یہ جلد کے طبقہ بشریہ کی مختلف قسم کی رسولیاں ہیں۔ یہ اکثر چھوٹے چھوٹے خاردار دانوں کی شکل میں نمایاں ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ دانے گوبھی کے پھول کی مانند ہوتے ہیں۔ یہ ہاتھ، چہرہ یا اندامِ نہانی پر زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ اور ان کا باعث اکثر آتشکی مادہ ہوا کرتا ہے۔

اسباب:۔ خراش دار رطوبت کے لگنے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اقسام:۔ مسّوں کی مندرجہ ذیل مشہور قسمیں ہیں:۔

۱۔ **طفلی مسّا:۔** بچپن کے زمانہ میں اکثر ہاتھ کی پُشت پہ یا پہنچوں پر اور شاذ و نادر چہرے پہ نکلتے ہیں۔

۲۔ **شیخوخی مسّا:۔** چالیس سال کی عمر کے بعد ایسے لوگوں کے چہرے، جسم، گردن، بازو یا ہاتھ پر نکلتا ہے۔ جن کی جلد میں چکنائی زیادہ ہو۔

۳۔ **خیطی مسّا:۔** یہ دھاگے کی طرح کے پتلے پتلے مسّے عورتوں کی گردن پہ نکلتے ہیں۔

۴۔ **حلمی مسّا:۔** یہ مسّے جلد کے ہر حصّہ پہ نکلتے ہیں یہ چھوت دار ہوتے ہیں۔ ان کے چھل جانے سے جو خون نکلتا ہے۔ اگر کسی دوسرے تندرست آدمی کو لگ جائے تو وہ بھی اس میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

طبّی علاج: اگر خون کا غلبہ باعث مرض ہو۔ تو فصد لیں۔ پھر افتیمون کے جوشاندہ سے تنقیہ کریں۔ اگر کسی دوسری خلط کا غلبہ ہو۔ تو اس کو رفع کریں۔ یہ ضماد مسّوں کو گرانے میں لاجواب ہے۔

۱۔ ہڑتال زرد۔ آہک آب نارسیدہ۔ مویز منقی ہم وزن باریک پیس کر ضماد کریں۔ اور تین روز تک متواتر استعمال کریں۔

۲۔ کلونجی سرکہ میں پیس کر مسوں پر لگانے سے مسے گر جائیں گے۔

۳۔ زنگار شہد میں ملا کر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج

۱۔ سٹرانگ ایسٹک ایسڈ۔ اور ٹنکچر سٹیل ہم وزن ملا کر لگائیں۔

۲۔ سٹرانگ کاسٹک لوشن استعمال کریں۔

۳۔ ایسڈ ائی کرومی سائی ۔ ۱۰ گرین۔ ایکوا ڈسٹی لیٹا ۔ ایک اونس۔ لکڑی سے مسوں پر لگائیں۔

۴۔

ہائیڈرارجیرائی سب کلورائیڈ	۲ ڈرام
ایسڈائی بوریسائی	۳ ڈرام
ایسڈ آئی سیل سائی	۱ ڈرام

سب کو ملا کر مسوں پر تھوڑا تھوڑا چھڑکتے رہیں۔

جھائیں

جھائیں	کلف	فریکلز	(Frecles)
جھائیں	برش	لینٹی گو	(Lentigo)
سیاہ داغ	عدسیہ	کلوآزما	(Chloasma)

ماہیت:۔ یہ ایک عام بیماری ہے۔ جس میں چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ یا سرخ سیاہ زرد۔ اور نیلے پیلے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ جس سے چہرہ کی رونق اور زیبائش کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض گرمی۔ تمازت آفتاب۔ عورتوں میں حمل یا ماہواری ایام کا بند ہو جانا اس مرض کے اسباب موئیدہ ہیں۔ عام طور پر چہرے پر یہ مرض نمودار ہوتا ہے۔ کیونکہ تیز بخارات اوپر کو چڑھتے ہیں اور چہرے پر آ کر ٹھہر جاتے ہیں۔ بخاروں میں ایک مدت تک مبتلا رہنے سے یا خون کا احتراق بھی اسی کا باعث ہوا کرتا ہے۔ سل ودق اور آتشک کو بھی اس مرض کی پیدائش میں کافی دخل ہے۔ ایام حمل میں اگر یہ مرض ہو تو وضع حمل کے بعد عام طور

پر رفع ہوجایا کرتا ہے۔

طبی علاج جس خلط کا غلبہ ہو اس کو رفع کریں۔ خون کے تنقیہ کے لئے فصد کھولیں۔ خشکی کے رفع کرنے کے لئے ماءالجبن استعمال کریں۔

۱۔ کف دریا آب لیموں میں گھس کر لگائیں۔

۲۔ سہاگہ ۱؍ ماشہ پیس کر روغن چنبیلی ۲ تولہ میں ملا کر دن میں دو تین بار استعمال کریں۔

۳۔ سپندر۔ تخم ترب۔ آرد باقلا۔ گل عصفر ہم وزن باریک کرکے پانی میں ملا کر رات کو طلا کریں۔

۴۔ پوست بیضہ مرغ سرکہ میں پیس کر لگائیں۔

۵۔ کنیر کے پتے پانی میں جوش دے کر مقام مرض کو دھوئیں۔

۶۔ رسوت آب گندنا میں گھس کر یا بابچی و تخم نیب سرکہ میں گھس کر لگانا چھائیں و سیاہ داغ کو دور کرتا ہے۔

۷۔ گندھک۔ ہرتال۔ کلونجی۔ بچھ سوختہ۔ سب کو ہم وزن لے کر سرکہ میں پیسیں اور طلا کریں۔ ہر قسم کے کلف۔ برش۔ نمش میں مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو دور کریں۔ ہاضمہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔ عورتوں کو ایام ماہواری کو درستی پہ لائیں۔ بطور دوا لینولین یا الو آئل آئنٹمنٹ یا ہیزی لین کریم یا ہیزی لین سوپ یا گلیسرین و لائم واٹر میں سے کوئی ایک لگائیں۔ مزمن صورتوں میں یہ عرق استعمال کریں۔

کریوسوسلیمیٹ	۱ گرین
الکحل یا گلاب	ایک اونس

اسے دن میں دو تین بار مقام مرض پر لگائیں۔

ترب نائیٹراس	۱ ڈرام
امیونی ایٹڈ مرکری	۱ ڈرام
مرہم سادہ اور ویزلین	ہر ایک ۴ ڈرام

مرہم بنالیں۔ اور دن میں دو تین بار لگائیں۔

ہائیڈرارج کلورائیڈ	½ گرین	زنک سلفاس	۳۰ گرین
لیڈ سب ایسی ٹیٹ	۳۰ گرین	پانی	۴ اونس

صبح اور رات کو مقام مرض پر لگائیں۔

غذا و پرہیز دودھ۔ دہی۔ سوڈا۔ چاول۔ سبز ترکاریاں استعمال کریں۔ گوشت اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

گرمی دانے

پت	گرمی دانے	حصف
پرکلی ہیٹ (Prickly Heat)	ملی ایریا (Miliaria)	ہیٹ ریش (Heat Rash)

ماہیت :- چنے یا باجرہ کی طرح چمک دار سرخ چھوٹے چھوٹے دانے جو عموماً برسات میں نمودار ہو جاتے ہیں۔ مرطوب مقامات پر زیادہ رونما ہوتا ہے۔ کبھی دانے بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کبھی خوشوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ گرم غذا کے کھانے اور ورزش کرنے سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان میں جلن اور چبھن ہوتی ہے۔ اس لئے عربی میں انہیں بثور شوکی بھی کہتے ہیں۔ یہ دانے موسم سرما میں خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ ان کے خاتمہ پر جلد پر سے بھوسی اترنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور نیچے سے صاف جلد نکل آتی ہے۔

اسباب جلد شدت کی گرمی۔ کثرت سے پسینہ آنا۔ بہت گرم کپڑے پہننا جسمانی کمزوری اس کے عام اسباب ہیں۔ اطبائے قدیم اسے رقیق۔ تیز۔ صفراوی رطوبات۔ پسینے کا میل اور غلیظ بخارات کی گرم فضلاتی تصور کرتے ہیں۔

طبی علاج ۱۔ مہندی اور بیسن مل کر غسل کریں۔

۲۔ مہندی آب کاسنی میں گوندھ کر یا ملتانی مٹی لعاب خطمی میں ملا کر یا کتیرا اور مکھن باہم ملا کر ضماد کریں۔ اور پھر آب نیم گرم اور صابن سے بدن کو خوب دھوئیں۔

۳۔ صندل گلاب میں گھس کر لگائیں۔

۴۔ روغن گل ایک تولہ۔ سرکہ خالص ۴ تولہ۔ گلاب ۵ تولہ۔ کافور ایک

ماشہ سب کو ملا کر جسم پر ملیں۔

۵۔ گل نیلوفر ۷ ماشہ۔ تخم کاسنی۔ بیخ کاسنی۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ شاہترہ ۳ ماشہ۔ عناب ۹ دانہ۔ آلو ۵ دانہ۔ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو کر چھان لیں۔ اور شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

ڈاکٹری علاج ۱۔ کافور ۱۰ گرین۔ زنک اوکسائڈ ۲ ڈرام۔ بورک ایسڈ ۲ ڈرام۔ نشاستہ ۴ ڈرام باہم ملا کر چھانیں اور چھڑکیں۔

۲۔ ایسڈ بورک۔ زنک آکسائڈ۔ ایمائل ہر سہ مساوی باہم ملا کر کام میں لائیں۔

۳۔ ایسڈ کاربولک	۲ ڈرام	ایسڈ بورک	۴ ڈرام
گلیسرین	ایک ڈرام	الکوحل	۲ اونس
گلاب	۱۲ اونس		

سب کو ملائیں اور بذریعہ سپنج گرمی دانوں پر لگائیں۔ اور سفوف بالا چھڑکیں

غذا و پرہیز غذا لطیف۔ زود ہضم اور ٹھنڈی دیں۔ ترکاریوں اور لسی وغیرہ کا استعمال زیادہ کریں۔ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

بھوسی اترنا

بفا	بھوسی اترنا	ابریہ	حزاز	سی ابریا

(Seborrhoea)

ماہیت:۔ اس مرض میں کمزور اشخاص گرفتار ہوتے ہیں۔ اس مرض میں چکنائی پیدا کرنے والے غدودوں کی رطوبت اعتدال سے زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے وہ رطوبت باریک جھلی کی طرح جم جایا کرتی ہے۔ اگرچہ یہ مرض سارے جسم پر ہو سکتا ہے۔ لیکن سر کی جلد پر اکثر ہوا کرتا ہے کبھی چکنی رطوبت چہرہ اور ناک پر زیادہ ہوا کرتی ہے۔

اسباب مرض اس مرض کے اسباب میں عام جسمانی کمزوری اور کمی خون کو خاص دخل حاصل ہے۔

طبی علاج معمولی خشکی کے لئے روغن کدو۔ روغن بنفشہ وغیرہ کی مالش کریں۔ اخلاط فاسدہ کی غلبہ کی صورت میں منضج و مسہل دے کر تنقیہ کریں۔ اس کے بعد ترطیب کریں۔

سرکہ لعاب یا آب چقندر یا بیسن سے خوب دھوکر بعد میں دو چار روز گل روغن اور سرکہ ملا کر لگائیں۔ اور پھر روغن چنبیلی وغیرہ لگاتے رہیں۔ یا دو چار مرتبہ ہر ہفتہ اسی غسول سے سرکو دھوئیں۔

بیسن ۲۰ تولہ۔ سبوس گندم۔ آرد حلبہ۔ خردل ہر ایک ۳ تولہ۔ خطمی ۲ تولہ۔ قدرے گلاب اور سرکہ میں ملا کر سر پر خوب مل کر دھو ڈالیں۔

آب برگ کنجد سبز مروق۔ آب برگ بھنگ سبز مروق لے کر سرکہ تمام اجزا ہم وزن لے کر چنے کے آٹے میں گوندھ کر سر پر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج ۱۔ سیلی سلک ایسڈ ۵ گرین۔ آئل ریسی نی ایک ڈرام۔ ہائیڈرارج پرکلور ½ گرین۔ لیونڈر ۱۰ بوند۔ وائنم میتھی لیٹڈ سپرٹ تا ایک اونس۔

۲۔ ریزورسینیائی ایک ڈرام۔ ادلیا ئی لیسی نائی۔ الکحل ۴ اونس سب کو باہم ملا کر دن میں دو تین بار سر پر لگائیں۔

غذا و پرہیز غذا مقوی دیں۔ بعض اوقات چکنی غذائیں مکھن وغیرہ بند کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

گوشت۔ دال مسور۔ بینگن۔ آلو۔ مٹھائی وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

بوائی پھٹنا

بوائی پھٹنا — شقاق الاطراف — چیپڈ ہینڈز (Chapped Hands)

ماہیت:۔ عام طور پر اس مرض میں ہاتھ پیر اور گال پھٹ جاتے ہیں۔ چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ اور جلد میں سخت درد سا محسوس ہوتا ہے۔

اسباب مرض سردی کے دنوں میں ہاتھ پاؤں کو دھوکر خوب خشک نہ کرنا۔ سرد ہوا یا گرد و غبار یا کسی دیگر خراش دا شے کا

لگنا وغیرہ۔ بعض اوقات اخلاط کی تیزی بھی اس کا باعث ہوا کرتی ہے۔

طبی علاج | بیرونی اسباب کی وجہ سے ہو تو جلد کو نرم کرنے کے لئے مختلف روغنیات استعمال کریں۔

۱۔ قیروطی دافع شقاق:۔ کتیرا۔ زوفائے۔ رطبہ ہر ایک ۳ ماشہ لعاب بہدانہ۔ نشاستہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ موم سفید ایک تولہ۔ بکری کے گردے کی چربی ایک تولہ۔ روغن بادام ۳ تولہ۔ روغن میں چربی و موم کو پگھلا کر اس میں باقی ادویہ باریک پیس کر ملائیں۔ اور شقاق پر لگائیں۔

۲۔ رال۔ روغن زرد۔ ہر ایک ایک حصہ۔ موم سفید ½ حصہ۔ موم کو روغن میں پگھلا کر پھر رال باریک پیس کر اس میں ملا کر سرد کر لیں۔ اور کام میں لائیں۔

۳۔ مازو۔ کتیرا مساوی الوزن پیس کر بکری کی چربی میں ملا کر لگائیں۔

۴۔ مغز ساق گاؤ۔ چربی گردہ بز ہر ایک دو تولہ۔ روغن گل ۲ تولہ میں پگھلا کر اور ۴ ماشہ مردار سنگ ملا کر عوائی پر لگائیں۔

۵۔ گل خطمی ایک تولہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ رتن جوت ۳ ماشہ۔ رات کے وقت پانی میں کھگو کر ان کا لعاب نکالیں۔ اور مغز تخم کشنیز ۲ تولہ کا شیرہ نکال کر موم سفید ایک تولہ کو بکری کے گردہ کی چربی ۴ تولہ اور روغن چنبیلی ۴ تولہ میں پگھلا کر مذکورہ بالا دواؤں کا قیروطی بنا کر استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج | ہاتھ پاؤں دھونے کے بعد تولیہ سے خشک کر لیں اور کولڈ کریم یا گلیسرین مل دیں۔ یا مرہم زنک لگائیں۔

گلیسرائینائی ۱ اونس۔ ایسڈ ائی بوریسائی ۱۰ گرین۔ ایکوا روزی ۲ اونس سب کو باہم ملا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

غذا و پرہیز | زود ہضم و ہلکی غذا دیں۔ تیز اور ثقیل اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔

مہاسے

کیل   ثبور   ایکنی   (Acni)

ماہیت:۔ یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں ۱۲ سے ۲۵ سال کی عمر

تک کے مریض خون کی خرابی یا ہاضمہ کی خرابی وغیرہ کی وجہ سے گرفتار ہوتے ہیں۔ اس مرض میں چہرہ یا ناک پر بالخصوص رخساروں پر سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ ان کو دبانے سے ان میں سے بھن کا سا مواد نکلتا ہے۔ یہ بعض اوقات خشخاش سے لے کر مٹر کے دانہ تک ہو سکتی ہیں ان کا مواد خارج کر دینے کے بعد جلد پر سیاہ رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں۔ یہ دانے بار بار نکلتے رہتے ہیں۔

اسباب مرض

اس کا سبب ایک جرثومہ ہے۔ جسے ایکینی بسیی لائی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دائمی قبض۔ بواسیر۔ گرم اشیاء کا کثرت استعمال۔ بدہضمی۔ خرابی خون بھی اس مرض کے اسباب میں شمار ہوتے ہیں۔ عورتوں میں ایام ماہواری کے رک جانے سے بھی یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے

طبی علاج

غلبۂ خون کی کمی کی صورت میں ایک مسہل دیں۔ ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے ہو۔ تو اس کی اصلاح کریں۔ اور ان نسخوں میں سے مناسب نسخہ استعمال کریں۔

۱۔ نخود بریاں ۶ ماشہ۔ مردار سنگ ۳ ماشہ۔ سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ۔ بکری کے دودھ میں پیس کر رات کو لگائیں۔ اور صبح کو آب گرم سے منہ دھوئیں۔

۲۔ بیخ سوسن۔ پوست درخت سرس۔ برگ نیم سبز ہم وزن باریک پیس کر لیپ کریں۔

۳۔ ایرسا۔ پوست درخت سرس۔ برگ شبت۔ آرد جو۔ سفیدہ کاشغری جملہ ہم وزن بکری کے دودھ میں پیس کر رات کو سوتے وقت مہاسوں پر لگائیں۔

۴۔ زرد کوڑیاں عرق لیموں میں ڈبو کر رکھ دیں۔ سات دن میں عرق میں حل ہو جائیں گی۔ اب اسے منہ پر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج

موٹے آدمی کو جس میں غلبۂ خون ہو۔ اُسے ذیل کا مکسچر دیں۔

سوڈا بائی کاربونیٹ	۱۵ گرین۔ سوڈائی کلورائیڈ		۱۵ گرین
سوڈائی سلفیٹ	۲۰ گرین۔ میگنیشائی سلفیٹ		
ایکوا منتھاپپ	ایک اونس		

مریض کو عمدہ صابن۔ انڈیپرز سوپ۔ لکس سوپ۔ وینلیا سوپ وغیرہ

استعمال کرنا چاہیے۔ چہرے پر ہیزلین سنو۔ لائم جیوس گلیسرین وغیرہ لگانی چاہیے

ٹیکے سے علاج — تھیو مینامین ۲ سے ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ایکنی ویکسین (Acne Vaccine) ہر تیسرے یا چوتھے روز جلدی ٹیکہ کریں۔ سلفو آئیوڈول (Sulpho IODOL) ۲ سے ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ مکسڈ انفیکشن ویکسین (Mixed Infection Vaccine) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ سٹفلوکاکس ویکسین (Styphlococcus Vaccine) ہر چوتھے روز ایک ٹیکہ کریں

چھوت دار خارش

چھوت دار کھجلی — خارش — سکے بیز (Scabies)

ماہیت:۔ یہ ایک سخت قسم کی چھوت دار جلدی بیماری ہے۔ جس میں بلا کی خارش ہوتی ہے۔ بڑے آدمیوں کی ہاتھ کی انگلیوں کی درمیانی جگہ سے اور چھوٹے بچوں میں پنڈلیوں سے آبلیوں کی شکل میں شروع ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتی ہے۔ عورتوں میں پستان کے قریب ہوا کرتی ہے۔ سوزش کی وجہ سے جا بجا پھنسیاں اور چھالے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے اندر شفاف رطوبت ہوتی ہے۔ جو کچھ عرصہ کے بعد پیپ میں بدل جاتی ہے۔ پھنسیاں مٹر کے دانے کے برابر ہوتی ہیں۔ جب ان سے مواد پھوٹ نکلتا ہے تو ان پر کھرنڈ بندھ جاتا ہے

اسباب مرض — اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا حیوانی کرم ہے جسے اصطلاح میں " سارکوپٹس سکے بیائی " یا اچ مائٹ کہتے ہیں۔ اس مرض کی چھوت مریض سے اس کے لباس وغیرہ کی وساطت سے تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔

طبی علاج — مقام ماؤف کو گرم پانی اور صابن سے پاک صاف کر کے مندرجہ ذیل روغن کی مالش کریں۔

۱۔ گندھک ۲ تولہ۔ سہاگہ۔ مردار سنگ۔ پھٹکری۔ کتھہ۔ کمیلہ۔ ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر آدھ پاؤ روغن سرسوں میں پکا کر اور خوب حل کر کے کام

میں لائیں۔ داخلی طور پر گندھک مصفی ایک ماشہ مسکہ گاؤ میں کھلائیں۔

۲۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ صندلین۔ منڈی۔ برگ حنا ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ۔ خیساندہ بنا کر پلائیں۔

۳۔ نیلا تھوتھا شگفتہ ایک تولہ۔ روغن سرسوں ۵ تولہ۔ دہی پانچ تولہ جسم پر مالش کر کے تین گھنٹے بعد صابن اور گرم پانی سے نہائیں۔ یہ عمل ۳ دن تک کریں

ڈاکٹری علاج

اس مرض کی خاص دوا گندھک ہے۔ جو اس مرض کے کرموں کا قلع قمع کرتی ہے۔ کمپونڈ سلفر آئنٹمنٹ یا مرہم گوگرد مرکب بہت عمدہ چیز ہے۔ مریض کو چاہیئے کہ رات کو گرم پانی اور سلفر سوپ سے غسل کرے اور مقام ماؤف کو خوب مل کر دھوئے۔ پھر سارے جسم پر گندھک کی مالش کرے اور فلالین کے کپڑے پہن کر سو جائے۔ اور اگلی صبح اٹھ کر گرم پانی اور سلفر سوپ سے نہائے۔ چند روز کے استعمال سے مرض کافور ہو جائے گا۔

خارش کے لئے ڈاکٹری دواؤں میں دو چیزیں بہت مشہور ہیں۔ گندھک اور بنزل بنزوئیٹ۔ گندھک کو تیل یا ویسلین میں ملا کر لگاتے ہیں۔ بنزل بنزوئیٹ کا ریشمی لیشن بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ لے اینڈ ربیکر کمپنی اس کا ایمی لیشن اس کے بوریل کے نام سے فروخت کر رہی ہے۔ ریسی لیشن کا نسخہ یہ ہے۔

بنزل بنزوئیٹ۔ سافٹ سوپ۔ میتھلیٹڈ سپرٹ ہموزن حسب دستور ایمی لیشن تیار کریں۔

بال گرنا۔ بال جھڑنا

بال گرنا	تساقط الشعر	ایلوپیشیا	Alopecia
بال جھڑ	چندلا	صلع	انتشار الشعر	بالڈنیس

(Baldness)

ماہیت:۔ اس مرض میں کبھی تھوڑے کبھی سارے سر کے بال گر جاتے ہیں۔ گنج اور صلع کو ایک سمجھنا غلطی ہے۔ کیونکہ گنج ایک متعدی مرض ہے جس میں عام طور پر سر اور منہ پر اور کبھی تمام بدن میں بالوں کے مسامات پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں لیکن صلع میں داخلی طور پر بالوں کا تغذیہ ناقص ہو جاتا ہے جس سے بال آہستہ آہستہ کمزور ہو کر گرتے چلے جاتے ہیں۔

اسباب مرض

یہ مرض کبھی مولودی ہوتا ہے اور کبھی موروثی۔ اور کبھی شدید امراض مثلاً بعض قسم کے بخار۔ مرض سل یا آتشک یا سر کی جلد میں بفا یا چھیپ یا داد وغیرہ بھی اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ غذا اور ان بخارات کی کمی جن سے بال اُگتے ہیں۔ جلد کا تخلخل اور مسامات کا کشادہ ہو جانا۔ جلد کی خشکی اور کثافت یا غلیظ رطوبت اور بلغم کے باعث جلد کے مسامات کا تنگ ہو جانا۔ جلد کے نیچے فاسد مواد کا مجتمع ہو جانا۔ گرم اور صفراوی مواد کی وجہ سے جلد کے مزاج کا بگڑ جانا وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔ کبھی وضع حمل کے بعد عورتوں کے بال گر جاتے ہیں۔ بڑھاپے میں بھی عورتوں کے بال کمزور ہو کر گر جاتے ہیں۔

اقسام:۔ اس مرض کی تین قسمیں ہیں:۔

ا۔ کنجینیٹل یا مولودی۔ ۲۔ پری مے چیور یا غیر طبعی۔ ۳۔ سینائل یا شیخوخی جو بوڑھوں میں رونما ہوتا ہے۔

یاد رہے۔ اگر یہ مرض نقص تغذیہ سے ہو۔ تو بدن میں غیر معمولی خشکی اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ بال پتلے اور باریک ہوتے ہیں اور اکثر گرتے رہتے ہیں۔

طبی علاج

بالوں کی حفاظت کا عمدہ طریقہ تو یہ ہے کہ ہر روز بالوں کو دھو کر ان میں کوئی مناسب تیل لگایا جائے۔ اس کے علاوہ بھاری پگڑیاں اور بالوں کی جڑوں پر دباؤ دینے والی ٹوپیاں نہ پہنیں۔ سر کی خشکی کو دور کریں اور مریض کی صحت عامہ کو درست کریں۔

مریض کو غذا اور دوا مقوی دیں۔ سر کو خطمی۔ برگ حنا۔ اور تخم مرکے ساتھ دھوئیں۔ اور تھوڑی سی السی پیس کر مقام ماؤف پر مالش کیا کریں۔ روغن گل اور روغن خردل ملا کر ملا کریں۔ نقاہت کی صورت میں روغن بادام یا روغن بنفشہ کی مالش مفید ہوتی ہے۔

ا۔ روغن وسمہ۔ برگ نیل ساڑھے نیرہ ماشہ۔ برگ مورد ۵ تولہ۔ ساڑھے سات ماشہ۔ دونوں کو ایک سیر چودہ چھٹانک پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے صاف کر کے روغن کنجد ۹ چھٹانک ملا کر دوبارہ جوش دیں۔ جب پانی جل جائے صاف کر کے ۲ ماشہ باریک پیس کر اضافہ کریں۔ اور دن میں چند مرتبہ لگائیں۔ آتشک کی وجہ سے بال گرنے کی صورت میں نہایت مفید ہے

۲۔ روغن بیضہ مرغ بال پیدا کرنے میں لاجواب ہے۔

۳۔ روغن زیتون ۵ تولہ میں دو عدد جونک جلا کر دن میں کئی بار ٹٹری پر پھریری سے لگائیں۔

۴۔ بیقمی کے بیج سل بٹے پر خوب باریک پیس لیں۔ چند مرتبہ کے لگانے سے بال گرنے سے رک جائیں گے۔

ڈاکٹری علاج

اگر اس کا سبب غیر طبعی ہو۔ تو مریض کو دوا اور غذا مقوی دیں اور مقامی طور پر یہ نسخہ دیں:۔

۱۔

ٹنکچر کنتھرڈیز	۴ ڈرام
ٹنکچر کیپسی سائی	ایک اونس
کسٹر آئل	ایک ڈرام
الکحل	۴ اونس

مقام ماؤف کو خوب دھو کر خشک کر کے صبح و شام پالش کریں۔

۲۔

ویسٹ ریلی سلک	۲۰ گرین
سلفر پریسپی ٹیٹ	۴۰ گرین
ایکوئیم ایکوا روز	ایک اونس

سب کو ملا لیں اور اس میں سے ذرا سی مرہم مقام مرض پر لگائیں۔

۳۔

ٹنکچر کنتھرڈیز	۳ ڈرام
ٹنکچر کیپسی سائی	۲/۱ اونس
کیسٹر آئل	۶ ڈرام
آئل روز میری	۳۰ منم
ٹنکچر لیونڈر	ایک ڈرام
سپرٹ ریکٹی فائیڈ	تا ۴ اونس

ہیر لوشن کی طرح لگائیں۔

ٹیکے سے علاج

انٹیریر پیچوٹری ایکسٹریکٹ Anterior Pituitary Extract) ۲/۱ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں یا پلوکارپن نائیٹریٹ ۱/۲ گرین کا ٹیکہ سر کی جلد میں کریں۔

بال خورہ

بال چر — داء الثعلب یا داء الحیہ — ایلوپے شیا اریٹا

(Alopecia Aereata)

ماہیت:۔ اس مرض میں سر کی جلد پر ایک دھبہ سا پیدا ہو جاتا ہے جس پر چھوٹی پھنسیوں کا ایک چکر ہوتا ہے۔ جو بعد میں خشک ہو جاتا ہے۔ اور پھر اُن پر سے چھلکا اُتر جاتا ہے۔ مرض کی ترقی کی صورت میں اسی قسم کے گول گول قسم کے کئی داغ پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جن پر بھوسی لگی ہوتی ہے۔ اور اس جگہ کے بال زائل ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ مرض سارے بدن میں ہو سکتا ہے لیکن عام طور پر سر، داڑھی اور بھوؤں میں زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مرض عام طور پر سانپ اور لومڑی کو زیادہ ہوا کرتا ہے اس لئے اس کے نام بھی ایسے ہی رکھے گئے ہیں۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک نباتی کرم ہوتا ہے۔ لیکن بعض حکماء اس کا سبب اعصابی فتور کو ٹھہراتے ہیں۔ اس کے علاوہ نمکین اشیاء اور گرم مصالحہ کے زیادہ استعمال سے بلغم شور پیدا ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ کبھی خون اور سودا کے احتراق سے بھی یہ مرض پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یونانی علاج یہ مرض نہایت ہٹیلی قسم کا ہے۔ اس لئے علاج میں مستقل مزاجی کی ضرورت ہے۔ داخلی طور پر عرق مصفی خون (نسخہ دیا جا چکا ہے) استعمال کریں۔ اور خارجی طور پر انجیر کا دودھ ملیں۔

۲۔ سیندور، سرخ سیاہ۔ ادرک یا پیاز کے پانی میں گھس کر ملیں۔

۳۔ کبریت زرد، سم و موئے شیر سوختہ۔ آملہ۔ پوست انار۔ پوست خشخاش کمیلہ سوختہ۔ فلفل سیاہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ سب ادویہ کو باریک پیس کر کڑوے تیل میں ملا کر لگائیں۔

۴۔ مغز جمال گوٹہ پانی میں گھس کر طلا کریں۔

۵۔ لہسن و پیاز کے پانی سے مقام مرض پر مالش کریں۔

۶۔ ہڑتال سرخ ایک تولہ۔ کندش، بسبطرج ہندی ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر روغن زیتون میں ملا کر طلا کریں۔

۷۔ حبِ زنگار۔ زنگار ۴ ماشہ۔ فلفل سیاہ ایک تولہ۔ ایک تولہ کاغذی لیموں کے پانی میں پیس کر گولیاں بنائیں۔ اور پانی میں گھس کر لگائیں۔

روغن حاد لثعلب۔ برسیاؤشاں۔ گل بابونہ۔ قیصوم ہر ایک ۴ تولہ۔ رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر مل چھان لیں۔ اور روغن پان ۵ تولہ اضافہ کر کے آگ پر پانی کو خشک کریں۔ اور مقام بال خورہ پر لگائیں۔

۹۔ فرفیون۔ عاقر قرحا ہم وزن باریک پیس کر گائے کے پتے میں گوندھیں اور مقام ماؤف پر طلا کریں۔

۱۰۔ روغن قرنفل ایک تولہ، روغن سرسوں تین تولہ ملا کر کام میں لائیں۔

ڈاکٹری علاج

۱۔	ٹنگوامنٹائی کنتھرڈیز	۴ ڈرام
	ایڈیپس پری پریپیٹائی	۱۔اونس
	اولیائی لیمونی	۱ قطرہ
	اولیائی روزی	۱ قطرہ

سب کو ملا کر لگائیں۔ بالوں کو مضبوط کرتا ہے۔

۲۔	کرائی سارو بن	۲ ڈرام
	ہیزلین کریم	۱۔اونس

دونوں کو ملا کر اس قدر جوش دیں۔ کہ وہ آپس میں یک جان ہو جائیں۔ پھر چھان کر رکھ دیں۔ اور تھوڑی سی دوا مقام ماؤف پر مل دیا کریں۔

۳۔	ٹنکچر کنتھرڈس	۴ ڈرام
	آئل آف روزمیری	۲ ڈرام
	آلو آئل	۲۔اونس

سب کو ملا لیں۔ اور اس میں سے ذرا سا تیل لے کر مقام مرض پر ملیں۔

۴۔	سوڈیائی بائی بوریٹس	۴ ڈرام
	لائیکوار امونی ای	۱۔اونس
	سپرٹس مرسی آئی	۲۔اونس
	ایکوا روزی	۱۲۔اونس

سب کو ملائیں۔ اور اس میں سے ایک دو چمچہ لے کر مقام ماؤف کو دھوئیں۔

مریض کو دوا اور غذا مقوی دیں۔ ایسٹنز سیرپ یا فیلوز سیرپ وغیرہ دیں۔

غذا و پرہیز ٹھنڈی ترکاریاں۔ دودھ دہی وغیرہ استعمال کریں۔ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

بال سفید ہو جانا

بال سفید ہو جانا	شیب الشعر	کینی ٹیز (Canities)
سفید بال آنا	شیب	ہوری نیس (Hoariaess)

ماہیت:۔ اس مرض میں داڑھی، مونچھ اور سر کے بال کم و بیش سفید ہو جاتے ہیں

اقسام:۔ اس کی دو بڑی قسمیں ہیں:۔

۱۔ طبعی۔ جب کہ بڑھاپے میں بال سفید ہو جاتے ہیں۔

۲۔ غیر طبعی۔ جب کہ جوانی میں بال سفید ہو جاتے ہیں۔

اسباب مرض اکثر یہ مرض موروثی ہوا کرتا ہے۔ لیکن عام کمزوری عصبی کمزوری کثرت تفکرات و ترددات۔ خوف اور دیگر عصبی و روحانی صدمات بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

طبی علاج اکثر سنیاسیوں اور حکیموں کو اس امر کے بلند بانگ دعاوی کرتے ہوئے پایا گیا ہے کہ ان کے پاس اس قسم کی ادویات موجود ہیں۔ جن کے استعمال سے از سر نو بال کالے اُگنے لگتے ہیں۔ لیکن میں نے ان دعاوی میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں پایا۔ ہاں اگر کوئی صاحب میرے اس دعوے کی تغلیط کر دیں تو میں طب یونان کا احسان مانوں گا۔ اور ان کے نوادرات کو خزینۂ حکمت کے اوراق میں تحریر یہ شایع کروں گا۔

ذیل میں بالوں کو عارضی طور پر سیاہ کرنے والے چند خضابات کے نسخہ جات حوالۂ قرطاس کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ناریل کے تیل کی ایک بوتل میں ایک تولہ چھڑ ملا ڈال رکھیں۔ اس تیل کے لگانے سے بال خوب سیاہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ نینے لنڈ یامین پیر اکسٹ ۲ تولہ۔ بیرم پر آکسائیڈ ایک تولہ۔ مارکر ایلڈ ایک تولہ تینوں ادویات کو ملا کر نسواری رنگ کی شیشیاں میں بحفاظت رکھیں۔ بالوں کو

صابن سے دھوکر خضاب کو پانی میں گھول کر برش سے لگائیں۔ خشک ہونے پر بالوں کو دھو ڈالیں۔ اور کوئی خوشبودار تیل لگائیں۔

اگر ۴۰ سال کی عمر سے پہلے بال سفید ہو جائیں تو بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ مقوی غذا کھائیں۔ کثرت مباشرت سے پرہیز کریں۔ بطور دوا اطریفل صغیر یا اطریفل کبیر استعمال کریں۔

نسخہ خضاب حنا و وسمہ وسمہ ایک حصہ۔ مہندی ۱/۲ حصہ دونوں کو آملہ کے پانی میں گوندھ کر آدھ گھنٹہ دھوپ میں رکھیں اور بالوں کو صابن اور آبِ گرم سے دھو کر اور خشک کر کے ان پہ وسمہ لگا کر اوپر سے برگ انجیر وغیرہ باندھ کر چند گھنٹہ بعد دھو ڈالیں۔

نسخہ خضاب ترکی مازو ۴ حصہ۔ سنگ رانسخ ۲ حصہ۔ نوشادر ایک حصہ پھٹکری ۱/۲ حصہ پہلے مازو کو بریاں کر لیں۔ پھر سب دواؤں کو پیس کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر اس میں آملہ کا پانی ڈال کر لوہے کے دستے سے باریک پیسیں۔ اس کے بعد آب آملہ سے دھو کر مذکورہ خضاب لگائیں دو تین گھڑی بعد آملہ کے پانی سے دھو ڈالیں۔ اور روغن آملہ لگائیں۔

جوئیں پڑنا

جوئیں پڑنا قمل پیڈی کیولوسس (Pediculosis)

ماہیت:۔ یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس میں سر موئے زہار یا کپڑوں میں جوئیں پڑ کر تکلیف کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ جوئیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ مثلاً سر کے بالوں اور موئے زہار کی جوئیں کالے رنگ کی ہوتی ہیں۔ کپڑوں میں عام طور پر سفید رنگ کی جوئیں ہوا کرتی ہیں۔ جوؤں کے انڈوں کو لیکھیں کہتے ہیں۔ جو بالوں کے ساتھ چمٹی رہتی ہیں۔ جس حصہ میں جوئیں ہوں وہاں بے حد خارش ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات شدت خارش کے باعث زخم تک پڑ جاتے ہیں۔ سفید رنگ کی جوئیں ٹائیفس بخار پیدا کرتی ہیں۔

اسباب میلا کچیلا رہنا۔ غسل نہ کرنا۔ کپڑوں کو پاک، صاف نہ کرنا۔ اور کسی جوؤں والے شخص کے ساتھ یا اس کے بستر میں سونا۔

طبی علاج

۱۔ مریض کو صاف ستھرا رہنے کی ہدایت کریں۔

۲۔ آب نطرون سے سر کو دھوئیں۔

۳۔ خردل۔ کندش۔ قسط تلخ۔ تخم ترب ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو پانچ تولہ روغن تلخ میں پکا کر بعد میں تین ماشہ سیماب اس میں حل کریں۔ رات کو حسب ضرورت بالوں میں لگا کر صبح گرم پانی سے دھو ڈالیں۔

۴۔ سہاگہ اور پھٹکری پانی میں ملا کر اس سے غسل کریں۔

ڈاکٹری علاج

ڈی۔ڈی۔ٹی کا سفوف ایک حصہ۔ عام تیل ۲۰ حصہ دونوں کو ملا کر گرم کریں۔ یہاں تک کہ سفوف حل ہو جائے۔ ایک ڈرام دوا کو بالوں میں لگائیں۔ دو تین دن میں جوئیں انڈے، بچے مر جائیں گے۔

پیڑو کی جوئیں مارنے کے لئے یہ عرق کام میں لائیں۔

ایسٹرلیسی مک ڈول ۲۵ حصہ : ریکٹیفائیڈ سپرٹ ۱۲ حصے

دونوں کو ملا کر مقام ماؤف پر ملیں۔ یا

پیٹرولیم سے بالوں کو تر کر کے اوپر ایک پٹی باندھ دیں۔ بارہ گھنٹے کے بعد گرم پانی اور صابن سے دھو ڈالیں۔ ایک دو بار کے استعمال سے جوئیں مر جائیں گی یا

سلفائیڈ آف سوڈا ایک اونس پانی میں ملا کر کام میں لائیں۔ یا

بالوں کو ٹمپارائل سے تر کر کے باریک کنگھی سے جوئیں نکال دیں۔

بوریکس ایک اونس۔ سافٹ سوپ ½ پونڈ۔ گرم پانی ایک کوارٹ ملا کر بالوں کو دھو ڈالیں۔ پانچ منٹ کے بعد بالوں کو نچوڑ کر گیلے بالوں میں دوبارہ کنگھی کر کے خشک کر لیں۔ تین چار روز یوں کرنے سے تمام جوئیں مر جائیں گی۔

پسینے کی کثرت

پسینے کی زیادتی   کثرۃ العرق   ہائپر اڈروسس

(Myperidrosis)

ماہیت :۔ اس مرض میں سارے جسم یا جسم کے کسی خاص حصہ پر بہت زیادہ پسینہ آیا کرتا ہے۔ اور مریض پسینہ میں تر بتر ہو کے رہ جاتا ہے۔ اور اسے سردی محسوس ہوتی ہے۔

اسباب مرض
اطبائے قدیم اسے امتلاء بدنی یا قوت ماسکہ بدن کے کمزور ہو جانے کو ٹھہراتے ہیں۔ بعض بخاروں کے اترنے یا کم ہو جانے کے وقت بھی پسینہ زیادہ آیا کرتا ہے۔ افیون خوروں اور شرابیوں کو بھی کثرت عرق کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ سل کے آخری درجات میں رات کے آخری حصے اور صبح کاذب کے قریب مریض کو بہت کثرت سے پسینہ آیا کرتا ہے

اقسام:- ۱- پسینہ میں اگر زیادہ بدبو ہو۔ تو اسے عرق منتعفن یا برومڈروسس (Bhromidrosis) کہتے ہیں۔

۲- اگر پسینہ رنگین ہو۔ تو اسے عرق رنگین یا کرومڈروسس کہتے ہیں۔

طبی علاج
اصل سبب مرض کا پتہ لگا کر علاج کریں۔ اور مریض کی صحت عامہ کو بہتر بنائیں۔

۱- جلد کو صاف کرنے کے بعد مازو ایک ماشہ۔ روغن گل ایک تولہ میں پیس کر جلد پر مالش کریں۔

۲- گل ارمنی ایک تولہ۔ مردار سنگ ایک تولہ کو گلاب ۲ تولہ میں تر کر کے باریک پیس کر اس کا ذرور کریں۔

۳- سرکہ ایک تولہ۔ گلاب ۵ تولہ۔ صندل ۳ ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ۔ گھس کر لگائیں۔

۴- آس۔ گل سرخ۔ گلنار ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس کر چھڑکیں۔

تقویت عامہ کے لئے کشتہ فولاد ۲ چاول استعمال کریں۔ یا جوہر سین ایک چاول موبز منقے میں رکھ کر نگلوائیں۔

ڈاکٹری علاج
اس مرض میں داخلی طور پر بیلاڈونا۔ ارگٹ اور برومائیڈز کا استعمال نفع بخش ہے۔ یہ ذرور بھی مفید ہے۔

ٹالکم پوڈر	۳ حصہ	بیلی سالک ایسڈ	۵٫ حصہ

دونوں کو ملا کر سفوف بنائیں۔ اور مقام ماؤف کو خوب دھو کر خشک کر کے اوپر چھڑکیں

غذا و پرہیز
غذا زود ہضم اور مقوی دیں
محرک۔ ثقیل۔ بادی۔ عرق آور چیزوں سے پرہیز کریں

پسینہ کی کمی

پسینہ کی کمی　　قلت العرق　　اینی دروسس

ماہیت:۔ اس مرض میں مریض کو پسینہ بہت کم یا بالکل نہیں آتا۔

اسباب مرض مسامات جلد کا بند ہو جانا۔ جلد کی خشکی، جلد کا پھٹ جانا۔ سمی ادویہ مثلاً سنکھیا وغیرہ کے اثرات۔

طبی علاج اصل سبب مرض کے مطابق علاج کریں۔ جلد کی خشکی کی صورت میں روغن کنجد یا روغن بادام کی مالش کریں۔ وغیرہ

ڈاکٹری علاج غدۂ درقیہ کے فعل کی کمی کی صورت میں تھائیرائیڈ ایکسٹریٹ دیں۔

پسینہ کی بدبُو

بدبودار پسینہ　　عرق المتعفن　　برومی ڈروسس (Bromidrosis)

ماہیت پسینہ کی گلٹیوں کے فعل میں فتور آ جانے سے بدبودار پسینہ کثرت سے آتا ہے۔

اسباب مرض پسینہ پیدا کرنے والی گلٹیوں کے فعل میں خرابی واقع ہو جاتی ہے چند اعصابی امراض میں بھی پسینہ بدبودار ہو جایا کرتا ہے۔

طبی علاج روزانہ گرم پانی سے غسل کریں۔ مازو سبز ایک تولہ، گلنار ایک تولہ۔ پوست نارنج ایک تولہ۔ باریک پیس کر روغن بادام میں ملا کر پسینہ والی جگہ پر مالش کریں۔ یا اسباب کا مناسب علاج کریں۔

ڈاکٹری علاج بیلاڈونا مالش کی منٹ کی مالش کریں۔ اگر سارے بدن میں ہو تو سلفیورک ایسڈ ڈائیلیوٹ ۲ ڈرام اور ایک پائنٹ پانی باہم ملا کر کسی کپڑے یا اسفنج کے ذریعہ سے تمام جسم پر ملیں۔ اور جسم کو صاف کریں۔

ناخن کا موٹا ہو جانا

ناخن کا موٹا ہو جانا   تَغَلُّظُ الاظفار   آنک آکسس (Onychauxis)

ماہیت:۔ کبھی سارے ناخن اور کبھی ایک ناخن یا ناخن کا کوئی حصہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ماؤف ناخن کی رنگت، ضخامت اور صورت میں فرق آجاتا ہے ناخن موٹا ہو جانے سے انگلی کے کناروں میں سوزش ہوا کرتی ہے۔

اسباب مرض: داد، چنبل یا سوزشی پھنسیوں کے مادہ کا ناخن میں اثر کرنا۔ مرض آتشک بھی اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔ کبھی کبھی یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔

عِلاج:۔ ماؤف حصہ کو کاٹ دیا جائے۔

ناخن کا پتلا پڑ جانا

ناخن کا پتلا پڑ جانا   تَشَقُّقُ الاظفار   آنک اٹروفیا (Onychatrophia)

ماہیت:۔ ناخن اس قدر بوسیدہ اور ملائم ہو جاتا ہے۔ کہ نہایت آسانی سے چر جاتا ہے۔ اس کی رنگت سفیدی مائل ہوا کرتی ہے۔

اسباب مرض: چوٹ لگنا۔ پٹھوں کی بعض بیماریاں۔ مرض آتشک۔ چنبل۔ داد وغیرہ اس مرض کے اسباب مؤیدہ ہیں۔

علاج: سبب کو رفع کریں۔ آتشک کی صورت میں مرکبات سیماب۔ یا پوٹاسی آئیوڈائیڈ استعمال کریں۔ ناخن کو زیادہ بڑھنے نہ دیں۔ تاکہ چر کر باعثِ اذیت نہ ہو۔ اس کے علاوہ گلاب ایک اونس میں سوڈیم ہائپوسلفیٹ ایک ڈرام حل کر کے دن میں چند بار ناخن پر لگائیں۔

بسُہری

بنگلہ بیٹرہ بسُہری۔ داخِس آنی کیا (Onychia)

ماہیّت:۔ ناخن کی جڑ۔ اور اس کے آس پاس درد ہوتا ہے۔ ناخن کو دبانے سے مواد خارج ہوتا ہے۔ ناخن انگلی سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار علیحدہ ہو جاتا ہے۔ جس کے نیچے ایک خراب متشنم کا زخم ہوتا ہے۔ جو پھیل کر کبھی انگلی کے پور کو مُردار کر دیتا ہے۔ ناخن میں سوزش ہوتی ہے۔ جو سخت اذیت کا باعث ہوتی ہے۔

اسباب مرض: مقامی ضرب یا زخم۔ عام کمزوری۔ مرض آتشک یا خنازیر۔ چنبل داد یا جلن دار پھنسیوں کے مادہ کا ناخن میں لگ کر سوزش پیدا کرنا۔

طبّی علاج: شروع مرض میں اسپغول۔ سرکہ میں ملا کر اور برف میں سرد کر کے باندھیں۔

۲۔ مازو سبز سرکہ میں گھس کر طلا کریں۔

۳۔ درد کی شدت کو کم کرنے کے لئے افیون اور نبرر البنج سرکہ میں حل کر کے طلا کریں۔ جب پک جائے مواد نکلوا دیں۔ اور بعد میں مرہم سفیدہ وغیرہ لگائیں۔

۴۔ اقاقیا۔ حنض۔ گگل ارمنی۔ نشاستہ۔ مامیثا۔ صندل سفید۔ جملہ ہم وزن۔ افیون ایک جزء کا $\frac{1}{5}$ لعاب اسپغول میں شامل کر کے مقام ماؤف پر ضماد کریں۔

ڈاکٹری علاج: مرض کی ابتداء میں $2\frac{1}{2}$ فی صدی طاقت کے کاربالک لوشن میں گدی تر کر کے ماؤف انگلی پر باندھ دیں۔ یا ۲۰ گرین فی اونس والا کاسٹک لوشن مقام ماؤف پر دن میں دو بار لگائیں۔ اس سے اکثر سوزش رک جاتی ہے۔ اگر سوزش ہو کر پیپ پڑ جائے تو پھر اُسے کاٹ ہی ڈالنا چاہیئے۔ اور زخم پر آئیوڈو فارم یا نائیٹریٹ آف لیڈ آئنٹ منٹ لگائیں۔

غذا و پرہیز: غذا زود ہضم۔ مقوی اور لطیف دیں۔ غلیظ اور سوداوی اشیاء سے پرہیز کریں۔

پندرھواں باب

اعضائے تناسل مردانہ

مردوں کے اعضائے تناسل میں غدہ قدامیہ۔ خزانہ منی۔ انثیین۔ قضیب۔ مجری بول۔ غدہ ودی۔ شامل ہیں۔ ان کا مختصر حال ذیل میں درج ہے۔

غدہ قدامیہ (Prostate Glands) یہ ایک چھوٹا اور سخت غدود ہے۔ جو مثانہ کی گردن کے آگے اور پیشاب کی نالی کے بعد، اسکے گرد مقعد کے اوپر کو واقع ہے۔ اس کی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ اور اس کا حجم سپاری یا شاہ بلوط کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا طول ایک انچ اور عرض ۱½ انچ اور موٹائی پون انچ ہوتی ہے۔ اس کا وزن ½ تولہ ہوتا ہے۔ مجری البول اس کی بالائی سطح کے قریب اس کے درمیان سے گذرتی ہے۔ اس غدود پر ۱۵ سے ۲۰ تک باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں۔ جو کہ پیشاب کی نالی میں کھلتی ہیں۔ اس غدود میں ایک سفید رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جسے مذی کہتے ہیں۔

۲۔ اوعیۃ المنی (Vesiculae Seminales) یہ مخروطی شکل کی دو خانہ دار غشائی تھیلیاں ہوتی ہیں۔ جو مثانہ کی جڑ اور مقعد کے درمیان واقع ہوتی ہیں۔ پیچیدہ حالت میں ہر ایک تھیلی ۲½ انچ لمبی اور قریباً نصف انچ چوڑی ہوتی ہے۔ لیکن غیر پیچیدہ حالت میں یہ پانچ یا چھ انچ لمبی اور ایک بطخ کے پَر کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ اس کی بالائی سطح خانہ دار جھلی کے ذریعہ مثانہ کے ساتھ خوب چسپاں ہوتی ہے۔ اور اس کی زیریں سطح روودہ مستقیم اور مثانے والے فیشیا کی ایک شاخ کے ذریعہ روودہ مستقیم سے علیحدہ رہتی ہے۔ اس کا چوڑا سرا پیچھے اور تنگ سرا سامنے ہوتا ہے۔ جو غدہ قدامیہ کی جڑ کے قریب اپنی جانب کے

خصیئے کی نالی کے ساتھ مل کر منی کی نالی بناتی ہے۔ چنانچہ بوقتِ ضرورت اس منی کی نالی کے ذریعہ منی پیشاب کی نالی میں گرتی ہے۔

۳۔ انثیین (Testicles) بیضوی شکل کے منی پیدا کرنے والے غدود ہیں۔ جو ایک طرف کی ڈوری یا (سپرمیٹک کارڈیا) کے ذریعے فوطے کی تھیلی میں آویزاں ہوتے ہیں۔ ہر ایک خصیہ سوا انچ سے دو انچ تک لمبا ایک انچ چوڑا اور سوا انچ موٹا ہوتا ہے۔ اس کا وزن ڈیڑھ سوا دو تولے ہوتا ہے بایاں خصیہ دائیں کی نسبت کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ خصیے کی پچھلی سطح کے بیرونی کنارے کے چپٹے اور تنگ حصہ کو خصیہ فوقانی کہتے ہیں جس میں منی کا قوام پکتا ہے ہر ایک خصیئے میں قریب چارسو کے چھوٹے چھوٹے لابیولز پائے جاتے ہیں۔ جن کی راہ منی خصیۂ فوقانی میں جا کر پکتی ہے۔

فوطہ (SCROTUM) یہ خصیوں کی ایک تھیلی ہے۔ جو بذریعہ ایک درمیانی پردے اور ایک اُبھرے ہوئے خط کے دو جانبی حصّوں میں منقسم ہے۔ ان کی جلد سیاہی مائل باریک اور ڈھیلی ہوتی ہے۔

منی کی ڈوری اس ڈوری کے ذریعہ ہر ایک خصیہ اپنی جانب کے فوطہ میں آویزاں ہے۔

منی لے جانے والی نالی ان کی تعداد دو ہے۔ ایک دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف۔ ہر ایک نالی دو فٹ کے قریب لمبی ہوتی ہے۔ خصیوں میں منی پیدا ہو کر ان ہی نالیوں کی راہ سے جا کر منی کی تھیلیوں میں جمع ہوتی ہے۔

منی (Semen) گاڑھی سفید رطوبت ہے جس میں خاص قسم کی بُو ہوتی ہے۔ منی میں تین جزء ہوتے ہیں۔ ایک منی کا پانی جو انڈے کی سفیدی کی طرح شفاف اور لیس دار ہوتا ہے۔ دوسرے منی کے چھوٹے چھوٹے گول دانے جن سے منی کے کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ تیسرے منی کے کیڑے۔ ہر ایک منی کے کیڑے کا گول سر ہوتا ہے۔ ایک درمیانی جسم اور ایک باریک دُم۔ یہ کیڑے بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے۔ ان ہی کیڑوں پر انسان کی پیدائش کا دار و مدار ہے۔

قضیب (Penis) یہ جماع کا آلہ ہے۔ اس کے درمیان سے پیشاب کی نالی

کا بہت سا حصّہ گزرتا ہے۔ یہ تین حصّوں میں منقسم ہے۔ ۱۔ جڑ۔ ۲۔ جسم۔ ۳۔ سر جڑ چوڑی ہوتی ہے۔ اور دو مضبوط شاخوں کے ذریعہ عظم العانہ کے ساتھ ملی رہتی ہے اس کے سر کو عربی میں حشفہ کہتے ہیں جس کی چوٹی پر بول کی نالی کا بیرونی سوراخ ہوتا ہے۔ حشفے کے کنارے اور گردن پر چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں جن سے ایک قسم کی بدبودار سفید رطوبت پیدا ہو کر ان خصیوں کو تر رکھتی ہے۔ حشفے کے اوپر کے چمڑے کو غلفہ (گھونگھٹ) کہتے ہیں۔

عضو میں متخلخل ساخت کے تین حصّے تین غلافوں میں پائے جاتے ہیں۔ دونوں پہلوؤں پر جو دو حصّے ہوتے ہیں۔ انہیں عربی میں جسم اجوف کہتے ہیں۔ درمیانی نچلے حصّہ کو جسم اسفنجی کہتے ہیں۔ اس جسم کا بہت سا حصّہ جسم اجوف سے بنتا ہے۔ جو پہلو بہ پہلو دونوں جانب واقع ہوتا ہے۔ اور جس کا اگلا تین چوتھائی حصّہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہتا ہے۔ یہی حصّہ تخیب کی جڑ کے دونوں پاؤں بنا کر عظم عانہ پر چسپاں رہتا ہے۔ جسم اسفنجی سے پیشاب کی نالی گزرتی ہے۔

پیشاب کی نالی

(Urethra) پیشاب کی نالی مثانے کی گردن سے شروع ہو کر ایک بیرونی سوراخ میں ختم ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی آٹھ یا نو انچ ہوتی ہے۔ اس کا آخری سوراخ حشفہ میں ہوتا ہے۔ اس نالی میں دو خم ہوتے ہیں۔

غدہ ودی

(Cowpers Glands) چھوٹے چھوٹے گول زرد رنگ کے دو غدود ہیں۔ جو پیشاب کی نالی کے غشائی حصّہ کے نیچے ایک جھلّی میں ملفوف ہوتے ہیں۔ ان غدودوں میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اُسے ودی کہتے ہیں۔

خیزش کس طرح پیدا ہوتی ہے؟

خیزش جسے انتشار اور نعوظ بھی کہتے ہیں۔ ایک عصبی فعل ہے جس وقت کسی حسین جمیل شکل کو دیکھا جاتا ہے یا اس کا تصوّر کیا جاتا ہے تو اس سے لذّت و سرور حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور اس خواہش کا اثر اعصاب حسّیہ کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے۔ اور دماغ عصب تناسلی کو آگاہ کرتا ہے جس سے تخیب کی رگوں پر سے اس عصب کا دباؤ ہٹ جاتا ہے۔ اور تقضیب کی رگوں میں خون بھرنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ پھولنے لگتی ہیں۔ تو جسم اجوف اور جسم اسفنجی کے خانے

دبنے لگتے ہیں۔ اور ان رگوں کو پھیلنے کا موقع ملتا ہے یہاں تک کہ یہ خانے بھینچ کر بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی عضلی ریشے ان رگوں پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ جس سے رگیں ایک معینہ حد سے زیادہ نہیں پھیل سکتیں۔ اسی حالت میں ان عضلات کے اعصاب بھی حرکت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو قضیب کی جڑ میں واقع ہیں۔ لہٰذا یہ عضلات رگوں کو دبانے لگتے ہیں۔ جس سے خون کی واپسی بند ہو جاتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قضیب خوب بڑھتا اور پھیلتا ہے۔ اور جوں جوں یہ عضلات ان رگوں کو دباتے جاتے ہیں قضیب بھی درازی میں آگے کو بڑھتا جاتا ہے۔ اور جب قضیب آگے کی طرف بڑھتا ہے تو اس کا اگلا حصہ اوپر کو اٹھ جاتا ہے اور جڑ نیچے رہ جاتی ہے۔ اسے انتشار کامل کہتے ہیں۔ حالت انتشار میں قضیب اور حشفہ خون سے پُر ہو جاتے ہیں۔ اور بحالت جماع حشفہ میں گدگدی محسوس ہونے لگتی ہے۔ جس کا اثر اعصاب کے ذریعہ۔ اوعیہ منی تک جا پہنچتا ہے۔ اور اوعیہ منی میں تحریک پیدا ہو کر منی خارج ہو کر قنات دافقہ کے ذریعے پیشاب کی نالی میں جا گرتی ہے۔ اس وقت دماغ میں ایک کیفیت وسرور کا عالم ہوتا ہے اور منی پیشاب کی نالی سے گزرتی ہوئی اپنے جائے قرار (رحم) میں جا پہنچتی ہے۔

جب اعصاب کی تحریک میں خود بخود سکون پیدا ہو جاتا ہے یا منی خارج ہو جاتی ہے۔ تو عضلی ریشوں کا دباؤ رگوں پر سے ہٹ جاتا ہے جس سے خون واپس جانے لگتا ہے اور عضو بہت جلد آہستہ آہستہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

مردوں کے خاص امراض

اُردو	نبیق غلفہ	فائی موسس (Phimosis)

اس مرض میں حشفہ کی بالائی جلد یا گھونگھٹ لمبا اور تنگ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

اسباب مرض یا تو پیدائشی ہوتا ہے یا آتشک اور سوزاک کے باعث دنما ہوتا ہے۔ پیشاب کی غلاظت سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

علامات مرض اگر مرض پیدائشی ہو۔ تو عضو تناسل چھوٹا ہوتا ہے۔ غلفہ کی تنگی کے باعث حشفہ بڑھتا نہیں۔ چونکہ حشفہ صاف نہیں کیا جا سکتا اس لئے پیشاب رُک رُک کر آتا ہے۔ اور کبھی فوطوں میں پانی پڑ جاتا ہے کبھی پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔

علاج :۔ ختنہ کرائیں۔ اور کلوڈین وغیرہ کی پٹی لگوائیں۔

بُثورِ حشفہ

سپاری کی پھنسیاں — بثورِ حشفہ — ہرپیز آف دی گلینس

(Herpes of the Glands)

اس مرض میں حشفہ کے اوپر چھوٹی چھوٹی سرخ یا سفیدی مائل پھنسیاں نکل آتی ہیں

اسباب مرض ضیق الغلفہ۔ میل کچیل کا اجتماع وغیرہ۔

علاماتِ مرض حشفہ کے مقام پر سوزش اور خارش ہوتی ہے۔ غلفہ کو پیچھے ہٹا کر دیکھنے پر پھنسیاں دکھائی دیتی ہیں۔

طبّی علاج صبر و مردار سنگ ہم وزن پیس کر اور روغن گل میں ملا کر لگائیں۔

ڈاکٹری علاج زخموں پر بورک پوڈر چھڑکیں۔ یا بورک آئنٹمنٹ یا زنک آئنٹمنٹ لگائیں۔ آیوڈیکس عمدہ دوا ہے۔

حکۂ قضیب

عضو مخصوص کی خارش — حِکّۃ القضیب — اچنگ آف دی پے نس

(Itching of the Penis)

اس مرض میں ذکر کے جسم اور خاص طور پر اس کی جڑوں کے قریب غیر طبعی طور پر خارش ہوتی ہے۔

اسباب مرض :۔ موئے زہار کی میل کچیل۔ غلیظ سوداوی خون کا قضیب کے گرد

گردہ اجتماع ۔ عام غلاظت

علامات مرض عضو مخصوص اور اس کی جڑ میں بلا کی خارش ہوتی ہے ۔ مریض چند دن کو کھجاتا رہتا ہے ۔

علاج مقام خارش پر لیڈ لوشن کی ٹکور کریں ۔ بورک اور زنک آئنٹ منٹ کی مالش بھی مفید ہے ۔ اگر ان تدابیر سے آرام نہ ہو ۔ تو انگورائی نم ایسڈ کرائی سوفینانک ۔ کی مالش نہایت مفید ہے ۔

غذا :۔ سرد اور مسکن غذا استعمال کریں ۔

فوطوں میں پانی بھر جانا

فوطوں میں پانی بھر جانا　　قیلہ مائیہ　　ہائیڈروسیل (Hydrocele)

اسباب مرض جوانوں میں یہ مرض عام طور پر ورم خصیہ یا آتشک کے سبب ہوا کرتا ہے ۔ کبھی یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے ۔

علامات مرض فوطوں میں گرانی محسوس ہوتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ نیچے سے اوپر کو بڑھتے جاتے ہیں ۔ ورم شروع میں نرم لیکن آخر کار سخت ہو جاتا ہے ۔ دبانے سے اس میں ولدلداہٹ محسوس ہوتی ہے ۔ کھانسنے وغیرہ پر اس میں نہ حرکت ہوتی ہے نہ درد ۔ اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اگر خصیوں کے ایک طرف چراغ رکھیں تو اس کی روشنی خصیوں کے دوسری طرف معلوم ہوتی ہے

طبّی علاج معمولی حالتوں میں جوز ابہل وماز وسبز ہم وزن سرکہ میں پیس کر لگائیں ۔ یہ ضماد بھی مفید ہے ۔

نسخہ :۔ ایلوا ۔ گوگل ۔ مرکی ۔ انبہ ہلدی ہر ایک ایک ماشہ ۔ سریش ۲ ماشہ سب کو پانی میں پیس کر لگائیں ۔ یہ مرہم بھی فائدہ بخش ہے ۔

نسخہ :۔ موم زرد ساڑھے تین تولہ ۔ زفت ۔ اشق ہر ایک ساڑھے سات تولہ ۔ شب یمانی ۵ ماشہ ۔ پہلے اشق کو گرم پانی میں حل کریں ۔ پھر موم و زفت کو روغن زیتون ۳ تولہ میں پگھلائیں ۔ اور شب یمانی کو باریک پیس کر سب کو باہم ملائیں ۔ اور کھرل میں ڈال کر خوب مخلوط کریں ۔ اور مرہم تیار کریں ۔ اور فوطہ پر لگائیں ۔ داخلی طور پر جذب رطوبات

کے لئے جوارش مصطگی ۷ ماشہ۔ معجون خلاسفہ ۵ ماشہ یا معجون کندر ۷ ماشہ کھلائیں۔ اور پانی کا استعمال کم کریں۔

ڈاکٹری علاج خفیف صورتوں میں فوطوں پر امونیا کلورائیڈ ایک ڈرام شراب ایک اونس۔ پانی آٹھ اونس کی مالش کرتے رہیں یا مرکیوریل پلاسٹر سے سٹریپ کریں۔ ٹنکچر آئیوڈین لگانا بھی فائدہ بخش ہے۔ اگر ان تدابیر سے مرض میں افاقہ نہ ہو۔ تو پانی کی مقدار بڑھتی چلی جائے۔ تو اپریشن سے پانی نکال کر ٹنکچر آئیوڈین کی پچکاری کریں۔

فوطوں کی خارش

فوطوں کی خارش | حکۃ الصفن | پروراگی گوسکروٹائی (Prurigo Scroti)

اسبابِ مرض میلا کچیلا رہنا۔ مصالحہ دار اور گرم اغذیہ کا کثرت استعمال۔ بواسیر دائمی قبض۔ بالوں کی جوئیں وغیرہ

علاماتِ مرض فوطوں میں بلا کی کھجلی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ کھجا کھجا کر مریض زخم بنا لیتا ہے۔

طبی علاج یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ:۔ نوشادر ۳ ماشہ۔ مردارسنگ ۱۰ ماشہ۔ گلنار۔ نشاستہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ خیان ماشیا۔ اقاقیا ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو گلاب میں پیس کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔ یا کمیلہ یا گندھک کو روغن سرسوں میں گھس کر مقام ماؤف پر طلا کریں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو تنقیہ مزاج کے لئے سوداء کا منضج مسہل پلائیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب کو معلوم کرکے علاج کریں۔ زنک یا بورک آئنٹمنٹ لگائیں۔ اگر تکلیف زیادہ ہو۔ تو ایک اونس ویزلین میں کاربالک ایسڈ کے ۱۰ قطرے ڈال کر لگائیں۔

کمفر ایک حصہ۔ بورک ایسڈ ۲ حصہ۔ سٹارچ ولائتی ۱۰ حصہ۔ زنک اوکسائیڈ ۱۰ حصہ سب کو ملا کر تھوڑا تھوڑا چھڑکیں۔

یا کرو سیو سبلی میٹ ۵ گرین۔ سپرٹ آف روزمری و شراب مقطر ہر ایک ایک اونس

ہمامنڈ مکسچر تا ۱۰ اونس سب کو ملالیں۔ اور اس میں سے تھوڑا سا دن میں دو بار فوطوں پر لگائیں

غذا و پرہیز سرد اور مسکن اغذیہ کا استعمال کریں۔
گرم چرپری اور مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کریں۔

خصیوں کی سوجن

خصیہ کی سوجن — ورمِ خصیہ — آرکائی ٹس (Orchitis)

اسبابِ مرض سردی لگنا۔ خصیہ پر چوٹ لگنا۔ مرض سوزاک یا آتشک۔ نقرس وجع مفاصل۔ سوزش مثانہ۔ سنگ مثانہ۔ کن پیڑے وغیرہ

علاماتِ مرض خصیہ متورم ہو کر دردناک ہو جاتا ہے۔ بلا کا درد ہوتا ہے جس کی ٹیسیں شکم، کمر اور رانوں تک جاتی ہیں۔ بخار ہو جاتا ہے ابکائیاں آتی ہیں اور جی متلاتا ہے۔

طبی علاج ڈنڈی پر سینگیاں یا جونکیں لگوائیں۔ مریض طاقت ور ہو۔ تو فصد باسلیق یا فصد صافن کرائیں۔ قبض ہو تو حقنہ کریں۔ مقامی طور پر یہ ضماد لگائیں

نسخہ:۔ مقل ازرق۔ اشق۔ میوسائلہ۔ مرکی۔ گل بابونہ۔ زیرہ سیاہ۔ ہر ایک ۲ ماشہ سنبل الطیب ۲ ماشہ۔ گل خطمی۔ بیخ خطمی۔ کنجد سیاہ۔ تخم کتان۔ حلبہ۔ اکلیل الملک۔ آرد باقلا ہر ایک ۴ ماشہ۔ موم سفید۔ چربی گردہ بز ہر ایک ۲ تولہ۔ روغن گل ۴ تولہ۔ پہلے موم و چربی کو روغن گل میں پگھلائیں۔ پھر دوائیں کوٹ کر ملائیں اور یہ ضماد کریں۔

نسخہ:۔ عنب الثعلب۔ بابونہ۔ گل خطمی۔ اکلیل الملک۔ پوست خشخاش ہر ایک تولہ۔ آرد جو ۵ تولہ۔ سب کو گائے کے دودھ میں پکا کر گرم گرم لیپ کریں۔

پوست خشخاش اور گل ٹیسو کو پانی میں جوش کر کے تکمید کریں۔ داخلی طور پر یہ نسخہ دیں۔

بہدانہ۔ عنب الثعلب۔ تخم کاہو۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب نو دانہ۔ سپستان گیارہ دانہ۔ سب کو پانی میں بھگو کر یا جوش کر صاف کریں۔ اور سرد کر کے شربت نیلوفر ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ رانوں کے درمیان ایک تکیہ رکھ کر خصیوں کو اونچا رکھیں۔ چوبیس گھنٹوں میں تین چار بار بورک ایسڈ پوڈر سے ٹکور کریں۔ اور ٹکور کے بعد ہر بار گلیسرین آف بیلاڈونا لگائیں

مرکیوریل پلاسٹر لگانا بھی مفید ہے۔ ورم کے رفع ہوجانے کے بعد اگر سختی باقی رہ جائے۔ تو اس پر مرہم آئیوڈائیڈ آف لیڈ یا ٹنکچر آئیوڈین لگانا مفید ہوتا ہے۔ اشدت درد کو رفع کرنے کے لئے ڈوورس پوڈر دے سکتے ہیں۔ اگر سوزاک موجب مرض ہو تو سلفا پائرڈین دیں۔ آتشک کی وجہ سے ہو تو پوٹاسیم آئیوڈائیڈ دیں نقرس کی وجہ سے ہو تو کالچی کم مفید ہے۔

غذا و پرہیز دودھ۔ کھچڑی۔ دال چپاتی دیں۔
گرم اور تیز اغذیہ سے پرہیز کریں۔

شدید ورم غدہ مذی

مذی کے غدود کی شدید سوجن۔ ورم غدۂ قدامیہ شدید۔ ایکیوٹ پراسٹے ٹائی ٹس

(Acute Prostatitis)

اس مرض میں غدہ مذی کے اندر ورم پیدا ہوجایا کرتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض جراثیمی تعدیہ سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ مجری بول کا ورم یا مثانہ کا ورم بڑھ کر عام طور پر غدہ مذی کو بھی مبتلا کردیتا ہے۔ سوزاک۔ مجری بول کے دوسرے زخم۔ جلق۔ کثرت جماع۔ کبھی کاتا طیر کے داخل کرنے یا پتھری کے خارج ہونے سے یا امراض مقعد کے سبب سے بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔

طبی علاج بنفشہ۔ گاؤزبان۔ خطمی۔ عنب الثعلب۔ بہدانہ ہر ایک پانچ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ۔ شربت بزوری معتدل ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور سیون اور مقعد کے گرد یہ ضماد کریں۔

نسخہ: رکات مہندی حضض۔ آب برگ عنب الثعلب۔ سفیدی بیضۂ مرغ۔ روغن بھنگ۔ ہر ایک ایک تولہ حضض اور رکات کو باریک پیس کر لعاب اسغول اور کسی قدر افیون۔ زعفران۔ کافور اضافہ کرکے ضماد کریں۔

ڈاکٹری علاج مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ سیون کے مقام پر پانچ چھ جونکیں لگوائیں۔ مقام ورم پر ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔ شدت درد میں مارفیا اور بیلاڈونا کی سپازٹری مقعد میں رکھوائیں۔ اگر پیشاب رک گیا ہو۔ تو سوڈا بائی

کارب ۳۰ گرین پانی میں حل کر کے ہر چوتھے گھنٹے پلا دیا کریں۔ اگر پیشاب بند ہو جائے تو گرم آبزن کرائیں۔ یوری سیپ ٹین (Uriseptin) اور سین میٹو (Sanmetto) بمقدار ایک ایک ڈرام تھوڑے پانی میں ملا کر دن میں ۲-۳ بار دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے:۔

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۵ گرین
ٹنکچر ہائیوسائی امس	۲۰ بوند
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ بوند
سپرٹ کلوروفارم	۱۵ بوند
ایکوا تا	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو ڈایا تھرمی (عمل حرگذاری) کے ذریعہ علاج کریں۔

ٹیکے سے علاج سیلوٹروپین (Cylotropine) ایک امپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ امفوٹروپین Amphotropine ایک امپول کا عضلی ٹیکہ کریں

اٹروپین ۱/۱۰۰ گرین کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ اگر مرض کا باعث سمیت سوزاک ہو تو پینی سلین سوڈیم جی ۵ لاکھ یونٹ کا روزانہ ٹیکہ کریں۔ یا سالوسیپٹے سین (Soluseprisine) ۵ سی سی کا مدیدی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز دودھ۔ آش جو۔ کھچڑی۔ مونگ کی دال کا پانی وغیرہ دیں۔ ہر قسم کی ثقیل و نفاخ غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔

جریان مذی

جریان مذی — سیلان مذی — پراسٹے ٹوریا (Prostatorrhœa)

اس مرض میں غیر طبعی طور پہ مذی وقت بے وقت نکلتی رہتی ہے۔

اسباب مرض جلق۔ کثرت جماع۔ ذکاوت حس۔ غدہ مذی کی سوزش غدہ مذی کی کمزوری۔ مقعد یا نالی کی خراش۔ مثلاً قبض۔ چنونے سوزش۔ سنگ مثانہ وغیرہ۔

علامات مرض پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت مجریٰ بول سے مذی کے قطرے گرتے رہتے ہیں۔ مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ دماغی افعال میں فتور آجاتا ہے حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ طبیعت گری گری رہتی ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔
یہ نسخہ نہایت مفید ہے:۔

نسخہ:۔ افیون۔ مازو سبز بے سوراخ۔ سہاگہ بریاں کوٹ پیس کر ایک ایک رتی کے قرص بنالیں۔ ایک قرص صبح ایک قرص شام دودھ پاؤ سیر سے کھائیں قبض کشائی کا خاص خیال رکھیں۔ آٹھ دن تک استعمال کرنا کافی ہوگا۔ یہ سفوف بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ مازو سبز۔ رال سفید۔ سبوس اسپغول۔ نبات سفید۔ سب ہم وزن سفوف بنا کر چھ ماشہ کی مقدار میں شیر گاؤ سے کھلائیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو معلوم کریں اور علاج کریں۔ خارش مقعد یا ناسور کو رفع کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ بطور دوا ایسٹن سیرپ ایک ایک چمچہ چائے بھر دن میں دو تین بار پلادیا کریں۔ مریض کی مقعد میں انگلی ڈال کر مثانہ کی طرف غدہ قدامیہ پر نرمی سے مالش کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹیبلائیڈ پروسٹیٹ اینڈ سک گلانڈ ایک ایک گولی صبح و شام کھلائیں۔ ڈیڈرے پن کا استعمال بھی مفید ہے ذکاوت حس کو دور کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں:۔

لیپولین	۳ گرین
کمفر مانو برومائیڈ	۱ گرین
ارگوٹین	½ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس	۱ گرین

اس کی ایک گولی بنا کر صبح و شام استعمال کریں۔

غذا و پرہیز لطیف اور زود ہضم غذا دیں۔
نفاخ اور ثقیل اغذیہ۔ تیل۔ ترشی۔ زیادہ گرم اشیاء۔ سرخ مرچ سے پرہیز لازم ہے۔

جریان

جریان سیلان منی سپرمے ٹوریا

(Spermatorrhoea)

اس مرض میں منی یا منی کی شکل کی رطوبت بغیر جماع کے عضو مخصوص سے بیداری کی حالت میں نکلتی رہتی ہے۔

اقسام مرض :- اس مرض کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱- جریان منی برازی (Difection Spermatorrhoea) براز کے ساتھ جریان منی ہوتا ہے۔

۲- جریان منی بولی (Micturition Spermatorrhoea) پیشاب سے پہلے یا اس کے ساتھ یا اس کے فوراً بعد جریان منی ہوتا ہے۔

۳- جریان منی مسلسل (Continuous Spermatorrhoea) اس میں ہر وقت قطرہ قطرہ کرکے منی خارج ہوتی رہتی ہے۔

اسباب مرض سب سے بڑا سبب جلق یا کثرت مجامعت ہے جس سے اعضائے تناسل ایسے ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ ذراسی تحریک سے اپنا فعل انجام دے دیتے ہیں۔ ترک جماع۔ حدت منی۔ ضعف و استرخاء مثانہ جماع منقطع قبض۔ بواسیر۔ کرم امعاء صرع۔ سوزش گردہ۔ ریگ گردہ و مثانہ۔ طوالت و غلاظت قلفہ۔ چائے۔ شراب وغیرہ کا کثرت استعمال۔ خیالات کا فاسد ہونا۔ دماغ یا نخاع میں خراش کا ہونا حسین عورتوں کی صحبت۔ بے ہودہ قصے کہانیوں کا مطالعہ وغیرہ۔

علامات مرض پاخانہ کرتے وقت زور لگانے یا انگیخت پر چند قطرے سے لے کر چند ماشے تک مواد منویہ خارج ہو جاتا ہے۔ پھر یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ بغیر زور لگائے بھی مادہ منویہ خارج ہونے لگتا ہے۔ کبھی معمولی سی تحریک پر انزال ہو جاتا ہے۔ قضیب ہر وقت سکڑا ہوا اور سرد رہتا ہے۔ خصیے چھوٹے اور لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ سر درد۔ درد شقیقہ۔ گدی کا درد۔ ریڑھ اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ

جاتے ہیں۔ زبان میلی اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بھوک یا تو بالکل نہیں لگتی یا بہت زیادہ لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کبھی دست آتے ہیں۔ معمولی سی محنت کرنے پر دل دھڑکنے لگتا ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ کبھی متلی اور تے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض کا حافظہ خراب ہو جاتا ہے۔ خواہش مردانہ کم ہو کر ضعف باہ اور سرعت انزال کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ مریض مغموم اور پریشان رہتا ہے۔ کبھی زندگی سے تنگ آکر خودکشی پر تیار ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اگر کثرت مباشرت۔ جلق یا اغلام وغیرہ کی مکروہ عادات جریان کا سبب ہوں تو ان عادات کو ترک کرائیں۔ پھر حالات کے مطابق علاج کریں۔

اگر کثرت منی جریان کا موجب ہو۔ تو مریض کی شادی کرائیں۔ ورنہ اس کی غذا کم کر دیں۔ مقوی اور مولد منی غذائیں قطعاً استعمال نہ کریں۔ اور یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ تخم کاہو۔ تخم کاسنی۔ تخم خرفہ۔ تخم کشنیز ہر ایک ۵ ماشہ پانی میں پیس چھان کر شربت فولاد ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یا سفوف اصل السوس ۳۔ ۳ ماشہ صبح و شام تازہ پانی سے کھلائیں۔

اگر جریان کا موجب حدت منی ہو یا منی رقیق ہو۔ تو اس کے ازالہ کے لئے سرد و تر مسکن دوائیں مثلاً معجون حمخ ۶ ماشہ صبح کو کھلائیں اور یہ نسخہ پلائیں:۔

نسخہ:۔ شیرہ تخم خیارین ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ مغز کدوئے شیریں۔ شیرہ تخم کاہو مقشر۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں اور شام کو یہ حریرہ استعمال کرائیں۔

نسخہ:۔ ثعالب مصری۔ آرد سنگھاڑا۔ مغز منبولہ ہر ایک تین ماشہ کو پانی میں پیس لیں۔ اور گائے کے دودھ پاؤ سیر سبوس اسبغول ۷ ماشہ۔ مصری ۲ تولہ شامل کر کے نرم آنچ پر پکائیں۔ اور غلیظ ہونے پر آگ سے اتار لیں۔ اور سرد کر کے پئیں۔ مادہ منویہ کی حدت و رقت کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ بھی مفید ہے:۔

۱۔ تخم ریحان ۷ ماشہ۔ مصری ۲ تولہ۔ دونوں کو گائے کے دودھ پاؤ سیر میں پکائیں۔ اور غلیظ ہو جانے پر سرد کر کے کھائیں۔

۲۔ کشتہ قلعی ایک رتی۔ معجون آرد خرما ایک تولہ میں ملا کر دودھ کے ساتھ دیں۔

قبض کی وجہ سے جریان ہو تو اسے دور کریں۔ ہضم کی اصلاح کریں۔ رات کو قرص ملین ۳-۴ عدد یا حب ہکاسر ۲ عدد کھلا دیا کریں۔ اور حب کبد نوشادری ۲-۲ عدد یا جوارش املی ۳-۳ ماشہ بعد غذا کھلائیں۔

دواخانہ خزینہ حکمت لاہور کی رجالی جملہ اقسام جریان میں نافع ہے۔ اس کی ۱-۱ گولی صبح و شام دودھ سے کھائیں۔

ضعف اعصاب موجب مرض ہو۔ اس کے ساتھ ہی قوت ہضم بھی کمزور ہو۔ تو کشتہ فولاد جواہر والا۔ نصف رتی ۲ تولہ بالائی میں رکھ کر کھائیں۔ یا کشتہ فولاد ۲ چاول دوائے ڈپٹی صاحب ایک رتی مکھن ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام کھلائیں۔ اور کشتہ قلعی ایک رتی معجون کلاں ۷ ماشہ میں ملا کر شام کو دیا کریں۔ کھانا کھانے کے بعد حب اقاراقی ۱-۱ عدد کھلائیں۔

عام جسمانی کمزوری میں حب جواہر ایک عدد۔ معجون جالینوس لولوی ۷ ماشہ یا کشتہ طلا کلاں ۲ چاول لبوب کبیرہ ۵ ماشہ میں ملا کر صبح کو دودھ کے ساتھ دیں۔ اور شام کو سفوف مروارید جواہر والا نصف رتی بالائی ۲ تولہ میں ملا کر یا سفوف ثعلب ۷ ماشہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

ذکاوت حس موجب مرض ہو۔ تو حب مسکن ایک عدد یا کشتہ سرب ایک رتی یا سفوف بھیند ۷ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔

سوزاک کے باعث جریان ہو۔ تو سفوف اندری ۳ ماشہ یا سفوف ست گلو سلاجیت والا ۷ ماشہ کھلا کر اوپر سے پوست خالصہ شکری اور شربت بزوری پلائیں۔

یہ دوائیں جریان کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔

۱- سفوف ابیض سبوس اسبغول ۵ تولہ۔ کتیرا ۲ تولہ۔ کوکنار ۴ عدد۔ دھنیا خشک ۲ تولہ۔ گل سرخ ۲ تولہ۔ مغز تخم املی بریاں ۲ تولہ۔ مصری ۲۰ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر مصری ملا کر رکھ لیں۔ یہ سفوف ۷ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔

۲- اکسیر جریان موصلی سفید ۳ تولہ۔ سبوس اسبغول ۶ ماشہ۔ الائچی خورد ۳ ماشہ کشتہ قلعی ½ ۱ ماشہ۔ مصری ۴ تولہ سفوف بنائیں۔ ۶-۶ ماشہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔

۳- سفوف جریان:- تالمکھانہ۔ تخم کونچ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ بیج بند

گھوکھرو۔ تخم اٹنگن۔ تیج بل۔ اکلیل الملک۔ چاول ساٹھی۔ کمرکس۔ تخم کاہو۔ اندرجو شیریں سمندر سوکھ۔ آرد سنگھاڑا۔ تخم سروالی۔ پوست بیخ اونٹ کٹارا ہر ایک ۲ ماشہ۔ کشتہ قلعی ۳ ماشہ۔ شکر سفید ۱۰ تولہ۔ دواؤں کو کوٹ کر کشتہ قلعی ملا کر رکھ لیں۔ یہ سفوف ۴ ماشہ کی مقدار میں روزانہ صبح کو دودھ کے ساتھ کھائیں۔

۴۔ سفوف مغلظ
سمندر سوکھ۔ تالمکھانہ۔ تخم ریحان ہر ایک ۴ تولہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ۵۔۵ ماشہ صبح و شام دودھ سے کھائیں۔

۵۔ سفوف ثعلب
ثعلب مصری۔ تال مکھانہ۔ اسگند ناگوری۔ مصطگی۔ بیج بند۔ ستاور۔ دانہ الائچی خورد۔ نشاستہ۔ ببول کی پھلی۔ رنج۔ کشتہ قلعی۔ دانہ الائچی کلاں تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر مصری برابر وزن اودیہ ملا کر رکھ لیں۔ ۶۔۶ ماشہ یہ سفوف صبح و شام پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔

۶۔ حب جدید جریان
سنگھاڑا خشک۔ طباشیر۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ کتھ سفید ۲ تولہ۔ سب کو پیس کر اور شیر برگد میں خوب کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور تین تین گولیاں صبح و شام بعد از غذا کھایا کریں۔

۷۔ سفوف ست گلو
ست گلو۔ ست سلاجیت۔ الائچی خورد۔ پکھان بید۔ بلبعی۔ تالمکھانہ۔ طباشیر کبود۔ کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ۔ مصری سب دواؤں کے برابر۔ سفوف بنالیں۔ اور سات ماشہ کی مقدار میں روزانہ کھلایا کریں۔

۸۔ سفوف سلاجیت
سلاجیت ۲ تولہ۔ طباشیر ۲ تولہ۔ الائچی خورد۔ سنکھاہولی ہر ایک ۲ تولہ۔ شکر سفید ۲ تولہ۔ سفوف بنا کر روزانہ ایک تولہ آب سرد کے ساتھ کھائیں۔

ڈاکٹری علاج
قبض نہ ہونے دیں۔ تندرست اشخاص میں اگر یہ مرض کثرت منی سے رونما ہو جائے۔ تو سوڈیم برومائیڈ بقدر ۱۵ گرین پانی میں حل کر کے دن میں تین یا چار بار غذا کے بعد دینا مفید ہے۔ یا یہ نسخہ دیں:۔

ارگوٹمین	۲ گرین
ہائیڈروسٹین ہائیڈروکلور	۱/۴ گرین
کمفر مونو برومیٹ	۱ گرین
لیوپولین	۲ گرین

ایک کیپ شول میں ڈال کر دن میں تین بار دیں۔

کثرت منی اور ذکاوت حس میں یہ نسخہ دیں۔

سٹرونشیائی برومائیڈ	۵ گرین
کمفر مونوبرومیٹ	۲ گرین
لیوپولین	۵ گرین
ہائیوسائنس ہائیڈروبرومائیڈ	۱/۱۰۰ گرین

سب کو ملالیں۔ اور اس میں سے ۲۰۔۲۰ گرین دن میں دو مرتبہ دیں

لیوپولین	۲۰ گرین
پلوس کیمفوری	۶ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	۳ گرین

سب کو باہم ملا کر ۱۲ گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

سپٹول	۴/۳ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا	۴/۱ گرین
زنک اوکسائیڈ	۱ گرین

ایسی ایک ایک گولی دن میں دو بار دیں۔

جریان کی شکایت رفع ہونے کے بعد ہلکا مقوی نسخہ دیں۔

فرائٹ امیونیا سائیٹراس	۱۰ گرین
ٹنکچر جنشیائی کمپونڈ	۳۰ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۱۰ بوند
ایکوا نا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار کھانے کے ایک گھنٹہ بعد استعمال کریں۔

اکمتھی اول ۲ گرین کیپ شول میں ڈال کر دن میں تین بار کھلانا مفید ہے۔ اور نخاع کے مقام پر درد کی صورت میں یہ طلاء مفید ہے۔

کلوروفارم	۱ اونس
ٹنکچر کیپسی سائی	۲ ڈرام
ٹنکچر بیلاڈونا	۶ ڈرام

سب کو بخوبی ملالیں۔ اور اون کی کپڑیری یا اونٹ کے بالوں کے برش کے ساتھ

مقام ماؤف پر طلا کریں۔ ایک وقت میں ساری ریڑھ کی ہڈی پر طلا نہ کریں۔

غذا و پرہیز کثرت منی میں غذا سادہ دیں۔ قلتِ منی اور ضعف اعصاب میں غذا لطیف۔ زود ہضم۔ دودھ۔ مکھن۔ نیمبرشت انڈے۔ گوشت کا شوربا وغیرہ دیں۔ مقوی اور گرم اغذیہ بالکل نہ کھائیں۔

احتلام

احتلام | احتلام | ناک ٹرنل ایمیشن (Nocturnal Emission)

اس مرض میں نیم خوابی کی حالت میں مریض بُرے خیالات سے متاثر ہو کر منزل ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض :۔ اس کی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ احتلام طبعی (فزیالوجیکل پالیوشنز) مادہ منویہ کی کثرت۔ اور ترکِ جماع سے یہ مرض رونما ہوتا ہے۔

۲۔ احتلام غیر طبعی (پیتھالوجیکل پالیوشنز) یہ مرض ذکاوتِ حس اور اعضائے نسلی کی کمزوری سے لاحق ہوتا ہے۔

اسباب مرض اعضائے تناسل کا ذکی الحس ہونا۔ کثرتِ منی۔ جلق۔ کثرتِ جماع تجرد۔ خیالات کا فاسد ہونا۔ بدہضمی۔ پُرخوری۔ کرم امعاء رقیق النطفہ وغیرہ۔

علاماتِ مرض سوتے میں کسی خوبصورت شکل کو دیکھ کر اور گاہے بغیر کسی صورت دیکھے انزال ہو جاتا ہے۔ نرمن صورتوں میں مریض کو جاگنے پر خواب یا احتلام کی کیفیت یاد نہیں رہتی۔ مریض کو پیشاب جل کر آنے لگتا ہے۔ خصیوں میں درد کی شکایت رہتی ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ اور طبیعت گری گری رہتی ہے۔ مریض کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس امر کا خیال رہے کہ تندرست آدمی کو مہینہ میں ایک یا دو بار احتلام ہو جائے تو یہ مرض نہیں۔

طبی علاج حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں۔ فحش شہوانی خیالات سے دور رہیں۔ پاکیزہ خیالات کو اختیار کریں۔ روزانہ تازہ پانی سے غسل

کریں۔ صبح و شام پیدل ہوا خوری کریں۔ بدہضمی اور قبض نہ ہونے دیں۔ رات کو کھانا سونے سے دو تین گھنٹے پہلے کھائیں۔ سونے سے پہلے دودھ یا پانی نہ پئیں۔ دائیں کروٹ پر سوئیں۔ چت سونے سے بچیں۔ سونے کے لئے نرم اور گرم بستر استعمال نہ کریں۔ بلکہ سخت اور ٹھنڈے بستر پر سوئیں۔ سونے سے پہلے پیشاب سے فراغت پالیں۔ ان تدابیر پر عمل پیرا ہونے کے علاوہ اگر کثرت منی اور تجرد موجب مرض ہو۔ تو مریض کو شادی کی ہدایت کریں۔ ذکاوت حس ہو۔ تو اسے دور کریں۔ ہضم خراب ہو۔ تو اس کی اصلاح کریں قبض ہو۔ تو اسے دور کریں۔ اور ذیل کے نسخہ جات استعمال کریں۔

۱۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ ہر ایک ایک تولہ۔ سبوس اسبغول ۵ ماشہ۔ گوند کیکر ۶ ماشہ۔ مغز تخم املی بریاں ایک تولہ۔ ثعلب مصری ایک تولہ۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ہم وزن شکر سفید ملائیں۔ اور سات ماشہ سے ایک تولہ تک دودھ سے دیں۔ مجرب ہے۔

۲۔ فلفل سیاہ۔ تخم دھتورہ سیاہ ہر ایک ایک تولہ۔ خوب باریک کر کے پانی کے ساتھ فلفل سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک یا دو گولی چند روز تک پانی کے ساتھ کھائیں۔

۳۔ دھنیا خشک۔ خشخاش سفید۔ تخم بھنگ ہر ایک ۲ تولہ۔ دارچینی۔ الائچی کلاں ہر ایک تین ماشہ۔ گل سپاری ۶ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور سفوف سے نصف وزن کھانڈ ملا کر رکھیں۔ ۶۔۶ ماشہ یہ سفوف تازہ پانی سے صبح و شام کھائیں۔

ڈاکٹری علاج ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ اور تسکین اعصاب و دماغ کے لئے یہ نسخہ دیں۔

پوٹاسیم برومائیڈ	۱۰ گرین
منیچر میلاڈونا	۵ بوند
ایکوا کلوروفارم	۱ اونس

یہ نسخہ متواتر کم از کم ایک ماہ استعمال کریں۔ کمفر مونوبرومائیڈ کی ایک ٹکیہ کھانے کے بعد صبح و شام کھانا بھی مفید ہے۔ اگر کمزوری کی وجہ سے احتلام کی شکایت ہو۔ تو یہ نسخہ دیں۔

سٹرکنین سلف	۱/۶۰ گرین
ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلور	۱/۴ گرین

ارگوٹین	۲ گرین

سب کو ملائیں اور ایک کیپ شول میں ڈال کر دن میں دو مرتبہ غذا کے بعد استعمال کریں۔ عضو تناسل کو سرد پانی سے دھوئیں۔

ٹنکچر ویلیرین امونی ایٹا	۱/۲ ڈرام
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ منم
امونیا برومائیڈ	۱۰ گرین
ایکوا ڈسٹلڈ تا	۱/۲ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دو بار پلائیں۔

عصبی مراکز کو خراش سے روکنے کے لئے کمفر مونو برومیٹ ۳ گرین دن میں تین بار دس بارہ روز تک کھلائیں۔

پیٹنٹ ادویات | برومیونل Promionyl) SEDDBROL ایس سیڈوبرول (Salx Nigra) سیلکس نائگرا برومیڈیا (Bromidia) وغیرہ حسب ہدایات استعمال کریں۔

انجکشن کی دواؤں میں ہائیوسین، ویریٹرون، سوڈیم لیوی نال دافع ذکاوتِ حس اور مسکن اعصاب ہیں۔

غذا و پرہیز | غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ محرک اشیاء، شراب، چائے، قہوہ، انڈے، مچھلی وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔

سُرعتِ انزال

سُرعتِ انزال سُرعتِ انزال پری مے چیور اجاکیولیشن (Premature Ejaculation)

جماع میں انزال و اخراجِ منی کا زمانہ مختلف اشخاص میں مختلف ہے۔ چنانچہ یہ زمانہ نصف سے دو منٹ تک ہوتا ہے۔ اور بعض میں دو تین منٹ سے پانچ منٹ تک بھی ہوا کرتا ہے۔ اگر طبعی مدت سے کم میں اخراجِ منی ہو جائے یا ادخال کے فوراً بعد یا ادخال سے پہلے انزال ہو جائے تو اسے سُرعتِ انزال کہتے ہیں۔

اسباب مرض جلق یا کثرت جماع سے آلات تناسل کا ذکی الحس ہو جانا۔ کثرت منی عصبی مزاج۔ غلفہ یا گھونگھٹ کا لمبا ہونا۔ بواسیر۔ کرم امعاء۔ سوزاک۔ سنگ مثانہ۔ خیالات فاسد کا غلبہ ہونا۔ دیر تک ترک جماع۔ ضعف اعضائے رئیسہ و اعصاب۔

علامات مرض دخول سے پہلے یا دخول کے فوراً بعد انزال ہو جاتا ہے یکاہے بعد انتشار ہی انزال ہو جاتا ہے جس سے مریض کو بیحد شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور اسکی طبیعت بے مزہ ہو جاتی ہے۔

اصل سبب مرض کو معلوم کر کے جریان کے مطابق علاج کریں۔ اور بلا کسی شدید ضرورت کے مخدر نشیلی ادویہ ہرگز استعمال نہ کریں۔ ہمیشہ اصول علاج کو ترجیح دیں۔

سرعت انزال کا علاج زیادہ قوی اور مخدر دواؤں سے ہرگز نہ کریں۔ اگر ضرورت پیش آئے۔ تو نہایت احتیاط کے ساتھ ان مرکبات میں سے کوئی مرکب استعمال کریں۔

۱۔ حب ممسک جائفل۔ مصطگی۔ افیون۔ اسگندھ۔ جاوتری۔ تخم بھنگ عاقر قرحا۔ زعفران ہر ایک ۳ ماشہ کو پیس چھان کر شہد میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ روزانہ صبح کو ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں وقتی ضرورت کے لئے بھی مفید ہیں۔

۲۔ حب سرعت اسپند بریاں ۲ تولہ۔ پوست خشخاش ایک تولہ کو باریک پیس کر رکھیں۔ اور چار چار رتی یہ دوا صبح و شام دودھ کیساتھ کھائیں

۳۔ حب ممسک زعفرانی مشک خالص ایک ماشہ۔ افیون سات رتی۔ زعفران ۴ رتی۔ شنگرف ۴ رتی۔ دار چینی ۸ رتی۔ مازو ۴ رتی۔ ریگ ماہی ۸ رتی۔ نکچھکنی۔ کباب چینی ہر ایک ۳ رتی۔ لونگ ۲ رتی۔ ورق نقرہ ۴ رتی۔ ورق طلا ۴ رتی۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ روزانہ ایک گولی صبح کو دودھ سے کھائیں۔

۴۔ حب ممسک دیگر جائفل۔ جاوتری۔ افیون۔ مازو۔ اسپند۔ مصطگی۔ زعفران ناگ کیسر۔ موچرس۔ تج۔ گوگل۔ چھالیہ۔ دانہ الائچی خورد۔ نیلوفر۔ اجوائن خراسانی۔ تمام دوائیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور پان کے رس میں دانہ نخود کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔ حجامی اس نامراد مرض کا کامیاب ترین علاج ہے۔ دواخانہ خزینہ حکمت

لاہور سے طلب کریں۔

ڈاکٹری علاج | اصل سبب مرض کو معلوم کر کے علاج کریں۔
رکاوٹ جس میں جب کہ کامل انتشار ہوتا ہو۔ اور مادہ منویہ کافی مقدار میں ہو۔ تو یہ نسخہ دیں:

پوٹاسیم برومائیڈ	۱۰ گرین
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ بوند
ٹنکچر ہائیوسائی مس	۲۰ بوند
ایکوا کمفر	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دو دن میں دوبارہ دیں۔

مقامی طور پر یوکین۔ کوکین۔ ایلی پین۔ سٹوورین یا نووکین میں سے کسی ایک دوا کے پانچ فی صدی کے محلول میں لنٹ تر کر کے حشفہ کی گردن کے گرد لپیٹ دیں اور دس منٹ کے بعد اتار دیا کریں۔

سوزاک۔ سنگ مثانہ یا غدہ قدامیہ میں خارش ہو۔ تو اسے دور کریں۔ عصبی کمزوری ہو۔ تو مقویات اعصاب دیں۔ ذیل کا نسخہ امساک کے لئے بہترین ہے۔ لیکن اس کا اثر وقتی ہے۔

مارفین سلفاس	½ گرین
اسٹرکنین سلفاس	½ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائی مائی سکم	۱ گرین
کمفر	۱ گرین

ایسی ایک گولی بنا کر جماع سے ایک گھنٹہ پہلے استعمال کریں۔

غذا و پرہیز | لطیف اور زود ہضم غذا دیں۔
دوران علاج جماع سے قطعی طور پر پرہیز کریں۔

نامردی۔ کمزوری

کمزوری	ضعف باہ	سیکسوئل ڈی بلٹی	(Sex Debility)
نامردی	عنانت	امپوٹنسی	(Impotency)

کمزوری میں انتشار بہت تھوڑی دیر کے لئے ہوتا ہے۔ اور عین ادخال کے وقت یا ادخال سے پہلے ہی انتشار فرو ہو جاتا ہے۔ لیکن نامردی میں مریض جماع کو کامل طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ یا جماع کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔

اقسام مرض:۔

۱۔ عضوی عنانت (آرگینک امپوٹنسی) اس صورت میں عضو مخصوص کے جرمی نقائص موجب مرض ہوتے ہیں۔

۲۔ فعلی عنانت (فنکشنل یا فزیالوجیکل امپوٹنسی) اس صورت میں عضو مخصوص میں تو کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ بلکہ جماع کے عصبی مرکزوں میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو کر مرض رونما ہوتا ہے۔

۳۔ نفسانی عنانت۔

اسباب مرض کثرت مباشرت۔ جلق۔ کثرت احتلام۔ اغلام۔ جریان منی۔ عضو یا خصیتین میں کوئی پیدائشی نقص ہونا۔ آتشک ورم خصیہ وغیرہ۔ بعض دماغی و نخاعی امراض۔ مسکرات کا کثرت استعمال۔ رنج و غم۔ گہرا مطالعہ۔ ذیابیطس۔ جماع منقطع وغیرہ۔

علامات مرض:۔ جماع کی قوت ناقص یا باطل ہو جاتی ہے۔

طبی علاج اصل سبب کو دور کریں۔ عام صحت جسمانی کو بحال کرنے کی کوشش کریں۔ اگر اعضائے رئیسہ و شریفہ میں سے کوئی عضو ماؤف ہو۔ تو اس کی اصلاح کریں۔ دل، دماغ، معدہ۔ جگر اور آنتوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اگر ہضم ضعیف ہو۔ تو اُسے قوی بنائیں۔ اگر قبض رہتا ہو۔ تو ہلکی ملین دواؤں سے اسے دور کریں۔ کوئی قوی مسہل ہرگز نہ دیں۔ ذیل کی ادویہ میں سے حسب حالت مریض کو استعمال کرائیں۔

۱۔ حب ریگ ماہی ریگ ماہی۔ دار چینی۔ زعفران۔ عاقر قرحا۔ کباب چینی۔ خولنجان ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور روزانہ صبح ایک گولی کھائیں۔

۲۔ معجون ثعلب ثعلب مصری ۴ تولہ۔ مغز چلغوزہ دانہ ۵ تولہ۔ دار فلفل۔ کنجد مقشر تخم ہلیون۔ مغز چلغوزہ ہر ایک ساڑھے تین تولہ۔ بابونہ فتر اعرابی شقاقل مصری، تخم گذر، مغز سر گنجشک نر۔ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر

سہ چند شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔ خوراک ۶ ماشہ۔ مقوی باہ اور مولد منی ہونے میں مجرب ہے۔

۳۔ حب کیمیا کشتہ فولاد ۶ ماشہ۔ سم الفار ایک ماشہ۔ کچلہ مدبر ۳ ماشہ۔ کشتہ سفیدہ ایک تولہ۔ سب کو باریک کھرل کریں۔ اور شہد میں گوندھ کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں بعد غذا دونوں وقت استعمال کریں۔

۴۔ طلائے لاجواب روغن سانڈہ ایک تولہ میں جند بیدستر تین ماشہ کھرل کر کے رکھیں۔ بوقت ضرورت عضو مخصوص پر مالش کر کے اوپر سے نیم گرم پان باندھ دیں۔

۵۔ حب مقوی دارچینی۔ جائفل۔ افیون۔ مشک خالص۔ عاقر قرحا۔ شنگرف۔ لونگ ہر ایک ایک ماشہ۔ مروارید ۲ ماشہ۔ روغن سم الفار ۲ ماشہ سب کو باہم ملا کر خوب کھرل کریں۔ اور شہد کی مدد سے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ روزانہ صبح نہار منہ تھوڑا حلوہ بطور ناشتہ کھا کر اوپر سے ایک گولی کھائیں۔ اور پاؤ سیر دودھ پئیں۔ یہ گولیاں بڑھاپے میں خصوصیت سے مفید ہیں۔

روغن سم الفار حاصل کرنے کی ترکیب زعفران، سم الفار ایک ایک تولہ کو ایک سیر گائے کے دودھ میں جوش دیں پھر دہی جما کر مکھن نکالیں۔ اور اس مکھن کو ہلکی آنچ پر پگھلا کر گھی بنائیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا ازالہ کریں۔ مریض کی صحت عامہ کو بحال کریں۔ پھر مقویات کا استعمال کرائیں۔

ذیل کے نسخے اس مرض میں مفید ہیں۔

فاسفورس	۱ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا	۱۰ گرین
ایکسٹریکٹ ڈامیانہ	۱۲ گرین
ایکسٹریکٹ جنشن	۱۰۰ گرین
کنتھریڈیز	۳۰ گرین

سب کو ملا کر ۱۰۰ گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی دن میں دو بار بعد از غذا دیں مگر یہ گولیاں ایسے مریض کو نہ دیں جسے گردہ کا کوئی مرض ہے۔

ایکسٹریکٹ آف ڈامیانہ	۳۲ گرین
ایکسٹریکٹ آف کوکا	۳۲ گرین
ایکسٹریکٹ آف نکس (وامیکا)	۸ گرین
ایکسی کوئیڈ فیرس سلفیٹ	۱۰ گرین

سب ادویہ کو ملا کر ۳۲ گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی دن میں دو بار بعد از غذا کھائیں

ایسڈ آرسنک	ا گرین
سٹرکینین سلف	ا گرین
زنک فاسفائیڈ	۲ گرین
فیرائی سلف	۴۰ گرین
کونین سلف	۴۰ گرین

سب دواؤں کو ملا کر چالیس گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

گولڈ کلورائیڈ	ا گرین
یوہمبین ہائیڈروکلورائیڈ	۴ گرین
اسٹرکنین ہائیڈروکلور	۴ گرین
فرائٹ امیونیا سائیٹرس	ا ڈرام
لاٹیکوار آرسینی کیلس	۱۰ اونس

سب دواؤں کو ملا کر ۲۰ گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی دو دفعہ بعد از غذا دیں۔

انجکشن کی دواؤں میں یوہمبین ہائیڈروکلور۔ پرنڈرن وغیرہ مستعمل ہیں۔

پیٹنٹ ادویات میں فاسفورس پلز۔ ایسٹن سیرپ۔ الکسر ڈامیانہ۔ سیلیر ینیا۔ فاسفوفید وغیرہ مستعمل ہیں۔

ٹیکہ سے علاج ادیروگلان Viroglan یا ٹسٹوکس Testox) یا پاسوما (Pasuma) یا سیکسون Sexon یا انرمون Anermon یا انڈرول Androl یا جووے نین Juvenin یا ٹرایاپان Triapan یا سپرمن Spermin یا رومون ya Romon یا گوناڈول Gonadol یا پولی گلینڈین Polyglandin یا یوہمبین ہائیڈرو کلورہیں سے کسی ایک کے ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں یا پرنڈرن Perandren

۲۵ ملی گرام کا ٹیکہ کریں۔ سٹرکنین ۱/۶۰ گرین کا جلدی ٹیکہ کریں۔ فارٹن Fortan ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔ اَن ٹوٹرین Antuitrin ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز لطیف زود ہضم اور مقوی ادویہ دیں۔
جماع، ترش اور سرد اشیاء سے پرہیز کریں۔

جلق

مشت زنی	استمنا بالید	مسٹربے شن (Masturbation)
جلق	جلد عمیرہ	اُنانزم (Onanyzm)

یہ ایک غیر طبعی فعل ہے۔ جس میں مریض جماع کے بغیر ہاتھوں سے رانوں کی حرکات سے یا مخصوص قسم کے آلات سے منی کو خارج کرتا ہے۔

اسباب مرض کمسن لڑکوں میں دایہ یا والدین کی غفلت سے اس مرض کے اسباب مندرجہ ذیل ہوا کرتے ہیں:۔

غلفہ کی طوالت اور تنگی۔ حشفہ پر میل جمنا۔ پیشاب کرتے وقت عضو کو دیر تک ملتے رہنا۔ کرم امعاء۔ سنگ مثانہ۔ سوزش بول۔ بچے کو سلانے کے لئے اس کے عضو کو سہلانا۔ لڑکیوں میں خارش اندام نہانی وغیرہ۔

جوانوں میں کبھی تو یہ عادت بد بچپن میں گھر کر چکی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بری صحبت۔ شہوانی خیالات۔ ناولوں کا کثرت مطالعہ۔ فلمیں دیکھنا۔ تجرد۔ کثرت شہوت بھی اس کے اسباب محرکہ ہوتے ہیں۔

علامات مرض مریض تخلیہ کو پسند کرتا ہے۔ ہمیشہ آنکھیں نیچے کئے رہتا ہے۔ چہرہ پر پژمردگی اور خجالت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ منی کے بکثرت خارج ہونے سے تمام اعضاء و قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں۔ پیشاب بار بار اور جل کر آتا ہے۔ عضو تناسل باریک ہو جاتا ہے اور وہ ایک طرف کو ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور اپنی طبعی طوالت کو نہیں پہنچتا۔ عضو کی وریدیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ مریض کا ہاضمہ خراب اور نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ قبض رہتی ہے اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ کثرت احتلام۔ جریان منی۔ سرعت انزال۔ ضعف باہ وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ مریض رعشہ۔ مرگی اور جنون میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

طبی علاج مریض کو جلق وغیرہ کی مکروہ عادتوں کے خوفناک نتائج سے آگاہ کر کے توبہ کرائی جائے۔ عشقیہ قصے کہانیوں اور ناولوں کے پڑھنے اور مخش کھیل تماشوں کے دیکھنے سے روکدیں۔ آئندہ زندگی کو پاک بازی سے بسر کرنے کا عہد کرائیں۔ ان سب باتوں کے باوجود مجلوق سے ہرگز مطمئن نہ ہوں۔ کیونکہ اس کو اپنی طبیعت پر اعتبار نہیں ہوتا۔ لہذا اُسے تنہا رہنے کا موقع نہ دیں۔ حتیٰ کہ رات کو کمرے میں تنہا نہ سونے دیں۔ روزانہ سرد پانی سے نہانے اور عضو پر سرد پانی ڈالنے کی ہدایت کریں۔ سادہ ٹھنڈی غذائیں کھانے کے لئے دیں۔ اگر مریض اب تک ضعف باہ اور سُرعت انزال کی شکایت سے محفوظ ہو۔ اور عام صحت بہتر حالت میں ہو۔ تو عادت بد کو چھڑانے کے لئے اس کی شادی کرا دیں۔

اگر ذکی الحس ہوگیا ہو۔ تو افیون ۳ ماشہ کو عرق گلاب ۵ تولہ میں حل کر کے روزانہ تمام عضو مخصوص حتیٰ کہ حشفہ اور خصیوں پر بھی لگائیں۔ صبح کو سرد پانی سے نطول کریں اور سرد پانی سے غسل کریں۔ اندرونی طور پر یہ سفوف کھلائیں۔

نسخہ سفوف تخم کاہو۔ اجوائن خراسانی۔ تخم خیارین۔ تخم کاسنی۔ دھنیا خشک۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ گل نیلوفر ۳ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور یہ سفوف بقدر ۵ ماشہ اسپغول مسلم سات ماشہ ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھائیں۔

اعضائے منویہ میں سکون پیدا کرنے۔ جریان کو روکنے اور قوتِ امساک کو بڑھانے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ سفوف اصل السوس ۵ ماشہ کھا کر اوپر سے کتیرا ۳ ماشہ یسد بیس اسپغول ۵ ماشہ گائے کے دودھ پاؤ سیر میں جوش دے کر مصری ۲ تولہ سے شیریں کر کے ٹھنڈا ہونے پر پئیں۔

ذکاوت حس کو دور کرنے کے بعد یہ علاج کریں۔

نسخہ:۔ پھٹکڑی سفید گل ۵ تولہ۔ نمک طعام ۵ تولہ۔ دونوں کو بارہ سیر پانی میں جوش دیں جب آٹھ سیر رہ جائے۔ اسے چھان کر عضو مخصوص اور خصیوں پر نیم گرم نطول کریں۔ چند روز نطول کرنے کے بعد یہ نسخہ تدہین استعمال کریں۔

نسخہ تدہین زفت رومی مصطگی رومی۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو ایک کٹورے میں ڈال کر نرم آنچ پر رکھیں۔ جب سب یک جان ہو جائیں تو ہیجان کر

محفوظ رکھیں۔ اور روزانہ ۱ ماشہ کی مقدار میں نیم گرم عضو مخصوص۔ پیڑو۔ اور کنج ران پر مالش کریں۔ ایک ہفتہ بعد یہ پوٹلی استعمال کریں۔

نسخہ :۔ آنبہ ہلدی۔ برادہ دندان فیل۔ مالکنگنی۔ نارجیل کہنہ ہر ایک ایک تولہ۔ کوٹ کر سات پوٹلیاں بنائیں۔ اور روزانہ ایک پوٹلی بھیڑ کے آدھ پاؤ دودھ میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب دودھ میں جوش آجائے۔ تو اسے آگ سے الگ کریں۔ اور پوٹلی سے نیم گرم حالت میں عضو مخصوص۔ پیڑو۔ کنج ران اور خصیوں کو سینکیں۔ جب پوٹلی کی گرمی کم ہونے لگے۔ تو اسے پھر دودھ میں بھگولیں۔ اور دودھ کی گرمی کو قائم رکھنے کے لئے اس کے نیچے گرم راکھ رکھیں۔ الغرض پندرہ بیس منٹ تک اس طرح سینکنے کے بعد یہ پوٹلی پھینک دیں۔ اگلے روز دوسری پوٹلی سے اس طرح سینکیں۔

نوٹ :۔ اگر بھیڑ کا دودھ نہ ملے۔ تو اس کی بجائے گائے یا بھینس کا دودھ بھی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ روغن کنجد یا روغن زیتون بھی اس مقصد کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔

جمالی ایک ایک گولی صبح شام کھلائیں۔ اور حیاتی کی مالش کر کے نیم گرم پان باندھیں۔ مزید تقویت کے لئے جلالی کا استعمال نہایت مناسب ہے۔ یہ دوائیں دواخانہ خزینہ حکمت لاہور سے طلب کریں۔

اب چند مجربات نیچے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ سفوف مُغلّظ گوند ببول۔ سپاری۔ کتھہ سفید۔ گوند ڈھاک۔ بلیلہ سیاہ۔ زعفران۔ جائفل۔ مصطگی۔ لونگ۔ جاوتری۔ عاقرقرحا۔ پوست خشخاش۔ اجوائن خراسانی۔ دانہ الائچی۔ موچرس۔ کندر ہر ایک تین ماشہ۔ مغز تخم املی۔ مغز بنولہ۔ مغز نارجیل۔ مغز پستہ۔ مغز اخروٹ۔ مغز چلغوزہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ مصری ہم وزن ادویہ سفوف بنائیں۔ اور ۷ ماشہ یہ سفوف پاؤ بھر دودھ سے کھائیں۔ یہ سفوف رقیق منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ اور سرعت کو دور کرتا ہے۔

۲۔ حبّ ممسک افیون۔ ست سلاجیت۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ قلعی۔ ہر ایک تین ماشہ خلاصہ بھنگ ایک ماشہ۔ پوٹاسیم برومائیڈ ۴ ماشہ۔ سب کو کھرل کر کے پانی میں گوندھیں۔ اور دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو دو گولیاں صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔ یہ گولیاں ذکاوت حس کو دور کر کے منی کی اصلاح کرتی ہیں۔

تکمید ارنڈ خراطین۔ بیربوٹی۔ سم الفار۔ مغز تخم ارنڈ۔ برادہ دندان فیل ہر ایک ایک تولہ کو کوٹ کر سات پوٹلیاں بنائیں۔ اور ایک پوٹلی روزانہ تلوں کے تیل میں گرم کر کے عضو مخصوص۔ کنج ران اور خصیوں کی تکمید کریں۔

تکمید آنبہ ہلدی آنبہ ہلدی۔ ناگ کیسر۔ مالکنگنی۔ سم اسپ سیاہ۔ سم خر سیاہ۔ سم گاؤ سیاہ۔ ناخن فیل۔ ہر ایک ۷ ماشہ کو کوٹ کر سات پوٹلیاں بنائیں۔ اور گائے کے گھی اور پیاز کے رس میں روزانہ ایک پوٹلی گرم کر کے عضو مخصوص۔ کنج ران اور خصیوں کو سینکیں۔

طلائے آبلہ انگیز مغز جمالگوٹہ۔ مغز تخم ارنڈ۔ برادہ کچلہ ہر ایک ایک تولہ تینوں کو کھرل کر کے تھوڑی برانڈی شامل کریں۔ یہ طلا حشفہ اور سیون بچا کر عضو مخصوص پر مالش کریں۔ اوپر سے پان باندھیں۔ جب آبلہ پیدا ہو جائے تو اسے چھید کر پانی نکال دیں۔ اور روغن چنبیلی میں لونگ جلا کر روغن کو صاف کر کے لگائیں۔

طلائے خاص ہڑتال طبقی۔ گندھک آملہ سار ہر ایک ۳ ماشہ۔ سہاگہ ایک ماشہ۔ سم الفار ایک ماشہ۔ زردی بیضہ مرغ ۲ عدد میں کھرل کر کے حبوب بنا رکھیں۔ اور بوقت ضرورت روغن کنجد میں حل کر کے طلا کریں۔ اگر دانے نکلیں۔ تو روغن چنبیلی لگائیں۔

طلائے شاہی خراطین خشک نو ماشہ۔ بیربوٹی ۷ ماشہ۔ عاقر قرحا ۴ ماشہ۔ قرنفل جائفل ہر ایک ۳ ماشہ۔ چربی شیر ایک تولہ۔ دواؤں کو باریک کر کے اور چربی اور روغن میں خوب کھرل کر کے عضو پر لگا کر پان باندھیں۔ سستی کے لئے لاجواب ہے۔

ڈاکٹری علاج ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ اور داخلی طور پر دس پندرہ روز تک پوٹاسی برومائیڈ وغیرہ قاطع شہوت ادویہ استعمال کریں۔ تاکہ خیزش نہ ہو۔ لیں پوٹاسی برومائیڈ ۔ اگرین ایک اونس پانی میں ملا کر دوپہر کو پلائیں۔ ایسی ایک خوراک شام کو اور ایک سوتے وقت دیں۔ یا سوڈیم برومائیڈ ۵ اگرین پانی میں حل کر کے دن میں تین بار غذا کے بعد دیں۔ اس سے کاذب اشتہا ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد ہلکے محرکات مثلاً ٹانک وار سٹرکنین ۲ بوند صبح و شام دیں۔ اور اسے رفتہ رفتہ بڑھا کر آٹھ بوند تک لے جائیں۔ اس کے بعد ان نسخہ جات کو کام میں لائیں۔ جو نامردی میں لکھے جا چکے ہیں۔

عضو پر کنتھریڈیز کا پلستر لگانا یا کلی لگانا بھی مفید ہے۔ پلستر ہمیشہ عضو کے اوپر لگائیں۔ نیچے نہ لگائیں۔ ورنہ زخم ہو کر بے حد تکلیف ہو گی۔ لائیکر ٹنٹی (بھی اس مقصد کے لئے بہترین ہے۔ یہ ایک سیال ہے۔ اس کی ۵ بوند ویزلین یا کسی تیل میں ملا کر لگائیں جب آبلہ پیدا ہو جائے تو روغن چنبیلی یا کاڈ لیور آئل لگائیں۔ آب سرد سے عضو کو نہ دھوئیں

غذا و پرہیز شروع میں ہر قسم کی محرک غذا سے پرہیز کریں۔ سرد اور مسکن اشیاء استعمال کریں۔ جماع سے بھی بچیں۔

سولہواں باب

زنانہ اعضائے نسلی کی تشریح

زنانہ اعضائے نسلی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ بیرونی (External) جو باہر سے دیکھنے پر نظر آتے ہیں۔ مثلاً جبل الزہرہ۔ شفرانِ کبیر۔ شفرانِ صغیر۔ دہلیز فرج۔ غدود ودی۔ فرج کا دہانہ۔ پردۂ بکارت۔ تیہ الفرج۔ سیون۔

۲ اندرونی (Internal) جو باہر سے دیکھنے پر نظر نہیں آتے۔ مثلاً مہبل۔ رحم۔ قاذف نالیاں۔ خصیۃ الرحم۔ مع متعلقات۔

جبل الزہرہ:- (Mons Veneris)

فرج سے اوپر پیڑو کے مقام پر ایک ۳ انچ کے قریب چوڑی اور نصف انچ کے قریب موٹی گول نرم چربی کی ایک بلندی ہے۔ جو زمانۂ بلوغ میں بالوں سے ڈھک جاتی ہے۔ ان بالوں کو موئے زہار کہتے ہیں۔

شفرانِ کبیر (Labia Majora)

یہ دو ابھرا، موٹی لمبی جلدی چنٹیں ہیں۔ جو حدبۂ عانیہ سے شروع ہو کر نیچے اور پیچھے سے گذرتی ہوئی مقعد سے ایک انچ سامنے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر تمام ہو جاتی ہیں۔ یہ دونوں چنٹیں بچپن میں اور زچہ پن کی حالت میں چند روز کے لئے ایک دوسرے سے الگ رہتی ہیں۔ جوانی میں ایک دوسرے کے قریب رہتی ہیں۔ ان چنٹیوں کے اگلے پچھلے سرے باہم ملے رہتے ہیں۔ بالائی مقام اتصال کو مجمع مقدم اور پچھلے یا زیریں مقام اتصال کو مجمع موخر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

مجمع موخر کے سامنے ایک خفیف سا نشیب ہوتا ہے جسے صفرۂ زورقیہ

کہتے ہیں۔ اور اس نشیب کے اندرونی جانب۔ ایک ہلالی چنٹ غشائے مخاطی کی پائی جاتی ہے۔ جسے قید الفرج کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ چنٹ پہلی مرتبہ وضع حمل کے وقت پھٹ جاتی ہے۔

شفران صغیر (Labia Minora) ڈیڑھ دو انچ کے قریب لمبی غشائے مخاطی کی دو چنٹیں ہیں۔ جو بڑے لبوں کے اندر کی طرف واقع ہوتی ہیں۔ یہ بظر کو گھیرتی ہیں۔ ان پر بال نہیں ہوتے بلکہ ان کے اندر عصبی ریشے پائے جاتے ہیں۔ یہ جماع کے وقت کسی قدر تن کر لذت کا باعث بنتے ہیں۔

دہلیز فرج (Vestibule)

یہ ایک سہ گوشہ چکنی سطح تقریباً ایک انچ وسیع ہوتی ہے۔ اس کے بالائی سرے پر بظر اور دونوں جانب بصلتے الدہلیز اور فرج کے چھوٹے لبوں کا بالائی حصہ ہوتا ہے۔ اور اس کے نیچے اندام نہانی کا سوراخ ہے۔

بظر CLITORIS

یہ ایک چھوٹا سا ابھار ہے جو فرج کے چھوٹے لبوں کی بالائی دونوں شاخوں کے درمیان اور ان سے پوشیدہ رہتا ہے۔ اور بڑے لبوں کے مقام اتصال سے تقریباً نصف انچ نیچے واقع ہے۔

غدود ودی (Bartheline Ducts)

مٹر کے دانہ کے برابر گول سُرخ زردی مائل رنگت کی گلٹیاں ہیں جو دہانہ فرج کے دونوں طرف بہبل کی دیواروں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی نالی نصف انچ کے قریب لمبی ہوتی ہے۔ شہوت اور جماع کے وقت ان گلٹیوں سے ایک خاص قسم کی زردی مائل شفاف رطوبت پیدا ہوتی ہے جو اندام نہانی کو تر رکھتی ہے

فرج کا دہانہ (Vulva Orifice of the Vagina)

بیضوی سوراخ ہے۔ جو اندام نہانی کے نچلے حصہ سفران صغیر کے درمیان ہوتا ہے۔ جماع کے وقت عضو کے ادخال ولادت کے وقت بچے کی پیدائش اور حیض ونفاس کا یہی طریقہ ہے۔

پردۂ بکارت (Hymen)

ریشہ دار ساخت کا ایک ہلالی پردہ ہے۔ جو فرج کے دہانہ پر کے نچلے کنارے سے اس طرح لگا رہتا ہے کہ اس سے فرج کا دہانہ بند رہتا ہے اسے دوشیزگی کا نشان

سمجھنا غلطی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ یہ کودنے۔ کھانسنے۔ چھینکنے اور کثرت حیض وغیرہ سے خود بخود پھٹ جاتا ہے۔

عجان (Perinium)

شفران کبیر کے مجمع موخر اور مقعد کے سوراخ کے درمیان کی ۱½ انچ لمبی جگہ ہے جو وضع حمل کے وقت کسی قدر پھٹ جاتی ہے۔

مہبل (agina)

یہ جماع کی نالی ہے جو دہانہ فرج اور رحم کے مابین ہوتی ہے اور رحم سے نیچے اور سامنے کی طرف بل کھاتی ہوئی باہر کو آتی ہے۔

رحم (Hystera) اُف (Womb) بچہ دان (Uterus)

یہ ناشپاتی کا شکل کا نہایت ضروری عضو ہے۔ ماہواری ایام کا خون اسی میں سے آتا ہے۔ اور بچہ ماں کے پیٹ میں نو مہینے تک اسی کے اندر پرورش پاتا ہے۔ اس کے سامنے یا آگے مثانہ اور پیچھے معاء مستقیم ہوتی ہے۔ باکرہ عورتوں میں رحم تقریباً ۳ انچ لمبا اور دو انچ چوڑا اور تقریباً ۲ تولے وزنی ہوتا ہے۔ یہ آٹھ بندھنوں کے ذریعہ ڈھیلے طور پر اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل حصص ہیں:۔

۱۔ قاع الرحم: (Pundus of the Uterus)

یہ رحم کا بالائی چوڑا اور محدّب حصہ ہے۔ جو جوف عانہ کے بالائی دائرے سے قدرے نیچے اور صفاق سے چاروں طرف ملفوف رہتا ہے۔ اور کسی قدر سامنے کو جھکا رہتا ہے۔

۲۔ جسم رحم:۔ (Body of the Uterus)

قاع الرحم اور عنق الرحم کا درمیانی حصہ جسم رحم ہے۔ جو سامنے کی طرف سے چپٹا اور پیچھے کی طرف محدّب ہے اور اوپر سے نیچے کو بتدریج محدّب ہوتا چلا گیا ہے اس کے دونوں پہلوی کنارے مقعر ہوتے ہیں۔ ان کے بالائی جانب نالیاں اس کے نیچے اور سامنے کی جانب رباط مستدیر اور ان دونوں کے درمیان خصیۃ الرحم کا دیاؤ چسپاں رہتا ہے۔

۳۔ عنق الرحم (Cervix Uteri)

رحم کا نچلا گول اور تنگ حصہ ہے۔ جو فرج کے اندر اور جسم رحم کے مابین ہوتا ہے

۴۔ شفتۃ الرحم۔ (Labia Uteri)

گردن سے نیچے والا حصہ جو رحم کا زیرین سرا ہے۔ اور اندام نہانی میں انگلی داخل

کرنے پر اس کے دو کنارے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ دونوں کنارے ہی خفتہ الرحم کہلاتے ہیں۔ بالائی لب چھوٹا اور موٹا اور زیریں لب لمبا اور پتلا ہوتا ہے۔

۵۔ فمِ رحم (Osuteri Externum)

مذکورہ بالا دونوں لبوں کے درمیان ایک گڑھا ایک گہرے آڑے شگاف کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ جو عام طور پر ان دونوں لبوں سے اندر رہتا ہے۔ یہ درحقیقت رحم کا باریک سوراخ اور فمِ رحم کہلاتا ہے۔

یہ باکرہ لڑکیوں میں گول اور نہایت تنگ ہوتا ہے۔ لیکن پہلے وضع حمل کے بعد کسی قدر کشادہ اور آڑے شگاف کے مانند لمبا ہوتا ہے۔ رحم کی گردن بڑھاپے میں مرجھا کر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور فمِ رحم اندام نہانی کی چھت میں محسوس ہونے لگتا ہے۔

تجویف رحم

تکون کی شکل کی ایک چوڑائی ہے۔ جو رحم کو عمودی طور پر کاٹ کر اور اس کی اگلی اور پچھلی دیوار کو علیحدہ کر کے دیکھنے پر نظر آتی ہے۔

رحم کی دیواریں باکرہ عورتوں میں نصف انچ کے قریب موٹی ہوتی ہیں۔ لیکن بچے والی عورتوں میں ان کی موٹائی میں فرق آجاتا ہے۔

قاذف نالیاں (Faliopian Tubes)

یہ عضلی ساخت کی چار سے چھ انچ تک لمبی دو نالیاں ہیں۔ جو ایک طرف خصیۃ الرحم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور دوسری طرف قاذع الرحم پر تجویف رحم میں آکر کھلتی ہیں۔

خصیۃ الرحم (Ovary)

$1\frac{1}{2}$ انچ لمبی $\frac{3}{4}$ انچ چوڑی $\frac{1}{2}$ سے $\frac{3}{8}$ انچ موٹی اور تین ماشہ سے سات ماشہ تک وزنی بادامی شکل اور سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہیں۔ جو عورتوں اور مردوں کے قائم مقام خصیوں کے ہوتی ہیں۔ بڑھاپے میں سکڑ کر یہ بہت چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

ثدیتین (Mammery Glands)

یہ اعضائے نسلی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ گہری مشارکت کی وجہ سے اعضائے نسلی کے اجزائے اضافیہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ نصف کروں کی شکل کی دو گلٹیاں ہیں۔ جو چھاتی کے دونوں طرف کی تیسری یا چھٹی ساتویں پسلی تک اور سینے کی درمیانی ہڈی سے لے کر بغل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی شکل اور وزن مختلف عورتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ بچپن میں یہ بہت چھوٹے اور برائے نام ہوتے ہیں۔ ان کے اندر دودھ کی نالیاں ہوتی ہیں۔ جہاں بچوں کی پرورش کا سامان موجود رہتا ہے۔

"امراضِ نسواں"

شرمگاہ کی خارش

شرمگاہ کی خارش حکۃ الفرج ولور پرورائی ٹس
(Vulvar Pruritis)

اس مرض میں عورت کو اپنی شرمگاہ میں اس قدر خارش محسوس ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ کھجاتے کھجاتے بے چین ہو جاتی ہے۔ بعض وقت کھجانے سے خون نکلنے لگتا ہے۔

اسبابِ مرض جسمانی غلاظت۔ سوزشِ اندام نہانی گرم چیزوں کا کثرت استعمال۔ مثلاً تیز نمک۔ مرچ۔ گرم مسالہ۔ گڑ۔ تیل۔ اچار۔ انڈے۔ مچھلی وغیرہ کا بکثرت استعمال۔ حیض کا بند ہو جانا۔ عصبی کمزوری۔ اور قوتِ حس کی تیزی۔ ایام حمل۔ قبض۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ چرنے۔ گرم امعاء۔ رحم یا خصیۃ الرحم کے بعض امراض عسیر ولادت۔ سیلان الرحم وغیرہ۔ کبھی کوئی خاص سبب معلوم نہیں ہوا کرتا۔

طبّی علاج مریضہ کو روزانہ غسل کرنے اور مقام ماؤف کو خاص طور پر پانی اور صابون سے دھونے کی ہدایت کریں۔ صاف ستھرے کپڑے پہننے کی تاکید کریں۔ خون میں گرمی اور حدت کی صورت میں چند روز یہ نسخہ پلائیں:-

نسخہ:- عناب بہدانہ ۳ ماشہ۔ خیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق شاہترہ۔ دس تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر صبح و شام دونوں وقت پلائیں

اگر ہضم خراب ہو تو نقوع شاہترہ پلائیں۔ نسخہ یہ ہے

شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ گل منڈی۔ برادہ صندل سرخ۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۵ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔

مقامی طور پر مہندی کے پتوں کو پیس کر دن میں چند بار لیپ لگائیں۔ کافور کو

عرق گلاب میں حل کر کے لگانا بھی مفید ہے۔ ملتانی مٹی کو ریشہ خطمی کے لعاب میں حل کر لیپ کرنا بھی نفع بخش ہے

چم جوؤں کو دور کرنے کے لئے حقہ کے پانی سے دھوئیں۔ یہ مرہم بھی مفید ہے۔

مرہم گندھک گندھک آملہ سار۔ پارہ ہر ایک ایک تولہ۔ دونوں کو کھرل کریں یہاں تک کہ سیاہ سفوف بن جائے۔ اس کے بعد سرسوں کے تیل ۲ تولہ میں کھرل کر کے زخموں کو صاف کر کے لگایا کریں۔

حیض کی بندش سے ہو تو اس کا علاج کریں۔

جسمانی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے دودھ۔ مکھن۔ تازہ پھل استعمال کریں۔

یہ حریرہ بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ مغز بادام شیریں مقشر ۷ عدد۔ مغز تخم کدو شیریں۔ مغز تخم تربوز۔ ہر ایک چھ ماشہ کو گائے کے دودھ پاؤ سیر میں پیس کر چھان لیں۔ اور آگ پر پکا کر مصری دو تولہ سے شیریں کر کے پئیں۔

گلیسرین ایک حصہ۔ عرق گلاب آٹھ حصہ میں ملائیں۔ اور ان میں کپڑے کی گدی بھگو کر مقام ماؤف پر رکھیں اور پندرہ پندرہ منٹ بعد بدلتے رہیں۔

ڈاکٹری علاج اصل سبب کا ازالہ کریں۔ مقام ماؤف کو صاف رکھیں۔ چنانچہ لائیکو آئسل ریزینیز ڈیٹرجنٹ ایک ڈرام۔ پانی ایک پائنٹ یا کاربالک لوشن ایک میں ۸۰ کی طاقت والے سے دھو کر منتھل یا ڈیسا پیسین آئنٹ منٹ یا لیسر پیسٹ انگلی سے نصف انچ اندر تک دن میں دو تین بار لگائی جائے۔ اندرونی کے نسخے استعمال کرائیں

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ¼ گرین

کافور ½ گرین

ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ دیں۔

ایسڈ کاربالک ۱۰ گرین

ایسڈ ہائیڈرو سائنک ڈل ۳ ڈرام

مارفین ایسی ٹیٹ ۱۵ گرین

گلیسرین ۱½ اونس

ایکوا ایزی تا ۸ اونس

سب کو باہم حل کر کے اس میں تھوڑا سا کپڑا تر کریں۔ اور اندام نہانی میں رکھیں

شدید خارش کے لئے بے حد مفید ہے۔

ایسڈ سیلی سلک	۴۰ گرین
زنک آکسائیڈ	۱ ڈرام
بلو مائل	۱ ڈرام
وترلین	۱ اونس

سب کو باہم ملا کر مرہم بنائیں۔ اور روئی میں لپیٹ کر فرزجہ کرائیں۔

حمل کے آخری ایام میں بوجہ اجتماع الدم یہ مرض رونما ہو۔ تو پائنتی کو اونچا رکھیں تاکہ خون کا دباؤ کم ہو جائے۔

غذا و پرہیز آش جو۔ ساگودانہ۔ کدو۔ پالک۔ مونگ کی کھچڑی وغیرہ دیں۔ تیل اور مصالحہ دار اغذیہ سے پرہیز لازم ہے۔

ورمِ مہبل و فرج

اندامِ نہانی کی سوجن	ورمِ مہبل	وجائنائی ٹس	(Vaginitis)
شرمگاہ کی سوجن	ورم الفرج	ولوائی ٹس	(Vulvitis)

اس مرض میں فرج یا مہبل اور کبھی دونوں میں ورمی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض کثرت جماع۔ کثرت حیض و نفاس۔ سیلان الرحم۔ وضع حمل ذیابیطس۔ خناق وبائی۔ عسر ولادت۔ سوزاک۔ آتشک۔ غلاظت جسمانی وغیرہ۔

علامات مرض اندام نہانی میں سخت سوزش ہوتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے۔ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہو۔ سبزی مائل زرد رطوبت خارج ہوتی ہے۔ شدید صورتوں میں بخار بھی ہو جاتا ہے وغیرہ

طبی علاج معمولی ورم میں علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ورم تکلیف دہ ہے۔ تو سب سے پہلے مباشرت سے پرہیز کرائیں۔

مریض کو آرام سے رہنے کی ہدایت کریں اور پوست خشخاش ایک تولہ۔ گل ٹیسو ۲ تولہ برگ نیم ۲ تولہ کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک سیر رہ جائے تو نیم گرم پانی میں اسفنج کو بھگو کر یا صاف کپڑے کی گدی بھگو کر ٹکمید کریں۔ اور دن میں تین چار بار

ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے یہ تمید کریں۔ دو تین روز کے عمل سے آرام ہو جائے گا۔

اگر مریض کمزور نہ ہو اور موسم بھی اچھا ہو۔ تو مذکورہ بالا جوشاندہ سے آبزن کرائیں۔ روغن بابونہ اور روغن گل ہر ایک ایک تولہ نیم گرم سے مالش کرنا بھی مفید ہے۔

اگر ورم میں جلن اور گرمی محسوس ہو۔ تو پھٹکری ۶ ماشہ عرق گلاب دس تولہ میں حل کریں۔ اور اس میں کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر باندھیں۔

اگر ہضم کی خرابی پائی جائے تو اس کی اصلاح اور تحلیل بخارات کے لئے یہ نسخہ دیں

نسخہ:- جوارش کمونی ۹ ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان۔ شیرہ تخم کشوث ہر ایک ۵ ماشہ کو عرق بادیان اور عرق مکوہ ہر ایک ۶ تولہ میں حل کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر قبض ہو۔ تو شربت بزوری کی بجائے شربت دینار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر مناسب سمجھیں تو رات کو اطریفل زمانی ۱۱ ماشہ کھلا دیا کریں۔

مقامی طور پر روغن گل ایک تولہ۔ سرکہ خالص ۶ ماشہ ملا کر رکھیں۔ روغن چنبیلی میں کاغذی لیموں کا رس ملا کر لگانا بھی مفید ہے۔

ڈاکٹری علاج

شروع مرض میں گرم آبزن کرائیں۔ نمکین مسہل دیں۔ اگر ماؤف جگہ پر زخم ہو جائیں۔ تو سلور نائیٹریٹ اور کاپر سلفیٹ نہایت مفید ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دوا بہ احتیاط تمام زخم پر لگاتے رہیں۔ اگرچہ ان کے لگانے میں تکلیف تو ضرور ہوتی ہے۔ لیکن فائدہ یقینی ہوتا ہے۔

کیلے مین لوشن۔ کولڈ کریم یا زنک اوکسائیڈ بھی مفید ہیں۔ فوری سکون کے لئے بسمتھ سب نائیٹریٹ اور کیلومل ہم وزن کو ملا کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اینٹی سیپٹک لوشن سے ڈوش کریں۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو سلفا گروپ اور پینی سلین کا استعمال کریں۔

ورم جبل میں: دودھ کے ٹیکے بھی مفید ہیں۔ جنشن وائلٹ کا ایک فی صدی کا سولیوشن بھی مفید ہے۔

غذا و پرہیز

دودھ۔ آش جو۔ ساگودانہ یا کھچڑی دیں۔

تیل۔ ترشی اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کریں۔

تشنج مہبل

اندام نہانی کی اینٹھن　　تشنج مہبل　　وجائے نس مس

(VaginisMus)

اس مرض میں اندام نہانی کو سکیڑنے والے عضلات کھینچ کر سخت ہو جایا کرتے ہیں

اسباب مرض عصبی مزاج کی نئی دلہنیں بغیر کسی وجہ کے اس میں گرفتار ہو جاتی ہیں۔ کبھی پردہ بکارت کے کسی حصہ میں سوزش یا فرج و مہبل کی سوزش یا شرمگاہ کے حوالی میں زخم بھی اس مرض کا موجب ہوا کرتے ہیں۔

علامات مرض فرج ذکی الحس ہو جاتی ہے۔ جماع کے دوران میں مہبل کے دہانہ میں المناک تشنج واقع ہو کر ادخال ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات دخول کے بعد اینٹھن ہو کر فرج ایسی سکڑ جاتی ہے کہ خروج ناممکن ہو جاتا ہے۔

علاج معمولی حالات میں علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہوا کرتی شدید صورتوں میں

ایکسٹریکٹ بیلاڈونا سکی　　۴ گرین

آئل تھیو بروما　　حسب ضرورت

چھ شیافے بنائیں۔ ایک سوتے وقت اندر رکھائیں۔ اگر اندام نہانی میں زخم ہوں۔ تو کاٹری سے ٹچ کر دیں۔ کوکین کا شافہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مریضہ کمزور ہو۔ تو فولاد اور کچلہ کے مرکبات استعمال کریں

خروج مہبل

اندام نہانی کا باہر نکل آنا　　خروجِ مہبل　　پرولیپسس وجائنی

(Prolapsus Vagini)

اس مرض میں اندام نہانی کی اندرونی جھلی کثرت رطوبت کے باعث ڈھیلی اور کمزور ہو کر اپنے اصل مقام سے جدا ہو جاتی ہے۔ اور اندام نہانی کے دہانے میں یا اس سے باہر نکل آتی ہے۔

بعض اوقات کسی سخت رگڑ یا صدمہ سے اندام نہانی کی تمام ساخت اپنی جگہ سے ہٹ کر باہر کی طرف نکل آتی ہے۔ اس حالت میں مریضہ کو پیشاب پاخانہ کے وقت نیز جماع میں تکلیف ہوا کرتی ہے۔

اسباب مرض اگرچہ اس کا سبب رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔ جس سے اس کی ساخت کمزور اور ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس کے پرتوں کا باہمی اتصال اور قریبی اعضائے سے اس کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں گاہے عام جسمانی کمزوری۔ کثرتِ جماع سے برابر تکلیف پہنچتے رہنا۔ اور عسر ولادت کا اتفاق ہونا بھی اس کا سبب ہوتا ہے۔ کبھی پیشاب سے بھرا ہوا مثانہ بھی اندام نہانی کو اس کے اصل مقام سے دھکیل کر باہر نکال دیتا ہے۔

علاماتِ مرض جب اندام نہانی کی پچھلی دیوار باہر آتی ہے تو ساتھ ہی مقعد بھی نکل آتی ہے۔ اگر سامنے کی دیوار باہر نکلے تو مثانہ بھی باہر نکل آیا کرتا ہے۔ جس سے مریضہ کو بے حد تکلیف ہوا کرتی ہے۔

تشخیص بالامراض خروج المہبل اور خروج الرحم میں فرق کرنے کے لئے ذیل کی باتوں کو یاد کریں۔

خروج المہبل میں اندام نہانی سے نکلا ہوا جو گولہ سا محسوس ہوتا ہے اس کی شکل گول ہوتی ہے۔ وہ دبانے سے نرم محسوس ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر انگلی داخل کریں تو منہ رحم اپنی اصلی جگہ پر محسوس ہوتا ہے۔

خروج الرحم میں نکلے ہوئے گولے کی شکل بالکل گول نہیں ہوتی۔ وہ مخروطی شکل کا ہوتا ہے اور وہ دبانے سے انگلی کو سخت محسوس ہوتا ہے۔

طبی علاج اگر اندام نہانی کی طرف اندرونی جھلی غشائے مخاطی باہر نکلے تو پہلے اسے انگلی سے اس کے اصل مقام پر پہنچائیں۔ اس کے بعد پھٹکری ۳ ماشہ کو عرق گلاب پانچ تولہ میں حل کرے اس میں صاف روئی کی موٹی بتی بھگو کر اندام نہانی میں رکھیں یا ٹنکچر کالیب سائنڈر اے کر اس محلول میں تر کر کے اندام نہانی میں رکھیں اور اوپر سے لنگوٹ کس لیں۔

پچکاری ۳ ماشہ کو عرق گلاب یا آدھ سیر صاف پانی میں حل کر کے اس سے پچکاری کرنا بھی نافع ہے۔ برگ آس کے جوشاندہ میں آبزن کرنا اور مازو سبز۔ جفت بلوط۔ جوز السرو پھٹکری ہر ایک تین ماشہ کو شراب میں پیس کر مقام مرض کے ارد گرد لیپ کرنا بھی مفید ہے

ذیل کا نسخہ نہایت عمدہ نتائج کا حامل ہے۔

نسخہ:- مازو سبز۔ کزمازج۔ مائیں خورد۔ گلنار فارسی۔ مصطگی رومی۔ دانہ الائچی خورد۔ ہر ایک تین ماشہ کو پانی میں جوش دیں۔ اس میں صاف روئی بھگو کر اندام نہانی میں رکھیں۔

داخلی طور پر مقوی رحم اور مقوی معدہ ادویہ کا استعمال کریں۔ مثلاً صبح کو کشتہ خبث الحدید ۱ رتی بیضہ مرغ دو دو چاول۔ معجون سپاری پاک ۷ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ اور بعد غذا جوارش جالینوس ۵-۶ ماشہ استعمال کرائیں۔

اگر اندام نہانی کی تمام ساخت بالکل باہر آ گئی ہو۔ تو مریضہ کو چت لٹائیں۔ اور ربڑ کا چھلا (پیسری) اندام نہانی کے اندر رکھیں۔ اور کوئی ملین دوا کھلاتے رہیں۔ اور پیشاب بذریعہ قاثاطیر خارج کرتے ہیں۔

ڈاکٹری علاج مریضہ کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ مقام ماؤف کو سردی پہنچائیں۔ ایلم ایک ڈرام۔ پانی مصفا ایک پائنٹ میں حل کر کے پچکاری وغیرہ سے عضو ماؤف کو دھو کر اندر داخل کریں۔ اور پھر ٹی شیپ (T) بینڈج (لنگوٹا) بندھوا دیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو اپریشن کرائیں۔ تقویت کے لئے فولاد اور کچلہ کے مرکبات اور وٹامن کمپلیکس مفید ہیں۔

غذا اور دوا مقوی دیں۔

بندشِ حیض

حیض کا بند ہو جانا | احتباس الطمث | ایمے نوریا (Amenorrhea)

حیض (Menses) سرخ رنگ کا گاڑھا لیسدار خون جو عورتوں کے اعضائے خاص یعنی رحم اور اندامِ نہانی سے سنِ بلوغ (۱۱-۱۲ سے ۱۵-۱۶ سال) سے لے کر سنِ یاس (۴۵ سے ۵۰) برس کی عمر تک معینہ وقفہ کے بعد باقاعدگی سے آتا ہے۔ حیض کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس خون کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔ اور اس میں گل صد برگ کی سی بو آتی ہے۔ جب تک حیض باقاعدہ جاری رہتا ہے۔ عورت تندرست اور اولاد کے قابل خیال کی جاتی ہے۔ حیض کی مقدار ۲½ تولہ کم از کم اور ۶ تولے زیادہ سے زیادہ ہوا کرتی ہے۔ مندہ

پاکستان میں عورتوں میں اوسط ۱۰ تولے سے ۵ تولے تک ہوا کرتی ہے۔ حالت صحت میں حیض ۲۸ دن کے بعد آیا کرتا ہے۔ بعض عورتوں کو ۲۱ روز بعد اور بعض کو ۳۲ روز بعد بھی آیا جاتا ہے۔ یہ صورت حال مرض نہیں بلکہ قریب فی وقفہ یکساں ہو اور کسی موسم کی بے قاعدگی نہ پائی جائے۔ اگر مذکورہ مدت میں بے قاعدگی پائی جائے تو اسے مرض سمجھا جاتا ہے۔ حیض ۳ سے ۵ دن تک اور عام طور پر ۴ دن تک آیا کرتا ہے۔ بعض عورتوں کو سات دن تک بھی آیا کرتا ہے۔ ان ایام میں عورتوں کو سخت محنت۔ جماع۔ سرد غسل اور سرد اشیاء کے استعمال سے بچنا چاہیئے۔ غذا لطیف اور زود ہضم کھانی چاہیئے۔ گدیاں وغیرہ صاف استعمال کرنی چاہئیں۔ ورنہ مختلف امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس مرض میں یا تو شروع سے حیض آتا ہی نہیں یا کچھ مدت تک جاری رہ کر خود بخود بند ہو جاتا ہے

اسباب مرض حمل۔ ایام رضاعت۔ سن یاس۔ رحم یا خصیۃ الرحم کے خلقی نقائص سیلان الرحم۔ کثرت جماع۔ سل۔ دق۔ خنازیر۔ کمی خون۔ ایام حیض میں سردی لگنا یا بارش میں بھیگنا۔ سوزش خصیۃ الرحم۔

نوٹ:۔ حمل۔ ایام رضاعت اور سن یاس میں بندشِ حیض داخل مرض نہیں۔

علامات مرض اعضاء شکنی۔ بے چینی وغیرہ ہوا کرتی ہے۔ کمر۔ کولہوں۔ رانوں میں درد ہوا کرتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بخار بھی ہو جاتا ہے

امراض مزمن کے نتیجہ کے طور پر اگر یہ مرض رونما ہو۔ تو آہستہ آہستہ حیض کا آنا بالکل بند ہو جایا کرتا ہے۔ کمی خون کی صورت میں جب یہ مرض لاحق ہو۔ تو مریضہ کا رنگ پھیکا ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ سستی۔ کاہلی۔ ضعف کا غلبہ ہوتا ہے۔ جوان لڑکیوں میں یہ مرض رحم فم رحم یا خصیۃ الرحم کے کسی خلقی نقص کا نتیجہ ہوتا ہے۔

طبی علاج اصل سبب مرض کا ازالہ کریں۔ قلت خون موجب مرض ہو تو مقوی غذائیں دیں۔ مثلاً بکری کے بچے اور چوزہ مرغ کا گوشت نیم برشت انڈا۔ مچھلی۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن اور تازہ پھل قوت ہضم کی رعایت سے کھائیں۔ تمام بدن پر روغن زیتون یا روغن بادام شیریں کی مالش کرائیں۔ صبح و شام سیر کریں فکر و تردد اور غم و غصہ سے دور کریں۔ آبزن جو غلبہ سودا کی حالت میں مفید ہے

نسخہ:۔ تخم کتان، تخم خطمی۔ گل بابونہ۔ سبوس گندم۔ مکوہ خشک۔ زوفائے خشک۔ پودینہ خشک۔ ہر ایک دو تولہ لے کر بیس سیر پانی میں جوش دیں۔ اور چھان کر ٹب میں ڈال کر مریضہ کو بٹھائیں۔

غلبہ بلغم کی صورت میں یہ ابزن کرائیں۔

نسخہ:۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ صعتر۔ سُداب۔ پودینہ۔ مرزنجوش۔ تخم شبت ہر ایک ۲ تولہ کو بیس سیر پانی میں جوش دے کر مریضہ کو اس میں بٹھائیں۔

غلبۂ سودا اور غلبۂ بلغم کی صورت میں خون میں رقت پیدا کرنے کے لیے یہ جوشاندہ پلائیں

نسخہ:۔ تخم کرفس۔ انیسون۔ بادیان۔ پودینہ خشک۔ تخم سلطرا شیع۔ ہر ایک ۵ ماشہ کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جائے۔ چھان کر شہد خالص دو تولہ سے شیریں کر کے پلائیں۔ اسے حیض سے تین چار روز پہلے پلانا شروع کریں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے:۔

پوست املتاس ایک تولہ۔ پرسیاوشاں سات ماشہ تخم سلطرا شیع ۵ ماشہ۔ گڑ دو تولہ۔ سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر پلائیں۔

انسداد عروق کی صورت میں یہ گولیاں استعمال کرائیں۔

نسخہ:۔ مرمکی۔ جاؤشیر۔ سکبینج۔ ہینگ۔ مجیٹھ۔ ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو باریک پیس چھان کر بسکھپرے کی جڑ کے رس میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایام حیض سے تین روز پہلے یہ گولیاں تین ماشہ کی مقدار میں پانی سے نگل لیا کریں۔ خشکی رحم موجب مرض ہو۔ تو

نسخہ:۔ مرمکی ۹ ماشہ۔ ترمس سوا تولہ۔ پودینہ خشک۔ برگ سداب تخم سلطرا شیع۔ مجیٹھ ہر ایک ۱۱ ماشہ۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ پھر اس میں ہینگ۔ سکبینج۔ جاؤشیر ہر ایک ۲ ماشہ کو پانی میں حل کر کے ملائیں۔ اور تین تین ماشہ کے قرص بنا لیں۔ تین ماشہ کا ایک قرص کھلا کر اوپر سے یہ جوشاندہ پلائیں۔

نسخہ:۔ ابہل۔ پرسیاوشاں تخم سلطرا شیع۔ ہر ایک سات ماشہ۔ ترمس۔ پودینہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ نبات سفید ۳ تولہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے۔ چھان کر پلائیں۔

فربہی مفرط میں مریضہ سے محنت مشقت کرائیں۔ غذا کم کر دیں۔ بلکہ روزے

کھائیں۔ دودھ، گھی، اور مکھن مٹھائی سے پرہیز کرائیں۔ صبح کو یہ دوا کھلائیں۔

نسخہ:- لک مغسول۔ قسط تلخ۔ شگوفہ اذخر۔ ترمس۔ حب الغار۔ تخم میتھی۔ مرچ سیاہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ ریوند چینی ڈیڑھ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص ۲۴ تولہ ملا کر معجون بنائیں۔ اور تین ماشہ کی مقدار میں پانی سے کھلائیں رات کو اطریفل صغیر ایک تولہ کھلائیں۔

حیض کو جاری کرنے کے لئے ذیل کے نسخہ جات مفید ہیں۔

۱۔ حب مدر: ایلوا۔ زعفران۔ مرمکی۔ ریوند خطائی ہر ایک ایک تولہ۔ کسیس سبز ۶ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر آب گھیکوار میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کریں۔ ایام حیض سے تین چار روز پہلے ایک گولی کھلا کر اوپر سے بادیان۔ تخم خربزہ۔ تخم قرطم۔ پوست املتاس۔ افسنتین۔ مجیٹھ۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ کو نیم کوب کر کے ۲ تولہ گڑ کے ساتھ پانی میں جوش دے کر چھان کر پلائیں۔

۲۔ جوشاندہ مدر حیض: پوست املتاس۔ گرہ بانس۔ پوست اخروٹ ہر ایک ایک تولہ۔ بائبڑنگ۔ پرسیاؤشاں۔ ڈوڈہ کپاس۔ تخم گندنا۔ تخم مولی۔ تخم گندر۔ گوکھرو۔ کلونجی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ پرانا گڑ ۲ تولہ۔ سب کو جوش دے کر چھان کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج: حمل کی وجہ سے اگر حیض بند ہو جائے تو علاج کی ضرورت نہیں۔ رحم کے کسی خلقی نقص کی صورت میں پیدا ہونے والے مرض عام طور پر لاعلاج ہوتا ہے۔ اگر پردہ بکارت میں خلقی سوراخ نہ ہونے سے حیض بند ہو۔ تو پردہ بکارت میں شگاف دیں۔ موٹی عورت جو اس مرض میں مبتلا ہو اسے حیض آنے سے دو چار روز پہلے نمکین مسہل دیں۔ یا سنائی پھلی (Senna Pod) دس عدد کا قہوہ تیار کر کے پلائیں۔ رانوں کے اندر کی طرف چند جونکیں لگوائیں۔ ایام حیض میں سردی لگ جانے سے حیض بند ہو جائے تو مقام رحم پر سینک کریں۔ گرم چائے یا گرم شوربا پلائیں۔ اور ایک ٹب میں گرم پانی بھر کر اس میں ڈیڑھ تولہ پسی ہوئی رائی ڈال کر مریضہ کو دس منٹ تک اس میں بٹھائیں اور یہ نسخہ دیں:-

ٹنکچر ایمونیا ایسی ٹیٹ	½ ڈرام
سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی	۳۰ بوند
ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوڈ	۲۰ بوند

ایکوا تا ۱ اونس

بسی ایک خوراک رات کو سوتے وقت پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو اگلے دن دوپہر کو بھی ایک خوراک پلائیں۔

کمی خون اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے ہو تو یہ نسخہ دیں:۔

ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	۱ ڈرام
ٹنکچر ایلوز	۴ ڈرام
ٹنکچر مرمہ	۲ ڈرام
ٹنکچر نکس وامیکا	۱ ڈرام
ایکوا تا	۴ اونس

اس میں سے ایک اونس دن میں دو یا تین بار دیں۔

فرائیٹ ایمونیا سائٹریس	۲ ڈرام	گلیسرین	۴ ڈرام
پوٹاسیم برومائیڈ	۲ ڈرام	ایکوا انیتھی اپ	۱۱ اونس

ایک چمچہ بھر پانی میں ملا کر ۳ بار روزانہ دیں۔ بوقت بلوغت میں ایام نہ ہونے اور دورہ کی بندش حیض میں اسٹل بائسٹرول ۵ ملی گرام روزانہ ۲۱ دن تک دیتے ہیں جب ماہواری رک جائے تو ۱/۲ درد ایک ملی گرام دیں۔ اور اسی طرح دو تین ماہ تک استعمال کریں۔ اگر غدہ درقیہ کی علامات موجود ہوں۔ تو تھائرائیڈ ایک گرین دینے سے بعض اوقات عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل پیٹنٹ ادویات بندش حیض میں مفید ہیں۔

۱۔ ایلی ٹرس کارڈیل۔ ۲۔ ارگوپی اول۔ ۳۔ اووی فین۔ ۴۔ آرگینو فیرین۔

ٹیکے سے علاج پرومسٹریم (Promestraim) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں کلوٹامن (Colutamin) یا انڈن (Unden) یا پرولان (Frolan) یا پری ہارمون (Praehormon) یا ایگومنسین (Agomensin) یا تھیلن (Theelin) یا تھیلس ٹرین (Thelestrin) یا پروجی نون (Progynon) وغیرہ میں سے کسی ایک کے ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ لوراینگ ٹیکٹ کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز لطیف۔ زود ہضم اور مقوی اغذیہ دیں۔ جماع۔ رنج و غم۔ اچھل کود۔ تکان آمیز ورزش سے پرہیز کرائیں۔

عسر الطمث

حیض کا تکلیف سے آنا   عسر الطمث   ڈس مے نوریا
(Dysmenorrhea)

اس مرض میں خونِ حیض کم مقدار میں اور سخت تکلیف کے ساتھ خارج ہوا کرتا ہے

اقسام مرض

۱۔ عسر الطمث ورمی سوزشی (Inflamatory Dysmenorrhea) رحم میں ورم یا اجتماعِ خون سے حیض بدقت تمام آتا ہے۔ اکثر موٹی تازی عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔

۲۔ عسر الطمث تشنجی (Spasmodic Dysmenorrhea) اینٹھن کی وجہ سے حیض تکلیف سے آیا کرتا ہے۔ عصبی مزاج اور غیر شادی شدہ عورتیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں۔ یہ درد یاری سے ہوتا ہے۔

۳۔ عسر الطمث سدی (Obstructive Dysmenorrhea) رحم کے ٹل جانے یا اندام نہانی میں کسی قسم کی رکاوٹ سے شدت کا درد ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ قئیں آتی ہیں۔ سر چکراتا ہے۔

۴۔ عسر الطمث غشائی (Memberanus Dysmenorrhoea) رحم کی کمزوری۔ کثرت جماع۔ سردی لگنے سے رحم کی اندرونی لعاب دار جھلی کے ٹکڑے حیض کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ جن کے خارج ہونے پر دردِ زہ کی سی تکلیف ہوا کرتی ہے۔ جھلی کے نکلتے ہی بہت سا خون خارج ہوتا ہے۔ اس صورت میں مریضہ کو حمل قرار نہیں پاتا۔

۵۔ عسر الطمث بیضی خصیۃ الرحم کے امراض کی وجہ سے یہ مرض رونما ہوتا ہے بائیں جانب کے خصیۃ الرحم میں درد ہوتا ہے جو دردناک اور متورم معلوم ہوتا ہے۔ پیٹ میں نفخ کی شکایت ہوتی ہے پیشاب بار بار آتا ہے یہ صورت اسقاط حمل کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

طبی علاج

وقت حیض ورحم میں تسکین درد کے لئے پوست خشخاش ایک تولہ گل بیسو ۳ تولہ کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ اور نیم گرم پانی میں آبزن کرائیں۔ اور بادیان۔ تخم قرطم۔ گاؤزبان۔ تخم خربزہ ہر ایک ۵ ماشہ کو پانی میں جوش

دے کر چھان کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ رانوں کے اندر کی طرف چار پانچ جونکیں لگوائیں۔ مریضہ طاقتور ہو تو رگ صافن کی فصد کھلوائیں۔ یہ جوشاندہ پلائیں۔

نسخہ:- ابہل۔ تخم کرفس کوبی ہر ایک تین ماشہ۔ تخم خربزہ۔ گوکھرو۔ بیخ کاسنی ہر ایک چھ ماشہ۔ سب کو عرق مکوہ اور عرق شاہترہ ہر ایک سات تولہ میں جوش دے کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

عسر الطمث تشنجی میں وہی آبزن کرائیں۔ جو اوپر بیان ہوا۔ قبض ہو تو بذریعہ حقنہ دور کریں۔ یا کوئی ملین دوا کھلائیں۔ اس کے بعد یہ جوشاندہ پلائیں۔

نسخہ:- تخم کرفس۔ ابہل۔ پودینہ خشک۔ بادیان۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ تخم خربزہ۔ پوست املتاس۔ ہر ایک سات ماشہ۔ برگ بھنگ۔ اجوائن خراسانی ہر ایک ایک ماشہ کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو مل کر چھان لیں۔ اور شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ یا یہ گولیاں استعمال کرائیں۔

نسخہ:- جند بیدستر۔ ہینگ ہر ایک ایک ماشہ۔ تخم کرفس۔ تخم بھنگ۔ اجوائن خراسانی پودینہ نہری ہر ایک دو ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ سب کو باریک کوٹ پیس کر مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو۔ تو بوجی کے ذریعہ فم رحم کو کشادہ کریں۔ یہ کام ایک تجربہ کار دایہ یا لیڈی ڈاکٹر ہی سرانجام دے سکتی ہے۔

عسر الطمث غشائی میں یہ نسخہ پلائیں:

نسخہ:- تخم قرطم۔ بادیان۔ گاؤزبان۔ تخم خربزہ۔ تخم کرفس۔ بیخ کاسنی ہر ایک ۷ ماشہ کو پاؤ سیر پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ اور شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ ضماد: تخم سویا۔ صعتر فارسی۔ تمر ہندی۔ قسط تلخ۔ میعہ سائلہ۔ تخم کرفس۔ شحم حنظل ہر ایک ۷ ماشہ کو مکوہ سبز کے پانی میں پیس کر اس میں ارنڈی ایک تولہ ملا کر پیڑو پر نیم گرم ضماد کریں۔

عسر الطمث سددی میں ذیل کی تدابیر اختیار کریں:

اگر ورم یا رسولی کے دباؤ سے فم رحم بند ہو کر یہ شکایت ہو تو اس کا تدارک کریں۔ اندمال زخم کی وجہ سے فم رحم بند ہو۔ تو پہلے اسے نرم کرنے والی دوائیں استعمال کریں مثلاً روغن گل بکری کے گردے کی چربی۔ گائے کی پنڈلی کا گودا ہر ایک ۲ تولہ۔ موم

ایک تولہ کو باہم پگھلا کر صاف کر کے رکھیں۔ اور روزانہ اس میں روئی لتیھڑ کر ملائم نہانی میں رکھیں۔ جب کچھ نرمی پیدا ہو جائے۔ تو اسفنج کی یا ایک بتی بنا کر چند روز تک فم رحم کے اندر رکھیں۔ اس سے فم رحم کشادہ ہو جاتا ہے۔ تسکین درد کے لئے پوست خشخاش اور تخم کتاں ہر ایک ۵ تولہ کے جوشاندے میں مریضہ کو آبزن کرائیں۔ اور اندرونی طور پر یہ جوشاندہ پلائیں۔

نسخہ:۔ تخم کتاں۔ بابونہ۔ تخم میتھی۔ سداب۔ دارچینی مغنکطرا شیع ہر ایک۔ تین ماشہ۔ پوست املتاس سات ماشہ کو پانی میں جوش دے کر چھان کر ۴ تولہ شربت بزوری ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج عسرالطمث درمی میں مفید ہے۔

پوٹاسیائی برومائیڈ	۱۵ گرین
کلورل ہائیڈریٹ	۵ گرین
سپرٹ کلوروفارم	۱۵ بوند
ٹاینکوارادوپیائی بیٹڈے ٹا لوی	۵ بوند
ایکوا کمفر تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک صرف ۲ یا ۳ بار چھ چھ گھنٹے بعد دیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ایکہ ٹرکٹیائی دائی برنائی برو ٹی فنل	۳ گرین
ایپی ادل	۵ بوند
ایکسٹریکٹ ارگٹ	½ گرین

تمام دوائوں کو ایک کیپ شول میں ڈال کر ایسا ایک ایک کیپ شول دن میں دو بار دیں۔

عسرالطمث تشنجی میں ذیل کا نسخہ دیں:۔

ایمونیائی برومائیڈ	۱۰ گرین
پوٹاسیائی برومائیڈ	۲۰ گرین
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک	۳۰ بوند
ایکوا کمفر تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار ہر چار چار گھنٹے بعد دیں۔

ایکسٹریکٹ کینے بس انڈیکا	۱/۲ گرین
کافور	۲ گرین

ایسی ایک ایک گولی دن میں دو بار دیں۔ انٹی پائرین بمقدار پانچ پانچ گرین دن میں دو تین بار دیں۔

عسرالطمث غشائی میں درد کو دور کرنے کے لئے ذیل کا نسخہ دیں۔

کلورل ہائیڈریٹ		۵ گرین
پوٹاسیم برومائیڈ		۱۵ گرین
لائیکر مارفین ہائیڈروکلور		۱۰ بوند
ایکوا کلوروفارم	تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک چار چار یا چھ چھ گھنٹے بعد دو تین بار دیں۔

وقفہ کی صورت میں جوف رحم کو انٹی سپٹک لوشنز سے بذریعہ ڈوش دھوئیں۔

داخلی طور پر ایسے مقویات دیں جن میں آرسنک (سنکھیا) ہو۔

ایکسٹریکٹ اوپیا سکی	۱/۲ ا گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا سکی	۱/۲ ا گرین
کونین سلفاس	۱۵ گرین

بارہ گولیاں بنائیں۔ ایک گولی ہر تین گھنٹے کے بعد دیں۔

اگر اعضائے تناسل کے نشو و نما کی کمی سے مرض رونما ہو۔ تو ایسی حالت میں فرٹی لیٹی وٹامن ای کے استعمال سے شفایابی ہو جاتی ہے۔

شدید حالات میں ٹسٹوسیٹرون۔ پروجسٹرون اور ایتھائل آسٹرا ڈول مفید دوائیں ہیں۔

ٹیکے سے علاج اووورین ہارمون (Ovarian Harmone) یا مینولائی سین (Meno-Lysin) یا ہارموورین (Harmovarin) یا امنی ٹون (Amnitone) کے ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ہکسوایسٹرول (Hexœstrol) ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔ اووسائکلین (Ovocyclin) اس مرض کے لئے اکسیر ہے۔ ایک ایمپول کا ٹیکہ کریں۔

غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔

کثرتِ حیض

حیض کی کثرت — کثرتِ طمث — مینوراجیا (Menorrhagia)

اس مرض میں ایام ماہواری کے زمانہ میں معینہ مقدار سے زیادہ خون درد یا بغیر درد کے خارج ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض بار بار اسقاط ہونا۔ رحم کا مُل جانا۔ رحم کی سوزش۔ رحم میں آنول کا ٹکڑا رہ جانا۔ رحم میں خون کا جمع ہو جانا۔ ثبورِ جسیم۔ رحم کی رسولی۔ یا سرطان۔ ہزال الکبد۔ ہزال الکلیہ۔ سل۔ سکروی۔ کثرت جماع وغیرہ۔

علاماتِ مرض اگر کثرت دم موجب مرض ہو۔ تو خون کے نکلنے سے کسی قسم کی کمزوری واقع نہیں ہوتی۔ اگر رحم کی خرابیوں کی وجہ سے ہو۔ تو خون درد کے ساتھ آتا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ جسم کمزور اور رنگ زرد ہوتا ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے اور نبض تیز چلتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ گاہے پاؤں پر ورم ہو جاتا ہے کبھی ضعف کے باعث غشی طاری ہو جاتی ہے۔

طبی علاج کثرت خون میں مریضہ کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ پائنتی کی طرف سے چارپائی کو تھوڑے اونچا رکھیں۔ مریضہ کو کام کاج کرنے اور چلنے پھرنے سے روک دیں۔ پستانوں کے نیچے سنگیاں لگوائیں۔ اور یہ دوائیں استعمال کرائیں:۔

نسخہ:۔ کتھ سفید۔ نبلہ چین۔ پوست انار۔ پرانی چھالیہ ہر ایک چھ ماشہ کو باریک پیس چھان کر سفوف بنائیں۔ اور بقدر پانچ ماشہ سفوف پھانک کر اوپر سے شیرہ بیخ انجبار۔ حب آلاس۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ہر ایک ۵ ماشہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ پانی میں نکال کر شربت خشخاش دو تولہ ملا کر پلائیں۔ یا یہ نسخہ دیں۔

قرص کہربا ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے شیرہ بیخ انجبار ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ پانی میں نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر تخم بارتنگ ۵ ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

اس کے علاوہ جنطیانہ باریک پسا ہوا۔ مہندی کے پتے باریک پسے ہوئے

ایک ایک تولہ لے کر پانی میں گوندھ لیں۔ اور ہاتھ کی ہتھیلی اور پاؤں کے تلوؤں پر لگا کر ایک گھنٹہ تک دھوپ میں بیٹھیں۔ کثرت حیض کی شکایت فوراً دور ہو جاتی ہے اس کے علاوہ پھٹکڑی چار ماشہ۔ آدھ سیر پانی میں حل کر کے اس سے رحم میں پچکاری کریں اور یہ پوٹلی اندام نہانی میں رکھیں۔

نسخہ پوٹلی:۔ مازو سبز۔ گلنار۔ سرمہ سیاہ۔ پھٹکڑی۔ گل ارمنی۔ دم الاخوین ہر ایک ۳ ماشہ لے کر باریک چھان کر ململ کے باریک کپڑے میں تین تین ماشہ کی پوٹلی بنا کر اندام نہانی میں رکھیں۔

رقت و حدت خون کے باعث کثرت حیض میں یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ آملہ مقشر۔ بادیان ہر ایک ایک تولہ کو رات کے وقت پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر مصری ایک تولہ سے شیریں کر کے پلائیں۔

ضعف رحم موجب مرض ہو۔ تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ کہربا۔ مصطگی۔ گل سرخ۔ بسد۔ صندل سفید۔ مازو سبز۔ گل دھاوا بماپھل۔ انیس۔ مجیٹھ۔ موچرس۔ کندر۔ آملہ خشک۔ تخاتیا۔ دانہ الائچی خورد۔ بنسلوچن جنطیانہ رومی۔ دھنیا خشک۔ دال سفید۔ زعفران ہر ایک چھ ماشہ لے کر کوٹ چھان کر شکر سفید ملا کر رکھیں۔ روزانہ پانچ پانچ ماشہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ ذیل کے نسخہ جات بھی مفید ہیں:۔

۱۔ سفوف حابس

مازو سبز۔ سنگجراحت۔ مائیں خورد۔ کتھہ سفید چاروں دوائیں ہم وزن کوٹ چھان کر چھ ماشہ یہ سفوف روزانہ صبح کو تازہ پانی سے کھائیں۔

۲۔ حب استحاضہ

کوکین۔ مارفیا ہر ایک ایک رتی کافور ۳ ماشہ۔ سنگجراحت آٹھ ماشہ۔ باریک پیس کر لعاب بہدانہ میں دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ پہلے نصف نصف گولی صبح و شام دیں۔ بعد میں ایک ایک گولی صبح و شام دیں۔

ڈاکٹری علاج

اندام نہانی میں قابل برداشت گرم پانی سے ڈوش کریں۔ اس مقصد کے لئے ایلم چار گرین فی اونس گرم پانی میں استعمال کریں۔ پوٹاسیم برومائیڈ بمقدار دس دس گرین قدرے پانی میں ملا کر دن میں دو تین مرتبہ دیں۔ ارگٹین کی ۲ گرین کی گولی دن میں تین بار دیں۔ ٹنکچر آف ہائیڈراسٹس بمقدار ۲۰ بوند تھوڑے

پانی میں ملا کر دیں۔

ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوڈ	۱۰ بوند
گیلک ایسڈ	۱۰ گرین
سیرپ اورنج	۱ ڈرام
پانی تا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دوا فوراً پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو چار یا چھ گھنٹے کے بعد ایک خوراک اور دیں۔

کمی خون سے کثرت حیض میں یہ نسخہ دیں۔

ٹنکچر آف سٹیل	۱۰ بوند
ایسڈ فاسفورک ڈل	۲۰ بوند
سیرپ لیمونس	۱ ڈرام

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین بار کھانے کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد دیں۔

کارپس لوٹیم یا تھیوال ساختہ پارک ڈیوس یا پروجسٹرون ساختہ شیرنگ یا بی ڈی ایچ ایک سی سی کا اندرون عضلات ٹیکہ کریں۔ یہ ٹیکے حیض کے آنے سے ایک ہفتہ پہلے استعمال کئے جاتے ہیں۔ خون بند کرنے کے لئے ارگامین یا ارگوٹامین یا ارگومٹرین یا ارگوٹین سائیٹریٹ کا عضلی ٹیکہ کریں۔ کیلسیم کلورائیڈ اور کیلسیم گلوکونیٹ کا وریدی ٹیکہ کریں۔ گراوی ٹال (Gravital) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ اور سٹھین (Orasthin) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ کیلسیم کلورائیڈ ۱۰ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ ارگاٹین (Urgartine) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ فائی ساٹھون Physarmon ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں یا پی ٹوسین (Pitosin) سسٹومنسین (Sistomensin) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ سٹپ چورال (Styptural) ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا:۔ آش جو۔ دودھ۔ ساگودانہ یا کھچڑی دیں۔

سیلان الرحم

سفید رطوبت آنا — سیلان الرحم — لیوکوریا (Leucorrhoea)

سفید پانی آنا سیلانِ ابیض دھاتس (Whites)

اس مرض میں عورت کی اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی ہے

اسباب مرض یہ مرض عام طور پر رحم کی خرابیوں کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ رحم کا ٹل جانا۔ رحم کا ورم۔ اندام نہانی کا ورم۔ بندشِ حیض۔ چھوٹی عمر میں حمل قرار پا جانا۔ عام کمزوری۔ کمی خون۔ سوزاک۔ آتشک۔ خنازیر۔ سل۔ وجع مفاصل نقرس وغیرہ کے اسباب معینہ ہیں۔

اقسام مرض:- اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:-

۱۔ چھوٹی بچیوں کا سیلان یہ عموماً کرم۔ حکتہ الفرج۔ اور تیز خراش کرنے والے پیشاب کے باعث ہوا کرتا ہے۔

۲۔ نوجوان کنواری لڑکیوں کا سیلان یہ رنج و غم اور خرابیٔ صحت سے حیض کے دنوں کے قریب رونما ہوتا ہے

۳۔ اولاد والی عورتوں کا سیلان یہ گردن رحم کی خراش سے ہوتا ہے۔ کبھی مرض سوزاک سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

۴۔ نئی شادی شدہ عورتوں کا سیلان یہ رحم کے التہاب سے ہوا کرتا ہے۔

۵۔ سن یاس کا سیلان یہ اکثر رحم یا عنق الرحم کے سرطان سے رونما ہوتا ہے

علاماتِ مرض اندامِ نہانی میں خارش ہو کر اس سے سفید زردی مائل رطوبت نکلا کرتی ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ پیڑو میں بوجھ اور درد کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ بار بار پیشاب آتا ہے۔ عام کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ کام کاج میں جی نہیں لگتا۔ ماہواری ایام درد سے آتے ہیں۔ اس مرض کے دوران میں حمل قرار نہیں پاتا۔ اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اندامِ نہانی کو اندر اور باہر سے پاک صاف رکھیں۔ اندرونی طور پر قبض اور ہضم کی رعایت سے یہ نسخہ صبح و شام پلائیں۔

نسخہ:- جوارش مصطگی کھا کر اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث ۲ ماشہ۔ ۔۔ یا مویز منقی ۹ دانہ۔ عرق بادیان سات تولہ۔ عرق الائچی ۵ تولہ میں نکال کر گلقند ۲ تولہ میں ملائیں۔ اور مریض کو کھلائیں۔ یا یہ نسخہ دیں:-

نسخہ:- کشتہ خبث الحدید ایک رتی۔ کشتہ قلعی ایک رتی۔ جوارش جالینوس ۶ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ مکو خشک ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی نودانہ۔ عرق مکوہ اور عرق بادیان ہر ایک ۶ تولہ میں نکال کر چھان لیں۔ اور شربت ارزانی ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

لیکن اگر یہ نسخے رفع قبض کے لئے ناکافی ہوں تو قرص ملین ۲ عدد یا اطریفل زمانی ۷ ماشہ رات کو پانی سے کھلائیں۔ یہ نسخہ جات خاص طور پر مفید ہیں۔

۱۔ اکسیر سیلان گل پیاری۔ گوند ڈھاک ہر ایک ۴ تولہ۔ اسگندھ ناگوری۔ اندر جو شیریں۔ ہر ایک ۲ تولہ۔ مصری ۸ تولہ سب کو کوٹ چھان کر کشتہ قلعی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ عقیق ہر ایک ۳ ماشہ اضافہ کر کے رکھیں۔ دو دو ماشہ یہ دوا صبح و شام پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔

۲۔ سفوف خاص تج۔ گل سینہ۔ گوکھرو۔ گوند ڈھاک۔ مجیٹھ ہر ایک ۳ ماشہ کو کوٹ چھان کر ہم وزن کھانڈ ملا کر سفوف بنائیں اور پانچ پانچ ماشہ کی مقدار میں یہ سفوف صبح و شام دودھ یا پانی سے کھائیں۔

۳۔ دیگر کندر۔ گل پتہ۔ گل پیاری۔ تج۔ مصطگی رومی۔ الائچی سفید۔ ستاور۔ طباشیر۔ ثعلب مصری۔ موصلی سفید۔ سنگجراحت۔ چھینیا گوند۔ مائیں خورد۔ لودھ پٹھانی ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ مصری سات تولہ۔ دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۶-۶ ماشہ یہ سفوف صبح و شام پانی سے کھائیں۔

۴۔ نسخہ مغز تخم املی۔ کونپل درخت ڈھاک۔ کونپل درخت کیکر۔ صندل سفید۔ مصطگی۔ گل سرخ۔ ہر ایک ایک تولہ لے کر کوٹ چھان کر مصری ۶ تولہ باریک پیس کر ملائیں۔ روزانہ صبح نہار منہ سات ماشہ سفوف پھانک کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پئیں۔

ڈاکٹری علاج مریضہ کی صحت عامہ کو بحال کرنے کے لئے مقویات کا استعمال کریں۔ اندام نہانی کو صاف رکھیں۔ ورنہ رطوبت کی خراش سے زخم وغیرہ پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس سلسلہ میں ذیل کے لوشنوں میں سے کوئی ایک استعمال کریں۔

۱۔	پرمنگنیٹ آف پوٹاش	۱۰ گرین
	پانی	۱ پائنٹ

۲-	ایلم	۱ ڈرام
	پانی	۱ پائنٹ
۳-	زنک سلفاس	½ ڈرام
	ٹنکچر لونڈ رکیپا کنڈ	۲ ڈرام
	صاف پانی	۱ پائنٹ

ان میں سے کوئی ایک تیار کرکے فیمیلی سرنج سے اندام نہانی کو دن رات میں تین چار بار دھوئیں۔ اور اس میں روئی تر کرکے اندامِ نہانی میں رکھیں۔ اگر اس کے ساتھ اندامِ نہانی میں سوزش ہو۔ تو آرسنک کے مرکبات کا مقامی استعمال کریں۔ جیسا کہ اسٹوورسول ویجائنل کمپونڈ (ایس۔ ڈی سی)۔ پہلی بار استعمال کرنے سے پہلے سوڈا بائی کارب سولیوشن سے ڈوش کرلینا بہتر ہے۔ اس کے بعد دو ٹکیاں اگلے روز پچھلے محراب میں رکھیں۔ آخر میں صرف ماہواری کے بعد چند بار رکھ کر استعمال ترک کردیں۔ اسی طرح ڈی اگمان ساختہ بیئر کا استعمال بھی مفید ہے۔ ایک ٹکیہ دن میں دو بار داخل کریں۔ اس کے بعد یہ نسخہ استعمال کریں:-

گیلک ایسڈ	۲۰ گرین
ایلم	۱۰ گرین
زنک سلفاس	۱۰ گرین
پانی	۲ اونس

روئی تر کرکے رحم کے اندر رکھیں۔ تین چار روز متواتر رکھنے سے رطوبات خشک ہو جائیں گی۔

غذا و پرہیز غذائیں زود ہضم اور مقوی دیں۔ مثلاً سبز ترکاریاں۔ گھیا (لوکی) ٹنڈا۔ توری۔ پرول۔ ساگ خرفہ۔ ساگ پالک۔ تنہا یا بکری کے گوشت کے ساتھ پکا کر چپاتی کے ساتھ دیں۔ یا آشِ جو۔ ساگودانہ۔ دودھ چاول کھیر۔ فیرنی۔ اور کھچڑی دیں۔ مونگ و ارہر کی دال چپاتی بھی دے سکتے ہیں۔

گڑ۔ تیل۔ اچار۔ لال مرچ۔ گرم مصالحہ۔ اور دوسری گرم چیزیں بالکل نہ کھائیں۔ کوئی سخت کام نہ کریں۔ مجامعت سے پرہیز رکھیں

ورمِ رحم

ناف کی سوجن — ورمِ رحم — مٹرائی ٹس (Metritis)

ناف کے اندر کی سوجن — ورمِ باطنِ رحم — اینڈو مٹرائی ٹس (Endo-Metritis)

اس مرض میں رحم کے خاص عضلی جھلی یا اس کے اندر استر کرنے والی مخاطی جھلی یا اس کے اوپر استر کرنے والی صفاقی جھلی میں سے کسی ایک یا دو یا سب میں ورمی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے رحم کے طبعی افعال میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض رحم پر چوٹ لگنا۔ ایام میں سردی لگنے سے یکایک حیض کا بند ہو جانا۔ رحم میں سلائی وغیرہ داخل کرنا۔ رحم کے اندر محرش ادویہ کا لگانا۔ کثرتِ جماع۔ سوزاک۔ وضع حمل یا اسقاط وغیرہ۔

علامات مرض کمر کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ شدید صورتوں میں لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ حیض میں کسی قدر خرابی واقع ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ہی سیلان الرحم اور پیڑو کے اندر بوجھ وغیرہ کی شکایت پائی جاتی ہے۔ اندام نہانی میں سوزش معلوم ہوتی ہے۔ درد سر، شدتِ پیاس، تے متلی، اپکائی کمزوری، بدہضمی کی شکایت پائی جاتی ہے۔ پاخانہ کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ دست آنے لگتے ہیں۔ رحم سے لعاب دار یا تدلے خون ملی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جو بعد میں پیپ میں بدل جاتی ہے۔ اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے رحم سوجا ہوا اور دردناک محسوس ہوتا ہے۔ پردۂ صفاق میں سوزش ہو جانے سے مریضہ کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

اقسام مرض مادہ مرض کے لحاظ سے یہ ورم حار ہوتا ہے یا بارد۔ ورم حار کو ورم حاد (ایکیوٹ) اور ورم بارد کو ورم مزمن (کرانک) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

ورم بارد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ورم رخو اور ورم صلب۔

طبی علاج ورمِ حار میں پیڑو کا مقام ابھرا ہوا اور چھونے سے بہت گرم محسوس ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پیڑو میں جلن گرمی اور ٹیس

ہوتی ہے۔ شدت درد میں مریضہ اپنے پاؤں کو سیدھا پھیلا کر نہیں لیٹ سکتی۔ ایسی صورت میں مریضہ کو بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔ اور صبح کو یہ نسخہ پلائیں:۔

صبح کا نسخہ گل بنفشہ۔ مکوہ خشک۔ پرسیاؤشاں۔ تخم خیارین ہر ایک سات ماشہ مویز منقی ۹ دانہ۔ عناب ۵ دانہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر آب کاسنی سبز مروق ۲ تولہ۔ آب مکوہ سبز مروق چار تولہ اضافہ کرکے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ شام کو یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ مویز منقی ۹ دانہ۔ شیرہ مکوہ خشک سات ماشہ۔ عرق برنجاسف سات تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کرکے پلائیں۔

نسخہ ضماد مکوہ خشک ایک تولہ۔ مغز املتاس نو ماشہ۔ آرد جو۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک رسوت۔ صندل سرخ۔ بالچھڑ۔ گل سرخ۔ کائی سبز (جو تالاب پر ہوتی ہے) ہر ایک سات ماشہ۔ سب کو آب مکوہ سبز اور آب کاسنی سبز بقدر ضرورت میں پیس لیں۔ اور سرکہ خالص چھ ماشہ۔ روغن گل ایک تولہ۔ سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں۔ اور مرہم داخلیون ایک تولہ میں آب کاسنی سبز اور آب مکوہ سبز ہر ایک چھ ماشہ ملائیں اور ایک عدد انڈے کی سفیدی اور روغن گل ایک تولہ اچھی طرح ملا کر اس میں صاف روئی لتھیڑ کر اندام نہانی میں رکھیں۔

(نوٹ:۔ اگر ورم رحم کے پچھلے حصے میں ہو تو حمول کی دوائیں مقعد میں رکھی جائیں) پیڑو میں درد اور ٹیس زیادہ ہو تو تسکین درد کے لئے پوست خشخاش ایک تولہ۔ گل ٹیسو ۲ تولہ پانی میں جوش دیں۔ اور اس میں کپڑا بھگو کر تکمید کریں۔

ورم رخو (بلغمی) میں پیڑو ابھرا ہوا اور قدرے گرم محسوس ہوتا ہے چلتے پھرتے وقت پاؤں کی حرکت میں سستی محسوس ہوتی ہے۔ اس صورت میں صبح کو یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ۔ مکوہ خشک۔ بادیان۔ برسیاؤشاں۔ بیخ کاسنی ہر ایک سات ماشہ۔ تخم کشوث۔ گاؤزبان ہر ایک ۵ ماشہ۔ مویز منقی نو دانہ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ اور صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔ شام کو یہ نسخہ پلائیں:۔

نسخہ:۔ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اوپر

سے شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ شیرہ مکوہ خشک ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث۔ عرق برنجاسف سات تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملاکر پلائیں۔ بعد غذا دونوں وقت حبِ کبد نوشادری ۲۔۲ عدد کھلائیں یہ آبزن نہایت مفید ہے۔

نسخہ:۔ گل بابونہ۔ افسنتین رومی۔ مرزنجوش۔ تخم کتان ہر ایک پانچ تولہ کو بیس سیر پانی میں جوش دیں۔ اور ایک ٹب میں ڈال کر مریضہ کو اس میں بٹھائیں۔ اور اسی جوشاندہ سے رحم میں پچکاری کریں۔ اور مرہم داخلیون یا مرہم اشق اندام نہانی میں رکھیں۔

ورمِ صلب

پیڑو چھونے سے سخت محسوس ہوتا ہے۔ چلتے پھرتے مریضہ کے پاؤں کانپا کرتے ہیں۔ جس طرف ورم زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرف کے پاؤں میں رعشہ کی کیفیت زیادہ ہوتی ہے۔ ورمِ حار یا ورم رخو کا غلط علاج کرنے سے ورم صلب پیدا ہوا کرتا ہے۔ صبح کو یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ۔ شاہترہ۔ تخم خطمی۔ پرسیاؤشاں۔ مکوہ خشک ہر ایک سات ماشہ۔ مویز منقیٰ نو دانہ۔ عناب ۵ دانہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ میں ملاکر پلائیں۔

شام کو یہ نسخہ پلائیں:۔

نسخہ:۔ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بادیان۔ شیرہ مکوہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ شیرہ تخم کشوث تین ماشہ۔ عرق مکوہ اور عرق بادیان ہر ایک ۵ تولہ میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملاکر پلائیں اور غذا کے بعد ۲۔۲ عدد حبِ کبد نوشادری کھلائیں۔ اور دن میں دو تین بار ضماد بشیر شتر یا ضماد جالینوس نیم گرم لگائیں۔ اور مرہم زعفران بذریعہ دایہ رحم میں رکھوائیں۔

ورمِ رحم کے تحلیل ہو جانے کے بعد صبح و شام کشتہ خبث الحدید۔ دواءالمسک معتدل جواہر والی ۴ ماشہ کھلائیں۔ بعد غذا حبِ خاص یا قرص اعلیٰ ایک ایک عدد کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت کھائیں۔ رحم کی تقویت یا رطوبتوں کو خشک کرنے کے لئے یہ نسخہ جھاڑ استعمال کرائیں۔

نسخہ جھاڑ — باڑ تنگ۔ سمندر جھاگ۔ نمک لاہوری۔ بہروزہ خشک۔ ہر ایک تین ماشہ کو باریک پیس لیں اور تین پوٹلیاں بنائیں۔ اور بذریعہ دایہ

اندام نہانی میں رکھوائیں۔ پانچ روز اسے استعمال کرنے کے بعد یہ دوائے سمیٹ استعمال کریں۔

نسخہ سمیٹ مازو۔ گیرو کہنہ۔ مائیں خورد۔ پوست انار۔ مازو سبز۔ ہیراکسیس ہر ایک چھ ماشہ کو باریک پیس کر چھان لیں۔ اور تین تین ماشہ کی پوٹلیاں بنا کر اندام نہانی میں رکھیں۔ پھر تقویت رحم کے لئے یہ فرزجہ استعمال کریں

نسخہ فرزجہ مشک خالص بھر رتی۔ زعفران ایک ماشہ۔ مومیائی بھر رتی۔ گل ارمنی ایک ماشہ۔ گوند ببول۔ دم الاخوین ہر ایک ایک ماشہ۔ خبث الحدید مدبر ۲ ماشہ۔ سب کو پانی میں پیسیں۔ اور اس میں صاف روئی لتھیڑ کر اندام نہانی میں رکھیں۔

ڈاکٹری علاج مریضہ کو ہلنے چلنے نہ دیں۔ اور انٹی سپٹک لوشنوں سے اندام نہانی اور رحم کو دھوئیں۔ پیڑو پر گرم گرم پلٹس باندھیں یا سینک کریں۔ درد کے ازالہ کے لئے مارفیا کی سپازیٹری یا او پیم بیلاڈونا پیسری استعمال کریں۔ ورم رحم میں تخفیف بخار کے لئے ذیل کا نسخہ دیں :-

سپرٹ آف نائیٹرس ایتھر	۲۰ بوند
لائیکوار امونیا ایسی ٹیس	½ ڈرام
ٹنکچر ہائیوسائمس	۱۰ بوند
ٹنکچر بیلاڈونا	۵ بوند
ٹنکچر ایکونائیٹ	۱ بوند
ایکوا تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد دیں۔ اور اسے دو تین دن تک استعمال کریں۔ مزمن ورم رحم میں اکھتی اول گلیسرین ۱۰ فی صدی طاقت والی روئی تر کر کے رات کو بطور شیاف استعمال کریں۔ انٹی فلوجسٹین کی باریک ململ میں پوٹلی بنا کر دھاگہ سے باندھیں اور اندر رکھیں۔ بارہ گھنٹے کے بعد نکال دیں۔ اور نیم گرم نمکین محلول سے ڈوش کریں۔

دودھ کے ٹیکے ورم رحم میں بے حد مفید ہیں۔ اس کا استعمال عضلے میں جو تھے روز کیا جاتا ہے۔

علامات میں خفت کے بعد یہ نسخہ دیں :-

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ	۵ گرین
ٹنکچر سنکونا کمپاؤنڈ	اُڑدرام
ڈیکاکشن سنکونی تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار دیں۔ اس سے ہر قسم کی کمزوری رفع ہوجاتی ہے۔

غذا دودھ۔ آش جو۔ساگودانہ۔ کھچڑی۔ مونگ کی دال کا پانی وغیرہ لطیف اور زود ہضم اغذیہ دیں۔

ناف کا بڑھ جانا

ناف کا بڑھ جانا	عظم الرحم	سب انوولیوشن آف دی یوٹرس
ناف کا کم سکڑنا	استرخاء الرحم	

(Subinvolution ot the Uterus)

اس مرض میں رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا۔جس سے اس کی دیواریں موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا جوف فراخ ہو جاتا ہے۔ اس میں اجتماع خون ہو کر اس سے کافی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور رحم کی جسامت بڑھ جاتی ہے۔

اسباب مرض وضع حمل یا اسقاط حمل کے بعد رحم میں آنول کے ٹکڑے یا خون کا رہ جانا۔ یا زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگ جانا جس سے رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا۔ یہ صورت زچہ کے کھانے پینے میں بد احتیاطی سے بھی رونما ہوتی ہے۔ رحم کے آس پاس کا ورم۔ رحم کا ٹل جانا یا ٹیڑھا ہو جانا۔ عرصہ تک بچے کو دودھ پلاتے رہنا وغیرہ

علامات مرض پیڑو اور شکم میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ جس سے حمل کا دھوکہ ہوتا ہے۔ فم رحم بڑا اور کشادہ ہو جاتا ہے۔ مریضہ اکثر کثرت طمث اور نزف رحمی میں مبتلا رہتی ہے۔

علاج دایہ کو چاہیئے کہ وضع حمل کے وقت اپنے اوزاروں اور ہاتھوں وغیرہ کو اچھی طرح دھوئے۔ اگر وضع حمل کے بعد رحم میں آنول کا ٹکڑا رہ جائے جس سے یہ مرض پیدا ہو۔ تو یہ نسخہ دیں۔

ایکسٹرایکٹ ارگٹ لیکوڈ	۱۰ بوند

ٹنکچر جنشن کمپونڈ	۱۵ بوند
لائیکوار سٹرکنیا	۳ بوند
ایکوا سنے موماٹی تا	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔

وضع حمل کے بعد ایک ہفتہ تک برابر ارگٹ کا استعمال کرتے رہنا بھی مفید ہے۔

ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئیڈ	۱۵ بوند
پوٹاسی کلوراس	۵ گرین
ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل	۱۰ بوند
انفیوژن جنشن کمپونڈ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ گرم بورک لوشن ۴ گرین فی اونس سے ڈوش کریں۔ اس مقصد کے لئے کانڈیز لوشن بھی مفید ہے۔

زود ہضم اور مقوی اغذیہ دیں۔ جماع سے پرہیز کریں۔

رحم کا جھک جانا

رحم کا جھک جانا   میلان الرحم   ڈس پلیس منٹ آف دی یوٹرس

(Displacement of the Uterus)

اس مرض میں رحم سامنے کی طرف گر جاتا ہے۔ اگر سامنے کی طرف گر جائے تو اسے **میلانِ قدامی** (اینٹی ورشن) اگر صرف جھک جائے تو اسے **اعوجاج قدامی** (انٹی فلیکشن) اگر رحم پیچھے کی طرف گر جائے تو اسے **میلانِ خلفی** (ریٹرو ورشن) اور اگر صرف جھک جائے تو اسے **اعوجاج خلفی** (ریٹرو فلیکشن) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

علامت و علل مرض: رباطات رحم کا ڈھیلا ہو جانا۔ رحم میں اجتماع خون یا سوزش کا ہونا حمل۔ رحم کی رسولیاں۔ وضع حمل یا اسقاط کے بعد بے احتیاطی کرنے سے رحم کا اصلی وضع پر نہ آنا۔ اندام نہانی کی سوزش یا اس کا باہر نکل آنا۔ گر پڑنا یا زور سے اچھلنا۔ کودنا۔ دوڑنا۔ کونتھنا۔ عام جسمانی کمزوری وغیرہ۔

علامات مرض: میلان الرحم میں مریضہ کو جماع کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور جب رحم سامنے کی طرف جھک جائے تو مریضہ کا پیشاب

بند ہو جاتا ہے۔ یا قطرہ قطرہ آتا ہے۔ اور پیچھے کی طرف جھکنے کی حالت میں مریضہ کو سخت قبض ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات پیچش ہو جاتی ہے۔ اگر رحم کا میلان دائیں یا بائیں جانب ہو۔ تو اس جانب کے جنگاسہ ران اور پنڈلی میں درد ہوتا ہے۔ میلان کے زیادہ ہونے کی صورت میں بعض اوقات احتباس حیض کی شکایت ہو جاتی ہے اور گاہے اختناق الرحم بھی ہو جاتا ہے۔ اور اگر میلان الرحم کا سبب ورم رحم ہو تو مریضہ کو قدرے بخار اور درد کمر بھی ہوتا ہے۔ میلان الرحم کی حالت میں عام طور پر استقرار حمل مشکل سے ہوتا ہے۔ اگر ہوتا بھی ہے تو جلد ساقط ہو جاتا ہے۔

طبی علاج اگر رباطات کے کھینچ جانے سے یہ مرض رونما ہو۔ تو پہلے رباطات کو ملائم کرنے کے لئے تخم خطمی۔ تخم السی۔ تخم میتھی۔ گل بابونہ بھوسی گندم ہر ایک ۲ تولہ کو دس سیر پانی میں جوش دے کر اور چھان کر مزید دس سیر نیم گرم پانی شامل کر کے آبزن کرائیں۔ اور انجیر۔ تخم میتھی۔ تخم السی اور مغز تخم کدو پانی میں جوش دے کر چھان کر تھوڑا تلوں کا تیل ملا کر بذریعہ پچکاری رحم کے اندر پہنچائیں اور اس قیروطی سے رحم پر آہستہ آہستہ مالش کریں۔

قیروطی روغن بابونہ ۴ تولہ میں بطخ کی چربی۔ مرغ کی چربی۔ بکری کے گردوں کی چربی۔ گائے کی نلی کی چربی ایک ایک تولہ اور موم ۲ تولہ ملا کر نرم آنچ پر پگھلائیں۔ جب سب چیزیں پگھل جائیں۔ تو چھان کر رکھیں اور بوقت ضرورت نیم گرم مالش کیا کریں۔

اس کے بعد برگ کرنب اور حلبہ ہم وزن پکا کر زیر ناف ضماد کریں۔ رفع بندش بول کے لئے یہ پچکاری کریں۔

نسخہ :- مغز تخم قرطم۔ تخم خربزہ۔ شوربہ قلمی مشک طرامشیع ہر ایک ۵ ماشہ۔ لعاب بزرکتاں۔ لعاب حلبہ۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ لعابات کو عرق جو انسہ اور عرق گوکھرو میں دنبال کر اور پھر مذکورہ دواؤں کو اسی میں پیس کر چھان لیں۔ اس کے بعد صبر۔ مرمکی ہر ایک ایک ماشہ۔ ریوند خطائی ۴ ماشہ۔ زنگار ایک رتی بکری کے پتہ کے پانی میں اور سات تولہ شیر بز میں حل کر کے اور سب کو باہم ملا کر چار مرتبہ رحم میں پچکاری کریں۔ اور داخلی طور پر عرق جو انسہ۔ عرق گوکھرو ہر ایک ۵ تولہ میں شربت بزوری ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ چوٹ لگنے کی صورت میں رحم کو درست حالت میں لانے کے علاوہ چوٹ کا علاج بھی کریں۔

غذا و پرہیز غذا میں سبز ترکاریاں تنہا یا بکری کے گوشت کے ساتھ پکوا کر روٹی کے ساتھ کھائیں۔ قابض اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔

ناف کا باہر کو نکل آنا

ناف کا باہر کو نکل آنا	انقلاب الرحم	پرولیپسس یوٹرائی
رحم کا باہر کو نکل آنا	ہبوط الرحم	(Prolapssus Uteri)

یہ ایک نہایت تکلیف دہ مرض ہے۔ اس میں اکثر وضع حمل کے وقت قابلہ کی بے احتیاطی یا کسی خارجی صدمہ یا قریبی اعضاء کے دباؤ سے قاع الرحم (رحم کا پیندا) چاروں طرف سے سمٹ کر، اور الٹ کر فم رحم کے حلقہ میں سے باہر کی طرف نکل آتا ہے۔ اور رحم کی اندرونی سطح جو اس کے جوف میں ہوتی ہے پلٹ کر اندام نہانی کے سوراخ میں ایک نرم رسولی کی مانند محسوس ہوا کرتی ہے اور فم رحم غائب ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض وضع حمل یا اسقاط حمل کے بعد جلد چلنے پھرنے یا کام کاج کرنے لگ جانا۔ رحم اور اس کے ملحقات کا ڈھیلا پڑ جانا۔ عام کمزوری وغیرہ

علامات مرض پیڑو اور کمر میں گرانی اور درد کی شکایت رہتی ہے۔ کھڑے ہونے یا چلنے پھرنے سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ بول و براز کی حاجت بار بار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ایسا کرتے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔

طبی علاج رحم کو بذریعہ دستکاری اس کے اصلی مقام پر لوٹائیں۔ جب رحم اپنی اصلی وضع قیام پر آ جائے۔ تو صاف اور نرم روئی کی گدی روغن گل اور عرق گلاب میں تر کر کے اندام نہانی کے اندر رکھیں۔ اور لنگوٹ کس دیں۔ اور مریضہ کی سرین کے نیچے ایک تکیہ رکھکر اس کو چوبیس گھنٹہ تک اسی وضع پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔ اور چوبیس گھنٹے کے اندر دو تین بار مریضہ کا پیشاب تاثا طیر سے خارج کر دیں۔ اور مریضہ کو ہلنے چلنے سے روک دیں۔ قبض ہو تو دودھ میں روغن بادام ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ مریضہ کو تقویت کے لئے دواء المسک جواہر والی چھ ماشہ کھلائیں۔ اور اس امر کی احتیاط رکھیں کہ مریضہ کو کھانسی نہ اٹھے۔ اور نہ چھینک آئے۔

دوسرے روز لنگوٹ کھول کر اندام نہانی کے اندر سے گدی کو نکال دیں۔ اور رحم کے اندر اگر کچھ منجمد خون فضلات وغیرہ ہوں تو ان کو بذریعہ پچکاری صاف کریں۔

اور نمی گدیاں روغن گل اور گلاب میں بھگو کر اندام نہانی میں رکھیں ۔ اور لنگوٹ باندھ دیں۔ شرم گاہ کے اردگرد بعض دوائیں مثلاً مازو سبز ۔ جفت بلوط ۔ جوز السرو ۔ پھٹکری تنہا یا سب وزن مرکب کر کے شراب میں پیس کر لگاتے رہیں ۔ یا برگ آس کے جوشاندہ میں مریضہ کو تا بہ کمر بٹھائیں ۔

ڈاکٹری علاج پٹیوں سے پیٹ کو سہارا دیں ۔ سرد پانی میں بیٹھنا ۔ اور اس سے غسل کرنا اور ایلم لوشن سے اندام نہانی میں پچکاری کرنا مفید ہوتا ہے ۔ صحت عامہ کو بحال کریں اور غذا مقوی دیں ۔

بانجھ پن

بانجھ پن عقر ۔ عقم سٹیری لٹی (Sterility)

اس مرض میں عورت کے اعضاء تولید و تناسل میں سے کسی عضو میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے ۔ یا بعض جسمانی عوارض ہوتے ہیں ۔ جن کی بنا پر وہ حاملہ ہونے اور بچہ جننے کے ناقابل ہو جاتی ہے ۔

اسباب مرض یہ مرض مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے ۔ ۲ فی صدی مرد عقیم ہوا کرتے ہیں ۔ اس مرض کے متعدد اسباب ہوتے ہیں ۔

جن میں سے رحم و خصیۃ الرحم کے خلقی نقصانات مثلاً رحم کا نہ ہونا یا چھوٹا ہونا ۔ پردہ بکارت کا موٹا ہونا یا اس میں سوراخ کا نہ ہونا یا فم رحم کا بند ہونا ۔ جھیل کی رسولیاں ۔ رحم کے بعض امراض مثلاً سیلان و انقلاب الرحم ۔ سرطان الرحم ۔ قروح الرحم ۔ سلعات و صلابت رحم ۔ بواسیر رحم ۔ استسقاء الرحم ۔ سیلان الرحم نفخ الرحم ۔ کثرت جماع ۔ بڑھاپا فربہی ۔ کمی خون ۔ عام کمزوری ۔ کثرت شراب نوشی ۔ افیون یا کوکین کا کثرت استعمال اسقاط ۔ وضع حمل کے بعد کی خرابیاں وغیرہ ۔

علامات مرض عورت کے جوان اور تندرست ہونے کے باوجود سالہا سال تک حمل قرار نہیں پاتا ۔

مردوں میں عقر کے اسباب یہ ہوتے ہیں ۔ پیدائشی نقص اعضائے تناسل مثلاً خصیتین کا پیٹ ہی میں رہنا ۔ ہر دو خصیتین میں ورم ہو کر ان کا خشک ہو جانا ۔ حیوانات منویہ کا ناقص الخلقت ہونا ۔ یا منی میں حیوانات منویہ کا فقدان وغیرہ ۔

طبی علاج
اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا ازالہ کریں۔ اعضائے نسوانی میں سے کسی عضو میں نقص ہو تو اسے بذریعہ عمل جراحی درست کریں۔ ذیل میں چند نسخے دیئے جاتے ہیں۔ جو استقرار حمل میں مفید ہیں۔

۱۔ حب حمل
مشک خالص ۲ رتی۔ افیون ایک رتی۔ زعفران ایک ماشہ۔ جائفل ایک ماشہ۔ برگ بھنگ ۲ ماشہ۔ سپاری ۳ عدد۔ لونگ چار عدد۔ سب کو باریک کوٹ کر گڑ بقدر ضرورت اس میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ حیض سے فراغت پر ایک گولی روزانہ دودھ سے کھائیں۔ اور ہم بستر ہوں۔ اگر پہلے مہینے حمل قرار نہ پائے تو دوسرے تیسرے مہینہ استعمال کریں۔

۲۔ دوائے معین حمل
ریش برگد ڈیڑھ تولہ۔ کو باریک پیس چھان کر پانچ تولہ پیڑہ مٹھائی میں ملائیں۔ اور حیض سے فارغ ہونے کے بعد کھلائیں۔ اگر خواہش ہو تو کھانے کیلئے اور پیڑے دیں۔ اس کے سوا اور کوئی غذا نہ دیں۔ رات کو مباشرت کریں۔ اگر مقصود حاصل ہو جائے تو فبہا۔ ورنہ دوسرے پھر ایسا ہی کریں۔

۳۔ سفوف حمل
گل دھاوا۔ گل نیلوفر۔ بیخ بیابانسہ۔ بیخ اسگند سب برابر وزن لے کر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ بعد فراغت حیض یہ سفوف ایک ایک تولہ گائے کے دودھ کے ساتھ بلاناغہ استعمال کریں۔

۴۔ فرزجہ معین حمل
مشک خالص ۲ رتی۔ زعفران ایک ماشہ۔ ثعلب مصری ۳ ماشہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر حیض سے پاک ہونے کے بعد اس میں صاف کپڑا تر کر کے اندام نہانی کے اندر رکھائیں۔ اور مجامعت سے پہلے نکال دیں۔

۵۔ شافہ معین حمل
جائفل۔ مائیں۔ پھٹکری بریاں۔ پوست انار ہر ایک ۴ ماشہ کو کوٹ چھان کر پانی سے گوندھ کر چھوہارے کی گٹھلی سے بڑا اور لمبا شافہ بنائیں۔ اور ایام سے فراغت پر استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج
اعضاء میں کوئی پیدائشی نقص ہو تو پھر یہ مرض لاعلاج ہے اگر رحم کی ترش رطوبت موجب مرض ہو۔ تو سوڈا بائی کارب کا ڈوش کرنے کے بعد جماع کریں۔ رحم میں رسولی ہو۔ تو اس کا اپریشن کریں۔ سیلان الرحم ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ ذیل کا نسخہ نہایت مفید ہے:۔

ایکسٹریکٹ وائی برنم پرونی فولیم لیکوڈ	۲۰ بوند
ٹنکچر کارڈی کم	۱۵ بوند
ٹنکچر جنشن	۱۵ بوند
ایکوا	۱ اونس

صبح و شام ایک ایک خوراک دیں۔ ایام شروع ہونے سے ۱۵ روز پہلے شروع کریں۔ وٹامن ای (E) بھی مفید ہے۔

غذا و پرہیز لطیف۔ زود ہضم۔ مقوی اور محرک دیں۔ ثقیل و بادی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ کثرت جماع سے بچیں۔ عورت کو چاہیئے کہ جماع کے بعد دیر تک لیٹی رہے۔

اسقاطِ حمل

حمل کا گر جانا — اسقاطِ حمل — ابارشن (Abortion)

اس مرض میں جنین مدتِ حمل (نو ماہ اور کچھ دن) کو پورا کرنے سے پہلے ہی رحم سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر چالیس یوم سے پہلے گر جائے تو اسقاط بیضی کہتا ہے تین ماہ سے پہلے خارج ہو جائے تو اسے اسقاط مشیمی (ابارشن) کہتے ہیں۔ ساتویں ماہ تک جنین کے خارج ہونے کو اسقاط جنینی (مس کیرج) کہتے ہیں۔ سات ماہ کے بعد طبعی مدت سے پہلے خارج ہونے کو وضع حمل قبل از وقت (پری مے چیور برتھ) کہتے ہیں۔ قرار حمل سے تین ماہ تک اسقاط حمل کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عرصہ میں جنین رحم میں مستحکم نہیں ہوا کرتا۔

اسباب مرض اسباب کے لحاظ سے اس کی چند ایک قسمیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ خود حمل گرانا کبھی مریضہ کی جان بچانے کے لئے حمل گرایا جاتا ہے کبھی گناہ کو چھپانے کے لئے حمل گرایا جاتا ہے کبھی حسن و جمال کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کیا جاتا ہے۔

۲۔ حمل کا خود گر جانا کبھی مریضہ کے بے حد کمزور ہو جانے سے حمل خود بخود گر جایا کرتا ہے۔

۳۔ کسی عارضہ سے حمل کا گر جانا

کثرت محنت یا مشقت یا کسی عارضہ کے سبب بھی حمل گر جاتا ہے۔

اس کے اسباب کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

ضربہ۔ سقطہ۔ کثرت جماع۔ قوی مدرات کا استعمال۔ مسقط ادویہ کا استعمال۔ کثرت جریانِ خون۔ شدید ناقہ کشی۔ غم و غصہ۔ رنج و غم وغیرہ یہ تو خارجی اسباب ہیں۔

عام جسمانی عوارض مثلاً درد قولنج۔ درد گردہ۔ آتشک۔ سل و دق۔ شدید ہیضہ۔ کثرت اسہال۔ شدید یا مزمن تپ لرزہ۔ سمن مفرط وغیرہ۔

امراض رحم و خصیۃ الرحم وغیرہ مثلاً صغر الرحم۔ سیلان الرحم۔ میلان الرحم۔ انقلاب الرحم نفخۃ الرحم۔ استسقاء الرحم۔ رحم کے اورام۔ رحم کی رسولیاں۔

جنین اور اس کی جھلیوں کے امراض۔ مثلاً جنین کی کمزوری۔ لاغری۔ مر جانا۔ جھلیوں کا پھٹ جانا۔ بہت زیادہ تن جانا وغیرہ۔

علامات مرض

اسقاط سے پہلے حاملہ کی طبیعت سست اور بے چین ہو جاتی ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے۔ پیٹ کمر اور رانوں میں ٹھہر ٹھہر کر مثل درد زہ کے درد ہوتا ہے۔ جو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ رحم سے کسی قدر خون جاری ہو جاتا ہے کبھی قیئیں آنے لگتی ہیں۔ اور ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔ کبھی جریان خون کم اور کبھی اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ مریضہ کے مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر خون کم آتا ہو اور درد بھی تیز نہ ہو تو اکثر علاج سے حمل برقرار رہتا ہے۔

طبی علاج

اگر حالات حمل میں خون کم آئے۔ اور درد بھی ہلکا ہو۔ تو حمل کو رکنے کی تدبیر کریں۔ حاملہ کو آرام و سکون سے بستر پر لیٹے رہنے کی تلقین کریں۔ اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے سے روک دیں۔ اگر قبض ہو تو حقنہ سے اسے دور کریں۔ خون کو روکنے کے لئے پیڑو اور رانوں پر برف سے سرد کئے ہوئے پانی میں کپڑے کی گدی بھگو کر ٹکور کریں۔ اور یہ دوائیں استعمال کریں:۔

نسخہ:۔ گیرو ایک ماشہ پیس کر مربائے آملہ ایک عدد میں ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے حب الآس۔ بیخ انجبار۔ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں پیس چھان کر شربت خشخاش ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ دوسرے وقت یہ سفوف بنا کر دیں:۔

نسخہ:۔ گوند ببول۔ گیرو۔ سنگ جراحت ہر ایک چھ ماشہ۔ کہربائے شمعی۔ دم الاخوین

گل ارمنی ہر ایک ۳ ماشہ ۔ تخم خشخاش ۔ مغز کدو شیریں ۔ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک چھ ماشہ مصری ۲ تولہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں ۔ سات ماشہ یہ سفوف پھانک کر اوپر سے عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں شربت انجبار ۴ تولہ ملا کر پلائیں ۔

اس کے علاوہ مازو سبز ۔ گلنار ۔ کزمازج ۔ اقاقیا ۔ پوست انار ہر ایک چھ ماشہ کو باریک پیس کر اس میں صاف ملائم کپڑا لتھیڑ کر بطور فرزجہ اندام نہانی میں رکھیں ۔ یا پھٹکری ۶ ماشہ کو آدھ چھٹانک پانی میں حل کر کے اس میں روئی یا صاف کپڑا بھگو کر حمول کریں ۔ اور چھالیہ ۔ مازو سبز ۔ گیرو ہر ایک ۶ ماشہ ۔ افیون ایک ماشہ پانی میں باریک پیس کر پیڑو پر لیپ کریں ۔ اور کافور محلول دس دس قطرے پانی میں ملا کر بعد از غذا پلائیں

اگر خون زیادہ جاری ہو جائے اور اس کے ساتھ درد بھی شدید ہو ۔ اور رحم کا منہ پوری طرح کھل جائے ۔ تو ایسی صورت میں اسقاط میں مدد دینے کے لئے ذیل کا نسخہ پلائیں :-

نسخہ :- ڈوڈہ کپاس ۲ تولہ ۔ پوست اخروٹ ۔ املتاس ہر ایک ۲ تولہ ۔ گرہ بانس ۵ عدد ۔ گڑ ۵ تولہ ۔ سب کو ۵ سیر پانی میں جوش دیں ۔ جب چوتھائی رہ جائے ۔ پانی اور غذا کی بجائے پلائیں ۔ جب اسقاط ہو جائے اور مریضہ کو پیاس زیادہ ہو تو پانی کی بجائے عرق مکو اور عرق بادیان تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں ۔

اگر کوئی عورت اسقاط حمل کی عادی ہو اور اسے جلد جلد حمل ہوتا ہو تو اسے کم از کم چھ ماہ تک جماع سے پرہیز کرائیں ۔ اس دوران میں مقوی رحم دوائیں مثلاً معجون مروارید ی اور معجون مقوی کھلائیں ۔

ڈاکٹری علاج

مریضہ کو آرام سے ہموار کمرہ میں لٹائیں اور پائنتی کسی قدر اونچی کر دیں ۔ اور بطور ٹنکچر اوپیم ۱۰ بوند یا کلوروڈین ۱۰ بوند پانی میں ملا کر چار چار گھنٹے کے بعد دیں ۔ یا ٹنکچر اوپیم ۴۰ بوند ۔ انگزر وائی برنم ۴ ڈرام ۔ اس میں سے ایک ایک ڈرام تھوڑے پانی میں ملا کر ہر چھٹے گھنٹے دیں ۔ مارفین ۱/۴ کا ٹیکہ بہترین ہے ۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو اور بہت خون خارج ہونے لگے تو پھر اس امر کی کوشش کریں کہ اسقاط جلد ہو جائے ۔ پس ایک انگشت فم رحم میں داخل کر کے جنین کو ہلا دیں یا ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوڈ ۳۰ بوند ایک اونس پانی میں ملا کر ایسی

ایک ایک خوراک دن میں تین بار پلائیں۔ تاکہ زیادہ خون خارج نہ ہو۔ پیڑو پر آب سرد میں کپڑا تر کرکے رکھیں۔ یا برف لگائیں۔ پروجسٹرون ۵ ملی گرام یا انٹو ٹرین ایس ساختہ پارک ڈیوس کمپنی ایک سی سی یا سماریس نوٹیم ایک سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ یہ مانع اسقاط ہے۔ اسقاط حمل کی حالت میں وٹامن ای بہت کامیاب ہے یہ حمل کو برقرار رکھتی ہے۔ اور جنین کی محافظ ہے۔ اگر اسقاط کمی خون کے باعث ہو۔ تو اس کے لئے فولک ایسڈ بہترین دوا ہے۔

ہیپولوٹین ایک سی سی کا زیر جلد انجکشن کریں۔ مارفیا سلفیٹ ۱/۴ گرین کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ گریوی ڈول ایک سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ کیلشیم گلوکونیٹ اور وٹامن سی ۵ سی سی کا وریدی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز غذائیں زود ہضم مقوی دیں۔ تازہ پھل مثلاً سیب۔ سنگترہ وغیرہ حمل میں کھلائیں۔ قابض بادی غذاؤں مثلاً بڑے جانوروں کے گوشت۔ دال مسور۔ گڑ۔ شکر وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ اسقاط کے بعد پانچ روز تک یا کم از کم تین روز تک کماڑھا یا جوشاندہ کے سوا پانی اور غذا بالکل نہ دیں۔ اس کے بعد موٹھ مسلم پانی میں جوش دے کر اس کا پانی پلائیں۔ پھر بعد میں موٹھ یا مونگ کی پتلی دال۔ گائے کا دودھ۔ بکری کا شوربا اور ملائم کھچڑی دیں۔ اور جب چپاتی دیں تو اسے دال یا شوربے میں بھگو کر دیں۔ پانی کی بجائے عرق مکوہ یا عرق بادیان دیں یا پانی کو جوش دے کر رکھ چھوڑیں اور بوقت ضرورت نیم گرم دیں۔

حمل اور حاملہ کے امراض

حمل

حمل ٹھہرنا حمل پریگ نین سی (Pregnancy)

انسان ایک ذرہ سے مقدار سے معرض وجود میں آتا ہے۔ اس ذرہ کو کیسہ یا خلیہ (Cell) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ کہ مرد کی منی میں حیوانات منویہ (سپرمیٹازوا) ہوتے ہیں۔ اور عورت کو ماہ بماہ حیض آتا ہے۔ اس کے ذریعہ عورت کے خصیۃ الرحم سے کبھی چند انڈے (بیضہ انثی۔ اووم) خارج ہوا کرتے ہیں۔ پس مرد کی منی کے کیڑے اور عورت کے انڈے کے باہم ملنے کا نام حمل قرار پاتا ہے۔

مقام حمل مباشرت کے بعد منی کے چند ایک کیڑے اپنی طبعی حرکت کے ساتھ اندام نہانی۔ رحم اور نفیرین میں سے گذر کر خصیۃ الرحم کی بالائی سطح پر پہنچ کر انڈے کو باردار کر دیتے ہیں۔ یعنی اس میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اب دو ذی حسیم مل کر بجائے دو ذروں یا دو خلیوں کے ایک ذرے یا دانے کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پھر یہی دانہ خلاق عالم کی قدرت کے سہارے آہستہ آہستہ انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

استقرار حمل کے بعد نطفہ کے تغیرات مرد کے مادہ منویہ کے کرم منی اور عورت کے بیضہ کے ملاپ کے بعد سے ہی اس میں تبدیلیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ پہلا تغیر یہ ہوتا ہے کہ بیضہ انثی کے غلاف میں جس جگہ کرم منی داخل ہوتا ہے وہ پہلے ایک ذرا سا اُبھار پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک پتلی سی جھلی پیدا ہو کر اس سوراخ کو بند کر دیتی ہے تاکہ دوسرا کرم منی اس میں داخل نہ ہو سکے۔ کیونکہ اگر دوسرا کرم منی داخل ہو جائے تو ایسی صورت میں عجیب الخلقت بچہ

پیدا ہوتا ہے۔ جس کے دو سر۔ چار ہاتھ اور چار پاؤں وغیرہ ہوتے ہیں۔ جب عورت کا انڈا باردار ہو جاتا ہے۔ تو پہلے اس کی زردی غلاف کے اندر ہی اندر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ پھر دو سے چار اور چار سے آٹھ حصوں میں۔ اسی طرح بے شمار ذرات میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ پھر وہ ذرات اپنی جھلی کے اندر ہی اندر مرکز سے محیط کی طرف جا کر ایک چھوٹا سا طبقہ بنا دیتے ہیں۔ جسے آدمہ جرثومہ (بلاسٹوڈرم) کہتے ہیں، اور جس کی تین تہیں ہوتی ہیں (۱) بیرونی طبق جسے غشائے جرثومہ ظاہرہ (ایکٹوڈرم یا ایپی بلاسٹ) کہتے ہیں۔

(۲) درمیانی طبق یا غشاء جرثومہ متوسط (میسوڈرم یا میسو بلاسٹ) کہتے ہیں۔

(۳) اندرونی طبق یا غشاء جرثومہ باطنہ (اینڈوڈرم یا ہائپو بلاسٹ) کہتے ہیں۔

ان میں سے اندرونی تہ سے جنین کا جلد، دماغ و نخاع اور حواس خمسہ بنتے ہیں۔ اور درمیانی تہ سے عضلات و عظام اور عروق وغیرہ اور بیرونی تہ سے اعضائے تنفس اور اعضائے ہضم وغیرہ بنا کرتے ہیں۔

آنول (مشیمہ) - نال

حبل السرہ (پلے سینٹا) (Placenta)

جب عورت کا انڈا (اووم) مرد کی منی کے کیڑوں سے باردار ہوتا ہے تو اس میں بہت سی تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔ جن میں سے صرف اس قدر بتانا ضروری ہے کہ بیضہ انثیٰ کی اندر کی زردی پہلے دو حصوں میں پھر دو سے چار اور چار سے آٹھ یہاں تک کہ لاتعداد ذرات میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ جو بیضہ کے مرکز سے محیط کی طرف جا کر تین تہیں بنا دیتے ہیں۔ جن کا ذکر مختصر طور پر اوپر ہو چکا ہے۔ جنین کے اوپر دو جھلیاں محیط ہو کر ایک تھیلی سی بناتی ہیں۔ جن کے اندر ایک آبی رطوبت بھری رہتی ہے جو پیدائش کے وقت خارج ہوتی ہے۔ اسے غشائے رہلی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

جب انڈا باردار ہو کر جوف رحم میں آتا ہے تو وہ رحم کی اندرونی جھلی پر جو مخمل کی طرح موٹی ہوتی ہے۔ کسی مقام پر چپک جاتا ہے۔ جس مقام پر وہ چپکتا ہے۔ وہ رحم کی اندرونی جھلی کا وہ حصہ موٹا ہو کر اس میں خون کی رگیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس حصہ کو مشیمہ (آنول) کہتے ہیں۔

پوری آنول بیضوی شکل کی مثل اسفنج کے نرم اور مخلخل سات انچ لمبی اور قریباً نصف سیر وزنی ہوتی ہے۔ آنول میں سے خون کی تین رگیں (ایک ورید اور دو شرائین) ایک

پٹھی ہوئی رسّی کی مانند جنین کی ناف میں سے گذر کر اس کے جسم میں داخل ہوتی ہیں۔ انہی تین رگوں کو حبل السرہ (نال) کہتے ہیں۔ ان میں سے وریدہ کے ذریعہ والدہ کا خالص خون جنین کی پرورش کیلئے جاتا ہے۔ اور دونوں شریانوں کے ذریعہ جنین کا کثیف خون تصفیہ کے لئے واپس آکر والدہ کے خون میں مل کر صاف ہوتا رہتا ہے۔

شکمِ مادر میں جنین کا نشوونما

پہلے ہفتے میں باردار بیضہ ایک جمے ہوئے لوتھڑے (علقہ) کے مانند رحم کی نالی کے اندر ہی ہوتا ہے۔ اور اس جگہ سے وہ تقسیم در تقسیم ہو کر بڑھنے لگتا ہے۔

دوسرے ہفتے میں اس کی لمبائی ۱/۱۲ انچ ہو جاتی ہے۔ نقطہ قلب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اوپر دو غلاف بن جاتے ہیں۔

تیسرے ہفتہ میں اس لوتھڑے کی لمبائی ۱/۶ انچ ہو جاتی ہے۔ اس میں دماغ کے حصص نمایاں ہو جاتے ہیں۔ نیز آنکھ اور کان بننے لگتے ہیں۔

چوتھے ہفتہ میں لمبائی ۱/۲ انچ اور وزن تقریباً سوا ماشہ ہوتا ہے۔ جسامت دانہ باقلا کے برابر اور شکل بیضوی گاؤ دم ہوتی ہے۔ یعنی سر بڑا ہوتا ہے اور اس کے بعد کا حصہ پتلا ہوتا ہے منہ کی جگہ ایک گہرا نشان اور آنکھوں کی جگہ دو سیاہ نقطے ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے اور تلبلہ نظر آنے لگتے ہیں۔

پانچویں ہفتے میں ہاتھ پاؤں بننے لگتے ہیں۔ شریان الریہ اور شریان اعظم پیدا ہو جاتے ہیں ہنسلی کی ہڈی اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں استخوانی مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

چھٹے ہفتے میں جنین کا جسم بڑھ کر پونے دو ماشہ ہو جاتا ہے۔ آنکھ۔ کان۔ ناک اور منہ کے سوراخ صاف طور پر نظر آنے لگتے ہیں۔ اور سر اور دھڑ الگ الگ دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ریڑھ کا ستون۔ کھوپری۔ پسلیاں سب کری کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ دماغ کے غلاف گردے مثانہ۔ زبان۔ حنجرہ اور دانتوں کے ابھار تیز ہو جاتے ہیں۔

ساتویں ہفتے میں عضلات بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ بازوؤں کی ہڈیوں۔ ران اور پنڈلیوں کی ہڈیوں میں نیز تالو اور بالائی جبڑے کی ہڈیوں میں مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

آٹھویں ہفتے میں بازو۔ کلائی ٹانگوں اور انگلیوں میں امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ تھوک کی گلٹیاں۔ کلاہ گردہ اور تلی بننے لگتی ہے۔

نویں ہفتے میں جنین کی لمبائی ایک انچ اور وزن چار ماشہ ہو جاتا ہے۔ غلاف قلب

نمایاں ہو جاتا ہے خصیئے اور خصیۃ الرحم نیز مرارہ بھی نظر آنے لگتے ہیں۔

تیسرے مہینے میں طول تقریباً تین انچ ہو جاتا ہے اور وزن سوا یا ڈیڑھ تولہ تک پہنچ جاتا ہے۔ آنول بن جاتی ہے۔ اور ناخن پیدا ہونے لگتے ہیں۔ نیز مذکر و مونث کی پہچان ہو سکتی ہے۔

چوتھے مہینے میں طول تقریباً چھ انچ ہو جاتا ہے۔ وزن دو ڈھائی چھٹانک ہوتا ہے دماغ کی شکنیں۔ جلد کے نیچے چربی اور چیتڑ اور عانہ کی ہڈیوں کے مرکز بن جاتے ہیں۔

پانچویں مہینے میں لمبائی تقریباً دس انچ ہو جاتی ہے۔ وزن پانچ چھٹانک تک پہنچ جاتا ہے سر پر بال نظر آنے لگتے ہیں روئیں کے مرکز۔ پسینے کے غدود۔ اور غدد لمفاویہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

چھٹے مہینے میں لمبائی بارہ انچ تک جا پہنچتی ہے۔ وزن تقریباً آدھ سیر ہوتا ہے۔ پلکیں بن جاتی ہیں۔ لیکن آنکھیں ابھی بند ہوتی ہیں۔

ساتویں مہینے میں طول تقریباً ۱۵ انچ اور وزن ڈیڑھ دو سیر ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ خصیئے خوطوں میں اتر آتے ہیں۔ دماغی شکنیں واضح ہو جاتی ہیں۔

آٹھویں مہینے میں لمبائی اٹھارہ انچ اور وزن دو ڈھائی سیر ہوتا ہے ناخن بڑھ کر انگلیوں کے پوروں پر آجاتے ہیں۔ اس مہینہ جنین لمبائی کی بجائے موٹائی میں زیادہ بڑھتا ہے

نویں مہینے میں طول اٹھارہ سے بیس انچ اور وزن تین چار سیر ہوتا ہے۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ جنین لڑکا ہو تو لڑکی کی نسبت زیادہ وزنی اور زیادہ لمبا ہوتا ہے۔

نو ماہ گزرنے کے بعد عام طور پر دس دن کے اندر اندر بچہ پیدا ہو جاتا ہے

اقسام حمل

مقام استقرارِ حمل کے اعتبار سے حمل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حمل طبعی وہ حمل ہے کہ جس میں بار دار بیضہ جوف رحم میں آکر نشو و نما پاتا ہے۔

(۲) حمل غیر طبعی وہ حمل ہے جس میں بار دار بیضہ جوف رحم میں پہنچنے کی بجائے قاذف نالی ہی میں قائم رہ کر وہیں نشو و نما پانے لگتا ہے۔ اور گاہے جوف رحم کی بجائے جوف صفاق میں پہنچ جاتا ہے۔ اس قسم کا حمل حاملہ کے لئے باعث موت ہوا کرتا ہے۔

تعداد جنین کے اعتبار سے حمل کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:۔

۱۔ حمل بسیط :۔ وہ حمل ہے جب رحم میں صرف ایک ہی جنین ہو۔
۲۔ حمل توام :۔ وہ حمل ہے جب رحم میں دو جنین ہوں۔
۳۔ حمل مرکب :۔ وہ حمل ہے جب رحم میں دو جنین ہوں۔
۴۔ حمل مختلط :۔ وہ حمل ہے جب رحم میں جنین کے علاوہ کوئی دوسرا عارضی جسم مثل زائدہ غیر طبعی وغیرہ پایا جائے۔

حقیقت حمل کے اعتبار سے اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حمل صادق وہ حمل ہے جس میں رحم کے اندر نشو و نما پا کر پورے ۹ ماہ اور کچھ دن کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ حمل کاذب یا رجا اکثر تو حمل صادق ہی بعض اسباب نامعلوم سے تغیر و منقلب ہو کر گوشت کا ایک لوتھڑا سا بن جایا کرتا ہے۔ جو روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ اور حیض کے بند ہو جانے اور دیگر علامات حمل کے نمایاں ہونے سے حمل کا دھوکا ہوا کرتا ہے۔ لیکن چوتھے یا پانچویں مہینے جب کہ حمل صادق کی یقینی علامتوں میں سے کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ یعنی نہ بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے اور نہ مسماع کے ذریعہ دل کے دھڑکنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ تو یقین کر لینا چاہئیے کہ حمل کاذب ہے۔

نوٹ :۔ کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک حمل قرار پا چکنے کے کچھ عرصہ بعد دوسرا حمل قرار پا جاتا ہے۔ ایسے حمل کو حمل علی الحمل کہتے ہیں۔

استقرار حمل میں عورت کا ارادہ یا اس کی مرضی لازمی نہیں ہوتی۔

مدّتِ حمل

حمل کی صحیح مدت ۲۷۸ دن ہے۔ یعنی ماہ شمسی یا انگریزی مہینوں کے حساب سے ۹ ماہ اور آٹھ دن۔ بشرطیکہ ہر ایک مہینہ ۳۰ دن کا ہو۔ اور اصطلاحی مہینوں کے حساب سے ۹ مہینے اور بارہ دن۔ لیکن کبھی اس مدت میں چند روز پہلے یا چند روز بعد بھی بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

قوانین یورپ میں حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دس ماہ مقرر ہے۔ یعنی اگر کسی عورت کو شادی کے کم از کم چھ ماہ بعد اور زیادہ سے زیادہ دس ماہ بعد کبھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ بچہ حلالی اور جائز وارث قرار پاتا ہے۔

کبھی دو سال بعد بھی بچے پیدا ہوتے دیکھے گئے ہیں اسی لئے شرایت محمدیہ

میں حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال مقرر کی گئی ہے۔

یہ واضح رہے کہ جو بچہ سات مہینے سے پہلے پیدا ہوتا ہے وہ شاذ و نادر ہی زندہ رہتا ہے۔ ساتویں مہینے میں پیدا ہونے والا عموماً زندہ رہتا ہے۔

جنین کی جنسیت

جالینوس۔ بقراط اور دیگر حکمائے متقدمین کے نظریئے کے مطابق مرد کی منی میں قوتِ عاقدہ اور عورت کی منی میں قوتِ منعقدہ ہوتی ہے۔ اگر مرد عورت سے قوی ہو تو حمل میں لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر عورت مرد سے قوی ہو۔ تو حمل میں لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر دونوں کی قوتیں برابر ہوں تو حمل میں خنثیٰ پیدا ہوتا ہے۔

آخری حالت کے سوا آج بھی حکمائے متقدمین کا یہ نظریہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض ڈاکٹر مذکورہ بالا نظریہ کے بالکل برعکس خیالات رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر مرد قوی ہو تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اور اگر عورت قوی ہو تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

بعض محققین کی رائے میں زوجین کی عمر کا اختلاف بھی جنین کی جنسیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ چنانچہ متعدد واقعات اور اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مرد عورت سے عمر میں تقریباً چھ سال بڑا ہو۔ تو ان کی اولاد میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد مساوی ہوتی ہے لیکن اگر مرد کی عمر عورت سے اٹھارہ برس یا اس سے بڑی ہو۔ تو ان کی اولاد میں لڑکوں کی تعداد لڑکیوں کی نسبت دوچند ہوتی ہے۔ لیکن یہ سب قیاسات ہیں۔ جو ہر جگہ اور ہر حالت میں صحیح نہیں ہوتے۔

علاماتِ حمل

مندرجہ ذیل علامات حمل کی شناخت میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں:۔

۱۔ تغیراتِ رحم استقرار حمل سے پہلے رحم کی لمبائی تقریباً ۲½ انچ اور وزن تقریباً آدھ چھٹانک ہوتا ہے۔ لیکن حمل قرار پاتے ہی رحم بڑھنے لگتا ہے۔ اور وضع حمل تک بڑھتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ حمل کے آخری ایام میں اس کی لمبائی ۱۲ انچ تک اور وزن تقریباً ڈھائی پاؤ تک پہنچ جاتا ہے۔ حمل کے پہلے تین ماہ میں رحم بیرون میں معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن قرار حمل کے بعد جب وہ بڑھنے لگتا ہے تو چوتھے مہینے میں پیڑو کے اوپر ٹٹولنے

سے محسوس ہوتا ہے۔ پانچویں مہینے میں رحم بڑھ کر ناف کے قریب آجاتا ہے اور چھٹے مہینے میں ناف تک پہنچ جاتا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں مہینے میں ناف سے اوپر محسوس ہونے لگتا ہے اور نویں مہینے میں محراب شکم تک بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ حیض کی بندش عام طور پر ایک شادی شدہ عورت میں حیض کا بند ہو جانا استقرار حمل کی ایک خاص علامت ہے۔ لیکن کبھی احتباس حیض سے بھی اس لحاظ کہ ہو جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو عادتاً ایک مہینے کے لئے حیض بند ہو جاتا ہے۔ اور بعض عورتوں کو عادۃً ایک مہینے کے لئے حیض بند ہو جاتا ہے۔ اور بعض عورتوں کو حمل کے ابتدائی تین ماہ میں کم و بیش حیض آیا کرتا ہے۔ لہٰذا ان باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

۳۔ تھوک کی زیادتی شروع حمل میں حاملہ کے منہ میں اس قدر پانی بھر آتا ہے کہ وہ تھوکتے تھوکتے تنگ آجاتی ہے۔

۴۔ متلی اور قے حمل قرار پانے کے عام طور پر چار ہفتہ بعد صبح کے وقت اکثر حاملہ کا جی متلاتا اور قے آیا کرتی ہے۔ اور بعض اوقات الکائیاں ستاتی ہیں۔ یہ کیفیت چوتھے مہینے تک رہتی ہے۔ بعض عورتوں میں یہ کیفیت تا وضع حمل بھی رہا کرتی ہے۔ جس سے حاملہ بے حد کمزور اور لاغر ہو جاتی ہے۔ اور گاہے حمل گرا دینا ضروری ہو جایا کرتا ہے۔

۵۔ پستانوں میں تبدیلی حمل قرار پانے کے دو ماہ بعد سے چھاتیاں بڑے لگتی ہیں۔ اور ان میں درد ہونے لگتا ہے بھٹنیوں کے چاروں طرف کے حلقوں کی رنگت گہری ہو جاتی ہے۔ شروع میں ان کو دبانے سے سفید پانی سا نکلتا ہے۔ لیکن اخیر زمانہ میں دودھ نکلنے لگتا ہے جس عورت کو پہلے پہل استقرار حمل ہو اس میں یہ قابل اعتبار علامت سمجھی جاتی ہے۔

۶۔ اندام نہانی اندام نہانی میں خون کے اجتماع کی وجہ سے اس کی رنگت سرخ نیلگوں ہوتی ہے۔ اور اس سے سفید لیسدار رطوبت بہنے لگتی ہے۔

۷۔ شکم چھٹے مہینے دیوار شکم ابھر جاتی ہے۔ جس سے پیٹ تن جاتا ہے۔ اور اس کا درمیانی خط نمایاں ہو جاتا ہے۔ ساتویں مہینے میں دیوار شکم پر چند ایک زردی مائل دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اکثر حاملہ عورتوں کا فم رحم تھوڑا سا کھل جاتا ہے۔

۸۔ قارورہ استقرار حمل کے دو ماہ بعد سے وضع حمل تک حاملہ کے قارورے میں تھوڑی

رطوبت بیضیہ اور کسی قدر چربی اور چونہ وغیرہ کے اجزاء وغیرہ نکلتے رہتے ہیں جن کی موجودگی استقرار حمل کا پتہ دیتی ہے۔

۹۔ جنین کی حرکت استقرار حمل کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ چوتھے یا پانچویں مہینے جنین ماں کے پیٹ میں حرکت کرنے لگتا ہے حاملہ جنین کی حرکت کو خود محسوس کیا کرتی ہے۔ اگر جنین کی حرکت کے ساتھ اس کے قلب کی ضربات بھی سنائی دیں تو پھر حمل میں کوئی شک نہیں رہتا۔

تاریخ وضع حمل

وضع حمل کی صحیح تاریخ کا تعین تو نہایت ہی مشکل امر ہے تاہم آثار و قرائن کو پیش نظر رکھ کر کسی حد تک صحیح تاریخ کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ اگلے صفحہ پر دیئے ہوئے نقشہ کی مدد سے آپ صحیح تاریخ وضع حمل معلوم کر سکتے ہیں۔ اس میں ہر خانے کے اوپر کے حصہ میں وہ تاریخ ہے۔ جس پر حیض آخری بار بند ہوا۔ اور نیچے وضع حمل کی تاریخ ہے۔ اس میں دو چار دن کا آگا پیچھا ہو سکتا ہے۔

نقشہ تاریخ وضع حمل

حیض	محفوظ	وہ عرصہ جس کے دوران میں استقرار حمل ہوتا ہے	محفوظ	حیض
4 3 2 1 28	27 26 25	24 23 22 21 20 19 18 17 16 15 14 13 12 11 10	9 8 7 6	5 4 3 2 (ایام) دن

(SAFE PERIADS)

مزید دیکھئے امتناع حمل کے میکانی طریقے

حاملہ کے لئے ضروری ہدایات

حمل کے زمانہ میں حاملہ کی عام صحت کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ ذراسی بے احتیاطی سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ اور گاہے اسقاط کے ساتھ ساتھ حاملہ کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا ہر حاملہ کو اپنی اور جنین کی حفاظت کے لئے ذیل کی تدابیر پر عمل پیرا ہونا چاہئیے

۱۔ حاملہ کو ایسے کمرے میں رہنا چاہئیے۔ جو صاف ستھرہ اور کشادہ ہو۔ نیز جس میں ہوا اور روشنی کی آمد کے لئے کافی کھڑکیاں اور روشن دان ہوں۔ نیز وہ اپنے بدن کو صاف رکھے۔ اور جو پانی پیئے وہ ہر قسم کی کثافتوں سے پاک ہونا چاہئیے۔

۲۔ حاملہ کو ہمیشہ سادہ لطیف زود ہضم اور مقوی غذائیں کھلائیں۔ مثلاً شوربا۔ چپاتی یا مونگ کی دھلی ہوئی دال۔ دلیہ وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔ گھی۔ مکھن ہضم کی رعایت سے استعمال کرائیں۔ دہی اور چھاچھ کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔ تازہ میٹھے اور کھٹ میٹھے پھل بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر قسم کی قابض۔ بادی نفاخ غذاؤں سے پرہیز رکھا جائے۔ چنے۔ لوبیا۔ اُڑد اور مسور کی دال نہ کھائیں۔ آلو۔ گوبھی۔ اروی۔ بھنڈی۔ سیم۔ مٹر اور بینگن کا استعمال بھی مناسب نہیں۔ چائے اور قہوہ کا استعمال سردی کے موسم میں با احتیاط کریں۔ گرم مصالحہ اور لال مرچ کے استعمال سے بھی پرہیز لازم ہے۔

غذا خوب چبا کر کھائی جائے۔ کچی غذا سے نفخ ہو جانے کا احتمال ہے۔ جو حاملہ کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔

۳۔ موسم کے مطابق جو بھی لباس پہنا جائے۔ وہ صاف ستھرا ہونا چاہئیے۔ گندا لباس پہننے سے کئی ایک بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز لباس کشادہ ہونا چاہئیے۔ کرتہ یا قمیص کا گریبان تنگ نہ ہونا چاہئیے۔ پاجامہ بھی تنگ نہ ہونا چاہئیے۔ ازار بند کس کر نہ باندھنا چاہئیے۔

۴۔ لباس کی صفائی کے علاوہ حاملہ کو موسم کے مطابق گرم یا سرد پانی سے غسل کرتے رہنا چاہئیے۔ غسل کرتے وقت اندام نہانی اور اس کے آس پاس کے مقامات کو خوب اچھی طرح دھویا جائے۔

۵۔ حاملہ کو کم از کم آٹھ سات گھنٹے روزانہ سونا چاہئیے۔ گرمیوں میں دن کو بھی دو گھنٹے

آرام کرنا مناسب ہے۔ لیکن بیماروں کی طرح ہر وقت بستر پر پڑے رہنا مناسب نہیں۔

۶۔ استقرار حمل کے بعد حاملہ اکثر سست ہو جاتی ہے۔ لیکن اس صورت میں کاہلی اور سستی کو گلے کا ہار بنا لینے سے قبض اور خرابی ہضم کی شکایت لاحق ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صبح و شام پیدل ہوا خوری کی جائے۔ گھر کے معمولی کام کاج میں حصہ لیا جائے۔ لیکن سخت مشقت اور بھاگ دوڑ۔ اچھل کود سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے حمل کے گر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۷۔ حمل کے زمانہ میں حاملہ کے لئے فصد کھلوانا۔ قے آور دوا استعمال کرنا۔ یا تیز مسہل لینا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ اس سے حاملہ بے حد کمزور ہو جاتی ہے جس سے حمل کے ساقط ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۸۔ حاملہ کو متعدی امراض مثلاً چیچک۔ خسرہ۔ طاعون ہیضہ وغیرہ کے مریضوں کے پاس جانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

حاملہ کے امراض

ذیل میں حاملہ کے امراض کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔ تفاصیل کے لئے اپنے اپنے مقام پر دیکھیں۔

دردِ سر — اکثر حاملہ کو قبض کی وجہ سے دردِ سر ہوا کرتا ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے رات کو مربائے ہلیلہ ایک عدد کھلائیں یا ارنڈی کا تیل دو تین تولہ ملا کر پلائیں۔ لیکن کوئی تیز دست آور دوا نہ دیں۔ مقامی طور پر صندل کو عرق گلاب میں گھس کر پیشانی پر لگائیں۔ پنتھل کو پیشانی پر لگانا بھی مفید ہے۔

حاملہ کی بے خوابی — اصل سبب کو دور کریں۔ اور روغن کاہو یا روغن کدو کی چندیا پر مالش کریں۔ مکھن اور نمک ملا کر ہتھیلیوں اور تلووں پر مالش کریں۔ لیکن اس امر کا خیال رہے کہ کوئی تیز دوا ہرگز نہ دیں۔

دردِ دنداں — حاملہ کو دانت یا داڑھ میں درد ہو۔ تو اسے ہرگز نہ نکلوائیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے حمل کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بلکہ درد کو تسکین دینے کے لئے ماؤف دانت یا داڑھ پر روغن لونگ یا روغن دار چینی لگائیں۔ قبض ہو تو ہاضمہ کی اصلاح کریں۔

تھوک کی زیادتی — حمل کے ابتدائی زمانہ میں حاملہ کو اس قدر تھوک آیا کرتا ہے۔ کہ

وہ تھوکتے تھوکتے پریشان ہوجاتی ہے۔ اس شکایت کو دور کرنے کے لئے پھٹکری ۶ ماشہ کو پاؤ سیر پانی میں جوش دے کر غرارے کرائیں۔ یا ببول کی چھال ۲ تولہ نصف سیر پانی میں جوش دے کر اس سے کلی کرائیں۔ اور اندرونی طور پر جوارش مصطگی یا جوارش جالینوس چھ چھ ماشہ بعد از غذا کھلائیں۔ کھانے میں کوئی مصالحہ دار غذا نہ دیں۔

دردِ پستان زمانۂ حمل میں اگر پستانوں میں درد ہو۔ تو انہیں گرم پانی سے دھو کر روغن گل یا روغن چنبیلی لگائیں۔ اگر اس سے درد کو تسکین نہ ہو تو کوکنا گل بابونہ۔ ہو گل سرخ ہر ایک ایک تولہ کو پانی میں جوش دے کر اور چھان کر اور اس میں گدی تر کر کے پستانوں کی تکمید کریں۔ اور اس کے بعد کافور محلول روغن گل میں ملا کر لگائیں۔

کھانسی حمل کے آخری مہینوں میں حاملہ کو کھانسی ہوجایا کرتی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے لعوقِ سپستان چٹائیں۔ یا سہاگہ بریاں۔ ملٹھی مقشر ہر ایک دو تولہ کو باریک پیس کر گوند کیکر ۶ ماشہ کے محلول میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

اختلاج قلب اگر مریضہ کو دل دھڑکنے کی شکایت ہو۔ تو اسے آرام سے لٹائے رکھیں قبض نہ ہونے دیں۔ ہضم خراب ہو۔ تو اس کی اصلاح کریں۔ بطور دوا مربائے سیب ۲ تولہ یا گل قند چاندنی ۲ تولہ چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اگر اختلاج کے ساتھ گرمی بھی محسوس ہو۔ تو عرق بید مشک۔ عرق گاؤزبان ہر ایک چار چار تولہ میں شربت صندل ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

غشی اگر مریضہ کو غشی آجائے تو فوراً اس کے گلے اور سینے کی بندش کو کھول دیں۔ اور سرہانہ کو پائنتی سے نیچا کر دیں۔ سر اور چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے دیں۔ چونہ اور نوشادر ہم وزن کو ایک شیشی میں ڈال کر اس میں تھوڑا پانی ملا کر سونگھائیں۔ غشی دور ہونے پر عرق گلاب۔ عرق گاؤزبان۔ عرق کیوڑہ ہر ایک چار تولہ میں شربت سیب چار تولہ ملا کر پلائیں۔ قبض ہو تو گل قند چار تولہ۔ عرق گلاب آٹھ تولہ کے ساتھ دیں۔ کمزوری کو دور کرنے کے لئے مفرح بارد جواہر والی یا دواء المسک جواہر والی ۶ ماشہ کھلائیں۔

بدہضمی و دردِ شکم وغیرہ اگر حاملہ کو بدہضمی ہوجائے تو ایک وقت کا فاقہ کریں۔ اور بطور دوا جوارش کمونی نو ماشہ۔ عرق پودینہ اور عرق الائچی کے ساتھ کھلائیں۔ غذا زود ہضم دیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس چھ چھ ماشہ دونوں وقت کھلایا کریں۔

متلی و قے

اکثر حاملہ کو حمل کے دوسرے مہینے سے اور بعض کو پہلے ہی مہینے سے صبح کو جاگنے پر متلی اور ابکائیاں آنے لگتی ہیں قے بھی آتی ہے جس میں زیادہ تر جھاگ نکلتے ہیں۔ ایک عرصہ تک بار بار قے آتے رہنے سے حاملہ بہت کمزور ہو جاتی ہے اور حمل کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ حاملہ کو آرام کی تلقین کریں اور زود ہضم اغذیہ دیں۔

معمولی تکلیف ہو۔ تو حاملہ کو صبح کے وقت نیند سے بیدار ہوتے ہی ہلکا ناشتہ کرائیں مثلاً چاء بسکٹ دیں یا دودھ سوڈا پلائیں۔ اور ایک گھنٹہ تک آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔

اگر اس سے آرام نہ ہو۔ تو گل قند ۱ تولہ کو سکنجبین ۲ تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ یہ چٹنی خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ

طباشیر۔ زہر مہرہ خطائی۔ قنار دانہ۔ بیدانہ الائچی خورد۔ زرشک۔ ترد مدو۔ پودینہ خشک۔ پوست سماق ہر ایک تین ماشہ کو باریک پیس کر شربت انار ۱۰ تولہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔

مٹی کوئلہ وغیرہ کھانے کی خواہش

زمانہ حمل میں بعض عورتیں مٹی کوئلہ یا اسی قسم کی دوسری چیزیں کھانے لگتی ہیں۔ اس سے ان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ ایسی عورتوں کو پہلے ارنڈی کا تیل دو تین تولہ دودھ میں ملا کر پلائیں۔ اس سے دست آکر آنتیں صاف ہو جائیں گی۔ اس کے بعد املی یا آلو بخارا کی چٹنی پودینہ کے ساتھ بنا کر کھلائیں۔ اور جب مٹی کھانے کی خواہش ہو تو سبز الائچی چبا لیا کریں۔

حاملہ کی قبض

قبض سے حاملہ گوناگوں امراض کا شکار ہو جاتی ہے۔ درد سر ہونے لگتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ کھائی ہوئی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ سستی کاہلی شامل حال ہو جاتی ہے۔ حاملہ کو قبض دور کرنے کے لئے غذا میں سبز ترکاریاں اور ساگ پات روٹی سے کھانے کی ہدایت کریں۔ تازہ پھل کھلائیں۔ صبح و شام سیر و تفریح کرائیں۔ گھر کے کام کاج میں مصروف رہنے کی ہدایت کریں۔

اگر ان تدابیر سے قبض رفع ہو جائے تو فبہا۔ ورنہ قبض کو رفع کرنے کے لئے کوئی تیز قبض کشا دوا ہرگز نہ دیں۔ بلکہ اس قسم کی دوائیں دیں۔ ہڑ کا مربہ۔ ایک دو عدد رات کو سوتے وقت روغن بادام شیریں ایک تولہ یا روغن زیتون یا روغن گل ایک تولہ پاؤ سیر

دودھ میں ملا کر پلائیں۔ اگر قبض شدید ہو تو ارنڈی کا تیل ۲-۳ تولہ پاؤ سیر گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔ نیم گرم پانی میں ارنڈی کا تیل ملا کر حقنہ کرنا بھی عمدہ تدبیر ہے۔

حاملہ کو دست آنا سب سے پہلے غذا کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ لطیف اور زود ہضم غذا کھلائیں۔ مثلاً شوربا چاول۔ ساگودانہ یا اراروٹ وغیرہ۔ جوارش زرشک یا جوارش آملہ یا جوارش سماق وغیرہ دیں۔ یہ سفوف خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ:۔ پوست خشخاش۔ بادیان۔ ہلیلہ سیاہ۔ ہر ایک ایک تولہ گائے کے گھی سے چرب کر کے تھیڑا توے پر بھون لیں۔ اس کے بعد باریک پیس کر سفوف بنائیں۔ اور تین تین ماشہ سفوف پانی کے ساتھ کھائیں۔

پیچش کبھی حاملہ کو پیچش ہو جاتی ہے۔ جو خاصی تکلیف پہنچاتی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ارنڈی کا تیل دو تین تولہ پاؤ سیر گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔ جس سے آنتوں کا سدہ نکل جائے گا۔ پھر یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ ریشہ خطمی ۵ ماشہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ دونوں کو عرق گاؤزبان دس تولہ میں بھگو رکھیں۔ کچھ دیر بعد مل کر چھان لیں۔ اور اس میں شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اسبغول مسلم ۶ ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام پلائیں اس کے علاوہ تخم ریحان ایک تولہ عرق گلاب ۴ تولہ میں ملا کر کھلانا نفع بخش ہے۔

بواسیر اگر حاملہ کو بواسیر ہو۔ تو قبض کشائی کا خیال رکھیں۔ رات کو مربائے ہلیلہ ایک عدد کھلائیں یا پاؤ بھر دودھ میں روغن بادام شیریں ایک تولہ ملا کر اسبغول مسلم سات ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔ اور صبح کو یہ نسخہ دیں:

نسخہ:۔ شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی نو دانہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ دانہ۔ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اسبغول مسلم سات ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔ اگر مسّوں میں درد اور سوزش ہو تو بھنگ ایک تولہ دودھ میں جوش دے کر اس کا بھپارہ دیں۔ پھر بھنگ کو نکال کر اس کی ٹکیہ بنا کر مقعد پر رکھیں۔

پیٹ کا لٹک جانا اگر حاملہ کا پیٹ بہت زیادہ لٹک جائے۔ تو اس پر پٹی باندھیں جو اس غرض کے لئے مخصوص ہے۔ یا ململ۔ فلالین وغیرہ کی پٹیوں سے پیٹ کو سہارا دیں۔ تاکہ زیادہ لٹکنے نہ پائے۔ لیکن پٹی کو کسی صورت میں بھی زیادہ کس کر نہ باندھیں۔

پیٹ پر دھاریاں پڑنا:۔ اکثر حاملہ عورت کے پیٹ پر دھاریاں اور نشان پڑ جاتے ہیں۔

جو بُرے معلوم ہوتے ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے روزانہ روغن چنبیلی ملا کریں۔

پیشاب کا بار بار آنا

حاملہ کو حمل کے شروع اور آخری مہینوں میں مثانہ میں خراش ہو کر بار بار پیشاب آنے کی تکلیف ہوجایا کرتی ہے یہ حالت خود بخود درست ہوجاتی ہے۔ اس لئے کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔

پیشاب کی بندش

بعض عورتوں میں پیشاب کی نالی پر رحم کا دباؤ پڑنے سے پیشاب بند ہوجایا کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے چاندی یا ربڑ کی مخصوص سلائیاں ملتی ہیں۔ جن کے ذریعہ حاملہ خود بخود پیشاب خارج کرسکتی ہے۔ بعض اوقات دودھ سوڈا یا لسی پلانے سے بھی پیشاب جاری ہوجاتا ہے۔

شرمگاہ کی خارش

بعض اوقات حاملہ کو پریشان کن خارش ہوتی ہے۔ اور وہ شرمگاہ کو کھجاتے کھجاتے پریشان ہوجاتی ہے۔ حاملہ کو نمک مرچ۔ گرم مصالحہ۔ گوشت۔ اور چائے قہوہ سے پرہیز کریں۔ غذائیں زود ہضم اور ترکاریاں وغیرہ کھانے کو دیں۔ مقامی طور پر شرمگاہ کو صاف رکھیں۔ اور سہاگہ۔ کافور۔ افیون ہر ایک ایک ماشہ کو عرق گلاب تین تولہ میں حل کرکے اس میں صاف کپڑا تر کرکے شرمگاہ پر لگائیں یا ملتانی مٹی کو ریشہ خطمی کے لعاب میں حل کرکے لگائیں۔

شرمگاہ کا ورم

بعض حاملہ عورتوں کی شرمگاہ سوج جاتی ہے۔ ایسی صورت میں حاملہ کو قبض نہ ہونے دیں۔ ایک سیر نیم گرم پانی میں پھٹکڑی چھ ماشہ حل کرکے اس سے اندام نہانی کو دن میں دو تین بار دھوئیں۔

سفید رطوبت کا بہنا

بعض حاملہ عورتوں کے اندام نہانی سے سفید رطوبت بہنے لگتی ہے۔ اگر یہ شکایت زمانۂ حمل میں رونما ہو۔ تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے رفع نہیں ہوتی۔ لیکن مناسب علاج سے اس میں کمی ضرور ہوجاتی ہے۔ چنانچہ یہ شکایت ہو تو اندام نہانی کو روزانہ کئی بار سرد پانی سے دھوئیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ غذا زود ہضم اور مقوی دیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ ہوجائے تو فبہا۔ ورنہ پھٹکڑی تین ماشہ کو آدھ سیر نیم گرم پانی میں ملا کر اس سے اندام نہانی کو بذریعہ ڈوش صبح دھوئیں۔ لیکن ڈوش کی نلکی صرف آدھی اندام نہانی میں داخل کریں۔ اور اس کی ٹونٹی بھی آدھی کھولیں۔ تاکہ پانی آہستہ آہستہ اندر جائے۔ اندرونی طور پر مصطگی ایک ماشہ باریک پیس کر نوشدارو سات ماشہ ملا کر کھلائیں۔

بولِ زلالی

حاملہ عورتوں کے پیشاب میں عام طور پر رطوبت بیضیہ (البیومن) خارج ہوتی ہے۔ جس سے حاملہ کے پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔ چہرہ اور ہاتھ بھی

سوج جاتے ہیں۔ کبھی سارا بدن سوج جاتا ہے۔ اور مریضہ پر بے ہوشی طاری ہونے لگتی ہے۔ ایسی صورت میں حاملہ کو روغن ارنڈی دو تین تولہ پلائیں۔ گرم پانی سے غسل دیں۔ گرم پانی سے گردوں کی تکمید کریں۔ اور پشت پر خالی سینگیاں کھچوائیں۔ بطور دوا قرص فولاد ایک عدد۔ دواء المسک معتدل جواہر والی چھ ماشہ میں رکھ کر کھلائیں۔ غذا میں صرف دودھ روٹی دیں۔ کوئی نمکین غذا ہرگز نہ دیں۔

بخار حاملہ کو بخار ہو جائے۔ تو اسے رفع کرنے کے لئے کوئی قوی دوا ہرگز نہ دیں۔ بلکہ قبض کو دور کریں۔ اس امر کے لئے گل قند ۳-۴ تولہ کھلا کر اوپر سے عرق بادیان دس تولہ پلائیں۔ شدید قبض میں روغن ارنڈی دودھ میں ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد بطور تبرید یہ نسخہ دیں:۔

نسخہ:۔ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اور اوپر سے شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خیارین ہر ایک ۵ ماشہ۔ عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر ملیریا ہو۔ تو کونین ہرگز نہ دیں بلکہ رفع قبض کے بعد حب کرنجوہ دیں۔

خون کی کمی حاملہ کے جسم میں خون کی کمی ہو تو خون کی افزائش کو ترقی دینے کی کوشش کریں۔ روزانہ صبح ہوا خوری کریں۔ اور دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ نیمبرشت انڈے اور تازہ میٹھے پھل وغیرہ کھلائیں۔ بطور دوا قرص فولاد ایک عدد دواء المسک معتدل جواہر والی چھ ماشہ میں رکھ کر کھلائیں۔

فالج اگر حمل کے دوران میں فالج ہو جائے اور خفیف ہو تو وضع حمل کے بعد خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر شاد یا آنتوں کے مسترخی ہو جانے کی وجہ سے بول و براز کی سمیت خون میں جذب ہونے لگے اور اس سے بے خوابی یا ہذیان یا بے ہوشی لاحق ہو اور چہرے اور ہاتھ پاؤں پر سوجن آجائے تو ایسی صورت میں حمل کو گرا دینا چاہیئے۔

تشنج اگر حاملہ کو تشنج ہو جائے تو اصل سبب کو معلوم کر کے علاج کریں۔ قبض ہو تو اسے دور کریں۔ پیٹ میں کیڑے ہوں تو ملکی دواؤں سے انہیں دور کریں۔ غذا مناسب دیں۔ بطور دوا جدوار۔ عود صلیب ہر ایک ۲ رتی کو خمیرہ گاؤزبان عنبری چھ ماشہ ملا کر کھلائیں یا عود صلیب ایک ماشہ کو باریک پیس کر شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں۔

وضع حمل

جب حمل کی پوری مدت نو مہینے آٹھ دس روز کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُسے وضع حمل یا ولادت یا پارچوریشن (Parturition) یا لے بَر (Labour) کہتے ہیں۔ یہ حاملہ کے لئے نہایت نازک مرحلہ ہوتا ہے۔ جس میں ہر قسم کی احتیاط زچہ اور بچہ ہر دو کے لئے لازم ہے۔ ان احتیاطوں کو مختصراً ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:۔

زچہ خانہ

زچہ خانہ کے لئے جو کمرہ منتخب کیا جائے وہ نہایت صاف ستھرا اور کھلا ہونا چاہیئے۔ اس کی دیواریں اور فرش بالکل خشک ہوں۔ اور اسے ہر قسم کے فالتو سامان سے خالی کر دیا جائے۔

سردی کے موسم میں کمرے کو گرم رکھا جائے۔ لیکن اس میں دھواں نہ ہونے دیا جائے۔ اگر کوئلوں سے کمرے کو گرم کیا جائے تو ان کو انگیٹھی میں باہر دہکا کر کمرے میں لایا جائے۔ کمرے کو گرم کرنے کے لئے اس کے دروازے اور کھڑکیاں ہرگز بند نہ کریں۔ بلکہ تازہ ہوا کی آمد و رفت کو بدستور جاری رکھیں۔ حاملہ کی چارپائی کو عین دروازے کے سامنے رکھنے کی بجائے ایک طرف رکھیں۔ تاکہ وہ ہوا کے جھونکوں سے محفوظ رہے۔

زچہ اور دایہ

زچہ کو میلا کچیلا نہ رہنا چاہیئے بلکہ ولادت سے پہلے نیم گرم پانی سے نہا کر صاف لباس پہننا چاہیئے۔ دایہ کو بھی صاف ستھرا لباس پہننا چاہیئے۔ نیز اُسے اپنی انگلیوں کے ناخن ترشوا لینے چاہئیں۔

زچہ خانہ میں دایہ اور دو ہوشیار عورتوں کے سوا دوسری عورتوں کا ہجوم نہ ہونا چاہیئے۔ زچہ خانہ میں وہی عورتیں رکھی جائیں جو اس کی مونس و ہمدرد ہوں۔

زچہ خانہ کا سامان

ایک چارپائی یا پلنگ یا تخت ہونا چاہیئے۔ جو نہ زیادہ اونچا اور نہ زیادہ نیچا ہو۔ اس کے سرہانے ایک سفید چادر کا پلّو باندھ دیا جائے۔ تاکہ زچگی کے دوسرے درجہ میں زچہ

کو ڈور لگانے اور کو نچھنے کا سہولا مل سکے۔ اگر کمرے میں گنجائش ہو۔ تو ایک اور چارپائی پر بچے کے کپڑے وغیرہ رکھ دیں۔ نیز دو کرسیاں اور میز بھی بچھا دیں۔ زچہ کے پلنگ پر صاف ستھرا بستر بچھا کر اس پر ایک سفید چادر بچھا کر اس پر موم جامہ ڈال دیں۔

دو تکیئے تولئے۔ کچھ صاف روئی جسے کاربالک لوشن میں بھگو کر خشک کیا گیا ہو۔ موٹی ململ یا گاڑھے کے بیس بائیس ٹکڑے جو تقریباً چھ چھ انچ لمبے چوڑے ہوں۔ ان ٹکڑوں کو پہلے ہی پانی میں کھولا کر خشک کر لیا جائے۔ موٹی ململ کی پیٹی ڈیڑھ گز لمبی اور چودہ انچ چوڑی، اور ایک فلالین کی پیٹی یا گدی وغیرہ اور ایک فلالین کا ٹکڑا جس میں بچے کو لپیٹا جا سکے پہلے سے تیار رکھنا چاہیئے۔

چھوٹی بڑی سیفٹی پنوں کے دو بکس جو بوقت ضرورت استعمال کی جا سکیں۔ بچے کی ناف کاٹنے اور باندھنے کے لئے تیار رکھیں۔ ایک تیز قینچی جو کاربالک لوشن میں دھوئی گئی ہو۔ ناف کاٹنے کے لئے، تھوڑی سی لنٹ اور صاف ملائم کپڑا وغیرہ بھی تیار رکھیں۔

جوش دے کر صاف کئے ہوئے پانی کی چند بوتلیں، کنڈیز فلوئیڈ کی ایک بوتل یا کاربالک صابون۔ گرم اور سرد پانی کے دو کونڈے۔ ایک لوٹا ایک چلمچی بچے کے نہلانے دھلانے اور دایہ کا ہاتھ دھلانے کے لئے رکھیں۔ ایک ڈوش سرنج یا انیما سرنج بھی موجود ہونی چاہیئے۔

تلوں کا تیل یا ناریل کا تیل ایک چھٹانک تک جس میں کاربالک ایسڈ کے ۴۰ قطرے یا کافور ۲ ماشہ ملا دیا گیا ہو۔ ایک شیشی میں ملا کر رکھیں۔ اس کے علاوہ بورک ایسڈ بھی رکھیں۔

سفوف ارگٹ ۱۰ گرام یا لیکویڈ ایکسٹرکیٹ آف آرگٹ ۲ ڈرام بوقت ضرورت بچہ کو دینے کے لئے تیار رکھیں۔

ایک بڑا برتن خارج ہونے والی آنتیں اور آنول نال کو ڈالنے کے لئے رکھیں۔
سردی کا موسم ہو تو دہکتے ہوئے کوئلوں سے بھری ہوئی انگیٹھی بھی کمرے میں رکھیں۔

علاماتِ ولادت

پیدائش سے ہفتہ عشرہ پہلے رحم پیڑو میں اتر آیا کرتا ہے۔ جس سے مثانہ مقعد اور پیڑو کی رگوں پر دباؤ پڑنے سے بار بار پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوا کرتی ہے یا پیشاب پاخانہ رک جاتا ہے۔ جس سے حاملہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے ٹانگوں میں ورم اور درد ہو کر چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نیز ایک لیس دار رطوبت نکلنے لگتی ہے۔ جس میں خون ملا ہوتا ہے اسے نمود کہتے ہیں۔ مقعد پر رحم کا دباؤ پڑنے سے اکثر قبض ہو جاتی ہے۔
اس لئے ایسی حالت میں کاذب درد زہ ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کا درد زہ سامنے پیٹ کی

طرف اٹھا کرتا ہے۔ اور بے قاعدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جاہل دایہ دھوکہ کھا کر بچہ جنانے کی فکر میں لگ جاتی ہیں۔ اگر قبض سے درد کاذب شروع ہو جائے تو گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں۔ اگر بندش بول کی شکایت ہو۔ تو قاثاطیر سے پیشاب خارج کریں۔ چنانچہ پیٹ کا نیچے کو دب جانا۔ بول و براز کا بار بار یا رک رک کر آنا اور لیس دار خون آمیز رطوبت کا خارج ہونا ولادت کی ابتدائی علامات ہیں۔

ولادت کا پہلا درجہ

اس درجہ کی مدت ۲ سے آٹھ گھنٹے لیکن عموماً چھ گھنٹے ہوتی ہے اس درجہ میں رحم کا منہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور رحم بار بار زور سے سکڑ کر اس پانی کی بھری ہوئی تھیلی کو جس میں جنین ہوتا ہے باہر کو دھکیلتا ہے۔ اس لئے رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے۔ آخر رحم کا منہ قریب پندرہ انگشت کے کھل جاتا ہے۔ اور تھیلی مذکور پھٹ کر اس کے پانی کا کچھ حصہ خارج ہو جاتا ہے۔ اور پانی بسبب بچے کے سر کے فم رحم میں آجانے سے بند ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر زچہ کو قے آنے لگنا مفید ہوا کرتا ہے۔

درد شروع ہوتے ہی زچہ کو زچہ خانے میں لے جائیں۔ اور دایہ کو بلالیں۔ اس درجہ میں زچہ کو گرم گرم دودھ یا چائے یا شوربہ پلانا اور اسے آہستہ آہستہ کمرے میں ٹہلانا چاہیئے۔ تاکہ تھیلی پھٹ کر اس سے پانی جاری ہو جائے۔ اس سے زچہ کو تکلیف تو ضرور ہوتی ہے۔ لیکن ولادت طبعی ہوتی ہے۔ یعنی بچے کا سر نیچے ہوتا ہے۔

اس درجہ میں آبی جھلی اوّل تو خود بخود پھٹ جاتی ہے۔ لیکن گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ ساری تھیلی مع بچہ باہر آجاتی ہے۔ ایسی صورت میں تھیلی کو بہ احتیاط تمام چیر کر بچہ نکالنا چاہیئے۔

ولادت کا دوسرا درجہ

ولادت کے دوسرے درجہ کی مدت ایک گھنٹے سے دو گھنٹے تک ہوتی ہے یا مدت یہ مدت رطوبت کے خارج ہونے سے لے کر بچے کے پیدا ہونے تک ہوا کرتی ہے۔ اس درجہ میں زچہ کو بستر پر لٹائے رکھیں۔ بائیں پہلو پر لیٹنا زیادہ مناسب ہوا کرتا ہے۔ اس درجہ میں زچہ کو پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کی حاجت ہو۔ تو اٹھنے بیٹھنے نہ دیں بلکہ لیٹے لیٹے پیشاب وغیرہ

سے فراغت کرائیں۔

جب اندام نہانی سے پانی آنا بند ہو جائے۔ تو زچہ کا بستر اور کپڑے بدل دیں۔ اگر موئے زہار بڑھے ہوئے ہوں۔ تو انہیں قینچی سے کاٹ دیں، اور شرم گاہ کو گرم پانی اور کاربالک صابن سے یا آدھ سیر گرم پانی میں ایک بڑا چمچہ لائی سول ڈال کر اس سے اندام نہانی کو دھو کر خشک کریں۔ اور اس کے آگے ایک رومال رکھ کر باندھ دینا چاہیئے۔

ولادت طبعی میں جب بچہ باہر آنے لگتا ہے تو پہلے رحم سے اتر کر پیڑو میں نکل آتا ہے۔ اس وقت رحم زور زور سے سکڑنے لگتا ہے۔ اور درد کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ زچہ اپنا سانس بند کر کے خوب نیچے کی طرف زور لگاتی ہے۔ آخرکار سب سے پہلے بچہ کا سر باہر آجاتا ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک کندھا آجاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا کندھا نکل آتا ہے۔ آخرکار سارا جسم باہر آجاتا ہے۔ اس درجہ میں بچے کا سر باہر نکلتے وقت سیون پر بہت زیادہ زور پڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس وقت کسی دوسری عورت کو اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پھیلا کر اس طرح زچہ کی سیون پر رکھنا چاہیئے۔ کہ انگوٹھا اندام نہانی کے ایک طرف اور باقی انگلیاں دوسری طرف ہوں۔ اور سیون کو ہتھیلی سے نہایت آہستگی سے دبا لیا جائے۔ زیادہ دباؤ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جب بچے کا سر اندام نہانی سے باہر نکل آئے تو اس کی گردن پر ہاتھ پھیر کر دیکھیں اگر گردن پر نال لپٹی ہوئی ہو۔ تو اسے نہایت احتیاط سے اور نرمی سے باہر کھینچ کر سر کے اوپر کو کر دیں۔ اور اگر گردن پر چار پانچ بل پڑے ہوں جن سے بچے کے گلے کے گھٹنے کا خطرہ ہو یا خود نال کے ٹوٹ جانے سے خون کے زیادہ مقدار میں خارج ہونے کا اندیشہ ہو تو ان حالات میں نال کو باندھ دیں۔ چنانچہ اس پر ایک بند تو بچے کی ناف کی طرف اور دوسرا بند زچہ کی طرف لگا کر ایک صاف اور تیز قینچی سے نال کو کاٹ کر اسے بچہ کی گردن سے ہٹا دینا چاہیئے۔

جب بچہ کا سر باہر نکل آئے تو اس کو دایہ اپنے دائیں ہاتھ میں رکھ کر بائیں ہاتھ سے پیٹ کے اوپر رحم کو نیچے کی طرف دباتی رہے۔ اس حالت میں بچے کو کھینچ کر باہر نکال لینے کی کوشش کی جائے تو بچے کی گردن کی ہڈی اکھڑ جاتی ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں دایہ کو چاہیئے کہ اپنی دو انگلیاں بچے کی بغل میں ڈال کر اسے آہستہ آہستہ باہر کو کھینچے۔ اس تدبیر سے جب بچے کا ایک ہاتھ باہر کو نکل آئے۔ تو اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی باہر نکالا جائے۔ اگر دایہ ولادت کے وقت اپنے ہاتھ سے رحم کو دباتی رہے۔ تو اس سے بچہ کا باقی جسم نکلنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اور کسی تدبیر کی کوئی

ضرورت پیش نہیں آتی۔ مذکورہ بالا طریقہ سے بچہ کو کھینچ کر باہر نکالنے کی صورت میں دایہ کو اپنے بائیں ہاتھ کا دباؤ برابر زچہ کے رحم پر رکھنا چاہیے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو خون نہایت شدت سے جاری ہو جاتا ہے۔ اور زچہ کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک آنول پورے طور پر باہر نہ نکل آئے اور زچہ کے پیٹ پر پٹی نہ باندھ دی جائے اس وقت تک پیٹ پر ہاتھ کا دباؤ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

جب بچہ پیدا ہو جائے اور اس کے گلے میں نال وغیرہ نہ لپٹی ہو۔ تو سب سے پہلے دایہ کو بچے کے منہ میں انگلی ڈال کر اس کی آلائش کو صاف کر دینا چاہیے منہ صاف کرتے وقت بچہ رونے لگتا ہے۔ جو اس کے صحیح وسلامت ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

اگر بچہ نہ روئے تو تنفس کو جاری کرنے کے لئے ذیل کی تدابیر پر عمل پیرا ہوں۔

بچے کے منہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں۔ ایسا کرنے سے اگر بچہ سسکیاں لے کر رونے لگے۔ تو مقصود حاصل ہوگا۔ ورنہ بچے کو فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں۔ ایسا کرنے سے بچہ سسکیاں لے کر رونے لگتا ہے۔ اور مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے بھی مقصد حاصل نہ ہو۔ تو بچے کو گرم پانی میں بٹھائیں۔ اکثر ایسا کرنے سے بھی بچہ سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیتا ہے۔ اگر یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو آخری تدبیر یہ ہے۔

بچے کو اس طرح چت لٹائیں کہ اس کے دونوں کندھے جسم سے کسی قدر اونچے ہوں۔ لیکن سر تھوڑا نیچے ہو۔ پھر دونوں کہنیوں سے بچے کے دونوں بازو پکڑ کر اوپر کو سیدھا سر کی طرف کھینچیں اور بچے کے منہ میں پھونک ماریں تاکہ ہوا اس کے پھیپھڑوں میں داخل ہو۔ اس کے بعد اس کے دونوں بازوؤں کو سینہ پر لے جا کر دبا دیں۔ تاکہ سینہ پر دباؤ پڑنے سے پھیپھڑوں کے اندر کی ہوا باہر نکل جائے۔ دوبارہ اسی طرح بازوؤں کو اوپر کی طرف اٹھا کر منہ میں پھونک ماریں۔ اور پھر بازوؤں کو سینے پر دبائیں۔ ایک دو گھنٹہ تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ بعد ایک منٹ میں اٹھارہ دفعہ کندھوں کو حرکت دیں۔ اگر اس سے سانس جاری ہو جائے تو بہتر۔ ورنہ بچہ کی موت کا یقین کر لینا چاہیے۔

جب بچہ رونے لگے تو پہلے نال کو بچہ کے پیٹ کی طرف سونتیں۔ تاکہ اس کا خون بچے کے پیٹ میں چلا جائے۔ اس کے فوراً بعد بچے کی ناف سے تین انگل کے فاصلے پر نال کو سوتی یا اونی یا ریشمی ڈورے سے کس کر باندھ دیں۔ پھر اس بند سے ایک انگشت کے فاصلہ پر دوسرا بند باندھ کر ایک تیز اور صاف قینچی کے ذریعہ دونوں بندوں کے درمیان سے نال کو کاٹ ڈالیں۔ اس کے بعد بچے کے جسم کو گرم پانی اور صابون کے ساتھ صاف کر کے

کسی ملائم اور صاف کپڑے سے خشک کریں۔ اور فلالین وغیرہ کے صاف کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی کسی عورت کو اس وقت تک سپرد کر دیں۔ جب تک کہ بچہ کی آنول خارج نہ ہو جائے۔

ولادت کا تیسرا درجہ

اس درجہ کی مدت بہت تھوڑی ہوتی ہے اور عام طور پر آدھ گھنٹہ میں ختم ہو جاتی ہے اس عرصہ میں آنول نال خارج ہوا کرتی ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی زچہ کے سر کے نیچے سے تکیہ نکال لیں۔ اب زچہ کو نہ تو اٹھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور نہ آنول کے اخراج کے لئے کونتھنا یا زور لگانا چاہیئے۔ بچہ کی پیدائش کے بعد زچہ کو اکثر سردی محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ کانپنے لگتی ہے۔ اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ زچہ کو کوئی گرم کپڑا اوڑھا دینا چاہیئے بچے کی پیدائش کے بعد آنول کے خارج ہونے میں عام طور پر پندرہ بیس منٹ لگتے ہیں۔ لیکن آدھا گھنٹہ تک بھی آنول کا اخراج نہ ہو۔ تو دایہ اپنا بایاں ہاتھ ترچھا کر کے پیٹ پر رکھے۔ اور نیچے کی طرف دبائے۔ اور جوں ہی رحم میں درد اٹھے رحم کو پکڑ کر بھینچے تاکہ آنول رحم سے نچڑ کر باہر نکل آئے۔ جب آنول نکل آئے تو اس کے بعد بھی دس پندرہ منٹ تک رحم کو دباتے اور نچوڑتے رہیں۔ ایسا کرنے سے خون کے چھیچھڑے وغیرہ جو رحم کے اندر ہونگے نکل جائیں گے اور رحم بالکل پاک وصاف ہو جائے گا۔

آنول کے خارج ہونے کے بعد دو ڈرام لیکویڈ ایکسٹریکٹ آف ارگٹ ایک چھٹانک پانی میں ملا کر زچہ کو پلائیں۔ اس کے پلانے سے رحم کو آلائش کے خارج کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس کے بعد پیڑو اور رانوں کو صاف اور خشک کریں۔ اور گندے کپڑوں کو ہٹا کر پیٹ پر رحم کے مقابل فلالین یا کسی دوسرے صاف اور ملائم کپڑے کی گدی رکھ کر اوپر سے ایک ڈیڑھ گز لمبی اور چودہ انچ چوڑی ململ وغیرہ کی پٹی ذرا کھینچ کر شکم پر لپیٹ دیں۔ اور اس کے سرے پر سیفٹی پن لگا دیں۔ اس کے بعد زچہ کو آرام سے سو جانے دیں۔ اور کمرے میں کسی قسم کا شور و غل نہ کریں۔

یہ بات خوب یاد رکھیں کہ آنول کے نکلنے میں اگر دیر ہو جائے۔ تو اسے کھینچ کر ہرگز نہ نکالیں۔ بلکہ مناسب تدابیر اختیار کریں۔ نیز اس امر کا پورا پورا یقین کر لیں کہ اس کا کوئی حصہ تو رحم میں نہیں رہ گیا۔ کیونکہ اس کے رحم میں رہ جانے سے اکثر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زچہ کی دیکھ بھال

وضع حمل سے زچہ کو بے حد تکلیف پہنچتی ہے۔ جس سے وہ بہت ضعیف اور کمزور ہو جایا کرتی ہے۔ لہٰذا بچہ پیدا ہونے اور آنول کے خارج ہونے کے بعد زچہ کو نہایت آرام و سکون سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں۔ اس کے کمرے میں کسی قسم کا شور و غل نہ ہونے دیں۔ اگر سردی کا موسم ہو۔ تو انگیٹھی میں کوئلے دہکا کر کمرے میں رکھ دیں۔ زچہ کو سردی کسی صورت میں بھی لگنے نہ دیں۔ زچہ کو صاف ستھرے کپڑے پہنائیں۔ بستر صاف اور خشک ہونا چاہیئے۔ کمرہ بھی صاف اور خشک ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کپڑوں کے غلیظ ہونے نیز کمرے کے سیلا ہونے کی وجہ سے ورم رحم ورم معدہ۔ اسہال و پیچش۔ تشنج۔ کزاز۔ گنٹھیا وغیرہ کئی قسم کے امراض لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

بچے کے پیدا ہونے کے بعد کم از کم دس روز تک زچہ کو بستر سے اُٹھ کر چلنے پھرنے کی اجازت نہ دیں۔ بچے کی پیدائش کے بعد جلد چلنے پھرنے سے رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا۔ بلکہ لٹکا رہ جاتا ہے۔ بعض اوقات خون بھی جاری ہو جاتا ہے۔ البتہ اُٹھنے بیٹھنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن پیٹ پر پٹی ضرور باندھے رکھیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد تین ہفتہ تک زچہ کو گھر کا معمولی کام کاج نہ کرنے دیں۔ ورنہ اس قسم کی بے احتیاطیوں سے زچہ کی صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔

بچہ پیدا ہونے کے دس دن بعد زچہ کو گرم پانی میں اسفنج یا تولیہ بھگو کر اس سے بدن کو صاف کرنا چاہیئے۔ گرم پانی سے نہانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس صورت میں بدن کو فوراً خشک تولئے سے پونچھ لینا چاہیئے۔ ایک ماہ تک زچہ جسم پر سرد پانی نہ ڈالے۔ ورنہ خون نفاس بند ہو کر کئی ایک امراض پیدا ہو جائیں گی۔

بچہ کی پیدائش کے چھ گھنٹہ بعد زچہ کو پیشاب آ جاتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ دیر لگے۔ تو اس کے پیڑو اور اندام نہانی کو سینکنا چاہیئے۔ اسی طرح ولادت کے چوبیس گھنٹے تک پاخانہ آ جاتا ہے۔ اگر پاخانہ آنے میں دیر ہو جائے تو ڈیڑھ سے تین تولہ تک کیسٹر آئل پلا کر آنتوں کو صاف کریں۔ اور اس کے بعد قبض نہ ہونے دیں۔

بچے کی پیدائش کے بعد اکثر بارہ گھنٹوں بعد زچہ کی چھاتیوں میں تناؤ اور سرسراہٹ محسوس ہونے لگتی ہے اور عام طور پر ۴۸ گھنٹوں تک پستانوں میں دودھ اُتر آتا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات تناؤ اس قدر شدید ہو جاتا ہے کہ زچہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ جسے

دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

ولادت کے چھ سات گھنٹہ بعد بچہ کو زچہ کی چھاتیوں سے لگا دینا مفید ہوا کرتا ہے۔ جب وہ پستانوں کو چوستا ہے تو پستان اور رحم کے باہمی تعلق کی وجہ سے رحم سکڑنے لگتا ہے اور یہ زچہ کے لئے نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ نیز چھاتیوں سے دودھ نکل جانے کے باعث ان میں تناؤ نہیں رہتا۔ چونکہ یہ پہلا دودھ دست آور ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بچے کے لئے مسہل کا کام دیتا ہے۔ جس سے اس کی انتڑیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دو ایک روز تک بچے کو ماں کا دودھ نہیں پلانا چاہیئے۔

بچہ کی ولادت کے چالیس روز بعد تک زچہ کے رحم سے رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ جسے نفاس کہتے ہیں۔ اس کے بند ہو جانے سے متعدد بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس کا کھل کر جاری ہو جانا نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ ایک ہفتہ تک نفاس خون آمیز ہوتا ہے ساتویں سے گیارہویں روز تک اس کی رنگت سبزی مائل ہو جاتی ہے۔ پھر یہ گدلے پانی کی مانند ہو جاتا ہے۔ نفاس کے اخراج میں کمی واقع ہو جانے یا اس کے بند ہو جانے سے اگر اس میں سے بدبو آنے لگے تو زچہ کو پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے۔ اور کبھی رحم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے مناسب تدابیر دوسرے مقام پر ملاحظہ ہوں۔

زچگی کے بعد چند روز تک اندام نہانی پر ورم رہا کرتا ہے۔ خاص طور پر جب کہ وضع حمل پہلی بار ہوا ہو۔ اس ورم کو دور کرنے کے لئے صبح وشام گرم پانی سے تکمید کریں۔

ولادت کے بعد رحم کے لحمی ریشے چربی میں بدل کر تحلیل ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ دو ہفتے کے بعد رحم کا وزن اور جسم تقریباً نصف ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے ماہ کے آخر تک رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔

زچگی کے چھ گھنٹہ بعد رحم میں تشنجی درد ہوا کرتا ہے۔ جسے عورتیں باؤ گولہ کا درد کہا کرتی ہیں۔ لیکن دراصل یہ درد رحم کی آلائشوں کو نکالنے کے لئے ہوا کرتا ہے۔ اگر یہ درد ہو کر آلائشوں کا اخراج نہ ہو۔ تو رحم میں ورم پیدا ہو کر بخار ہونے لگتا ہے۔ شدت درد کی صورت میں عرق گلاب آدھ سیر میں پوست کوکنار دو تولہ کو جوش دیں۔ اور اس میں صاف تولیہ بھگو کر اس سے پیڑو کی تکمید کریں۔

زچہ کی غذا کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اُسے ایک ہفتہ تک عرق مکوہ اور عرق بادیان نیم گرم ملاتے دیں۔ اگر عرقیات کا انتظام نہ ہو سکے تو نیم گرم پانی دیں۔ کھانے کو لطیف اور زود ہضم غذائیں دیں۔ مثلاً دودھ یا شوربا پلائیں۔ یا مونگ کی پتلی

ڈال دیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ ساگو دانہ۔ ملائم کھچڑی۔ اور شوربا چپاتی دیں۔ ہر قسم کی ثقیل۔ قابض۔ بادی غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔

"زچہ کے امراض"

کثرتِ نفاس

نفاس کا کثرت سے آنا   کثرتِ نفاس   پوسٹ پارٹم ہیموراج

(Post Partum Hæmorrhage)

آنول نکلتے وقت یا ولادت کے کچھ عرصہ بعد خون جاری ہو جاتا ہے۔ جسے بند کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو زچہ کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

اسباب مرض وضع حمل کے بعد رحم کا اچھی طرح نہ سکڑنا۔ آنول کو نکالنے کے لئے ہاتھ سے کھینچنا۔ آنول کا کوئی ٹکڑا رحم کے اندر رہ جانا۔ زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگ جانا۔ وضع حمل کے وقت رحم میں زخم ہونا۔ زیادہ گرم اشیاء کا کثرت استعمال وغیرہ

علامات مرض زچہ کا چہرہ زرد اور ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ سرد پسینہ آتا ہے۔ شدت مرض میں آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور غشی لاحق ہو جاتی ہے۔ نبض باریک اور تیز چلتی ہے۔ پھر تشنج ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

طبی علاج زچہ کو آرام سے چارپائی پر لٹائے رکھیں۔ اور سرہانہ پائنتی سے کسی قدر اونچا رکھیں۔ ہوا کی آمد و رفت کے لئے دروازے اور کھڑکیاں کھول دیں۔ رحم کے اندر جھلی کے ٹکڑے یا خون کے چیتھڑے وغیرہ موجود ہوں تو نیم گرم پانی سے رحم کو بذریعہ پچکاری دھوئیں۔ اور زچہ کے بازوؤں کو کس کر باندھ دیں۔ اور گلاب اور سرکہ کو باہم ملا کر اس میں گدی بھگو کر پیڑو پر رکھیں۔ گرمی کے موسم میں گلاب اور سرکہ سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرائیں۔ اور ذیل کے نسخہ جات استعمال کرائیں۔

نسخہ:- گل ارمنی۔ دم الاخوین۔ کہربا۔ صدف سوختہ۔ سنگ جراحت۔ ہر ایک ...

کو باریک پیس کر کھلائیں۔ اوپر سے بیخ انجبار ۵ ماشہ۔ عرق گاؤزبان آٹھ تولہ۔ عرق گلاب چار تولہ میں پیس چھان کر شربت انجبار دو تولہ میں ملا کر تخم بارتنگ ۵ ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

نسخہ:۔ گیرو۔ سنگ جراحت ہر ایک ایک ماشہ کو باریک پیس کر کھلائیں۔ اوپر سے حب الاس تخم خرفہ سیاہ۔ بیخ انجبار۔ ہر ایک تین ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں پیس چھان کر شربت انار دو تولہ ملا کر تخم بارتنگ تین ماشہ ملا کر اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

گلنار۔ گل سرخ ہر ایک چھ ماشہ۔ کندر۔ کہربا ہر ایک ۳ ماشہ۔ کو باریک پیس کر مازو کے جوشاندہ میں گوندھیں۔ اور اس میں روئی لتھیڑ کر اندام نہانی میں رکھیں۔

ڈاکٹری علاج

ہدایات مندرجہ طبی علاج پر عمل پیرا ہوں۔

دایہ کو چاہیئے کہ رحم کے اندر انگلی ڈال کر معلوم کرے کہ آنول کے ٹکڑے وغیرہ تو موجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی ٹکڑا ہو تو بذریعہ ڈوش سرنج یا انیما سرنج کاربالک لوشن سے رحم کو دھو کر صاف کر دے۔ رحم ڈھیلا ہو تو پیٹ پر رحم کو دبا دے۔ اور سفوف ارگٹ ۱۵ گرین تھوڑے پانی کے ساتھ دے۔ یا لیکوئیڈ ایکسٹریکٹ آف آرگٹ ۵ا بوند ایک اونس پانی میں ملا کر دو تین بار نصف نصف گھنٹہ کے بعد دیں۔ پیڑو پر برف رکھیں۔ اگر مریضہ کمزور ہو۔ تو رحم میں سرد پانی کی پچکاری کریں۔ مریضہ کمزور ہو تو ٹنکچر آئیوڈین ایک حصہ پانی ۵۰ حصہ میں ملا کر پچکاری کریں۔

نفاس کے بند ہو جانے کی صورت میں احتباس طمث والا علاج کریں۔

ٹیکہ سے علاج

ہیموٹرین ایک سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔ یا ارگامین (iRgamin) ایک مکیہ کا عضلی ٹیکہ کریں یا ہیموپلاسٹین (Hemoplastin) ایک ایمپول کا عضلی ٹیکہ کریں۔ یا فائی سارمون (PHysarMon) ایک سی سی یا سٹپٹیسین (Stypticin) ایک ایمپول کا یا پٹوسین (PiTosiN) ½ سی سی کا عضلی ٹیکہ کریں۔

غذا و پرہیز:۔ وہی جو زچہ کی دیکھ بھال میں درج کی گئی ہے۔

دودھ کا بخار

عرق گموہ ادم طور پر ولادت کے بعد تیسرے روز زچہ کی چھاتیوں میں سے دودھ سے کھانے کو کر اسے لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ لیکن دودھ کے چھاتیوں سے نکلتے ہی ... ہو جاتا ہے۔

طبی علاج ولادت کے چھ سات گھنٹے بعد بچے کو زچہ کی چھاتیوں سے لگا دیں۔ اگر بچہ دودھ نہ پی سکے یا پستانوں میں دودھ کی پیدائش زیادہ ہو تو بذریعہ بریسٹ پمپ دودھ نکال دیا جائے۔ اگر قبض ہو تو سنا مکی۔ بادیان ہر ایک سات ماشہ گل قند ۲ تولہ۔ جوش دے کر پلائیں۔ اور بخار کو دور کرنے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:۔ تخم خربزہ نیم کوفتہ ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ بادیان۔ گاؤزبان ہر ایک ۵ ماشہ۔ خاکسی ۵ ماشہ۔ سب کو عرق مکوہ اور عرق بادیان ہر ایک چھ تولہ میں جوش دیں۔ اور چھان کر شربت بزوری تین تولہ ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج رفع بخار کے لئے معمولی فیور مکسچر اور دو ڈرام مگنیشیا سلفاس دیں تاکہ ایک دو دست آ کر پیٹ صاف ہو جائے۔ اور پستانوں کا تناؤ کم ہو جائے۔

چھاتیوں کا ورم

چھاتیوں کا ورم — تفصیل — سوئیلنگ آف ماما

(Swelling of Mamma)

چھاتیوں سے دودھ نہ نکلنے کے سبب وہ تن جاتی ہیں۔ اور بھٹنیاں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ جس سے بچہ کو دودھ پلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر تناؤ بڑھ جائے۔ تو پستان میں سوزش ہو جاتی ہے۔ اور سوزش کے رفع نہ ہونے کی صورت میں پستان میں پیپ پڑ کر وہاں پھوڑا بن جاتا ہے۔

طبی علاج سوجی ہوئی پستان سے بچے کو دودھ نہ پلائیں۔ بلکہ بریسٹ پمپ کے ذریعہ چھاتیوں سے دودھ نکالیں۔ اور پوست خشخاش ایک تولہ۔ برگ نیم دو تولہ گل ڈھاک ایک تولہ کو پانی میں جوش دے کر اس پانی میں صاف کپڑے کی گدی بھگو کر تکمید کریں۔ یہ لیپ نہایت مفید ہے۔

نسخہ لیپ ایلوا ایک تولہ۔ گوگل چھ ماشہ۔ میدہ گندم ایک تولہ کو پوست خشخاش کے جوشاندہ میں پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔

نوشادر چار ماشہ کو پوست خشخاش کے جوشاندہ آدھ سیر میں حل کر کے اس میں ... بھگو کر پستان پر رکھیں۔ اور اس کو برابر محلول سے تر کریں۔ اس سے درد کو تسکین ...

تحلیل ہو جاتا ہے۔

اگر ورم پکنے لگے۔ تو اسے جلد پکانے کے لئے السی کی پلٹس بندھوائیں اور پختہ ہونے پر شگاف دلائیں۔ اور کوئی مناسب مرہم لگائیں۔

اگر ورم خود بخود پھٹے یا اس میں شگاف دیا جائے تو زخم کو مواد وغیرہ سے پاک صاف کرنے کے لئے نیم کی کونپلیں ایک تولہ لے کر باریک پیسیں بعد السی باریک پسی ہوئی ایک تولہ اور گیہوں کا آٹا ایک تولہ کی پلٹس بنا کر زخم پہ باندھیں۔ جب زخم صاف ہو جائے تو مرہم سفیدہ وغیرہ لگائیں۔

ڈاکٹری علاج بریسٹ پمپ سے چھاتیوں سے دودھ نکال دیں۔ اور بیلاڈونا کلیسرین لگائیں۔ چار ڈرام میگنیشیا سلفاس پانی میں گھول کر مریضہ کو پلائیں۔ تاکہ قبض دور ہو جائے۔ سلفاڈایازین یا سلفاتھیازول کھلائیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو پکانے کے لئے پلٹس باندھیں۔ جب پک جائے تو شگاف دے کر مرہم پٹی کریں۔ اگر زخم بڑھ جائے تو سلفا ڈرگز کے علاوہ پینی سلین کا استعمال کریں۔

بھٹنی کا زخم

نپل سور (Nipple Sore)

جب بھٹنی کو صاف نہیں کیا جاتا تو اس پر دودھ وغیرہ جم کر خراش یا شقاق ہو کر تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔

طبی علاج دودھ پلانے سے پہلے اور دودھ پلانے کے بعد چھاتیوں کو پابندی کے ساتھ دھویا جائے اور جب بھٹنیوں پر زخم ہو جائے تو ان سے بچے کو دودھ نہ پلایا جائے۔ زخم کو نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے دھو کر مرہم لگاتے رہیں۔

نسخہ مرہم سفیدہ کاشغری۔ مردار سنگ۔ سنگ جراحت ہر ایک تین ماشہ کو باریک پیس کر گھی میں ملا کر دن میں دو تین بار لگائیں۔

ہومیو علاج بچے کو دودھ پلانے کے بعد بھٹنی کو نیم گرم پانی سے صاف کریں اگر بھٹنی پر خفیف خراش ہو۔ تو دودھ پلاتے وقت اس پر کھال کا غلاف سر پستان لگالیں۔ زخم ہونے کی صورت میں ذیل کا مرہم لگائیں:۔

زنک اوکسائڈ	۱ ڈرام
بسمتھ اوکسائڈ	۱ ڈرام
وینزلین	۱ اونس

یہ مرہم بھی مفید ہے:۔

فینول گلیسرین	۱ ڈرام
بورک گلیسرین	۴ ڈرام

برش سے لگائیں یا لنٹ پر لگا کر استعمال کریں۔
زخم ہونے کی صورت میں بچہ کو دودھ نہ پلائیں۔

دردِ زہ

دردِ زہ   لیبر پین   (Labour Pain)

دردِ زہ شروع ہوتے ہی حاملہ کو آہستہ آہستہ کمرے میں ٹہلائیں۔ تاکہ رحم کا منہ کشادہ ہو جائے۔ اور بچے کا سر نیچا رہے۔ طبعی حالت میں بچہ کا سر سامنے ہونا چاہیئے۔ دایہ کو چاہیئے کہ سر کے علاوہ ہاتھ۔ پیر یا جسم کا کوئی حصہ ہاتھ سے لگے تو زچہ کو ہسپتال پہنچا دیں۔ زچہ کو پیشاب کرائیں تاکہ مثانہ خالی ہو جائے۔ اور آنتوں کو صاف کرنے کے لئے کیسٹر آئل ایک اونس گرم دودھ کے ساتھ پلائیں یا حقنہ کریں۔
دردِ زہ زیادہ کرنے کے لئے کونین سلفاس سفوف کیپسول یا گولی کی شکل میں دیں۔
اگر بچہ دانی کا منہ پوری طرح کھل جائے اور درد بند ہو جائے تو پیچوٹرین ایک سی سی کا ٹیکہ کریں۔ اس سے دس پندرہ منٹ کے اندر بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ ٹیکہ اس وقت تک استعمال نہ کریں جب تک رحم کا منہ دو انگشت نہ کھل جائے۔ ورنہ رحم کے پھٹنے اور بچہ کے مرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
بعض تجربہ گاہوں میں آزمایا گیا کہ وٹامن بی ۱ سی سی کا ٹیکہ اگر دردِ زہ شروع ہوتے ہی لگا دیا جائے۔ تو اس سے دردِ زہ کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

اس مرض میں زچہ کی ٹانگ سوج جاتی ہے۔ ورم کا رنگ سفید ہوتا ہے اور دبانے سے اس میں گڑھا نہیں پڑتا۔

اسباب مرض
یہ مرض رحم کے جریان خون کے بعد ہوا کرتا ہے۔ ران کی وریدوں میں خون جم کر وہاں کا دوران خون رک جاتا ہے۔

علامات مرض
وضع حمل کے دو ہفتہ بعد اکثر زچہ کی بائیں ٹانگ میں کبھی دائیں میں اور کبھی ہر دو میں مرض رونما ہو جایا کرتا ہے۔ ٹانگ اور پاؤں میں شدید درد ہوتا ہے۔ جو عام طور پر کولہے کے نیچے کی طرف پھیلا کرتا ہے۔ اور گاہے پنڈلی سے اوپر کو پھیلتا ہے۔ اور لرزے سے بخار ہو جاتا ہے۔ مریضہ بے چین ہوتی ہے نیند نہیں آتی۔ قبض ہوتی ہے۔ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر پاؤں سوج جاتے ہیں۔ جس سے پاؤں اٹھانا تک مشکل ہو جاتا ہے۔ ورم کو انگلی سے دبایا جائے تو اس پر نشان نہیں پڑتا۔ اس لئے اسے وائٹ لیگ WHITE LEG کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور ہفتہ کے بعد علامات میں تخفیف ہو کر آرام آجاتا ہے۔ کبھی ورم میں پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا ہے۔

طبی علاج
پاؤں کو تکیہ کا سہارا دے کر اونچا رکھیں۔ اور پوست خشخاش کے جوشاندہ سے متورم ٹانگ کو سینکتے رہیں۔ لیکن اگر ورم اور درد بڑھتا ہی جائے۔ تو مندرجہ ذیل جوشاندہ کام میں لائیں۔

نسخہ جوشاندہ
بابونہ۔ میتھی۔ تخم السی۔ کرم کلہ کے پتے۔ مرزنجوش۔ پوست خشخاش ہر ایک ایک تولہ کو پانی میں جوش دے کر اس سے نطول اور تکمید کریں۔ اور یہ ضماد لگائیں۔

نسخہ ضماد
گل بابونہ۔ بابچھڑ۔ تخم خطمی۔ گل خطمی۔ مکوہ خشک۔ تخم السی ہر ایک سات ماشہ کو کوٹ کر چھان کر آب مکوہ سبز چار تولہ۔ روغن گل دو تولہ اضافہ کے نیم گرم لیپ کریں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو مرہم داخلیون یا کوئی اور محلل ورم مرہم لگائیں۔

اندرونی طور پر یہ نسخہ دیں:

[illegible] خربزہ۔ بادیان۔ بیخ بادیان۔ مکوہ خشک۔ تخم خربزہ۔ پرسیاؤشاں۔ ہر ایک سات ماشہ

تخم قرطم پانچ ماشہ۔ مویز منقی نو دانہ۔ عناب ۵ دانہ سب کو عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں جوش دے کر چھان لیں۔ اور شربت بزوری دو تولہ ملا کر خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج پاؤں کو تکیہ کے سہارے اونچا رکھیں۔ السی کی گرم گرم پلٹس باندھیں۔ جوشاندہ پوست میں فلالین کے ٹکڑے بھگو کر اور نچوڑ کر مقام ورم پر رکھیں۔ اور اوپر موم جامہ لپیٹ دیں۔ دواءً یہ نسخہ دیں:۔

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل	۱ ڈرام
پوٹاسی کلوراس	۱۰ گرین
ایکوا منتھی پپ	ایک اونس

ایسی ایک خوراک دن میں دو تین بار دیں۔

کونین سلف	۹ گرین
ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈل	۱ ڈرام
ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	½ ۱ ڈرام
ٹنکچر نکس وامیکا	۱ ڈرام
ایکوا تا	۸ اونس

اس میں سے ایک ایک اونس دن میں ۳ بار دیں۔ مرض کی شدت کم ہو جانے پر مقام ماؤف پر ٹنکچر آیوڈین لگائیں۔ لنی منٹ بیلاڈونا کی مالش کر کے پٹی باندھیں۔

غذا و پرہیز جب تک مرض میں تخفیف نہ ہو۔ میٹھے مسلم یا مونگ مسلم کا پانی پلاتے رہیں۔ اس کے بعد دودھ۔ شوربا اور یخنی پلائیں۔ پھر بتدریج ساگو دانہ لائم کھچڑی اور شوربا چپاتی یا دال چپاتی دیں۔

زچہ کا تشنج

کلمپ ہے۔ ایام حمل میں اور اکثر زچگی میں مرگی کی طرح کا تشنج ہوتے لگتا ہے۔

اسباب مرض بول زلالی (جیسو می نوریا) کے باعث سمیت بول خون میں جذب ہو کر یہ ہیجان کا باعث ہوتی ہے۔

علامات مرض شروع شروع میں سر میں درد ہوتا ہے۔ اور چکر آتے ہیں۔ آنکھ تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ عضلات میں مسلسل تشنج ہونے لگ

چہرے کی رنگت نیلی اور کبھی پھیکی ہوتی ہے۔ آنکھیں کبھی ذرا نہ کھلی ہوئی اور اوپر کو
چڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ کبھی زبان منہ سے نکل آتی ہے۔ اور منہ سے جھاگ آتی ہے
بے خبری میں بول و براز خطا ہو جاتے ہیں۔ بدن پسینہ میں تربتر ہو جاتا ہے ایام حمل
میں یہ صورت رونما ہو تو حمل گر جاتا ہے۔ ولادت کے وقت ہو۔ تو بچہ جلد پیدا ہوتا
ہے۔ اور کبھی آنول کے دوران خون میں رکاوٹ پڑ جانے سے بچہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

طبی علاج دو تین تولہ ارنڈی کا تیل گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں۔ زعفران ایک ماشہ
مشک ۲ رتی کو روغن بابونہ دو تولہ میں حل کر کے پشت اور گردن کے
مہروں پر مالش کریں۔ اور چند بیدستر ۲ رتی شربت بزوری میں حل کر کے دیں۔

ڈاکٹری علاج کیسٹر آئل ایک اونس آب گرم ایک پائنٹ میں ملا کر حقنہ کریں۔ اگر
مریضہ ہوش میں ہو تو ۵ گرین کیلومل اور نصف ڈرام کمپونڈ پوڈر آف
جیلپ گل خندہ میں ملا کر کھلا دیں۔ اور ایک بوند کروٹن آئل (روغن جمالگوٹہ) دو چار بوند گلیسرین
میں ملا کر زبان کی جڑ پر مل دیں۔ مارفیا کی جلدی پچکاری کریں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

کلورل ہائیڈریٹ	۱۵ گرین
پٹاسی برومائیڈ	۲۰ گرین
پانی	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے چوتھے گھنٹے دیں۔

غذا:۔ دو ایک روز تک صرف دودھ پلائیں۔ بلکہ جب تک پیشاب میں رطوبت
بیضیہ کا اخراج ختم نہ ہو جائے دودھ اور روٹی بھی دیتے ہیں۔

زچہ کی دیوانگی

گاہے زچگی کے تھوڑے عرصہ بعد زچہ کو دیوانگی ہو جاتی ہے کبھی زمانہ حمل میں
خاص طور پر حمل کے تیسرے مہینے کے اخیر یا چھٹے مہینے کے شروع میں دیوانگی ہو جایا
کرتی ہے۔ جنون ایام حمل کا جنون اکثر موروثی ہوا کرتا ہے یا کوئی سابقہ دماغی مرض یا
مرض نفاس اس کا سبب ہوا کرتے ہیں۔

علامات مرض جب ایام حمل میں یہ مرض ہو۔ تو حاملہ ہمیشہ افسردہ رہتی ہے۔ اور
اس کی طبیعت خودکشی کی طرف مائل رہتی ہے جب وضع حمل کے

کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر یہ مرض لاحق ہوتا ہو۔ تو شدید قسم کا ہوا کرتا ہے۔ مریضہ نہایت جوش اور ہیجان کی حالت میں ہوتی ہے۔ بے ہودہ بکواس کرتی اور مارنے کاٹنے لگتی ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ قبض رہتا ہے۔ اگر اُسے کچھ کھانے کو دیا جائے۔ تو انکار کر دیتی ہے۔ نفاس بند ہو جاتا ہے۔ چھاتیوں میں دودھ بھی نہیں آتا۔ پاخانہ پیشاب بے خبری میں نکل جاتے ہیں۔ بعض اوقات مریضہ کو اس قدر وحشت ہوتی ہے کہ بچے کو بھی تکلیف دینے لگتی ہے۔ کچھ مدت بعد مرض میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن نیند پھر بھی نہیں آتی۔ اور کبھی ہذیان بھی کم و بیش رہتا ہے۔ اور خود کشی کے خیالات کا غلبہ رہتا ہے

طبی علاج اگر جنون ایام حمل میں ہو تو وضع حمل کے بعد خود بخود رفع ہو جاتا کرتا ہے۔ لیکن زچگی کے بعد کا جنون ذرا عسیر العلاج ہوا کرتا ہے

اس سلسلہ میں ہدایات ذیل پر عمل پیرا ہوں:۔

مریضہ کو ایک فراخ ہوادار کمرے میں رکھیں۔ اور اس کے دروازوں کے سامنے پردے لٹکا کر اُسے تاریک کر دیں۔ اس کے بعد رات کو دواء الشفا ایک ٹکیہ کھلائیں۔ اور صبح و شام یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ گل سُرخ۔ گل سیوتی۔ ابریشم مقرض۔ دھنیا خشک مقشر ہر ایک چھ ماشہ۔ سب کو عرق گاؤزبان آٹھ تولہ۔ عرق بید مشک ۴ تولہ میں بھگوئیں۔ اور مل چھان کر شربت سیب دو تولہ ملا کر پلائیں۔

قبض ہو تو گلقند دو تولہ ملا کر تخم فرنجمشک تین ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

سہ پہر کو مفرح بارد جواہر والی چھ ماشہ کھلائیں۔ ذیل کا نسخہ بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ بادیان خطائی۔ صعتر فارسی۔ بادرنجبویہ ہر ایک تین ماشہ۔ برگ فرنجمشک ابریشم مقرض۔ ہر ایک چار ماشہ۔ عود صلیب ڈیڑھ ماشہ۔ مویز منقی نو دانہ۔ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ رہ جائے چھان لیں۔ اور شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

ڈاکٹری علاج ہدایات مندرجہ طبی علاج پر عمل پیرا ہوں اور نیند لانے کے لئے نرم ادویات مثلاً کلورل ہائیڈریٹ۔ پوٹاسی برومائیڈ یا ہیوسائی مس وغیرہ کا استعمال کریں۔ امعاء کو صاف کرنے کے لئے ہلکے مسہلات سے کام لیں۔

غذا:۔ لطیف اور سریع الہضم اغذیہ مثلاً دودھ۔ شوربا۔ یخنی وغیرہ دیں۔ جب مریضہ صحت یاب ہو جائے تو اُسے تبدیل آب و ہوا کے لئے کسی پر فضا مقام پر بھیج دیں۔

امراض اطفال

(Diseases of Children)

بچہ چونکہ اپنی تکلیف کو بیان کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اس لئے طبیب کو بعض ضروری باتوں کے پیش نظر رکھنے سے امراضِ اطفال کی شناخت میں بے حد مدد ملتی ہے جن کا مختصر ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

۱۔ صحت کی حالت میں بچے کا چہرا کھلے ہوئے پھول کی طرح ہوتا ہے۔ اور وہ گہری نیند سوتا ہے۔ لیکن مرض کی حالت میں وہ بے چین رہتا ہے۔ خواب میں چونک پڑتا اور اکثر روتا رہتا ہے۔

۲۔ اگر بچے کی پیشانی پر بل پڑ جائیں اور وہ سوتے سوتے چونک اٹھے اور رونے لگے یا کبھی اتفاقاً سسکی لے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے سینہ میں کوئی مرض ہے۔ کھانسی اور اور درد پسلی میں بچہ کھانستے وقت بہت رویا کرتا ہے بچے کا جلد جلد سانس لینا، منہ کھول کر دم لینا اور سانس لیتے وقت اس کے ناک کے نتھنوں کا پھول جانا مرض نمونیا کی علامات ہوتی ہیں۔

۳۔ اگر بچہ کی زبان میلی ہو یا اس کا پاخانہ بدبودار سیاہی مائل اور خشک ہو۔ تو اس کے منہ کے قریب بل پڑ جائیں تو یہ سمجھیں کہ اس کے پیٹ میں خلل ہے

۴۔ اگر بچہ گھٹنے سکیڑے اور بھویں چڑھائے تو اس کے پیٹ میں درد ہوگا۔

۵۔ اگر بچہ روتا ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن ہو یا اس کے منہ کے قریب بل پڑ جائیں تو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسے سر کا کوئی مرض ہے۔

۶۔ اگر کان میں درد ہو تو بچہ اپنی انگلی کان کی طرف لے جایا کرتا ہے

۷۔ اگر بچے کے پیشاب میں سفید تلچھٹ بیٹھ جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ اس کا ہاضمہ خراب ہے۔ اگر پیشاب کا رنگ سرخ ہو تو یہ سمجھیں کہ اسے بخار آنے والا ہے

۸۔ اگر بچہ نیند میں دانت پیسے اور ناک کھجائے یا پاخانہ و پیشاب کی جگہ کو ہمیشہ کھجاتا رہے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے پیٹ میں چرنے ہیں۔

بچوں کی دوائیں خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہونی چاہئیں۔ نیز شیر خوار بچوں کی والدہ یا دایہ کو دوا دینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ لیکن بات بات پر بچے کو دوا دینا مناسب نہیں ہوا کرتا۔

بچوں کے اکثر امراض کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ مزید امراض کا مختصر ذکر ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

بچے کا یرقان

پیدائش کے بعد دوسرے یا پانچویں دن بچہ کو یرقان ہو جایا کرتا ہے۔ جو تقریباً ہفتہ عشرہ تک رہا کرتا ہے۔ اگر خفیف ہو تو خود بخود رفع ہو جایا کرتا ہے۔ شدید خطرناک ہوا کرتا ہے۔

طبی علاج

بچے کی والدہ کو عرق مکوہ کاسنی ہر ایک ۵ تولہ اور شربت دینار ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ اور ذرا سا شربت دینار اور شربت انار بچے کو چٹائیں۔

ڈاکٹری علاج

اگر قبض ہو۔ تو ½ گرین کیلومل کھلا کر اوپر سے ۳ ماشہ ارنڈی کا تیل ذرا سے ماں کے دودھ میں ملا کر دیں۔ بچے کو سردی سے بچائیں۔ اور سوائے ماں کے دودھ کے اور کچھ نہ دیں۔

بچے کی نال کا ورم

اکثر چند روز کے اندر ہی اندر بچے کی نال خشک ہو کر جھڑ جاتی ہے لیکن کبھی اس میں ورم ہو کر رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔

طبی علاج

مردار سنگ، سفیدہ، رسوت، کمیلہ آب مکوہ میں پیس کر مقام ورم پر ضماد کریں۔ اگر پیپ پڑ جائے تو برگ نیم کے جوشاندہ سے زخم کو صاف کریں۔ اور بعد ازاں مردار سنگ، سفیدہ اور سنگ جراحت سرمہ مساوی الوزن لے کر نہایت باریک پیسیں۔ اور زخم پر چھڑکیں۔ قبض کشائی کا خاص خیال رکھیں۔

ڈاکٹری علاج

دن میں دو تین بار کنڈیز لوشن سے دھوئیں۔ اگر پیپ پڑ جائے۔ تو کاربالک لوشن یا مرکری لوشن سے زخم کو دھو کر خشک کر لیں۔ اور اس پر آئیوڈوفارم چھڑک کر اوپر سے صاف روئی رکھ کر پٹی باندھیں۔ بچے کو قبض یا نفخ نہ ہونے دیں۔

بچے کی ناف کا پھولنا

پیدائش کے تین ماہ بعد بعض بچوں کی ناف پھول جاتی یا موٹی ہو جاتی ہے یعنی باہر کو ابھر آتی ہے۔

علاج:۔ لکڑی کا ایک چوڑا یا گول سا ٹن بنا کر ابھری ہوئی ناف پر رکھ کر اوپر سے

کپڑے یا باریک ربڑ کی پٹی لپیٹ دیں تین ماہ تک یہ عمل کرنے سے شکایت کا ازالہ ہو جاتا ہے سیسہ کا برادہ یا اس کا گول ٹکڑا یا سرمہ (پوٹلی میں باندھ کر) پھولی ہوئی ناف پر پٹی کے ذریعہ ناف پر باندھنا بھی ناف کو چند دنوں میں اصلی حالت پر لے آتا ہے۔

بچے کی آنکھ دکھنا

یہ مرض متعدی قسم کا ہے۔ جو پیدائش کے وقت والدہ یا دایہ سے مولود کی آنکھوں میں مادہ سوزاک کے لگ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ آنکھ سوجی ہوئی اور سرخ ہوتی ہے۔ اور اس سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔ بعض شدید صورتوں میں آنکھ گل کر بیٹھ جاتی ہے۔

طبی علاج

ترپھلہ کو گلاب میں بھگو کر اس سے آنکھوں کو دھوئیں۔
یا آنکھ پر یہ ضماد کریں۔

نسخہ:۔ گل ارمنی۔ پھٹکڑی۔ ہلیلہ سیاہ۔ برگ حنا ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون ایک رتی سب کو گلاب میں پیس کر آنکھوں پر ضماد کریں۔

گلاب میں تھوڑی پھٹکڑی حل کر کے ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔ اور گلاب میں گدی تر کر کے آنکھ پر رکھیں۔

بچے کی کھانسی

(مفصل بیان کھانسی میں دیکھو) چونکہ چھوٹے بچوں کے پھیپھڑے نازک ہوتے ہیں۔ اس لئے بچوں میں کھانسی ایک خطرناک مرض ہے معمولی کھانسی تو مناسب علاج سے ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن شدید کھانسی میں بچہ تلف ہو جاتا ہے۔ اس لئے کھانسی کے علاج میں غفلت سے کام لینا مناسب نہیں۔

طبی علاج

بچے کو سردی سے بچائیں۔ گرم کپڑے پہنائیں۔ موم کو روغن بابونہ یا روغن بادام میں حل کر کے سینہ پر مالش کریں۔ اور خطالبین سے سینہ پر سینک کریں۔

بچہ چونکہ خود بلغم کو خارج نہیں کر سکتا اس لئے بلغم کے اخراج کے لئے انگلی کو قدرے شہد لگا کر بچے کے منہ میں داخل کریں۔ اور زبان کی جڑ کو دبائیں۔

گل بنفشہ۔ ملٹھی۔ گاؤزبان۔ پرسیاوشاں۔ زوفا۔ بادیان ہر ایک ایک ماشہ۔ مویز منقی دو دانہ۔ انجیر ایک۔ چہاردم سب کو ادھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو صاف کر کے ۹ ماشہ شہد ملا کر چار حصے کریں اور ایک حصہ ہر چھ گھنٹے بعد دیں۔ اگر قبض ہو تو اسی نسخہ میں لعوق املتاس ۹ ماشہ بجائے شہد کے ملائیں۔ جب سینہ بلغم سے صاف ہو جائے تو تھوڑا شربت اعجاز چٹائیں۔

یہ لعوق بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ گوند کیکر۔ کتیرا۔ رب السوس۔ مغز بادام شیریں۔ شکر تیغال۔ تخم خشخاش سفید ہر ایک دو دو تولہ۔ سب کو باریک پیس کر ۲ تولہ شربت زوفا میں ملا کر اس میں سے دو تین انگلیاں دن میں تین چار بار بچے کو چٹایا کریں۔ یہ گولیاں خاص طور پر مفید ہیں۔

نسخہ:۔ سہاگہ نصف خام نصف بریاں۔ فلفل سیاہ ہم وزن لے کر مغز گھیکوار میں کھرل کریں۔ اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر نصف یا ایک گولی بچے کو کھلائیں یہ دوا بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ کاکڑا سنگی ایک ماشہ باریک پیس کر اور شہد خالص ۶ ماشہ میں ملا کر شب و روز میں چند بار بچے کو چٹائیں۔

ڈاکٹری علاج

بچے کو سردی سے بچائیں اور فلالین کے کپڑے پہنائیں۔ دن میں تین چار بار گرم پانی کی بھاپ دیں۔ سانس لینے میں دقت ہو۔ تو سینہ اور شکم کو گرم فلالین سے سینکیں۔ قبض ہو تو کیسٹر آئل سے دفع کریں۔ بچے کے سینے کو بلغم سے صاف کرنے کے لئے وائنم ایپی کاک ۳۰ بوند۔ گرم پانی یا عرق سونف ۶ ماشہ۔ شہد ۲ ماشہ ایک ہی بار ملا کر پلا دیں۔ قے ہو کر بلغم نکل جائے گا۔ اور اگر بچہ بیہوش ہوگا تو ہوش میں آجائے گا۔ اس کے بعد بھی ۳ بوند وائنم ایپی کاک ذرا سے عرق سونف اور شہد میں ملا کر چٹاتے رہیں۔ اس سے بلغم بالکل صاف ہو جائے گا۔

یہ نسخہ خاص طور پر مفید ہے۔

امونیا کاربونا س	۴ گرین
وائنم ایپی کے کوانٹی	۳۰ منم
سیرپ سلی	۳۰ منم
گلیسرائنم	½ ڈرام
ایکوا انیتھی سائی تا	۲ اونس

اس میں سے ایک ایک چمچہ چائے بھر دن میں چار بار دیں۔ یہ مقدار خوراک چھ ماہ سے ایک سال کے بچے کے لئے کافی ہے۔

افیون کے مرکبات بچوں کے لئے مناسب نہیں۔ اگر بچے کا سانس بند ہونے لگے اور ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگیں تو فوراً اسے ہلکا مسٹرڈ باتھ دیں۔ نیز دودھ پلانے والی کو چاہیئے کہ کھٹی میٹھی اور ثقیل اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز رکھے۔

بچے کو قے آنا

زیادہ دودھ پینے یا دودھ یا غذا کی خرابی سے بچوں کو اکثر قے آیا کرتی ہے۔

طبی علاج

نرکچور کو پیس کر اور گلاب میں حل کر کے مونگ کی برابر گولیاں بنالیں اور نصف یا ایک گولی حب عمر ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو دیں۔ یا یہ دوائے نارجیل استعمال کرائیں۔

نسخہ: نارجیل دریائی۔ زہر مہرہ خطائی۔ طباشیر ہر ایک ۴ ماشہ۔ ان سب کو پیس کر اور عرق کیوڑہ ۲ تولہ میں خوب کھرل کر کے خشک کر کے رکھ لیں۔ اور بوقت ضرورت اس میں سے ۲ یا ۴ رتی دوا لے کر دودھ پینے بچے کو ماں کے دودھ میں حل کر کے پلائیں۔ اور شربت لیموں میں ملا کر چٹائیں۔

طباشیر۔ زہر مہرہ۔ نارجیل دریائی ہر ایک ۲ رتی گلاب کے عرق میں گھس کر بچے کو پلائیں۔

ڈاکٹری علاج

دودھ اور غذا کی اصلاح کریں۔ دو تین گھنٹے تک بچے کو دودھ بالکل نہ پلائیں۔ اگر بچے کو بازاری دودھ پلایا جاتا ہو۔ تو دودھ پلانے والی شیشی کو خوب صاف کریں۔ اور دودھ میں لائم واٹر ملا کر پلائیں بسمتھ کارب نصف یا ایک گرین ماں کے دودھ میں ملا کر بچے کو تین چار بار دیں۔ اگر قبض ہو تو نصف یا ایک گرین کیلومل بچے کی زبان پر مل دیں۔

بچے کو زیادہ پیاس لگنا

دانت نکالتے وقت بچے کو زیادہ دست آیا کرتے ہیں۔ جس سے بچے کو زیادہ پیاس لگتی ہے۔

علاج

دست آتے ہوں تو ان کا مناسب علاج کریں۔ مسوڑھے پھولے ہوں تو ان کو نشتر کرا دیں۔ قبض ہو تو اسے رفع کریں۔ تھوڑا تھوڑا سوڈا واٹر سرد کر کے پلاتے رہیں۔ یا دودھ میں کسی قدر آش جو یا سوڈا واٹر ملا کر سرد کر کے دیں۔ یا ۲ ماشہ طباشیر اور ایک تولہ کنول گٹہ نیم کوب کر کے ایک سکورے میں بھگو رکھیں۔ اور اس میں سے ذرا سا پانی لے کر پلاتے رہیں۔

بچے کو قبض ہونا

قبض ام الامراض ہے۔ بچوں کے لئے تو یہ بیحد خطرناک ہے۔

طبی علاج

بچوں کو صابن کا شیاف کرنے سے قبض رفع ہو جاتی ہے۔ بچوں کے لئے یہ دوا خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ: بادیان۔ گل سرخ ہر ایک ایک ماشہ۔ ریوند چینی ۴ رتی۔ گل قند ۲ ماشہ سب کو تین چار تولہ پانی میں ملا کر جوش دیں۔ جب تولہ ڈیڑھ تولہ رہ جائے مل چھان کر کے

کو تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ یہ دوا نفخ کو بھی مفید ہے۔

یا شربت ورد۔ شربت شفا یا شربت بنفشہ ۶ ماشہ چٹا دینا بھی کافی ہے۔

ڈاکٹری علاج بچوں کی قبض کے لئے گلیسرین شیاف مناسب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیسٹر آئل یا روغن زیتون یا روغن بادام یا مسکہ بچے کے پیٹ پر مل دینے سے بھی قبض رفع ہو جایا کرتی ہے۔ چار ماشہ کیسٹر آئل میں قدرے شہد یا شکر ملا کر بچے کو چٹانا بھی مفید ہوا کرتا ہے۔

پیٹ کا اُبھرنا دودھ یا غذا کی خرابی سے بچوں کا پیٹ ابھر جاتا ہے جس سے اُنہیں بے چینی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور اُنہیں سانس لینے میں دقت پیش آتی ہے۔

طبی علاج پیٹ کو سینکیں۔ اور ہینگ کو پانی میں پیس کر نیم گرم لگائیں۔ اور تھوڑا سا سونف یا پودینہ کا عرق پلائیں۔ یا سہاگہ بریاں ۱ رتی۔ نمک سیاہ ۲ رتی کو ماں کے دودھ میں حل کر کے دیں۔ یا یہ نسخہ دیں۔

نسخہ: بادیان ایک ماشہ۔ پودینہ خشک۔ زیرہ سفید ہر ایک نصف ماشہ۔ گل قند ۹ ماشہ پانی میں جوش دے کر اور ۲ رتی سہاگہ اس میں حل کر کے بچے کو پلائیں۔ یہ ایک سال کے بچے کے لئے مناسب ہے۔

ڈاکٹری علاج پیٹ پر سینک کریں۔ اور ایک چمچہ ڈل واٹر (عرق سویہ) یا انیس واٹر (عرق سونف) بچے کو پلائیں۔ قبض ہو تو کیسٹر آئل سے رفع کریں۔ غذا کی اصلاح کریں۔ دودھ میں لائم واٹر ملا کر دیں۔

مزید امراض کے لئے کتاب کے دوسرے مقامات کا ملاحظہ کریں۔

"امراض متعلقہ جراحی"

سوجن

سوجن — ورم ۔ سوزش ۔ التہاب — اِن فلے میشن
(Inflammation)

ورم سادہ اور شدید دو قسم کا ہوتا ہے۔ اس مرض میں پہلے مقام ماؤف میں خون جمع ہو جاتا ہے۔ پھر وہاں کا دوران خون بند ہو جاتا ہے۔ اگر دوبارہ جاری نہ ہو تو وہاں پیپ پڑ کر وہ حصہ مردار ہو جاتا ہے۔

طبی علاج غلبۂ خون کی صورت میں فصد لیں، اور مقام ورم پر جونکیں لگائیں سوزش کو رفع کرنے کے لئے انڈے کی سفیدی روغن گل میں حل کر کے مقام ورم پر لیپ کریں۔ نیز رسوت یا آرد جو کو آب کاسنی یا گلاب میں ملا کر اور کسی قدر روغن گل اضافہ کر کے لگائیں۔ یہ ضماد ورم حار میں مفید ہے۔

نسخہ:۔ صندلین ۔ فوفل ۔ گل ارمنی ۔ گل سرخ ۔ مکوہ خشک ہر ایک چھ ماشہ۔ آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز میں پیس کر لیپ کریں۔

جب ورم تحلیل نہ ہو۔ تو دمل کو پھوڑنے کے لئے دوائیں لگائیں، اور داخلی طور پر یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ ۔ عرق شاہترہ ۔ عرق کاسنی ۔ عرق مکوہ ہر ایک ۴ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور تنقیہ کی خاطر منضج صفراء پلا کر مسہل صفراء سے استفراغ کریں۔

ڈاکٹری علاج:۔ مقام مرض سے خراش دار مادوں کو خارج کریں۔ اور نئے خراش دار

مادے داخل نہ ہونے دیں۔ مقام ماؤف پر سرد پٹی لگائیں۔ لیڈ لوشن لگائیں۔ ریکٹی فائیڈ سپرٹ ایک حصہ صاف پانی ۱۵ حصہ میں ملا کر لگائیں۔ اگر درد شدید ہو تو بیلاڈونا گلیسرین کا استعمال اس کو تسکین دیتا ہے۔ ضعف کی حالت میں مقویات کا استعمال کریں۔

پھنسی

پھنسی۔ بال توڑ   دُمّل   بائل   (Boil)

جلد پر گول سخت اور اُبھار دار ورم ہو جاتا ہے۔ جس میں سخت درد ہوتا ہے یہ صورت فساد خون۔ کمزوری۔ شراب خوری۔ ذیابیطس۔ نقص تغذیہ۔ موسم برسات وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے۔

طبی علاج پہلے دو ایک مسہل دیں۔ پھر مصفی خون ادویات کا استعمال کرائیں۔ اگر مریض قوی اور دموی مزاج ہو۔ تو اس کی فصد لیں۔ یا پھر سینگیاں یا جونکیں لگوائیں۔ یہ نسخہ تعدیل مزاج اور خون کی صفائی کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ:۔ کاسنی۔ کشنیز۔ شاہترہ۔ چرائتہ ہر ایک سات ماشہ۔ املی ایک تولہ۔ آلو ۵ دانہ عناب ۷ دانہ۔ پانی میں بھگو کر اور صاف کر کے شربت عناب ملا کر صبح شام پلائیں۔

خارجی طور پر (۱) اجوائن کو آب لیموں یا سرکہ میں گھس کر لگائیں (۲) دھتورے کا پتہ گرم اور چرب کر کے پھنسی پر باندھیں۔ یہ مرہم نہایت مفید ہے۔

نسخہ:۔ رال ۲ تولہ۔ شنگرف۔ زرنیخ ہر ایک ۱ رتی۔ طوطیا ۲ ماشہ۔ سیندور ۶ ماشہ مردار سنگ ایک تولہ۔ موم و چربی ہر ایک ۸ تولہ۔ روغن کنجد ۱۲ تولہ۔ موم اور چربی کو روغن میں پگھلا کر اور آگ پر سے اتار کر سب ادویہ کو کوٹ پیس کر اس میں ملا کر سرد کر کے کام میں لائیں

صابن۔ ریوند چینی۔ مین پھل۔ گوگل ہم وزن کو پانی میں گھس کر مقام ورم پر لگائیں یہ پلٹس بھی مفید ہے۔

نسخہ:۔ السی۔ آرد گندم۔ برگ نیم ہر ایک ۳ تولہ تینوں کو پانی میں پیس کر اور پلٹس بنا کر باندھیں۔

ڈاکٹری علاج پھنسی پر ٹنکچر آئیوڈین یا ۲۰ یا ۳۰ گرین فی اونس والا کاسٹک لوشن لگائیں۔ یا ۳ فی صدی والے کاربالک لوشن سے زیر جلد پچکاری کریں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو سینک دیں یا پلٹس باندھیں پیپ پڑ جانے پر شگاف دے کر

پیپ نکلوا دیں۔ اور پھر کاربالک آئنٹ منٹ یا زنک آئنٹ منٹ صبح و شام لگائیں۔
داخلی طور پر سارساپریلا۔ سلفر بٹر۔ طاہری۔ سیرپ کیلیائی ہائپو فاسفیٹ یا ٹیبلائیٹڈ کیلسیائی سلفائیڈ وغیرہ استعمال کرائیں۔
کھٹی میٹھی گرم اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کریں۔

پھوڑا

پھوڑا ڈُبلہ ایب سس (Abscess)

اس مرض میں کسی ساخت یا عضو میں پیپ جمع ہو جاتی ہے۔

اقسام مرض

پھوڑا چھ قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ ایکیوٹ ایب سس (Acote Abscess) یا شدید پھوڑا۔ یہ پھوڑا سُرخ چمکیلا اور اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ ہاتھ لگانے سے گرم معلوم ہوتا ہے اور دبانے سے درد کرتا ہے۔

۲۔ کرانک ایب سس (Chronic Abscess) یا خفیف پھوڑا۔ اس قسم کے پھوڑے میں سُرخی۔ گرمی اور درد نہیں ہوتا۔

۳۔ پائی ایمک ایب سس (Pyemic Abscess) یا عفونتی پھوڑا۔ یہ پھوڑا خون میں کسی متعفن مواد کے جذب ہو جانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

۴۔ لمفے ٹک ایب سس (Lymphatic Abscess) یا غدودی پھوڑا۔ اس قسم کے پھوڑے بغیر کسی ظاہری سبب کے جڑوں یا بغل وغیرہ میں نکلتے ہیں۔ ان میں کچھ زیادہ درد ہوتا ہے۔ شگاف دینے سے اس میں سے بکثرت ریم نکلتی ہے۔

۵۔ ٹم پے نک ایب سس (Tympanic Abscess) یا ہوائی پھوڑا۔ اس قسم کے پھوڑے میں پیپ کے ساتھ ہوا بھی ہوتی ہے۔

۶۔ ڈی فیوزڈ ایب سس (Diffused Abscess) یا پھیلنے والا پھوڑا۔ اس قسم کا پھوڑا تیزی سے پھیل جاتا ہے۔ اس میں گرمی جلن اور درد ہوتی ہے

طبی علاج

جب پھوڑا پک جائے تو شگاف دیں۔ یا پھوڑنے والی دوائیں استعمال کرا کے مواد کو خارج کریں۔ زخم کو برگ نیم اور شہد کے جوشاندہ سے دھوئیں۔ اور اسی میں پھاہہ تر کر کے زخم میں رکھیں۔ زخم کو پکانے۔ پھوٹنے اور بھرنے کے لئے مفید ہے۔

نسخہ:۔ السی میتھی ہر ایک ایک تولہ۔ پیاز سفید ایک عدد۔ ریوند چینی۔ نمک طعام۔ برگ نیم ہر ایک ۶ ماشہ۔ آرد گندم ۵ تولہ۔ بدستور پلٹس پکا کر گرم گرم پھوڑے پر باندھیں۔

جب پیپ وغیرہ خارج ہو جائے۔ تو زخم کو مندمل کرنے کے لئے یہ مرہم بنائیں۔

نسخہ:۔ کمافیرہ ۶ ماشہ۔ مردارسنگ۔ سفیدہ کاشغری ہر ایک ۱۲ ماشہ۔ موم سفید ۲ تولہ۔ روغن کنجد ۱۰ تولہ۔ پہلے موم کو پگھلائیں۔ بعدہٗ دوائیں کوٹ چھان کر داخل کریں۔ اور سرد ہونے کے بعد ایک انڈے کی سفیدی ملا کر مرہم بنائیں۔ اور استعمال کریں۔

ڈاکٹری علاج

مقام ماؤف پر ٹنکچر آئیوڈین یا کاسٹک لوشن لگائیں۔ یا سینک کریں۔ یا پلٹس باندھیں۔ یا بیلاڈونا گلیسرین لگائیں۔ اگر پیپ معلوم ہو تو اسے چیرا دے کر نکال دیں۔ اور پھر جوف دبیلہ کو کاربالک لوشن یا اینٹی سپٹک لوشن وغیرہ سے ڈریس کریں۔ ہاضمہ کی اصلاح کریں۔ مقویات فولاد کے علاوہ کیلسیم سلفائیڈ یا ہائپوفاسفیٹ کا استعمال مفید ہے۔ جوف دبیلہ میں ٹنکچر آئیوڈین ہم وزن پانی میں ملا کر آئیوڈوفارم امیلشن داخل کریں۔

شب چراغ

شب چراغ   جمرہ۔ خراج   کاربنکل   (Carbuncle)

یہ ایک بڑا دنبل ہے۔ جو جلد اور اس کے نیچے کی ساخت میں پھیلنے والی سوزش کی صورت میں رونما ہوتا ہے۔ اسے پنجابی میں گدھ دانہ یا گدھے کے نکلنے والا پھوڑا کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اس کا سب سے بڑا سبب ذیابیطس ہوا کرتا ہے۔ فساد خون۔ نقرس اور عام جسمانی کمزوری۔ مقام ماؤف کی جلد سرخ اور دردناک اور متورم ہوتی ہے۔ ورم بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور سیاہی مائل ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب اس پر ایک آبلہ نمودار ہو کر پھٹتا ہے تو اس کے نیچے

کئی سوراخ دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں سے رقیق پیپ نکلتی ہے۔ زخم بڑھتا جاتا ہے اور اس میں سے چھیچھڑے وغیرہ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ ماؤف جگہ چھلنی کی طرح سوراخ دار ہو جاتی ہے۔ کبھی کئی سوراخ مل کر ایک بدنما سوراخ بن جاتا ہے۔ جس میں ایک خاکستری رنگ کا چھیچھڑا ہوتا ہے جس کے نکل جانے سے وہاں ایک بڑا غار بن جاتا ہے۔ یہ پھوڑا گردن پشت یا سرین پر نکلا کرتا ہے۔

طبی علاج مریض طاقتور ہو تو فصد کریں۔ ورنہ مقام مرض پر پانچ سات جونکیں لگائیں۔ اور منضج سودا پلا کر مسہل سودا اور ماء الجبن سے مادۂ مرض کا تنقیہ کریں۔ مقامی طور پر پیسے کو آب تاک سبز اور خمیرے سرکہ میں گھس کر طلاء کریں تاکہ اس میں پیپ پڑ کر قرحہ نہ بننے پائے۔ یا سفیدہ قلعی اور گل ارمنی ہم وزن لے کر اور آب کاہو میں پیس کر طلاء کریں۔ یہ مرہم خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ:۔ شنگرف۔ فلفل سیاہ۔ کاتھ سفید۔ زرد چوب ہر ایک ساڑھے تین ماشہ ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ برگ حنا خشک ساڑھے تین ماشہ۔ سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس لیں۔ بعدہ موم سفید ساڑھے تین ماشہ کو روغن گاؤ میں پگھلائیں اور سیماب ساڑھے تین ماشہ کا اضافہ کر کے دواؤں کو ملا کر خوب حل کریں اور ایک کپڑے پر بقدر ضرورت لگا کر مقام مرض پر لگائیں۔

نوٹ:۔ ذیابیطس موجب مرض ہو تو داخلی طور پر ذیابیطس کی ادویہ استعمال کریں۔ اور خارجی طور پر مذکورہ بالا دوائیں لگائیں۔

ڈاکٹری علاج شروع مرض میں انٹی سیپٹک پلٹس لگائیں یا ایک حصہ کاربالک ایسڈ میں پانچ پانچ حصہ گلیسرین اور خالص پانی ملا کر پھوڑے کے مختلف حصوں میں پچکاری کریں۔ اس سے شگاف دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ درد اور تناؤ کی شکایت ہو۔ تو مقام ورم پر ایک چلیپا شکل (+) کا شگاف دے کر تمام فاسد مواد کو خارج کر دیں۔ اور پھر گرم بورک لوشن یا انٹی سیپٹک لوشن میں گدی بھگو کر وہاں پر رکھیں۔ اور اوپر روئی رکھ کر پٹی باندھیں یا آئیوڈوفارم سے ڈریس کریں۔

ٹیکہ سے علاج پینی سلین سوڈیم جی دس لاکھ یونٹ کا ٹیکہ کریں۔ (۲) پروکین پینی سلین ایک بلب کا روزانہ ٹیکہ بھی مفید ہے (۳) انسولین ایک سی سی کا یا وٹامن بی کمپلیکس ایک سی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ (۴) سیکلوپین ایک بلب کا روزانہ ٹیکہ کریں۔ (۵) میگنیز لیو ٹریٹ ایک فی صدی کے محلول کا ۲ سی سی کی مقدار

میں ٹیکہ کریں۔ (۶) ایڈیڈی نل بھی عمدہ دوا ہے۔ (۷) دودھ کے ٹیکے بھی مفید ہیں اے اولان (Aolan) لیکٹومین (Lactomin) لیکٹولان (Lactolan) نہایت عمدہ ہیں۔

گیگھا

گیگھا ضخامت غدۂ درقیہ۔ برانکوسیل (Branchocele)

گلھڑ غوطر گائیٹر (Goiter)

یہ مرض ان مقامات پر زیادہ ہوتا ہے جہاں کے پانی میں چونہ وغیرہ زیادہ ہوتا ہے۔

اقسام مرض (۱) سادہ گلھڑ (۲) رسولی دار گلھڑ (۳) ریشہ دار گلھڑ

چھوٹا گلھڑ تو چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب بڑا ہو کر لٹک جائے تو بوجھ کے علاوہ نرخرے پر دباؤ پڑنے سے سانس لینے میں تکلیف ہوا کرتی ہے۔

طبی علاج منضج اور مسہل بلغم اور حب ایارج سے مادۂ مرض کا تنقیہ کریں۔ مقامی طور پر ان میں سے کوئی ایک دوا تحلیل مادہ کے لئے لگائیں

۱۔ تخم سن کو پانی میں پیس کر نیم گرم کر کے مقام مرض پر لگائیں۔

۲۔ برگ گگروندہ کو روغن گل سے چرب کر کے اور گرم کر کے دن میں دو تین مرتبہ باندھیں۔

۳۔ مرہم داخلیون لگائیں۔ یہ ابتدا میں ہی مفید ہوتا ہے۔

یہ دوا نہایت مفید ہے۔

نسخہ:۔ گلھڑ پتھر۔ مرچ سیاہ ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور اس میں سے ایک ایک ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔ یہ دوا گلھڑ کو تحلیل کرتی ہے۔

نسخہ:۔ زرد چوب۔ سوار بلد۔ سہاگہ ہم وزن باریک پیس کر اور گھیکوار کے پٹھے پر چھڑک کر نیم گرم چند روز باندھیں۔ یہ ضماد خاص طور پر مفید ہے۔

نسخہ:۔ قند ۱۰ ماشہ۔ حلتیت ۵ ماشہ۔ جاؤشیر ۷ ماشہ۔ فرفیون ۳ ماشہ۔ اشق مقل ارزق ہر ایک ۵ ماشہ۔ سکبینج ۳ ماشہ۔ اشق اور قند کو کسی قدر سرکہ میں حل کریں اور باقی تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر اور آب کشنیز سبز میں ملا کر لیپ کریں۔ اور جب کھوٹ

جائے۔ تو اس مقام پر چند روز پھٹکری کا سفوف چھڑک کر رطوبات فاسدہ کو خارج ہونے دیں۔ بعد میں زخم کو مندمل کرنے کے لئے مرہم سفیدہ لگائیں۔

ڈاکٹری علاج مریض کی صحت عامہ کو درست کریں پینے کا پانی فلٹر کرلیا کریں مناسب ہوگا۔ کہ مریض کو تبدیل آب و ہوا کرائیں۔

داخلی طور پر سیرپ فیرائی آئیوڈائیڈم اینڈ ایم - پالوگولز آئیوڈین ۵ قطرے دن میں دو بار دیں۔ خارجی طور پر گلٹھڑ پر آئیوڈین روزانہ لگائیں۔ یا ریڈ آئنٹ منٹ کی مالش کرکے ۱۰-۱۵ منٹ تک دھوپ میں سینک کریں۔ جب سوزش زیادہ ہونے لگے تو زنک آئنٹ منٹ لگائیں۔

ایکسٹریکٹ آف تھائیرائیڈ بمقدار ۱ تا ۲ گرین رات کو سوتے وقت دیں۔ شدید صورتوں میں اس دوا کو دو یا تین گرین کی مقدار میں دن میں دو تین بار دیا جاسکتا ہے۔ اگر اس کے استعمال سے نبض تیز چلنے لگے تو مقدار خوراک کم کردیں۔ پوٹاسیم آئیوڈائیڈ بمقدار دس دس گرین تھوڑے پانی میں حل کرکے دن میں دو تین بار دیں۔ اگر پندرہ دن کے استعمال سے گلٹھڑ چھوٹا نہ ہو جائے تو اس کا استعمال ختم کردیں۔

صدمہ۔ شاک

صدمہ — سکتۂ ضربیہ — شاک — (Shock)

اسباب مرض سخت چوٹ لگنا۔ شدید درد۔ سخت خوف کھانا۔ سر۔ تلی یا جگر میں سے جریان خون ہو جانا۔ کسی رگ کے کٹ جانے سے بہت سا خون نکل جانا۔ خونی قے وغیرہ۔

علامات مرض چہرہ مرجھایا ہوا اور اس کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ لب نیلے یا زرد ہو جاتے ہیں نبض کمزور اور کبھی تیز اور بے قاعدہ چلتی ہے۔ سانس بھی جلد جلد اور بے قاعدہ آتا ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ اگر مریض بے ہوش ہو۔ تو بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے

علاج مریض کو چت لٹا کر اس کا سر کسی قدر اونچا کردیں۔ گردن سینہ اور پیٹ کے بندھن ڈھیلے کردیں۔ مریض کو کمبل یا چادر اوڑھا دیں۔ ٹانگوں اور پاؤں کو گرم بوتلوں یا اینٹوں سے سینک کریں۔ اگر ممکن ہو تو گرم گرم دودھ پلائیں۔ کسی قدر شراب بھی دے سکتے ہیں۔ اگر مریض بے ہوش ہو۔ تو گرم پانی میں نمک ڈال کر دیں۔ اور کوئی تیز نخلخہ سنگھائیں۔ افاقہ کی

صورت میں قے آنے لگتی ہے۔ ایسی صورت میں مریض کا سر ایک جانب کو کر دینا چاہیے۔ تاکہ قے کا مواد نکل جائے اور مریض کے منہ کو صاف کر دیں۔

آگ وغیرہ سے جلنا

آگ سے جلنا حرق النار برن (Burn)

گرم پانی سے جلنا حرق بالماء السخن سکیلڈ (Scald)

خفیف صورتوں میں آبلہ یا داغ نہیں پڑتا۔ لیکن شدید صورتوں میں آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جلد کا بالائی پرت جل جانے سے بال پھر سے نکل آتے ہیں۔ لیکن داغ باقی رہ جاتا ہے اگر جلد کا گہرا طبق بھی جل جائے۔ تو زخم کے اچھا ہو جانے پر جلد سکڑ کر وہاں سخت داغ رہ جاتا ہے۔ اور بال نہیں اگتے۔ کبھی گوشت اور ہڈی تک جل جاتے ہیں۔

علاج خفیف جلنے میں مقام ماؤف پر سرد پانی کی گدی رکھیں یا کلوڈین لگائیں۔ اس سے تسکین ہو جاتی ہے۔ یا جلے ہوئے مقام پر سوڈا ڈال کر تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر اس جگہ کو ملتے رہیں۔ اس سے آبلہ یا زخم نہ ہوگا۔ اگر آبلے نمودار ہو جائیں تو سوئی سے چھید کر کے ان سے مواد نکال دیں۔ اور درد کو رفع کرنے کے لئے مقام ماؤف پر پکرک ایسڈ سولیوشن لگائیں۔ یا بورک ایسڈ ایک حصہ اور نشاستہ ۵ حصہ یا زنک آکسائیڈ ایک حصہ اور نشاستہ ۲ حصہ یا بورک ایسڈ ایک حصہ زنک اوکسائڈ ۲ حصہ اور نشاستہ ۵ حصہ ملا کر چھڑک دیں۔ اور اس پر خشک روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ آبلوں کا پانی نکال کر زخموں پر آئیوڈوفارم کو ایتھر میں حل کر کے لگائیں۔ یا زنک آئنٹمنٹ یا بورک آئنٹمنٹ لگائیں۔ اگر زخموں میں پیپ پڑ جائے تو انہیں لوشن سے دھو کر بورک آئنٹمنٹ وغیرہ سے ڈریس کریں۔ ۲ فی صدی والا کوکین مقامی طور پر لگائیں۔ اس سے درد کو تسکین ہو جاتی ہے

زہریلے جانوروں کا کاٹنا

سانپ کا ڈسنا (Snake Bite) اگر سانپ کاٹے تو مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

۱۔ سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ سانپ زہریلا ہے یا نہیں۔

۲۔ زہریلا سانپ زیادہ لمبا نہیں ہوا کرتا سوائے پھنیئر کے۔

۳۔ جہاں سانپ کاٹتا ہے وہاں ڈسنے کا یہ نشان (..) ہوتا ہے۔

۴۔ مقام گزیدہ سے اوپر پٹکا یا فیتہ یا ربڑ کی نالی باندھیں تاکہ زہریلا خون قلب کی طرف نہ لوٹے اور نہ دوران خون میں شامل ہو جائے۔

۵۔ سانپ کے دانتوں کے نشان پر پتلے ربڑ کا تین چار انچ مربع ٹکڑا کاٹ کر زخمی مقام کو دانتوں سے دبا کر کچھ دیر تک چوسیں۔ اس طرح زہر منہ میں نہ آئے گا۔

۶۔ مقام گزیدہ پر تیز چاقو سے تین چار شگاف دیں۔ تاکہ وہاں کا زہریلا خون اچھی طرح سے خارج ہو جائے۔ پھر ان شگافوں پر پیگنیٹ آف پوٹاش بھر دیں۔ اور پٹی باندھ دیں۔ یا گرم لوہے سے داغ دیں۔ اور اس پر بارود رکھ کر جلا دیں۔

۷۔ ضعف و نقاہت کے دور کرنے کے لئے سلفیورک ایتھر ۲۰ بوند یا امونیا کا ربونس ۵ گرین۔ یا سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۵ بوند تھوڑے پانی میں ملا کر بافراط اور تھوڑی دیر بعد پلائیں۔ مریض کو سونے نہ دیں۔ شراب یا وسکی نہ دیں۔ سٹرکنیا ۱/۴۰ گرین کی ٹکیہ ابلے ہوئے پانی میں حل کر کے جلد کی پچکاری دیں۔ اینٹی وے نین ویلینٹ اسی سی کی وریدی پچکاری کریں۔ یا سیرین پر عضلاتی پچکاری کرنے سے زہر کا تمام اثر رک جاتا ہے۔

زہریلی مچھلیوں کا کاٹنا مقام گزیدہ پر تیز جلن اور ورم ہو کر نیلا ہو جاتا ہے۔ اور فوراً سوڈا یا ایپکاک یا نمک لگائیں۔ درد کے بعد پیپ پڑنے کے آثار نمایاں ہوں تو شگاف دے کر مواد فاسد نکال دیں۔ عام کمزوری لاحق ہو جائے۔ تو شراب۔ سپرٹ ایتھر۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک۔ مشک۔ زعفران وغیرہ محرکات و مقویات کا استعمال کریں۔

بچھو کا ڈنک مارنا نیش زدہ مقام پر سوئی یا چاقو کی نوک سے ڈنک نکال کر لائیکوار امونیا یا ایپی کاک پاؤڈر یا ڈوور پاؤڈر تھوڑے پانی میں ملا کر لگائیں۔ جائے نیش پر ۱/۳ گرین کوکین کی جلدی پچکاری کریں۔ کمزوری کو دور کرنے کے لئے اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۳۰ بوند یا برانڈی ۳ ڈرام تھوڑے پانی میں ملا کر پلائیں۔

کنکھجورے کا کاٹنا ایپی کاک یا نمک یا امونیا یا سوڈا یا پھٹکری یا سفوف بدار لگائیں۔ اگر کنکھجورا کان میں چلا جائے۔ تو خالص شہد و مخادیہ کے چند قطرے یا گرم کانڈنیر لوشن کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔ تاکہ کنکھجورا مر جائے پھر نیم پچکاری نکال دیں۔ اور گلیسرین نیم گرم ڈال دیں۔

بھڑ۔ تتیا۔ مکھی۔ چیونٹی وغیرہ اگر ڈنگ جلد کے اندر رہ گیا ہو۔ تو سوئی یا چمٹے سے نکال دیں۔ پھر امونیا یا سوڈا یا پوٹاشیم یا دیا سلائی کا مصالحہ یا نمک یا سرکہ وغیرہ لگائیں۔ رفع درد کے لئے اوپیم فینتھاک یا کوکین لوشن یا کلوروفارم یا افیم یا برف لگائیں۔

چیچڑی یا کھٹمل یا پسو یا مچھر وغیرہ کا کاٹنا کاٹے ہوئے مقام پر نمک یا پانی یا سرکہ یا سوڈا یا پھٹکری یا آب پیاز لگائیں۔
کیکڑا چمٹ جائے تو لوہے کی سلاخ گرم کر کے اوپر لگائیں فوراً علیحدہ ہو جائے گا۔

زہریں اور ان کے فساد

مسموم کے امداد و علاج کے لئے مندرجہ ذیل باتیں ذہن میں رکھیں۔
۱۔ مسموم کے آس پاس بغور دیکھو تاکہ اس چیز کا پتہ چل جائے کہ اس نے کس قسم کا زہر استعمال کیا ہے۔
۲۔ مسموم کے کپڑوں یا بدن پر کوئی نشان ہو تو اسے بھی بغور دیکھو اس سے بھی تشخیص میں کافی مدد ملتی ہے۔
۳۔ مسموم کے تنفس کو دیکھو افیون۔ شراب یا کاربالک ایسڈ کی بو سے زہر کی نوعیت کا پتہ چل سکتا ہے۔
۴۔ آنکھوں کی پتلیاں دیکھیں کہ وہ سکڑی ہوئی ہیں یا پھیلی ہوئی۔
۵۔ اگر منہ اور حلق میں کوئی داغ نہ ہو۔ تو فوراً قے کراؤ یا معدہ کو دھو کر صاف کر دو۔
۶۔ اگر مسموم کا دم گھٹنے لگے تو مصنوعی تنفس سے سانس جاری رکھیں۔
۷۔ مسموم کا جسم سرد ہو۔ تو اس کے تلوؤں۔ رانوں۔ بغلوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھیں۔
۸۔ کسی ماہر ڈاکٹر کی خدمات حاصل کریں۔

۱۔ آرسنک (سنکھیا) مسموم کو قے خون آمیز آئے گی پیٹ میں مروڑ اور درد ہوگا۔ حلق میں سوزش۔ پیاس کی شدت۔ تشنج اور دم گھٹنے کی کیفیت ہوگی۔

علاج | گرم پانی میں نمک یا رائی یا وائن ایپی کاک ۴ ڈرام پلا کر اس سے اچھی طرح قے کرائیں۔ یا سٹمک پمپ سے معدہ کو دھوئیں۔ یا لائیکوار فیرائی پرکلورائیڈ ۲ ڈرام۔ لائیکوار امیونیا ۲ ڈرام نصف نصف گھنٹہ بعد دیں۔ اگر دست آرہے ہوں تو اس میں میگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام ملا دیں۔ پیٹ پر ٹکور کریں۔ اور کسی قسم کی ترشی نہ دیں۔ غذا میں دودھ۔ چاول۔ آش جو گھی انڈوں کی سفیدی پلائیں۔

سنکھیا کے مرکبات ہڑتال وغیرہ میں بھی یہی علاج مفید ہے۔

۲۔ پارہ اور اس کے مرکبات شنگرف، دار چکنا، رسکپور وغیرہ

مسموم کی زبان سفید۔ بدن ٹھنڈا اور اینٹھن ہوگی نیز اور خون آمیز دست آتے ہوں گے۔

علاج | دو تین انڈوں کی سفیدی پانی یا دودھ میں پھینٹ کر پلائیں۔ پھر قے کرائیں۔ اور انڈوں کی سفیدی گھول کر پلاتے رہیں۔ اگر پیشاب بند ہو جائے تو گردوں کے مقام پر خشک گلاس لگائیں۔ اگر پارہ یا اس کے مرکبات کی وجہ سے درد اعصاب۔ اختلاج یا گٹھیا ہو جائے تو سلفر باتھ سے پارہ جوڑوں سے نکل جاتا ہے۔ کریلہ کا بکثرت استعمال پارہ کو جوڑوں سے خارج کر دیتا ہے۔

۳۔ سیسہ۔ مردار سنگ سیندور سفیدہ وغیرہ

مسموم کو شدت کی پیاس لگتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ حلق خشک ہوتا ہے۔ قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے۔ پیشاب پاخانہ سیاہ رنگ کا آتا ہے۔

علاج | زنک سلفاس ۳۰ گرین ۴ اونس گرم پانی میں ملا کر استعمال کرائیں تاکہ قے ہو جائے اس کے بعد سوڈا سلفاس یا میگنیشیا ۴ ڈرام ۸ اونس پانی میں ملا کر دیں۔ رفع درد کے لئے ٹکور مفید ہے۔ اٹروپین سلفاس ۱/۱۰۰ گرین کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ مزمن صورتوں میں نوشادر کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

۴۔ فاسفورس (دیا سلائی کا مصالحہ)

مسموم کے پیٹ میں درد، سوزش اور سوجن ہوتی ہے۔ قے میں خون ہوتا ہے اور اس سے لہسن کی بو آتی ہے۔

علاج | کاپر سلفاس (توتیا) ۲½ گرین کی مقدار میں نصف گلاس پانی میں حل کر کے ۵۔۵ منٹ بعد دیں۔ یہاں تک کہ قے آنے لگے۔ پھر آش جو یا انڈوں کی سفیدی

دودھ میں پھینٹ کر دیں۔ تیل سے پرہیز لازم ہے۔

تیزابی زہریں

مثلاً سلفیورک ایسڈ (تیزاب گندھک) نائیٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) ہائیڈرو کلورک ایسڈ (تیزاب نمک)۔ مسموم کے منہ، حلق اور معدہ میں سخت جلن اور درد ہوتا ہے۔ خون آمیز قیئیں آتی ہیں۔ قبض ہوتی ہے۔ پیشاب بننا بند ہو جاتا ہے۔

علاج

تیزابی زہروں میں قے لانے والی ادویہ اور سٹامک ٹیوب کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ میگنیشیا یا بائی کاربونیٹ آف سوڈا ایک تولہ بھر۔ یا معمولی بازاری سوڈا تولہ بھر یا چاک مٹی سوا تولہ کی مقدار میں۔ یا دیوار کا پلستر کھرچ کر ½۱ تولہ کی مقدار میں، پاؤ ڈیڑھ پاؤ پانی میں ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد روغن زیتون یا روغن بادام یا کیسٹر آئل یا چار پانچ انڈوں کی سفیدی ایک گلاس دودھ میں پھینٹ کر دیں۔ رفع درد کے لئے مارفیا کی پچکاری کریں۔ بغلوں اور رانوں میں گرم بوتلیں رکھیں۔ آکزیلک ایسڈ اور کاربولک ایسڈ کے زہر کا علاج بھی ایسے ہی کریں۔

۶۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ کا زہر

یہ تیزاب کڑوے باداموں میں پایا جاتا ہے۔ اس زہر کے پیتے ہی آدمی مر جاتا ہے۔ مسموم کا سر چکراتا ہے۔ پتلیاں پھیلی ہوئی اور بے حس ہوتی ہیں۔ تنفس گہرا اور سست، نبض بے معلوم ہوتی ہے۔ سانس سے کڑوے باداموں کی بو آتی ہے۔

علاج

بذریعہ سٹامک ٹیوب معدہ کو دھوئیں۔ یا کوئی قے آور دوا دے کر قے کرائیں۔ فیرائی سلفاس ۵ گرین، ٹنکچر سٹیل ۲۰ بوند کو ایک چھٹانک پانی میں حل کر کے اس میں سے ایک دو ڈرام میگنیشیا کاربوناس ملا کر مسموم کو فوراً پلائیں۔ ایٹروپین ۱/۵۰ کی زیر جلد پچکاری کریں۔

۷۔ کھاری زہریں (کاسٹک پوٹاس، کاسٹک سوڈا، سٹرانگ امونیا)

منہ، حلق اور پیٹ میں سخت جلن اور درد ہوتا ہے۔ درد اور پیچش سے دست آتے ہیں۔ جسم سرد ہوتا ہے۔ خون آمیز تھوک آتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔

علاج

سرکہ ایک چھٹانک پانی ایک سیر میں ملا کر دو بار کر کے پلائیں۔ لیموں کا رس ایک یا دو چھٹانک ایک سیر پانی میں ملا کر دو بار کر کے پلائیں۔ ٹارٹرک ایسڈ ۳۰ گرین پاؤ بھر پانی میں حل کر کے پلائیں۔ پیٹ میں درد ہو تو ۲ چاول افیون برابر کھلائیں۔ دودھ میں انڈے

کی سفیدی پھینٹ کر یا دودھ میں ساگودانہ پکا کر دیں۔

۹۔ کانچ کا سفوف ہیرے کی کنی یا کانچ کے ٹکڑے یا کانچ کا سفوف کھانے سے معدہ میں سخت درد ہوتا ہے۔ خون آمیز دست آنے لگتے ہیں۔

علاج مریض کو اُبلے ہوئے آلو یا کھچڑی۔ یا چاول وغیرہ کھلائیں۔ اور بعد میں رائی یا زنک یا زنک سلفیٹ دے کر قے کرائیں۔

۱۰۔ میٹھا تیلیا (ایکونائٹ) کا زہر مسموم کو سارے جسم پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جی متلاتا اور قئیں آتی ہیں نیم معدہ میں درد ہوتا ہے۔ ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں۔ تنگی تنفس اور نبض کمزور ہوتی ہے۔

علاج زنک سلفاس دے کر قے کرائیں یا معدہ دھوئیں۔ ٹنکچر ڈیجی ٹی لس بمقدار ۲۰ بوند نصف چھٹانک پانی میں ملا کر پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو ۱۰۔۱۵ منٹ بعد ایسی دو خوراک اور پلائیں۔ سٹرکنین کی جلدی پچکاری کریں۔ جدوار اس کا تریاق ہے۔ اس لئے اسے بمقدار دو ماشہ گھی دودھ میں ملا کر ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے ۳۔۴ بار دیں۔ دم بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کریں۔

۱۱۔ افیون کا زہر افیون ۳۔۵ رتی یا اس سے زائد اور مارفین (جوہر افیون) بمقدار ایک رتی مہلک ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کے مرکبات مثلاً کلوروڈین۔ کفرے ڈین۔ کوڈین۔ ڈوورس پاؤڈر۔ لاڈے نین وغیرہ کی زیادہ مقدار سے بھی سمّی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ دردِ سر۔ ہیجان۔ زردی یا چہرہ۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑنا۔ نیند کا غلبہ۔ ٹھنڈا پسینہ۔ منہ سے بدبو۔ نبض کمزور۔ حواس بالکل باطل ہونا۔ بے ہوشی طاری ہونا اس کے علامات ہیں۔

علاج معدے کو دھوئیں یا قے کرائیں۔ اس مقصد کے لئے پوٹاسیم پرمینگنیٹ کا ہلکا سولیوشن نہایت کارآمد ہے۔ یا ٹنکچر بیلاڈونا ۱۰ تا ۱۵ بوند تھوڑے پانی میں ملا کر ہر ۱۵ منٹ کے بعد ۲۔۳ بار دیں۔ رانوں۔ بغلوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھیں۔ امونیا سنگھائیں۔ تیز چائے یا قہوہ پلائیں۔ مریض کو سونے نہ دیں۔ تقویت قلب کے لئے لائیکر سٹرکنیا ۲ بوند یا کورامین اسی سی کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ سر اور چہرے پر آبِ سرد چھڑکتے رہیں۔ اور ٹھنڈے پانی میں تولیہ بھگو کر ہر سے سینے پر مارتے رہیں۔ جتنی افیون کھلائی گئی ہو۔ اتنی ہینگ دودھ یا پانی میں گھول کر پلائیں۔ افیون کا اثر باطل ہو جائے گا۔

۱۲- دھتورہ کا زہر
حلق خشک ہوتا ہے۔ چہرہ سرخ اور سر چکراتا ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور نظر میں خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مسموم بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ کبھی تشنج ہونے لگتا ہے۔

علاج
اسٹامک ٹیوب سے معدے کو دھو ڈالیں۔ یا نمکین گرم پانی سے یا رائی یا زنک سلفاس سے قے کرائیں۔ اگر مریض ہوش میں ہو۔ تو کیسٹر آئل یا میگنیشیا کا جلاب دیں۔ یا ٹنکچر کا رمین پر اگرین کی جلد میں پچکاری کریں۔ کمزوری کو دور کرنے کے لئے حرکات دیں مصنوعی تنفس جاری کریں۔ جسم سرد ہو تو بغلوں اور رانوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھیں۔

۱۳- جمال گوٹہ کا زہر
اگر کوٹن آئل۔ کیسٹر آئل سیدنہ۔ کالچیکم (سورنجان) جلاپ وغیرہ کے استعمال سے پتلے پتلے دست آنے لگتے ہیں۔ قئیں بھی آتی ہیں۔ جن میں بعض اوقات خون کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ چہرہ زرد۔ پچکا ہوا نبض کمزور۔ اور پیشاب کم یا بالکل ہی نہیں ہوتا۔

علاج
معدے کو دھوئیں اور قے کرائیں۔ اس مقصد کے لئے روغن بادام آدھ پاؤ اچھا نمک پانی میں ملا کر استعمال کریں۔ پانچ سات انڈوں کی سفیدی دودھ میں پھینٹ کر پلائیں۔ رفع درد کے لئے مارفین کی جلدی پچکاری کریں۔ یا ۲۰ بوند ٹنکچر اوپیم تھوڑے پانی میں ملا کر یا نصف رتی افیون کھلائیں۔

۱۴- کھمب (مشروم) کا زہر
پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے۔ قے اور دست آتے ہیں۔ بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے نبض کمزور چلتی ہے۔ سانس خراٹے سے آتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔

علاج
رائی یا اپیکاک یا نمکین پانی سے قے کرائیں۔ اس کے بعد ایک اونس کیسٹر آئل پلائیں۔ بطور تریاق ٹنکچر بیلاڈونا ۱۰ بوند تھوڑے پانی میں ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد نصف نصف گھنٹہ بعد دیں۔

۱۵- کچلہ کا زہر
اکسٹریکٹ نکس وامیکا۔ سٹرکنیا۔ اور پا ئپنیا کا زہر۔ منہ کی کڑواہٹ تنگی تنفس۔ گھورتی ہوئی آنکھیں۔ ہوش و حواس کی درستی اور وقفوں سے تشنج اس کی علامات ہیں۔

علاج
اگر تشنج شروع نہ ہوا ہو۔ تو سٹامک ٹیوب لگا کر معدہ کو دھو ڈالیں یا قے کرائیں پوٹاسیم برومائیڈ ایک ڈرام پانی میں ملا کر ہر نصف گھنٹہ کے بعد پلائیں۔

تشنج کو روکنے کے لئے کلوروفارم سنگھائیں۔ اور مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔

۱۶۔ تمباکو یا نکوٹین کا زہر جی متلاتا ہے۔ نظر دھندلا جاتی ہے جسم سرد ہو جاتا ہے۔ سرد پسینہ آتا ہے نبض کمزور چلتی ہے قے آتی اور غشی لاحق ہو جاتی ہے۔

علاج رائی کا سفوف دے کر قے کرائیں۔ پھر ٹینک ایسڈ بمقدار ۲۰ گرین ایک چھٹانک پانی میں ملا کر پلائیں۔ تیز چائے یا قہوہ دیں۔ برانڈی۔ کلورل ایتھر یا سپل والی ٹاٹل مناسب مقدار میں دیں۔

۱۷۔ بھنگ گانجا کا زہر مریض ہنستا۔ روتا یا بکواس کرتا ہے۔ پھر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

علاج قے کرائیں۔ مریض کو سونے نہ دیں۔ آب سرد کے چھینٹے دیں۔ عرق لیموں۔ آچار سرکہ۔ ادرک کا رس اور ایسی قسم کی ترشیات وغیرہ دیں۔ اور گدی پر چھالا دیں۔

۱۸۔ شوکران (کونائم) کا زہر عضلات کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ چال لڑکھڑاتی ہے۔ نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ بصارت زائل ہو جاتی ہے۔

علاج معدے کو دھوئیں یا قے کرائیں۔ جسم کو گرمی پہنچائیں۔ محرکات استعمال کریں۔ مصنوعی تنفس جاری کریں۔ سٹرکنین کی جلدی پچکاری کریں۔

۱۹۔ بیلاڈونا (بیرموج) کا زہر پیاس کی شدت ہوتی ہے۔ منہ اور حلق خشک ہوتے ہیں۔ منہ اور جلد سرخ ہو جاتے ہیں حرارت جسم بڑھ جاتی ہے۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ نبض تیز چلتی ہے۔ دست آتے ہیں۔ اور ہذیان ہو جاتا ہے۔

علاج قے کرائیں۔ پھر دہی کھلائیں۔ بطور تریاق پائلو کارپین ۱/۴ گرین کی جلدی پچکاری کریں گرم قہوہ یا چائے پلائیں۔ رانوں اور بغلوں میں گرم بوتلیں رکھیں۔

۲۰۔ کافور کا زہر سانس سے کافور کی بو آتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ غشی لاحق ہو جاتی ہے یا ہذیان ہو جاتا ہے۔ جلد چپچپی اور ٹھنڈی ہو جاتی ہے سانس مشکل سے آتا ہے۔ نیند غالب ہوتی ہے۔

علاج رائی کا سفوف یا زنک سلفاس دے کر قے کرائیں۔ بہت سا پانی پلائیں۔ اور تیز جلاب دیں۔ کمزوری دفع کرنے کے لئے کلورک ایتھر یا سپرٹ امونیا ایرومیٹک

پلائیں۔ جسم کو گرم اور سر کو ٹھنڈا رکھیں۔

۱۲۱۔ کلورل اور کلوروفارم کا زہر غنودگی طاری ہو کر گہری نیند آجاتی ہے جسمانی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ چہرہ نیلا ہوتا ہے پتلیاں پہلے سکڑتی اور پھر پھیل جاتی ہیں نبض اور حرکت تنفس سست ہوتی ہے۔

علاج معدے کو دھوئیں یا قے کرائیں۔ پھر سٹرکنین ، ارگین کی جلدی پچکاری کریں جسم پر مالش کریں۔ محرکات دیں۔ آکسیجن سنگھائیں۔

تیلنی مکھی (کنتھریڈیز) کا زہر گلے اور معدے میں جلن ہوتی ہے۔ خون آمیز قے اور دست آتے ہیں۔ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ لیکن تھوڑا سا خون والبیومن آمیز پیشاب خارج ہوتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے جسم کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔

علاج شاک ٹیوب سے معدے کو دھوئیں۔ اگر منہ میں آبلے پڑ گئے ہوں تو ایپو مارفین ہائیڈروکلور ، ارگین کا جلدی ٹیکہ کریں۔ پھر انڈے کی سفیدی دیں۔

مفید معلومات عامہ

۱۔ بلڈ پریشر معلوم کرنے کا طریقہ بلڈ پریشر معلوم کرنے کے لئے ایک ولایتی آلہ مستعمل ہے جسے سفگمومینو میٹر ....

(Sphygmomano Gaph) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک حصہ مریض کے بازو کے گرد لپیٹ کر پچکاری کے ذریعہ بیگ میں ہوا داخل کرنا شروع کی جاتی ہے جس سے بیگ پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس دوران میں نبض پر انگلیاں رکھی رہتی ہیں۔ جب نبض چلنا رک جاتی ہے تو فوراً آلہ کی گھڑی کو دیکھ لیا جاتا ہے۔ کہ پارہ کتنے ملی میٹر تک پہنچا ہے یہ درجہ سسٹولک پریشر یا قلب کی حالت انقباض کا شریانی دباؤ ہوتا ہے۔ ۱۸ سے ۲۵ برس عمر کے تندرست اشخاص کا بلڈ پریشر ۱۲۰ ملی میٹر ہونا چاہیئے۔ بچوں کو قریباً ۱۰۰۔ پچاس برس کی عمر میں ۱۵۰ تک کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ عورتوں کا بلڈ پریشر مردوں سے ۱۰ ملی میٹر کم ہوتا ہے۔ عام اصول کے مطابق بلڈ پریشر = نصف عمر + ۱۰۰۔ یہی نارمل کیفیت ہے۔ مثلاً ایک شخص کی عمر ۴۰ سال ہے تو اس کا بلڈ پریشر = ۲۰ + ۱۰۰ = ۱۲۰ ملی میٹر۔

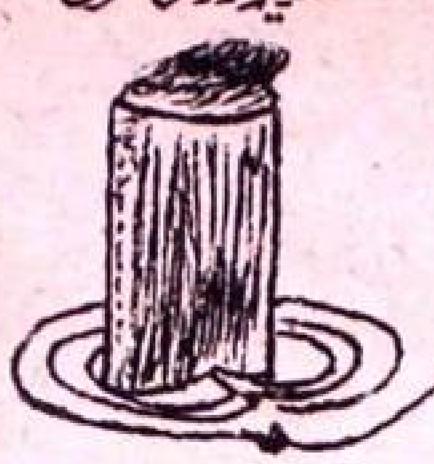
اوپر سسٹولک بلڈ پریشر کی کیفیت لکھ دی ہے۔ لیکن ربڑ کے تھیلہ میں مواد داخل کرتے وقت نبض پر اتنا دباؤ نہ پڑے کہ نبض بالکل بند ہو جائے۔ تو اس وقت پارہ کبھی اوپر چڑھتا ہے اور کبھی نیچے گرتا ہے۔ اس صورت میں پارہ کے متحرک ہوتے وقت سب سے بلند مقام پر جہاں پارہ پہنچے۔ وہ قلب کے انبساط کی حالت کا شریانی دباؤ یا ڈایا سسٹولک پریشر ہے۔

۲۔ انیما کرنا کسی سیال شے کو بذریعہ پچکاری امعاء مستقیم میں داخل کرنے کو حقنہ کہتے ہیں۔ اس کا مقصد قبض کا ازالہ اور فضلہ کا اخراج ہے۔ اس کے علاوہ جب مریض غذا نہ کھا سکتا ہو۔ تو حقنہ کے ذریعہ غذا پہنچائی جاتی ہے۔ حقنہ کرنے کے لئے مختلف قسم کی پچکاریاں مستعمل ہیں۔ اس مقصد کے لئے ربڑ کی پچکاری موزوں ہے۔ اس کے ایک سرے پر ہاتھی دانت کا منہ لگا ہوتا ہے جسے چکنا کر کے مقعد میں داخل کرتے ہیں۔ اور دوسرا سرا اس برتن میں ڈال دیتے ہیں جس میں حقنہ کرنے کے لئے دوا یا غذا موجود ہوتی ہے۔ پچکاری کے درمیانی گول حصے کو دبا کر ہوا نکل کر اس میں پانی بھر جاتا ہے

اور اُسے بار بار دبانے سے وہ دوا مُستقیم یا اس سے اوپر کی انتڑی میں چلا جاتا ہے۔

۳۔ ڈوش سرنج

تصویر ڈوش سرنج



یہ ایک قسم کی پچکاری ہے جس میں شیشہ یا ٹین کا ایک بکس ہوتا ہے۔ جسے مریض سے کچھ بلندی پر دیوار میں لٹکا دیتے ہیں۔ اور اس میں کوئی سیال دوا یا پانی بھر دیتے ہیں۔ اس بکس کے پیندے میں ایک سوراخ کے ساتھ ربڑ کی نالی لگی رہتی ہے۔ اس نالی کے آخری سرے پر سپرنگ کا یا ہاتھی دانت کا نوزل لگا دیا جاتا ہے۔ یہ پچکاری زخم دھونے یا عورتوں کی اندام نہانی دھونے کے کام آتی ہے۔ ڈوش کو ربڑ کی پچکاری پر اس لئے ترجیح دی جاتی ہے کہ ایک تو اس سے برابر پانی نکلتا رہتا ہے اور دوسرے یہ بے کار پڑا رہنے سے خراب نہیں ہوتی۔ ڈوش کرنے کے لئے مریضہ کو آدھی لیٹنے کی حالت میں رکھیں۔ اور لوشن بہت تیز استعمال نہ کریں۔ حمل کی حالت میں نالی صرف آدھی اندام نہانی میں داخل کریں۔ ساری نلکی داخل کرنے یا پوری ٹونٹی کھول دینے سے حمل کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ سیلان الرحم، سوزاک وغیرہ میں دن میں دو بار ڈوش استعمال کریں۔

۴۔ قاثاطیر (کیتھیٹر) کا استعمال

یہ پیشاب نکالنے کی سلائی ہے جسے اس وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کسی وجہ سے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ یہ سلائیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ چاندی کی یا سفید تانبے کی یا ریشم کی بنی ہوئی لچکدار یا گوند کی لچلچی جن میں ہر ایک کے اندر ایک سخت تار ڈالی ہوئی ہوتی ہے۔ جسے شلاکہ کہتے ہیں۔ ان سلائیوں کے کئی نمبر ہوتے ہیں۔ عام طور پر ۲۔ ۴۔ ۸ نمبر کی زیادہ مستعمل ہیں۔ خطائی کو چاندی یا دھات کا قاثاطیر استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ قاثاطیر استعمال کرتے وقت درمیانی تار نکال دینا چاہیے۔ سلائی کو مطہر کر لینا بھی ضروری ہے۔ پھر کاربالک تیل یا ویزلین سے خوب چکنا کریں۔ مریض کو پشت پر چت لٹائیں۔ اس کے سر اور شانوں کے نیچے تکیہ لگائیں۔ گھٹنے کھڑے کئے ہوئے اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں۔ اور سلائی داخل کرنے والا مریض کی چارپائی کے بائیں طرف کھڑا ہو۔ اور اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے سے مریض کے حشفہ کو پکڑ کر عضو تناسل کو اوپر اور سامنے کو کھینچے۔ اور پھر سلائی کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر پیشاب کی نالی میں داخل کر کے آہستہ آہستہ نیچے کو داخل کرتا جائے۔ چنانچہ اگر پیشاب کی نالی میں کوئی مستقل رکاوٹ نہ ہو گی تو سلائی مثانہ میں پہنچ جائے گی

اور پیشاب خارج ہو جائے گا۔ اگر سلائی کے داخل کرنے کے وقت کوئی رکاوٹ محسوس ہو۔ تو زور سے سلائی داخل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ آہستہ سے پیچھے ہٹا کر پھر آہستگی سے داخل کریں۔ دو چار بار ایسا کرنے سے سلائی داخل ہو جائے گی۔ استعمال کے بعد سلائی کو مطہر کر کے رکھ دیں۔

۵۔ تھرمامیٹر لگانے کا طریقہ

تھرمامیٹر (مقیاس الحرارت) عام طور پر بغل یا منہ میں لگایا جاتا ہے۔ بچوں میں عموماً کنج ران میں لگاتے ہیں۔ بعض خاص حالات میں مقعد اور اندام نہانی کے اندر بھی لگاتے ہیں۔ بغل میں لگانا سب سے بہتر ہے۔ ٹمپریچر لینے کا موزوں وقت صبح ۸ بجے اور شام ۵ بجے ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ دن رات میں متعدد بار ٹمپریچر لینا پڑتا ہے۔ ٹمپریچر لیتے وقت ذیل کی باتوں کو ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ تھرمامیٹر کو آب سرد یا آب نیم گرم سے دھو کر استعمال کریں۔ گرم پانی میں ڈالنے سے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔

۲۔ تھرمامیٹر کو لگانے سے پہلے ہاتھ میں لے کر جھٹکیں۔ تاکہ پارہ ۹۵ درجہ تک اتر آئے۔

۳۔ اگر بغل میں لگانا مقصود ہو۔ تو وہاں سے پسینہ خشک کر لیں۔ اور پارے والا حصہ مریض کی بغل میں رکھ کر مریض کو کہیں کہ اسے دبا لے۔ اگر مریض کمزور ہو۔ تو بازو کو خود سہارا دیئے رکھیں۔ اور تین منٹ بعد درجہ حرارت پڑھیں۔

۴۔ اگر تھرمامیٹر منہ میں لگانا ہو۔ تو پارے والا سرا زبان کے نیچے رکھ کر مریض کو آہستہ سے لب بند کرنے کو کہیں۔

۵۔ استعمال کرنے کے بعد تھرمامیٹر کو دھو کر کیس میں بند کر دیں۔ متعدی امراض کے مریضوں کو تھرمامیٹر استعمال کرانے کے بعد اسے تیز مرکری لوشن یا تیز کاربالک لوشن سے دھو لیں۔

۶۔ ہائپوڈرمک سرنج

بعض امراض میں مارفیا کوکین وغیرہ کی زیر جلدی پچکاری کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے بہترین پچکاری وہ ہے۔ جو بخوبی پاک و صاف ہو سکے۔ شیشہ کی پچکاریاں بہت عمدہ ہیں۔ بوقت ضرورت مطلوبہ دوا کے ایک یا دو قرص پچکاری کی نلی میں ڈال کر حسب ضرورت پانچ یا چھ قطرے آب مقطر گرم کیا ہوا بھر دیں۔ قرص یا پانی میں حل ہو کر دوا تیار ہو جائے گی۔ اس قسم کی پچکاری ان مقامات پر کی جاتی ہے۔ جہاں گوشت ہو۔ مثلاً پیٹ، پشت پر۔ کلائی یا بازو کے وسط میں۔ باہر کی طرف، پنڈلی یا سرین یا ران کے باہر کی طرف جلد میں۔ چنانچہ جس جگہ پچکاری کرنی ہو۔ وہاں کی جلد کو بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیوں اور انگوٹھے سے پکڑ کر چٹکی بھر کر ذرا اوپر کو کھینچیں اور پھر پچکاری کی سوئی سطح جلد کے محاذ میں قدرے گردش دیتے ہوئے چٹکی بھری ہوئی

جلد کی لمبائی میں تقریباً نصف انچ کے داخل کرکے پھر پچکاری کو آہستہ سے دبا کر دوا کو زیر جلد داخل کرکے پچکاری کی سوئی کو آہستہ سے نکال کر اس جگہ انگلی رکھ کر ذرا دبا دیں۔ اور ذرا مل دیں تاکہ دوا جلد میں جذب ہو جائے۔ پچکاری کی سوئی کو استعمال سے پہلے اور بعد میں مطہر کر لینا اشد ضروری ہے۔

انجکشن کے سلسلہ میں مفصل معلومات کے لئے میری کتاب انجکشن فارماکوپیا یا علاج بالتیقیح ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ مجلد سنہری

مکتبہ خزینہ حکمت ۲ رتن باغ۔ لاہور

۷۔ خشک گلاس لگانا (ڈرائی کپنگ)

بعض اوقات ازالہ درد کے لئے سینے یا شکم یا کمر پر گلاس لگائے جاتے ہیں۔ یہ گلاس مختلف سائزوں کے ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے معمولی گلاس بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جس جگہ گلاس لگانا ہو۔ پہلے وہاں کی جلد کو گرم پانی سے دھو کر صاف کرکے ذرا مل دیں۔ پھر ایک باریک لکڑی کے سرے پر تھوڑی سی روئی لپیٹ کر اسے ریکٹی فائیڈ سپرٹ میں تر کرکے اور جلا کر گلاس کے اندر رکھیں۔ تاکہ گلاس کی ہوا حرارت سے بالکل نکل جائے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ گلاس بہت گرم نہ ہونے پائے۔ ورنہ جلد جلنے کا اندیشہ ہے۔ پھر جس جگہ گلاس لگانا ہو وہاں لگا دیں۔ گلاس کے سرد ہونے پر اندر والی جلد خوب اوپر کو ابھر آئے گی۔ اب گلاس علیحدہ کر دیں۔

۸۔ پچکاری کرنے کا طریقہ

شدید قسم کے سوزاک میں عموماً پچکاری کرنے کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے۔ اس مطلب کے لئے شیشے کی پچکاری نہایت موزوں ہے۔ پچکاری کے کونے گول اور ملائم ہونے لازمی ہیں۔ ورنہ چبھن سے تکلیف ہوگی۔ ناقص قسم کی پچکاری استعمال نہ کریں۔

مردانہ پچکاری
(Male Syringe)

زنانہ پچکاری
(Female Syringe)

مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ قسم کی پچکاریاں بازار سے دستیاب ہوتی ہیں۔ پچکاری کرتے وقت دوا کو ذرا گرم کرلیں۔ اور اس عمل سے پہلے مریض کو پیشاب وغیرہ سے فارغ ہو لینا چاہیے تاکہ پیشاب کی نالی مواد سے پاک و صاف ہو جائے پھر دونوں پاؤں پر بیٹھ کر دوا سے بھری ہوئی پچکاری کا منہ نہایت احتیاط سے گھما کر سوراخ

بول میں داخل کرکے اور دوا اندر داخل کرکے پچکاری نکال لے۔ اور سوراخ بول کو کچھ دیر کے لئے دبا رکھے۔ تاکہ دوا اپنا پورا پورا اثر کرے۔ بہتر ہوگا کہ مریض کچھ دیر کے لئے لیٹ جائے۔ مریض کو یہ عمل دن میں دو تین بار کرنا چاہیئے۔ اس عمل سے ۷۔۸ ہفتے میں پرانے سے پرانا سوزاک ختم ہو جاتا ہے۔

بعض حالات میں پچکاری ممنوع ہے۔ مثلاً جب سوزاک کا زہر خون میں مل کر وجع مفاصل کی صورت اختیار کرے۔ یا پیشاب کے آخر میں خون آئے یا خصیہ میں ورم یا درد کی شکایت ہو۔ یا ورم نالی کے پچھلے حصہ یا غدہ قدامیہ تک سرایت کر جائے۔ اور مریض کو بار بار پیشاب کی حاجت ہو۔ یا مقعد اور سیون میں گرانی محسوس ہو۔ وغیرہ۔

۹۔ قارورہ کا امتحان

تشخیص امراض میں قارورہ کے امتحان کو جو فوقیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ امتحان کے لئے عام طور پر وہ پیشاب لینا چاہیئے جو رات بھر مثانہ میں جمع رہا ہو۔ ویسے وقتی معائنہ کے لئے ہر وقت پیشاب لے کر معائنہ کیا جا سکتا ہے۔

قارورہ کا امتحان تین طرح کیا جاتا ہے۔ (۱) نظری امتحان (۲) کیمیاوی امتحان۔ (۳) خوردبینی امتحان۔

ا۔ نظری امتحان (Physical Examination)

اس امتحان کے دوران میں قارورہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا پتہ لگایا جاتا ہے:۔

ا۔ رنگ۔ قارورہ کے مختلف رنگ مختلف حالات پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً قارورہ کی زردی غلبہ حرارت و صفرا۔ یرقان۔ حمیات۔ ریگ گردہ و مثانہ ظاہر کرتی ہے۔

قارورہ کی سرخی۔ بول الدم۔ قولنج۔ امراض جگر۔ خارج وغیرہ کی نشان دہی کرتی ہے۔

قارورہ کی سفیدی پیپ۔ ضعف ہضم۔ زخم مثانہ۔ غلبہ برودت و بلغم وغیرہ پر دلالت کرتی ہے۔

قارورہ کی سیاہی۔ یرقان اسود۔ بول الدم۔ بخار۔ امراض دموی۔ یرقان اسود۔ امراض طحال کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

نوٹ:۔ تندرستی کی حالت میں قارورہ کا طبعی رنگ ہلکا زرد (امبر کلر) ہوتا ہے

ب۔ مقدار۔ حالت صحت میں ایک شخص دن رات میں ۵۰ سے ۶۰ اونس تک پیشاب کرتا ہے عورتوں میں اس سے کسی قدر کم۔ کھانا کھانے۔ پانی پینے۔ سردی لگ جانے۔ سرد اغذیہ

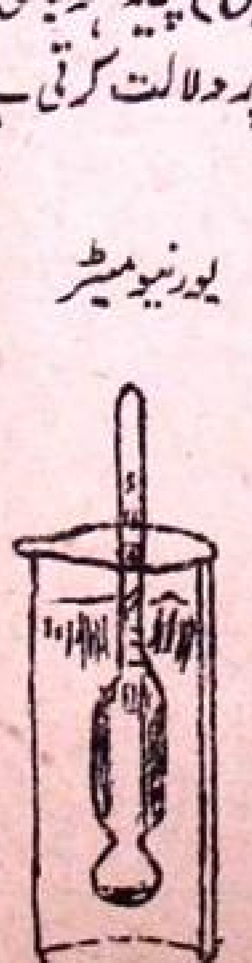
واشربہ کے استعمال سے قارورہ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ ورزش کرنے اور خوب پسینہ آنے سے قارورہ کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ بعض امراض ہزال الکلیہ۔ عظم القلب۔ ہسٹیریا۔ ذیابیطس ورم گردہ مزمن اور ہائی بلڈ پریشر میں قارورہ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ لیکن جملہ اقسام بخار۔ دماغی سوزش۔ دماغ کے بل جلنے۔ کثرت استفراغ۔ ہیضہ و اسہال۔ بعض امراض گردہ۔ لو بلڈ پریشر میں قارورہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

ج۔ **وزن**۔ تندرستی کی حالت میں قارورہ کا وزن تناسبہ ۱۰۱۵ سے لے کر ۱۰۲۵ تک ہوتا ہے۔ وزن تناسبہ کے معلوم کرنے کے لئے **مقیاس البول** (Urino Meter) یورینو میٹر مستعمل ہے۔ یہ شیشے کا ایک آلہ ہوتا ہے جس کے نچلے گول حصہ میں پارہ بھرا ہوتا ہے اس کے اوپر صفر سے لے کر ۶۰ تک نشان لگے ہوتے ہیں۔ جب یہ قارورہ میں کسی مقام پہ ٹھہر جائے تو قارورہ کی بالائی سطح کے برابر جو ہندسہ ہو اس پہ ایک ہزار زیادہ کر دینے سے قارورہ کا وزن مخصوص معلوم ہو جاتا ہے۔ کسی خاص مقام پر ٹھہر جائے تو قارورہ کی بالائی سطح کے برابر جو ہندسہ ہو۔ اس پہ ایک ہزار زیادہ کر دینے سے قارورہ کا وزن مخصوص معلوم ہو جاتا ہے۔

اگر وزن مخصوص ۱۰۳۰ سے زائد ہو۔ تو ذیابیطس شکری کا شبہ ہوتا ہے۔ اگر ۱۰۱۵ سے کم ہو تو رطوبت بیضیہ کی موجودگی ہوگی۔ اس امر کا خیال رہے کہ ذیابیطس کے سوا تمام امراض جن میں پیشاب کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ قارورہ کا وزن مخصوص کم ہو جاتا ہے

د۔ **بو**۔ تندرستی کی حالت میں قارورہ میں ایک خاص قسم کی بُو پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر قارورہ کچھ عرصہ تک پڑا رہے تو اس میں نوشادر جیسی بو (امونیکل) پیدا ہو جاتی ہے۔ قارورہ میں نوشادر جیسی بو امراض احلیل و نخاع اور ورم مثانہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور پھل جیسی خوشبو "ایسی ٹون" کی موجودگی ظاہر کرتی ہے۔

یورینو میٹر



ہ۔ **ظاہری حالت**۔ حالت صحت میں پیشاب صاف شفاف ہوتا ہے۔ لیکن حالت مرض میں کسی قدر گدلاہٹ لئے ہوئے ہوتا ہے۔

و۔ **رسوب**۔ حالت صحت میں قارورہ میں عموماً کسی قسم کے رسوب (تلچھٹ) نہیں ہوتی۔ لیکن جگر یا گردہ کے فعل کی خرابی کی صورت میں مختلف قسم کے رسوب تہ نشین ہوتے ہیں۔ بھورے رنگ کے رسوب قارورہ میں یوریٹس کی کی موجودگی پہ دلالت کرتے ہیں۔ سفید رنگ کے تیرتے ہوئے

رسوب فاسفیٹ یا کسی قدر سیاہ رسوب آگزلیٹ کو ظاہر کرتے ہیں۔ سرخ رنگ کی تلچھٹ یورک ایسڈ کو ظاہر کرتی ہے۔

۲۔ پیشاب کا کیمیاوی امتحان

قارورہ کے کیمیاوی امتحان میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیش نظر رکھیں۔

ا۔ ردِ عمل:۔ (Reaction) اگر قارورے میں سرخ لٹمس پیپر ڈالا جائے اور وہ نیلا ہو جائے تو اس کا ردِ عمل کھارا (الکلائن) ہے۔ جو ورم مثانہ کی علامت ہے۔ اگر نیلا لٹمس پیپر ڈالا جائے تو وہ سرخ ہو جائے تو قارورہ کا ردِ عمل ترش (ایسڈ) ہے۔ جو وجع مفاصل۔ ہاضمہ کی خرابی اور بخاروں کی علامت ہے۔ طبعی حالت میں قارورہ کا ردِعمل ۲۴ گھنٹے تک ہلکا ترش ہوتا ہے۔ اور اگر زیادہ دیر کھلا پڑا رہے تو کھاری اور گدلا ہو جاتا ہے۔ نیز اس میں عمل تبخیر ہو کر نوشادر کی بو آنے لگتی ہے۔

ب۔ یوریٹس:۔ (Urates) اگر پیشاب کی گدلاہٹ ٹیسٹ ٹیوب (امتحانی نلکی) میں گرم کرنے سے رفع ہو جائے تو اس سے معلوم ہوگا۔ کہ قارورہ میں یوریٹس موجود ہیں۔ اور اگر اس عمل سے گدلاہٹ دور نہ ہو۔ تو اس سے ظاہر ہوگا کہ اگزلیٹ یا فاسفیٹ موجود ہے۔

ج۔ فاسفیٹس:۔ (Phosp ates) ٹیسٹ ٹیوب میں تقریباً ایک انچ قارورہ لے کر اس میں ۲۔۳ قطرے تیزاب سرکہ (اسیٹک ایسڈ) ڈال دیں۔ اگر گدلاہٹ دور ہو جائے۔ تو فاسفیٹ موجود ہیں۔ جو سستیِ امعا اور حاملہ کی قے پر دلالت کریں گے۔ لیکن اگر تیزاب کے قطرے حل ہوتے وقت سوڈا واٹر کی طرح جوش پیدا ہو۔ تو قارورہ میں کاربونیٹ موجود ہیں۔

د۔ ایلبیومن:۔ (albumin) ایک ٹیسٹ ٹیوب میں نائٹرک ایسڈ قریب ۲ سی سی ڈال دیں۔ اب اس ٹیوب کو ٹیڑھا پکڑ کر آہستگی سے دو انچ تک قارورہ ڈال دیں۔ کہ وہ ٹیسٹ ٹیوب کی دیوار سے گزرتا ہوا نائٹرک ایسڈ کے اوپر تیرنے لگے۔ اگر تیزاب اور قارورہ کے مقام اتصال پر ایک سفید رنگ کا غیر شفاف چھلکا دکھائی دے تو ایلبیومن موجود ہے جو بول زلالی۔ ورم گردہ مزمن۔ وجع مفاصل۔ متعدی بخاروں اور بعض سمیات پر دلالت کرتا ہے۔

ہ۔ شکر کا امتحان: شکر کے امتحان کے دو طریقے درج ذیل ہیں:۔

ا۔ بینی ڈکٹ ٹیسٹ (Benedict Test) ایک ٹسٹ ٹیوب میں قریباً ۵ سی سی بینی ڈکٹ سولیوشن لے کر سپرٹ لیمپ پر گرم کر کے قطرے قارورہ کے ڈال دیں۔ اگر قارورہ کا رنگ گیرو کی طرح سرخ ہو جائے تو شکر ہے ورنہ نہیں۔

۲۔ فہلنگ ٹسٹ (Fehling Test) ٹسٹ ٹیوب میں فے لنگس سولیوشن ملا دمٹ برابر برابر لے کر ایک انچ تک بھر دیں۔ اور سپرٹ لیمپ پر تھوڑی دیر کے لئے گرم کریں۔ پھر تھوڑا قارورہ ڈال کر پھر گرم کریں۔ اگر شکر ہوگی تو سُرخ یا نارنجی رنگ کا مادہ تہ نشین ہو جائے گا۔ قارورہ میں شکر کی موجودگی ذیابیطس شکری کی نشانی ہے۔

ایسی ٹون (Acetone) امتحانی نلکی میں دس سی سی قارورہ لے کر اس میں امونیم کلورائیڈ (قلمی شورہ) اس قدر ڈالیں کہ مزید حل نہ ہو سکے۔ اس میں دس فی صدی طاقت کے نائٹرو پروسائڈ سولیوشن کے چند قطرے ڈالیں۔ پھر دو سی سی لائیکوار امونیا سٹرانگ نلکی کی دیوار کے ساتھ گرتا ہوا شامل کریں۔ اگر مقام اتصال پر بنفشجی رنگ کا حلقہ بن جائے تو ایسی ٹون موجود ہیں۔ جو ذیابیطس داء الکلب (ہائیڈروفوبیا) کلوروفارم کا زہر۔ بعض قسم کے بخار۔ تشنج زچہ پر دلالت کرتے ہیں۔

بائل (صفرا) (Bile) قارورہ میں صفرا کی موجودگی کی صورت میں اس کا رنگ سبزی مائل گہرا زرد ہوتا ہے۔ اور اس میں کسی قدر غلاظت ہوتی ہے۔ یہ یرقان جگر۔ صفراوکبد۔ ملیریا اور تیز بخاروں پر دلالت کرتا ہے۔

انڈیکین (Indican) امتحانی نلکی میں قارورہ۔ ہائیڈروکلورک ایسڈ مساوی الوزن اور تھوڑا سا پوٹاسیم کلوریٹ ڈال دیں۔ پھر کسی قدر کلوروفارم ملا کر نلکی کو ہلائیں۔ کلوروفارم کا رنگ بنفشی ہو جائے گا۔ جو سدہ امعاء۔ مزمن قبض۔ امراض جگر۔ ورم کلاہ گردہ پر دلالت کرے گا۔

خون:۔ قارورہ میں خون کی آمیزش درد گردہ۔ سنگ مثانہ۔ شدید ورم گردہ۔ بلیک واٹر فیور۔ شدید متعدی بخار۔ سوزاک۔ ٹنکچر کنتھریڈیز۔ تارپین وغیرہ کے کثرت استعمال پر دلالت کرتی ہے۔

پیپ (Pus) قارورہ میں پیپ کی موجودگی اس کے رنگ کو گدلا کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ پیپ سے قارورہ غلیظ اور لیس دار ہو جاتا ہے۔ اور اگر پیپ کی مقدار زیادہ ہو۔ تو سریش کی طرح جم جاتا ہے۔ خوردبین سے پیپ کے ذرات بآسانی دیکھے جا سکتے ہیں۔ قارورہ میں پیپ کی موجودگی ورم نائزہ۔ ورم مثانہ۔ ورم غدۂ قدامیہ التہاب۔ حوض کلیہ اور سوزاک پر دلالت کرتی ہے۔

۳۔ بول کا خردبینی کا امتحان:۔ خردبینی امتحان سے بول میں یورک ایسڈ اور دیگر نمکیات بول

کی قلمیں۔ مختلف قسموں کے نشوونما اور سانچے۔ گردہ اور مثانہ کے خلیات لیشری۔ خون کے کیسے۔ روغنی ذرات۔ جراثیم قولون۔ جراثیم سل۔ جراثیم سوزاک وغیرہ دیکھے جا سکتے ہیں۔

حیاتینی علاج

ابتدائی کلمات

حیاتین کے فقدان سے رونما ہونے والے امراض یوم الست سے موجود ہیں۔ چنانچہ انجیل مقدس میں حضرت ایوبؑ کے ذکر میں ہم ان علامات سے دوچار ہوتے ہیں۔ جن کے مجموعہ کو آج اسکربوط (SCURVY) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"میری ہڈیاں رات کو ٹوٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور میرے پٹھوں کو چین نہیں پڑتا۔ میری جلد سیاہ ہوگئی ہے اور ہڈیاں حرارت سے پھنکی جاتی ہیں۔"

اگرچہ ان معاملات کی بناپر اس وقت اس مرض کی صحیح تشخیص نہ ہو سکی۔ اور ہزارہا سال بعد اس مرض کو سکربوط کے نام سے یاد کیا گیا۔ لیکن یہ حقیقت باہرہ ہے کہ حیاتینی فقدان سے پیدا ہونے والا یہ مرض اس وقت موجود تھا۔ جب انسان اس وسیع دنیا میں پیدا ہوا۔ اگرچہ سنہ ۱۶۰۱ء میں ڈاکٹر سر جیمز لنکاسٹر SIR JAMES LANCASTER نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے متوسلین کو یہ ہدایات جاری کیں۔ کہ وہ اسکربوط کے علاج کے لئے لیمن (لیموں) کا استعمال کیا کریں۔ اس کے ۱۵۰ سال بعد اس مرض سے متعلق صحیح محققانہ خیالات معرض شہود میں آئے۔ اس کتاب کا نام رسالہ اسکربوط YVRUCS تھا۔ جو ڈاکٹر جیمز لنڈ JAMES LIND کے زورِ قلم اور کاوشِ فکر کا ثمرہ تھا۔

سنہ ۱۶۵۰ء میں اس مرض کو ڈاکٹر گلسن GLISSON نے بھی اپنے بعض مقالوں میں بیان کیا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اسے رکٹس RICKETS سے خلط ملط کر گئے ہیں۔ سنہ ۱۸۸۳ء میں سر تھامس بارلو SIR THOMAS BARLOW نے اس امر کا انکشاف کیا کہ مرض اسکربوط حیاتین ج کے فقدان سے لاحق ہوتا ہے۔

غذا اور صحت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ چنانچہ غذا کے نقائص سے متعدد امراض سر اٹھا لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو یہ ایسی خوفناک صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ الامان! انقص تغذیہ ہی کا دوسرا نام حیاتین کا فقدان ہے۔

موجودہ صدی کے آغاز میں پیسچرائزڈ ملک (PASTEURISED MILK)
وہ دودھ جس میں سے جراثیم کا صفایا کر دیا گیا ہو۔ کے معرض وجود میں آنے سے ایک بار پھر
سے اسکربوط طفلی (INFANTILE SCURVY) کی ریل پیل ہو گئی ہے۔ اور بارلو کے مقالات
کے باوجود سے پھر سے رکٹس کساح ہڈیوں کا ٹیڑھا ہونا) ہی کی ایک قسم خیال کیا جانے لگا۔
اور نج جیوس (سنگترہ کا رس) اور ایسی دوسری اغذیہ جن میں حیاتین ج کی وافر مقدار
ہو کے استعمال سے بچوں کے سر سے اسکربوط کا خطرہ ٹل گیا۔

مرض بلاجہ (PELLAGRA) دراصل ایک اطالوی لغت ہے۔ پیلے اگرا (PELLE AGRA) سے مشتق ہے۔ جس کے معنے کھردری جلد کے ہیں۔ اس مرض سے اطبار کو ڈاکٹر فرانسسکو فریپولی (FRANCESCO FRAPOLLI.) نے روشناس کرایا جب کہ ۱۷۷۱ء میں اس نے اس مرض سے متعلق اپنی تحقیقات کو ایک طویل مقالہ کی صورت میں شائع کیا۔ اس نے اس مرض کا نام لمبارڈی کے دیہاتیوں سے لیا۔ جہاں اس مرض کا زور تھا۔ ڈاکٹر کاسل (DR. CASAL) فلپ پنجم شاہ سپین کے درباری طبیب نے شمالی سپین میں اس مرض کا وجود پاتے ہوئے اس مرض کی کیفیت اپنے ایک مقالہ میں فرانسسکی سے پہلے لکھی تھی۔ لیکن اس نے اس مرض کا نام بلاجہ نہیں رکھا تھا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۱۸۶۴ء میں یہ مرض اطباء کے ملاحظہ میں آیا۔ اگرچہ بہت عرصہ پہلے سے یہ مرض جنوبی ریاستوں میں بسنے والے حبشیوں میں جاری و ساری تھا۔ اطالیہ اور امریکہ میں یہ مرض خاصی پریشانی اور بے حد توجہ کا مرکز بن گیا۔

بیری بیری (وٹامن ب کی کمی سے واقع ہونے والا مرض) سے اطبائے چین ۲۶۰۰ ق۔م سے واقف تھے۔ لیکن طبی طور پر اسے سترھویں صدی عیسوی میں دنیا میں پیش کیا گیا۔ یہ لفظ سنگالی زبان سے متعلق ہے۔ اور اس کے لغوی معنی "ناممکن" کے ہیں جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بیری بیری کا مریض اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ اس کے لئے کام کاج کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ۱۸۸۲ء میں اس مرض کا شافی علاج دریافت کیا گیا۔ اس مرض کے کامیاب علاج کا سہرا ڈاکٹر تکاکی کے سر ہے جس نے جاپانی ملاحوں کو بیری بیری کے مرض سے کامل شفا دلائی۔ اس کا طریق علاج یہ تھا۔ کہ اس نے ملاحوں کی روزمرہ کی غذا چاول پر مشتمل تھی۔ میں مچھلی۔ سبزیوں۔ گوشت اور جو کا اضافہ کر دیا۔

تکاکی کے علاوہ دوسرے محققین بھی اس مرض سے متعلق تجربات میں مشغول تھے۔ اور وہ جانوروں پر مصنوعی غذا کے اثرات کو ملاحظہ کر رہے تھے۔ ۱۸۹۷ء میں ڈاکٹر ایکمن

(DR. LUNIN) نے یہ مشاہدہ کیا۔ کہ مصفا چربی۔ پروٹین مصفیٰ۔ کاربو ہائیڈریٹس معدنی نمک اور پانی پر گذارہ کرنے والے جانور کسی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتے۔

۱۹۰۱ء میں ڈاکٹر گریجنز (DR. GRIJNS) نے اس امر کا اعلان کیا۔ کہ بیری بیری اور پولی نیورائٹس (POLY NEURITIS) یا سوزش اعصاب غذا میں بعض اجزاء کے فقدان کا مظہر ہے۔ جن کی وجہ سے نظام اعصاب (نروس سسٹم) میں تغیر و نما ہو جاتا ہے چنانچہ موجودہ صدی میں علم الاغذیہ میں بعض نہایت اہم تغیرات ہوئے جن کے بعد زبردست ترقی ہوئی۔ ۱۹۰۷ء میں ہولسٹ (HOLST) اور فرولیش (FROLICH) نے بعض تجربات سے چوہوں میں اسکربوط پیدا کی ۱۹۱۲ء میں ہاپکنس (HOPKINS) نے اپنا وہ معرکۃ الآرا مقالہ شائع کیا جو اس کے ۱۹۰۶ء کے مضامین پر مبنی تھا۔ جس میں اس نے اُن غذائی اجزاء کا انکشاف کیا۔ جن کا روزمرہ کی خوراک میں ہونا صحت بلکہ زندگی تک کے لئے لابدی ہے۔ ہاپکنس نے یہ دکھایا کہ چوہوں کی خوراک میں اگر کسی قدر دودھ اور ییسٹ ایکسٹریکٹ کا اضافہ کر دیا جائے۔ تو مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اسی سال فنک FUNK نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ مرض بلاجرہ، اسکربوط (سکروی) بیری بیری اور رکٹس (کساح) غذا میں بعض ایسے اجزاء کے فقدان سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ جنہیں وٹامائنز (VITAMINES) کے نام سے یاد کرنا مناسب ہوگا۔ اس کا یہ خیال تھا۔ کہ وہ پرت نما مواد جو اس نے چاولوں کو چھڑ کر حاصل کیا تھا۔ ایک ایمائن* (AMINE) ہے۔ لیکن جلد ہی یہ بات واضح ہو گئی کہ تمام وٹامنز ایمائنز نہیں ہیں۔ اس لئے اس لفظ کے اخیر میں سے صرف (E) کو ساقط کر دیا گیا۔ اور موجودہ لفظ وٹامن (VITAMIN) رہ گیا۔

پچھلے چالیس سال میں کئی ایک حیاتین دریافت ہوئے ہیں۔ جنہیں مختلف قدرتی ذرائع سے حاصل کیا گیا تھا۔ اور ان کی کیمیاوی ترکیب کا تعین ہو گیا ہے۔ اسی طرح حیاتین سے پیدا ہونے والے امراض کی تشخیص بھی ہو گئی ہے۔

حیاتین کے فقدان سے پیدا ہونے والے امراض کی تشخیص میں بعض بنی نوع انسان کے دوستوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا ہے۔ جنہوں نے لعینوں حیاتین سے معرّا غذاؤں پر

* ایمائن ایک مرکب ہے جسے امونیا سے الکوحل کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے (مؤلف)

ے غذائے لحمیہ یا گوشت پیدا کرنے والی ؎ نشاستہ دار شیریں غذائیں۔

گزارہ کیا۔ چنانچہ ان مشاہدات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ کثیر و بیشتر امراض کسی ایک حیاتین کے فقدان سے ہی معرضِ وجود میں آتے ہیں۔

حیاتین کیا ہیں؟

حیاتین وہ جوہر ہیں۔ جو مختلف اغذیہ میں قلیل مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن کی موجودگی پر ہی صحتِ انسانی کی دار و مدار ہے۔ موجودہ دور میں ان میں سے اکثر کو الگ کر کے ان کے کئی ایک مرکبات تیار کئے گئے ہیں۔ جو مختلف تجارتی ناموں سے بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اور غذا میں حیاتین کے فقدان سے پیدا ہونے والی امراض پر ان مرکبات سے قابو پا لیا جاتا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ ناقص غذا کے متواتر و مسلسل دو ماہ کے استعمال کے بعد ہی کہیں مرضی علامات نمودار ہوتی ہیں۔ یاد رہے کہ صرف شدید حالات ہی میں ان کا استعمال ضروری ہے۔ ورنہ معمولی حالات میں صرف غذا ہی کی اصلاح سے شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

حیاتین کے خواص:-

حیاتین کے خواص مختصر طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ان پر حیوانات کے جسمانی نشو و نما کا دار و مدار ہے۔

۲۔ قلیل مقدار میں نافع ہوتے ہیں۔

۳۔ یہ جانداروں کو تقویت نہیں دیتے اور نہ ان کی جسمانی بناوٹ کا حصہ ہیں۔

۴۔ ان کا استعمال بعض ضروری تغیرات کو رفع کرنے اور قوت کو بحال کرنے کے لئے ضروری ہے۔

۵۔ یہ حرارتِ غریزی پر کسی قدر اثر انداز ہوتے ہیں۔

شروع شروع میں حیوانوں پہ تجربات کے ذریعہ ان کی موجودگی اور نافعیت کو ثابت کیا گیا۔ پھر اس کے بعد انہیں مختلف اغذیہ سے حاصل کیا گیا۔ اسے اغذیہ سے حاصل کرنے کے بعد بعض کیمیاوی طریقوں سے دوائی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔

تجربات ہوتے رہے ہیں اور یہ معلوم کرنے کی کوششیں جاری ہیں کہ آیا کوئی خاص مرکب کسی خاص حیاتینی تاثیر کو پیدا کر سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ یہ چیز معلوم کر لی گئی ہے۔ کہ وٹامن ک کے بہت سے بدل بنائے جا سکتے ہیں۔ جو اگرچہ کیمیاوی طور پہ کسی قدر ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے۔ لیکن ان کا حیاتینی اثر یکساں ہوگا۔ ان میں سے بعض بجائے روغنیات میں حل ہونے کی بجائے پانی میں بھی حل ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں عضلی اور وریدی طور پہ بذریعہ انجکشن استعمال

کرایا جا سکتا ہے۔

حیاتین کے سمی اثرات اور صحیح مقدار کے تعین کے لئے تجربات ہو رہے ہیں۔ حیاتینی مرکبات کی طاقت کا اندازہ لگانے کے لئے طبعی۔ کیمیاوی بائیو کیمیکل اور نباتیاتی تجربات جاری ہیں جن کے ذریعہ کسی حیاتین کی وہ مقدار معلوم کی جا سکتی ہے۔ جو بطور حفظ ما تقدم یا بطور علاج استعمال کی جائے۔ ان تجربات کی بنا پر جو حیاتین پرتوں کی صورت میں دستیاب ہوتے ہیں ان کی مقدار خوراک کو وزن کی صورت میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ یہ مقدار یونٹس میں ظاہر کی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء کے برٹش فارماکوپیا میں ان کی تفاصیل موجود ہیں۔ ان میں سے اکثر حیاتین کے لئے انٹرنیشنل یونٹ بھی مقرر ہیں۔

ذیل میں حیاتین سے متعلق مفصل معلومات کا خلاصہ درج کیا جا رہا ہے۔

حیاتینی ضروریات:-

یہ چیز دنیا بھر کے اطباء کے نزدیک مسلم ہے۔ کہ روزانہ غذا میں صحت کو بحال رکھنے اور امراض سے محفوظ رہنے کے لئے ان تمام حیاتین کا موجود ہونا ضروری ہے۔ جو غذا کو متوازن بنائیں۔ اور جسم کی نشو و نما میں ممد و معاون ہوں۔ چنانچہ جسمانی ضروریات کے لئے جس قدر متوازن غذا کی ضرورت ہو اسے کیلوریز (حرارے) میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس چیز کا مفصل ذکر میری دوسری تالیف **میڈیکل انفرمیشن یا معلومات ڈاکٹری** میں ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت دو روپے چار آنے۔

متوازن غذا کے دو نقشہ جات برائے افادہ عام شائع کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے ایک لیگ آف نیشنز ہیلتھ آرگنائزیشن نے شائع کیا ہے۔ اور دوسرا ۱۹۴۳ء میں امریکہ کی نیشنل ریسرچ کونسل کے شعبہ فوڈ اور نیوٹریشن بورڈ (FOOD AND NUTRITION BOARD) نے شائع کیا تھا۔

پہلا نقشہ تو اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کم از کم غذائی ضروریات کیا ہیں۔

دوسرے نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔ کہ آب و ہوا اور مقام کے لحاظ سے ہر انسان کی غذائی ضروریات کیا ہیں۔

ان نقشہ جات میں کم معروف حیاتین کا ذکر نہیں ملتا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک غذائیات میں ان کا صحیح مقام مشخص نہیں ہو سکا۔

ہر انسان کے افعال۔ عمر۔ جسمانی وزن کے پیش نظر اس کی حیاتینی ضروریات کا تعین

کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل امور سے حیاتینی فقدان یا کمی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

حیاتین کا کم استعمال۔

اس سے مندرجہ ذیل عوارض رونما ہوتے ہیں :۔

متلی۔ قے۔ جی مالش کرنا۔ قلت اشتہا۔ جن کا باعث حمل یا فتور معدہ ہوتا ہے۔

حیاتینی کمی کی وجوہات بھی متعدد ہوتی ہیں مثلاً

ا۔ غذا کو صحیح طور پر نہ پکانا

ب۔ اغذیہ کو عرصہ تک رکھے رکھنا۔ جن سے ان کی تاثیر ختم ہو جائے۔

ج۔ بعض امراض میں شفائی اغراض کے پیش نظر خاص قسم کی دواؤں کا استعمال

د۔ کثرت مے خواری۔ جہالت یا غربت۔

نقص تغذیہ یا فتور ہضم :۔

اس کے متعدد اسباب میں سے ذیل کے اسباب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ آلات ہضم یا امعا کے بعض امراض۔

۲۔ حیاتینی فقدان کے باعث سنگرہنی وغیرہ امراض کا رونما ہونا۔

حیاتین کا مقدار مناسب سے کم استعمال

اس کی وجہ سے سوزش جگر اور امراض ردیّہ نمودار ہو جاتے ہیں۔

حیاتین کا کثرت اخراج

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بچہ کو دودھ پلانے کے زمانہ میں حیاتین کا اکثر حصہ دودھ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ جو بچہ کی غذا بن جاتا ہے۔ یا خاص اغذیہ کے علاوہ دوسرے راستوں سے غذا استعمال کرائی جاتی ہے۔

بعض اوقات الکلیز۔ سلفنامائیڈز۔ پنی سلین یا دوسری انٹی بائیوٹک[1] ادویہ روّدہ مستقیم کے فعل میں دخل انداز ہو جاتی ہیں۔

گاہے بگاہے تحاد۔ وبار۔ یا حمل کے دوران میں نیز ذیابیطس کے مریضوں میں بھی حیاتینی فقدان ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔

فقدان حیاتین سے رونما ہونے والے امراض مثلاً اسکربوط۔ کساح۔ رکٹس) بیری بیری مرض بلاجر (PELLAGRA) وغیرہ کی تشخیص میں کوئی خاص دقت پیش نہیں آتی ان صورتوں

[1] تفاصیل کے لئے دیکھو رسالہ انٹی بائیوٹک ڈرگز مرتبہ حکیم غلام نبی و میجر ایوب خان قیمت عہ

صورتوں میں غذا کی اصلاح اور حیاتین کے استعمال سے مرض پر غالب پا لیا جاتا ہے۔ ان امراض کی عام علامات تھکن بے خوابی۔ سر درد۔ زود اشتعالی۔ کام کاج میں جی نہ لگنا۔ کمزوری پست ہمتی بدستوریٔ ہاضم۔ دھڑکن۔ اعصابی فکرمندی وغیرہ ہیں۔

ذیل میں ایک نقشہ دیا جا رہا ہے جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ روزانہ ایک تندرست انسان کو حیاتین کی کس مقدار کی ضرورت ہے۔ یہ نقشہ امریکہ کی نیشنل ریسرچ کونسل کے شعبہ فوڈ اینڈ نیوٹریشن بورڈ کا مجوزہ ہے۔

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

نقشہ روزمرہ کی حیاتینی ضروریات

قسم اشخاص	کیلوریز	وٹامن اے (انٹرنیشنل یونٹ)	وٹامن ب ملی گرام	رائبوفلیوین ملی گرام	نکوٹینک ایسڈ ملی گرام	اسکوربک ایسڈ ملی گرام	وٹامن ڈی انٹرنیشنل یونٹ
<u>مرد</u> (۷۰ کیلوگرام)							
بیٹھے رہنے والا	۲۴۰۰	۵۰۰۰	۱،۲	۱،۸	۱۲	۷۵	
ہلکا کام کرنے والا	۳۰۰۰	۵۰۰۰	۱،۵	۱،۸	۱۵	۷۵	
سخت کام کرنے والا	۴۵۰۰	۵۰۰۰	۱،۸	۱،۸	۱۸	۷۵	
<u>عورت</u> (۵۶ کلوگرام)							
بیٹھے رہنے والی	۲۰۰۰	۵۰۰۰	۱،۰	۱،۵	۱۰	۷۰	
ہلکا کام کرنے والی	۲۴۰۰	۵۰۰۰	۱،۲	۱،۵	۱۲	۷۰	
سخت کام کرنے والی	۳۰۰۰	۵۰۰۰	۱،۵	۱،۵	۱۵	۷۰	
دوران حمل (خاص کر پچھلے حصہ میں)	۲۴۰۰	۶۰۰۰	۱،۵	۲،۵	۱۵	۱۰۰	۴۰۰
دودھ پلانے کے زمانہ میں	۳۰۰۰	۸۰۰۰	۱،۵	۳،۰	۱۵	۱۵۰	۴۰۰
<u>بارہ سال تک کی عمر کے بچے</u>							
ایک سال سے کم عمر	۱۱۰ فی کلوگرام	۱۵۰۰	۰،۴	۰،۶	۴	۳۰	۴۰۰
۱ سے ۳ سال تک	۱۲۰۰	۲۰۰۰	۰،۶	۰،۹	۶	۳۵	۴۰۰
۴ سے ۶ سال تک	۱۶۰۰	۲۵۰۰	۰،۸	۱،۲	۸	۵۰	۴۰۰
۷ سے ۹ سال تک	۲۰۰۰	۳۵۰۰	۱،۰	۱،۵	۱۰	۶۰	۴۰۰
۱۰ سے ۱۲ سال تک	۲۵۰۰	۴۵۰۰	۱،۲	۱،۸	۱۲	۷۵	۴۰۰
<u>۱۲ سال سے بڑی عمر کے بچے</u>							
۱۳ سے ۱۵ سال کی لڑکیاں	۲۶۰۰	۵۰۰۰	۱،۳	۲	۱۳	۸۰	۴۰۰
۱۶ سے ۲۰ سال کی لڑکیاں	۲۴۰۰	۵۰۰۰	۱،۲	۱،۸	۱۲	۸۰	۴۰۰
۱۳ سے ۱۵ سال کے لڑکے	۳۲۰۰	۵۰۰۰	۱،۵	۲	۱۵	۹۰	۴۰۰

نوٹ:- کلوگرام = ایک ہزار گرام یا ۲،۲۰۴۶ پونڈ۔ ۰ گرام = ۰،۱۵۴۰ گرین

باب دوئم

حیاتین مع افعال و خواص و ترکیب کیمیاوی

حیاتین الف

(VITAMIN – A)

مختصر تاریخ

حیاتین کی یہ قسم جسم کے نشوونما کے لئے بے حد ضروری ہے۔ چربیوں میں انحلال پذیر اس زندگی بخش جوہر کو مکھن اور انڈوں کی زردی سے میک کولم (MCCOLLUM) اور ڈیوس (DAVIS) نے ۱۷-۱۹۱۳ میں حاصل کیا تھا۔ ۲۵-۱۹۲۳ میں وٹامن ڈی کو وٹامن اے سے ممیز کر لیا گیا تھا۔

کیمیاوی ترکیب:۔

وٹامن اے ایک پیچیدہ الکوحل ہے۔ زرد رنگ کے بورت جو چربی اور جملہ چربی میں ۴۲ سے ۶۴ درجہ سنٹی گریڈ پر حل پذیر ہو جاتے ہیں۔ تیزابوں کے مقابل ہونا پائیدار ہے اور اپنی خشکی کی وجہ سے بہ آسانی آکسیجن میں حل پذیر ہو جاتی ہے۔

قدرتی ماخذ:۔

اسے روغن ہائے جگر ماہی خصوصاً کاڈ (COD) اور ہالی بٹ کے جگر۔ دودھ بالائی۔ پنیر۔ مکھن۔ انڈوں کی زردی۔ گاجر۔ سبز ترکاریاں۔ گردے اور جگر سے حاصل کیا جاتا ہے اس کا ایک انٹرنیشنل یونٹ وٹامن اے ایسی ٹیٹ کے ۳۴۴ر۰ مائیکروگرام کے برابر ہوتا ہے۔ جو وٹامن اے الکوحل کے ۳۰ر۰ مائیکروگرام کے برابر ہوتا ہے۔

(مائیکرو گرام = $\frac{1}{1000000}$ گرام)

ضروریات جسمانی:-

جوانوں کے لئے پانچ ہزار انٹرنیشنل یونٹ۔ شیر خوار بچوں کو ڈیڑھ ہزار سے دو ہزار یونٹ۔ بڑے بچوں کے لئے دو ہزار سے پانچ ہزار یونٹ۔ اور حمل اور شیر خواری کے زمانہ میں چھ ہزار سے آٹھ ہزار یونٹ روزانہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ کیروٹین کی صورت میں روزانہ مقدار اس سے دوگنا ہو گی۔

افعال عضویہ:-

وٹامن اے زیادہ تر نسیج بشری و مخاطی (EPITHELIAL TISSUES) کی نشو و نما کے لئے بیحد مؤثر خیال کیا جاتا ہے۔ یہ تریبہ کے افعال کو درست رکھنے نیز ہڈیوں کی نشو و نما میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چنانچہ اجسام نامیہ میں اسی کی برکت سے نئی ہڈیاں اپنے مقامات پر متمکن ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور کھوپڑی اور ریڑھ کی اندرونی حصوں سے پرانی ہڈیاں جذب ہوتی چلی جاتی ہیں۔ انسان وٹامن اے کچھ تو حیوانی غذاؤں سے اور کچھ نباتی غذاؤں سے حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ سبزیوں کے جوہر مؤثرہ آنتوں کی مدد سے وٹامن اے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جگر وٹامن اے کی بہت بڑی مقدار کو جذب کر لیتا ہے۔ اور یہاں سے ضرورت کے مطابق جسم کو اس کا حصہ ملتا رہتا ہے خصوصاً جب کہ غذا ناقص ہو۔

حیاتین اے کے فقدان کے مظاہر

حیاتین اے کے فقدان کو دو بڑے حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ حیاتین کے فقدان کا ابی تھے لیل پر اثر

ب۔ حیاتین کے فقدان کا فعل بصارت پر اثر

نسیج بشری و مخاطی پر تو اس کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ جلد خشک ہو جاتی ہے جس پر سے بھوسی اڑتی رہتی ہے۔ اور نہایت بلند ابھار جابجا نظر آتے ہیں جس سے بدن کوٹ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اسے اصطلاح میں فرائی نوڈرما (PHRYNODERMA) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس طرح سارے جسم کی جلد اکڑ کر بدنما ہو جاتی ہے۔ اکثر مقامات سے چھلنا شروع ہو جاتی ہے۔ بال بھی جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض مقامات سے بالوں کے جھڑ جانے سے جلد ننگی ہو جاتی ہے

یہ عمل پہلوؤں اور بازوؤں کے دیگر حصوں سے شروع ہو کر سارے جسم پر پھیل جاتا ہے

جاتا ہے۔ جلد کا رنگ سلیٹ نما ہو جاتا ہے۔ جسم پر بدنما داغ دھبے نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جو چہرے اور چھاتی پر خصوصیت سے دکھائی دیتے ہیں۔

وٹامن اے کے فقدان سے شب کوری (نائیٹ بلائنڈنس) کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اور اگر مرض کی رفتار کو بروقت روکا نہ جائے۔ تو مریض بینائی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

تجربات نے اس بات کو بھی پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ اس حیاتین کے فقدان سے دانت اپنی چمک سے محروم ہو جاتے ہیں۔

حیوانات پر تجربات سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ دوران حمل میں اگرچہ اس حیاتین کا فقدان ماں کی صحت پر کوئی خاص ناگوار اثر نہیں ڈالتا۔ لیکن بچے پر اس کمی کے ناگوار اثر پیدا ہو کے رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض اعضا بدنما ہو کے رہ جاتے ہیں۔

عضوی تغیرات:۔

۱۔ فرائی نوڈرما خاص طور پر حیاتین ا کے فقدان کا مظہر ہے۔ اس کے فقدان سے جلد میں بعض دوسرے تغیرات بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اکثر جلدی امراض اس حیاتین کے فقدان یا خون میں اس کی سطح کے گر جانے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

اس حیاتین کے فقدان سے پیدا ہونے والے بعض امراض موروثی یا خاندانی بن کے رہ جاتے ہیں۔ مرض ڈیریر (DARIER'S DISEASE) خارش، زیروڈرما (XERODERMA) جلد کی خشکی ـــ وغیرہ اس کے فقدان سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو حیاتین الف کی بڑی خوراکوں سے صحت پذیر ہو جاتے ہیں۔

کیراٹوسس پائی لیرس KERATOSIS PYLARIS بالوں کی جڑوں کے گرد سینگ نما ساختوں کا پیدا ہو جانا۔ جسے عام طور پر فرائی نوڈرما سے تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بچوں میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اور اسے حیاتین ا کے فقدان ہی کا کرشمہ سمجھا جاتا ہے۔ بعض مریض جن کی جلد پر سے بھوسی سی جھڑتی تھی۔ حیاتین ا کے استعمال سے اس عارضہ سے صحت پذیر ہو گئے۔ اگزیما اور مہاسے بھی اسی کے فقدان سے پیدا ہوتے ہیں۔

بالوں کا خشک، بھربھرا اور بدنما ہو جانا۔ ناخنوں کی ساختوں کا بگڑ جانا بھی حیاتین ا کے فقدان کا مظاہر ہیں۔

۲۔ حیاتین الف کے فقدان سے بصارت میں بھی نقص واقع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شبکوری گوہانجنی۔ ککرے۔ روہے۔ فوٹوفوبیا (PHOTOPHOBIA) حساسیت نور۔ اور ریڈ فرمن

اسی کے گوناگوں مظاہر ہیں۔

۳۔ حیاتین الف کے فقدان کے نتائج جنین پر بھی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ چنانچہ بچہ اس کمی کے باعث مختلف عوارض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایام حمل میں حیاتین الف کی کثیر مقدار استعمال کرنا ضروری ہے۔ تعفن نفاسیہ اسی فقدان سے پیدا ہوتا ہے۔ اس حیاتین کے بڑی مقدار میں استعمال کرنے سے بعض حیض کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

۴۔ حیاتین الف کے فقدان سے بعض امراض جگر بھی لاحق ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سنگرہنی و دیگر امراض معدہ۔ بلیہ کے بعض امراض اور یرقان اس کے بعض مظاہر ہیں۔

۵۔ وٹامن اے عرصہ دراز سے انٹی انفیکٹو (ANTI INFECTIVE) وٹامن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اس کے کوئی مخصوص اثرات نہیں۔ بلکہ یہ اپنے افعال سے چھوت (تعدیہ) کو روکتا ہے۔ اسی لئے یہ حیاتین بطور حفظ ماتقدم بچوں کے امراض تعدیہ میں مستعمل ہے۔

۶۔ وٹامن اے امراض بخرالانف[1] ۔ طنین۔ (ٹنائی ٹس۔ کان بجنا)۔ بہراپن (ثقل سماعت) سوزش انف۔ میں بھی مفید پایا گیا ہے۔

مقدار خوراک:۔

بطور حفظ ماتقدم اسے ایک ہزار سے تین ہزار یونٹ کی مقدار میں ہمیشہ استعمال کرایا جاتا ہے۔ عوارضات خفیفہ میں اسے پچاس ہزار سے ایک لاکھ یونٹ کی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ امراض حادہ میں اسے ۲ لاکھ سے ۳ لاکھ یونٹ کی مقدار میں دن میں دو سے تین بار دیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ ایروٹ (AEROVIT) اس کا بہترین مرکب ہے۔ جو گولیوں کی صورت میں ملتا ہے۔

اس جوہر کے تجارتی نام یہ ہیں:۔

۱۔ ایوولیم (بی۔ ڈی۔ ایچ) (AVOLEUM)

۲۔ پیرپیالن (گلیکسو) (PREPALIN)

۳۔ پلانووٹ۔ (مے اینڈ بیکر) (PLANOVIT)

۴۔ شارک لور آئل (چیف لیبارٹری) (SHARK LIVER OIL)

---

[1] ناک سے بدبو آنا (OZENA) اوزینا۔ یا پے نس۔

۵- لائیکوار وٹامن اے کنسنٹریٹس (بی۔پی)

یہ جوہر مندرجہ ذیل امراض کے علاج میں مفید ہے۔

(۱) خشونت وزخم قرنیہ (۲) شب کوری (۳) روز کوری (۴) ضعف بصر شدید (۵) کھانسی (۶) سل رئوی (۷) ضیق النفس (دمہ) (۸) تنگی تنفس (۹) اختلاج قلب (۱۰) خفقان وغیرہ۔

نوٹ:۔ یہ جوہر ۱۹۳۷ء میں غذا سے الگ کیا گیا تھا۔

وٹامن بی کمپلیکس

(VITAMIN-B-COMPLEX)

وٹامن بی کمپلیکس پانی میں حل پذیر اجزا کے ایک مجموعہ کا نام ہے۔ جو قدرتی طور پر کم وبیش آپس میں گہرے طور پر متعلق ہیں۔ اس حیاتین کی تاریخ انکشاف نہایت طول طویل پیچیدہ اور بسا اوقات بے حد گنجلک ہے۔ تاریخی طور پر وٹامن بی سے مراد پانی میں حل پذیر وہ اجزا تھے۔ جو ییسٹ گندم، پروٹین سے مبرا دودھ وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن کی قلیل مقدار حیوانات کی نشو ونما کی دارو مدار ہے۔

ہماری اس تحقیق ودریافت سے پہلے بلجیم کے ایک سائنس دان وِلڈرز (WILDERS) نے ییسٹ کے اجزائے غذائیہ ونامیہ سے متعلق بعض نہایت دلچسپ مشاہدات کئے تھے۔ اس نے اس امر کا اعلان کیا کہ ییسٹ کے بعض اجزا اپنی نشو ونما کے لئے بعض اس قسم کے اجزا کے محتاج ہیں جنہیں جیتے جاگتے ییسٹ سیلز سے حاصل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے ان اجزا کو بائیوز (BIOS) کے نام سے یاد کیا ہے۔ لیکن بعد میں یہ بات واضح ہوگئی کہ بائیوز کوئی مفرد جزو نہیں ہے۔ اور یہی در اصل وٹامن بی کمپلیکس کے مختلف اجزا کا منبع ثابت ہوا۔ چنانچہ یہی مختلف اجزا ب۱۔ ب۲۔ ب۳ وغیرہ مختلف ناموں سے یاد کئے گئے بعد میں ان اجزا کو مختلف تجارتی ناموں مثلاً رائبوفلیوین (RIBOFLAVIN) پائرو ڈوکسین (PYRIDOKINE) وغیرہ ناموں سے پکارا گیا۔ لیکن ان مختلف اجزا کو وٹامن بی کمپلیکس ہی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے خواص باہمدگر مشابہ ہیں۔ اور انہیں دیگر حیاتین سے ممتاز وتمیز کرتے ہیں۔ مثلاً یہ چیز ابھی تک معلوم نہیں ہوئی کہ

حیاتین ب کے مجموعہ کا کوئی فرد دنیا بھر کے نامیاتی (نباتی حیوانی یا جراثیمی) عضو میں موجود ہو۔ یہ چیز چونکہ کسی دوسرے حیاتین سے متعلق معلوم نہیں ہو سکی۔ اس لئے وٹامن بی کی اہمیت واضح ہے۔ بعض دیگر مشاہدات سے بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وٹامن بی کمپلیکس کا عضوی تغیرات سے گہرا تعلق ہے۔ لیکن یہ چیز بھی دوسرے حیاتین سے متعلق یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔

وٹامن بی اور جرثیموں میں انحلال پذیر دیگر حیاتین میں ایک دلچسپ فرق یہ بھی ہے۔ کہ وٹامن بی کے علاوہ دیگر حیاتین کی ہیئت ترکیبی مختلف طریقوں سے حصول پذیر ہے لیکن وٹامن بی کی ہیئت ترکیبی کا ایک اور صرف ایک ہی طریقہ ہے۔

وٹامن بی کمپلیکس کے مندرجہ ذیل افراد حتمی طور پر مشخص ہو چکے ہیں۔

وٹامن ب١ مثلاً انیورین (ANEURINE) اور تھیامین (THIAMIN)

وٹامن ب٢ یعنی ربوفلیوین RIBOFLAVIN اور لیکٹوفلیوین LACTOFLAVIN

وٹامن ب٦ پائری ڈوکسین PYRODOXINE ایڈرمین (ADERMIN)

وٹامن ب١٢ یا سیانوکوبلامین (CYANOCO BALAMIN)

نکوٹینک ایسڈ۔ نکوٹینے مائیڈ۔ پی۔پی۔ فیکٹر

پنٹوتھینک ایسڈ۔ فلٹریٹ فیکٹر

فولک ایسڈ۔

بائیوٹین BIOTIN وٹامن ایچ۔ کوئن زائم آر

آئی نوسیٹول (INOSITOL) اسے نشو ونما کا ایک ضروری جزو تصور کیا جاتا ہے۔ یہ چوہوں کے سقوط الشعر (ایلوپے شیا) میں خاص طور پر مفید ہے۔ یہ مختلف حیوانات کے عضلات میں یکجا و پراگندہ صورت میں پایا جاتا ہے۔

کولین (CHOLINE) یہ لیسیتھین میں پائی جاتی ہے۔ حیوانات پر تجربات کے دوران میں اس کے فقدان سے مندرجہ ذیل عوارض کا مشاہدہ کیا گیا۔ جگر میں چربی کا اجتماع۔ ورم گردہ نزفی وغیرہ۔ اس امر کی حتمی طور پر شہادت موجود ہے کہ کولین امراض جگر اور تلیف الکبد۔ جگر کی ساخت میں ریشوں کا پیدا ہو جانا (CIRRHOSIS) وغیرہ میں بے حد مفید ہے۔

پیرا امینو بنزوئک ایسڈ (PARA-AMINO BENZOIC-ACID) یہ مختلف انواع میں بالوں کو سفید ہونے سے بچاتا ہے۔ یہ

ٹائی فس (TYPHUS) حمیٰ ہذیانیہ۔ اور دیگر امراض کزازیہ میں مفید ہے۔

اگرچہ آئی نوسٹول۔ کولین۔ اور پیرا امینو بنزوئک ایسڈ وٹامن بی میں شمار ہوتے ہیں لیکن ان کے وٹامن ہونے کے متعلق کوئی حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔

اس حیاتین کے متعلق ریسرچ جاری ہے۔ اور وٹامن ب ۱۳ اور وٹامن ب ۱۵ وغیرہ زیر تحقیق ہیں

وٹامن ب ۱

(VITAMIN—B1)

(انیورین ہائیڈروکلورائیڈ۔ تھیامین ہائیڈروکلورائیڈ۔ بے نمبر ۱)

مختصر تاریخ:۔

ٹکاکی نے ۱۸۸۴ء میں اس کے استعمال سے بیری بیری کا علاج کیا۔ **ایجک مان** نے ۱۸۹۰ء میں تجربات کی بنا پر ثابت کیا کہ یہ ان تمام امراض میں مفید ہے۔ جو نقص تغذیہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ **فنک** (FUNK) نے ۱۹۱۱ء میں اسے چاولوں کو چھڑ کر حاصل کیا۔ **میک کالم** اور **ڈیوس** نے ۱۹۱۵ء میں ثابت کیا۔ کہ یہ حیاتین پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ اور جسمانی نشو و نما کے لئے لازمی ہے۔

پانی میں حل ہو جانے والا۔ سفید قلمی ٹھوس مادہ۔ یہ ابالنے سے ضائع ہو جاتا ہے۔

قدرتی ماخذ:۔

یہ جوہر کثیر مقدار میں کسی خاص غذا میں موجود نہیں۔ لیکن منتشر حالت میں تقریباً سب سبزیوں اور غذائے حیوانی مثلاً دودھ۔ زردی بیضۂ مرغ۔ جگر۔ گردے اور دماغ میں پایا جاتا ہے۔ خمیر بیئٹ (YEAST مخصوص بودار۔ دانہ دار۔ بھورے رنگ کا سفوف جیسے جو کی شراب کے پیپوں سے ناقص صورت میں حاصل کیا جاتا ہے۔ مالٹ۔ مٹر۔ مغزیات۔ اناجوں کے چھلکے اور سالم آٹے کی روٹی میں پایا جاتا ہے۔ میدے کی روٹی میں یہ موجود نہیں ہوتا۔ مشینی چاولوں پر گذران کرنے والے لوگ۔ عام طور پر اس جوہر کے فقدان کی وجہ سے بیری بیری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس کا ایک انٹرنیشنل یونٹ خالص آف لیمیٹڈ مس انیورین ہائیڈروکلورائیڈ کے تین مائیکرو گرام کے برابر ہوتا ہے

نوٹ:۔ وٹامن ب ۱ بی پی کا ایک ملی گرام = ۳۳۰ انٹرنیشنل یونٹ

نوٹ:۔ وٹامن ب بی پی کا ایک ملی گرام = ۳۴۰ انٹرنیشنل یونٹ

جسمانی ضروریات:۔

پورے قد اور وزن کے انسان کے لئے اس کی ۲،۱ سے ۸،۱ ملی گرام روزانہ مقدار ضروری ہوا کرتی ہے۔ بچوں کو ۴ سے ۱۰ ملی گرام تک روزانہ استعمال کرائیں۔ ایسے امراض جن میں بخار بھی ہو مثلاً ڈائریا (اسہال)، ذیابیطس۔ امراض معدہ و معری میں اس مقدار خوراک میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ایام حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں بھی عام مقدار خوراک سے دوگنی استعمال کرانا چاہیئے۔

افعال عضویہ:۔

وٹامن ب جسمانی ساخت کا ایک اہم جزو ہے۔ اسی کے طفیل مختلف تغیرات ہوتے ہیں۔ اپنا اثر دکھانے سے پہلے اسے مختلف مدارج میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے یہ خلیات جسمانی میں بیسٹہ ٹائی رو فاسفیٹ اور دیگر تغیرات سے دوچار ہوتا ہے پھر اس میں ایک خاص پروٹین کی ملونی ہوتی ہے۔ جب کہیں جا کر یہ اپنا عضوی فعل دکھاتا ہے اور پائی روک ایسڈ (PYRODIC ACID) پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کوکاربا کسی لیس COCARAOXYLASE جوانہی تغیرات میں سے ایک تغیر ہے۔ یہ وٹامن ب کے زیر اثر چار مختلف تغیرات سے رونما ہوتا ہے۔ جن کا ذکر باعث تطویل ہوگا۔

حیاتین ب کے فقدان کی صورت میں پائی روک ایسڈ اور اجزائے شکریہ خون اور خلیات میں جوں کے توں پڑے رہتے ہیں۔ اور ان میں کوئی مزید خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ چنانچہ مرض بیری بیری کے مریضوں میں اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ کوکاربا کسی لیس جگر میں مجتمع رہتا ہے اور وہاں بعض تغیرات کے بعد خون میں حیاتین ب کی کمی کو پورا کرتا رہتا ہے۔

یہ حیاتین خلیات اعصابیہ کے تغذیہ کے لئے بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ یہ مرکزی نظام اعصاب کے لئے گلوکوز کو آکسیجن سے ملاتا ہے۔ وٹامن ب کے جملہ مریض اعصابی کمزوری کے شاکی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس کا بہت بڑا مظہر بیری بیری نیوری ٹی لس، ورم عصبی مخیطی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیاتین جسم میں بعض آبی تغیرات کا موجب بھی ہوتا ہے کیونکہ اس کے فقدان سے مرض اوزیما (تہیج۔ ورم رخو) نمودار ہوتا ہے۔ تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ حیاتین ب اجسام عصبیہ کے لئے ایک اہم رکن ہے۔

علاماتِ فقدان :-

اس حیاتین کے فقدان کا سب سے بڑا مظہر تو مرض بیری بیری (BERIBERI) ہے اور چونکہ یہ حیاتین جسم کے مختلف تغیرات سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی کمی سے جملہ خلیات اثر پذیر ہوتے ہیں۔ دردِ اعصاب۔ ورمِ اعصاب اور ضعفِ قلب بھی اسی کے فقدان سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ شکر اور نشاستہ کو جزو بدن بناتا ہے۔ اس کی عدم موجودگی سے گلوکوز کے خون میں شامل ہونے کا فعل ناقص رہ جاتا ہے۔ اس لئے یہ جزئیاتِ خون (ہیموگلوبین) خون کے سُرخ ذرات کی تعداد بڑھاتا ہے۔ نقص الدم۔ فالج۔ لقوہ۔ خدر۔ رعشہ۔ عرق النساء۔ فالج الاطفال۔ شدید جذامی التہاب اعصاب اور سمّی قسم کے التہاب اعصاب بھی اس فقدان سے پیدا ہوتے ہیں۔ مختلف افراد میں علامات کی شدت و خفت مختلف ہُوا کرتی ہے۔

نوٹ :- بیری بیری کی تین مختلف بڑی بڑی قسمیں ہیں :-

(۱) نیورائی ٹک (عصبی) یا خشک بیری بیری (۲) قلبی یا تھیجی یا تر بیری بیری۔

(۳) مخی بیری بیری اسے ورنک کا سن ڈروم WERNICKE'S SYNDROME کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

اگر فقدان شدید قسم کا ہو۔ تو دماغی علامات میں بھی شدت ہوتی ہے۔ اگر فقدان مزمن صورت اختیار کر جائے۔ تو دیگر علامات حسب معمول ہوتی ہیں۔

ابتدائی علامات اس حیاتین کے فقدان کی ابتدائی علامات ضعفِ اشتہار (اینوریکسیا) اور متلی ہُوا کرتی ہے۔ اور جب یا ضمہ درہم برہم ہو جاتا ہے تو امراض کا لمبا خبیث چکر مریض کو گھیر لیتا ہے۔ جس سے اس کی صحت بُری طرح تباہ ہو جاتی ہے چنانچہ مریض جلد تھک جاتا ہے۔ اور اس کے وزن اور طاقت میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ دل کی دھڑکن۔ سُرعتِ قلب (ٹیکی کارڈیا) پسینہ کی کثرت مزید علامات فقدان ہیں۔

جب مرض شدت اختیار کر جاتا ہے تو پٹھوں کو تباہی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور استرخا و پھیپھڑے بے حس، شائل حال ہو جاتا ہے۔ عظمِ قلب نمودار ہو کر نظام تنفس بگڑ جاتا ہے۔

بچوں کا بیری بیری کا حملہ نہایت شدید ہُوا کرتا ہے۔ بچہ کھلنے پینے کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ اسے قبض، دست، متلی اور قے ہوتی ہے۔ پیشاب کم آتا ہے۔ پیٹ میں قولنجی درد ہوتا ہے۔

۱ے۔ علامات مختلفہ مرکب اور مخلوط علامات ۱۲

بعض اوقات تہیج ہو کر فقدان میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس سے بعض اوقات بچے کے سرپرست یہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ کہ بچہ کی صحت اچھی ہو گئی ہے۔ بعد کی علامات میں سرعتِ قلب۔ تنفس کا بڑھ جانا۔ تنگیٔ تنفس DYSPNOE اور سقوطِ قلب ہُوا کرتے ہیں۔ سقوطِ قلب (ہارٹ فیلیور) عام طور پر عظیمِ قلب سے رونما ہُوا کرتا ہے۔

اسبابِ فقدان حیاتین ب کا فقدان یا تو براہ راست ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مثلاً وٹامن ب کی کم مقدار خوراک میں کھائی جائے۔ یا خوراک میں کار بوہائیڈریٹ کا تناسب نامناسب ہو۔ حمل کے دوران میں وقتِ اشتہا اور قے کے باعث یہ کمی خاص طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ سنگرہنی اور سوزشِ قولون متقرح میں چاہے خوراک کی کافی مقدار بھی استعمال کی جائے تب بھی علاماتِ فقدان پیدا ہو جاتی ہیں۔

اگرچہ فرنیک بیری بیری کا یورپ میں وجود نایاب ہے۔ لیکن فقدانِ حیاتین کی معمولی علامات عام پائی جاتی ہیں۔ جن کے زیر اثر مریض جہارتِ فن کھو بیٹھتا ہے۔ اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ دماغ الجھ کے رہ جاتا ہے۔ اور وہ کسی معاملہ کی تفاصیل کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔

شفائیات یہ جوہر تمام صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ غذا میں اس کے فقدان سے بچوں کے نشو ونما میں فوری کمی رونما ہو جاتی ہے۔ اس کی کمی سے ہر عمر کے انسان یا حیوان کے اعصاب میں ایک قسم کا التہاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بیری بیری جیسا مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ یہ حیاتین مرض نقص الدم (انیمیا) کو دور کرتا ہے نظام عصبی اور آنتوں کا فعل درست رکھتا ہے۔ ایام حمل اور رضاعت میں اس کی معمولی سے زیادہ ضرورت ہُوا کرتی ہے۔ طاقت کو بحال رکھنے کے لئے حاملہ عورتوں میں لور ایکسٹریکٹ اور اس کا باری باری انجکشن لگاتے ہیں۔ اکثر عصبی امراض مثلاً فالج۔ لقوہ۔ خدر۔ رعشہ۔ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ مرض بیری بیری کا مخصوص علاج ہے۔ عرق النساء۔ فالج الاطفال۔ شدید عذامی التہابِ اعصاب اور سمی قسم کے التہابِ اعصاب مثلاً کثرتِ مےخواری۔ سم الفار یا اس کے مرکبات کا استعمال۔ افیون یا مارفیا کا کثرتِ استعمال۔ نیز حاملہ کی شدید قے اور ضعفِ امعاء سے پیدا ہونے والے دائمی قبض میں مفید ہے۔

تحقیقاتِ جدیدہ روس کی بعض لیبارٹریوں میں یہ تجربہ کیا جا رہا ہے کہ حاملہ کے دردِ زہ شروع ہوتے ہی اگر حیاتین ب کا زیادہ مقدار میں ٹیکہ کر دیا جائے تو بچہ بلا تکلیف پیدا ہو جاتا ہے یہ عمل سو فی صدی کامیاب ہو جائے تو عورتوں کو وضعِ حمل کی

جانکنی اور شدید تکلیف سے نجات ہو جائے گی۔

اس حیاتین کو دیر معدہ کے بعض امراض میں بھی مفید پایا گیا ہے۔ جگمٹر کو بھی فائدہ بخش ہے

مقدار خوراک اس کی قلیل مقدار خوراک ۳ سے ۱۰ ملی گرام روزانہ۔ اوسط خوراک ۱۰ سے ۲۵ ملی گرام روزانہ اور بڑی سے بڑی مقدار خوراک ۲۵ سے ۱۰۰ ملی گرام روزانہ ہے۔

خرابی معدہ کی صورت میں اسے براہ دہن استعمال کرانا چنداں فائدہ مند نہ ہوگا۔ اس کا زیر جلد وریدی اور عضلی انجکشن کیا جاتا ہے۔ بڑی مقدار میں استعمال کرانا ہو تو اس کا وریدی انجکشن کیا جائے۔ شروع شروع میں بڑی مقدار میں استعمال کرا کر اس کی مقدار خوراک آہستہ آہستہ کم کی جا سکتی ہے۔ اور اب اسے براہ دہن بھی دیا جا سکتا ہے۔

علامات مرض پر غالب پانے کے لئے وٹامن بی کمپلیکس استعمال کرائیں۔

اس کے مرکبات کے تجارتی نام یہ ہیں:-

(۱) بیرن گلیکسو (BERIN) (۲) بی فورٹس روٹامن ایمنڈ (BEFORTIS)

(۳) بے نروا (روچی) (BENERVA) (۴) بیٹالن (لِلی) (BETALIN)

(۵) بی ٹکسن (بائر) (BETAXAN) (۶) بوی من (سی وی سی) (BVIMIN)

(۷) بی میکس (BEMAX) (۸) بیڈوم (شارپ اینڈ دوم) (BEDOME)

فارما کوپیائی مرکبات یہ ہیں:-

۱۔ اینورینی ہائیڈروکلورائیڈم ANEURINAE HYDROCHLORIDUM

دوسرا نام۔ وٹامن ب تھیامن ہائیڈروکلورائیڈ

حفظ ما تقدم کے لئے ۱ سے ۳ ملی گرام۔ شفائی اغراض کے لئے ۱۰ سے ۳۰ ملی گرام

۲۔ انجکشن آف وٹامن ب۔ **مقدار استعمال** ۱۰ سے ۳۰ ملی گرام

۳۔ ٹبلٹ اینورینی ہائیڈروکلورائیڈ۔ ہر ٹکیہ میں ۱/۲ گرین دوا ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ اس جوہر کو امریکہ میں تھیامین (THIAMIN) اور انگلستان میں (ANEURINE) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

وٹامن بٹ یا ربوفلیوین

(VITAMIN B2– RIBOFLAVIN)

مختصر تاریخ:۔

یہ جوہر جلدی امراض کا ازالہ کرتا ہے۔ جسم کے نشوونما میں مدد دیتا ہے۔

ایمٹ نے سنہ ۱۹۲۰ء میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ اس جوہر کی شفائی تاثیر حرارت پر ضائع ہو جاتی ہے۔ سمتھ اور ہینڈرک HENDRICK نے سنہ ۱۹۲۶ء میں اس امر کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا کہ اس حیاتین میں حرارت سے تباہ ہونے والے اور حرارت کا مقابلہ کرنے والے ہر دو اجزا پائے جاتے ہیں۔ واربرگ (WARBURG) اور کرسچین نے سنہ ۱۹۳۱ء میں اسے ییسٹ (YEAST) سے حاصل کیا تھا۔ ۱۹۳۲ کے بعد سے اسے لیکٹوفلیوین یا ربوفلیوین کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

ماخذ:۔ یہ جوہر۔ انڈے۔ دودھ۔ حیوانی گردہ و جگر۔ اور بعض نباتات میں موجود ہوتا ہے نباتات کی جڑ کی نسبت پتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ گاجر کی جڑ سے زیادہ پتوں میں پایا جاتا ہے اور ایکسٹریکٹ میں وٹامن بٹ بکثرت پایا جاتا ہے۔ لیکن وٹامن بٌ کم ہوتا ہے۔ تازہ تحقیقات کی رُو سے وٹامن بٹ اور نکوٹینک ایسڈ میں کوئی حدِ فاصل نہیں۔ اس لئے آج کل وٹامن بٹ کا نام بہت کم استعمال ہو رہا ہے۔ نکوٹینک ایسڈ گوشت اور سالم آٹے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسے **انٹی پلاگرا وٹامن** کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

کوہن (KUHN) نے اسے ۱۹۳۳ میں دودھ اور انڈوں سے حاصل کیا تھا۔ اور **کیرر** (KARRER) نے ۱۹۳۳ء میں اسے جگر سے حاصل کیا تھا۔

نارنجی رنگ کے پیلے پرت جو ۲۸۰ درجہ سنٹی گریڈ پر ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان پر حرارت اور فضائی آکسیجن کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ پانی میں بدقت حل ہو جاتے ہیں۔ محلول کا رنگ تیز زردی نما چمکدار سبز ہوتا ہے۔ چربیوں میں ناقابل حل۔ تیزابوں کے تیز محلول کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن الکلیز کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اس کا کوئی انٹرنیشنل یونٹ مقرر نہیں ہے۔ خالص حالت میں دستیاب ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات:۔

اس کی کم سے کم روزانہ مقدار ۰٫۷ تا ۱٫۵ ملی گرام اور زیادہ سے زیادہ روزانہ مقدار ۱٫۵ تا ۲٫۰ ملی گرام ہے۔ ایام حمل و رضاعت میں اس مقدار میں اضافہ ہوگا۔ ۲ سال سے ۱۲

سال کے بچوں کے لئے ۹ء۰ تا ۸ء۰ ملی گرام روزانہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

افعالِ عضویہ ربوفلیوین خلیات میں مل کر دو مماثل انزائم بناتی ہے۔ جن میں ایک کو مونو نوکلیوٹائیڈ MOMONOCCLEOTIDE یک کیسہ خلیات اور دوسرا ڈائی نوکلیوٹائیڈ (DINUCLEOTIDE) متعدد کیسہ خلیات — بناتی ہے جو ہر دو فلیو پروٹین ہیں۔

یہ باہم ملکر متعدد انزائم بناتے ہیں۔ جو انتقال ہائیڈروجن میں معاون ہوتے ہیں۔ اس طرح ربوفلیوین نکوٹینے سائیٹو انزائم سے مل کر کاربو ہائیڈریٹ میں تغیرات کا باعث ہوتا ہے وٹامن ب کی طرح اس حیاتین کو بھی اپنا اثر دکھانے کے لئے فاسفورس بنتا ٹرتا ہے۔ یہ عمل آنتوں۔ جگر اور خلیات میں ہوتا ہے۔ یہ حیاتین فعل بصارت کے لئے بھی نہایت اہم ہے حیوانوں اور انسانوں ہر دو میں زندگی اور نشو و نما کے لئے اس حیاتین کی بیحد ضرورت ہے

علاماتِ فقدان ربوفلیوین کے فقدان کی ابتدائی علامات معمولی اور عام طور پر تدریجی سی معلوم ہوتی ہیں۔ جن کا زیادہ تر تعلق ذائقہ اور بصارت سے ہوتا ہے۔ مثلاً ہونٹوں، منہ، زبان کی جلن اور دکھن عام شکایات ہیں۔ جن کے باعث کھانے اور نگلنے میں خاصی دشواری پیش آتی ہے۔ بصارت کے نقائص یہ ہیں:۔

آنکھوں کی جلن اور خراش۔ آنکھوں کا جلد تھک جانا۔ فوٹو فوبیا۔ گوہانجنی۔ پلکوں کے نیچے خشکی کا احساس وغیرہ۔

شروع میں ہونٹ زرد سے ہو کر کناروں پر سے سرخ ہو کر کھنچ جاتے ہیں۔ ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اور شدید صورتوں میں متقرح ہو جاتے ہیں۔

زبان کا رنگ گہرا لال ہوتا ہے۔ اور سطح بالکل صاف ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اس میں گہرے پھٹاؤ ہوتے ہیں۔ زبان کا اگلا سرا سوجا ہوا یا بالکل صاف اور گائے کھمبی نما ہوتا ہے جس کی وجہ سے زبان پتھریلی سی معلوم ہوتی ہے۔ مزمن صورتوں میں زبان کا اگلا سرا اٹھ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ربوفلیوین کے فقدان سے پیدا ہونے والے ورمِ لسان (گلوسائی ٹس) اور نکوٹینک ایسڈ کی کمی سے پیدا ہونے والے ورمِ لسان میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اس کی کمی سے امراض قلب۔ استسقاء۔ ضعفِ معدہ و امعاء۔ ضعفِ ہضم اور قبض کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ نزول الماء۔ ضعفِ بصارت۔ نخاع اور محیطی اعصاب کا فساد۔ جلدی امراض۔ ورمِ جلد۔ بال جھڑنا۔ خارش وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ امراض و عوارض چشم

خاص طور سے ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً بلاجرا جس میں جلد، زبان اور اعصاب متورم ہو جاتے ہیں۔
خاص طور پر اس جوہر کی کمی سے رونما ہوتا ہے۔

اس کی کمی سے خفیف نفسیاتی اور ضعفِ نظامِ عصبی کی علامات رونما ہو جاتی ہیں گاہے ہذیان خیالاتِ[1] حشیم اور سبات بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کی کمی سے سوزش جلد (ڈرمے ٹائی ٹس) عام طور پر ناک کی جھلیوں سے شروع ہوتی ہے اور یہ پرت دار اور روغنی قسم کی ہوتی ہے۔ اس قسم کے تغیرات آنکھوں کے گرد اور کانوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ فرج اور مقعد کی سوزش عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے۔

آنکھوں سے متعلق جو تغیرات رونما ہوتے ہیں ابھی وہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکے۔

قرنیہ میں اس کی کمی سے جو تبدیلیاں آتی ہیں۔ ان کا تعلق تمام تر قرنیہ سے ہوتا ہے۔

اس امر کا اندازہ لگانے کے لئے کہ مذکورہ بالا علامات ریبوفلیوین کی کمی سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ اس بات سے عیاں ہو سکتا ہے۔ کہ مریض کا ہاضمہ خراب ہوگا۔ اور یہ علامات اس حیاتین کے استعمال سے ختم ہو جائیں گی۔

اس کی کمی سے ایام حمل میں تے پیش از وقت ولادت۔ یا جنین کے بعض تغیرات ہوا کرتے ہیں۔

اس کمی سے دودھ میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایام حمل میں اس حیاتین کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔

شفائیات یہ حیاتین مرض بلاجرا کا خاص علاج ہے۔ اس کے ایسڈ اور ایمائیڈ بھی خاص طور پر مفید ہیں۔ ان کے استعمال سے تمام علاماتِ مذکورہ سوءِ ہضم۔ ذکاوتِ حس۔ سوزش جلد، نسیان۔ بے خوابی وغیرہ رفع ہو جاتے ہیں۔ اس کے ہمراہ حیاتین ب[1] کا استعمال نہایت اہم ہے۔ سلفنمائیڈ۔ اور شعاعی علاج کے تسمم نیز ہذیان خمری[2]۔ وجع القلب۔ التہاب اللسان اور ذیابیطس وغیرہ میں بھی مستعمل ہے۔ ریبوفلیوین عام طور پر بہاسول۔ سوزش حشیم اور موروثی آتشک میں بھی مفید ہے۔ یہ حیاتین غیر مشخص لیوکوربا اور ورم عنق الرحم میں بھی مفید پایا گیا ہے۔

---

[1] ۔ آنکھوں کے سامنے مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے نقطوں یا چھوٹی چھوٹی چیزوں مثلاً مکھی مچھر وغیرہ کا نظر آنا خیالات مندرہ وغیر مندرہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ علامہ اندانی کے خیال کے مطابق خیالات مندرہ صرف ایک آنکھ میں ہوتے ہیں۔ جن خیالات کو چھ ماہ گذر جائیں۔ اور نزول الماء نہ ہو وہ غیر مندرہ ہوتے ہیں۔

[2] ۔ شراب خوری کے باعث قوائے عقلیہ میں فتور جو کلمات وحرکات میں ظاہر ہوتا ہے۔

آبلوں (PENPHIGUS) جیسا سوں بیٹھوں کی ٹریٹمنٹ میں بھی اسے مفید پایا گیا ہے ایام حمل میں اس کا استعمال نہایت عمدہ نتائج کا حامل ہے۔

اس وٹامن کے ناخوشگوار اثرات یہ ہیں:-

اس کے استعمال کے چند منٹ کے اندر چہرہ اور بعض اوقات ہاتھ پاؤں سرخ ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں جلن سی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن یہ بد اثرات دس یا پندرہ منٹ کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اگر اثرات بد رفع نہ ہوں تو اس کا استعمال ترک کر دیں۔ یا بہت کم کر دیں۔

نیکوٹینک ایسڈ سے تیار شدہ ادویہ مثلاً بیلونین ٹیبلٹس ساختہ گلیکسو وغیرہ کو بعد از غذا استعمال کرانا مناسب ہے۔

مقدار خوراک | بی فلیوین - اور ریبو فلیوین کو براہ دہن یا بذریعہ عضلاتی انجکشن استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ عام مقدار خوراک ۵ سے ۲۰ ملی گرام یا زائد ہے۔

وٹامن ب۳۔ (VITAMIN B3) اس جوہر کی کمی سے وزن میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

وٹامن ب۴۔ (VITAMIN B4) اس کی قلت عضلات کو کمزور کر دیتی ہے یہ جوہر انڈے اور گندم میں ہوتا ہے۔

وٹامن ب۵۔ (VITAMIN B5) اس جوہر کی کمی سے بھی وزن کم ہو جاتا ہے۔

وٹامن ب۶

(VITAMIN B6)

اسے پائی ری ڈوکسین PYRIDOXINE ایڈرمن (ADERMIN) اور بیناڈوں کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

مختصر تاریخ:-

گولڈ برگر (GOLDBERGER) اور للی (LILLE) نے ۱۹۲۶ء میں اس امر کا انکشاف کیا کہ وٹامن ب۶ کی کمی سے چوہوں میں مخصوص سوزش جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے ایکروڈینیا ACRODYNIA کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور کوپنگ (COWPING) نے اس جوہر کو ۱۹۳۰ء میں فیکٹر وائی (Y) کے نام سے یاد کیا۔ جارجی (GEO RGY)

نے ۱۹۳۴ء میں اسے حیاتین ب سے الگ کر کے اسے حیاتین ب۶ کے نام سے یاد کیا۔

بے رنگ پرت۔ پانی اور الکوحل میں قابل حل۔ حرارت کے مقابل۔ الکلیز اور الٹرا وائلٹ شعاعوں سے بکھر جانے والے۔

قدرتی ماخذ یہ جوہر انڈوں کی زردی، مچھلیوں، سویابین، ییسٹ۔ گوشت اور جگر میں پایا جاتا ہے۔ دودھ اور اکثر سبزیوں میں اس کی بہت معمولی مقدار موجود ہوتی ہے۔

معیار اس کا کوئی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ موجود نہیں۔ یہ خالص صورت میں دستیاب ہوتا ہے چوہوں میں اس کا ایک یونٹ ۵ سے ۱/۲ ۷ مائکروگرام ہے۔ یہ جوہر اس مقدار میں روزانہ کھلانے سے چوہوں میں اس جوہر کی کمی سے پیدا ہونے والے عوارض کا خاتمہ ہونے لگتا ہے

جسمانی ضروریات: ابھی تک اس کا تعین نہیں کیا جا سکا۔

افعال عضویہ پائری ڈوکسین اور اس کے مماثل دوسرے مرکبات مثلاً پائری ڈوکسل (PYRIDOXYL) اور پائری ڈوکسامین PYRIDOXAMINE پروٹینی تغیرات میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پائری ڈوکسین کا ایک مرکب خون کے سرخ ذرات کی پیدائش میں بھی کسی حد تک اثر انداز ہوتا ہے۔ پائری ڈوکسین ٹرپٹوفین (ایک پروٹینی پیداوار) کو نکوٹینک ایسڈ کی صورت اختیار کرنے میں بیحد مدد دیتا ہے۔

علاماتِ فقدان حیوانوں پر جس قدر تجربات کئے گئے ہیں، ان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ وہ وٹامن ب۶ نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ چوہوں میں اس کی کمی سے کانوں، پنجوں، نتھنوں کا احمرار الجلد (ایکرو ڈینیا) پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تہیج جلد بھی اسی کمی کا ظہور ہے۔ یہ صورتِ مرض اس کمی سے پیدا ہوتے والے مرض سے بہت ملتی جلتی ہے۔ جو بعض خشک روغنی تیزابوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہر دو اجزاء کے باہمی تعلق کی نقاب کشائی نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ بات واضح ہے۔ کہ چربی کس قدر پائری ڈوکسین پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کمی سے کتوں اور سوروں میں ایک خاص قسم کا قلت الدم پیدا ہو جاتا ہے۔ جو صرف وٹامن ب۶ کے استعمال سے ختم ہوتا ہے۔ حیوانوں میں اس جوہر کی کمی سے پیدا ہونے والے بعض مخصوص عوارضات گوناگوں عصابی شکایات ہیں۔ جن کی بنا پر حیوانوں میں عصابی کمزوری اور مرکزی اعصابی نظام میں فتور کا ظہور ہوتا ہے۔ اس میں تشنجی دوروں کی شمولیت بھی ہے اس جوہر کی کمی سے بندروں میں تصلب الشرائین پیدا ہو جاتا ہے جس کی علامات بجنسہ وہی ہوتی ہیں۔ جو انسانوں میں دیکھی جاتی ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان پائری ڈوکسین کے لئے اپنی تمام تر ضروریات کو صرف آنتوں کی ترکیب ہی سے پورا کر سکتا ہے۔ اور صرف خوراک پر بعض پابندیاں عائد کر کے وہ اس کمی کو پیدا نہیں کر سکتا۔ ڈیس کسی پائرو ڈوکسین اس کا نقیض ہے۔ بعض رضاکاروں نے اسے استعمال کرنے کے بعد اپنے اندر پائرو ڈوکسین کا فقدان محسوس کیا۔ چنانچہ بعض مریضوں میں آنکھوں، ناک اور منہ کے گرد سے بھوسی سی جھڑتی رہتی ہے۔ پائرو ڈوکسین سے خالی غذا کے استعمال سے قلت الدم پیدا ہوجاتا ہے۔ اور انسان ٹرپٹوفین کو ٹینک ایسڈ میں تبدیل نہیں کر سکتا۔

شفائیات اسے عضلی فساد (MUSCULAR DYSTROPHY) بے خوابی، چڑچڑاپن مختلف اعصابی گڑبڑ اور بیری بیری میں وٹامن ب کے ناکام ہوجانے پر دیا جاتا ہے۔ جس سے عوارض کا جلد ہی خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اس کا استعمال ایکس رے سکنس میں بھی مفید ہے۔ حمل کے زمانہ میں اس کی بڑی مقدار درکار ہوتی ہے۔ اور یہ حمل کی قے اور حمل کے درد شقیقہ کو دور کرتی ہے۔ یہ وٹامن بناڈون (روشے) (BENADON) کے نام سے مارکیٹ میں بکتا ہے۔

پائرو ڈوکسین خون کے فسادات کے لئے بھی نہایت مفید پایا گیا ہے۔ بعض امراض جلد چھالے اور سوزش جلد جس میں بھوسی اتر آتی ہے کو بھی وٹامن ب نافع ہے۔

مقدار خوراک بناڈون۔ پائری ڈوکسین کو براہ دہن اور بذریعہ زیر جلد، عضلی اور وریدی انجکشن استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک ۲۰ ملی گرام سے ۲۰۰ ملی گرام تک ہے۔ اگر پنٹوسائی ٹوسس (قلت الدم مہلک) میں ۱۰۰ تا ۲۰۰ ملی گرام کی مقدار میں بذریعہ انجکشن استعمال کرائیں۔ ایکس رے سکنس کے علاج کے لئے اور ایام حمل کے عوارض کے لئے ۲۰ ملی گرام تا ۱۰۰ ملی گرام کی مقدار میں استعمال کریں۔

پنٹوتھینک ایسڈ

(PANTOTHENIC ACID)

اسے پینتھے نول (PANTHENOL) اور بے پن تھن (BEPANTHEN) کے ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

مختصر تاریخ: رنگ روز (RING ROSE) نے ۱۹۳۱ء میں اس امر کا انکشاف کیا کہ محدود غذا

پر گذران کرنے سے بلا جرا جیسا سوزشی جلد کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ آر۔ جے۔ ولیمز نے ۱۹۳۳ میں اسے پینٹوتھینک ایسڈ کے نام سے یاد کیا۔ ۱۹۳۹ میں جوکس (JUKES) نے سوزش جلد میں اس کی افادیت پر مہرِ تصدیق ثبت کی۔ آر۔ جے۔ ولیمز نے ۱۹۳۹ میں اسے جگر سے الگ کیا۔ ۱۹۴۴ میں روچی نے اسے پینتھے نول کے نام پر رائج کیا۔

آزاد تیزاب ہلکے زرد رنگ کا گاڑھا روغن ہوتا ہے۔ جو پانی اور الکحل میں حل ہو جاتا ہے۔ کرسٹلین سوڈیم اور کیلسیم سالٹ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

پینتھے نول جسم میں پہنچکر جلدی سے پینٹوتھینک ایسڈ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

قدرتی ماخذ اسے حیوانوں کے جگر۔ گردوں پیسٹ۔ گندم۔ چوکھر وغیرہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ سبز پودوں میں بھی اس کا وجود پایا جاتا ہے۔

معیار اس کا کوئی انٹرنیشنل معیار مقرر نہیں یہ جوہر خالص حالت میں دستیاب ہوتا ہے۔ ایک چک یونٹ پینٹوتھینک ایسڈ کے ۱۴ مائکروگرام کے برابر ہوتا ہے۔ پیسٹ سے حاصل شدہ ایک یونٹ کیلسیم پینٹوتھینک کے ۰.۰۱ مائکروگرام کے برابر ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات:۔ اس امر کا حال کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔

افعال عضویہ پینٹوتھینک ایسڈ جسمانی خلیات میں موجود ہے۔ اور یہ انزائم کے ساتھ مل کر پٹھوں کی قوت کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا تعلق حیاتیات سے ہے۔ کیونکہ یہ ایسی ٹل کولین۔ نسوں سے خارج ہونے والی ایک کیمیاوی شے جو پٹھوں کو تقویت دیتی ہے۔ بناتا ہے۔ اور بعض ادویہ کی سمیت کو دور کرتا ہے۔ ایک یہ خیال بھی ہے کہ یہ چربیوں اور نشاستہ کی ترکیب میں بھی شامل ہے۔

علامات فقدان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پینٹوتھینک ایسڈ حیوانات کی اکثر اقسام میں ایک لازمی جزو ہے۔ اور اس کا فقدان حیوانات کے رگ و ریشہ میں اس قدر نمایاں ہوتا ہے۔ کہ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اسے جملہ خلیات کے تغیرات میں اہم مقام حاصل ہے۔ اس سے مرکزی نظام اعصاب۔ نظامِ تنفس۔ نظام انہضام خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں۔

یہ امر اب کسی مزید ثبوت کا محتاج نہیں کہ یہ حیاتین مختلف حیوانات کے بالوں کو سفید ہونے سے روکنے میں ایک اہم جزو ہے۔ اگرچہ یہ چیز ابھی تک ثابت نہیں ہو سکی۔ کہ یہ جوہر انسانوں کے لئے بھی ضروری ہے یا نہیں۔ لیکن اس کی کمی سے خون میں پینٹوتھینک ایسڈ کی سطح کے گر جانے کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ جوہر انسانوں کے لئے بھی لازمی ہے۔ اس کی کمی سے پاؤں جلنے

میں جیسا کہ جنگی قیدیوں اور نقصِ تغذیہ کے مریضوں میں دیکھا گیا ہے۔

شفائیات پاؤں کی جلن اور سوزش کو دور کرنے کے علاوہ تجربات نے اس کا اور بھی مختلف امراض میں نافع ہونا ثابت کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ سعال شدید (برانکائی ٹس) امراضِ جگر۔ خاص طور پہ ورمِ جگر متعدی اور مرض شلیم[1] کو مفید ہے۔ امراض رانس و شعر مثلاً سقوط الشعر وغیرہ میں اسے داخلی اور خارجی ہر دو طرح استعمال کیا جاتا ہے اسے زخموں پہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔ مرض ایلاؤس۔ قولنج التوائی جس میں منہ سے براز خارج ہوتا ہے۔ اسے بذریعہ انجکشن استعمال کر کے عمدہ نتائج حاصل کئے جاتے ہیں۔

مقدار خوراک شفائی اغراض کے لئے اسے ۲۰۰ ملی گرام سے ۴۰۰ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ استعمال کرایا جاتا ہے۔

نکوٹینامائیڈ ۔ نکوٹنک ایسڈ

NICOTENAMIDE–NICOTANICACID

اسے پی۔پی یا پلاگرا پری ونٹو P.P.–PELLAGRAPREV -ETIVE فیکٹر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

مختصر تاریخ:۔

فنک (FUNK) نے ۱۹۱۲ء میں اس امر کا اعلان کیا کہ کوئی ایسا جوہر بھی ہے جو مرض بلاجرہ کو روک سکتا ہے۔ گولڈ برگر نے ۱۹۲۶ء میں اس امر کا اعلان کیا کہ مرض بلاجرہ نقص تغذیہ سے پیدا ہوتا ہے اور وٹامن بی میں مرض بلاجرہ کا قلع قمع کرنے والا عنصر موجود ہے۔ الوہجم (EIVEHJEM) نے ۱۹۳۷ء میں نکوٹینامائیڈ کے متعلق اعلان کیا کہ یہی مرض بلاجرہ کا شافی علاج ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۷ء کے بعد سے یہ جوہر مرض بلاجرہ کے علاج کے طور پر استعمال ہونا شروع ہو گیا۔

فنک نے ۱۹۱۲ء میں بیسٹ اور چاولوں سے نکوٹینک ایسڈ کو الگ کیا۔ وار برگ (WARBURG) اور کوہن (KOHN) نے ۱۹۳۵ء میں دل کے پٹھوں سے نکوٹینامائیڈ کو

[1] شیود غریبہ کی ایک قسم ہے جس میں اکثر منہ اور رخسارے پر گندم دلیوانہ (ضمنس) کے برابر سخت دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے گرد تھوڑی سی سرخی ہوتی ہے۔

حاصل کیا۔ الوہیجم نے ۱۹۳۷ء میں اسے جگر سے حاصل کیا۔

ہر دو جوہر سفید بیرنٹ دار ٹھوس ہوتے ہیں۔ جو پانی میں حل ہو جاتے ہیں۔ نکوٹینیا مائیڈ ۱۳۰ درجہ سنٹی گریڈ اور نکوٹینک ایسڈ ۲۳۴ درجہ سنٹی گریڈ پر کھوتا ہے۔ پکانے سے یہ بے اثر نہیں ہو جاتے۔ ہوا یا روشنی میں کھلا رہنے سے بھی ان کا اثر زائل نہیں ہوتا۔

قدرتی ماخذ یہ اکثر اشیاء مثلاً جگر، میٹ، دودھ، پنیر، غلوں اور انڈوں میں دوسرے وٹامن بی کمپلیکس کے ہمراہ ملے جلے پائے جاتے ہیں۔ میٹ خشک کے ایک کلوگرام میں ۵۸۲ ملی گرام۔ مکئی کے ایک کلوگرام میں ۱۴٫۸ ملی گرام نکوٹینک ایسڈ ہوتا ہے۔

اس کا کوئی انٹرنیشنل معیار مقرر نہیں۔ جو ہر دستیاب ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات ۸ سے ۱۰ گرام کم سے کم اور ۱۲ سے ۱۸ ملی گرام زیادہ سے زیادہ روزانہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ایام حمل و رضاعت میں اس مقدار میں اضافہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

افعالِ عضویہ نکوٹینیا مائیڈ عام طور پر انزائم ۱ اور ۲ کے ساتھ مل کو ہائیڈروجن میں گوناگوں تغیرات لاکر اسے آخر آکسیجن کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

یہ جوہر آنتوں کے راستہ جذب ہو جاتا ہے۔ اور خون کے ذریعہ جگر میں پہنچتا ہے۔ جہاں یہ جمع رہتا ہے۔ اور کاربوہائیڈریٹ کے تغیرات میں معاون ہوتا ہے یہ نظام انہضام نظام اعصاب اور نظام جلد کو صحیح رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

نکوٹینک ایسڈ عام طور پر براہ بول اخراج پذیر ہو جاتا ہے۔ اور اس امر کی کافی شہادت موجود ہے۔ کہ نکوٹینک ایسڈ آنتوں میں ترکیب پذیر ہو جاتا ہے۔ اور امینو ایسڈ ٹرپٹوفین نکوٹینک ایسڈ کی پیشوائی کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خوراک نکوٹینک ایسڈ کی ترکیب پذیری سے عاجز ہے۔ نکوٹینک ایسڈ اور اس کے امائیڈ کے عضوی افعال میں صرف ایک ہی فرق ہے اور وہ یہ کہ قلیل الذکر میں نسوں کو وسعت دینے کی نمایاں خصوصیات موجود ہیں۔

علاماتِ فقدان اس جوہر کے فقدان سے مرض بلاجبہ رونما ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مرض بلاجبہ کا شافی علاج تصور کیا جاتا ہے۔ مرض بلاجبہ کے علامات میں کافی اختلافات پائے جاتے ہیں جنہیں مختصر طور پر اسہال۔ سوزش جلد اور حمق (ڈیمنشیا) سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس مرض سے نظام انہضام سب سے پہلے متاثر ہوتا ہے۔ اور اس کی علامات ورمِ لسانی (گلوسائٹس) اور سوزشِ دہن (سٹومے ٹائٹس) ہیں۔ زبان

مخصوص طریقہ پر سوجی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کا رنگ گائے یا بھینس کے گوشت کی طرح سُرخ ہوتا ہے۔ ان شکایات کے علاوہ بھوک کی کمی (اینورکسیا) پیٹ کے امراض اور اسہال (ڈائریا) بھی شامل حال ہوتے ہیں۔ مرض بلاجرہ میں سوزش جلد صرف ان اعضا پر ہوتی ہے جو عام طور پر کھلے رہتے ہیں۔ ان اعضاء پر سے بھوسی جھڑتی رہتی ہے۔ جس میں دھوپ روشنی یا حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ نکوٹینک ایسڈ کے فقدان کی تشخیص میں الٹراوائلٹ ریز کافی حد تک معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس جوہر کی کمی سے بعض دماغی عوارض مثلاً بلاہت خوف۔ پژمردگی۔ اور حافظہ کی کمزوری لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور یہی عوارض بڑھ کر ہسٹیریا۔ پراگندہ ذہنی اور بعض اوقات جنون کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس جوہر کی کمی سے غنودگی۔ حمق اور بے حد پژمردگی بھی رونما ہو جاتی ہے۔ یہ تمام تر علامات و عوارض صرف نکوٹینک ایسڈ ہی کی کمی سے رونما نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے ہمراہ وٹامن بی کمپلیکس کے دیگر اجزا کا فقدان بھی کار فرما ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے علاقے جن میں لوگوں کی خوراک مکئی ہوتی ہے۔ وہاں یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ نکوٹینک کے عدم فقدان کے باوجود بھی اس قسم کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں جس سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ مکئی میں کوئی سمی عنصر موجود ہے۔ جو مرض بلاجرہ کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اس کی صحیح تشخیص تا حال نہیں ہو سکی۔

شفائیات نکوٹینک ایسڈ اور اس کے ایمائیڈ ورم لسان۔ سوزش جلد اور عوارض دماغیہ جو مرض بلاجرہ کی مخصوص علامات ہیں کے لئے اکسیر ہیں۔ ورم عصبی محیطی (پیری فرل نیورائٹس) اور دیگر عوارض چشم میں اس جوہر کی بجائے وٹامن ب اور ربوفلیوین زیادہ تر موثر اور مفید ہے۔ مرض بلاجرہ کے علاوہ یہ جوہر کئی ایک دیگر امراض میں بھی نہایت کامیابی سے استعمال کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ نظام انہضام کے امراض مثلاً سنگرہنی (سپرو) تو لنجی امراض میں بھی مفید ہے۔ ورم لسان اور سوزش دہن جن کے ہمراہ نرمن سمیت الکوحل شامل ہو۔ اس جوہر سے شفا پذیر ہو جاتے ہیں۔ یہ جوہر دنسٹ انجائنا کا مخصوص علاج ہے۔ یہ جوہر مرض رینا ڈ۔ (شقیقہ دماگرین) کزاز اور دردان سر میں بھی فائدہ بخش ہے۔

اس جوہر کی مدد سے سلفا ایمائیڈ کے سمی اثرات مثلاً جی متلانا قے وغیرہ کو بھی روکا جا سکتا ہے۔ یہ خیال رہے کہ گاہے سلفا ڈرگز اور میتھی سلین کے براہ دہن استعمال کرانے سے مرض بلاجرہ جیسی علامات پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ لیکن یہ شکایات نکوٹینک ایسڈ کے استعمال

سے فوراً غائب ہو جاتی ہیں۔ پینی سلین کے استعمال سے پیدا ہونے والے مرض (شمرادار ٹی کیبریا) میں نکوٹینک ایسڈ کو بذریعہ جدیدی انجکشن استعمال کرایا جاتا ہے۔ اسے ذیابیطس شکری میں بھی ٹمری خوراکوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس علاج سے انسولین کی روزانہ ضروریات میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

متفرق نکوٹینک ایسڈ اور اس کے ایمائیڈ دمہ (دانی ما) اور وجع القلب (انجنا پکٹورس) عصبی درد (نیورلجیا)۔ پالامارنا (ریل بلین) اور نقص تغذیہ کے باعث رونما ہونے والی سوزش جلد میں بھی مفید پایا گیا ہے۔

جہاں کہیں نسوں کے انساع کی ضرورت ہو۔ نکوٹینک ایسڈ کی بجائے اس کے ایمائیڈ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جس سے وہ علاماتِ بد مثلاً چہرہ کا دمک اٹھنا۔ بے چینی وغیرہ سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔

مقدار خوراک مرض بلاجر کی ابتدائی منازل میں ۱۰ سے ۴۰ ملی گرام سے ۵۰ ملی گرام تک روزانہ استعمال کرایا جاتا ہے جس سے مرض کی رفتار رک جاتی ہے شدید صورتوں میں ۱۰۰ سے ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں متفرق خوراکوں میں دیا جاتا ہے۔ دیگر حالات میں ۲۵ ملی گرام سے ۲۰۰ ملی گرام روزانہ استعمال کرایا جاتا ہے۔ ذیابیطس شکری میں ۱۰۰ سے ۴۰۰ ملی گرام سے ۵۰۰ ملی گرام دن میں تین بار استعمال کرایا جاتا ہے۔

وٹامن ب۱۲

(VITAMIN B—12)

مختصر تاریخ:۔

مائنو (MINOD) اور مرفی (MURPHY) نے ۱۹۲۶ میں اس امر کو ثابت کیا کہ جگر خبیث بھس میں مفید ہے۔ کاسل نے ۲۷-۱۹۲۶ میں اس بات کو واضح کیا کہ خارجی خوراک کا نظامِ انہضام کے باہمی ردِ عمل سے جسم میں خبیث بھس کا قیام عمل میں آتا ہے۔ شورب (SHORB) نے ۱۹۴۸ میں کہا کہ لور ایکسٹریکٹ خبیث بھس کا خاتمہ کرتا ہے۔ ریچز (RICHES) نے ۱۹۴۸ میں جگر سے اس جوہر کو حاصل کر کے اس کا نام وٹامن ب۱۲ رکھا۔ سمتھ اور کلمنر (KLEMNER) نے ۱۹۴۸ میں اسے جگر سے الگ کیا وٹامن ب۱۲ کی پوری ہیئتِ کیمیاوی کا تا حال پتہ نہیں چل سکا۔ وٹامن ب۱۲ کی مختلف صورتیں موجود ہیں۔ جو

سب کی سب مؤثر ہیں۔

نہایت گہرا سُرخ قلمی جوہر جو پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

قدرتی ماخذ موجودہ تحقیقات کے مطابق یہ جوہر جگر۔ جوش دار شرابوں اور دودھ میں پایا جاتا ہے۔

معیار اس کا کوئی انٹرنیشنل معیار مقرر نہیں ہے۔ یہ جوہر خالص صورت میں دستیاب ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات تا حال اس امر کا کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔

افعال عضویہ افعال و خواص کے لحاظ سے وٹامن ب۱۲ اور فولک ایسڈ تقریباً ایک ہی جیسے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی صحیح ترکیب کا پتہ نہیں ہو سکا۔ ایک خیال یہ ہے کہ وٹامن ب۱۲ تھائی مین کو تھائی مے ڈین میں تبدیل کرنے کے لئے ضروری ہے۔

علامات فقدان وٹامن ب۱۲ کی دریافت سے پہلے یہ جوہر اور اس سے متعلقہ مرکبات مختلف ناموں شلاً اینیمل پروٹین فیکٹر۔ چک گروتھ فیکٹر وغیرہ کے ناموں سے یاد کئے جاتے تھے۔ ان اسماء سے یہ چیز واضح ہے کہ یہ جوہر نشو و نمائے جسمانیہ میں کس قدر دخل رکھتا ہے۔ مرغیوں اور چوہوں میں اس جوہر کی کمی ان کے بچوں پر خاص طور پر نمودار ہوتی ہے۔ دیگر حیوانات میں بھی اس جوہر کی کمی نشو و نما کو روک دیتی ہے۔ انسانوں میں اس جوہر کی کمی سے خبیث قسم کا کبُس نمودار ہو جاتا ہے۔ اس امر کی تا حال تصدیق نہیں ہو سکی کہ یہ جوہر بچوں کے نشو و نما کا ذمہ دار ہے۔

شفائیات وٹامن ب۱۲ کے فوائد لور ایکسٹریکٹ سے مشابہ ہیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض کی جسمانی اور ذہنی حالت درست ہونا شروع ہو جاتی ہے بھوک لگتی ہے۔ اور جسمانی وزن بڑھنے لگتا ہے۔ زبان کی سوجن کی علامات چار پانچ دن میں رفع ہو جاتی ہے۔ وٹامن ب۱۲ نہایت زبردست دافع قلت الدم ہے۔ اس کے علاوہ غذائی میکروسیٹک انیمیا۔ سپرو۔ حمائک حارہ کے ٹراپیکل انیمیا اور بچپن اور حمل کے میگ لوبلاسٹک انیمیا غرض کہ تمام قسم کے میکروسیٹک انیمیا میں بے حد مؤثر ہے۔ اسے بذریعہ عضلاتی انجکشن استعمال کرنا چاہیئے۔

اس کے تجارتی نام یہ ہیں :۔

۱۔ سائٹامین ریگلیکسو CYATAMEN ۲۔ روبرامین دسکویب (RUBRAMIN)

۲- نورموسائی ٹین (لیڈرلی) (NORMOCYTIN)

مقدار خوراک شفائی اغراض کے لئے ۲۵ مائکوگرام سے ۱۰۰ مائکو گرام تک بذریعہ عضلی انجکشن استعمال کرائیں۔

فولک ایسڈ

(FOLIC ACID)

ڈے (DAY) نے ۳۸-۱۹۳۵ میں اسے بیسٹ اور جگر سے الگ کر کے اس کا نام وٹامن ایم رکھا۔ اور اسے بندروں کے نقص الدم میں مفید پایا۔ ہوگن (HOGAN) اور پیرٹ (PARROT) نے ۱۹۳۹ میں اسے نقص الدم کے لئے مفید پاکر اسے وٹامن بی (سی) کے نام سے یاد کیا۔ مچل (MITCHELL) نے ۱۹۴۰ میں اسے پالک سے حاصل کر کے اس کا نام فولک ایسڈ رکھا۔ شاک سٹیڈ نے ۱۹۴۳ میں اسے جگر سے الگ کیا۔

قدرتی ماخذ یہ ایک قلمی جوہر ہے۔ جسے پالک اور دوسرے سبز پتوں اور گھاسوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ نیز جانوروں کے رگ پٹھوں خصوصاً جگر اور گردوں میں بھی اس کا وجود پایا جاتا ہے۔ بیسٹ اور دودھ سے بھی اسے حاصل کرتے ہیں۔

اس کا کیمیاوی نام (P.G.A.) ہے۔ جو دراصل (PTERGY TH MIC ACID کا مخفف ہے۔

زرد رنگ کا نارنجی سفوف جو الکوحل اور دیگر عضوی محلولوں میں حل نہیں ہوتا۔ گرم پانی میں کسی قدر حل ہو جاتا ہے۔

معیار اس کا کوئی انٹرنیشنل یونٹ مقرر نہیں۔ یہ جوہر خالص حالت میں دستیاب ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات:- اس امر کا تا حال کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔

افعالِ عضویہ فولک ایسڈ نظام دورانِ خون کے مناسب عمل کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چلایا جا سکا۔ کہ آخر یہ جوہر اپنا عمل کرتا کیسے ہے۔ یہ جوہر حیاتین ج سے بہت حد تک مماثل ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ وٹامن سی

فولک ایسڈ کو فولینک ایسڈ میں تبدیل کرنے میں کسی قدر معاون ہے۔

علامات فقدان حیوانات میں اس جوہر کی کمی سے نظامِ دورانِ خون کے اکثر نقائص رونما ہو جاتے ہیں۔ انسانوں میں اس کے فقدان سے پیدا ہونے والے عوارض کا ابھی حال پورا علم نہیں چل سکا۔ تاہم اس قدر واضح ہے۔ کہ یہ کمی نظامِ دورانِ خون پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فولک ایسڈ آزاد صورت میں نہیں ملتا۔ بلکہ یہ جسمانی تغیرات سے اثر پذیر ہوتا ہے

شفائیات یہ مرض بلاجر (پلاگرا) سنگرہنی (سپرو) اور دورانِ حمل میں نمودار ہونے والے خبیث کمی خون کا مخصوص علاج ہے۔ اس کی کمی کی صورت میں نظام انہضام میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ اور اسہال۔ نقص تغذیہ وغیرہ عوارض رونما ہو جاتے ہیں۔ شروع شروع میں فولک ایسڈ کو خبیث کمی خون کے علاج میں استعمال کیا جاتا تھا لیکن تجربے نے یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ اس پر ہی انحصار کسی صورت میں مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ مریض کو اعصابی الجھنوں سے نہیں بچا سکتا۔ بلکہ ان الجھنوں میں مزید اضافہ ہی کرتا ہے۔ بعض مریض اس علاج سے بجائے نفع کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ آج کل یہ علاج ان مریضوں کے لئے بے حد مفید خیال کیا جاتا ہے جہاں جگر اور اس کے مرکبات بے کار ثابت ہوتے ہیں۔

مقدار خوراک اسے ۱۰ سے ۲۰ ملی گرام کی مقدار میں بذریعہ دہن یا عضلاتی انجکشن استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کا تجارتی نام اری فول (ERYFOL) (روشے) ہے۔

وٹامن بی کمپلیکس

(VITAMIN B COMPLEX)

یہ جوہر مذکورہ بالا جملہ شکایات میں نافع ہے۔

انکشافات مفیدہ عقیم (بانجھ) مردوں کے لئے تازہ ترین تجربات میں حیاتین کا مجموعہ مفید و موثر ثابت ہوا ہے۔ نیز جن عورتوں کے ایام میں خرابی ہو یا زیادہ تکلیف ہوتی ہو۔ اخراج خون میں کمی یا زیادتی پائی جاتی ہو۔ انہیں بھی اس دوا کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حیاتین ب یہ مفید نتائج اس لئے پیدا کرتا ہے۔ کہ وہ جگر کے بعض افعال کے لئے ضروری ہے۔ چوہوں پر تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ جگر کی خرابی سے جنسی ہارمون تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اور جگر کا فعل درست

ہونے سے جنسی ہارمون بھی درست ہو جاتے ہیں۔

اس کے تجارتی نام یہ ہیں:۔

۱۔ بیکوزائم (روچی) (BECOZYM)

۲۔ بیکوپلیکس ڈوکن (BECOPLEX)

۳۔ بیمکس (وٹامنز لمیٹیڈ) (BEMAX)

۴۔ بیٹالن (للی) (BETALIN)

۵۔ پلی بیکس (جان وائتھ) (PLEBEX)

۶۔ لیڈر پلیکس (LEDERPLEX)

۷۔ بی پلیکس (اے۔ ایف۔ ڈی) (BEPLEX)

وٹامن ایچ یا بایوٹن

(VITAMIN—H. BIOTIN)

اسے کوانزائم آر (COENZYME —R) بھی کہتے ہیں

مختصر تاریخ بیٹ مان (BATEMAN) نے ۱۹۱۴ء میں کچے انڈوں کی سمی تاثیرات کو معلوم کیا۔ باؤس (RAOS) نے ۱۹۲۷ء میں بعض ایسی اغذیہ کا پتہ چلایا۔ جو انڈوں کی اس سمی تاثیر کا توڑ تھیں۔ جیارجی (GYORGY) نے ۱۹۳۱ء میں انڈوں کی سمی تاثیر کا تریاق معلوم کر کے اس نام وٹامن ایچ رکھا۔ اسی محقق نے یہ تحقیقات بھی کی کہ وٹامن ایچ اور بائوٹین مماثل ہیں۔

کوگل (KOGL) نے ۱۹۳۶ء میں بایوٹین کو انڈوں سے الگ کیا اور ڈووگینوڈ (DU—VIGNEAOD) نے ۱۹۴۱ء میں اسے جگر سے حاصل کیا۔

بے رنگ سوزنی پانی اور الکوحل میں قابل حل۔ لیکن عضوی محلولوں میں نسبتاً ناقابل حل۔ حرارت کا مقابلہ کرنے والی تیزابوں اور الکلیز کے مقابلہ پر کسی قدر قائم۔

قدرتی ماخذ قدرت نے اسے وسیع پیمانہ پر بکھیر رکھا ہے بیٹ۔ جگر۔ گردوں اور دیگر مقوی غذاؤں میں اس کا بکثرت وجود پایا جاتا ہے۔

معیار:۔ اس کا کوئی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ متعین نہیں کیا جا سکا۔ یہ جوہر خالص حالت میں

دستیاب ہوتا ہے۔ اس کا ایک ملی گرام ہیسٹ کے ۲۷۰۰۰ یونٹ کے برابر ہوتا ہے جو ہوں کا ایک یونٹ ۱ء مائکرو گرام قلمی بایوٹین کے برابر ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات:۔ ابھی تک اس امر کا تعین نہیں کیا جا سکا۔

افعالِ عضویہ بایوٹین کے صحیح افعال کا ابھی تک ٹھیک طور پر علم نہیں ہو سکا۔ اس قدر معلوم ہے کہ بایوٹین کیمیادی طور پر پروٹین ایلوی ڈین سے مل جاتی ہے۔ جو انڈوں کی سفیدی میں کثیر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ ایلوی ڈین کے ہضم کی خرابی سے وہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جسے "انڈوں کی سفیدی کا مرض" کہتے ہیں۔

علاماتِ فقدان ایسا جان پڑتا ہے کہ انسان اور اکثر حیوانات اپنی بایوطینی ضروریات کو صرف آنتوں کی بکٹیریل ترکیب سے پورا کر لیتے ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر نقص تغذیہ کی بنا پر اس جوہر کی کمی کی علامات شاذ ہی رونما ہوتی ہیں۔ اس لئے اس فقدان کی علامات تجرباتی طور پر پیدا کرنے کے لئے انڈوں کی تمام سفیدی یا دیگر بایوطینی نقیضات کو بڑی مقدار میں استعمال کرا کر پیدا کی جاتی ہیں۔

اکثر حیوانات میں بایوطینی فقدان کی نمایاں علامات سوزشِ جلد سقوط الشعر اور دیگر جلدی عوارض ہوتے ہیں۔ جو بڑی حد تک اکروڈینیا[۱] سے مشابہ ہوتی ہیں۔ انسانوں میں اس جوہر کے فقدان کی ابتدائی علامات جلدی سوزش کے علاوہ یہ ہوتی ہے اس کے چند ہفتہ بعد جلد کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ اور خون کے سُرخ ذرات میں بے حد کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بعض دماغی عوارض کے علاوہ زبان چھوٹی اور زرد رنگ کی ہو جاتی ہے۔

اس جوہر کی کمی کا تعلق سرطان سے بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن بایوطینی فقدان سے سرطان کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ اس جوہر کی کمی سے انسان ملیریا کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

شفائیات مندرجہ بالا عوارض کے لئے لٹری سون (روچی) ایک نہایت عمدہ دوا ہے۔ یہ دوا کھانڈ چڑھی گولیوں کی صورت میں ہوتی ہے تین گولیاں کھانے کے بعد کھائی جاتی ہیں۔

---

[۱] احمرار الجلد متعدی (ACRODYNIA)

وٹامن سی (اسکوربک ایسڈ)

(VITAMIN-C ASCORBIC ACID)

اس کا تجارتی نام ریڈاکسون (REDOXON) ہے۔

مختصر تاریخ لنکاسٹر نے ۱۶۰۱ میں اسکربوط کا غذائی علاج کیا۔ لنڈ (LIND) نے ۱۷۵۷ میں "رسالہ اسکربوط" (TREATISE ON SCURVY) لکھا۔ بارلو نے ۱۸۸۳ میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ اسکربوط بچوں میں نقص تغذیہ سے رونما ہوتا ہے۔ ٹل مَنس (TILLMANS) اور ہرش نے ۱۹۲۸ میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ وٹامن سی اور اسکوربک ایسڈ ایک ہی چیز ہے۔ جیارجی اور کنگ نے ۱۹۳۲ میں اس جوہر کے وجود کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا۔

ریگنا (REGNA) اور کالڈویل (CALDWELL) نے ۴-۱۹۶۱ میں اس کی ترکیب کیمیاوی کو پیش کیا۔

بے رنگ پرت جو پانی میں بآسانی حل ہوجاتے ہیں۔ ایسی ٹون اور ہلکے الکوحل میں کسی قدر قابل انحلال ۱۹۰-۱۹۲ درجہ سینٹی گریڈ پر تباہ ہوجاتے ہیں۔ اس کا محلول خاص طور پر جب کہ وہ الکلینز میں تیار کیا گیا ہو۔ تو وہ ہوا میں کھلا رکھنے پر بکھر کے رہ جاتا ہے۔

قدرتی ماخذ یہ جوہر تازہ پھلوں کے رس مثلاً سنگترہ۔ لیموں۔ سبز ترکاریاں۔ گوبھی۔ کرم کلہ۔ مولی شلغم۔ ٹماٹر۔ کسی قدر آلو۔ گاجر۔ لوبیا اور چقندر میں پایا جاتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں کچے گوشت کے عرق میں بھی پایا جاتا ہے۔ غذا کے خشک ہونے پر اس کی تاثیر زائل ہوجاتی ہے۔ پھلوں کے مربہ جات چونکہ آگ پر تیار کئے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ان میں بہت کم بلکہ اکثر ضائع ہوجاتے ہیں۔ آملہ میں حیاتین ج کا بہت بڑا قدرتی ذخیرہ موجود ہے۔ نارنگی کی نسبت اس میں بیس گنا جوہر ہوتا ہے۔ آملہ میں ایسے اجزا ہوتے ہیں۔ جو پکانے یا خشک کرنے سے ضائع نہیں ہونے پاتے۔ اس مخصوص اثر کی وجہ سے آملہ کا رس ترش ہے جو اس کا محافظ ہے۔

معیار اس کا ایک انٹرنیشنل یونٹ خالص اسکوربک ایسڈ کے ایک یونٹ کے برابر ہوتا ہے۔ اس لئے ایک ملی گرام ۲۰ انٹرنیشنل یونٹ کے برابر ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات: ایک کلوگرام جسمانی وزن کے لئے ۰.۴ تا ۰.۵ ملی گرام روزانہ کی

ضرورت ہوا کرتی ہے۔ گویا ایک عام قد اور وزن کے انسان کے لئے ۲۵ تا ۳۰ ملی گرام کی ضرورت ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مقدارِ خوراک ۵۰ تا ۱۰۰ ملی گرام روزانہ ہے۔ ایام حمل میں اسے ۵۰ تا ۳۰۰ ملی گرام۔ ایام رضاعت میں ۱۵۰ ملی گرام۔ بڑھاپے میں ۲۰۰ سے چارسو ملی گرام اور شدید تعدیہ میں۔ ۲ ہزار ملی گرام تک روزانہ استعمال کرایا جاسکتا ہے

دودھ پینے والا بچہ ۲۰ تا ۴۰ ملی گرام کی مقدار میں اسے روزانہ ماں کے دودھ سے حاصل کرلیتا ہے۔

افعال عضویہ عام خیال ہے کہ وٹامن ج جانداروں کے خلیات میں ہائیڈروجن کے انتقال کا کام دیتا ہے۔ اس کی تسلیم شدہ خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ دانتوں، ہڈیوں، غضروف وغیرہ[1] کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ فولک ایسڈ میں تغیرات کا موجب ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ فولک ایسڈ کو فولینک ایسڈ میں تبدیل ہونے میں امداد دیتا ہے۔ جسے سٹرووورم فیکٹر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

وٹامن سی کا مرض اور صحت سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اس جوہر کی کمی سے انسان میں مرض کے مقابلہ کی استعداد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اکثر حیوان اس جوہر کی ترکیب کے قابل ہیں۔ لیکن انسان ایسا کرنے سے قاصر ہے۔

علاماتِ فقدان اس جوہر کی کثیر مقدار میں کمی سے مرض اسکربوط رونما ہوجاتا ہے جس میں مختلف اعضاء سے سیلان الدم کی قابلیت پیدا ہوجاتی ہے۔ بالغ انسانوں میں اسکربوط سے پہلے بعض علامات مثلاً کاہلی۔ کمزوری، ہیجان۔ پٹھوں اور جوڑوں میں خفیف درد کا احساس اور وزن میں کمی رونما ہوتی ہے۔ مسوڑھوں میں خون بہنا۔ مسوڑھوں کا ورم (جنجی وائی ٹس) دانتوں کا ہل جانا۔ اس کی ابتدائی علامات ہی میں شامل ہیں۔ اس کے بعد سیلان الدم زیر جلد وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے۔ بڑے پٹھوں میں سیلان خون بعد میں دیکھا گیا ہے۔ شدید صورتوں میں قرنیہ۔ طبقہ شبکیہ (ریٹنا) اور ٹرادماغ (سیری برم) تک کے اندر جریانِ خون دیکھا گیا ہے۔ بعض صورتوں میں ناک سے خون آنے لگتا ہے۔

اسکربوطِ اطفال جو عام طور پر مصنوعی غذاؤں میں وٹامن سی کے فقدان سے رونما ہوتا ہے۔ چھ ماہ سے اٹھارہ ماہ کے بچوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کی ابتدائی علامت یہ ہے۔ کہ بچوں کو ہلایا جلایا جائے تو وہ چلا اٹھتا ہے۔ اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے بھوک مرجاتی ہے۔ اور وزن گرتا چلا جاتا ہے۔ اطراف کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور انہیں ہلانے جلانے پر

[1] طرف کی جمع ہے۔ جس کے معنی دست و پا ہیں۔

سخت ور د ہوتا ہے۔ جسم میں کسی مقام پر بھی جریان خون ہو سکتا ہے لیکن یہ صورت عام طور پر لمبی ہڈیوں کے نیچے مسوڑھوں اور زیر جلد ہی میں دیکھی جاتی ہیں۔

غذا میں اس کی کمی سے کمزوری۔ نقص الدم رونما ہو جاتا ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ جوڑوں سے خون جاری ہونے لگتا ہے۔ نیز وہ پھیلے اور متورم ہو جاتے ہیں۔ جوڑ مسوج جاتے ہیں۔ یہ تمام امراض مل کر مرض سکروی SCURVY کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اس علاوہ ضعف قلب۔ ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ جسم میں عدوی سے مقابلہ کی قوت کم ہو جاتی ہے قروح معدہ اور زیر جلد ساختوں میں جریان خون کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

شفائیات یہ جوہر خون کو درست رکھنے کے علاوہ معدہ اور آنتوں کو بھی ٹھیک رکھتا ہے۔ نیز یہ جوہر قرحہ معدہ۔ عروق شعریہ کے جریان خون۔ دمہ۔ چنبل التہاب المفاصل۔ کالی کھانسی۔ تسمم سلفنامائیڈ۔ سمی التہاب جلد وغیرہ میں بھی مفید ہے۔

وٹامن سی مرض اسکربوط کی خاص الخاص علاج ہے۔ اس کے علاوہ اکثر امراض میں بطور معاون استعمال کرانے سے جلد شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ چونکہ اسکربوط کے ہمراہ نقص الدم کا عارضہ ضروری ہوا کرتا ہے۔ اس لئے تجربات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اسکوربک ایسڈ خون کے سرخ ذرات پیدا کرنے میں لاجواب ہے۔ نقص تغذیہ سے پیدا ہونے والے نقص الدم میں اسے آئرن (فولاد) کے ہمراہ استعمال کرانے سے نہایت عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

اس امر کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ امراض متعدیہ میں اسکوربک ایسڈ کی سطح بہت بڑی حد تک گر جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ کسی قدر جسم میں اخراج پذیر بھی ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ یہ صورت مرض سل میں خاص طور پر مشاہدہ کی گئی ہے۔ اس لئے خاص صورتوں میں اسکوربک ایسڈ کی سطح کو متوازن رکھنے کے لئے اسے بڑی مقدار میں استعمال کراتے رہنا چاہیئے

کالی کھانسی میں اس جوہر کے استعمال سے دوروں کی طوالت بہت ہی کم ہو کے رہ جاتی ہے۔ گلے کے سٹرپٹوکوکل تعدیہ کے مریضوں پر جن میں اسکوربک ایسڈ کی سطح گر گئی ہو۔ وٹامن سی کے استعمال سے نہایت عمدہ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

نزلہ۔ زکام میں وٹامن سی کو ۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں استعمال کرانے سے شفا بہت جلد ہو جاتی ہے۔ وائرس[1] (VIRUS) کے امراض اور حرجم تخریج حاد میں اسے

[1] وائرس کے لغوی معنی سیال زہر کے ہیں۔ لیکن اس سے مراد وہ زہر ہے جو کسی متعدی یا مسری مرض کے سبب جسم میں پیدا ہو کر دوسروں کو بھی مبتلائے مرض کر سکتا ہے۔

بڑی خوراکوں میں استعمال کرانا چاہیئے۔

نقص تغذیہ کے سبب فسادِ بلغم میں یہ جوہر بہت مفید ہے۔ یہ معدے کے زخموں کو بھرتا ہے۔ خاص طور پر بارہ انگشتی آنت کے زخموں کو اس کی بڑی مقدار خوراک بہت فائدہ دیتی ہے۔

امراض تاب کے باعث رونما ہونے والے تہیج میں یہ جوہر عمدہ نتائج کا حامل ہے۔ یہ جوہر زخم ہائے جراحی کے بھرنے میں بھی نہایت لاجواب ہے۔

وٹامن سی ہڈیوں اور غضروف کی ساخت کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔ اس لئے وہ اشخاص جن میں اس جوہر کی کمی ہو۔ اور ان میں کوئی ہڈی ٹوٹ جائے۔ تو وہ ذرا مشکل ہی سے جڑ پاتی ہے۔

اگر دانت نکلنے سے قبل و بعد یہ جوہر مریض کو کھلا دیا جائے۔ تو مسوڑھوں کے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

ایام حمل و رضاعت میں وٹامن سی کی کثیر مقدار کھلانا ضروری ہوا کرتا ہے۔ اس سے بچے اور ماں کی صحت برقرار رہتی ہے۔ جن بچوں کو گائے یا ڈبوں کا خشک دودھ پلایا جاتا ہو انہیں اس جوہر سے محروم رکھنا دانشمندی نہیں۔ چنانچہ وہ بچے جو پھلوں کے رس ناپسند کرتے ہوں یا جن کا معدہ کمزور ہو ان کے لئے یہ جوہر اکسیر اعظم سے کم نہیں۔

دردِ زہ کے درمیان اگر اس جوہر کو ۵۰ سے ۲۵ ملی گرام کی مقدار میں استعمال کرایا جائے تو سمی علامات کا خدشہ نہیں رہتا۔ اور رحم بھی خوب سکڑتا ہے۔ کثرتِ حیض کی مریضہ کو اس جوہر کے استعمال سے ایک تو حیض باقاعدہ آنے لگتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خون کے سرخ ذرات کی تعداد میں بھی اضافہ ہونے لگتا ہے۔

انسانی آنکھ کے قرنیہ اور لنز[2] (LENS) میں وٹامن سی کی ایک بڑی مقدار موجود ہے۔ اس لئے قرنیہ کے امراض میں اسے بینی سلین کے ہمراہ استعمال کرانا عمدہ نتائج کا حامل ہے۔

اس جوہر کو بڑی مقدار میں استعمال کرانے سے گٹھیا کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے ۴۰ گرام روزانہ کھلانے سے یہ گٹھیا دی بخار کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ اور اسے سونے کے ہمراہ استعمال کرانے سے تحجر المفاصل[1] گٹھیا دی کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

---

[1] جوڑوں کا پتھرا جانا [2] عدس

متفرقات یہ جوہر اکثر امراض جیا سیت میں نہایت مفید پایا گیا ہے۔ اسے بڑی مقدار میں بذریعہ وریدی انجکشن استعمال کرانے سے دمہ کے حملوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ یہ آرسفنامین اور سلفنامائیڈ کی سمی تاثیرات کے خاتمہ کے لئے بھی مفید پایا گیا ہے۔ معدنی تسمم مثلاً سیسہ، بسمتھ اور مرکری کے تسمم میں بھی وٹامن سی عمدہ نتائج کا حامل ہے۔ ایکس رے کے علاج کے بعد پیدا ہونے والے لیوکوپے نیا میں بھی یہ جوہر مفید ہے۔

مقدار خوراک:۔

بطور حفظ ما تقدم موسم سرما میں غذائی نقص کو پورا کرنے کے لئے ۱ سے ۵۰ سے ۱۵۰ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ استعمال کرائیں۔ بچوں کو ۱۰ سے ۲۰ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ کسی محلول میں حل کر کے دیں۔

معمولی عوارض کے لئے اسے بالغوں کو ۲۰۰ سے ۶۰۰ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ استعمال کرائیں۔ بچوں کو ۱۵۰ ملی گرام روزانہ دیں۔ شدید صورتوں میں بہت بڑی مقدار میں دینا مناسب ہوگا۔ چنانچہ زخموں کے علاج یا جراحی کے بعد اسے ۵۰۰ سے ۱۵۰۰ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ استعمال کرائیں۔

اسکربوط میں دو سو سے دو ہزار ملی گرام کی مقدار میں روزانہ دیں۔ اور اسی علاج کو کئی دن تک روزانہ جاری رکھیں۔

نزلہ و زکام کے فوری علاج کے لئے ۵ سو سے ایک ہزار ملی گرام کی مقدار میں بذریعہ دہن دن میں متعدد بار دیں۔

اس وٹامن کا کوئی ناگوار ردعمل نہیں ہوگا۔

اس کے تجارتی نام یہ ہیں:۔

(۱) سیلن (گلیکسو) (CELIN) (۲) سیبی اون (مرک) (CEBION)

(۳) سوی من (سی۔ ڈی۔ سی) (CVIMIN) (۴) کنٹن (بائمہ) (CANTON)

(۵) پلانووٹ (مے اینڈ بیکر) (PLANOVIT) (۶) ریڈاکسون (بی۔ ڈی۔ ایچ) (REDOXON)

ل سفید ذرات خون کی کمی

وٹامن ڈی

(VITAMIN - D)

مختصر تاریخ

وسلر (WHISTLER) نے ۱۶۴۵ میں رکٹس کا پتہ چلایا... پام (PALM) نے ۱۸۹۰ میں اسے سورج کی روشنی کے فقدان سے پیدا ہونے والا مرض ٹھہرایا۔ ہلڈ شنسکی نے ۱۹۱۹ میں الٹرا وائلٹ ریز (ماورائے بنفشی شعاعوں) سے رکٹس کا علاج کیا۔ روزنہیم (ROSENHEIM) ونڈاس (WINDAUS) اور پوہل نے ۱۹۲۷ میں یہ ظاہر کیا۔ کہ اگر گسٹیرول کو جب شعاع یا جائے تو وہ رکٹس کو شفا دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ بورڈیلون (BOURDILLON) نے ۱۹۳۲ میں خالص وٹامن ڈ۲ کیلسی فیرول کو الگ کیا۔ ازاں بعد وٹامن ڈ۳ ونڈاس نے ۱۹۳۵ میں اور شنک SHENC نے ۱۹۳۷ میں دنیائے شفا بخشی میں پیش کئے۔ بروک مان (BROCK MANN) نے ۱۹۳۶ میں اسے روغن طنی (TUNNY OIL) سے الگ کر کے پیش کیا۔

ہیئت کیمیاویہ

وٹامن ڈ۲ اور وٹامن ڈ۳ نہایت ہی اہم دو جزو ہیں جو رکٹس کے علاج میں بے حد مفید ہیں۔ وٹامن ڈ۳ روغن ماہی۔ دودھ۔ ریشہ ہائے بدن میں پایا جاتا ہے۔

بے رنگ بسوزنی بیرت۔ پانی میں ناقابل حل۔ لیکن الکوحل اور دیگر عضوی محلولوں میں بہ آسانی حل پذیر ہو جاتے ہیں۔ نباتی روغنوں میں بمشکل حل پذیر۔ ۱۱۵ سے ۱۱۸ درجہ سینٹی گریڈ پر تباہ ہو جاتے ہیں۔

قدرتی ماخذ

یہ حیاتین الف کے قریب قریب ہے۔ یہ چربی میں حل ہو جانے والا جوہر ہے زیادہ تر حیوانی روغنیات۔ مچھلی کے تیل۔ انڈے کی زردی۔ مکھن اور دودھ میں موجود ہوتا ہے۔ حیوانی جلد سورج کے زیر اثر اسے کافی مقدار میں اپنے اندر پیدا کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرض کساح (رکٹس) کے مریض بچوں کے لئے دھوپ بہت مفید ہوا کرتی ہے۔ وٹامن اے سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ دودھ۔ مکھن۔ اور روغن جگر ماہی (خاص کر کاڈ اور ہالی بٹ) مکھن۔ دودھ میں اس کی کثیر مقدار پائی جاتی ہے۔ نباتی تیلوں مثلاً السی کا تیل۔ بنولے کا تیل اور بناسپتی میں یہ نہیں پایا جاتا۔

معیار:۔ اس کا ایک انٹرنیشنل یونٹ رکٹس کے خاتمہ کے لئے ارگوسیٹرول کے محلول کے

ایک ملی گرام کے مساوی ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات اسے ۴۰۰ سے ۸۰۰ انٹرنیشنل یونٹ کی مقدار میں روزانہ کھلانا چاہیے ایک بالغ انسان اس کی بہت بڑی مقدار دھوپ سے روزانہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر دھوپ میسر نہ ہو۔ تو اسے ۴۰۰ انٹرنیشنل یونٹ کی مقدار میں روزانہ استعمال کرائیں۔

افعال عضویہ یہ آنتوں سے کیلسیم اور فاسفورس کے انجذاب میں مدد دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے صحیح فعل کی تاحال تحقیق نہیں ہو سکی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہڈیوں میں عضوی فاسفورس کو غیر عضوی صورت میں لاتا ہے۔ اور اس طرح یہ ہڈیوں کے کیلسیم کے اضافہ میں براہِ راست کوئی اثر رکھتا ہو۔ وٹامن ڈی کے انجذاب کے لئے صفرا کی موجودگی ضروری ہے۔ معدنی روغن اس انجذاب میں سدِ راہ بنتے ہیں۔ انسان اور حیوان اس کی بڑی مقدار دھوپ سے حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن جہاں یہ چیز دستیاب نہ ہو۔ وہاں اسے غذا سے حاصل کرنا ضروری ہے

علاماتِ فقدان بچپن میں اس جوہر کی کمی سے کساح (رکٹس) پیدا ہو جاتا ہے۔ بالغوں میں اس کے فقدان سے مرض لین العظام (آسٹیو میلیشا) رونما ہوتا ہے۔ رکٹس اور لین العظام کے درمیان مابہ الامتیاز صرف یہ چیز ہے۔ کہ بچوں کی ہڈیاں مسلسل نشوو ارتقا کے منازل طے کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ یہ بڑھتی ہڈیوں کو بھدا۔ بدنما۔ اور بدوضع کر کے رکھ دیتی ہے۔ جس کے باعث ہڈیاں بڑی ہوئی سی دکھائی دیتی ہیں لیکن یہ چیز لین العظام میں نظر نہیں آتی۔

رکٹس کی ابتدائی علامات یہ ہیں۔ کثرتِ عرق (زیادہ پسینہ آنا) اور نظام انہضام کا غتربود ہونا اگر بہ نظر امعان دیکھا جائے۔ تو اس مرض کی سب سے پہلی صورت پنجر کے بدوضع ہونے سے شروع ہوتی ہے۔ اور یہ چیز بچوں میں ولادت کے بعد دوسرے ماہ میں دیکھنے میں آتی ہے۔ اس سے بچے کی کھوپڑی عجیب بدوضعگی اختیار کر لیتی ہے۔ دانت دیر سے نکلتے ہیں اور بعض اوقات وہ نہایت بُری ترتیب سے پھوٹ پڑتے ہیں۔ بعض بچوں میں ریڑھ کی ہڈی بھی بدوضع ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس کی اصل ساخت میں کوئی نمایاں تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ لمبی ہڈیوں کے سرے بھی بدنما ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے مختلف اطراف کو مڑ جاتے ہیں۔ اس چیز کی دارومدار اس امر پر ہے کہ رکٹس کس عمر میں نمودار ہوتا ہے چنانچہ دوسرے سال میں عموماً ٹانگیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ جب کساح کا مریض بچہ چلنا شروع کرتا ہے۔ تو اس کی چال عجیب بے ڈھنگی سی ہوتی ہے۔ اس کا مرض کا پٹھوں پر بھی خاص

اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ پیٹ مٹکا نما اور پاؤں بالکل ہموار ہوجاتے ہیں۔ نشو ونما نمایاں طور پر رک جاتی ہے۔ اس مرض کی شناخت میں ایکس ریز خاص طور پر مفید ہے۔ مرض کی شناخت میں ایکس ریز کے علاوہ خون کی ایلکلائن لیول سے بھی خاص مدد ملتی ہے۔

شفائیات یہ جوہر کساح (رکٹس) کا مخصوص علاج ہے۔ بچوں میں کساح اور لزاز[1] عام طور پر خون میں کیلشیم کی سطح گر جانے سے نمودار ہوتے ہیں۔ اس لئے کساح کے علاج میں کیلشیم، فاسفورس اور وٹامن ڈی کا مشترک استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ایسی خوراکیں مفید ہوں گی جن میں یہ اجزا موجود ہوں۔ ایام حمل و رضاعت میں اس جوہر کی ضرورت زیادہ ہوجایا کرتی ہے۔ بڑی عمر میں اس جوہر کی بہت ضرورت ہوا کرتی ہے اسے بڑی مقدار میں استعمال کرانے سے تحجر مفاصل، شیلم، پالا مارنا اور ایسے دوسرے جلدی امراض کو بے حد فائدہ ہوتا ہے۔

سمّی اثرات:۔ اس جوہر کی کثرت بعض اوقات گردوں میں پتھری کر دیتی ہے۔

مقدار خوراک بطور حفظ ماتقدم ایک ہزار تا چار ہزار یونٹ روزانہ استعمال کرائیں۔ شفائی اغراض کے لئے ۲ ہزار سے بیس ہزار یونٹ روزانہ دیں۔

اکثر حالات میں اسے ایک لاکھ سے پانچ لاکھ یونٹ تک استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے تجارتی نام یہ ہیں:۔

(۱) کیلسی ڈک (ایلن ہنبری) (CALCYDIC) (۲) کیلسی مل (بی۔ ڈی۔ ایچ) (CALCIMIL)

(۳) آسٹیلین (گلیکسو) (OSTELIN) (۴) ریڈیوسٹول (بی ڈی ایچ) (RADIOSTOL)

وٹامن ای

(VITAMIN-E)

مختصر تاریخ مٹ ہل (MATTHILL) اور کونکلن (CONKLIN) نے ۱۹۲۰ء میں چوہوں کو دودھ کی مخصوص غذا سے پالا۔ ایوانز اور بشپ نے ۱۹۲۲ء میں اور شور (SURE) نے ۱۹۲۳ء میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ دالوں اور روغن گندم میں ایک ایسا جوہر موجود ہے جو چوہوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے بشور نے

[1] اس مرض میں جسم اکڑ کر سر کی مانند یدھا یا کمان کی طرح خمیدہ ہو جاتا ہے۔

اسے ۱۹۲۳ میں وٹامن ای کے نام سے یاد کیا۔ ایوانز نے اسے ۱۹۳۶ میں بنولوں کے تیل سے اور ۱۹۴۷ میں سٹرن نے اسے سویابین سے حاصل کیا۔

چربی میں حل ہو جانے والا یہ زرد روغن پانی میں حل نہیں ہوتا۔ بہت آسانی سے آکسیجن کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا ایسی ٹیٹ جو حیاتیاتی طور پر انہی خواص کا حامل ہے نہایت مستقل ہوتا ہے۔

قدرتی ماخذ یہ جوہر حرارت پر ضائع نہیں ہوتا۔ اسے چھلکا اتری ہوئی گندم سے حاصل کیا جا رہا ہے۔ نیز یہ نباتات خصوصاً تخم اور سبز پتوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

سلاد۔ مغز پنبہ دانہ۔ مکی۔ مٹر۔ کاہو۔ جوار وغیرہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن روغن گندم میں اس کا سب سے بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اس جوہر کو ٹوکوفیرول (TOCO PHEROL) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

معیار اس کا ایک انٹرنیشنل یونٹ ایک ملی گرام جوہر کی خصوصیات کا حامل ہے ایفی نال کی ٹکیوں میں ریسی ملک الفا ٹوکوفیرول ایسی ٹیٹ شامل ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات اس چیز کا کوئی خاص علم نہیں۔ بک مان اور ہیرس نے ۱۹۴۶ میں عام بالغ کے لئے اس کی ۲۵ ملی گرام مقدار مقرر کی تھی۔ یہ تعداد ایام حمل میں زیادہ کرنا ہوگی۔

افعال عضویہ اگرچہ وٹامن ای کے عضوی افعال اور جانداروں پر اس کا خاص اثر واضح نہیں کیا جا سکتا تاہم اس قدر واضح ہے کہ یہ خلیات کے ارتقا کے لئے ضروری ہے۔

حال ہی میں کلیۃً پیش کیا گیا ہے۔ کہ وٹامن ای اولاً تو بعض انزائم کے ذریعہ اپنا اثر دکھاتا ہے اور دوسرے اپنا غیر معمولی اثر عضوی طور پر آکسیجن بنا کر دکھاتا ہے باوجود پچھلے چند سالوں میں خاص تفتیش و تحقیق کے ابھی تک یہ معلوم نہیں کیا جا سکا کہ آخر یہ انزائم کے ذریعہ اپنا کیا مخصوص اثر دکھاتا ہے۔ صرف اس قدر واضح ہے۔ کہ یہ حیاتین الف پر کسی قدر اثر انداز ہوتا ہے۔

علامات فقدان اس جوہر کی قلت سے مردوں اور عورتوں میں قوتِ تولید کم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ قوتِ جماع پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ زیادہ کمی کی صورت میں سلسلۂ تناسل منقطع ہو جاتا ہے۔ مردوں میں نامردی اور عورتوں میں عقر و عادتی اسقاط سی

جوہر کے فقدان کے مظاہر ہیں۔

یہ دافعِ عقم ہے۔ اسقاطِ حمل معتاد۔ وضعِ حمل قبل از وقت۔ حمل کے بعض اقسام کے تسمم۔ ورمِ فرج وہبل۔ عسر الطمث۔ قلت اللبن۔ ضعف و استرخائے عضلات۔ اور بعض عصبی امراض مثلاً تصلب النخاع وغیرہ میں مفید ہے۔

چوہوں پر تجربات سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اگر چوہیا کو وٹامن ای سے مبرا غذا دی جائے تو اسے حمل تو ضرور ہو جاتا ہے لیکن یہ حمل پروان نہیں چڑھتا۔ چنانچہ یا تو اسقاط ہو جاتا ہے یا جنین مر جاتا ہے۔ اگر قلت کچھ زیادہ نہ ہو تو بچہ بعد از ولادت جلد ہی موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن وٹامن ای کے استعمال کرانے کے بعد یہ تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی کمی سے اکثر جانداروں میں نشو و نما رک جاتی ہے۔ چنانچہ چوہوں میں چمڑی سفید ہو جاتی ہے۔ قرنیہ قیرپذیر ہو جاتا ہے۔ اور دانتوں کی جلا ضائع ہو جاتی ہے۔ نیز گردے بھی اس کمی سے متاثر ہوتے ہیں۔

شفائیات حیوانات پر تجربات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وٹامن ای متعدد امراض میں مفید ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل امراض میں یہ خاص طور پر مفید ہے۔

۱۔ عادتی اسقاط عادتی اسقاط حمل میں یہ وٹامن دینے سے شکایت کا بہت جلد ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہ علاج حمل ہونے سے ایک دو ماہ پہلے شروع کر کے حمل کے دوران میں قائم رکھنا چاہیئے۔

۲۔ اسقاطِ منذرہ THREATHNED ABORTION جب بھی اسقاط کی علامات نمودار ہوں۔ وٹامن ای کو بڑی مقدار میں کھلا دیا جائے۔ اور اس علاج کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک کہ خطرہ ٹل نہ جائے۔ اور حمل کے باقی ایام میں اس تاثیر کو برقرار رکھنے کے لئے وٹامن ای کو قلیل مقدار میں بدستور دیتے رہیں۔

۳۔ عوارض حیض وٹامن ای کے استعمال سے حیض کی خرابیوں پر معجزانہ طریقہ سے قابو پایا گیا ہے۔ اور یہ علاج اس صورت میں نہایت عمدہ نتائج کا حامل ہے۔ جہاں ایسٹروجن کا استعمال ناکام رہا ہو۔ یا اس سے عوارض میں شدت پیدا ہوگئی ہو

۴۔ عقم مردانہ (MALE IN FERTILITY) بانجھ مردوں میں وٹامن ای کے استعمال سے قوتِ رجولیت عود کر آتی ہے۔ اور وہ عورت کو بار دار کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

۵- اعصابی عوارضات

بعض حیوانات میں وٹامن ای کے فقدان سے بعض عصابی عوارض رونما ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ وٹامن ان عوارض کے لئے کسی قدر شفا کا حامل ہے۔ ابھی تشنۂ ثبوت ہے۔ تاہم یہ بعض عصبی امراض مثلاً تصلب النخاع وغیرہ میں مفید پایا گیا ہے۔

ضعف و استرخائے عضلات میں بھی یہ وٹامن نافع ہے۔ چنانچہ یہ مرض پیرونی (PEYRONIE'S DISEASE) میں خاص طور پر مفید ہے۔ ورم مثانہ (سس ٹائی ٹس) اور تشنج مہبل نیز تلیف الابتدائیہ میں یہ عمدہ نتائج دکھاتا ہے۔ تشنج کے مریضوں میں عمل جراحی کے بعد وٹامن ای کا استعمال بے حد مفید ہے۔ چنانچہ اس کے استعمال سے مرض کے عود کرنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

۶- امراض قلب

(HPART'S DISEASES) کینیڈا کے ماہرین نے اس امر کا دعوےٰ کیا ہے۔ کہ وٹامن ای وجع القلب (انجائنا پیکیٹورس) نیز گھٹیا وی امراض قلب میں نہایت مفید ہے۔ اس دعوے کی مزید تائید وحمایت تاحال نہیں ہو سکی۔ اور آئندہ مشاہدات ہی اس کی تصدیق وتکذیب کریں گے۔

اسی قسم کا دعوےٰ خلیات محیط کے امراض کے متعلق بعض ماہرین نے کیا ہے چنانچہ اس ملک کے ماہرین کے تجربات نے اس دعویٰ کی توثیق کردی ہے۔ چنانچہ اس جوہر کو دوران خون کے اکثر امراض میں مفید پایا گیا ہے۔

اس امر کے باور کرنے کے لئے بھی خاطرخواہ دلائل موجود ہیں کہ یہ جوہر وضع حمل قبل از وقت میں بھی مفید ہے۔ یہ جوہر کمزور بچوں کے وزن میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

یہ جوہر ذیابیطس کے ملول کو شفایاب کرنے میں بھی مفید ہے۔ نیز یہ جوہر ورم کلیہ (نفرائی ٹس) نزفیورا (نزف الدم) اور سوزش قرنیہ آتشکی میں بھی مفید ہے۔

مقدار خوراک

امراض کی شدت وخفت کے پیش نظر اس کی مقدار خوراک میں بہت بڑا تفاوت پایا جاتا ہے۔ لیکن ۲۰۰ ملی گرام سے ۶۰۰ ملی گرام تک روزانہ متفرق خوراکوں میں اسے دینا عام دستور بن چکا ہے۔

اسقاط حمل متذکرہ میں اسے شروع میں ۵۰ ملی گرام سے ۱۰۰ ملی گرام کی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ اور علامات متذکرہ کے رفع ہو جانے کے بعد تاثیر کو قائم رکھنے کے لئے اسے ۳۰ ملی گرام سے ۵۰ ملی گرام تک روزانہ استعمال کرایا جاتا ہے۔ موخرالذکر مقدار خوراک عادتی اسقاط میں بھی مفید ہے۔

عوارض حیض میں ۱۰ - ۳۰ ملی گرام سے ۱۰۰ ملی گرام تک استعمال کرایا جاتا ہے۔ لیکن شدید صورتوں میں ۱ سے ۵۰۰ ملی گرام تک بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

اس کے تجارتی نام یہ ہیں:۔

(۱) ایفائمل (روچی) (EPHYMAL) (۲) ڈیویٹامون ای (آرگنون) DVITAMONE

(۳) ایوی من (سی ڈی سی) EVIMAN (۴) زائی گون (سکوب) (ZYGON)

(۵) فائی ٹوفیرول (جی۔ڈی۔ایچ) (PHYTOFEROL)

(۶) فرٹی لول (وٹامنز لمیٹڈ) (FERTILOL)

(۷) وائی ٹیولن (گلیکسو) (VITEOLIN)

وٹامن کے

(VITAMIN--K)

مختصر تاریخ ۱۹۲۹ سے ۱۹۳۳ تک ڈام (DAM) ہولسٹ (HOLSET) ہال بروک (HALBROOK) اور میگ فارلین MACFARLANE نے فرداً فرداً اس امر کے مشاہدات کئے کہ چربی سے معرّا غذائیں استعمال کرنے سے بعض امراض نزیفی رونما ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۳۵ میں ڈام نے یہ مفروضہ پیش کیا کہ کوئی ایسا جوہر موجود ہے جو نزفِ الدم کو روکتا ہے۔ اور اس کا نام کوا گیولیشن وٹامن رکھا۔ جسے وٹامن کے کہا جاتا ہے۔

میک کارکوڈیل (MACCORQUODALE) نے ۱۹۳۹ میں کے ۱ اور کے ۲ وٹامن میں باہمی امتیاز کیا۔

قدرتی وٹامن کے اور اس کے مماثلات جن میں سے نفتھوین اور ایسی ٹولے نفتھون بھی شامل ہیں چربی میں حل ہو جاتے ہیں۔ سنکاوٹ (SYNRAVIT) پانی میں بھی حل ہو جاتا ہے اور محلول میں قائم رہتا ہے۔ حرارت کا اس پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ سورج کی شعاعوں یا کھاری اشیاء سے ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے دو جوہر کے ۱ اور کے ۲ ہیں۔ جو نفتھوکوینوں کے مشتقات ہیں۔

قدرتی ماخذ وٹامن کے سبز پودوں، بکٹیریا اور حیوانی خلیات میں پایا جاتا ہے۔ پالک میں اس کا سب سے بڑا ذخیرہ ہوتا ہے۔ بیکٹیریائی اثرات کے ماتحت یہ

جوہر آنتوں میں ترکیب پذیر ہوتا ہے۔ شگاجر۔ ٹماٹر۔ سٹرابری۔ سیم کے بیج۔ تخم گندم بھو یا بین وغیرہ میں بکثرت ہوتا ہے۔

معیار :۔ وٹامن کے کا ایک گرام ڈام کے ۱۲ ملین یونٹ کے برابر ہوتا ہے۔

جسمانی ضروریات :۔ تاحال اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

افعال عضویہ :۔ وٹامن کے خون میں انجمادی قوت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

علاماتِ فقدان اس جوہر کی کمی سے خون کی انجمادی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ اور نزف الدم کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ انسان وٹامن کے کی کچھ مقدار تو بذریعہ غذا حاصل کرتا ہے اور کچھ آنتوں میں بیکٹیریائی اثرات کے ماتحت حاصل کرتا ہے۔ ناقص غذا کے استعمال سے یہ نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن گاہے غذا کے ناقص انجذاب سے بھی یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

چونکہ یہ جوہر چربی میں حل ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی مرض کے باعث جگر کم صفرا پیدا کرے یا آنتوں میں صفرا کی کمی ہو تو اس کا انجذاب جسم میں کم ہوگا۔ یرقان سدّی اور ورم قولون متقرح وغیرہ میں یہ آنتوں میں جذب نہیں ہوتا یا ناکافی جذب ہوتا ہے۔

غرض اسہال ایسے امراض جن میں چربی کا پوری طرح انجذاب نہ ہو سکے جیسے قولنجی امراض سپروِ (سنگرہنی) ورم قولون متقرح مرض بلاجرہ وغیرہ میں بھی وٹامن کے کی کمی رونما ہو جاتی ہے۔

سلفنامائیڈ یا انٹی بائیوٹک ڈرگز کے مسلسل عرصہ تک استعمال سے بھی اس جوہر کی کمی رونما ہو جاتی ہے۔

(تفاصیل کے لئے دیکھو ماڈرن ڈرگز مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے)

دیگر ادویہ مثلاً ڈائی کومرول اور سیلی سلیٹ بھی یہ نقص پیدا کرنے کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ جس سے خون کی انجمادی قوت کم ہو جاتی ہے۔

معدنی روغن جنہیں براہ دہن استعمال کیا جاتا ہے وہ بھی چربی میں حل ہونے والے قدرتی وٹامن کے کو آنتوں سے جذب کر لیتے ہیں۔

شفائیات یہ جوہر ان تمام امراض میں مفید ہے جو اس جوہر کے فقدان یا اس کے ناقص انجذاب سے پیدا ہوئے ہیں۔

نزف الدم کو روکنے کے لئے یہ مخصوص دوا ہے۔ وضع حمل سے کچھ عرصہ پہلے ماں کو دینے سے یا نوزائیدہ بچوں کو دینے سے بہت سی جانیں بچ سکتی ہیں اور جریان

خون، ہو کر زچہ و بچہ کے ضائع ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ اس جوہر سے ہزارہا قیمتی جانیں بچائی گئی ہیں۔ اس لئے اس جوہر کے موجدین کو نوبل پرائز ملا ہے۔ یہ دوا خون کو منجمد کرنے کی وجہ سے نکسیر بند کرنے اور کسی عضو سے جریانِ خون کو روکنے کے لئے کھلانے اور ٹیکہ لگانے کے کام آتی ہے۔

یہ بات یاد رہے کہ جگر کی خرابی میں اس جوہر کا استعمال بے کار ہے۔ نکسیر۔ فرفورا۔ بول الدم۔ کثرت حیض۔ اور استحاضہ میں یہ جوہر فائدہ بخش نہیں لیکن یرقان سُدی۔ رقتِ خون۔ نوزائیدہ بچوں کے جریانِ خون۔ جریانِ خون بعد از ولادت۔ جریانِ خون بعد از عمل جراحی۔ نزمن تبور جلد (مارنی کیریا) وغیرہ میں نہایت کامیابی سے مستعمل ہے۔

یہ وٹامن یالا مارنا (جل بلین) کو بھی مفید ہے۔

تجربات اس بات کے بھی موید ہیں۔ کہ وٹامن کے بوسیدہ دانتوں اور تشنج کے بعض مریضوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

مقدار خوراک سنکاوٹ کو براہِ دہن اور بذریعہ جلدی۔ وریدی اور عضلی پچکاری استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ شفائی اغراض کے لئے اسے ۱۰ ملی گرام سے ۴۰ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ استعمال کرانا چاہیئے۔ بچوں کے لئے اس کی روزانہ مقدار خوراک ۵ ملی گرام سے ۱۰ ملی گرام ہے۔

ڈائی کومرول کے استعمال کے بعد رونما ہونے والے نزف الدم میں اس کی کثیر مقدار استعمال کرانی چاہیئے۔ اس صورت میں ایک سو ملی گرام سے ۳۰۰ ملی گرام بذریعہ وریدی پچکاری استعمال کرائیں۔ اور اس علاج کو اس وقت تک جاری رکھیں۔ جب تک کہ علامات رفع نہ ہو جائیں۔

اگر چربی میں حل پذیر وٹامن کے کا کوئی ایسا مرکب استعمال کرایا جائے لیکن مریض چربی جذب نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں اس جوہر کے ہمراہ بائل سالٹس ضرور استعمال کرائیں۔ سنکاوٹ چونکہ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال میں اس قسم کے تکلف کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

فقدانِ حیاتین کے معلوم کرنے کے طریقے

(TESTS FOR VITAMIN DEFICIENCY)

کسی انسان کی صحیح اور غذائی ضروریات کا پتہ چلانا ایک ٹیڑھا مسئلہ ہے لیکن اس کی افادیت کے پیش نظر اس پہلو پر ماہرین نے کافی سے زیادہ توجہ مبذول کی ہے۔ چنانچہ غذا کے نقائص سے پیدا ہونے والے امراض میں حیاتینی فقدان کے معلوم کرنے کے مختلف طریقے پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض طریقے نہایت ہی قابل اعتماد ہیں۔ چونکہ یہ تجربات صرف پیچیدہ تجربہ گاہوں ہی میں سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے عوام ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

حیاتین ج کے فقدان کو معلوم کرنے کا طریقہ کسی قدر سادہ ہے۔

اب حیاتینی فقدان کے معلوم کرنے کے مختلف طریقوں کا حال مختصر سنیئے۔

حیاتین اے کے فقدان کے معلوم کرنے کا طریقہ

تجربہ گاہ میں معائنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل طریقوں سے بھی حیاتین ا کے فقدان کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

۱۔ آنکھ کے پردہ ملتحمہ (کنجکٹائیوا) کا سلٹ لیمپ مائیکروسکوپی امتحان (تفاصیل کے لئے دیکھو آلات ڈاکٹری مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے)

۲۔ تاریک مقامات کی پیمائش (۳) خون میں حیاتین ا کی سطح کی پیمائش

مزید تفاصیل کے لئے یڈکن (YUDKIN) کا مضمون ESTIMATION OF VITAMIN -A- IN HUMAN BLOOD دیکھو۔

وٹامن ب۱ کے فقدان کے معلوم کرنے کا طریقہ

اس فقدان کو معلوم کرنے کے متعدد طریقے ایجاد کئے گئے ہیں۔ لیکن سب سے آسان اور قابل اعتماد طریقہ یہ ہے کہ تجربہ کے طور پر حیاتین کی ایک خوراک مریض کو کھلا کر اس کے بول کا امتحان کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اس میں اخراج کی کیا مقدار ہے۔ اس کے علاوہ خون میں پائرووک ایسڈ کی سطح کی پیمائش کی جائے۔

ربوفلیوین کے فقدان کے معلوم کرنے کا طریقہ

ربوفلیوین کے فقدان کے معلوم کرنے کا طریقہ تو یہ ہے کہ

مریض کے حالات معلوم کئے جائیں۔ اور پھر ریبوفلیوین استعمال کرنے کے بعد نتائج دیکھے جائیں اس کے علاوہ تجربہ گاہ میں بھی اس فقدان کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

گوتھ GOTH کا مضمون "ریبوفلیوین کے فقدان کو معلوم کرنے کا سادہ طریقہ" نہایت ہی معلومات افزا ہے۔

نکوٹینک ایسڈ کے فقدان کے معلوم کرنے کا طریقہ

ابھی تک کوئی ایسا قابل وثوق طریقہ معلوم نہیں ہوسکا جس کی مدد سے بول میں نکوٹینک ایسڈ کے اخراج کا پتہ چلایا جاسکے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ نکوٹینا مائیڈ اور نکوٹینک ایسڈ وٹامن ب اور ج کے برخلاف بول میں معتدبہ مقدار میں اخراج پذیر نہیں ہوتے۔ تاہم اس کے فقدان کا پتہ چلانے کے لئے بھی اس طریقہ اخراج پر کافی حد تک اعتماد کیا جارہا ہے۔

کوسن اور ایلنگر (ELLINGER) کے مضامین اس سلسلہ میں مشعلِ راہ ثابت ہوسکتے ہیں۔

وٹامن سی کے فقدان کے معلوم کرنے کا طریقہ

دیگر حیاتین کے برخلاف وٹامن سی پر اکثر محققین نے اپنی کاوش و کوشش کو بے حد صرف کیا۔ اس لئے اس کے فقدان کو معلوم کرنے متعدد طریقے معرض وجود میں آچکے ہیں۔

۱۔ کسرِ عروق شعریہ کا ٹیسٹ

یہ عام مشاہدہ ہے کہ اس حیاتین کے فقدان سے عروق شعریہ ٹوٹنے لگتی ہے۔ چنانچہ اسی مشاہدہ کی بنا پر اس جوہر کے فقدان کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ چونکہ اس مشاہدہ کے نتائج یکساں برآمد نہیں ہوئے اس لئے اب اسے زیادہ قابل اعتماد طریقہ خیال نہیں کیا جارہا۔

۲۔ انٹرا ڈرمل ڈائی ٹیسٹ

اس تجربہ میں حیاتین سی کے جلد کی نیلاہٹ کو بے رنگ کرنے کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اس ٹسٹ سے متعلق بھی خیالات میں بے حد تفاوت پایا جاتا ہے۔

راٹسر ROTTER کا مضمون "حیوانات میں وٹامن سی کا تعین" (DETERMINATION OF VITAMIN C IN LIVING ORGANISM) قابل داد ہے۔

۳۔ بول میں حیاتین ج کے اخراج کا ٹیسٹ

بول میں حیاتین ج کے

اخراج کا ٹسٹ بھی تنہا کچھ زیادہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ چوبیس گھنٹوں کے دوران میں خارج شدہ بول اس امر کا پورا پورا پتہ دے دیتا ہے۔ کہ خلیات میں وٹامن ج کی کس قدر مقدار ہے۔ اگر بالغ ۲۴ گھنٹوں میں ۱۳ سے ۱۵ گرام یومیہ کا اخراج کرے تو یہ وٹامن ج کے فقدان کا مظہر ہوگا۔

۴۔ بھرپور محلول کا ٹیسٹ

اس ٹسٹ کا طریقہ یہ ہے۔ کہ بھرپور محلول کے استعمال کے بعد صرف اسی قدر حیاتین اخراج پذیر ہوتا ہے۔ جو خلیات کی ضرورت سے زائد ہوتا ہے۔ اگر ایک نارمل شخص کو جس کی غذا میں حیاتین کی مناسب مقدار ہو اس حیاتین کا محلول استعمال کرایا جائے تو بول میں حیاتین ج کا اخراج پہلے اور دوسرے دن کافی مقدار میں ہوگا۔

سادہ طریقہ

اس حیاتین کے فقدان کا سادہ ترین طریقہ یہ ہے جس پر پوری طرح بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

مریض کو پیشاب کرنے کے بعد ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ۳۰۰ ملی گرام ریڈ اکسون استعمال کرے پانچ یا چھ گھنٹوں کے بعد امتحان کے لئے بول لیا جاتا ہے۔ اگر مریض چار گھنٹہ بعد پیشاب کرے تو یہ بول اور وہ جو چھ گھنٹے کے بعد کرے ہر دو کو لے کر ملا دیا جائے۔ اگر اس پیشاب کا ردعمل کھاری ہو یا اس میں گلیشیل ایسی ٹک ایسڈ کے چند قطرات ملا دیئے جائیں تاکہ ردعمل تیزابی ہوجائے۔ اب ڈائی کلورو فینولیتو ڈو فینول . . . .

DICHLORO PHENOLK IN DOPHENOL)

ظاہر کرنے والی ایک ٹکیہ میں کرپانی میں ملادی جائے۔ اور محلول کی مقدار ۲۰ سی سی کر دی جائے۔ اس محلول میں ۲ سی سی بول فوراً ڈال دیا جائے۔ اگر دو منٹ میں نیلا رنگ تبدیل ہوکر سرخ ہوجائے تو سمجھنا چاہیئے کہ بول کے ۱۰۰ سی سی میں ۵ ملی گرام حیاتین ہے اور فقدان نہیں۔ اگر بول کو تیزابی نہ کیا جاسکے تو رنگ کی تبدیلی میں سرخی کو دخل نہ ہوگا۔ اگر یہ تغیرات نمودار نہ ہوں تو پھر فقدان ہوگا۔ اب ریڈ اکسون روزانہ استعمال کراؤ یہاں تک کہ خون میں حیاتین کی مقررہ سطح برقرار ہوجائے۔

وٹامن ای کے فقدان کے معلوم کرنے کا ٹسٹ

اس جوہر کے فقدان کا ایک مناسب طریقہ

خون میں اس کا کیمیاوی تجزیہ ہے جو ہر طرح قابل اعتماد ہے۔ کوئیف (QUIFE)

کا یہ مضمون THE CLINICAL ESTIMATION OF TOCOPHEROL)

نہایت عمدہ معلومات کا حامل ہے۔

وٹامن کے کی کمی معلوم کرنے کا طریقہ

اس جوہر کے فقدان کا کبھی کوئی قابل اعتماد طریقہ تا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ عام طور پر جو طریقہ رائج ہے وہ کوئک QUICK کا ون سٹیج (ایک مرتبہ) کا طریقہ ہے جس میں کئی ترامیم کی جا چکی ہیں۔

حیاتین کے مرکبات

چونکہ مختلف حیاتین مختلف اغذیہ میں ملے جلے ہوئے پائے جاتے ہیں اس لئے نقص تغذیہ سے کسی ایک خاص حیاتین کی کمی رونما نہیں ہوتی۔ ادویہ دعویٰ بی کمپلیکس کے متعلق بہت ہی صحیح ہے۔ چنانچہ مرض بلاجربی میں عام طور پر وٹامن بی ۱ اور وٹامن بی ۲ کا فقدان پہلو بہ پہلو ہوتے ہیں۔ پس کسی خاص حیاتین کے فقدان کا علاج کرتے وقت مطلوبہ حیاتین کی بڑی مقدار نسخہ میں تجویز کرنا چاہیئے۔ لیکن اسی علاج پر بھروسہ کرنے کی بجائے اس کے ہمراہ بعض دوسرے حیاتین کا استعمال عمدہ نتائج کا حامل ہے۔

بیکوزائم (روشے) (BECOZYME ROCHE)

اس مرکب میں وٹامن بی کمپلیکس کے ۵ اہم اجزا شامل ہوتے ہیں۔ اس مرکب کو بذریعہ دہن و مقعد استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

اس کے اجزائے مرکبہ یہ ہیں

اجزائے بی کمپلیکس	عام ٹکیہ میں	بڑی ٹکیہ میں	شربت میں ۵ سی سی	دو امپولوں میں
انیورین ہائیڈروکلورائیڈ	۵ ملی گرام	۱۵ ملی گرام	۵ ملی گرام	۱۰ ملی گرام
رائبوفلیوین	۲ ملی گرام	۱۵ ملی گرام	۲ ملی گرام	۴ ملی گرام
نکوٹینا مائیڈ	۲۰ ملی گرام	۵۰ ملی گرام	۲۰ ملی گرام	۴۰ ملی گرام
پائیری ڈوکسین	۲ ملی گرام	۱۰ ملی گرام	۲ ملی گرام	۴ ملی گرام
کیلسیم پینٹو تھے نیٹ	۲ ملی گرام	۲۵ ملی گرام	—	—
پینتھے نول	—	—	۳ ملی گرام	۴ ملی گرام

ان گولیوں پر شکر کی تہ چڑھی ہوتی ہے۔ شربت اور کمزور بالغ مریضوں اور بچوں کے لئے مفید ہے۔ جو نگلنے میں دقت محسوس کریں۔ وریدی اور عضلی انجکشن کے لئے بیکوزائم کے دوہرے ایمپیول دستیاب ہوتے ہیں۔ اس ٹیکہ سے مقام انجکشن پر کسی قسم کی جلن یا خراش کا اظہار نہیں ہوتا۔

شفائیات :۔ مندرجہ ذیل امراض میں بیکوزائم نہایت مفید ہے۔

۱۔ امراضِ آلاتِ انہضام جوع البقر (اینوریکسیا)۔ سوزش دہن۔ ورم لسان (دگلوسائی ٹس) آنتوں کی سوزش (انٹرائی ٹس) جو حیاتین ب کمپلیکس کے فقدان سے رونما ہو۔ سوزشِ قولون مزمن (کولائی ٹس) سنگرہنی (سپرو) مزمن سمیت الکوحل میں یہ جوہر مفید ہے۔ نقص تغذیہ میں اسے استعمال کرنے سے عوارض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سلفنامائیڈ اور اینٹی بایوٹک ادویہ کے بجاوِ دہن استعمال کرنے سے جو شکایات رونما ہوں ان کا بھی ازالہ کرتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ بیکوزائم دیگر اینٹی بایوٹک ڈرگز کے پہلو بہ پہلو استعمال کرایا جائے۔

۲۔ نظامِ اعصاب بلاجہ۔ بیری بیری۔ ورم اعصاب جو ایام حمل میں نمودار ہو سمیت الکوحل اور ذیابیطس میں مفید ہے۔ یہ اس ورم اعصاب کو بھی مفید ہے۔ جو متعدی امراض کے بعد لاحق ہو۔ اور جس کا علاج دھاتی ادویہ سے کیا گیا ہو۔

۳۔ یہ بیری بیری سے لاحق ہونے والے قلبی امراض اور تہیج بوجہ نقص دورانِ خون کو بھی نافع ہے۔

۴۔ امراضِ جلد :۔ مرض بلاجہ سے لاحق ہونے والی سوزش جلد۔ قسم سرخی۔ مہاسے داد۔ مزمن ایگزیما کو بھی فائدہ بخش ہے۔

۵۔ امراضِ چشم :۔ وٹامن ب کی کمی سے پیدا ہونے والے رمد۔ اور قرنیہ کے دیگر نقائص میں مفید ہے۔

۶۔ متفرقات :۔ یہ عام متعدی امراض۔ ایام حمل۔ ایامِ رضاعت۔ بیماری کے بعد کی نقاہت کو مفید ہے۔

مقدار خوراک بطور حفظ ماتقدم۔ ایک سے تین ٹکیہ تک روزانہ دیں۔ یا ایک سے تین چائے کے چمچے بیکوزائم سیرپ کے دیں۔

بطور علاج :۔ جب بڑی مقدار میں استعمال کرانا مطلوب ہو تو بیکوزائم کو دو سے تین بڑی

یکساں استعمال کرائیں۔ ان کے ہمراہ باری باری شربت بھی دیا جا سکتا ہے۔ شدید صورتوں میں جب کہ انجذاب میں نقص ہو۔ تو بیکوزائم کو ۲ سی سی کی مقدار میں بذریعہ انجکشن استعمال کرائیں۔ یہ انجکشن وریدی یا عضلی ہوگا۔

کیلسیم ڈی ریڈوکسون (روشے)

(CALCIUM-D-REDOXON (ROCHE)

اس میں کیلسیم فاسفورس۔ وٹامنز سی اور ڈی شامل ہوتے ہیں۔ اور ایام حمل اور ایام رضاعت کے عوارض کے سدباب کے لئے ضروری ہے۔ اس سے بچوں کی نشو ونما ٹھیک طور پر ہوتی ہے۔ ان کی ہڈیاں مضبوط اور دانتوں میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جلد سے جلد صحت یاب ہو کر جڑ جاتی ہیں۔ مرض رکٹس (کساح) کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ہر ٹکیہ میں ۲۳۰ ملی گرام کیلسیم۔ ۱۷۰ ملی گرام فاسفورس بشکل فاسفیٹ ۱۷ ملی گرام وٹامن سی۔ اور ۳۰۰ انٹرنیشنل یونٹ وٹامن ڈی ہوتا ہے۔

مقدار خوراک بالغوں اور لڑکوں کے لئے ۲ سے ۳ ٹکیہ روزانہ کھلائیں۔ اگر کمی زیادہ ہو۔ تو ۶ ٹکیہ روزانہ کھلائیں۔ ایام حمل ورضاعت۔ ہڈی ٹوٹنے اور کساح کی صورت میں اس مقدار خوراک میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

اری فول (روچی)

(ERYFOL)

اس مرکب میں نقص الدم کو دور کرنے والے دو بڑے اجزا موجود ہیں۔ چنانچہ ہر ٹکیہ میں ۳۰ یونٹ وٹامن ۱۲ب۔ جگر کے مانع نقص الدم اجزا۔ ۱۰ ملی گرام فولک ایسڈ فارملیٹ (وٹامن بی سی) بمقدار ۲ سی سی بشکل آبی محلول ہوتے ہیں۔

شفائیات جگر کی خرابی سے رونما ہونے والے جملہ امراض میں اکسیر ہے۔ سنگرہنی اور اپریشن کے بعد اور لمبی علالت کے بعد لاحق ہونے والی کمزوری میں بھی مفید ہے خبیث خون کا خاص علاج ہے۔

مقدار خوراک شروع شروع میں ا سے ۲ امپول روزانہ استعمال کرائیں۔ بعد میں ہفتہ یا دو ہفتہ بعد ایک ایک امپول کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ تا آنکہ

عوارض کا خاتمہ ہو جائے۔ پھر صحت کو بحال رکھنے کے لئے مناسب مقدار روزانہ استعمال کراتے رہیں۔

لٹری سون (روچی)

(LITRISON)

یہ گیارہ اجزا کا مرکب ہے۔ جن میں وٹامن ب۱۲۔ فولک ایسڈ۔ بائیوٹین۔ پیمٹرویک امینو ایسڈز وغیرہ ہوتے ہیں۔ جو جگر کے افعال کو باقاعدہ کرتے ہیں۔ شکر چڑھی ہوئی ایک گولی میں ۱۰۰ ملی گرام ڈی ایل میتھیونائن۔ ۱۰۰ ملی گرام کولائن۔ ۲ ملی گرام وٹامن ب۱۔ ۲ ملی گرام وٹامن ب۲۔ ۲ ملی گرام نیاسینامائیڈ۔ ۲ ملی گرام وٹامن ب۶۔ ۰۱ ملی گرام وٹامن ایچ۔ ۳ ملی گرام پنیتھےنول۔ ۰۰۷ ملی گرام فولک ایسڈ۔ ۳ ملی گرام وٹامن ای ہوتا ہے۔

شفائیات یہ مرکب جگر کی خرابی سے پیدا ہونے والے جملہ امراض میں مفید ہے۔ چنانچہ تلیف جگر۔ تشحم جگر کو نافع ہے۔ ورم جگر جیسے ہاٹی ٹس ہسمیت الکوحل بعض صنعتی تسمم میں بھی مفید ہے۔

حمل کے تسمم۔ تشنج شدید۔ بالغوں کی سقوط اشتہا۔ ایکس رے سے لاحق ہونے والے امراض جگر DISEASES OF THE LIVER میں بھی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

مقدار خوراک تین کھانڈ چڑھی ہوئی ٹکیاں کھانے کے وقت دن میں تین بار استعمال کریں۔

پروٹووٹ ڈراپس

PROTOVIT DROPS)

اس مرکب میں ۱۰ حیاتین آبی محلول کی صورت میں موجود ہوتے ہیں۔ اور یہ بچوں کے امراض جلد میں خاص طور پر مفید ہے۔ یہ مرکب بچوں اور اُن مریضوں کے لئے نہایت عمدہ ہے جو ٹیکہ لگنے میں دقت محسوس کرتے ہوں۔

۲۴ قطرات یا ایک سی سی پروٹووٹ ڈراپس میں پانچ ہزار انٹرنیشنل یونٹ وٹامن اے ۲ ملی گرام وٹامن ب۱۔ ۱ ملی گرام وٹامن ب۲۔ ۱۰ ملی گرام نیاسانامائیڈ۔ ۱ ملی گرام وٹامن ب ۱۰ ملی گرام پنیتھےنول۔ ۰۱ گرام بائیوٹین۔ (وٹامن ایچ) ۵۰ ملی گرام وٹامن سی۔ ایکہزار یونٹ

وٹامن ڈی ۳ ملی گرام وٹامن ای ہوتے ہیں۔

شفائیات بچوں کے لئے یہ بہت مفید ہے۔ کیونکہ اس میں وٹامن اے ڈی سی ہوتے ہیں۔ جو عموماً کاڈ لیور آئل اور لیموں کے رس کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔ مزمن اور حاد امراض میں یہ اکسیر سے کم نہیں۔ امراض کے بعد کی نقاہت کو دور کرتی ہے۔ ایام حمل و رضاعت میں حیاتین کے فقدان کو پورا کرتی ہے۔ ذیابیطس، گلہڑ اور دیگر مخیراتی امراض میں بھی مفید ہے۔ وہ مریض جنہیں خاص وجوہات کی بنا پر مخصوص قسم کی غذا دی جا رہی ہو۔ مثلاً زخم معدہ یا ورم قولون میں اسے ضرور استعمال کرانا چاہیئے۔

مقدار خوراک بالغوں کو بطور حفظ ما تقدم ۲۴ ڈراپس روزانہ دیں۔
شفائی اغراض کے لئے ۴۸ ڈراپس دن میں دو سے تین بار دیں۔

لڑکوں کو بطور حفظ ما تقدم ۱۲ ڈراپس روزانہ دیں۔

شفائی اغراض کے لئے ۱۲ ڈراپس دن میں دو سے تین بار دیں۔

شیر خوار بچوں کو (خاص طور پر جو بوتل کا دودھ پیتے ہوں) اس کا استعمال شروع ہی سے کرانا چاہیئے۔ ۴ سے ۶ ڈراپس روزانہ سے شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھاتے چلے جائیں تاآنکہ ۱۲ سال کی عمر میں یہ مقدار ۱۲ ڈراپس تک پہنچ جائے۔ یہ مقدار موسم سرما میں برقرار رکھیں جبکہ غذائی ضروریات ناکافی ہوں۔ جب بچہ تیزی سے بڑھنے لگے تو یہ مقدار خوراک ۲۴ ڈراپس روزانہ کر دیں۔

ڈراپس کو دودھ چائے یا کسی اور سیال میں ملا کر پیا جا سکتا ہے۔

وٹامی نٹس (روشے)

VITAMINETS (ROCHE)

یہ مرکب کئی ایک حیاتین کا معدنی مرکب ہے۔ جو مستقل اثرات کا حامل ہے۔ یہ کھانے میں لذیذ اور خوشگوار ہے۔ اس کی تفاصیل میڈیکل انفارمیشن مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے میں ملاحظہ فرمائیں۔

مقدار خوراک بطور حفظ ما تقدم :- ۲ شکر چڑھی گولیاں روزانہ استعمال کریں۔
شفائی اغراض کے لئے بڑی مقدار میں حسب ضرورت مریض استعمال کریں۔

مزید مرکبات کے لئے ماڈرن ڈرگز یا جدید ادویات مرتبہ حکیم غلام نبی ایم اے دیکھیں۔

نقشہ حیاتینی مرکبات

نام مرکب	شکل و صورت	سائز
ایرووٹ AROVIT	شکر چڑھی گولیاں پانچ ہزار انٹرنیشنل یونٹ ایمپیول ۱۰ ہزار انٹرنیشنل یونٹ	۳۰
بے فلیوین BE-FLAVIN	شکر چڑھی ۱۰ ملی گرام کی گولیاں ایمپیولز ۲ سی سی ۱۰ ملی گرام	۲۰ اور ۱۰۰ ۶ اور ۸۰
بیکوزائم BECOZYM	شکر چڑھی گولیاں بڑی گولیاں دو ایمپیول سیرپ	۲۰ اور ۱۰۰ ۲۰ اور ۱۰۰ ۶ ۱۰۰ سی سی
بیناڈون (وٹامن ب۶) BENADON	۲۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۲ سی سی کے ایمپیولز (۵۰ ملی گرام)	۲۰ اور ۱۰۰ ۶
بے نرویا (وٹامن ب۱) BENERVA	۱۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۵۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۱۰۰ ملی گرام کی ٹکیاں (شکر چڑھی گولیاں ۵ سی سی کے ویال (۵۰۰ ملی گرام)	۲۰ اور ۱۰۰ ۲۰ اور ۱۰۰ ۲۰ ۱
کیلسیم ڈی ریڈ اکسون CALCIUM-D-REDOXON	ٹکیاں	۲۱ اور ۱۰۰

نام مرکب	شکل و صورت	سائز
بے پن تھن BEPANTHEN	۱۰۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۲ سی سی کے ایمپول (۵۰ ملی گرام ۲ سی سی کے ایمپول (۵۰۰ ملی گرام ۵ فی صدی کا محلول ۵ فی صدی والا مرہم	۲۰ اور ۱۰۰ ۶ اور ۵۰ ۳ اور ۲۵ ۵۰ سی سی اور ایک ۱۰ سی سی ۳۰ گرام اور ۱۰۰ گرام
اری فول (وٹامن ب۱۲ اور فولک ایسڈ BRYFOL	۲ سی سی کے ایمپول	۳
ٹری سون LITRISON	شکر چڑھی ہوئی گولیاں	۴۰
پروٹوویٹ PROTOVIT	ڈراپس	۱۵ سی سی
ریڈوکسون REDOXON	۵۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۲۰۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۵۰۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۲ سی سی کے ایمپول (۱۰۰ ملی گرام) ۵ سی سی کے ایمپول (۵۰۰ ملی گرام) ۵ سی سی کے ایمپول (۱ گرام)	۲۰ اور ۱۰۰-۲۵۰ ۲۰ اور ۱۰۰ ۱۰۰ ۶ اور ۵۰ ۳ اور ۲۵ ۳ اور ۲۵
سنکاویٹ SYNKAVIT	۱۰ ملی گرام کی ٹکیاں ۱ سی سی کے ایمپول (۱۰ ملی گرام	۱۰ اور ۱۰۰ ۲ اور ۲۵
وٹامی نٹس VITAMINETS	شکر چڑھی ہوئی گولیاں	۳۰ اور ۱۰۰

افرازی علاج

تاریخ جسم انسانی میں غدود کی اہمیت اور بقاء نوع و نسل کے لئے ان کے وجود کا علم اجمالی طور پر سب سے پہلے تقریباً ایک ہزار سال قبل حضرت شیخ بو علی حسین بن سینا نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب القانون فی الطب میں کیا ہے۔ شیخ الرئیس فرماتے ہیں:۔

"غدو انثیین (خصیتین) تولیدی کے علاوہ مردانہ مزاج اور زنانہ مزاج اور تمام ہیئت (صنفی اشکال) میں بہت ہی مفید اور اثر انداز ہوتے ہیں"۔

طب قدیم کی اس تاسیس اور رہبری کی روشنی میں اطباء جدید نے آج سے سو سال قبل اس پر مزید تحقیقات و تجربات شروع کئے۔ ڈاکٹر کلاڈ برنارڈ (DR. CLAUD BERNARD) نے درون افرازی رطوبت انٹرنل سکریشن (INTERNAL SECRETION) کے نام سے ۱۸۵۵ء عیسوی میں طبی دنیا کے سامنے پیش کی۔ اس کے ۱۸۹۹ء میں ڈاکٹر براؤن سی کارڈ نے افرازی رطوبت کا اپنے اوپر تجربہ کیا۔ اور ۱۹۰۴ء میں ڈاکٹر سیجوس (DR. SAJOUS) اور ڈاکٹر سٹارلنگ (DR. STARLING) نے ان پر مزید تجربات کئے اور ہارمون کے مختصر نام سے موسوم کیا۔

ہارمون کیا ہیں۔۔۔؟

ہارمون کے متعلق یہ آپ کو معلوم ہی ہو چکا ہے کہ یہ جسم کے چھوٹے چھوٹے غدود کی رطوبت ہے۔ جو نظام جسم میں مختلف کام کرتی ہے۔ بمثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ جب کسی کو سخت غصہ آتا ہے تو غضب ناک آدمی کے کان جلنے لگتے ہیں، چہرہ سرخ ہو جاتا ہے بدن گرم ہو جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ایک چھوٹے سے غدہ یعنی غدہ درقیہ (تھائیرائڈ گلینڈ) کی رطوبت کے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ نے بلی کو دیکھا ہوگا کہ جب وہ اچانک کسی حملہ یا خطرہ کا احساس کرتی ہے تو اس کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں، چہرہ خوفناک ہو جاتا ہے۔ بدن میں سختی اور کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ تمام ہیئت غدہ فوق الکلیہ (ایڈرینل کیپ سول) کے اثر سے ہوتا ہے۔ بعض لوگ آپ نے نہایت ہی پست قامت دیکھے ہوں گے۔ جن کو دیکھ کر بے اختیار ہنسی آنے لگتی ہے۔ بعض اشخاص دیو ہیکل اور غریب شکل بھی نظر آتے ہیں۔ یہ تمام عجائب و غرائب غدود کی کارکردگی یا ان کے مشق ستم کے زندہ ثبوت

ہیں۔ جنسی تبدیلی جس کا آج کل اخبارات میں بہت چرچا ہے۔ یہ بھی ان ہی غدود کی پوشیدہ نقل و حرکت اور دروں افرازی رطوبت کی کرشمہ سازی ہے۔ ہارمون کیا ہیں اور ہمارے جسم میں کیا کام کرتے ہیں۔ اور ہم ان سے کیا فوائد حاصل کرتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل اس باب میں ملاحظہ فرمائیں:۔

ہارمونز کیا ہیں؟

اجسام حیوانیہ میں مختلف قسم کے غدود ہوتے ہیں۔ جن سے ایک خاص قسم کا رس خارج ہوتا رہتا ہے۔ جو خون میں شامل ہو کر اعضائے مختلف کو ان وظائف کی انجام دہی کے لئے ابھارتا رہتا ہے۔ جو فطرت نے ان کے ذمہ سونپ رکھے ہیں۔ اگر اس رس کی پیدائش یا اخراج میں کسی قسم کا فتور لاحق ہو جائے تو جسم حیوانیہ میں بعض ایسے امراض سر اٹھا لیتے ہیں جن پر صرف اسی صورت میں قابو پایا جا سکتا ہے کہ اس غدود کا جوہر استعمال کرایا جائے۔

ہارمونز کے اقسام

ہارمونز کو دو اقسام میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اس تقسیم کا مدعا مطالب کو قاری کے ذہن کے قریب تر کرنا ہے۔

۱۔ وہ ہارمونز جنہیں غدود جنسی اور ایسے غدود سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جو مجری سے عاری ہیں۔

۲۔ وہ ہارمونز جنہیں نظام انہضام کے غدود سے حاصل کیا جاتا ہے۔

ہارمونز کی ماہیت

شفائی اغراض کے لئے ہارمونز کو مختلف غدود کے رس سے کیمیاوی طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض مرکبات مثلاً جنسی ہارمونز (SEX HORMONES) کو قلمی صورت میں یا تو ان غدود سے حاصل کر لیا گیا ہے جن میں وہ موجود ہوتے ہیں۔ یا ان اعضاء سے جن سے وہ اخراج پذیر ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو تجربہ گاہ (لیبارٹری) میں ترکیب پذیر کر کے انتہائی خالص صورت دے دی گئی ہے اس قسم کے ہارمونز کی ہیئت کیمیاویہ کا پورا علم حاصل کر لیا گیا ہے۔ لیکن بعض مثلاً پٹیوٹری ہارمونز (جوہر غدہ نخامیہ) کو اگرچہ خالص قلمی صورت میں حاصل کر لیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک ان کی ہیئت کیمیاویہ کا تعین نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے اس قسم کے جواہر کے خالص ہونے کے متعلق کچھ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔

افعال و خواص

چونکہ ہارمونز تندرست غدود سے حاصل کردہ قدرتی مرکبات ہیں اس لئے تندرست اجسام پر ان کے استعمال سے کوئی خاص ردعمل نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ اسی صورت میں مفید ثابت ہوتے ہیں جب کہ جسم انسانی میں کسی خاص غدود

سے کلی یا جزوی طور پر محروم ہو جائے۔

طریق استعمال

ہارمونز سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے ان کے مناسب طریقہ استعمال کو جاننا بے حد ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں ہارمونز کی ہیئت کیمیاویہ اور خون میں انجذاب کی وضاحت کی جائے گی۔

۱۔ براہِ دہن: ہارمونز براہِ دہن بھی پوری طرح نافع ہیں۔ چنانچہ ایسٹروجن کو ہمیشہ براہِ دہن ہی استعمال کرایا جاتا ہے۔ اور اس صورت میں اسی قدر موثر ہیں۔ جس قدر کہ یہ بذریعہ انجکشن اثر پذیر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کم قیمت ہونے کے باعث بے حد مقبولیت سے دوچار ہوئے ہیں۔ اگر ان کے استعمال سے بعض سمی علامات مثلاً سردرد وغیرہ نمودار ہو جائیں تو اس صورت میں قدرتی ایسٹروجنز کو ترجیح دی جائے گی۔

اسی طرح ایتھسٹرون ETHISTRONE بھی براہِ دہن پوری طرح نافع ثابت ہوتا ہے۔ کارٹی سون (CORTISONE) تھائرائیڈ معدہ اور جگر کے جواہر بھی براہِ دہن بے حد مفید ہیں۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے ہارمون کو براہِ دہن استعمال کرانے سے متعلق یقینی معلومات ہمارے پاس موجود نہیں۔

ایسٹروجنز: اینڈروجن اور ڈی او کسی کارٹون کی چھوٹی چھوٹی ٹکیوں کی صورت میں استعمال کرایا جاتا ہے جنہیں زیرِ زبان یا مسوڑھوں یا بالائی لب کے درمیان رکھ کر آہستہ آہستہ چوسا جاتا ہے۔ یہ ٹکیاں نصف گھنٹے کے دوران میں حل ہو جاتی ہیں۔ اور ان کا جوہر غشائے مخاطیہ کے ذریعے خون میں جذب ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ استعمال میں مریض کو کسی قسم کا دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن یہ طریقہ استعمال براہِ دہن سے کہیں زیادہ موثر ہے۔

۳۔ بطور نسوار: جوہر غدہ نخامیہ موخر کو ۲۰ ملی گرام یا اس سے کہیں زیادہ مقدار میں سفوف کی صورت میں دی جاتی ہے۔ اور اسے خاص قسم کے آلہ دوا پاشی میں ڈال کر ناک میں چھڑکا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے دوا کے ننھے ننھے ذرات ناک کی غشائے مخاطی سے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر جوہر موثرہ جذب ہو کر اثر دکھاتا ہے۔

۴۔ بطور شیاف مہبلی: ہارمونز کا یہ طریقہ استعمال ایسٹروجنز کی قلت سے رونما ہونے والی خارش مہبلی۔ خشکی عضو۔ اور اطرافی ورم فرج اور اسی قسم کی مقامی شکایات میں بے حد مفید ہے۔ اس طریقہ میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ نہایت قلیل مقدار دوا بھی بیحد نافع ثابت ہوتی ہے۔ لیکن کسی قسم کے ناخوشگوار اثرات مثلاً چھاتیوں کی حساسیت

اور درد مریض کی پریشانی کا موجب نہیں بنتے۔ لیکن یہ طریقہ استعمال مریضوں میں کچھ زیادہ مقبولیت حاصل نہیں کر سکا۔

۵۔ بذریعہ مالش :- (INUNCTION) یہ طریقہ زیادہ تر ایسٹروجنز کے لئے مستعمل ہے۔ اس صورت میں دوا الکوحل محلول یا مرہم کے طور پر استعمال کی جاتی ہے چنانچہ جب چھاتیاں پوری طرح نشو و نما نہ پا سکیں تو دوا کی مالش کی جاتی ہے جس سے حیض میں کسی قسم کا فتور لاحق ہوئے بغیر عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ طریق کار بے حد مقبول ہے۔

۶۔ بذریعہ انجکشن :- وہ ہارمونز جو پانی میں حل پذیر ہو سکیں جن کا کوئی مقامی ناگوار رد عمل بھی نمودار نہ ہو مثلاً انسولین۔ ایڈرینے لین۔ جوہر غدہ نخامیہ موخرہ۔ ہیرا تھائرائیڈ ہارمون وغیرہ انہیں بطور زیر جلد انجکشن استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

(ب) عضلی انجکشن :- وہ ہارمونز جو روغنیات میں حل پذیر ہوں یا وہ ہارمونز جن میں پروٹینز ہوں۔ اور وہ مقام انجکشن پر سخت درد کا موجب ہوں انہیں عام طور پر بذریعہ عضلی انجکشن استعمال کرایا جاتا ہے۔ روغنیات میں حل پذیر ہارمونز کو سٹے رائڈ ہارمونز کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ (STEROIDS)

روغنیات میں حل پذیر خالص ہارمونز کا اثر زیادہ تر دیرپا نہیں ہوتا۔ اس لئے تاثیر کو برقرار رکھنے کے لئے روزانہ انجکشن کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر ہارمونز کے ایسٹر کو استعمال کیا جائے تو یہ تاثیر طویل تر ہو جاتا ہے۔ جنسی ہارمون کے ایسٹر کا انجکشن ہفتہ میں ایک یا دو بار لگایا جاتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے پروجسٹرون کا ایسٹر تیار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس کے مطلوبہ تاثیر کے لئے اس کا انجکشن روزانہ یا کم از کم دوسرے دن لگایا جاتا ہے۔

قلمی تعلیقات کا عضلی انجکشن :- ایسٹروجنز اور اینڈروجنز کی نہایت باریک قلموں کو آبی تعلیق یا ایمالشنز کی صورت میں عضلی طور پر استعمال کرایا جاتا ہے۔ اس بات کا دعوے کیا جاتا ہے کہ قلمیں نہایت آہستہ آہستہ جذب ہوتی رہتی ہیں۔ جس سے تاثیر دوائیہ طویل تر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ طریق استعمال روغنی محلولوں کے عضلی انجکشن سے بھی زیادہ مفید ہے۔

سلہ انجیکشن میں ایسڈ اور الکوحل شامل ہو۔

(ج) **بذریعہ وریدی انجکشن** :- ایڈرے نالین کو بعض اوقات وریدی طور پر استعمال کرایا جاتا ہے۔ بعض اوقات امراض قلب میں اس کا براہ راست عضلۂ قلب میں انجکشن دیا جاتا ہے۔ کیونکہ زیر جلد انجکشن کا اثر عارضی ہوتا ہے۔ تہیج عصبی شدید میں تھائرکسین بذریعہ وریدی انجکشن استعمال کرائی جاتی ہے۔ مرض ایڈیسن کے آخری درجات میں نیچرل کورٹیکل ایکسٹریکٹ کو نارمل سیلائن کے ہمراہ وریدی طور پر استعمال کرایا جاتا ہے۔ اسی طرح اے۔ سی۔ ٹی۔ ایچ۔ (A.C.T.H) وریدی طور پر عضلی انجکشن کے مقابلہ میں کہیں زیادہ مفید ہے سیرم گونا ڈوٹروفین بانجھ پن میں وریدی طور پر بہت مفید رہے۔

۷۔ **بذریعہ تشجیر** :- مندرجہ ذیل ہارمونز بذریعہ تشجیر استعمال کرائے جاتے ہیں :- ایسٹرون۔ ایسٹراڈیول۔ ایسٹراڈیول ڈائی پروپیوٹ۔ سٹل بسٹرول۔ پروجسٹرون۔ ایتھکس سیٹرون۔ ٹسٹو سٹیرون۔ ٹسٹو سٹیرون پروپیونٹ۔ ڈی او کسی کارٹون ایسی ٹیٹ۔ کارٹی سون۔ ان ادویہ کی ۱۵ سے ۳۰۰ ملی گرام کی مقدار میں زیر جلد تشجیر کرنے سے ایک عرصہ دراز تک متوازن اثر قائم رہتا ہے۔ لیکن اس عمل میں اس بات کا پورا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ کوئی سمی کیفیت نہ پیدا ہونے پائے۔ اس طریقہ میں مقدار دوا کا تعین تاحال نہیں کیا جا سکا۔

ذیل میں ہارمونز کی جماعت بندی کرکے مختلف ہارمونز کا الگ الگ ذکر کیا جائے گا۔ نیز ہر ہارمون کی کیفیت۔ طریق حصول۔ طریق استعمال۔ مقدار خوراک۔ فوائد۔ سمی اثرات پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

فصل اوّل

تھائیرائیڈ گلینڈ - (غدہ ورقیہ)

(THY ROID GLAND)

تھائیرائیڈیم (THY ROIDEUM B.P) **مترادف نام**

ڈرائی تھائیرائیڈ (خشک غدہ ورقیہ) تھائیرائیڈ ایکسٹرکٹ - یہ ایک سفوف ہے جسے بھیڑ کے تازہ اور تندرست غدہ ورقیہ سے حاصل کیا جاتا ہے - اس سفوف کا ایک حصہ تازہ غدود کے پانچ حصوں کے برابر ہوتا ہے - اس سفوف کا رنگ مکھن کی طرح سفید ہوتا ہے - اس کا ذائقہ اور بو گوشت ایسی ہوتی ہے - یہ نمی میں پڑا رہنے سے بگڑ جاتا ہے -

اس کا جوہر موثرہ تھائی راکسین (THYROXINE) جس میں ۶۵ فی صدی آئیوڈین ہوتی ہے معیاری صورت دینے پر اس میں ۰.۱ فی صد آئیوڈین رہنے دی جاتی ہے

مقدار خوراک ½ سے ۲ گرین - اس کے مرکبات یہ ہیں۔

ٹیبلٹ تھائی رائیڈی (TABLET THY ROIDY) ہر ٹکیہ میں ½ گرین دوا ہوتی ہے - تھائی راکسین THYROXINE B.P سے کیمیاوی طور پر تیار کیا جاتا ہے یہ سفید قلمی سفوف ہوتا ہے - جو پانی میں حل نہیں ہوتا - اس میں ۶۵ فی صدی آئیوڈین ہوتی ہے مقدار خوراک ۱/۱۰۰ سے ۱/۲۰ گرین - ڈائی آئیوڈو تائی روسنیم (DI-IODOTY ROSINUM B.P - سفید رنگ کا قلمی سفوف جسے کیمیاوی طور پر حاصل کیا جاتا ہے

مقدار خوراک ½ گرین۔

افعال وخواص تھائیرائیڈ ہارمونز کا تندرست اشخاص پر رد عمل مختلف اور غیر یقینی ہوتا ہے - اس لئے تندرست اشخاص کو اس کا استعمال کرنا بے معنی ہے ہاں اسے کثیر مقدار میں استعمال کرنے سے بعض تاثرات ضرور رونما ہو جاتے ہیں - مریض

حیوانوں اور انسانوں پر اس کے اثرات خصوصیت سے نمایاں ہوتے ہیں۔

شفائیات یہ ہارمون میکسو ڈیما (MYXOBDEMA) مرض اور کریٹا نزم خلقی بے عقلی میں خاص طور پر مفید ہے۔ مناسب اور متوازن مقدار خوراک دینے سے حیرت انگیز اثرات نمودار ہوتے ہیں۔ یہ ہارمون موٹاپے (OBESITY) کو بھی مفید ہے۔ لیکن اس کے ہمراہ غذائی تدابیر پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ موٹاپے کے ایسے مریضوں میں جن میں واٹر سالٹ کا اجتماع موجب مرض ہے۔ اس ہارمون کا استعمال اپنی معرق خصوصیات سے مرض کا صفایا کر دیتا ہے۔

اس ہارمون کی معرق خصوصیت کی وجہ سے یہ گردے کے مختلف امراض میں بے حد مفید ہے۔ نسوں کی خرابی سے رونما ہونے والے بہرے پن کو بھی یہ ہارمون ختم کر دیتا ہے۔ مرض نے نیر میں یہ ہارمون قلت الماء کے باعث داخلی کان کے ریشوں پر اپنا شفائی اثر دکھاتا ہے۔ یہ ہارمون حیض کے مختلف عوارض کو خاص طور پر نافع ہے۔ جب جنسی ہارمون ان امراض کے علاج میں ناکام رہ جائیں۔ تو اس ہارمون کو ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ بانجھ پن عادی اسقاط حمل میں یہ ہارمون خاص طور پر نافع ہے۔ اس ہارمون کا اثر بہت دیرپا ہوتا ہے۔ ملی گرام کی مقدار میں استعمال کرانے سے اس کا اثر ایک ہفتہ تک قائم رہتا ہے۔ چونکہ مسلسل استعمال سے یہ جسم میں جمع ہو جاتا ہے۔ اس لئے چند روز استعمال کرنے کے بعد چند روز کا ناغہ ضروری ہے۔ تھائی راکسی سین کو بذریعہ وریدی انجکشن استعمال کرانا چاہیئے۔ گمبھیر دیوانگی۔ بالچر۔ کمی حیض۔ اور جنبل کو بھی مفید ہے۔ امراض قلب کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں بے حد محتاط رہنا چاہیئے۔

سمی علامات اس ہارمون کے سمی اثرات سے بچنے کا بہترین طریقہ ضربات نبض کو پیش نظر رکھنا ہے۔ جب تک نبض کی ضربات ۹۰ فی منٹ ہوں۔ اس دوا کے استعمال میں کوئی خدشہ محسوس نہ کرنا چاہیئے۔ لیکن جب ضربات اس سے زائد ہو جائیں تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دوا کی مقدار مریض کی برداشت سے باہر ہے۔ چنانچہ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بدن میں کپکپی نمودار ہو جاتی ہے بے حسی اور درد سر عارض ہو جاتے ہیں پسینہ آنے لگتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ اسہال آنے لگتے ہیں۔ اور وزن تیزی سے گرنے لگتا ہے مریض کمزور

لہ اس مرض میں جسم سوج جاتا ہے۔ لیکن دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا۔ مریض کے خیالات اور افعال میں سستی نمودار ہو جاتی ہے۔

ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں دوا کا استعمال ترک کر دینا چاہیے۔

تھیوراسل (THEO ACIL B.P.) یا تھیوبے سیلم (THIOURACILLUM) سفید کڑوا سفوف جو پانی میں کسی قدر حل ہو جاتا ہے۔ **مقدار خوراک** ½ سے ۳ گرین اس کے مرکبات یہ ہیں ٹیبلی تھیوراسلی TAB·THIORACILLI B.P. ہر ٹکیہ میں ۰.۱ گرام دوا ہوتی ہے۔

میتھل تھیوراسل (METHYLTHIOURACIL B.P) مقدار خوراک ½ سے ۳ گرین ہے ٹیبلی میتھل تھیوراسل (TAB METHYLTHIOURACIL B.P) ہر ٹکیہ میں ½ اگرین دوا ہوتی ہے۔ پروپل تھیوراسل (PROPYL THIOURACIL B.P) سفید قلمیں جو پانی میں کسی حد تک حل پذیر ہو جاتی ہیں۔ مقدار خوراک ⅖ سے ½ اگرین۔ ٹیبلٹ پروپل تھیوراس۔ ہر ٹکیہ میں ۲۵ گرام دوا ہوتی ہے۔

شفا یابات تھائی روٹاکسی کوسس (غدہ درقیہ کی سمیت) کے علاج میں اس دوا کو بلا شبہ نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے حرکت قلب کم ہو جاتی ہے اور چند ہفتوں کے استعمال سے اعتدال پر آجاتی ہے۔ صحت بہتر ہو کر مریض کا وزن بڑھنے لگتا ہے۔ اختلاج قلب کی شکایت آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہے۔ ابتدائی خوراک ۰.۴ سے ۰.۶ گرام ہے۔ اسے حرکت قلب و دیگر علامات کے کم ہونے کے ساتھ ساتھ کم کر دیا جاتا ہے۔ روزانہ کے استعمال کے لئے ۰.۰۵ سے ۰.۱ گرام کی مقدار میں مناسب ہے۔ تھیوراسل اور دیگر مرکبات جن میں گندھک شامل ہو۔ جیسے سلفنائیڈ ز تھائی راکسین کے اجتماع کو روکتے ہیں۔ اور تھائیرائیڈز ہارمون کی پیدائش کا موجب ہوتے ہیں۔ یہ مرکبات متفرق خوراکوں میں تین یا تین سے زیادہ مرتبہ روزانہ دیئے جاتے ہیں جس سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ان مرکبات سے غدہ درقیہ کی جسامت میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے ان مرکبات پر آئیوڈین کو ترجیح دی جاتی ہے۔ غدہ درقیہ کی سمیت کے علاج کے لئے تھیوراسل کامیاب ترین علاج ہے۔ اس کے استعمال سے ۱۰ سے ۲۰ فی صدی مریضوں میں بعض سمی اثرات مثلاً بخار، دوائی۔ جلد پر خراش۔ غدود اور جوڑوں کی سوجن وغیرہ نمودار ہو جاتے ہیں۔ پینی سلین کے معرض وجود میں آنے سے پہلے ۹ ہزار مریضوں میں سے جنہیں یہ دوا استعمال کرائی گئی ۰.۵ فی صد مریض انتقال کر گئے اور ۲ فی صد مریضوں میں فقدان الدم الدبیض و دائی (ایگرینولوسائی ٹوسس) نمودار ہوا۔ ۰.۸ فی صد مریضوں میں سمی اثرات

(دیگر صفحہ پر ملاحظہ ہو)

علاج شروع کرنے کے ایک سے چھ ہفتہ بعد ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پریڈ نیل تھیو راسل ہر قسم کے سمی اثرات سے مبرا ہے۔ حال ہی میں ۲۶۰ مریضوں کو یہ دوا استعمال کرائی گئی۔ لیکن صرف ۲ فی صد مریضوں میں سمی اثرات نمودار ہوئے۔ اور صرف ایک مریض فقدان الدم الابیض دوائی کا شکار ہوا۔ اس لئے اس دوا کو استعمال کراتے وقت سمی اثرات سے بچاؤ کے لئے کسی پیش بندی کی ضرورت لاحق نہیں ہوا کرتی۔ پریڈ نیل تھیو راسل سے علاج ویسے ہی محفوظ ہے جیسا عمل جراحی۔ چنانچہ اکثر سرجن اسے استعمال کرا رہے ہیں۔ مناسب نتائج کے حصول کے لئے علاج مسلسل ۱۸ ماہ سے ۲ سال تک جاری رہنا چاہیئے۔ ریڈیو ایکٹو آئیوڈین بھی سرجری کا قائم مقام ہے لیکن یہ دوا ۴۵ سال سے زائد عمر کے مریضوں کو استعمال کرانی چاہیئے۔

پیرا تھائی رائیڈ (غدہ جار الدرقیہ)

(PARA THYROID)

انجکٹ پیرا تھائی رائیڈ کو پیرا تھارمون (PARATHORMONE) اور یو پیراٹون (BU PARATONE) بھی کہتے ہیں۔ یہ تندرست حیوانات کے تازہ غدہ جار الدرقیہ کا خلاصہ ہے۔ مقدار خوراک ۲۰ سے ۴۰ یونٹ بذریعہ وریدی انجکشن

شفایابات اس کے استعمال سے خون کے اندر کیلسیم کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ یہ مرض کزاز (TATANY) کسی عضو کا کھنچ جانا — کا مخصوص علاج ہے۔ کیونکہ یہ مرض اس غدہ کے فعل میں نقص واقع ہو جانے سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ ہی ساتھ کیلسیم کی سطح گر جاتی ہے۔ کزاز کے نمودار ہونے کے عام طور پر دو سبب ہوا کرتے ہیں۔

۱۔ غدہ درقیہ کے اپریشن میں ان ریشوں کو نکال دیا جائے۔ جو غدہ جار الدرقیہ سے متعلق ہوں ہو۔ کیلسیم کا بکثرت استعمال کیا جائے۔ لیکن اس کا ناقص انجذاب ہو۔ جیسا کہ امراض رکٹس دکساح (لین العظام) (آسٹیو میلیشیا) اور سیلان دہنی دستی ٹوریا) میں ہوا کرتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کیلسیم کی سطح کو متوازن کیا جائے۔ جس کے کئی ایک طریقے ہیں:

(حاشیہ صفحہ ۸۵۵) ۱۔ اس مرض میں ہڈی کے گودے میں دواؤں کے استعمال سے خون کے سفید ذرات کی پیدائش ختم ہو جاتی ہے۔

۱۔ پیرا تھائی رائیڈ ایکسٹریکٹ کا استعمال کرایا جائے۔ جو ہڈیوں سے کیلسیم کو لے کر دوسرے مقامات تک پہنچا دے۔

۲۔ ڈائی ہائیڈروٹیکی سیٹرول ۔۔ ارگوسیٹرول کا ایک مرکب ۔۔ استعمال کرایا جائے۔ جو روده مستقیم اور پیشاب میں اخراج پذیر ہونے والے فاسفورس سے کیلسیم کے انجذاب کی مقدار کو بڑھا دے۔

۳۔ کیلسیم کے نمکیات میں سے کوئی ایک براہِ دہن یا بذریعہ وریدی یا عضلی انجکشن استعمال کرایا جائے۔

۴۔ وٹامن ڈی کے ذریعہ کیلسیم کے انجذاب میں آسانی پیدا کی جائے۔

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر پیرا تھائی رائیڈ ایکسٹریکٹ کی شفائی حیثیت محدود ہے

ا۔ یہ براہِ دہن غیر مؤثر ہے

ب۔ وریدی انجکشن کے چار گھنٹے بعد اس کا معیاری تاثر نمودار ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ مرض کے شدید حملوں کو روکنے میں بے کار محض ہے۔ حالانکہ کیلسیم کے وریدی انجکشن سے اس قسم کا حملہ بہ آسانی روکا جا سکتا ہے۔ پیرا تھائیرائیڈ ایکسٹریکٹ متفرق خوراکوں میں دینے سے زیادہ مفید اثرات کا حامل ہوا کرتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ایک ہی بار اسے بڑی مقدار میں استعمال کرایا جائے۔ اس کے استعمال کے دوران میں کیلسیم کی سطح کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ چند ماہ کے مسلسل استعمال کے بعد یہ اپنی نافعیت کھو دے گا۔ اس لئے اسے شدید صورتوں میں استعمال کرایا جاتا ہے۔

تاثیراتِ سمیہ اس کے استعمال سے نہ صرف سیرم کیلسیم سطح ہی بلند ہو جاتی ہے بلکہ غیر نامیاتی فاسفورس میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ نرم ریشوں مثلاً پھیپھڑوں اور گردوں میں کیلسیم پیدا ہو کر انتقال المرض کا موجب ہو جاتا ہے۔ گردوں کے فعل میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ ہڈیوں سے کیلسیم کے کثیر مقدار میں انتقال سے مرض اسٹیوپوروسس پیدا ہو جاتا ہے۔

ایڈرینل کارٹیکس (کلاہ گردہ)

(ADFENAL CORTEX)

ایکسٹریکٹ آف ایڈرینل کارٹیکس (خلاصہ کلاہ گردہ)

مترادف نام: کارٹن (CORTIN) ایسکیٹین (ESCHATEN) یوکارٹون (EUGORTONE) سپراکورٹ (SU RACORT) اسے حیوانات کے کلاہ گردہ سے

حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کے جوہر موثرہ کا نام کارٹی کوس ٹرون (CORTICOSTE RONE) ہے۔ جو وٹامن سی سے متبرا ہوتا ہے۔ ایک لاکھ میں ایک سے کم ایڈرے نالین ہونی چاہیئے ۔ اسے معیاری بنانے کے لئے کئی طریقے ہیں۔ جن کا بیان موجب تطویل ہوگا۔

مقدار خوراک:۔ ۵۰ سے ۱۰۰ یونٹ بذریعہ انجکشن۔

ڈی اوکسی کارٹون ایسی ٹاس (DEOXYCORTONE) ACETAS

مترادف نام:۔ ڈی اوکسی کارٹیکوسٹیرون ایسی ٹیٹ (DESOXYCORTICA OSTERONE ACETATE) ۔ اسے سٹگما ایسٹرول (STIGMAASTROL) سے کیمیاوی طور پر تیار کیا جاتا ہے۔

تجارتی نام۔ کارٹیرون (CORTIRONE) پرکوٹین (PERCOTONE) ڈوکا (DOCA) اس کے ۵ ملی گرام کا ڈیسکل ایکسٹریکٹ کے ۱۰ الی لیٹر کے برابر نافع ہوتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ ۱/۲ سے ۱/۲ گرین بذریعہ عضلی انجکشن ۲ سے ۸ گرین بذریعہ عمل تشجیر۔

انجکشنو ڈی اوکسی کارٹونی ایسی ٹے ٹس (DEOXYCORTONE ACETATE)

B.P - مقدار خوراک:۔ ۱/۲ تا ۱/۲ گرین۔

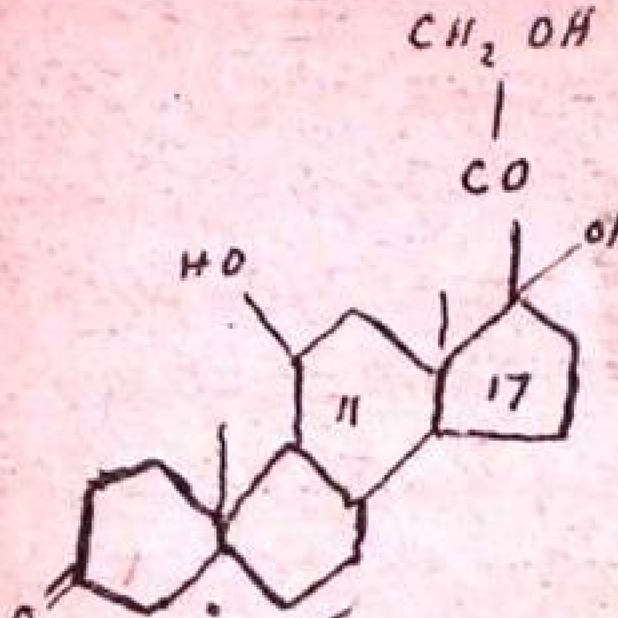
کارٹی سون ایسی ٹیٹ:۔ (CORTISONE ACETATE)

مقدار خوراک:۔ ۲۵ سے ۲۰۰ ملی گرام روزانہ۔ بذریعہ عضلی انجکشن آبی تعلیق کی صورت میں۔ بذریعہ دہن ٹکیوں کی صورت میں۔ طبقہ ملتحمہ کے نیچے انجکشن سے آبی تعلیق کی صورت میں بصورتِ مرہم طبقہ ملتحمہ کے طبق کے نیچے داخل کر کے۔ بصورت تشجیر بھی اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

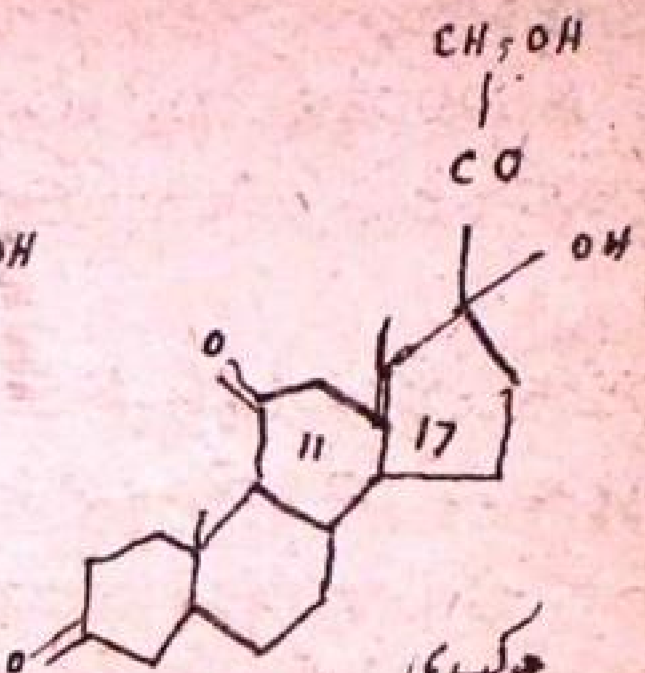
افعال و خواص

غلاف گردہ ایک ہارمون کی افزائش کا باعث ہوتا ہے جیسے ۱۱۔ ہائیڈروکسی کارٹی کوسٹیرون (مرکب ف) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جو کارٹی سون (مرکب ی) سے بے حد مشابہ ہے۔ جیسے ۱۷ ہائیڈروکسی ۔ ۱۱ ۔ ڈی ہائیڈرو کارٹی کوسٹیرون بھی کہتے ہیں۔ یہ ان مرکبات کے دو نہایت اہم رکن ہیں۔ جن میں ۱۱ کاربن ایٹم پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس مجموعہ کو ۱۱۔ اوکسی کارٹی کوسٹیرائیڈز (11-OXYCORTICOSTEROIDS) کے نام سے معروف ہے۔

تصاویر اگلے صفحہ پر

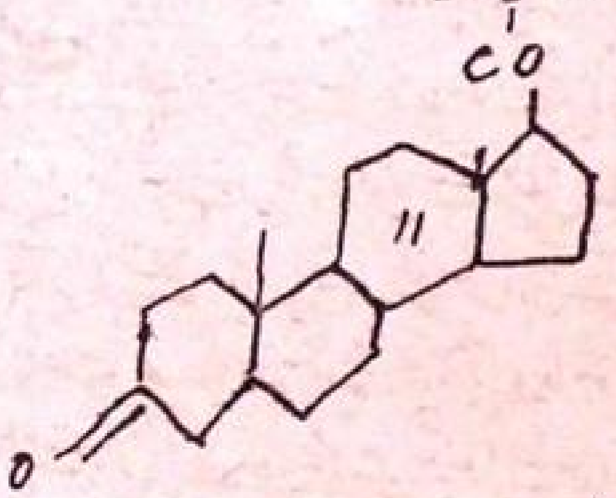


مرکب ف



مرکب ی

ہارمون کے اس مجموعہ کے علاوہ بعض دوسرے مرکبات بھی ۱۹۳۸ سے دنیائے شفا
بخشی میں رائج ہیں۔ لیکن ان میں ۱۱ کاربن ایٹم کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ انہیں ڈی اوکسی کارٹون
(DEOXYCORTONE) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔



ڈی اوکسی کارٹون

ان کے علاوہ بول سے بھی ایک مرکب حاصل کیا جاتا ہے جسے کیٹو سٹیرائیڈز کے نام
سے یاد کرتے ہیں۔ جو ابھی خواص کا حامل ہے۔ ان مرکبات کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ کاربو
ہائیڈریٹ استحالہ کے ذمہ دار ہیں۔ یہ گلائی کوجنس (اجزائے شکریہ) کو جگر میں جمع کرکے خون کی
شکری سطح پر بلند کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات جلد اور مخ العظام سے پروٹینز (اجزائے لحمیہ)
جذب کرکے بول شکری (گلوکوسوریا) کا باعث ہوتے ہیں۔ ان مرکبات کو شوگر یا ایس ہارمونز
کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ ڈی اوکسی کارٹون مرکب زیادہ تر پانی سوڈیم اور کلورائیڈ کے
استحالہ کا باعث ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے استعمال سے پانی سوڈیم اور کلورائیڈ کی بندش

کے علاوہ خون کے دباؤ میں کسی قدر اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور کسی قدر پوٹاسیم کا ضیاع ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے سالٹ اینڈ واٹر ہارمون بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک اور نام نائیٹروجن این ہارمون (NITROGEN ORN HORMONE) بھی ہے۔ کیونکہ یہ نائیٹروجن اور پروٹین کی حفاظت کرتا ہے۔ عورتوں میں جذبۂ جنسی کو برقرار رکھنے کے علاوہ مہاسوں کو دور کرتا ہے۔

ان مرکبات کے علاوہ کلاہِ گردہ سے بعض دیگر فعال جوہر الگ کئے گئے ہیں۔ جن کا تاحال کیمیاوی تجزیہ نہیں ہو سکا۔ اس لئے انہیں امورفس فریکشن (AMORPHOUS FRACTION) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ جوہر موٹاپے کا باعث ہوتا ہے۔ جس سے چہرا گول ہونے کے علاوہ کندھوں۔ کمر پیٹ اور چھاتی پر چربی کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ لیکن ٹانگوں اور کولہوں میں اس قسم کا اجتماع دیکھنے میں نہیں آتا۔ آخر میں یہ بتا دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ کولسٹرول (CholESTEROL) اور اسکوربک ایسڈ (وٹامن سی) بھی کلاہِ گردہ میں پائے جاتے ہیں۔

شفائیات

ڈی اوکسی کارٹون ایسی ٹیٹ زیادہ تر مرض ایڈیسن[1] میں مستعمل ہے جس سے یہ خون کے گرے ہوئے دباؤ کو روکنے کے علاوہ سوڈیم اور کلورائیڈ کی سطح کو متوازن رکھتا ہے۔ اس مرض کے مریض عام طور پر کسی قسم کے تعدیہ اور ٹھنڈ وغیرہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس صورت میں ان کے خون کی سطح گر جاتی ہے۔ قے ہونے لگتی ہے۔ اور سوڈیم اور کلورائیڈ کی کمی رونما ہو جاتی ہے۔ ڈی آکسی کارٹون کے معمولی سی مقدار میں استعمال کر لینے سے مریض اس قسم کے عوارض سے محفوظ رہتا ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ۱۰۰ ملی گرام کی ۲ سے ۳ ٹکیوں کی تشجیر کر دی جائے اس کا اثر ۴ ماہ تک برقرار رہیگا۔ اس معمولی مقدار دوا سے تہیج (اوذیما) پیدا ہونے یا پوٹاسیم کی سطح گرنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوا کرتا لیکن بشرطِ ضرورت۔ اسے ۵ اگرام نمک خوردنی ہر روز براہِ دہن استعمال کرایا جاسکتا ہے اگر صورت حال نازک ہو جائے تو اس کا مقابلہ نہایت تندہی سے کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ۱۲۰ ملی لٹر

---

[1] کلاہِ گردہ کا ایک مخصوص مرض جس میں جلد اور غشائے مخاطی کی رنگت مخصوص قسم کی خاکی مائل سیاہ ہو جاتی ہے عضلات کمزور اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں بدنی حرارت طبعی حالت سے کم ہو جاتی ہے نظام عصبی اور مجری غذا کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ نیز اس کے افعال میں فتور لاحق ہو جاتا ہے اس مرض کو سب سے پہلے ڈاکٹر تھامس ایڈیسن نے دریافت کیا۔ اسلئے انہی کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔

الیکٹرولیٹ پہلے روز استعمال کرایا جائے۔ اگرچہ ۲۰ سے ۴۰ ملی لیٹر بھی کافی ہوگا۔ وریدی
انجکشن ۳ سے ۴ روز تک کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ مریض حسب معمول کھانے پینے لگے۔ ا سے
استعمال کرتے وقت احتیاط کے دامن کو تھامے رہیں۔ چنانچہ پہلے دو دنوں میں ڈی اوکسی کارٹون
۱۵ سے ۲۰ ملی گرام سے زائد استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے اوزیما خصوصاً اوزیمائے رئوی
ہو سکتا ہے۔ جو جان لیوا ہو سکتا ہے۔

کارٹی سون

(CORTISONE) یہ دوا زیادہ تر کلاہ گردہ کے فعل میں خرابی
کی صورت میں استعمال کرائی جاتی ہے مرض ایڈیسن میں اسے روزانہ بمقدار
۱۵ تا ۳۰ ملی گرام استعمال کرانا کافی ہوا کرتا ہے۔ الیکٹرولائٹ توازن[1] LECTROLYTE
RAI ANCE) - عام طور پر اس کے ہمراہ ڈی اوکسی کارٹون یا نمک کا استعمال ضروری
ہوا کرتا ہے۔ ا گرام وزن کے چھوٹے چھوٹے اقراص بذریعہ تشجیر استعمال کرنے سے ۳ سے ۴
ماہ تک مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ مرض ایڈیسن بوجہ ٹی بی کے مریضوں کو جب یہ دوا استعمال
کرائی جائے تو دق کی رفتار کا تغیر ملاحظہ کیا جائے۔ کارٹی سون مرض ہائپوگلائیسیمیا (خون
میں شکر کی کمی) خصوصاً نقص السکر فی الدم ابلہی میں نہایت عمدہ نتائج کی حامل ہے۔ اس کے
علاوہ یہ دوا کئی ایک امراض میں نافع ہے جن کا ابھی تک علم حاصل نہیں کیا جا سکا۔ تحجر
مفاصل سے لاحق ہونے والے اکثر امراض میں بے حد نافع ہے۔ ان امراض میں تو یہ دوا
معجزانہ اثر دکھاتی ہے۔ اس کے علاوہ اجتماع اسوب کی رفتار کو سست کر کے درد اور جلن
کو تسکین دیتی ہے۔ تحجر المفاصل میں ۲۵ ملی گرام کی متفرق خوراکوں ۱۰۰ ملی گرام تک کا روزانہ
استعمال ۲ سے ۳ ہفتوں میں عوارض کا خاتمہ کر کے مبتلائے مرض جوڑوں کی تسکین کا باعث ہوتا
ہے۔ ۵۰ سے ۷۵ ملی گرام کی مقدار میں روزانہ کے استعمال سے اپاہج مریضوں کو مفید زندگی
گزارنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں کسی قسم کے ناگوار سمی اثرات نمودار نہیں
ہوتے اور دوا کا استعمال ترک کرنے کے بعد بھی کئی ماہ تک مریض بھلا چنگا رہتا ہے وجع مفاصل
کے باعث لاحق ہونے والے شدید بخار میں علاماتِ مرض غائب ہو جاتی ہیں۔ درجہ حرارت
نارمل ہو جاتا ہے۔ تحجر المفاصل بوجہ تپ دق میں یہ دوا رسوب کو روکتی ہے یہ دوا حساسیت
کو روکنے میں لاجواب ہے۔ دمہ، سعال شدید اور ہے فیور (بخار کاہی) میں اس دوا کے استعمال
سے عارضی طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ یہ دوا مختلف امراض چشم میں بھی مفید ہے جس سے سوزش

---

[1] الیکٹرولائٹ ایک مرکب ہے۔ جو بجلی سے تحلیل پذیر ہو جاتا ہے۔ ۱۲

کیفیت کا تو ضرور خاتمہ ہو جاتا ہے لیکن بڑھی ہوئی حساسیت کو کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوتا ہوتو کے آتشکی عوارض کو بھی یہ دوا مفید ہے۔ بعض امراض جلد مثلاً تصلب الجلد (سکلے روڈرما) سوزش جلد و عضلات (DERMATOMYOSITIS) اور شدید وار الذہب میں بھی اسے استعمال کرایا جاتا ہے۔ لیکن نتائج ناہموار اور مایوس کن ہوتے ہیں۔ پٹھوں کے بعض لمفاوی امراض میں بھی اسے استعمال کرایا جاتا ہے۔ دم ابیض شدید میں گاہے شفائے کلی حاصل ہو جاتی ہے لیکن اکثر یہ کیفیت عارضی ہوتی ہے اور نتائج مایوس کن ہوتے ہیں۔ دم ابیض لمفاوی اور مرض ہاجکن میں عام طور پر عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ سوزش اور طمی عقدی میں اس کے استعمال سے کسی قدر افاقہ ہوتا ہے۔ مگر یہ دیرپا نہیں ہوتے۔ التہاب الکلیہ اور التہاب القولون تقیحی کو بھی یہ دوا کسی قدر مفید ہے۔

علامات سمیہ اس دوا کے مسلسل استعمال یا بڑی مقدار خوراک میں استعمال کرنے سے تہیج۔ چہرے کا گول ہو جانا۔ تشنج۔ شکر کی قلت برداشت۔ جہاسے حیض کی بے قاعدگی وغیرہ علامات سمیہ نمودار ہو جاتی ہیں۔ لیکن معالج کو چوکنا ہونے کی صورت میں ان پر بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔ مناسب طریقہ یہی ہے کہ اس قسم کی علامات نمودار ہونے پر یا تو مقدار خوراک کم کر دی جائے یا دوا کا استعمال کچھ عرصہ کے لئے ترک کر دیا جائے۔

طریق استعمال کارٹی سون کو ۲۵ ملی گرام کی مقدار میں بذریعہ عضلی انجکشن استعمال کرنا چاہیئے۔ اسے بذرہ دہن بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں دوا کی مقدار بقدر ۱/۲ یا ۱/۲ زیادہ کرنی ہوگی۔ اسے اگر بصورت تشنیج استعمال کرنا ہو تو مقدار خوراک کا تعین سبب کا قرض ہوگا۔

پٹیوٹری گلینڈ (غدۂ نخامیہ)

غلاصۂ غدۂ نخامیہ وخسہ

پٹیوٹری ایکسٹریکٹ: PITUITARY EXTRACT B.P

تجارتی نام یہ۔ گلینڈوٹرین (GANDUITRIN) یا پچوفانی سیبن

لے ایک عدی مرض ہے اس میں تمام غدد لمفاوی اور اندرونی اعضاء کے لمفاوی حصے متورم ہو جاتے ہیں نصف مرض صورتوں میں طحال خفیف اور بتباعدہ بخار کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ انیمیا اسکی خاص علامت ہے ۱۲

HYPOPHYSIN پائی ٹون (PITON) پائی ٹوکسی لین (PITOXYLIN)
پٹیوٹرین (PITUITRIN) اسے بیل یا دوسرے دودھ دینے والے جانوروں کے غدہ نخامیہ مؤخرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔
مقدار خوراک:۔ ۳ سے ۸ منم (۲ سے ۵ یونٹ) بذریعہ زیر جلد یا عضلی انجکشن
پٹ یوائٹری (پوسٹیریر لوب) پوڈر۔ سفوف غدہ نخامیہ مؤخرہ
تجارتی نام:۔ ڈائی سیپی ڈین DI-SIPIDIN پائی ٹون نار انسفلے شن۔
میں ۵۰۰ یونٹ فی گرام کے حساب سے پائی ٹون ہوتی ہے۔
آکسی ٹوسین OXYTOCIN مترادف نام اے۔ ہائپو فے مین
HYPOPHAMINE تجارتی نام۔ پائی ٹوسین (PITOCIN) اورس تھین
ORASTHIN یوٹیرے ٹرین UTERITRIN مرکبات یہ ہیں:۔ انجکشیو اوکسی
ٹوسینی .INI OXYTOCINI B.P ایک ملی لیٹر میں ۱۰ یونٹ دوا ہوتی ہے
مقدار خوراک:۔ ۸ سے ۱۵ منم (۵ سے ۱۰ یونٹ) بذریعہ زیر جلد یا عضلی انجکشن
ویسو پریسین:۔ (VASOPRESSIN) مترادف نام:۔ بی۔ ہائپو فے مین
B-HYPOPHAMINE) تجارتی نام پٹریسین (PITRESSIN) پٹریسین ٹے نیٹ
(PITRESSIN TANNATE) ٹونے فرین (TONEPHRIN) ٹونے ٹرین
(TONITRIN) مرکبات یہ ہیں:۔
انجکشیو ویسو پریسینی INI. VASOPRESSIN B.P مترادف نام
ویسو پریسین (VASOPRESSIN)
مقدار خوراک:۔ ۸ سے ۲۵ منم (۵ سے ۱۵ یونٹ) بذریعہ زیر جلد یا عضلی انجکشن۔

افعال و خواص جوہر غدہ نخامیہ مقدم کو بذراہ دہن استعمال کرایا جائے تو اس کا کوئی اثر نمودار نہیں ہوتا۔ اسے دیدی طور پر بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹیننگ ایسڈ ایسٹر کے ایک انجکشن سے ۴۸ سے ۹۲ گھنٹوں تک اس کے اثر کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے سفوف کو بطور ناس ۵۰ سے ۲۰۰ یونٹ (۱۰۰ سے ۳۰۰ ملی گرام) کی مقدار میں استعمال کرانے سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ ناس ۶ سے آٹھ گھنٹوں بعد لی جاتی ہے۔ یہ سفوف ادرار بول کو روکنے کے لئے مستعمل ہے۔
دفسانوں میں وضع حمل سے پہلے اس دوا کا رحم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ چوہوں میں اس کے استعمال سے رحم سکڑ جاتا ہے

ایک تندرست انسان میں اس کے انجکشن سے عروق شعریہ کے سکڑنے سے نمایاں زردیٔ رنگت نمودار ہوجاتی ہے۔ اگر اسے وریدی طور پر تیزی سے انجکٹ کیا جائے تو شرائن قلب تن جاتی ہیں۔ خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اور عروق کی دیواروں پر براہ راست اثر ہوتا ہے۔

ویسوپریسین ادرار بول کو روکنے میں خاص طور پر مفید ہے۔ چنانچہ بڑی مقدار میں پانی پی لینے کے بعد بھی اخراج بول میں خاصی دیر ہوجاتی ہے۔

خلاصۂ غدۂ نخامیہ کے استعمال سے امعا کی حرکات میں اضافہ گو ضرور ہوجاتا ہے۔ لیکن ان کے فعل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ اثر براہ راست پٹھوں پر پڑتا ہے۔

اس کے استعمال سے مثانہ کی دیواروں کے ملائم ریشے بھی سکڑ جاتے ہیں۔

تجرباتی طور پر اس کے استعمال سے زخم معدہ ہوگیا تھا۔

شفائیات

۱۔ آکسی ٹوسین زیادہ تر دایہ گری میں مستعمل ہے۔ اسے وضع حمل سے قبل و بعد استعمال کرایا جاتا ہے۔ اسے دردِ زہ کی ابتدائی منازل میں استعمال کرانا مناسب نہیں ہے۔ نیز جب وضع حمل میں کوئی رکاوٹ ہو جس سے رحم کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو۔ تو بھی اسے استعمال نہ کرایا جائے۔ اسے ہمیشہ دردِ زہ کی دوسری و تیسری منازل میں رحم کے سکڑنے کے لئے استعمال کرانا چاہیے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے عام طور پر رحم کے عضلات میں براہ راست اس کا انجکشن کیا جاتا ہے۔

۲۔ **ویسوپریسین** یہ ذیابیطس شکری کو خاص طور پر نافع ہے۔ اسے بڑی مقدار میں بذریعہ انجکشن یا بطور پلاس استعمال کرنے سے پیاس کا خاتمہ ہوکر ادرار پر قابو پالیا جاتا ہے۔ آنتوں کی ملائم سطح پر اس کے محرک اثر کے پیش نظر اسے ایلاؤس فالجی میں استعمال کرایا جاتا ہے۔ اس صورت میں اسے ۰.۵ ملی میٹر کی مقدار میں بذریعہ انجکشن استعمال کرانے سے امعاء کا فعل بحال ہوجاتا ہے۔ اس کی حابس الدم تاثیر کے پیش نظر اسے غدۂ نخامیہ پر اپریشن کے دوران میں استعمال کرایا جاتا ہے۔ سقوط دوران خون میں اسے استعمال کرانے سے خون کے دباؤ کی سطح ہموار ہوجاتی ہے۔ یہ انسولین کے ناقص ہونے کے باعث اس تو ما کو مفید ہے۔ جو خون میں شکر کی کمی سے رونما ہوتا ہے۔

انٹیریر یٹ پوائٹری ایکسٹریکٹ

"خلاصہ غدہ نخامیہ مقدم"

ANTERIOR PITUITARY EXTRACT)

اسے غدہ نخامیہ کے اگلے حصہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔

گوناڈوٹرافک ایکسٹریکٹ (GONADOTRO PHIC -EXTRACT)

تجارتی نام:۔ ایمبی نون (AMBINON — B) گوناڈوٹرے فون (GONADOTRO PHIN

مقدار خوراک:۔ ۵۰ سے ۰۰۰ ۲ یونٹ بذریعہ انجکشن

گوناڈوٹروفینم کوریونیکم (GONADOTROPHIN CHOR U NICUM -B P)

تجارتی نام:۔ انٹوکسی لین ایس (ANTOXYLIN—S) انٹوٹرین۔ ایس گلینڈوانٹین (GLANDUANTIN) گوناڈوٹرے فون ایس (GONADOTRAPHON -S) گونن (GONAN) فائزوسٹیب (PHYSOSTAB) پریگنیل (PREGNYL) پرولان (PROLAN)

مقدار استعمال:۔ ۲۰۰ سے ایک ہزار یونٹ بذریعہ عضلی انجکشن

گوناڈوٹروفینیم سیریکم (GONADOTROPHINUM SERICUM -B.P)

اسے حاملہ گھوڑیوں کے آب خون (سیرم) سے حاصل کیا جاتا ہے۔

تجارتی نام:۔ انٹوسٹیب (ANTOSTAB) جسٹل (GESTYL) لوٹیوانٹین (LUTEOANTIN) سیروکن (SEROCAN)

مقدار استعمال:۔ ۲۰۰ سے ایک ہزار یونٹ بذریعہ عضلی انجکشن۔ ایڈرینو کارٹی کوٹرونک ہارمون (ADRENO CORTICOTROPHIC HORMONE یا اے سی ٹی ایچ (A.C.T.H.)

مقدار استعمال :- ۱۰ سے ۱۰۰ ملی گرام بذریعہ عضلی انجکشن ۰۱ سے ۲۵ ملی گرام بذریعہ وریدی انجکشن نہایت آہستگی سے۔ گروتھ ہارمون ایکسٹریکٹ GROWTH HORMONE EXTRACT) - تجارتی نام :- انٹوٹرین گروتھ (ANTU!TRINGROWTH)

کریسکو رمون (C'RESCOR MONE) کریسکون (KRESCONE)

مقدار استعمال :- ۱ سے ۵ ملی لٹر بذریعہ انجکشن

تھائی روٹروفک ہارمون ایکسٹریکٹ۔ THYROTRO PHIC -EXTRACT

تجارتی نام :- تھائی اوگان- THYOGON تھائی روٹروپین THYROTROP.I N

مقدار استعمال :- ۵۰ سے ۱۰۰ اگنی پگ یونٹ بذریعہ انجکشن

لیکٹوجینک ہارمون ایکسٹریکٹ

LECTOGE NIC HORMONE EXTRACT

تجارتی نام :- خانزو لیکسٹین THYZO LAXATINE پرولیکٹن (PROLACTIN)

مقدار استعمال :- ۰۰۰۱ سے ۱۰۰۰ انٹرول یونٹ بذریعہ انجکشن۔

افعال و خواص

گونا ڈوٹروفین (GONADOTROPHINS) حاملہ گھوڑیوں کے آب خون (سیرم) میں جوہر موثرہ زیادہ تر رحم کے غلاف کی نشوونما کا باعث ہوتا ہے۔ جس سے ایسٹروجینک ہارمون مترشح ہوتا ہے۔ مردوں میں یہ حیوانات منویہ کی پیدائش کو ایک نظام کے تحت رکھتا ہے۔ حاملہ عورتوں کے بول میں موجود ہارمون کارپس لوٹیم (جسم اصفر) کی تشکیل کو قابو میں رکھتا ہے اور مردوں میں قدرتی طور پر صفن میں فوطوں کے اترنے کا باعث ہوتا ہے اس بات کی ہمارے پاس کوئی شہادت نہیں کہ کوریونک گونا ڈوٹروفین کے استعمال سے بالغوں کے خصیۃ الرحم پر کوئی اثر نمودار ہوتا ہے اگرچہ سیرم کے انجکشن سے حیض کی پیدائش کی تحریک ہوتی ہے۔ سیرم گونا ڈوٹروفین کے مسلسل استعمال سے اس سے متناقض خصائص پیدا ہو کر اس کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں۔

کبر الاطراف یا ذیابیطس بیٹا لیوائٹری گروتھ ہارمون کے بکثرت ترشح سے نمودار ہوتا ہے جسے اب شفائی اغراض کے لئے قلمی صورت میں الگ کر دیا گیا ہے۔

تھائیروٹرونک ہارمون کے استعمال سے نہ صرف غدہ درقیہ کا فعل تیز تر ہو جاتا ہے۔

بلکہ بعض ایسی علامات رونما ہو جاتی ہیں۔ جو مرض گریوں سے متعلق ہیں۔ یہ ایک خاص قسم کا گلہڑ ہے۔ جس میں آنکھ کا ڈھیلا باہر کو ابھر آتا ہے۔

حال میں ایک ہارمون نہایت خالص حالت میں الگ کیا گیا ہے جس کا نام ایڈرینو کارٹیکو ٹروف ہارمون ہے۔ یہ کلاہ گردہ کے ابھاروں کو تحریک دے کر اس کے ہارمونز کا اخراج کرتا ہے۔ جس سے اسکوربک ایسڈ کی کمی ہو جاتی ہے۔

غدہ نخامیہ مقدم کا لیکٹوجینک ہارمون حمل کے اختتام پر چھاتیوں میں دودھ کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ جوہر جن حیوانات کو بطور تجربہ استعمال کرایا گیا۔ ان میں دودھ کی افزائش ہو گئی۔

شفابات

غدۂ نخامیہ مقدم کے جوہر کے استعمال سے جو نتائج رونما ہوئے ہیں وہ مایوس کن ہیں۔ حیض کی خرابی سے لاحق ہونے والے عوارض مثلاً احتباس الطمث (حیض کا بند ہو جانا)۔ ایے نوریا، قلت حیض یا بے قاعدگی سے کثرت حیض۔ گوناڈوٹروفک ہارمون ایکسٹریکٹ کے دائرہ شفابخشی میں شامل ہیں۔ کوریانک گوناڈوٹروفین رحم سے بکثرت اخراج خون میں تنہا بے کار ہے۔ اگر اس کے ہمراہ سیرم گوناڈوٹروفین رحم سے بکثرت اخراج خون میں تنہا بے کار ہے۔ اگر اس کے ہمراہ سیرم گوناڈوٹروفین کا استعمال کرایا جائے۔ تو عمدہ نتائج کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ اگرچہ جس تعداد میں اسے آج کل استعمال کرایا جا رہا ہے۔ اس سے حیض کی بے قاعدگی کو روکا نہیں جا سکتا۔ مگر اسے بڑی مقدار خوراک (۳ ہزار یونٹ سیرم گوناڈوٹروفین اور ۱۵ سو یونٹ کوریانک گوناڈوٹروفین) میں استعمال کرایا جائے تو یہ مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر اس صورت میں رحم کو ضرورت سے زیادہ تحریک دینے کا خدشہ سر پر منڈلا رہے گا۔ بعض ماہرین نے اس امر کا دعوے بھی کیا ہے۔ کہ پٹیوٹری کی معاون دوائیں رحم کو زیادہ تقویت دیتی ہیں۔ لیکن اس قسم کے مرکبات کے استعمال سے حاصل کردہ نتائج کی پوری تصدیق نہیں ہو سکی۔ سیرم گوناڈوٹروفین کم عمر حیوانوں میں حیوانات منویہ کی پیدائش کو تحریک دیتی ہے۔ لیکن مردوں میں حیوانات منویہ کی ناقص قلت میں اس کا استعمال کچھ زیادہ حوصلہ افزا ثابت نہیں ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں بھی دوا کا استعمال معمولی مقدار سے کم کیا گیا ہو۔ عضلی انجکشن سے دوا کا انجذاب ناقص رہا ہو۔ بن بلوغت میں غدہ نخامیہ کے باعث رونما ہونے والے موٹاپے میں کوریانک گوناڈوٹروفین یا غدۂ نخامیہ مقدم۔ یا ان گوناڈوٹروفین مرکبات نہایت ہی تسلی بخش نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے نہایت ضرر رساں انتہا تک پہنچتے ہوئے فوطوں میں دیکھا جاتا ہے۔ جب فوطے کسی رکاوٹ

کے باعث خود بخود صفن میں نہ اُترے تو عمل جراحی لابدی ہوتا ہے۔ ورنہ بحالت دیگر یہ ۱۴ یا ۱۵ سال کی عمر تک خود بخود اُتر آیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ ۹ سے ۱۲ سال کی عمر کے بعد تک بھی علاج نہ کیا جائے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ حیوانات منویہ کی پیدائش ہی میں کوئی نقص ہو۔ ۵۰ فی صدی مریض جن میں فوطوں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ اُنہیں کوریانک گوناڈوٹروفین بمقدار پانسو یونٹ ہفتہ میں دو بار استعمال کرایا گیا۔ چنانچہ ایک سے چھ ماہ کے علاج سے فوطے صفن میں اتر آئے۔ اگر فوطوں کی صحیح پوزیشن کا علم نہ ہوسکے۔ تو بھی اپریشن کرنے سے پہلے گوناڈوٹروفین تھیراپی کو آزمانا مفید ہی ہوگا۔ لیکن دیگر حالات میں جہاں اپریشن کے ذریعہ ناقص فوطوں کو صفن میں لایا گیا ہو۔ اپریشن کے بعد گوناڈوٹروفین کا استعمال نہایت مناسب ہوگا۔

ہیکٹوجے نک اور گروتھ ایکسٹریکٹ کے سلسلے میں ابھی مزید کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ اگرچہ تھائیمس ایڈ گلینڈ رگلہڑ کے علاج کے لئے شافی حیثیت رکھتا ہے۔

ایڈرینوکارٹیکوٹروفک ہارمون

ADRENOCORTICOTROPHIC HORMON

افعال وخواص اے سی۔ ٹی۔ ایچ کلاہ گردہ کو تحریک دے کر اس کے ہارمونز پیدا کرتا ہے۔ یہ دراصل تو مرکب ف ہے۔ اور عین ممکن ہے کہ کارٹی سون ہو۔ حیوانات پر تجربات سے یہ بات عیاں ہوگئی ہے کہ اے سی ٹی ایچ ہارمون کی بعثت اور اخراج کو منظم کرتا ہے۔ اس لئے ان افعال کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسے تاثیراً کارٹی سون سے مشابہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

نفعابات اے سی۔ ٹی ایچ اس صورت میں بے کار ثابت ہوتا ہے جبکہ تپ دق کے باعث کلاہِ گردہ تباہ ہو چکا ہو۔ مرض سمنڈز SIMMONDIS میں اس کا استعمال کلاہِ گردہ کے فعل کو بیدار کرتا ہے۔ کلاہِ گردہ کو تحریک دے کر یہ انڈوجینیس ہارمون پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے یہ ایکسوجینیک کارٹی سون سے کہیں زیادہ عمدہ نتائج پیدا کرتا ہے۔ چونکہ کارٹی سون کلاہ گردہ کے مضر فعل میں رکاوٹ کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے بعض مریضوں میں اے سی۔ ٹی ایچ کا استعمال زیادہ مفید ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات کارٹی سون کے استعمال کے بعد چند روز تک اے سی۔ ٹی ایچ استعمال کرایا جائے۔

تاکہ کلاہِ گردہ کے فعل کو از سرِ نو تحریک ہو سکے۔ اے سی۔ ٹی۔ ایچ عام طور پر آبی یا جیلاٹن محلول کی صورت میں بذریعہ عضلی انجکشن استعمال کراتے ہیں۔ لیکن اس کے جیدی طور پر استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور اس صورت میں بعض اوقات بے حد نافع ہوتی ہے۔ اور فوری ردِ عمل نمودار ہوتا ہے۔ وریدی ٹیکہ نہایت آہستگی سے ۲-۷ گھنٹوں کے بعد لگایا جائے۔ اس سے کلاہِ گردہ کو زیادہ سے زیادہ تحریک ہوگی۔ اور اس صورت میں ۲۰ ملی گرام وریدانہ کا استعمال ۱۰۰ ملی گرام کے عضلی انجکشن سے زیادہ مؤثر ہوا کرتا ہے۔ عام قاعدہ کے مطابق اے سی۔ ٹی ایچ کی نافع مقدار استعمال کارٹی سون کی مقدار خوراک سے نصف تصور کی جاتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات ہر دو دواؤں کی مقدار خوراک مساوی کر دی جاتی ہے۔ اے سی۔ ٹی ایچ خون اور عضلات میں بڑی تیزی سے بے اثر ہو کے رہ جاتی ہے۔ اس لئے اگر عضلی انجکشن کے ذریعہ استعمال کرانا ہو۔ تو مجموعی مقدار دوا ۲ سے ۴ برابر خوراکوں میں تقسیم کر کے بذریعہ انجکشن استعمال کرائی جائے کلاہِ گردہ کو تحریک دینے میں اے سی۔ ٹی۔ ایچ اور کارٹی سون ہر دو مساوی طور پر نافع و مؤثر ہیں۔

خصیۃ الرحم

OVARY

ایسٹروجنز ESTROGENS خالص کیمیاوی مرکبات کی صورت میں دستیاب ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض قدرتی ایسٹروجنز ہوتے ہیں۔ جنہیں حاملہ عورتوں کے بول سے حاصل کیا جاتا ہے یا ان کے مرکبات ہوتے ہیں۔ مثلاً ایتھی نل ایسٹراڈیول (ETHINYL) یا OESTRADIO - یا سنتھیٹک ایسٹروجنز جن کی عمدہ مثال سٹل بین گروپ ہے انہیں تجربہ گاہوں میں تیار کیا جاتا ہے اور یہ مقابلتہً سادہ مانے ہوتے ہیں۔

قدرتی ایسٹروجنز

(NATURAL OESTROGENS)

قدرتی ایسٹروجنز تین ہیں۔

(۱) ایسٹرون (۲) ایسٹریول (۳) ایسٹراڈیول۔

موخر الذکر جو فضلاتِ خصیۃ الرحم ذا ووا بن فولیکل کا حقیقی جزو مؤثر ہے بذعضلی طو

پر ایسٹرون سے کہیں زیادہ نافع ہے۔ بس یہی وہ قدرتی ایسٹروجن ہے۔ جسے انجکشن کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ اسے عموماً ایسٹراڈیول بنزویٹ یا ڈائی پروپیونیٹ استعمال کرایا جاتا ہے چنانچہ ایک ہی انجکشن کا اثر تین دن تک برقرار رہتا ہے۔ اس لئے ہفتہ میں عام طور پر دو انجکشن لگائے جاتے ہیں۔ براہِ دہن ایسٹرون ہی استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ایتھی نل ایسٹراڈیول بے حد موثر ایسٹروجن ہے۔ جسے براہِ دہن استعمال کرایا جاتا ہے اگرچہ بڑی مقدار خوراک میں استعمال کرنے سے سمّی علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

ایسٹرونم (OESTRONUM B.P) **مترادف نام** کیٹو ہائیڈروکسی ایسٹرین (KETOHYDROXY OESTRIN)

تجارتی نام:۔ گلینڈو بولن GLANDO BOLON کیٹوڈیسٹرین (KETODESTRIN) کولپون KULPON اور یجائنل ٹیبلٹس) مین فورمون MENFORMON) ایسٹرین (OESTRIN) الکوحلک سولیوشن) تھیلین (THEELIN) انڈن (UNDEN) خالص قلمی مرکب جسے حاملہ عورتوں کے بول سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مقدار استعمال:۔ ۱/۱۰ تا ۱/۲ گرین یا ۵ سے ۱۰ ملی گرام

ٹیبلٹ ایسٹرونی:۔ (TAB. OESTRONI B.P) ہر ٹکیہ میں ملی گرام دوا ہوتی ہے

ایسٹراڈیول (OESTRADIOL) **تجارتی نام** بنزٹرون (BENZTRON) ایسٹروفارم (OESTROFORM) اووسائکلین (OVOCYCLIN) پروجی نون (PROGYNON) وائنٹ منٹ یہ حویصلات خصیۃ الرحم کا اصلی ہارمون ہے جسے حاملہ عورتوں کے بول سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مقدار استعمال:۔ ایک ہزار سے پانچ ہزار یونٹ براہِ دہن یا بذریعہ انجکشن ایک ہزار یونٹ فی گرام مرہم استعمال کریں۔

ایسٹراڈیولس مونو بنزواس: OESTRADIOLIS MONOBENZOAS B.P:

مترادف نام:۔ ڈائی ہائیڈروکسی ایسٹرین مونو بنزوییٹ DEHYDROXY-OESTRIN MONOBENZOATE ایسٹراڈیول بنزوییٹ OESTRADIOL BENZOATE

تجارتی نام:۔ ڈائی منفورمون DEMENFORMON ایسٹرین OESTRIN

پروجی نون بی الیوسم (PROGYNON B. OLBOSUM) انڈن (UNDEN)
مقدار استعمال: ۔ ۱/۶ تا ۱/۲ گرین بذریعہ عضلی انجکشن

انجکشیو ایسٹراڈیولس مونوبنزوئیٹس (OESTRADIOLIS MONOBENZOTAIS B.P)

تجارتی نام: ڈائی منفورمن ڈائی پروپیونیٹ DEMENFORMON اوووسائیکلین پی (OVOCY CLIN - P - DIPROPIONATE)
مقدار خوراک: ۔ ۱/۶ تا ۱/۲ گرین بذریعہ عضلی انجکشن

انجکشیو ایسٹراڈیولس ڈائی پرپیونیٹس (GNI. OESTRADIOLIS DIPROPIONATIS B.P)

۱۵ منم میں ۱/۶ گرین دوا ہوتی ہے۔
مقدار استعمال: ۔ ۱/۶ تا ۱/۲ گرین۔

ایتھی نل ایسٹراڈیولس (AETHYINYL OESTRGDIOLISB P)
مقدار استعمال: ۔ ۱/۲۰۰۰ تا ۱/۶۰۰ روزانہ ٹیبلٹ

ایتھی نل ایسٹراڈیولس (AETHINYLBESTRA DIOLIS)

ہر ٹکیہ میں ۲۰۰ ملی گرام دوا ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ کیمیاوی تراکیب سے بھی ایسٹروجنز تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ بذریعہ دہن استعمال کرائے جاتے ہیں۔ اور یہ ہوتے بھی ارزاں ہیں۔ لیکن قدرتی ایسٹروجن بذریعہ دہن کم جذب ہوتے ہیں۔ کیمیاوی تراکیب سے تیار کئے ہوئے ایسٹروجن میں بھاری نقص یہ ہے کہ ان سے معمولی قسم کے سمی اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ متلی جی متلاتا ہے موجود کتا ہے۔ اور کوئی بیس فی صدی مریضوں میں پژمردگی چھا جاتی ہے۔ لیکن یہ مقدار خوراک دینے سے رونما ہوتے ہیں۔ اور بالکل وقتی اور عارضی قسم کے ہوتے ہیں۔ اگر علاج جاری رکھا جائے۔ تو علامات خود بخود رفع ہو جاتی ہیں۔ یہ سمی علامات حاملہ عورتوں، بچوں اور نزف الدم کے مریضوں میں بالکل رونما نہیں ہوتے۔ سٹل بسٹرول کے مقابلہ میں ہکسوسٹرول کے استعمال سے یہ علامات بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔ اگرچہ مؤخر الذکر دوا بہت کم مؤثر ہے۔ اگرچہ قلیل مقدار سے کم سمی ہے سٹل بسٹرول کو براہ دہن استعمال کرنے سے قریباً وہی اثرات رونما ہوتے ہیں۔ جو قدرتی ایسٹروجن کو بذریعہ انجکشن استعمال کرانے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ایسٹروجن سے کہیں زیادہ موثر ہے۔ جب موخر الذکر کو براہ دہن استعمال کرایا جائے۔ ہکسوسٹرول شفائی اغراض کے لئے کارمحض ہے۔ کیونکہ یہ دیگر ایسٹروجن کے

مقابلہ میں بہت کم مؤثر ہے۔ ڈائی نسٹرول خاص طور پر سٹل بسٹرول کے مقابلہ میں کم سمجھی ہے۔ ذیل میں تمام اسٹروجین کی اضافی قوت دی جا رہی ہے۔ جب کہ انہیں براہ دہن استعمال کیا جائے۔

سٹل بسٹرول	۱
ڈائی نسٹرول	۱/۴
ہکسو اسٹرول	۲/۱۸
ایتھی نل ایسٹراڈیول	۲۵
ایسٹرون	۱/۴۰

سٹل بسٹرول (STILBOESTROL B.P)۔ مترادف نام:۔ ڈائی تھل بسٹرول

(CLINESTROL) کلی نسٹرول:۔

تجارتی نام:۔ (NEO -OESTRANOL) نیو ایسٹرانول:۔

(PABESTROL) پے بسٹرول (OVENDOSYN) اوونڈوسن:۔

مقدار استعمال:۔ ۱/۱۲۰ تا ۱/۲۰ گرین۔ بے رنگ تمیں یا قلمی سفوف۔ بے بو ہلکی۔ پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے۔ بیکس سالوینٹ ایتھر اور الکحل (۹۵ فی صدی) میں قابل حل ٹیبلیٹ سٹل بسٹرولس (TAB. STILBOESTROL B.P) ہر ٹکیہ میں ۱/۱۲۰ گرین سٹل بسٹرول ہوتی ہے

سٹل بسٹرول ڈائی پروپیونیٹ۔ (STILBOESTR OLDIPROPIONATE

تجارتی نام:۔ کلی نسٹرول (CLINESTROL)

نیو ایسٹرانول (NEOROESTRANOL)

پے بسٹرول ڈی (PABESTROLG) سن ٹسٹرین (SYNTESTRIN)

مقدار استعمال:۔ ۱ر۰ تا ۵ ملی گرام براہ دہن یا بذریعہ انجکشن

ہکس اسٹرول (HEXOES ROL) **تجارتی نام:۔** سن تھوو (SYNTHOVO)

مقدار استعمال:۔ ۱/۲۰ تا ۱/۱۲ گرین

ٹیبلیٹ ہکس اسٹرولس (TAB. HEXOES TROLIS B.P) ہر ٹکیہ میں ۱ ملی گرام (۱/۶۰ گرین) دوا ہوتی ہے۔ **ڈائی نسٹرول** (DIENOESTROL B.P

مقدار استعمال ۱/۶۰ تا ۱/۲۰ گرین ٹیبلیٹ **ڈائی نسٹرول** کی مقدار خوراک وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

افعال و خواص

یہ بات بالکل عیاں ہے کہ جسم کی مختلف بافتیں (انساج) اور مختلف اعضاء ایسٹروجنز سے متاثر ہونے کی الگ الگ قابلیت رکھتے ہیں بعض بافتیں مثلاً رحم، مہبل اور پستان کے غدود، ایسٹروجن سے متاثر ہونے کی مقابلتہً زیادہ استعداد رکھتے ہیں۔ ایک عام صحت مند انسان میں ایسٹروجن سے متاثر ہونے والے انساج میں قدرت کی طرف سے پہلے ہی ایسٹروجن کا کافی دوائی ذخیرہ مہیا کیا ہوا ہوتا ہے پس اگر خارجی طور پر اس قسم کے انسان کو کچھ مزید ایسٹروجن استعمال کرائے جائیں تو وہ بلا تاثر اخراج پذیر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا کوئی عضوی ردعمل نمودار نہیں ہوتا۔ ہاں اگر ان ایسٹروجنز کو ایک عرصہ تک کافی بڑی مقدار خوراک میں استعمال کرایا جائے تو پھر کچھ اثرات نمودار ہوتے ہیں، مثلاً چھاتیاں سوج جاتی ہیں۔ لیکن یہ چیز مردوں میں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ اس کے استعمال سے رحم کی قوت مخدوش ہو کر حیض کی آمد میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے غدہ نخامیہ مقدم کے فعل میں بھی خرابی لاحق ہو جاتی ہے جس سے چھاتیوں کا ابھار پوری طرح نمایاں نہیں ہو سکتا جو صرف اسی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔ جب بڑی مقدار میں ایسٹروجن استعمال کرائے جاتے ہیں۔ جب خصیۃ الرحم کا فعل کسی قدر کمزور ہو۔ تو ایسٹروجن کی قلیل مقدار بھی خاصی نافع ثابت ہوتی ہے۔ اگر ایک عرصہ تک انساج سے ایسٹروجن کے اخراج کا فقدان قائم رہے تو ایسٹروجن کی بڑی مقدار خوراک اس حالت کو بدل سکتی ہے۔ اگرچہ ایسٹروجن سے غیر متاثرہ انساج کی اس کیفیت کو ایسٹروجن کے استعمال سے پوری طرح بدلا نہیں جا سکتا تاہم یہ علاج کسی حد تک انساج کی اس کیفیت کو ضرور بدل سکتا ہے۔ جب کہ یہ کیفیت پوری طرح استحکام پذیر نہ ہو چکی ہو۔

شفائیات

علاج بذریعہ ایسٹروجن کا نمایاں ترین مظہر ان مستورات میں دیکھا جاتا ہے جو سن یاس سے ہمکنار ہو چکی ہوں۔ اس صورت میں حیض کے موقوف ہو جانے کی وجہ سے کئی ناخوشگوار علامات مثلاً درد سر، دورہ، بے خوابی، جھنجھلاہٹ، چڑچڑاپن۔ جوڑوں میں سوجن اور درد، جسم میں گرمی کی لہریں دوڑنا وغیرہ کئی ذہنی اور جسمانی عوارضات جسم میں ایسٹروجن کی کمی سے رونما ہو جاتے ہیں۔ ان عوارضات کے خاتمہ کے لئے ۰ء۱ ملی گرام سے ۱ ملی گرام سٹلبسٹرول یا کوئی دوسرا ایسٹروجن اسی مقدار خوراک میں روزانہ براہ دہن دینے سے عوارض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سن یاس میں خصیۃ الرحم کے نقائص کے لئے اسے ۳ ملی گرام دوا اطمینان بخش نتائج کی حامل ہوا کرتی ہے۔ مہبل اور فرج کے سن یاس کے عوارض مثلاً خارش،

فرج۔ التهاب الفرج - ورم فرج بوجہ شیخوخت اور تقرح کے لئے یہ خاص طور پر مفید ہے
سن یاس کے مالیخولیا کے لئے بھی کسی قدر مفید ہے۔ بڑی عمر کی عورتوں میں جلدی عوارض
بھی اس کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں۔ حیض کی آمد سے پہلے یا سن یاس کے بعد لاحق
ہونے والے شقیقہ میں بھی ایسٹروجین بعض اوقات فائدہ بخش ہوا کرتے ہیں۔ سن یاس میں بعض
اوقات تشنج رونما ہوا کرتا ہے۔ جو ایسٹروجین کے استعمال سے شفا پذیر ہو جاتا ہے۔ بعید موٹے
افراد میں، نساج وسمی کے تعظم سے سن یاس میں ایک خاص قسم کا بھر مفاصل رونما ہوا کرتا
ہے جو ایسٹروجین کے استعمال سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔ حیض کی بے قاعدگی میں بھی ایسٹروجین
بے حد مفید رہے۔ بندش حیض چاہے کسی قدر عرصہ سے بھی کیوں نہ ہو۔ عام طور پر ایسٹروجین
کے چند انجکشنوں سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور رحم سے خون آنے لگتا ہے۔ لیکن اس خون کی
آمد ہی کو کامل شفا تصور کر لینا غلطی ہوگا۔ بلکہ حیض کی باقاعدہ آمد کے لئے ایسٹروجین کے
کئی ایک ٹیکے اس کے بعد بھی لگانے ہوں گے۔ کثرت حیض یا بندش کی معمولی صورتوں میں
ایسٹروجین کے تھوڑے روز ہی کے استعمال سے عوارض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور صحت بحال ہو
جاتی ہے۔ ایسٹروجین کو حابس الدم (ہیموسٹیٹک) بھی خیال کیا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ یہ
باطن الرحم کو سکیڑتا ہے۔ سٹل بیسٹرول کی بڑی مقدار خوراک یعنی ۲۰ ملی گرام روزانہ کے استعمال
سے رحم سے خون کی آمد ۲۴ گھنٹوں میں رک جاتی ہے۔ اتنی بڑی مقدار خوراک سے بعض
سمی علامات مثلاً قے وغیرہ ضرور رونما ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسے نہایت ہی ضروری مواقع
کے لئے اٹھا رکھنا چاہیئے۔ جب کہ خون کی آمد کو روکنا لابدی ہو۔ ایسی صورت میں اس دوا کے
شدید سمی اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے مقابلہ پر ایتھی نل بیسٹرول قریباً اسی مقدار
خوراک میں استعمال کرانا چاہیئے۔ اگرچہ اس کے استعمال سے بھی جی متلانا اور قے ہوتی ہے۔
یہ بعض مریضان عسر الطمث (ڈس مے نوریا) کو بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ خصوصاً جب کہ
اسے حیض کے ابتدائی نصف عرصہ میں استعمال کرایا جائے۔ ایسٹروجین چھاتیوں کی نشو و نما
کا ذمہ دار ہے۔ چنانچہ جب چھاتیاں مناسب سائز سے چھوٹی رہ جائیں۔ تو اس کی بصورت
مرہم مالش کی جاتی ہے۔ ابھی لکھا جا چکا ہے۔ کہ ایسٹروجین غدہ نخامیہ کے فعل میں مخل ہوتا
ہے۔ اس لئے اپنی اس خاصیت کے باعث یہ ولادت کے بعد چھاتیوں کے بہت بڑھ جانے
کو روکتا ہے۔ اسے کبر الاطراف (اکرومیگلی) کشنگ سینڈروم اور مرض گریوس میں بھی استعمال

لہ اس مرض میں کمار لیوہائیڈریٹ کا استحالہ بعید ہوتا ہے۔ ہڈیوں میں کیلسیم کی مقدار کم ہو جاتی ہے گردن
اور چہرہ موٹے ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض غدہ نخامیہ کے نقص سے پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲

کرایا گیا ہے۔ لیکن سوائے عارضی فائدہ کے اور کوئی صورت رونما نہیں ہوئی۔ عضلات عین کے فالج میں بھی یہ دوا کسی قدر مفید ہے۔

ایسٹروجین نجیرانی کر مردوں میں بھی نافع پایا گیا ہے۔ غدہ مذی کے سرطان (کارسی نوما آف دی پراسٹیٹ) کے علاج میں سٹل بسٹرول سرطان کی ترقی کو روک دیتا ہے اور عوارض کی شدت کو کافی حد تک ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہ چیز لاشعاعی تجزیہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ ابھی یہ کہنا پیش از وقت ہوگا۔ کہ عوارض کی بخت شفائے کلی کا پیش خیمہ ہے جو ایسے جنہیں اینڈروجینک فعل کی زیادتی تصور کیا جاتا ہے۔ ۱۰ ملی گرام کی تشجیر سے ۳، ۴ ماہ کے لئے اثر پذیر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس قسم کا علاج بعض مخصوص مریضوں ہی میں کرنا چاہیئے اور مردوں میں بکمال احتیاط کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کیونکہ اس کے استعمال سے نامردی لاحق ہو جاتی ہے۔ خصیے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ اور حیوانات منویہ کی پیدائش رک جاتی ہے۔ چھاتیوں کے سرطان میں بھی ایسٹروجین کے استعمال سے مرض کی رفتار رک جاتی ہے۔ اس صورت میں سٹل بسٹرول ۱۵ سے ۲۰ ملی گرام روزانہ استعمال کرانی چاہیئے۔ نتائج ۱۰ گرام دوا کے مجموعی استعمال کے بعد رونما ہوتے ہیں۔

کارپس لوٹیم ہارمون

(CORPUS LUTEUM HORMONE)

اسے پروجیسٹرون کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

تجارتی نام: جسٹون (GESTONE) گلینڈوکورپن (GLANUCORPIN) لپولوٹن (LIPOLUTIN) لوٹوسٹیب (LUTEOSTAB) لوٹوسائیکلین (LUTOCYCLIN) پروجسٹین (PROGESTIN) پرولیوٹن (PROLUTON)

ایک خالص قلمی مادہ کا روغنی محلول ہے۔ جسے سئور فی کے کارپس لوٹیم (جسم اصفر) سے حاصل کیا جاتا ہے۔ تجارتی پیمانہ پر اسے سویابین کے سٹیرول سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور یہی زیادہ رائج ہے۔

مقدار استعمال - ۱/۱۲ تا ۱/۳ گرین (۲ تا ۲۰ ملی گرام) بذریعہ عضلی انجکشن

انجکشیو پروجسٹرون PROGESTRONI (INJ)

۱ مکعب سنٹی میٹر میں ۱/۱۲ گرین پروجسٹرون ہوتی ہے۔

مقدار استعمال:۔ ۱/۲ تا ۱/۲ گرین۔ بذریعہ عضلی انجکشن

افعال و خواص یہ عادی اور اتفاقی اسقاطِ حمل کو روکنے کی خاص دوا ہے۔ اگر علاماتِ اسقاط شروع ہو چکی ہوں۔ تو ۲۰ ملی گرام کا ٹیکہ کریں۔ جن عورتوں کو اسقاط کی عادت ہو۔ انہیں حمل کے زمانہ میں ۲ ملی گرام کا ٹیکہ ہر تیسرے روز کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ اسقاط کا وقت بخیر و خوبی گذر جائے۔ کثرت حیض میں حیض کی متوقع آمد سے چار روز پہلے دس ملی گرام کی مقدار میں استعمال کرائیں۔ جن عورتوں کو ۲، ۳ بار اسقاط ہو چکا ہو۔ انہیں اس کے استعمال کرانے کا مناسب طریقہ یہ ہے۔ کہ انہیں ۵ ملی گرام کی مقدار میں ہر دوسرے روز حمل کے دوران میں ۱۶ ہفتوں تک استعمال کرایا جائے اس طریقہ علاج سے ۷۵ فی صدی مریضوں کو اسقاط نہیں ہوتا۔ بے قاعدہ طور پر اور کثیر مقدار میں خون کی آمد کو روکنے کے لئے یہ ایک کامیاب دوا ہے۔ اس دوا سے حاملہ کی متلی اور قے کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ نیز یہ دوا بانجھ پن کے لئے بھی مفید ہے۔ اور خون کی بافراط آمد کو بھی روکتا ہے۔ جب خون کی کثیر آمد کو بذریعہ ایسٹروجن روک دیا جائے۔ جیسا کہ اوپر واضح کیا جا چکا ہے۔ یا یہ خود بخود رک جائے۔ تو ۲۵ ملی گرام پروجسٹرون ہر دوسرے دن دینا چاہیئے۔ اور چار خوراکوں کے بعد ۴۸ دن کا وقفہ دیا جائے۔ اس سے حیض کی آمد ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور آخری انجکشن میں دو یا تین دن بعد یہ اصلاح رونما ہوتی ہے۔ اس دوا کو ۲۵ ملی گرام کی مقدار میں بذریعہ تشجیر استعمال کرانے سے بھی اسقاط کا خطرہ سر سے ٹل جاتا ہے۔

ایتھی سٹیرون

(ETHISTERONE)

ایتھی سٹیرونم (AETHISTERONUM) پریگنینی نولون (PREGNINOLONE)
انہائیڈروکسی پروجسٹرون (ANHYDROXY PROGESTERONE)
ایتھی نل ٹسٹوسٹیرون (ETHINYL TESTOSTERONE)

تجارتی نام:۔ جسٹون اورل (GESTONE ORAL) پروجسٹورل (PROGESTORAL) پرولیوٹن سی (PROLUTON-N)

مقدار استعمال:۔ ۱/۱۲ تا ۲/۵ گرین براہِ دہن۔

ٹیبلٹ ایتھس سٹیرونی (TAB AETHISTERONI B.P.) ہر ٹکیہ میں ۱/۱۲ گرین (۵ ملی گرام) دوا ہوتی ہے۔

افعال و خواص یہ دوا تاثیراً پروجیسٹرون سے مشابہ ہے۔ اور یہ پروجیسٹرون بذریعہ انجکشن کے مقابلہ میں براہِ دہن استعمال کرنے سے ۱/۲ گنا موثر ہے۔

شفائیات اس کے براہِ دہن موثر مرکبات عادتی اسقاط اور نزیف رحمی میں موثر ہیں۔ اس کی نافعیت تاہم مختلف ہے۔ اور اگرچہ اس کی معمولہ مقدار خوراک ۳۰ ملی گرام ہے لیکن بعض مریضوں میں اسے ۲۰۰ ملی گرام تک کی مقدار میں روزانہ استعمال کرانے سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ ایتھسٹرون ان مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہے۔ جہاں پروجیسٹرون کے انجکشن لگانے میں دقت کا سامنا کرنا پڑے۔ اسے عام طور پر حیض کی آمد سے ایک ہفتہ قبل ان مریضوں کو استعمال کرایا جاتا ہے جن میں حیض سے قبل تشنج کے باعث درد سر اور ذہنی عوارض دیکھے جاتے ہوں۔

علامات سمیہ جی متلانا اور قے عام سمی علامات ہیں۔ جو اس کی بڑی مقدار خوراک میں استعمال کرانے سے رونما ہوتے ہیں۔

خصیے

(TESTIS)

انڈروجنز (ANDROGENS)

ٹسٹوسٹیرون (TESTOSTERONE

تجارتی نام: نیوہمبریول (NEO HOMBREOL)

پرنڈرین (PERANDREN) ٹسٹوویرون (TESTOVI RON)

ویرورمون (VIRORMONE)

مقدار خوراک: ۱/۱۲ تا ۱/۶ گرین بذریعہ عضلی انجکشن

انجکشیو ٹسٹوسٹیرونی پروپیونے ٹس (INJ TESTOSTERONI PROPIONATIS B.P) ۱ مکعب سنٹی میٹر میں ۱/۶ گرین دوا ہوتی ہے

مقدار خوراک: وہی جو اوپر مذکور ہوئی۔

میتھل ٹسٹوسٹیرونم (METHYLTESTO STERON B.P)

تجارتی نام:- نیو ہمبریول (ایم) پیرینڈرن - ویریورمول اول

مقدار استعمال:- [illegible] گرین [illegible] گرین عورتوں کے لئے ٹیبلٹ میتھل ٹسٹوسٹیرونی۔ ہر ٹکیہ میں ۵ ملی گرام دوا ہوتی ہے۔

افعال و خواص اینڈروجنز نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں کے اعضاء پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ مردوں میں تو اس امر کے ذمہ دار ہیں۔ کہ یہ مردوں کے ثانوی جنسی خصائص کو ترقی دیں۔ اس لئے مردوں میں تو یہ یقیناً جذبہ جنس کو تقویت دیتے ہیں اور ممکن ہے کہ عورتوں میں بھی یہی فعل سرانجام دیتے ہوں۔ عورتوں میں ان کے استعمال سے ایسٹروجن کے بہت سے اثرات معطل ہو جاتے ہیں مثال کے طور پر یہ سن یاس کی سی کیفیت پیدا کر کے بندش حیض کا موجب ہوتے ہیں۔ بڑی مقدار میں استعمال کرانے سے بعض مردانہ خصائص مثلاً آواز کا بوجھل ہونا۔ اوپر کے لب اور ٹھوڑی پر بالوں کا اگ آنا اور بظر کا بڑھ جانا وغیرہ ابھر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے اینڈروجنی اثرات کے علاوہ یہ پروٹین کو بافتوں میں مجتمع کرنے کی خصوصیت بھی رکھتے ہیں۔ جس سے نائٹروجن کا احتباس معرض وجود میں آتا ہے۔

شفائیات یہ دوا ضعف باہ اور نامردی کو نافع ہے۔ خصوصاً جب کہ یہ شکایات بڑی عمر میں خصیوں کے ہارمون کی کمی سے پیدا ہو جائیں۔ یا خصیے کسی بیماری یا صدمہ کے باعث نشوونما نہ ہو سکے ہوں۔ اس دوا کے کثرت استعمال سے حیوانات منویہ کی پیدائش رک جاتی ہے۔ یہ دوا کثرت حیض، سوقت حیض اور زچگی کے بعد پستان کے تناؤ اور دودھ کو کم کرنے کے لئے مفید ہے۔ زیادہ مقدار میں دینے سے آواز کا بھاری ہو جانا۔ داڑھی مونچھ کا نکلنا اور بظر کے بڑھ جانے کی بعض مردانہ خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس سے زچہ میں دودھ کی پیدائش بھی بند ہو سکتی ہے۔ مرض سمنڈز میں جب کہ ضعف عام اور پٹھوں کی کمزوری شامل حال ہو۔ تو اس کے استعمال سے عمدہ نتائج حاصل کئے جاتے ہیں۔

فصل دوئم

بلبلہ

(PANCREAS)

انسولینم (INSULINUM B.P.) جوہر بلبلہ۔ یہ ایک مرکب ہے جسے دودھ دینے والے حیوانات کے بلبلہ سے تازہ یا منجمد صورت میں حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ ذیابیطیس کو روکنے کی خاص استعداد رکھتا ہے۔ اسے خوب باریک کر کے ۹۰ فی صد الکوحل میں ڈالتے ہیں۔ پھر فلٹر کر کے بذریعہ تصعید حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح فعال جوہر خشک کر کے سفوف کر لیا جاتا ہے۔ اس کے محلول تیار کرنے اور قرص سازی سے متعلق ضروری ہدایات فارماکوپیا میں ملاحظہ کی جائیں۔

بے رنگ۔ شفاف سیال۔ اسے اور اس کے مرکبات کو ۲۰ درجہ سینٹی گریڈ سے کم درجہ حرارت میں رکھا جائے تو ایسی حالت میں اس کی طاقت دو سال تک برقرار رہتی ہے۔

مقدار خوراک اسے بذریعہ انجکشن استعمال کرایا جاتا ہے۔ لیکن مقدار استعمال کا تعین طبیب خود کرتا ہے۔ عام طور پر ۲۰ یونٹ فی ملی میٹر کے حساب سے استعمال کرایا جاتا ہے۔ جب تک کہ طبیب اس کے خلاف ہدایات نہ دے۔

۱ یونٹ = ۱/۲۲ ملی گرام معیاری قلمی انسولین

افعال و خواص یہ جگر اور عضلات میں شکر کو بصورت گلائی کوجن (حیوانی نشاستہ جو جگر اور عضلات میں پایا جاتا ہے) ذخیرہ کرنے کے لئے ضروری ہے نیز شکر کے استعمال کے لئے عضلات کی رفتار کو تیز کرتی ہے۔ یہ پروٹین کی شکر میں تبدیل ہونے سے منع آتی ہے۔ انسولین کا استعمال خون کے اندر شکر کو ۰.۰۷ فی صد کی نارمل مقدار سے بھی کم کر کے بعض سمی علامات کا موجب ہوا کرتا ہے چنانچہ قلت السکر فی الدم (ہائپوگلائی سیمیا) سے بے چینی۔ کمزوری۔ بے ہوشی۔ زردی۔ کثرت عرق۔ دل دھڑکنا۔ بصارت کی

کمزوری، نظام عصبی کا فتور اور قوما لاحق ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان علامات پر بہ آسانی قابو پانے کے لئے شکرِ عنبی یا براہ دہن یا بذریعہ انجذاب معدی (شامک ٹیوب) بمقدار ۵۰ گرام یا بذریعہ وریدی انجکشن (۴۰ ملی لٹر میں ۲۰ ملی گرام) دینی چاہیئے۔ معمولی عوارض میں عام شکر کھلا دینا کافی ہوگا۔ الکحول اور ایڈرے نالین (۰.۵ ملی لٹر) کا انجکشن بھی اس مقصد کے لئے کافی مناسب ہوگا۔ ان دوا کے تاثر کا مدار اس امر پر ہے کہ جگر میں گلائی کوجن کی کافی مقدار موجود ہو۔ جسے یہ گلوکوز میں تبدیل کرتی رہے۔ اگر انسولین کے دس یونٹ کا وریدی انجکشن کیا جائے۔ تو ۱۰ سے ۵۰ منٹ کے دوران میں حرکت دودیہ (PERISTAL SIS) کی لہریں اجتماعی طور پر اس طرح اٹھنا شروع ہو جاتی ہیں، جیسا کہ فاقہ کشی کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے درمیان کچھ سکون بھی ہوتا رہتا ہے۔ یہ تاثر اس صورت میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ جب کہ خون میں شکر کی مقدار ۸۰ فی صد یا اس سے بھی کم ہو جائے۔ اور اس کا خاتمہ اٹروپین یا شکر کے استعمال سے کیا جاتا ہے۔ انسولین کے استعمال سے رطوبت معدی کی تیزابیت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ انسولین کے وریدی انجکشن کا پورا اثر ۳۰ سے ۴۰ منٹ کے اندر ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ اور تین گھنٹے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اسے بذریعہ جلدی انجکشن استعمال کرایا جائے تو اثر کی نمود ۲ سے ۳ گھنٹے میں ہوتی ہے۔ اور اس کا غیاب ۶ سے ۸ گھنٹے میں ہوتا ہے۔

شفائیات

انسولین ذیابطیس شکری کی نامور دوا ہے۔ یہ خون میں سے شکر کی مقدار کو تیزی سے کم کر دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے بول میں سے شکر [illegible] کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ شحم دموی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تیزابیت معدوم ہو جاتی ہے۔ اس سے مریض زیادہ مقدار خوراک استعمال کر سکتا ہے جس سے اس کا وزن بڑھنے لگتا ہے۔ اس دوا کی ایجاد سے پہلے مریضان ذیابطیس کا اپریشن نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن عمل جراحی میں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

انسولین براہ دہن بے کار محض ہے۔ یہ آبی محلول کی صورت میں بذریعہ جلدی انجکشن استعمال کی جاتی ہے۔ عام طور پر بالغ انسان کو ۵ سے ۲۰ یونٹ کی مقدار میں کھانے سے پاؤ گھنٹہ پہلے استعمال کرانی چاہیئے۔ اس لئے کھانے کے ذریعہ جو گلوکوز خون میں شامل ہوگی یہ اس پر اپنا اثر کر سکے گی۔ عام طور پر دن میں دو انجکشن کافی ہوا کرتے ہیں۔ لیکن شام کے انجکشن میں صبح کے انجکشن کی نسبت کم مقدار دوا ہونی چاہیئے۔ تاکہ غذا کے عدم استعمال کے باعث رات کے وقت خون میں شکر کی مقدار بہت زیادہ کم نہ ہو جائے۔

قومائے ذیابیطسی پر قابو پانے کے لئے گلوکوز کا استعمال کرنا چاہیے۔ نیز اسی عمل سے قلت الماء (DEHYDRA HON) پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔ گلوکوز کے جینے سے جگر کے اخراج پذیر گلوکوجن کا بدل مہیا ہو جاتا ہے۔ نیز شکر بھی استحالہ پذیر ہو جاتی ہے۔ اور تیزابیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس علاج میں ۵۰ یونٹ انسولین کے ہمراہ ۵۰ گرام گلوکوز دی جاتی ہے۔

انسولین ذیابیطس کا شافی علاج نہیں۔ اگرچہ بعض مریض اس سے صحت یاب ہو جاتے ہیں انہیں مزید علاج کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔

پروٹامین انسولی نیٹ

(PROTAMINE INSULINATE) یہ انسولین کا ایک مرکب ہے۔ جس میں سکومبرین، سالمین اور سالمرڈین کی قسم کے پروٹامین ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے مستعمل ہے کہ انجکشن کے بعد یہ آہستگی جذب ہوتی ہے۔ اس سے انسولین کا اثر متوازن ہو جاتا ہے اور قلت السکر فی الدم کا خوف نہیں رہتا

انجکشیو انسولینی پروٹامی نیٹی کم زنکو

INSULINI PROT
TICUMZINCO B.P)..

دوسرا نام پروٹامین زنک انسولین (PROTAMINE ZINC INSULIN) مقدار استعمال: اسے بذریعہ انجکشن استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن مقدار کا استعمال طبیب خود کرتا ہے۔ عام طور پر ۴۰ یونٹ فی اثیر کے حساب سے استعمال کراتے ہیں سوائے اس کے کہ طبیب اس کے خلاف ہدایات دے۔

پروٹامین زنک انسولین ۳ سے ۴ گھنٹے میں اپنا اثر دکھانا شروع کر دیتی ہے اس کا انتہائی اثر ۱۱ گھنٹوں میں نمودار ہوتا ہے۔ جو ۲۴ گھنٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ اگر اسے بڑی مقدار میں استعمال کیا جائے تو یہ اثر ۷۲ گھنٹوں تک قائم رہتا ہے۔ لیکن یہ مرکب دوسرے دو مرکبات کے مقابلہ میں مستقل اثرات کا حامل نہیں۔ اس لئے چند ماہ کے استعمال کے بعد یہ اپنا اثر کھونا شروع کر دیتا ہے۔ زنک مرکب کا دن میں ایک انجکشن عام انسولین کے دو یا تین انجکشن روزانہ کے برابر ہوا کرتا ہے۔ لیکن دن کے ابتدائی حصہ میں قلت السکر فی الدم کے خطرے سے محفوظ رہنے کے لئے عام طور پر عام انسولین کا قلیل مقدار میں انجکشن ضروری ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس امر کا خیال رہے کہ دونوں قسم کی انسولین کو ایک ہی پچکاری میں نہ دیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے عام انسولین بھی زنک انسولین میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ بلکہ اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ پہلے عام انسولین کا انجکشن کرنے کے بعد سوئی کو اندر ہی رہنے دیا

جائے اور اس کے بعد پروٹامین زنک انسولین والی پچکاری سوئی کے ساتھ لگا کر انجکشن کر دیا جائے۔ اس قسم کا ایک ہی انجکشن دن بھر کے لئے کافی ہوا کرتا ہے۔ نیز یہ انجکشن ناشتہ سے پہلے کرنا چاہیئے۔ اگر عام انسولین شامل کرنی ہو۔ تو وقت کی تخصیص چنداں ضروری نہیں۔

گلوبن انسولین (GLOBIN INSULIN) یہ ایک ہزار یونٹ انسولین ۳۸ ملی گرام گلوبن[1] اور ۳ ملی گرام زنک کلورائیڈ کا مرکب ہے۔

اس کے استعمال کا فائدہ یہ ہے کہ یہ اثر تو عام انسولین کی طرح ہی بڑی سرعت اور طاقت کے ساتھ کرتا ہے۔ لیکن اس کا یہ اثر عام انسولین کے مقابلہ پہ دوگنا عرصہ کے لئے برقرار رہتا ہے۔ اس کا اثر پروٹامین زنک انسولین کی طرح نہ تو دیر سے نمودار ہوتا ہے اور نہ دیر تک قائم رہتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے قلت السکر فی الدم کے رات کے وقت لاحق ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ اس کے چند روز کے انجکشن کے بعد ایک آدھ روز کا وقفہ ضرور دینا چاہیئے۔ اور اگر ذیابیطس کے مریض کو اس کے استعمال سے شب چراغ[2] (کاربنکل) نکلنے لگیں تو اس کا استعمال موقوف کر دینا چاہیئے۔

گلوبن انسولین انجکشن کے ۲ گھنٹے بعد خون میں شکر کی سطح کو گرانا شروع کر دیتی ہے اور یہ اثر ۱۲ سے ۱۷ گھنٹے تک قائم رہتا ہے۔

لیور (جگر)

(LIVER)

ایکسٹریکٹ ہیپے ٹس لیکویڈم (EXT HEPATIS LIOUIdUM B.P.) - خلاصہ جگر سیال۔ بھیڑ یا بیل کے جگر کو گلیسرین الکوحل اور آب مقطر میں حل کر کے اسے تیار کیا جاتا ہے ایک اونس لیور ایکسٹریکٹ ۸ اونس تازہ جگر کے برابر ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:- ایک فلوئڈ اونس

معدہ (STOMACH)

---

[1] ہیموگلوبین کا انحلال پذیر پروٹینی مرکب ۱۲

[2] پھوڑا عام طور پر گردن پشت۔ سرین پر ۵۰ یا ۶۰ سال سے بڑی عمر کے کمزور مریضوں کو نکلا کرتا ہے اور اکثر مہلک ہوا کرتا ہے ۱۲

ونٹری کیولس ڈیسی کے ٹس (VENTRICULUS DESICCATUS)

تجارتی نام:۔ ونٹری کیولین (VENTRICULIN) یہ تندرست سور کے معدہ کی خشک شدہ اطراف ہیں۔ بھورا سفیدی مائل سفوف جس میں سے ناگوار بو آتی ہے پانی میں ناقابل حل۔ **مقدار خوراک:۔** پہلا ایک اونس یا ۱۵ سے ۳۰ گرام۔

افعال و خواص لیور اور اس کے ایکسٹریکٹ خبیث نقص بے خونی (انیمیا) میں خون کی سطح کو نارمل کرنے میں لاجواب ہیں۔ اس کے معرض وجود میں آنے سے قبل یہ مرض جان لیوا ثابت ہوا کرتا تھا۔ اور مریض کو مرض کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے بار بار انتقال الدم کرنا پڑتا تھا۔ اور سنکھیا کثیر مقدار میں کھلانا پڑتا تھا۔ مؤخر الذکر دوا کے اثرات حسنہ مریض کے جگر کو نقصان پہنچا کر رونما ہوتے ہیں۔ اور اس طرح یہ خون کے اندر بعض نہایت اہم مواد کا اضافہ کر دیتا ہے۔ خلاصہ جات جگر بصورت سفوف یا محلول دستیاب ہوتے ہیں جنہیں براہ دہن استعمال کرایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے نہایت ہی مؤثر مرکبات بصورت محلول بذریعہ عضلی یا وریدی انجکشن استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس سے مریض کا جی مالش نہیں کرتا۔ اگرچہ یہ صورت نصف سے ایک پونڈ جگر کو پکا کر روزانہ کھاتے وقت پیش آیا کرتی تھی بہترین ایکسٹریکٹ کو ۱ ملی لٹر کی مقدار میں فی ہفتہ استعمال کرانا کافی ہوا کرتا ہے تاآنکہ خون کی سطح نارمل ہو جائے۔ اس کے بعد تاثر کو برقرار رکھنے کے لئے ۱ ملی لٹر دوا ۲ سے ۴ ہفتے تک دینا کافی ہوگا۔ اس کا نہایت ہی مصفا اور مؤثر مرکب انہامین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بعد میں یہ بات بھی واضح کر دی گئی ہے کہ سور کا خشک معدہ بھی ان ہی فوائد کا حامل ہے جو جگر کے استعمال سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور در حقیقت اسی قسم کے مرکب کا ایک اونس جگر کے نصف پونڈ کے برابر نافع ہے یہ حقائق اور یہ مشاہدہ کہ خبیث نقص کے لئے وہ گوشت نافع ہے جو کسی تندرست معدہ میں کسی قدر انہضام پذیر ہو چکا ہو۔ دو عوامل کے انکشاف کا باعث ہوا۔ ان میں ایک کو حقیقی عامل کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جو ایک ہارمون ہے جو رطوبت معدی سے اخراج پذیر ہوتا ہے۔ دوسرے کو غیر حقیقی عامل کہتے ہیں۔ یہ معدہ میں گوشت کے انہضام سے رونما ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ حقیقی عامل، غیر حقیقی عامل کے انجذاب کا باعث ہوتا ہو اور بعد حقیقت یہی ٹھیک ہے۔ یہ مواد اگر براہ دہن رطوبت معدی کے ہمراہ استعمال کرایا جائے تو خبیث نقص کے علاج میں قابل قدر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس صورت میں انجکشن کے مقابلہ پر سو گنا مقدار دوا استعمال کرانی پڑتی ہے۔ اگر اس کے ہمراہ رطوبت معدی کا استعمال نہ کرایا جائے تو براہ دہن استعمال

بے کار محض ہوگا۔

جب جگر یا معدہ کسی مریض کو استعمال کرایا جاتا ہے۔ جو خبیث بحس کا شکار ہو تو خون میں سب سے پہلے جو تغیر رونما ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تقریباً چوتھے یا پانچویں دن خون میں ریشے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو نویں دن اپنے عروج کو پہنچ کر تیسرے ہفتہ کے آخر میں پھر نارمل ہو جاتا ہے۔ یہ ریشے جس قدر زیادہ ہوں گے جس قدر خون کے سرخ ذرات کی تعداد کم ہوگی جب یہ ریشے کم ہونے لگتے ہیں۔ تو ہیموگلوبین اور خون کے سرخ ذرات بڑھنے لگتے ہیں۔ آٹھ ہفتوں میں خون کے ذرات نارمل ہو جاتے ہیں۔ یہ چیز خالی از دلچسپی نہیں۔ کہ جن مریضوں کو مناسب مقدار میں جگر استعمال کرایا جاتا ہے۔ وہ تقریباً ایک ہی مدت (۲ ماہ) میں صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے نخاع کے نقائص اور ورم العصب کا بھی کلی طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے ایک بات کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر بعد میں معدہ یا جگر کی مقدار خوراک کم کر دی جائے تو اگرچہ اس سے خون میں نقص واقع ہو کر کوئی مرضی علامت تو پیدا نہیں ہوتیں لیکن عصبی تبدیلیاں ضرور نمایاں ہوتی ہیں۔ اس لئے مریض کی جان کی سلامتی کے پیش نظر خون کا وقتاً فوقتاً ٹسٹ کراتے رہنا چاہیئے۔ نقص کیلوس کی صورت میں کوئی خاص بہتری رونما نہیں ہوتی۔ جو عام طور پر خبیث بحس میں لاحق ہوتا ہے۔ اس نقص کو رفع کرنے کے لئے ہائیڈرو کلورک ایسڈ اور پیپسی مین کا استعمال مفید ہے۔ لیکن اس سے خون پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جگر کے استعمال سے ورم زبان (گلوسائٹس) جی متلانا۔ بخار اور درد شکم کا خاص طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ نقص کیلوس سے وٹامن بی اور فولاد کا انجذاب باقاعدہ طور پر نہیں ہوتا۔ اس لئے پہلی صورت میں ورم عصب کثیر کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت میں خبیث بحس کے خاتمہ کے باوجود فولاد کی کمی سے رونما ہونے والا نقص لاحق ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں ہر دو ادویہ کا مجموعی استعمال کرایا جائے

فصل سوم

مختلف غدد کے متعلق مزید معلومات

ہارمونز کے ذکر میں مختلف غدد کا جابجا نام لیا گیا ہے۔ چونکہ اکثر اصحاب ان کے متعلق تفصیلی معلومات کے خواہشمند ہوں گے۔ اس لئے ذیل میں مختلف غدد کے جسم انسانی میں صحیح مقام، شکل و صورت۔ افعال عضویہ وغیرہ پر بحث کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ احباب اس چیز کو بنظر استحسان دیکھیں گے۔

غدود کی جمع غدد ہے اس سے مراد گلٹیاں یا کرہائے گوشت ہوا کرتی ہیں۔ غدود ایک سخت چیز ہے جو بیماری وغیرہ سے گوشت اور جلد کے درمیان پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ اسے انگریزی میں (GLAND) کہتے ہیں۔ گلینڈ بدن کی طبعی و پیدائشی غدودوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ انلارجڈ گلینڈ ان کے بڑھ جانے پر اور گلینڈ یولر ٹیومر (GLANDULAR TUMOR)- بدن کی غیر طبعی گلٹیوں اور رسولی پر بولا جاتا ہے۔ جو کسی فاسد مادہ سے بدن کے کسی مقام میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

غدد جاذبہ غدد لمفاویہ یا لمفے ٹک گلینڈز (LYMPHATIC GLANDS) عروق جاذبہ میں مختلف مقامات پر چھوٹی چھوٹی گلٹیاں (غدود) پائی جاتی ہیں جن میں سے عروق لمفاویہ گزرتی ہیں۔ اس قسم کے ہر ایک غدود کے اندر بے شمار خانے ہوتے ہیں۔ اور جب عروق جاذبہ ان غدد کے اندر داخل ہوتی ہیں۔ تو نہایت باریک باریک شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہیں۔ اور پھر باریک باریک شاخیں باہم مل کر اور ایک بڑی شاخ بنا کر ان سے باہر نکلتی ہیں پس عروق لمفاویہ کی تمام رطوبت (لمف) ان غدود میں سے چھن کر نکلتی ہے اور پھر خون میں جا کر ملتی ہے۔ اور اگر اس میں کوئی زہر یلا موذی مادہ ہو تو وہ ان غدود میں رہ جاتا ہے اور خون میں داخل نہیں ہو پاتا یہی وجہ ہے کہ جب انگلی یا ہاتھ پر کوئی زخم ہو جاتا ہے تو اس زخم میں کوئی زہر ملا مادہ یا جراثیم تعفن وغیرہ سرایت کر جاتے ہیں۔ اور براہ عروق جاذبہ

اوپر بازو کی طرف جاتا ہے تو بغل کے غدد جاذبہ اسے روک لیتے ہیں۔ اور خون میں داخل نہیں ہونے دیتے جس سے وہ غدد تو متورم ہوکر دردناک ہو جاتے ہیں۔ لیکن سارے خون کو زہریلا نہیں ہونے دیتے۔ اسی طرح سوزاک یا آتشک یا طاعون میں کنج ران کے غدد جاذبہ زہریلے مادے کو اپنے اندر جذب کر کے متورم ہو جاتے ہیں۔

ان غدد لمفاویہ میں دانہائے لمف بھی بنتے ہیں، جنہیں اصطلاح میں لمفوسائٹ بھی کہتے ہیں۔ جو دراصل ایک قسم کے سفید دانہائے خون ہوتے ہیں، جنہیں اصطلاح میں لیوکوسائٹ کہتے ہیں۔ ہر ایک لیوکوسائٹ ایک ننھا سا جاندار جسم ہے جس میں حس و حرکت ہوتی ہے۔ جسم کے لئے یہ اجسام صغیرہ نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ یہ وارو غہ صفائی کا کام دیتے ہیں نیز ناکارہ و مردہ دانہائے خون کو کھا جاتے ہیں۔

غدد ابطیہ (AXILLARY GLANDS) یہ بغل کے غدد جاذبہ ہیں۔

غدد دہنیہ (SEBACEOUS GLANDS) روغنی غدود۔ ان غدود میں چکنی رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جس کے بند ہو جانے سے کیل یا پھلسے پیدا ہو جاتے ہیں۔

غدد ریقیہ (SALIVARY GLANDS) تھوک پیدا کرنے والے غدد۔ ان کے تین جوڑے ہوتے ہیں۔

غدہ تحت الفک۔ غدہ تحت اللسان۔ غدہ نکفیہ

غدہ تحت الفک (SUBMAXIUY GLANDS) یا جبڑے کے نیچے کا غدود۔ ان کی تعداد دو ہوتی ہے۔ جو زیریں جبڑے کے نیچے گردن میں دائیں بائیں واقع ہوتے ہیں۔ ہر ایک کا وزن دو ڈرام ہوتا ہے۔ یہ غدود تھوک پیدا کرتے ہیں۔

غدہ تحت اللسان (SUBLINGUAL GLANDS) زبان کے نیچے والے غدود۔ ان کی تعداد بھی دو ہے یہ سامنے نچلے دانتوں کے پیچھے زبان کے نیچے واقع ہوتے ہیں۔ ہر ایک غدود وزن میں تقریباً ایک ڈرام ہوتا ہے۔ اس کا رنگ بادامی ہوتا ہے۔ جس کی آٹھ یا دس نالیاں ہوتی ہیں جن کی راہ تھوک باہر آتا ہے۔

غدد نکفیہ (MESENTDIC GLANDS) (غدۃ الاذن) کان کے نیچے کا غدد تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ ہر ایک غدود کان کی لو کے سامنے اور نیچے واقع ہے۔ اور تھوک پیدا کرتا ہے۔ اس کی نالی قریباً اڑھائی انچ لمبی ہوتی ہے۔ جو

اس غدود سے شروع ہو کر رخسار کے اندر کی طرف بالائی جبڑے کی دوسری داڑھ کے برابر کھلتی ہے۔ کن پھیڑے (MUMPS) ان ہی غدد کے متورم ہو جانے سے رونما ہوتے ہیں

غدد عرقیہ (SWEAT GLANDS) پسینہ پیدا کرنے والے غدود۔

غدد ماساریقیہ (MESENTRIC GLANDS) وہ غدد جاذبہ جو جداول امعاء کی دو تہوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ ماساریقا سے مراد میانہ شکم ہے

غددِ مخاطیہ (MUCUS GLANDS) لعابدار گلٹیاں۔ یہ باریک باریک گلٹیاں ہیں۔ جو پپوٹوں کی اندرونی سطح پر پپوٹے کی اور جھلی کے درمیان رہتی ہیں۔ ان سے ایک قسم کی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جو پپوٹوں کو تر اور چکنا رکھتی ہے۔ اور انہیں باہم چپکنے نہیں دیتی

غدد مفرزہ (SECRETING GLANDS وہ غدد جن میں کوئی رطوبت پیدا ہو کر خارج ہو جیسا کہ پستان، جگر اور خصیہ وغیرہ

غدہ ودی (COOPER'S GLANDS) ودی کے غدود۔ یہ چھوٹی مٹر کے برابر دو گلٹیاں ہیں جو مجری البول کے غشائی حصہ کے عین نیچے اور رباط مثلث کے پیچھے واقع ہیں۔ ان سے ایک لیس دار رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جو قضیب کی نالی کو تر رکھتی ہے۔ اس رطوبت کو ودی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

غدہ قدامیہ (PROSTATE GLANDS) غدہ مذی یا غدۃ المثانہ۔ یہ ایک چھوٹی سی سخت گلٹی ہے جو قضیب کی جڑ میں مثانہ کی گردن کے سامنے واقع ہے پیشاب کی نالی اس میں سے گذرتی ہے۔ اور اس گلٹی میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اسے مذی کہتے ہیں۔ چونکہ یہ غدود مثانہ کی گردن کے آگے واقع ہے۔ اس لئے اسے عربی میں غدہ قدامیہ کہتے ہیں۔

غدہ نخامیہ (PITUITAKY GLAND) یہ سرخی مائل خاکی رنگ کی ایک چھوٹی سی گلٹی ہے۔ جو قمع نامی نالی دار زائدہ کے خاکی ابھار کے نیچے کی طرف لٹک کر عظم وتدی کی بالائی سطح کے نشیب میں بیٹھی رہتی ہے۔ اس کا وزن ۵ رتی کے قریب ہوتا ہے اور اس میں آگے پیچھے دو لوتھڑے ہوتے ہیں۔ اگلا لوتھڑا بڑا اور مستطیل شکل کا ہوتا ہے۔ اور پچھلا لوتھڑا گول ہوتا ہے۔ قمع کی اندرونی نالی کے ذریعہ اس کا تعلق مقدم دماغ کے تیسرے بطن کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ گلٹی بقائے حیات کے لئے نہایت ضروری ہے اور اس

کے ساتھ بہت سے اہم جسمانی افعال وابستہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر یہ پورا غدہ جسم سے نکال دیا جائے تو تھوڑے ہی دنوں میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور جب کسی مرض کے باعث اس غدہ میں نقص واقع ہو۔ تو جسم کا نشو و نما بھی اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اعضائے نسلی کی ترقی تو بالکل رک کے رہ جاتی ہے۔ اگر اس غدہ کا اگلا حصہ غیر طبعی طور پر بڑھ جائے تو مریض کا جسم بھدا ہو جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں اور چہرے کی ہڈیاں بدنما اور بڑی ہو جاتی ہیں۔ اور جلد بھی سخت اور موٹی ہو جاتی ہے۔

غدہ فوق الکلیہ (SUPRARENAL GLANDS) یہ دو چھوٹی چپٹی زردی مائل گلٹیاں ہیں جو گردوں کے بالائی سروں پر مثل ٹوپی کے بذریعہ جھلی چسپاں ہیں۔ ہر ایک غدود کا طول ایک سے دو انچ۔ عرض ایک انچ۔ موٹائی ۱/۴ انچ وزن ۸ سے آٹھ ماشہ تک ہوتا ہے۔ اگر دونوں گردوں پر کے یہ غدود نکال دیئے جائیں تو خون کی کیمیاوی ترکیب میں فرق آجاتا ہے۔ جس کے باعث عضلات و اعصاب میں بہت کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ انسان میں جب یہ غدود ماؤف ہو جاتے ہیں تو علاوہ عضلات و اعصاب کی کمزوری کے جلد کی رنگت بھی زردی یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ جن حیوانات کے یہ غدود نکال دیئے جاتے ہیں وہ تھوڑا عرصہ بعد مر جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان غدود سے کچھ ایسی تراوش پاکر خون میں ملتی ہیں جو عروق و عضلات کی طاقت کو بحال رکھتی ہیں۔ نیز اعصاب ہمدردی کی طاقت کو بحال رکھتی ہیں۔ متاخرین اطبا ان غدود کو کلاہ گردہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

غدہ درقیہ (THYROID GLANDS) غدۂ ترسیہ۔ ڈھال نما غدود یہ ایک ڈھال کی شکل کی گلٹی ہے جو قصبۃ الریہ کے اوپر کے حصہ کے سامنے واقع ہے۔ اس غدہ میں کوئی نالی نہیں ہوتی۔ جب یہ غدہ بڑھ جاتا ہے تو مرض گلھڑ رونما ہوتا ہے۔ اس غدہ کے فعل کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ یہ خون کے ناکارہ دانوں کو نابود کر دیتا ہے۔ اس کے نکال دینے سے ایک قسم کا جنون لاحق ہو جاتا ہے۔

غدہ ثمر سیہ (PINEAL GLANDS) ثرس ایک قسم کا سفید چپٹا دانہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ غدود اس کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس لئے متقدمین اطبا نے اسے ثمر سیہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ جدید اطبا اسے غدہ صنوبریہ کے نام سے یاد کرتے ہیں یہ مٹر کے برابر صنوبری شکل سرخ رنگ کا غدود دماغ کے اجسام رباعیہ کے اوپر اور بطن اوسط یا بطن سوم سے ملحق ہوتا ہے۔

غدہ تھیموسیہ (THYMUS GLANDS) غدہ اجتنین۔ یہ ایک غدود ہے۔ جو عظم القص کے بالائی سرے کے پیچھے اور غدہ درقیہ کے نیچے واقع ہے یہ لمبائی میں تقریباً دو انچ اور عرض میں قریباً ڈیڑھ انچ ہوتی ہے۔ اور یہ دو برس کی عمر تک بڑھتی رہتی ہیں۔ اور پھر یہ آہستہ آہستہ گھٹنے لگتی ہے۔ اور چودہ برس کی عمر میں بالکل جذب ہو جاتا ہے یہ دراصل غدہ لمفاوی ہے جو تولید خون میں مدد دیتا ہے۔

غدہ دمعیہ (LACHRYMAL GLANDS) یا غدہ اشکی۔ آنسو پیدا کرنے والی گلٹی۔ یہ چشم خانہ کے بالائی اور بیرونی کونے پر واقع ہے۔

خصیے (TESTICLES) یہ چھوٹے چھوٹے بیضوی شکل کے منی پیدا کرنے والے غدہ ہیں۔ جو ایک قسم کی ڈوری حبل المنی کے ذریعہ صفن (فوطہ کی تھیلی) میں آویزاں ہوتے ہیں۔

جسم اصفر (CORPUS LOTeUM) خصیتہ الرحم کی سطح پر ایک داغ یا نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔

خصیتہ الرحم (OVARY) عورت کا خصیہ۔ ان کی تعداد دو ہوتی ہے یہ رحم کے دائیں بائیں دونوں جانب آبدار جھلی میں ملفوف ہو کر ایک بند کے ذریعہ رحم سے ملحق ہوتے ہیں۔ ہر ایک خصیہ ۱½ انچ لمبا۔ پون انچ چوڑا۔ تہائی انچ موٹا اور ایک ڈرام وزنی اور رنگت میں سفید ہوتا ہے۔ اسی میں سے عورت کا انڈا یا عورت کی منی بذریعہ قاذف نالیوں کے رحم میں جاتی ہے۔

بظر (CLITORIS) متعارکس۔ یہ عورت کی فرج کے درمیان ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کا ابھرا ہوا گوشت ہے۔ جو بعض ممالک میں عورت کے ختنہ میں کاٹا جاتا ہے۔ اسے ٹنا بھی کہتے ہیں۔

لبلبہ (PANCREAS) بانقراس۔ عنق الطحال۔ یہ ایک غدود ہے جس کی شکل کتے کی زبان کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ ناف کے تین چار انچ اوپر معدے کے پیچھے کمر کے پہلے دو مہرے کے سامنے رہتا ہے اس کا طول ۷ انچ عرض ڈیڑھ انچ اور وزن ایک چھٹانک سے تین چھٹانک تک ہوتا ہے اس غدود میں ایک نالی ہوتی ہے جو اس کے بائیں سرے سے شروع ہو کر اس کے دائیں سرے کی طرف آ کر اور پھر پتے کی عام نالی کے ساتھ ملکر بارہ انگشتی آنت میں جا کھلتی ہے اس غدود کی رطوبت کا خاصہ ہے کہ وہ غذا کے روغنی اجزا (FATS) اور انڈے کی سفیدی کی مانند اجزا (البیومن) اور سریش کے مانند اجزا کو قابل ہضم بناتی ہے۔

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
ایڈرینو کارٹن (ہیروار) ANDRENO CORTIN	مرض ایڈیسن کو نافع ہے	۲۵ ریٹ یونٹ یا زیادہ بذریعہ عضلی وریدی یا تحت الجلد انجکشن
کورٹالیکس (اپ جون) (CORTALEX)	،، ،،	حسب ضرورت مریض براہ دہن دیں
کورٹاٹیٹ (شیرنگ) (CORTATATE)	،، ،،	۱ ملی گرام تا ۵ ملی گرام تا ۱۰ ملی گرام روزانہ بذریعہ عضلی انجکشن۔ ۱ ملی گرام زیرِ زبان رکھکر یا بذریعہ زیر جلد پیوند بھی مفید ہے۔
کورٹی نورل (ہیروار) (CORTINORAL)	،، ،،	۱ تا ۲ کیپسول دن میں تین بار کھلائیں
کورٹی سوربیٹ (شیفلن) (CORTISORBATE)	امراض کلاہ گردہ میں مفید ہے	حسب ضرورت مریض کھلائیں
ڈوکا (ریشے آرگے نن) (DOCA)	سوڈیم کلورائیڈ کے ہمراہ مرض ایڈیسن کو نافع ہے	۱ ملی گرام تا ۵ ملی گرام کا عضلی انجکشن کریں۔
ایس کے ٹین (پارک ڈیوس) (ESCHATIN)	،، ،،	۱۰۰ تا ۵۰۰ ڈاگ یونٹ بذریعہ عضلی وریدی یا تحت الجلد انجکشن استعمال کریں۔
گلائی کورٹل (شیفلن) (GLYCORTAL)		حسب ضرورت مریض براہ دہن دیں
پرکورٹن (سیبا) (PERCORTEN)		۱ ملی گرام تا ۵ ملی گرام کا عضلی انجکشن یا زیر جلد پیوند کریں۔
سپرارینل کارٹیکس (آرمر) (SUPRARENAL CORTEX)	امراض کلاہ گردہ کو نافع ہے	حسب ضرورت مریض براہ دہن یا بذریعہ انجکشن دیں
گلائی ایڈرینل (سیفلن) (GLYADRENAL)	،، ،،	حسب ضرورت مریض براہ دہن دیں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
وائروسٹیرون (اینڈھو) (VIROSTERONE)	نزف رحمی، وقتِ حیض اور چڑھے ہوئے فوطوں اور عنانت مزاجی کو نافع ہے	۳ کیپن یونٹ یا کم و بیش دوا ہر دوسرے دن یا بذریعہ عضلی انجکشن دیں۔
ٹسٹرون ایکوس (دلمر) (TESTRONE AQUEOS)	وجع القلب۔ نزف رحمی وقتِ حیض، تخنث اور چڑھے ہوئے فوطوں کو مفید ہے	۵ تا ۵۰ ملی گرام ہفتہ میں دو تا ۲ بار بذریعہ عضلی انجکشن دیں
ٹسٹوسیٹرون (شکاگوفارمیکل) (TESTO STERONE)	تھکن، پریشانی، عصبی کمزوری اور دیگر عوارض مرداں کو مفید ہے	ایک سی سی کا ہفتہ میں ایک یا ۲ بار عضلی انجکشن کریں۔
سیموجن (مینگل) (SEMOGEN)	تخنث اور اسی قسم کے دیگر عوارض کو مفید ہے	۲ تا ۵ کیپن یونٹ کا بذریعہ عضلی یا جلد میں ٹیکہ کریں
پیرنڈرن (سیبا) (PERANDREN)	نزف رحمی۔ وقتِ حیض۔ بڑھے ہوئے فوطے اور خصی پن کو نافع ہے	۵ تا ۲۵ ملی گرام ہفتہ میں تین بار بذریعہ عضلی انجکشن دیں
اوری ٹون ایم (شیرنگ) (ORETO N – M)	” ”	۲۰ ملی گرام تا ۱۰۰ ملی گرام متفرق خوراکوں میں کھانے سے قبل ہفتہ میں ۳ یا زیادہ بار کھلائیں۔
اوری ٹون ایف (شیرنگ) (ORETON – F)	غدد تناسلیہ کے نقائص کو دور کرتا ہے	۳ تا ۶ ٹکیہ زیر جلد پیوند ۳ تا ۷ ماہ تک کافی ہوتا ہے
آرکک اول (دکول) (ORCHICOL)	خصی پن اور غدد تناسلیہ کے امراض میں مفید ہے	ایک سی سی کا ہر دوسرے دن عضلی انجکشن کریں
نیوہمبریال (ایم) (ردوشے آرگے نن) (NEOHOMBREOL	مذکورہ بالا نیز نزف رحمی وقتِ حیض اور کثرت اللبن کو بھی نافع ہے	۲۰ ملی گرام تا ۱۰۰ ملی گرام متفرق خوراکوں کھانے سے قبل دیں، ہفتہ میں تین یا زیادہ بار
مے ٹنڈرن (سیبا) MATANDREN	” ”	۲۰ ملی گرام تا ۱۰۰ ملی گرام متفرق خوراکوں میں کھانے سے قبل ہفتہ میں ۳ یا زیادہ بار کھلائیں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
لائی ڈن (ہیرو ار) (LYDIN)	مذکورہ بالا۔ نیز نزلیف ارحمی وقت حیض اور کثرت لبن کو مفید ہے	براہ دہن یا بذریعہ عضلی انجکشن حسب ضرورت مریض دیں۔
گلے ڈگ (شفلو) (GLADIG)	مردوں کو نافع ہے	براہ دہن حسب ضرورت مریض دیں۔
کیوو ٹسٹیرون (کینفیڈش) (CAVOTESTRON)	״ ״	بذریعہ عضلی انجکشن حسب ضرورت مریض دیں
اینڈروجینک ہارمون (شیرنگ) (ANDROGENIC HORMONE)	غدہ و تناسلیہ کے امراض کو نافع ہے	ایک سی سی روزانہ یا دوسرے دن۔ پھر ہفتہ میں دوبار بذریعہ انجکشن
اینڈوکرین (سونورول) (ENDOCRIN)	״ ״	۵ ملی گرام۔ ۱۰ ملی گرام ۲۵ ملی گرام بذریعہ عضلی انجکشن ۲ یا ۳ دن کے وقفہ سے دیں۔
وے نسٹرون (وان پلٹ اینڈ ہینبری) (VANESTRONE)	سن یاس کے عوارض۔ ورم مہبل تشنجی چھاتیوں کے تناؤ اور خارش مہبل میں مفید ہے	۲ ملی گرام تا ۳ ملی گرام۔ کثرت اللبن میں ۵، ملی گرام دن میں ۲ یا ۳ بار کھلائیں۔
یوریسٹرین (اپ جون)	سن یاس کے عوارض حیض کی خرابیوں۔ ورم مہبل تشنجی رحکۃ الفرج کو نافع ہے	۲ ہزار تا ۲۰ ہزار یونٹ ہفتہ میں ایک یا دو بار بذریعہ عضلی انجکشن یا براہ دہن
تھے لیسٹرول (کارنرک) (THALISTROL)	سن یاس کے عوارض کو نافع ہے	ایک ٹکیہ رات کو شروع کر کے ۲ سے ۳ ٹکیاں ۲۴ گھنٹوں میں دیں
تھی لول (پارک ڈیوس) (THEELIN)	״ ״	۲، ۴، ملی گرام دن میں ایک یا دو بار کھلائیں۔
تھی لن (پارک ڈیوس)	״ ״	۲، ملی گرام تا ۱ ملی گرام بذریعہ عضلی انجکشن ہفتہ میں ایک دو بار دیں۔
شل پالمی ٹیٹ (ایبٹ)	سن یاس کے عوارض۔ چھاتیوں کے تناؤ۔ ورم مہبل تشنجی	ایک سی سی ۲ تا ۳ ہفتہ تک بذریعہ عضلی انجکشن۔ بھپول کو گرم کر لیں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
	حکۃ الفرج وغیرہ کو مفید ہے	
سٹل ایسٹریٹ (آپ جون)	سن یاس کے عوارض کو نافع ہے	ایک کیپ سول دن میں ایک یا ۲ بار کھلائیں۔
سٹل بیٹنول الگزر (شارپ اینڈ ڈوم)	مذکورہ بالا	ایک چمچہ ھا یا زیادہ روزانہ پلائیں
سٹل بسٹ اول (دبو گل) STIL BESTOL	اسقاط منذرہ یا اسقاط علوی کو مفید ہے	ایک ٹکیہ پندرہ منٹ یا ایک گھنٹہ بعد تا ۴ ٹکیاں کھلائیں
سٹل بال کیپ سولز (بمبی ادن)	سن یاس کے عوارض کو نافع ہے۔	ایک کیپ سول سے ۵ کیپ سول تک روزانہ کھلائیں۔
پرولی کیولن (ٹیپل) (PROLICULIN)	سن یاس کے عوارض حکۃ الفرج قلت حیض۔ وقت حیض۔ صداع شقیقہ وغیرہ کو مفید ہے	۵ ہزار تا ۲۰ ہزار کا عضلی انجکشن ہفتہ میں ایک یا زیادہ بار کریں۔
پرولے جن (ڈرگ پراڈکٹس) (PROLAGEN)	سن یاس کے عوارض۔ ورم حمل شیخوخی حکۃ الفرج چھاتیوں کا تناؤ۔ مالیخولیا۔ سرطان غدہ ثدی کو مفید ہے۔	ایک ہزار تا ۱۰ ہزار یونٹ ۲ یا ۴ دن کے وقفوں سے بذریعہ عضلی انجکشن دیں
پروجی نون (شیرنگ) (PROGINON)	" "	ا تا ۱ ملی گرام یا زیادہ دن میں تین بار کھلائیں
پیرمیادن (آئرسٹ)	" "	۲۵ و ۱ ملی گرام ا یا ۲ بار روزانہ بذریعہ عضلی انجکشن دیں۔
پلسٹرن ان آئل (ہیروار)	" "	۲ ہزار تا ۱۰ ہزار یونٹ آبی محلول کا ہفتہ میں ایک یا زیادہ بار عضلی انجکشن کریں
پیرسٹرول (اسنٹرل)	سن یاس کے عوارض تیلب اللبن وقت حیض۔ اور رحم کی دوسری غیر طبعی حالتوں کو مفید ہے	ایک سی سی دوا کا ہر تیسرے چوتھے روز عضلی انجکشن کریں۔

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
اووو سائیکلین بنزوییٹ (سیبا)	سن یاس کے عوارض۔ قلت اللبن وقتِ حیض۔ اور رحم کی دوسری غیر طبعی حالتوں کو مفید ہے	۱۶۶۰ر تا ۶۶۶ر ۱ ملی گرام۔ ہفتہ میں ایک یا ۳ بار بذریعہ عضلی انجکشن دیں۔
اووو سائیکلین (سیبا)	〃 〃	ار تا ۱ ملی گرام دن میں تین بار روزانہ کھلائیں۔
اوواریَن کنسنٹریٹ (آرمر) (OVARIAN CONCENTRATE)	امراض مردماں میں مفید ہے	براہِ دہن دیتے ہیں
اوواکوئیڈز (میڈ اینڈ کامرک)	〃 〃	حسب ضرورت مریض کھلاتے ہیں
اوریسٹرول (سنٹرل) (ORESTRONE)	سن یاس کے عوارض۔ وقتِ حیض کثرت اللبن اور رحم کے دیگر غیر طبعی حالات میں مفید ہے	حسب شدت و خفت مرض
نیو ایمنی اوٹن (سکوئب) (NEO AMNIOTIN)	〃 〃	۱ ملی گرام کا ہفتہ میں تین بار عضلی انجکشن کریں
نے ٹسٹرین (ہاپ جان) (NATESTRIN)	〃 〃	ایک ٹکیہ روزانہ کھلا کر ہر دوسرے دن ایک ٹکیہ کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔
مونومیسٹرول (ویلس اینڈ ٹیرنر) (MONOMESTROL)	〃 〃	۵ تا ۱ ملی گرام سونے سے قبل کھلائیں اسے بذریعہ انجکشن دیا جاتا ہے
مائی لسٹرول (مٹر) (MILESTROL)	اسقاط عادی دشمندہ اور ذیابیطس کے باعث حمل اور مدر مریض ترہ کی پیچیدگیوں کو نافع ہے	ایا ۲ ٹکیاں یا کم و بیش حسب ضرورت مریض کھلائیں
مائی کروجن (وسٹ) MIKROGEN)	ایسٹروجن کی کمی سے رونما ہونے والے عوارض کو نافع ہے	۵۔ سی سی کا عضلی انجکشن کریں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
مائکروڈیول (گوتھم)	ایسٹروجن کی کمی سے رونما ہونے والے عوارض کے علاوہ سن یاس کے عوارض کو نافع ہے	ایک سی سی کا ہفتہ میں ایک یا دو بار عضلی انجکشن دیں۔
میپیرین (ریڈ اینڈ کارنرک)	سن یاس کے عوارض۔ کثرت اللبن ایسٹروجن کی قلت سے پیدا شدہ عوارض کو نافع ہے	۱ یا زیادہ ٹکیاں حسب ضرورت مریض کھانے کے بعد متفرق خوراکوں میں دیں۔
منفورمون ان آئل (مرچنٹ آرگے نن) (MENFORMON IN OIL)	״ ״	۲ ہزار تا ۱۰ ہزار یونٹ کا ہفتہ وار عضلی انجکشن کریں
مینومون (گلیکس)	نزیف رحمی اور دقت حیض کو مفید ہے۔	ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں
پیمنے جن (پارک ڈیوس)	״ ״	حسب ہدایت طبیب استعمال کریں
لائنورال (مرچنٹ آرگے نن) (LINORAL)	״ ״	۰.۵ ملی گرام دن میں ۱ تا ۳ بار کھلائیں
کولپون نسرٹس (مرچنٹ آرگے نن)	ورم مہبل شیخوخی اور حکۃ الفرج کو نافع ہے	مہبل میں رکھیں
کسٹرون (ابنگٹن) (KESTRONE)	سن یاس کے عوارض ورم مہبل شیخوخی، حکۃ الفرج۔ حکۃ الفرج۔ چھاتیوں کے تناؤ۔ بعض اقسام مالیخولیا میں نافع ہے	۲ ہزار تا ۱۰ ہزار یونٹ کا عضلی انجکشن کریں
ہارمون فیم (ولوگل)	״ ״	۲ ہزار تا ۲۰ ہزار یونٹ ہفتہ میں ایک بار یا زیادہ بار بذریعہ عضلی انجکشن دیں
ہارمون ٹی (کارنرک)	״	۱ یا ۲ ٹکیاں دن میں ۲ یا ۳ بار کھلائیں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
ہالیسٹرین (ملر)	سن یاس کے عوارض۔ کثرت اللبن کی روک تھام۔ ورم ہیبل شیخوخی حکتہ الفرج۔ سرطان غدہ ثدی کو مفید ہے	۲ ہزار تا ۲۰ ہزار یونٹ ہفتہ میں ایک یا زیادہ بار عضلی انجکشن کریں
ہیکسی خین (لٹین)	سن یاس کے عصبی عوارض کو نافع ہے	۱/۲ ملی گرام دوا روزانہ کھلائیں
ہیکسی ٹال (آرتھو)	سن یاس کے عوارض کو مفید ہے	ایک ٹکیہ رات کو سونے سے قبل کھلائیں
ہیکسٹروخین (میرل)	؍؍ ؍؍	سونے سے قبل تین ٹکیاں کھلائیں
جائنوایسٹرل (سٹینڈرڈ)	سن یاس کے عوارض۔ کثرت اللبن اور حکتہ الفرج کو نافع ہے	۲ ہزار تا ۲۰ ہزار یونٹ کا ہفتہ وار عضلی انجکشن کریں۔ کثرت اللبن ۲۰ ہزار یونٹ کا ۲ یا ۴ دن انجکشن کریں۔
گوتھسٹرون (گوتھم) (GOTHESTRONE)	؍؍ ؍؍	ایک سی سی کا ہفتہ میں ایک یا ۲ بار عضلی انجکشن کریں
فولسٹرول (ولبیولائن)	؍؍ ؍؍	۲ ہزار تا ۱۰ ہزار یونٹ کا ہفتہ میں ایک یا زیادہ بار عضلی انجکشن کریں
فوبیکرو (شیفلن)	؍؍ ؍؍	حسب ضرورت مریض بذریعہ عضلی انجکشن
فیسٹرول (ڈرک)	سن یاس کے عوارض۔ مالیخولیا کثرت اللبن۔ سرطان غدہ ثدی کو نافع ہے	؍؍ ؍؍
فیسٹرون (ڈرک)	؍؍	۱ ہزار تا دس ہزار یونٹ کا ہفتہ وار عضلی انجکشن کریں۔

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
ایتھی کی نول (سیبا)	سن یاس کے عوارض۔ ورم مہبل شیخوخی حکۃ الفرج مالیخولیا۔ اور سرطان غدہ مذی کو مفید ہے۔	حسب ہدایت طبیب کھلائیں
ایتھی نل ایسٹراڈیول (سیبا)	" "	۰۰۵ء ملی گرام دن میں ایا ۳ بار کھلائیں۔
ایسٹروجی نون (کریمر نارین)	" "	۲۰ ہزار تا ۵۰ ہزار یونٹ کا عضلی انجکشن کریں
ایسٹرو ویرین (دامون میٹھ)	" "	۱ء تا ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں
ایسٹروٹرون (ایٹ مین مور)	" "	۵ ہزار تا ۱۰ ہزار یونٹ کا ہفتہ میں ایک بار عضلی انجکشن کریں۔
ایسٹروٹیسٹ (ڈیلیک سائیڈ)	ورم مہبل شیخوخی حکۃ الفرج نزیف رحمی۔ اسقاط عادی و مشتدہ کو مفید ہے	۱ تا ۱۵ ملی گرام کا عضلی انجکشن کریں
ایسٹرومون (رائیڈو) (EST ROMONE)	مذکورہ بالا	حسب ہدایت طبیب بذریعہ عضلی انجکشن دیں
ایسٹروجی نول کیمیکو	"	" " " "
ایسٹی نل (شیرنگ)	وقت حیض۔ ورم مہبل شیخوخی بندش حیض۔ سرطان۔ غدہ مذی وغیرہ کو نافع ہے	۰۵ء دن میں ایک تا ۳ بار کھلائیں
ایپے ٹونیکس (آئرسٹ)	وٹامن بی کی کمی سے پیدا ہونے والے عوارض اور معمولی ایسٹروجنی امراض کو نافع ہے	ایا ۲ چمچہ چائے دوا ایک گلاس پانی میں دن میں ۳ بار دیں۔
ایپے مین (آئرسٹ)	سن یاس کے عوارض درد شقیقہ دوران حیض علاوہ حیض کو نافع ہے	۱ تا ۴ ٹکیہ روزانہ ایک ہفتہ تک کھلائیں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
ڈائی منفور موں (ریڈ شے آر گے نن) (DIMENFORMON)	سن یاس کے عوارض جدید شقیقہ دوران حیض۔ وقت حیض۔ وغیرہ کو نافع ہے	ادتا ایک ملی گرام دن میں تین بار کھلائیں۔
سائی ریسٹرون (ونتھوپ سٹی ارنہا)	" "	دو ہزار یونٹ کا ہفتہ میں تین بار عضلی انجکشن کریں۔
کرائنوجین (رمیرل)	وقت حیض کو نافع ہے	ایک سی سی کا روزانہ عضلی انجکشن کریں۔
کونسٹرون (وائتھ)	سن یاس کے عوارض کو نافع ہے	حسب ضرورت مریض کھلائیں۔
کے ویسٹروجن (کیونڈش)	سن یاس کے عوارض۔ ورم اہبل تشنجی حکۃ الفرج۔ چھاتیوں کے تناؤ کو کم کرنے کیلئے مستعمل ہے	ایک ہزار یونٹ تا ۱۰ ہزار یونٹ کا تیسرے یا چوتھے دن عضلی انجکشن کریں
ایکواسٹرون (کرک)	" "	ایک سی سی کا ہفتہ وار عضلی انجکشن کریں۔
ایکواڈیول (نیشنل ڈرگ)	سن یاس کے عوارض کو مفید ہے	۱ تا ۲۰ ملی گرام کا عضلی یا تحت الجلد انجکشن کریں۔
ایمنی اوٹن (سکویب)	" "	بذریعہ عضلی انجکشن یا براہ دہن استعمال کرائیں۔
ایگومین (سیبا)	" "	" "
سے سٹومین (سیبا)	" "	" "
سسپرون (ومینگل)	وقت حیض، نزف رحمی، ہارمون کی قلت کے باعث لاحق ہونے ہونے والے اسقاط عادی جنینۃ الرحم کے فعل کی خرابی کو نافع ہے	ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
پروسٹروجن (کریبر زادبن)	وقت حیض، نزلیف رحمی ہارمون کی قلت کے باعث لاحق ہونے والے اسقاط عادی، خصیتہ الرحم کے فعل کی خرابی کو نافع ہے	ایک سی سی بذریعہ عضلی انجکشن دیں استحاضہ میں ۵ تا ۱۰ سی سی ۲ تا ۶ دن بذریعہ عضلی انجکشن۔ اسقاط عادی میں ہر تا ۵ سی سی ہفتہ میں ۲ یا زیادہ بار
پرولیسٹرین (ہیبروار)	بندش حیض ثانوی کو نافع ہے	ایک سی سی کا عضلی انجکشن ۵ روز تک کریں۔
پرو ویٹرون (شیرنگ)	بندش حیض ثانوی، اسقاط منذرہ و عادی کو نافع ہے۔	ایک سی سی کا متر تیسرے دن عضلی انجکشن کریں۔
پروجیسٹرون فورٹس (گوبھم PROGESTRONE FORTIS)	بندش حیض ثانوی۔ اسقاط عادی نزلیف رحمی۔ اور خصیتہ الرحم کے نقائص کو نافع ہے۔	اسی سی کا عضلی انجکشن کریں
پروجسٹراڈیول (سیبا)	بندش حیض ثانوی جو ۲ سے کم سال کا عرصہ ہو کو نافع ہے۔	ایک امپول کا ۲ دن عضلی انجکشن کریں۔
جیسٹاڈیول (نشنل ڈرگ)	بندش حیض اول و ثانوی۔ استحاضہ اسقاط عادی و منذرہ کو نافع ہے	ایک سی سی کا عضلی انجکشن روزانہ کریں۔
ارتھوتھن (فلنٹ امین)	" "	ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں
سائیکلو جسٹرین (اپ جون) CYCLO GERTRINE	" "	ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں
پرولیوٹن (شیرنگ)	" "	۲ تا ۵ ملی گرام کا ہفتہ میں ایک تا ۳ بار عضلی انجکشن کریں۔
پروجسٹورل (روشے آرگے نن)	" "	اسقاط عادی میں ۵ ملی گرام اور اسقاط منذرہ میں ۲۰ ملی گرام نزلیف رحمی میں ۱۰ ملی گرام روزانہ دیں۔
پروجسٹون (کارنمرک)	" "	اسقاط عادی میں ۲ تا ۵ ملی گرام ہفتہ ا تا ۲ بار اور اسقاط منذرہ میں

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
ر		۲ تا ۱۰ ملی گرام کا ایک یا دو بار روزانہ عضلی انجکشن کریں۔
پروجسٹرول (ڈسی ڈی سمتھ)	بندش حیض اول و ثانوی۔ استحاضہ اسقاط عادی و منذرہ کو نافع ہے	۵ ملی گرام تا ۲۵ ملی گرام کا عضلی انجکشن کریں۔
پروجسٹرای (ڈینشل ڈرگ) (PROGESTER-E)	اسقاط عادی و منذرہ قبل از وقت دردزہ۔ قلت حیض۔ بندش حیض اور نزیف رحمی کو نافع ہے	۵ تا ۲۵ ملی گرام کا عضلی انجکشن کریں
پرے نون (ڈشیرنگ) (PRANONE)	۔۔ ۔۔	۵ تا ۱۵ ملی گرام کا حسب ضرورت عضلی انجکشن کریں
نیلوٹرون (ونتھروپ سٹی ازتم) (NALUTRON)	۔۔	۱ تا ۵ ملی گرام حسب عوارض بذریعہ عضلی انجکشن
مائی جسٹرون (ڈنڈسٹ) (MIGESTRONE)	سن یاس کے عوارض کو نافع ہے	۵ر تا ۱ سی سی کا عضلی انجکشن کریں
لیوٹرومون (ڈائینگو) (LUTROMONE)	اسقاط عادی و منذرہ۔ قلت حیض۔ بندش حیض۔ نزیف رحمی۔ مزمن ورم پستان کو نافع ہے۔	۲ تا ۱۰ یونٹ کا عضلی انجکشن کریں
لوٹوسائیکلول (سیبا) (LUTOCYCLOL)	۔۔ ۔۔	اسقاط عادی میں ۵ تا ۱۰ ملی گرام اسقاط منذرہ میں ۱۰ تا ۵۰ ملی گرام حیض کے عوارض میں ۱۰ تا ۲۵ ملی گرام کھلائیں۔
لوٹوسائیکلین (سیبا)	۔۔ ۔۔	۲ سے ۱۰ ملی گرام حسب ضرورت مرض بذریعہ عضلی انجکشن دیں۔
لیوٹین (ڈبن سن)	۔۔ ۔۔	براہ دہن یا بذریعہ عضلی یا زیرجلدی انجکشن استعمال کرائیں۔
لیوٹوٹن (پارک ڈیوس)	۔۔ ۔۔	حسب ضرورت مرض بذریعہ عضلی انجکشن دیں۔

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
گلےنسٹن (انگرام) (GLANESTIN)	اسقاط خطر زدہ ۔ اسقاط عادی قلت حیض ۔ دقت حیض اور نزیف رحمی کو نافع ہے	۱ تا ۲ یونٹ بذریعہ عضلی انجکشن ہفتہ میں ۲ یا ۳ بار دیں
جٹے دول (ٹسٹاگر)	" "	۵ تا ۱۰ ملی گرام حسب ضرورت مریض بذریعہ عضلی انجکشن دیں ۔
گلائی ٹوائٹری (شیفلس)	" "	براہ دہن حسب ضرورت مریض دیں
تھائی مس پٹ یوائٹری (کول)	" "	بذریعہ زیر جلد انجکشن
پائی ٹوسین (پارک ڈیوس)	جریان خون بعد از ولادت ۔ و خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کو نافع ہے۔	½ سی سی کا عضلی یا تحت الجلد انجکشن کریں ۔
انفنڈین (برووز ویلکم)	جریان خون بعد از ولادت کثرت البول ۔ ہزال الامعا کو نافع ہے	۱۰ تا ۱۵ یونٹ بذریعہ وریدی یا عضلی انجکشن دیں ۔
تھائروٹروپک ایکسٹر (آرمر)	" "	ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں
سائنے پوئیڈین (پارک ڈیوس)	بندش حیض ۔ عقر ۔ نزیف رحمی کو نافع ہے	۵ تا ۱۰ ملی گرام ہفتہ میں ۲ یا ۳ بار بذریعہ عضلی انجکشن دیں
پرولیکٹین (آرمر) (PROLACTIN)	پستانوں میں دودھ کی افزائش کے لئے مستعمل ہے	ایک سی سی بذریعہ عضلی انجکشن دیں ۔
پائی گنٹرون (سکوئب)	مرض سمنڈ ۔ بانجھ پن اور بچوں کے نقص نشو ونما بوجہ ذیابطیس کو نافع ہے	ایک سی سی کا عضلی انجکشن کریں
لوٹیوٹروفین (سکوئب)	نزیف رحمی ۔ استحاضہ اور دودھ کی افزائش کے لئے مستعمل ہے	۱۰ سے ۱۵ یونٹ کا عضلی انجکشن کریں ۔

نام دوا و کمپنی	افعال و خواص	مقدار خوراک
گروتھ کمپلکس (آرمر) (GROW TH COMPLEX)	مرض غرو ملک - کلاہِ گردہ کے نقص کو نافع ہے	½ تا ۱ سی سی کا عضلی انجکشن کریں
گونا ڈوٹرافی سین (سی امل)	ﷲ ﷲ	نصف یا ½ ۱ سی سی کا عضلی انجکشن کریں۔
پولی ان سن (آرمر)	مرض سنڈ کو نافع ہے	½ تا ۱ سی سی کا عضلی انجکشن کریں